وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ

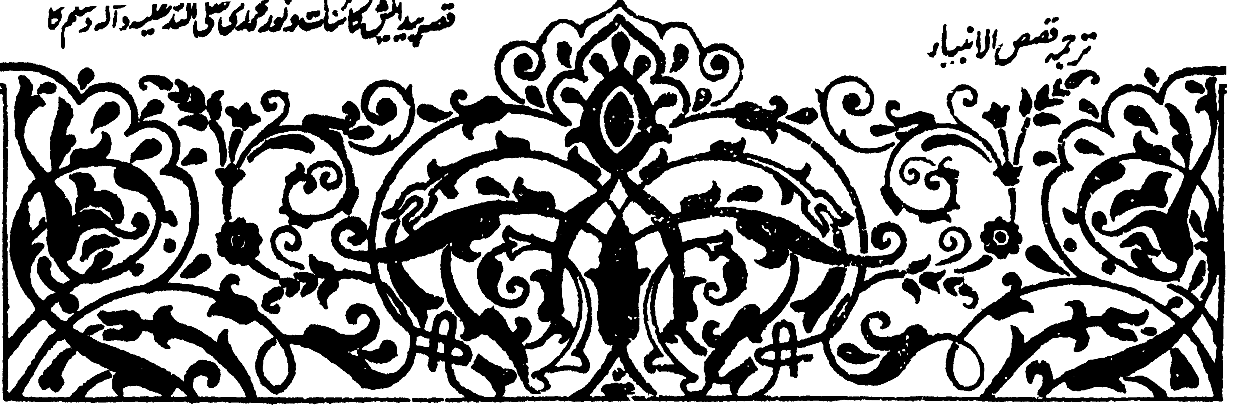
الحمد للہ کہ ترجمہ قصص الانبیا مولفہ علامہ دہر وفہامہ عصر جناب مولانا مولوی غلام نبی
ابن عنایت اللہ کمرلئی المسمیٰ بہ

خلاصۃ الانبیاء

ترجمہ اردو

قصص الانبیاء

۱۳۷۶ھ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اُس خالق برحق کی کہ جسنے عناصر اربعہ متضادہ سے وجود انسان کا بنایا اور حقیقت انسانی کو چراغ عقل کا عطا فرمایا اور ہمکو راہ ضلالت سے طرف راہ ہدایت کے لایا اور دین اسلام کو سارے ادیان پر شرف دیا اور شکر ہے اُس پاک منعم کا کہ جسنے ہمیں نعمتیں انواع واقسام کی عنایت کیں اور ہر ایک عضو کے مناسب قوتیں مختلفہ جسم واحد میں بخشیں جسکے سبب ہمنے اپنے بھلے برے کو پہچانا اور نیش ونوش کا تفاوت جانا اپنے تئیں زیر وزبر سے بچایا اور لطف اٹھایا اور تحفہ درود اور سلام کا اُس پاک نبی پر ہو جیو کہ جسنے ہمیں احکام شرعی بتائے اور طریقے روزے نماز کے سکھائے درود اور سلام اُنکی آل واصحاب پر بیشک وے دین کے ہیں اصول اور خدا کی درگاہ پاک میں ہیں مقبول اور درود اور سلام تمامی پرہیزگاروں پر اور نیک کاروں پر ہو جیو بعد حمد اور نعت کے معلوم ہو کہ جو خاکسار ذرہ بیمقدار ہیچمدان غلام نبی ابن عنایت اللہ ابن محمد امیر ساکن ٹکرئی پرگنہ کھنڈل موضع راجپور غفرہم اللہ نے دیکھا کہ اس زمانے میں طبیعت آدمیونکی قصہ اور کہانی پر بہت راغب ہے تو کتاب فارسی قصص الانبیاء کا کہ بہتر اس سے کوئی قصہ نہیں زبان ہندی سلیس میں ترجمہ کرنا دلی نظر آیا کیونکہ جسے خدا تعالیٰ توفیق بخشے وہ انبیاؤں کے حال سے خوب واقف ہو کر فائدہ اٹھاوے اور راہ ہدایت کی پکڑے اسلئے فقیر نے بعضے احباب کے کہنے سے خدا کی توفیق اور اعانت پر نظر کر کے کمر سعی کی باندھ کر تفسیر اور حدیث اور اکثر کتب تواریخ چنانچہ روضۃ الاصفیا و معارج النبوۃ و تاریخ گزیدہ و تاریخ اعثم کوفی و تاریخ حبیب السیر وغیرہ سے نکالکر کہیں کہیں اصل فارسی میں قصص الانبیاء کی جو غلط الفاظ واقع ہوئے تھے بہت سی تحقیقات اور تصحیح کے ساتھ اسکو ترجمہ کیا اور نام اُسکا خلاصۃ الانبیاء رکھا۔ نظم

جو چاہے تو کہ رہے دہر میں بھی تیرا نام	تو اے غلام نبی چھوڑ جا کچھ اپنا کلام
پر اس کلام میں ہو ذکر انبیا و رسول	خدائے پاک کی درگہ میں ہو کہ مقبول

اور اس کتاب کے دیکھنے والونکی خدمت شریف میں التماس یہ ہے کہ اگر کسی مقام میں بمقتضائے الانسان مرکب مع الخطاء والنسیان کے غلط واقع ہوا ہووے تو صاحب انصاف کو چاہیئے کہ عفو واخلاق کی راہ سے اصلاح فرماویں اور عاصی کے حال پر دعائے خیر کریں۔

اللہ توفیق بخشے سب دینداروں کو آمین یارب العالمین

آغاز قصہ بیان پیدائش کائنات و نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

روایت کرتے ہیں محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آزر بخاری حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے باپ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے باپ امام زین العابدینؓ سے اور انہوں نے روایت کی اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے سنا اپنے والد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے آپنے فرمایا کہ ایک روز میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے آکر رسول خدا سے عرض کی یا رسول اللہ فداک امی وابی مجھے خبر دو کہ اول اللہ تعالیٰ نے کس چیز کو پیدا کیا جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ سب سے آگے اللہ تعالیٰ نے نور میرا پیدا کیا تھا ہزار برس تک کہ ایک روز اس جہاں کا ہزار برس کے برابر ہے اس جہاں کے مصداق اس آیت کے وَاِنَّ یَوۡمًا عِنۡدَ رَبِّکَ کَاَلۡفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ترجمہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایکدن تمہارے رب کے نزدیک ہزار برس کی برابر ہے اس دنیا کے برسوں سے کہ جو تم گنتے ہو وہ نور میرا قدرت الٰہی سے عظمت و بزرگی الٰہی کی مشاہدہ کرتا اور تسبیح و طواف اور سجدہ الٰہی میں مصروف رہتا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُس نور محمد مصطفےٰ نے بارہ ہزار برس تک عالم تجرد میں خدا کی عبادت کی پھر حق تعالیٰ نے اس نور کو چار قسم کر کے ایک قسم سے عرش کو پیدا کیا دوسری قسم سے قلم کو تیسری قسم سے بہشت کو چوتھی قسم سے عالم ارواح اور ساری مخلوق کو خلق کیا اور ان چار میں سے چار قسم نکال کے تین قسموں سے عقل اور شرم اور عشق پیدا کیا اور قسم اول سے عزیز و مکرم میرے تئیں پیدا کیا کہ رسول اُسکا ہوں بمصداق لَوۡلَاکَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاکَ ترجمہ اگر نہ پیدا کرتا تجھکو اے محمد ہر آئینہ نہ پیدا کرتا میں آسمان و زمین و ساری مخلوق کو اور موافق اس حدیث کے اَنَا مِنۡ نُّوۡرِ اللّٰہِ وَالۡخَلۡقُ کُلُّھُمۡ مِنۡ نُّوۡرِیۡ ترجمہ حضرت نے فرمایا میں پیدا ہوا ہوں اللہ کے نور سے اور میرے نور سے ساری مخلوق ہے بعد اسکے رب العالمین کا حکم ہوا قلم کو کہ ساق عرش پر اول اس کلمہ کو لکھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ترجمہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد خدا کا بھیجا ہوا ہے قلم نے چار سو برس لا الٰہ الا اللہ تک لکھا اور ایک روایت یوں ہے کہ قلم نے جو لا الٰہ الا اللہ تک لکھا تو عرض کی یا رب العالمین تو بے مثل و بے مانند ہے تیرے نام کے ساتھ یہ نام بزرگ کس کا ہے پس جناب باری سے آواز آئی کہ یہ نام میرے حبیب برگزیدہ کا ہے تو لکھ محمد رسول اللہ جب یہ حکم ہوا ہیبت خطاب جلشانہ سے قلم کے منہ پر شگاف ہوا تب قلم نے لکھا محمد رسول اللہ تب ہی سے قلم کا شگاف مسنون جاری ہوا قیامت تک اسکے بعد عرش کے اوپر اٹھارہ ہزار برج پیدا کئے اور ہر برج میں اٹھارہ ہزار ستون کھڑے کئے اور ہر ستون کے اوپر ہزار کنگرے بنائے ایک کنگرے سے دوسرے کنگرے تک سات سو برس کی راہ ہے اور ہر کنگرے پر اٹھارہ ہزار قندیل میں ہر ایک ایسا بڑا کہ سات طبق زمین و آسمان اور جو کچھ کہ بیچ اسکے ہے اسمیں اسطرح سماوے کہ جیسے ایک انگشتری بیچ میدان کے ڈال رکھی ہے اسکے بعد چار فرشتے پیدا کئے ایک بصورت آدمی اور دوسرا بصورت شیر اور تیسرا گدھ کی

صورت اور چوتھا بصورت گائے کے ہے پاؤں اُنہوں کے تحت الثریٰ میں پہنچے اور مونڈھے اُنہوں کے نیچے عرش کے لگے ہوئے ہیں اور چلنے
کیوقت جب قدم اٹھاویں ہر ایک قدم سات ہزار برس کی راہ میں جا پڑے خدا کا حکم ہوا اُن پر عرش اٹھانے کو تب ان چاروں نے
زور کیا ہر گز نہ عرش اٹھا سکے بعد اسکے جناب باری سے ارشاد ہوا کہ اے فرشتو میں نے تمکو ہفت آسمان و زمین اور جو کچھ بیچ اسکے ہے سب کا
زور دیا عرش کو اٹھاؤ پھر اُنہوں نے زور کیا تو بھی نہ اٹھا سکے عاجز ہوئے پھر جناب باری سے ارشاد ہوا کہ یہ تسبیح پڑھ کے اٹھاؤ سُبْحَانَ
ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكَمَالِ وَالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ
الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ترجمہ میں تسبیح
پڑھتا ہوں اسکی جو بادشاہ اور عالم ملکوت کا صاحب ہے میں تسبیح پڑھتا ہوں اسکی جو صاحب عزت اور صاحب عظمت اور ذیشان
اور قدرت والا اور کمال اور جلال اور بزرگی اور بکبری کے لایق ہے میں تسبیح پڑھتا ہوں اس بادشاہ زندے کی جو نہیں سوتا اور
نہیں مرتا ہے وہ بہت طاہر اور بہت پاک ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور ارواحوں کا پروردگار ہے جب اُنہوں نے یہ تسبیح پڑھی خدا
کی قدرت سے عرش کو اٹھا لیا اور ایک روایت ہے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب ان چار فرشتوں نے یہ تسبیح پڑھی
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ترجمہ میں تسبیح پڑھتا ہوں
اور حمد کرتا ہوں واسطے اللہ کے اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے خدا کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں توانائی اور قدرت کسی کو سوائے
اللہ کے ایسا اللہ کہ بڑا بزرگ ہے جب یہ پڑھا عرش کو اٹھا لیا اور روایت کیگئی ہے کہ اس تسبیح سے بہشت اور فرشتوں کو پیدا کیا تاکہ چاروں
طرف عرش خدا کے تسبیح پڑھیں اور طواف کریں اور مومن بندوں کیلئے آمرزش اور معافی چاہیں وہ یہ ہے قولہ تعالیٰ اَلَّذِيْنَ
يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ
رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اٹھا رہے
ہیں عرش کو اور جو اسکے گرد ہیں اپنے رب کی پاکی اور خوبیوں کو بیان کرتے ہیں اور اسپر یقین رکھتے ہیں اور گناہ بخشواتے ہیں ایمان
والوں کے اے رب ہمارے ہر چیز سمائی ہے تیری مہر اور علم میں سو معاف کر انکو جو توبہ کریں اور چلیں تیری راہ اور بچا انکو آگ کے
صدموں سے اور بعد اسکے عرش کے نیچے ایک دانہ مروارید پیدا ہوا اُس سے اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ بنایا بلندی اسکی سات سو برس کی
راہ اور چوڑائی اسکی تین سو برس کی راہ ہے اور چاروں طرف اسکے یاقوت سرخ جڑا ہوا اور حکم ہوا قلم کو اُكْتُبْ عِلْمِيْ فِيْ
خَلْقِيْ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ لکھ علم خدا کا موجودات میں خدا کی اور جتنی چیزیں کہ ذرہ ذرہ بیچ موجودات کے ہونیوالی
ہیں قیامت تک پہلے لوح محفوظ پر یہ لکھا گیا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا مَنِ اسْتَسْلَمَ بِقَضَآئِيْ وَلَمْ
يَصْبِرْ عَلٰى بَلَآئِيْ وَيَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَآئِيْ كَتَبْتُهٗ وَبَعَثْتُهٗ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ يَقِيْنًا وَمَنْ لَّمْ يَرْضَ بِقَضَآئِيْ وَلَمْ يَصْبِرْ
عَلٰى بَلَآئِيْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَآئِيْ فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِيْ وَيَخْرُجْ مِنْ تَحْتِ سَمَآئِيْ ترجمہ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام

سی جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا میں ہوں پروردگار سب کا نہیں ہے کوئی معبود مگر میں ہوں جو راضی ہے میری قضا پر اور صابر ہے میری بلاؤں پر اور شاکر ہے میری نعمتوں پر جو میں نے مقدر کی ہیں پس شامل کروں گا میں انکو صدیقوں میں اور جو راضی نہو میری قضا پر اور صابر نہو میری بلاؤں پر اور شاکر نہو نعمتوں پر تو لازم ہے اُسے کہ طلب کرے وہ کسی رب کو سوا میرے اور نکل جاوے تحت سما سے میرے بعد اُس لکھنے کو لوح محفوظ خود بخود جنبش میں آیا اور کہا کہ مثل میرے ہستی میں کوئی نہیں اسواسطے کہ علم خلائق کا مجھ پر لکھا گیا پس جناب باری کیطرف سے یہ آواز آئی قال اللہ تعالیٰ یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ ترجمہ مٹاتا ہے اللہ اور رکھتا ہے جس بات کو چاہتا ہے اور اُسی کے پاس ہے اصل کتاب خلاصہ یہ ہے اگر چاہوں مٹادوں یا رکھوں اور اُسی کے پاس اُم الکتاب ہے اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں مقدر کی ہیں ہرگز اُسمیں تغیر و تبدل نہیں ہوگی مگر چار چیزیں رزق ۔ موت ۔ سعادت ۔ شقاوت اور پھر اُس مروارید پر حکم ہوا دسّع یعنی اے مروارید پھیل جا تب پھیل گیا قولہ تعالیٰ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ترجمہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کشادہ ہوئی کرسی اسکی برابر ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے اور نام اُسکا کرسی ہوا پھر اُسوقت نیچے کرسی کے ایک دانہ یاقوت کا پیدا ہوا بعضوں نے کہا کہ وہ دانہ مروارید کا تھا بلندی اُسکی پانچسو برس کی راہ اور چوڑائی بھی اُسی قدر تھی جب اُسکی طرف دیکھا ایزد جلشانہ کی ہیبت سے وہ خود بخود پانی ہوگیا اور بعد اُسکے صبا و دبور جنوب شمال ان چار باد کو پیدا کر کے حکم کیا کہ تم ہر چہار گوشہ پر اس پانی کے موج مار کر کف نکالو تو ویسا ہی کیا بعدہ قدرت الٰہی سے آگ دھواں دھار پیدا ہو کر اس پانی پر گئی اور اُس سے دُھواں نکلکر درمیان کرسی اور پانی کے ہوا پر معلق ہو رہا اور اُسی دُھوئیں کو حق تعالیٰ نے سات پارے کر کے ایک پارے سے پانی اور ایک پارے سے تانبا اور ایک پارے سے لوہا اور ایک پارے سے چاندی اور ایک پارے سے سونا اور ایک پارے سے مروارید اور ایک پارے سے یاقوت سرخ پیدا کیا اور پھر اس پانی سے آسمان اول اور پارے سے تانبے کے دوسرا آسمان اور پارے سے لوہے کے تیسرا آسمان اور پارے سے چاندی کے چوتھا آسمان اور پارے سونے کے پانچواں آسمان اور پارہ مروارید سے چھٹا آسمان اور پارہ یاقوت سرخ سے ساتواں آسمان بنایا اور فاصلہ ہر آسمان کا ایک دوسرے سے پانچسو برس کی راہ ہے پھر اللہ تعالیٰ نے قدرت کاملہ سے اپنی اُس کف آب سے پشتہ خاک سرخ پیدا کیا اُسی جگہ پر کہ جہاں اب خانہ کعبہ ہے اور جبرئیلؑ میکائیلؑ اسرافیلؑ عزرائیلؑ کو حکم ہوا کہ چار گوشہ اس پشتہ خاک کے پھیلا دو انہوں نے ویسا ہی کیا اور یہ زمین اُسی پشتہ خاک سے پیدا ہوئی قولہ تعالیٰ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ ترجمہ بنایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو دو دن میں اور روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز احوال زمین کے دریافت کرنے کیواسطے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو کس چیز سے بنایا حضرتؐ نے فرمایا کف آب سے پھر پوچھا کہ وہ کف کس سے پیدا ہوا فرمایا پانی کی موج سے پھر سوال کیا موج کس سے نکلی فرمایا پانی سے پھر پوچھا وہ پانی کس سے نکلا ہے فرمایا ایک دانہ مروارید سے کہا کہ مروارید کس سے ہے فرمایا تاریکی سے کہا صدقت یا رسول اللہ پھر سوال کیا

یارسول اللہ زمین کو قرار کس سے ہے کوہ قاف سے کہا کوہ قاف کس سے بنا ہے فرمایا زمرد سبز سے اور آسمان کی یہ سبزی اُسی
کی پرتو سے ہے کہا سچ ہے یارسول اللہ اور بلندی کوہ قاف کی کسقدر ہے فرمایا پانچسو برس کی راہ اور گرداگرد اُسکے کسقدر ہے
فرمایا دوہزار برس کی راہ ہے اور اس پار کوہ قاف کے کیا چیز ہے فرمایا سات زمینیں ہیں مُشک سے بنی ہوئیں اور اُسکے
بعد کیا ہے فرمایا سات زمینیں ہیں کافور سے بنی ہوئیں اور اسکے بعد کیا ہے فرمایا سات زمینیں ہیں چاندی کی اور بعد اسکے
کیا ہے فرمایا ستّر ہزار علم ہیں اور نیچے ہر علم کے ستّر ہزار فرشتے ہیں اور آواز کرتے ہیں کہ آدمؑ اس تسبیح سے پیدا ہوئے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا صدقت یارسول اللہ اور اسطرف کیا ہے حضرت نے فرمایا ایک اژدہا درازی اسکی دوہزار برس
کی راہ اور یہ سارے عالم اسکے حلقے میں ہیں کہا صدقت یارسول اللہ ساتویں زمین پر کون ہے فرمایا فرشتے سب اور چھٹی زمین پر
شیطان اور فرزندان شیطان اور پانچویں پر دیو سب اور چوتھی زمین پر سانپ اور تیسری زمین پر جانوران گزندہ اور دوسری زمین
پر پریاں ہیں اور اول زمین پر آدمی سب ہیں کہا صدقت یارسول اللہ اور نیچے ساتوں زمین کے کیا چیز ہے فرمایا ایک گائے ہے
ایسی کہ اسکے چار ہزار سینگ ہیں اور اسکے ایک سینگ سے دوسرے سینگ تک فاصلہ پانسو برس کی راہ کا ہے اور یہ سات طبق زمین
اُسکے دو سینگوں کے درمیان ہیں پھر پوچھا وہ گائے کس پر کھڑی ہے حضرتؐ نے فرمایا ایک مچھلی کے مہرۂ پشت پر اور مچھلی پانی پر ایستادہ
ہے اور عمق اور گہراؤ اس پانی کا چالیس برس کی راہ ہے اور وہ پانی ہوا پر معلق ہے اور ہوا تاریکی دوزخ پر اور دوزخ ایک سنگ آسمان پہ
اور وہ سنگ آسمان سر پر ایک فرشتے کے اور وہ تاریکی پر اور ہوا پر کھڑا ہے اور ہوا قدرت خدا سے معلّق ہے اور قدرت اُسکی بے پایاں ہے
اور ذات وصفات اسکی منزہ ہے نقصان اور زوال سے کہا سچ ہے یارسول اللہ اور روایت کی عبداللہ ابن عباس نے کہ ہر آسمان
پر حق تعالیٰ نے ایک نور پیدا کیا ہے اُس نور سے بیشمار فرشتے پیدا ہوئے ہیں اور حکم انہوں پر تسبیح وتہلیل اور تقدیس وتعظیم کرنے کا
ہے اگر اُس سے ایک لحظہ غافل رہیں فی الفور تجلّی سے خدائے جلّ شانہٗ کی جل بھُن کر خاک ہو جائیں اور اُنمیں بعضوں کی شکل
گائے کی ہے اور بعض کی صورت سانپ کی اور بعض کی شکل گدھے کی اور بعض کا نصف بدن اوپر کا برف اور آدھا نیچے کا آگ ہے
اور یہ سب جتنے ہیں اپنے ربّ کی تسبیح پڑھتے ہیں سُبْحَانَ مَنْ اَلَّفَ بَیْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ ترجمہ میں تسبیح پڑھتا ہوں اُس خدا
کی کہ جس نے ہمیں ترکیب دی ہے برف اور آگ سے نہ برف آگ کو بجھا سکتی ہے نہ آگ برف کو پگھلاتی ہے اور یہ سب کے سب قیام
میں ہیں اور کوئی رکوع میں اور کوئی سجود میں اور کوئی قعود میں قیامت تک اور قیامت کے دن سب کوئی عذر خواہی کرینگے اور
پھر کہیں گے سُبْحَانَ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ ترجمہ اے پاک پروردگار ہمارے ہم نے نہیں پرستش کی تیری جو حق تیری پرستش
کا ہے اور بعد اُسکے خالق نے یہ سات دن پیدا کرکے روز یکشنبہ کو حاملان عرش کو بنایا اور دوشنبہ کو سات طبق آسمان اور
سہ شنبہ کو سات طبق زمین اور چہارشنبہ کو تاریکی اور پنجشنبہ کو منفعت زمین اور جو اُسمیں ہے اور جمعہ کے دن آفتاب اور
ماہتاب اور سب ستاروں کو اور ساتوں آسمانوں کو حرکت میں لایا اور ساتویں روز تمام جہاں سے فراغت کی قولہ تعالیٰ خَلَقَ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ترجمہ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا بنایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو اور جو بیچ اسکے
ہے چھ دن میں اور البتہ بڑا وہ دن ہے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ
ترجمہ جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایک دن تمہارے ربّ کے یہاں ہزار برس کے برابر ہے اس دُنیا کے برسوں سے کہ جو تم گنتے ہو یعنی
ہزار برس کا کام ایک دن میں کر سکتا ہے پس جان تو اللہ تعالیٰ میں قدرت ہے کہ ان چندین ہزار عالم مخلوقات کو ایک طرفۃ العین
میں پیدا کر سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے حکمت کاملہ سے اپنے بندوں کو سمجھایا ہے کہ وہ اپنے کاموں میں تعجیل نہ کریں اور صبر کریں مضمون اسکے
اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ یعنی صبر کنجی ہے کشادگی کی اور بعد اسکے تحت الثریٰ پیدا کیا اور تحت الثریٰ نام ہے زمین گل تر کا
اور عبد اللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ثریٰ ایک سبز پتھر کا نام ہے اور نیچے ثریٰ کے دوزخ کو بنایا اسمیں ایک سردار کہ اسکو مالک
کہتے ہیں اور دوزخ اسکے تابع ہیں انیس ۱۹ فرشتے پیدا کرکے انکو مالک کے زیر حکم کیا قولہ تعالیٰ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ترجمہ
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دوزخ کے اندر انیس ۱۹ فرشتے ہیں داہنے طرف ہر فرشتے کے ستّر ہزار ہاتھ ہیں اور بائیں طرف
ستّر ہزار ہاتھ اور ہر ہاتھ پر ستّر ہزار ہتھیلی اور ہتھیلی پر ستّر ہزار انگلیاں اور ہر انگلی پر ایک ایک اژدہا قائم ہے اور ہر ایک اژدہے
کے سر پر ایک ایک سانپ درازی اسکی ستّر ہزار برس کی راہ ہے اور ہر سانپ کے سر پر ایک بچھو اگر دوزخیوں کو ایک نیش مارے تو ستّر ہزار
برس تک درد سے اسکے لوٹیں اور فریاد وزاری کریں اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر ایک ایک ستون آتش کا ہے اگر ایک ستون اسکا حشر کے
میدان میں ڈالا جائے اور تمامی مخلوقات جن وانس اسے ہلانا چاہیں تو ہرگز جگہ سے نہ ہلا سکیں اور ان فرشتوں پر حکم ہوا کہ تم دوزخ
کے اندر جاؤ انہوں نے عرض کی خدایا ہم بخوف آتش دوزخ کے نہیں جا سکتے تب ربّ العالمین کا حکم ہوا جبرئیلؑ نے ایک خاتم
بہشت سے لاکر پیشانی پر انہونکی مُہر کردی اور اس خاتم پر یہ کلمہ لکھا ہوا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تاکہ آتش
دوزخ کی آنچ انہوں پر اثر نہ کرے تب وہ انیس ۱۹ فرشتے برکت سے اس کلمہ کی ایک مرتبہ اندر دوزخ کے داخل ہوئے اس
زمانے سے قیامت تک دوزخ کے اندر رہیں گے اور جو مومن داغ محمدی پیشانی اور دل پر رکھے گا بمصداق اسکے اُولٰٓئِكَ
كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ ترجمہ وہ لوگ کہ لکھا گیا دلوں میں ان کے ایمان تو ہرگز الم آتش دوزخ ان کو نہ پہنچے گا اور دوزخ
کے سات دروازے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ترجمہ دوزخ
کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کیلئے ان میں سے ایک فرقہ بٹ رہا ہے طبقہ اوّل جحیم اور دوسرا جہنم اور تیسرا سقر چوتھا
سعیر پانچواں لظیٰ چھٹا ہاویہ ساتواں حطمہ اور مروی ہے کہ ایک دن جبرئیل علیہ السّلام یہ آیت رسول خدا کے پاس لائے قولہ تعالیٰ
فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ترجمہ پھر انکی جگہ آئے ناخلف کہ
انہوں نے قضا کی نماز اور پیچھے پڑے مزوں کے سو آگے ملے گی گمراہی اور اسی وقت ایک زلزلہ زمین اور پہاڑوں پر آیا اسکے ساتھ
ایک آواز آئی کہ رنگ چہرۂ مبارک کا متغیر ہوا حضرت نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ آواز کس کی ہے اور کہاں سے آئی انہوں نے کہا یا

رسول اللہ سات ہزار برس کے آگے سے آدم کے ایک پتھر ستر ہزار من کا کنارے پر دوزخ کے پڑا ہوا تھا وہ پتھر پندرہ ہزار برس سے نیچے کیطرف چلا جاتا تھا ابھی قعر حطمہ میں جا پہنچا اسی کی آواز تھی حضرت نے پوچھا وہ جگہ کس کی ہے وہ بولے منافقوں کی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ترجمہ منافق ہیں سب سے نیچے درجے میں آگ کے اور چھٹے درجے میں دوزخ کے مشرکین رہیں گے اور پانچویں درجہ میں دوزخ کے بت پرست اور چوتھے میں مجوس اور تیسرے درجہ میں ترسا اور دوسرے درجہ میں جہود اور اول درجہ میں عاصیان امت تمہاری رہینگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصَّابِئِيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا جو لوگ کہ مسلمان ہیں گنہگار اور جو یہود ہیں اور صابی جو کہ بت پرستوں سے ایک فرقہ ہے اور نصاریٰ اور مجوس اور جو شرک کرتے ہیں یہ چھ گروہ دوزخ میں رہیں گے اور دوزخ کے ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک ستر برس کی راہ ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ قدرت الٰہی سے جب ہزار برس آتش دوزخ دہکائی گئی تو سرخ ہوئی پھر ہزار برس دھونکی سفید ہوئی پھر ہزار برس سلگائی گئی تو سیاہ ہوئی قیامت تک ویسی ہی سیاہ رہیگی جیسے اندھیری رات ہے اور ایک پارچہ سنگ کہ جسکی چوڑائی پانسو برس کی راہ ہے دوزخ کے اوپر رکھا گیا اور وہ قیامت تک رہیگا اور دوزخ کے نیچے ایک پتھر ہے اسکے نیچے ایک فرشتہ مچھلی کی پشت پر کھڑا ہے اور اسکے نیچے ایک مچھلی ایسی بڑی ہے کہ دم اسکی ساق عرش سے لگی ہوئی ہے اور گائے فردوس اعلیٰ کی ستر ہزار سینگ اسکے ہیں زمین میں سخت گڑے ہوئے اس مچھلی کی پیٹھ پر کھڑی ہے اور گائے نے ارادہ کیا کہ جنبش کرے خدا تعالیٰ نے ایک مچھر کو پیدا کر کے اسکے سامنے رکھا اور مچھر نے اسکی ناک میں کاٹا اور اس گائے نے درد سے لغزش کی بعدہ متصل ہوئی اب تک وہ مچھر اسکی ناک میں ہے قیامت تک وہ گائے اسکے خوف کے مارے نہیں ہل سکتی اگر وہ لغزش کرے تو سارا عالم زیر و زبر ہو جائے اور شرح اسکی عبداللہ بن سلام کے قصے میں لکھی ہوئی ہے اور بعد اسکے اللہ تعالیٰ نے ریگ کو پیدا کر کے ہوا کو حکم کیا تو ایک حصہ اسکا زمین پر اور ایک حصے کو زیر زمین لیگئی پیچھے اسکے آتش بے دود پیدا کر کے اس سے قوم نبی جان کو مخلوق کیا جیسا کہ جناب الٰہی نے فرمایا ہے وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ترجمہ اور جان کو بنایا ہمنے پہلے سے آگ کی لو سے اور جنوں سے جہان بھر گیا بعدہٗ انہوں پر اللہ تعالیٰ نے ایک پیغمبر بھیجا کہ نام ان کا یوسف تھا کہ انہوں کو شریعت بتلادے اور اللہ کیطرف ہدایت کرے انہوں نے ان کو نہ مانا اور مار ڈالا اور زمین پر ظلم و فساد کرنے لگے تب حق تعالیٰ نے عزرائیلؑ کو فرشتوں کے ساتھ بھیجا انہوں نے سب کو مار کر جہاں خالی کیا واللہ اعلم

قصہ عزازیل علیہ اللعنۃ کا

حق سبحانہٗ تعالیٰ نے دو صورتیں دوزخ کے اندر پیدا کیں ایک صورت شیر کی دوسری گرگ کی یہ دونوں صورتیں قدرت الٰہی سے دوزخ سجین میں جا کر باہم جفت ہوئیں اس سے عزازیل پیدا ہوا اسنے ہزار برس تک خدا تعالیٰ کو سجدہ کیا پھر ہر طبقہ زمین پر ہزار

ہزار سال عبادت کر کے زمین دنیا پر آیا حق سبحانہ تعالیٰ نے اسکو دو بازو زبرجد سبز کے عنایت کئے تب وہاں سے اُڑ کر آسمان
اوّل پر گیا وہاں ہزار برس خدا تعالیٰ عز و جل کو سجدہ کیا نام اس کا خاشع ہوا اور وہاں سے دوسرے آسمان پر گیا پھر ہزار
سال خدا تعالیٰ کو سجدہ کیا وہاں کے رہنے والوں نے نام اس کا عابد رکھا پھر تیسرے آسمان پر جا کر ہزار سال رب العالمین کی
عبادت کی وہاں نام صالح ہوا اور چوتھے آسمان پر بھی ہزار سال عبادت کی اسکو پکارا گیا وہاں ولی پھر پانچویں آسمان پر ہزار
سال سجدہ کیا نام اسکا عزازیل رکھا گیا بعد اسکے چھٹے آسمان پر جا پہونچا وہاں بھی ہزار سال عبادت کی پھر ساتویں آسمان پر
پہونچا وہاں ہزار سال رب العالمین کو سجدہ کیا حاصل کلام ایک کف دست کی برابر جگہ زمین و آسمان میں باقی نہ رہی کہ
اُسنے سر اپنا نہ جھکایا بعدہ عرش معلّیٰ پر جا کر چھ ہزار برس تک حق تعالیٰ کی پرستش کر کے ایک مقام پر سر سجدے سے اُٹھا کر جناب باری
میں عرض کی کہ خدایا مجھے لوح محفوظ پر فضل و کرم سے اپنے اُٹھالے کہ قدرت تیری دیکھوں اور عبادت تیری زیادہ کروں جناب احدیت کا حکم
ہوا اسرافیل علیہ السلام پر کہ اُسے اُٹھالے جب وہ لوح محفوظ پر گیا نظر اسکی نوشتے پر جا پڑی اسمیں لکھا تھا کہ بندہ خدا چھ لاکھ برس تک اپنے
خالق کی عبادت کریگا اور ایک سجدہ خدا کا نہ کرے تو خدا تعالیٰ چھ لاکھ برس کی عبادت اسکی مٹا کر سب مخلوقات میں نام اسکا ابلیس
مردود و مرجوم رکھیگا عزازیل اسکو پڑھکر وہیں چھ لاکھ برس تک کھڑا ہو کر رویا جناب باری سے آواز آئی کہ اے عزازیل جو بندہ
میری اطاعت نہ کرے اور حکم بجا نہ لاوے سزا اسکی کیا ہے عزازیل نے کہا خداوندا جو شخص حکم اپنے خداوند کا نہ مانے سزا اسکی لعنت
ہے فرمایا اے عزازیل تو اسکو لکھ رکھ اور عبد اللہ ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ عزازیل کے مردود ہونے سے پہلے بارہ ہزار برس کے
یہ امر واقع ہوا تھا حاصل یہ کہ عزازیل نے کہا لعنۃ اللہ علی من ما اطاع اللہ ترجمہ لعنت اللہ کی اُسپر ہے جو اطاعت نہ کرے
اللہ کی تب حکم ہوا کہ عزازیل بہشت میں کئی ہزار سال خزینہ دار بہشت کا رہے اور ایکدن اس جہان کا اس جہان کے ہزار سال
کے برابر ہے پس بہشت میں ایک منبر نور کا رکھوا کر ہزار برس تک درس و تدریس اور وعظ و نصیحت کرتا رہا جبرئیل میکائیل اسرافیل
عزرائیل اور جمیع ملایک اُس منبر کے نیچے بیٹھکر وعظ سنا کرتے تھے ایکروز فرشتے سب آپسمیں باتیں کرتے تھے کہ اگر ہم لوگوں سے کوئی گناہ صادر
ہووے تو عزازیل کو شفیع کرینگے تاکہ خدا تعالیٰ ہمارا گناہ معاف کرے ایکروز نظر فرشتوں کی اُس نوشتے پر لوح محفوظ کے جا پڑی
اُسے دیکھکر سب رونے اور سر پیٹنے لگے تب وہ کہنے لگا کہ آج تم لوگوں کو کیا ہوا ہے جو روتے ہو اور سر کو دے مارتے ہو انہوں نے
کہا کہ لوح محفوظ پر لکھا ہے کہ ہم میں سے ایک فرشتہ معزول و مردود ہوگا اس بات کو سنکر عزازیل کہنے لگا کہ میں اللہ سے مانگتا ہوں
کہ اُسے وہ مجھے نصیب کرے سب کوئی اس بات کو سنکر خاموش ہو رہے اور ایکدن عزازیل نے جناب احدیت میں عرض کی کہ یا الٰہی جنوں
نے پردۂ زمین میں آپسمیں کشت و خون و فساد برپا کیا ہے مجھکو انہوں پر سپہ سالار کر کے بھیج تو جا کر ان سب کو مار ڈالوں جناب احدیت
نے قبول فرمایا تو عزازیل چار ہزار فرشتوں کو اپنے ساتھ لیکر زمین پر آیا کسی کو قتل اور کسی کو کوہ قاف میں ڈال کر روئے زمین کو مفسدوں
سے پاک کیا بعدہ درگاہ الٰہی سے خطاب آیا کہ اے ملایک میں زمین پر ایک خلیفہ بناؤنگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِذْ قَالَ

رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۚ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۚ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو مجھکو بنانا ہے زمین میں ایک نائب بولے کیا تو رکھے گا اس میں اس شخص کو جو فساد اور خونریزی کرے اور ہم ذکر کرتے ہیں تیری خوبیاں اور یاد کرتے ہیں تیری پاک ذات کو کہا مجھکو معلوم ہے جو تم نہیں جانتے تب جبرئیل علیہ السلام پر ربّ العالمین کا حکم ہوا کہ مشت خاک زمین پر سے لاؤ بحکم الٰہی جبرئیل علیہ السلام بلندی آسمان کی فوراً اس زمین پر آئے کہ اب جہاں خانہ کعبہ ہے چاہا کہ ایک مشت خاک لیں اسوقت زمین نے ان کو قسم دی کہ اے جبرئیل برائے خدا مجھ سے خاک مت لے اس سے خلیفہ پیدا ہوگا اور اسکی اولاد بہت عاصی و گنہگار اور مستوجب عذاب ہوگی میں مسکین کہ خاک پا ہوں طاقت تحمل عذاب خدا کی نہیں رکھتی ہوں اس بات کو سنکر جبرئیل علیہ السلام خاک سے باز آئے غرض اسی طرح سے جبرئیل پھر گئے اور میکائیل اور اسرافیل سے بھی یہ کام انجام کو نہ پہنچا تب عزرائیل کو بھیجا انکو زمین نے منع کیا انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ تو جسکی قسم دیتی ہے میں اسی کے حکم سے آیا ہوں میں اسکی نافرمانی نہ کرونگا تجھکو لے ہی جاؤں گا پس عزرائیل نے ہاتھ نکال کر ایک مٹھی خاک تمامی روئے زمین سے لیکر عالم بالا پر چلے گئے اور عرض کی خداوندا تو دانا و بینا ہے میں نے یہ حاضر کیا ہے تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عزرائیل میں اس خاک سے زمین پر ایک خلیفہ پیدا کرونگا اور اسکی جان قبض کرنے کیلئے تجھی کو مقرر کرونگا تب عزرائیل نے معذرت کی کہ یا ربّ تیرے بندے مجھے دشمن جانینگے اور گالیاں دینگے جناب باری نے فرمایا اے عزرائیل تو غم مت کر میں خالق مخلوقات کا ہوں ہر ایک کی موت کا سبب گردانوں گا اور ہر شخص اپنے اپنے مرض میں گرفتار رہیگا تب تجھکو دشمن نہ جانے گا کسی کو درد میں مبتلا کروں گا اور کسی کو تپ میں اور کسی کو پانی میں غرق کرونگا بعدہٗ حکم الٰہی سے فرشتوں نے وہ مشت خاک مابین طائف اور مکہ معظمہ کے رکھدی پس باران رحمت کا برسا تب دو برس میں وہ خاک گِل ہوئی اور چوتھے برس میں صلصال ہوئی اور چھٹے برس میں فخار ہوئی اور آٹھویں سال میں آدمؑ کی صورت بنی تو ایک دن ابلیس ستّر ہزار فرشتوں کو ساتھ اپنے لیکر آدمؑ کے پاس آیا دیکھا تو قالب آدمؑ کا خاک پر پڑا ہوا ہے اسے بچشم حقارت اسکی طرف نظر کی اور ایکدن فرشتوں نے عزازیل کو کہا کہ اس خاک سے خلیفہ خدا کا ہوگا وہ بولا سچ ہے مگر اللہ تعالیٰ اس صورت کو میرا تابعدار کردے تو میں اسکو ہلاک کرونگا اور مجھے اس کا تابعدار کرے گا تو میں اسکی تابعداری نہ کرونگا اور عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ابلیس علیہ اللعنۃ قالب میں آدم علیہ السلام کے داخل ہوکر ناف تک پہنچا تھا بسبب گرمی آتش کے وہاں سے نکل آیا اور اسکے سبب حسد و بغض و دشمنی اُن سے زیادہ ہوئی اور تھوک منہ کا اپنے اُن کے قالب پر ڈال کر چلا گیا اور حق تعالےٰ کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام آب دہن ابلیس علیہ اللعنۃ کا کالبد سے آدم کے لیکر کتا اور گِل باقی سے آدمؑ کے درخت خرما پیدا کیا اور عبداللہ ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ جان پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی قندیل میں عرش معلےٰ پر تسبیح پڑھتی تھی قطرہ عرق مصطفےٰ کا وہاں سے ٹپک کر اس جگہ میں گر پڑا جہاں اب تربت منورہ خاتم الانبیا ہے اور

حکم الٰہی سے جبرئیل علیہ السلام نے اُس خاک پاک کو مُشک اور عنبر سے ملا کر معطر کر کے پیشانی پر آدم علیہ السلام کی مل دیا تب آدم علیہ السلام کا
نور اسکے ملنے سے دو چند ان ظاہر ہوا بعد چالیس دن کے خلقت روح آدم علیہ السلام کی ہوئی اسوقت رب الجلیل کے طرف سے
فرمان آیا کہ اے جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل جان آدم کی لا کر اسکے قالب میں پہنچا دو ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار فرشتے
جان آدم کی ایک طبق نور میں رکھکر اور ایک طبق پوش نور سے ڈھانک آدم علیہ السلام کے سر پر لا رکھا پھر وہ طبق پوش
جان سے انکی اُٹھایا اور تمام ملایک ساتوں آسمان کے دیکھنے کو آئے کہ جان آدم کی قالب میں کیونکر جاتی ہے اسکو دیکھیں
اور یہ آواز آئی اَیَّتُهَا الرُّوْحُ اُدْخُلْ فِیْ هٰذَا الْجَسَدِ ترجمہ اے جان آدم اس قالب کے اندر جا تب سات مرتبہ انکی جان
پاک نے اطراف میں انکے قالب کے گشت کیا اندر جا نہ سکی اور عرض کی یا خالق میں جسم نورانی رکھتی ہوں اور یہ قالب اندھیر کثیف
میں کیونکر جاؤں پھر یہ آواز آئی اے جان آدم اُدْخُلْ كَرْهًا وَّ اُخْرُجْ كَرْهًا ترجمہ اے جان آدم داخل ہو تن میں نفرت سے
اور نکل آ تن سے بہ نفرت اُسی وقت جان پاک آدم کی ناک کی راہ سے داخل ہو کر چاروں طرف دماغ کے پھرنے لگی جب
آدم نے آنکھیں اپنی کھولیں فوراً جان اُن کی دماغ سے حلق میں آ رہی اور حلق سے سینے میں اور سینے سے ناف تک پہنچی جب
وہ گل گوشت پوست ہڈی رگ وغیرہ آناً فاناً ہوگئی بعدہٗ آدم نے اللہ کی قدرت سے ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھنے کا قصد کیا اس میں
فرشتے بول اُٹھے کہ یہ بندہ شتاب کار ہوگا کہ ابتک آدھا تن اس کا گل ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اُٹھے جیسا کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا خُلِقَ
الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ترجمہ پیدا کیا گیا انسان اُتاؤلا یعنے شتاب کار اور آدم نے اپنے سارے بدن پر نظر کر کے دیکھا کہ اللہ تعالٰے نے مجھے کس چیز
سے بنایا اور جان آدم کی جوڑوں اور بندوں میں مانند ہوا کے رگوں میں اور گوشت اور پوست سارے بدن کے پھرتی تھی تب حق
تعالٰی نے فرشتوں کو بھیجا کہ دماغ آدم کا سہلاویں اور پیشانی انکی ملیں اور ایسا ہی ہوا تب جان انکی گوشت پوست اور رگوں
میں قرار پذیر اور مستحکم ہوئی فی الفور چھینک آئی آدم با الہام خدائیتعالٰے کے کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ زبان پر لائے جواب اس کا
رب العالمین سے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ ارشاد ہوا اسی لئے جواب اس کا مسلمانوں پر واجب ہوا جو کوئی چھینکے اور الحمد للہ پڑھے تو
سامع پر واجب ہے کہ یرحمک اللہ کہے اور بعد اسکے جناب باری سے جبرئیل کو ارشاد ہوا کہ وہ چھینک لے کر اس سے ایک
بندہ عیسٰے بن مریم پیدا کرونگا اور جب آدم خاک سے اُٹھے حق تعالٰے کے حکم سے ایک تخت مکلل بہشت میں چالیس میل
کا زر و زیور جواہر سے مکلل اور حلہ و تاج زرین پہنکر جا بیٹھے اور نور انکی پیشانی کا عرش تک چمکتا رہا وہ نور محمد صلے اللہ علیہ و
آلہٖ وسلم کا تھا تب جناب رب العالمین کا حکم ہوا کہ جمیع ملایک آدم کو سجدہ کریں اور وہ سجدہ تعظیم کا تھا نہ عبادت کا جیسا کہ اللہ تعالٰے
نے فرمایا وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ترجمہ جب ہم نے کہا
فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ کیا سب نے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا اور تکبر کیا اور وہ تھا منکروں میں سے فرشتوں نے
جب سجدے سے سر اٹھایا وہاں ابلیس کو کھڑا ہوا دیکھا اور معلوم کیا کہ وہ ابلیس ہے جس نے سجدہ نہ کیا پھر دوسری دفعہ فرشتے سب

سجدے میں آگئے پس سجدہ اول حکم کا تھا اور ثانی شکر کا تب حضرت رب العالمین نے ابلیس کو فرمایا قال یا ابلیس ما منعک
ان تسجد لما خلقت بیدی استکبرت ام کنت من العالین ترجمہ اے ابلیس تجھکو کیونکر انکار ہوا سجدہ کرنے سے اُس
چیز کے جسکو میں نے بنایا اپنے دونوں ہاتھوں سے یہ تو نے غرور کیا تو بڑا تھا درجے میں ابلیس نے کہا قولہ تعالے قال انا خیر
منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین ترجمہ وہ بولا میں بہتر ہوں اس سے کہ مجھکو بنایا تو نے آگ سے اور اسکو بنایا مٹی
سے اور دوسری بات یہ ہے کہ میں نے سجدہ کیا ہے تجھکو پھر دوسرے کو کیونکر کروں تب اللہ تعالیٰ نے کہا اُسسے قال فاخرج
منھا فانک رجیم وان علیک لعنتی الی یوم الدین ترجمہ تو نکل یہاں سے کہ تو مردود ہوا اور تجھکو میری پھٹکار
ہے یعنے لعنت ہے قیامت کے دن تک اور علما نے اسمیں اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ اُس سے مُراد یہ ہے کہ نکل جا
ایمان سے اور بعضوں کے نزدیک نکلجانے سے مُراد یہ ہے کہ فرشتے سے نکلکر ابلیس کی صورت ہو جا تب غضب الٰہی سے اسکی صورت
بدل گئی اور آنکھیں اُس کی سینے پر آگئیں جطرف اسکے دیکھنے تو کہتے یہ خدا کی درگاہ سے راندہ گیا اور مردود اور ملعون و مخذول ہوا
اسوقت شیطان لعین نے زبان اپنی کھولی اور کہا اے پروردگار تو نے مجھے معزول و مردود کیا آدمؑ کیلیئے یہ شامت میری تھی تب حق تعالے
نے ارشاد فرمایا اے ابلیس تو اپنے نوشتے کی طرف دیکھ جب دیکھا تو یہ لکھا تھا کہ جو بندۂ خدا حکم خدا کا نہ مانے سزا اسکی لعنت ہے اُس
نوشتے کو اپنے پڑھکر خجل و مایوس ہوا اور کہا قولہ تعالے قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون ترجمہ شیطان بولا اے رب مجھکو ڈھیل دے
جس دن تک مُردے زندہ ہوں اور دوسری غرض یہ ہے کہ گوشت اور پوست اور رگوں میں آدمیوں کے مجھے دخل دے اور اُنکے بدنوں سے مجھے
محجوب رکھ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم ترجمہ تجھکو ڈھیل ہے اسوقت کے
دن تک جو معلوم ہے اور جب مراد اسکی حاصل ہوئی کمینگاہ میں آدمؑ کی جا بیٹھا اور تاک میں رہا پھر کہا شیطان نے قولہ تعالے
قال فبعزتک لاغوینھم اجمعین الا عبادک منھم المخلصین ترجمہ ابلیس نے کہا قسم ہے تیری عزت کی میں گمراہ
کرونگا ان سب کو مگر جو بندے ہیں تیرے ان میں چُنے ہوئے پس حق تعالے نے فرمایا قال فالحق والحق اقول لاملئن جھنم
منک وممن تبعک منھم اجمعین ترجمہ ٹھیک بات یہ ہے اور ٹھیک ہی کہتا ہوں میں مجھکو بھرنا ہے دوزخ تجھسے اور
اُن سب سے جو تیری راہ پر جائینگے بعدہ جناب باری کے حکم سے تخت آدمؑ کا فرشتوں نے جنت الفردوس میں لا رکھا اور سب نعمتیں
حق تعالیٰ نے اُنکو عنایت کی تھیں تسپر بھی اُنکو قرار و تسلّی نہ تھی کیونکہ آرام و تسلی ہر کسی کو اپنے ہم جنس سے ہوتی ہے اور اُس عالم
تنہائی میں کوئی ہمجنس اُن کا نہ تھا اور خالق کی مرضی ہی تھی کہ اُن کا جفت و ہمسر پیدا کرے کیونکہ بے جفت و بے مثل و بے مانند و
بے حاجت سوا خدا کے کوئی نہیں جب وہ بیقرار ہوئے تب حق تعالے نے انکو خواب میں ڈالا وہ ایسے سوئے کہ نہ نیند آئی نہ بیدار
ہوئے اس صورت میں خالق نے جبرئیلؑ سے ایک ہڈی بائیں پہلو سے انکے نکلوائی اور اُس سے اُنکو درد و الم نہ پہنچا تھا اگر
پہنچتا تو ہرگز محبت عورتوں کی دل مردوں کے نہ ہوتی اُس ہڈی سے حواؑ کو بنایا خوبصورتی و نیک روئی و ملاحت و حسن و جمال اور جو

کچھ کہ خوبیاں جہاں کی عورتوں میں تھیں تمام تر حق سبحانہ تعالےٰ نے انکو بخشیں اور زیرکی و شرم اور مہر و شفقت کمال انکو دی اور حُلّے زرّین بہشت کے لاکر ان کو پہنائے اور تاج زرّین ان کے سر پر رکھ تخت زرّین پر بٹھلایا بعد اسکے آدمؑ کو نیند سے بیدار کرکے حوّا کے ساتھ جلوہ دیا آدم علیہ السّلام نے حوّا کو اسطرح دیکھکر بے اختیار چاہا کہ ان پر دست انداز ہوں تب حضرت الٰہی سے آواز آئی اے آدمؑ خبردار اسے مت چھوبے نکاح اسکی صحبت حرام ہے تب آدمؑ نے اسے نکاح کرنے کی خواستگاری کی بعدہٗ حق سبحانہ تعالےٰ نے آدمؑ کا نکاح حوّا کے ساتھ کردیا اور فرمایا سرا پردے اور حجلے جنتے ہیں لگائے جاویں اور طبق زر و مروارید اور جواہرات نثار کئے اور ساتویں آسمان کے فرشتے سب درخت طوبیٰ کے نیچے آ حاضر ہوئے بعدہٗ حق سبحانہ تعالیٰ نے وہ پردے سب اٹھوائے اور ثنا اپنی آپ انکو سنادی اَلْحَمْدُ ثَنَائِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ عَبِیْدِیْ وَاِمَائِیْ وَالْاَنْبِیَاءُ رُسُلِیْ وَاَوْلِیَائِیْ وَمُحَمَّدٌ حَبِیْبِیْ وَرَسُوْلِیْ وَخَلَقْتُ الْاَشْیَاءَ لِیَشْہَدُوْا عَلٰی وَحْدَانِیَّتِیْ اَشْہَدُوْا یَا مَلٰئِکَتِیْ وَسُکَّانَ سَمٰوَاتِیْ وَحَمَلَۃَ عَرْشِیْ فَقَدْ زَوَّجْتُ اَمَتِیْ حَوَّاءَ وَاٰدَمَ بَدِیْعِ فِطْرَتِیْ مَنِیْعِ قُدْرَتِیْ وَاٰدَمَ بِصِدَاقِ حَوَّاءَ اَتَسْبِیْحِیْ وَتَنْزِیْھِیْ وَتَھْلِیْلِیْ وَتَقْدِیْسِیْ وَھِیَ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ یَا اٰدَمُ یَا حَوَّاءُ اُدْخُلَا جَنَّتِیْ وَکُلَا مِنْ ثَمَرَتِیْ وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ وَسَلَامٌ عَلَیْکُمَا وَرَحْمَتِیْ وَبَرَکَتِیْ حق سبحانہ تعالےٰ نے نکاح میں آدم اور حوّا علیہما السلام کے یہ ثنا پڑھی اور کہا حمد میری ثنا ہے اور بزرگی میری چادر ہے عظمت میری ازار ہے اور مخلوقات کل میری غلام اور لونڈیاں ہیں اور انبیا میرے رسول اور اولیا ہیں اور محمدؐ میرا حبیب اور رسول ہے اور پیدا کیا میں نے کل شئے کو تا اینکہ گواہی دیوے میری وحدانیت پر اور گواہ ہیں میرے فرشتے سب اور آسمانوں کے رہنے والے سب اور عرش کے اٹھانیوالے بہ تحقیق میں نے نکاح دلوایا آدمؑ و حوّا کو ساتھ اپنی بدیع فطرت اور منیع قدرت کے اور آدمؑ کا صداق اور حوّا کی مہر یا میری تسبیح اور تنزیہ اور تہلیل اور تقدیس ہے نہیں کوئی معبود سوا خدا کے الیسا خدا کہ واحد ہے نہیں کوئی اسکا شریک اے آدم تم اور تمہاری عورت جنت میں جا رہو اور کھاؤ وہاں کے سب میوے محظوظ ہوکر اور نہ جاؤ اس درخت کے پاس کہ پھر تم بے انصاف ہوگے اور سلام میرا تم پر ہو جیو اور رحمت اور برکت بعدہٗ آدمؑ نے خود یہ ثنا کی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ترجمہ میں تسبیح پڑھتا ہوں اور حمد کرتا ہوں واسطے اللہ کے اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں ہے توانائی اور قدرت کسی کو سوائے اللہ کے الیسا اللہ تعالیٰ جو بڑا بزرگ ہے اللہ جلشانہ نے جب خطبہ خوانی سے نکاح آدمؑ کے فراغت کی فرشتے سب خوشیاں کرنے لگے اور مبارکبادیاں دینے لگے اور زر و جواہر نثار کرنے پس جب آدم علیہ السّلام نے قصد مباشرت کا کیا حوّا کے ساتھ وہیں آواز آئی اے آدمؑ خبردار جبتک کہ ادائے دین مہر حوّا نہ کروگے تب تک وہ تم پر حلال نہ ہوگی آدمؑ نے کہا الٰہی میں کہاں سے ادا کروں فرمایا کہ دس دفعہ درود حضرت محمد مصطفیٰؐ پر پڑھ آدمؑ یہ نام برگزیدہ سنتے ہی مشتاق دیدار کے ہوئے خدا کا حکم ہوا

کہ تُو ناخن دست پر اپنے دیکھ جب آدمؑ نے دیکھا صورت مصطفےٰ کی معلوم ہوئی تو مہر فرزندی اور شفقت پدری دل میں زیادہ ہوئی تب
آدمؑ نے شوق سے حضرت پر دس بار درود پڑھا اور اُنکی رسالت پر ایمان لائے تب اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے آدمؑ یہ دس دفعہ درود تونے
پڑھا اتنا مرتبہ رکھتا ہے کہ اسکی برکت سے سب نعمتیں اور حواؑ کو تجھپر حلال کیا میں نے بعدہٗ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ
اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظَّالِمِيْنَ ۝
ترجمہ اے آدمؑ تو جنت میں جا اور تیری جورو بھی اور کھاؤ اسمیں سے محظوظ ہو کر جہاں چاہو اور نزدیک مت جاؤ اس درخت کے پھر تم
بے انصاف ہوگے مروی ہے کہ جڑ اس درخت کی چاندی کی اور ڈالیاں سونے کی اور پتیاں زبرجد سبز کی تھیں آدمؑ نے جب اُس
درخت کی طرف نظر کی نہایت خوش وضع اور خوبصورت دیکھا کہ سبحان اللہ کیا خوبصورت درخت ہے حق تعالےٰ سے ارشاد ہوا کہ
اسکو میں نے تجھے بخشا مگر اس سے میوہ مت کھا تب وہ بولے الٰہی جب تو نے میرے تئیں بخشا کھانے سے مجھے کیوں منع فرمایا تب
حکم الٰہی ہوا کہ اے آدمؑ تو مہمان ہے میرے گھر کا اور وہ درخت ہے تیر العید ہے کہ مہمان میرا ہو کر کھاوے گھر کا بعدہٗ ایک طرف سے
آواز آئی اے آدمؑ گندم مت کھا اور ایک جانب سے آواز آئی اے گندم تو آدمؑ کے پاس جا اور ایک جانب سے آواز آئی اے آدمؑ
صبر کر اور ایک طرف سے آواز آئی اے صبر تو آدمؑ کے پاس مت جا اور ایک سو سے صدا آئی اے ابلیس تو حواؑ کو لبھا اور خواہش دلا پس قضا
نے کہا کہ الٰہی اسکا کیا سبب ہے حکم ہوا کہ اسمیں مجھکو کچھ بھید ہے اس باغ سے باغ دنیا میں انہیں بھیجونگا تو قدرت میری
ظاہر ہو اور مرتبہ زیادہ ہو اور کہا گیا اے نمرود تو ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال اور اے آتش تو مت جلا اے ابلیس تو تلقین کر
پھر قضا نے عرض کی حکم ہوا کہ مجھے اسمیں کچھ سر ہے مگر آتش کو ساتھ ریحان کے بدل کروں گا تا خلق میں میرا دوست پیدا ہو
اور کہا گیا اے مومنو تم معصیت سے باز رہو اور اے شیطان تو انکو جلوہ دے اور کہا اے دنیا تو دل میں بندوں کے شیریں
رہ اور اے بندو تم دنیا سے دُور رہو تاکہ جفا کو ساتھ وفا کے بدل کروں کہ رحمت اور مغفرت میری زیادہ ہو انصاف کے دن اور کہتے
ہیں کہ بہشت میں چار چیزیں نہیں ہیں بھوک پیاس بے ستری دھوپ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ
فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ترجمہ تجھکو یہ ملا ہے کہ نہ بھوکا ہو تو اسمیں نہ ننگا اور یہ کہ نہ پیاسا ہو
اسمیں اور نہ دھوپ کا صدمہ پاوے اے آدمؑ ہوشیار رہو شیطان کے مکر و فریب سے کہ وہ تیرا دشمن صاف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
فَقُلْنَا يَا آدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ ترجمہ پھر کہدیا ہم نے
اے آدمؑ یہ دشمن ہے تیرا اور تیرے جوڑے کا سو نکلوا نہ دے تم کو بہشت سے آدمؑ نے جب دیکھا کہ بہشت کے سب دروازے
مسدود ہیں ایمن ہوئے اس سے کہ شیطان دنیا میں ہے میں ہوں بہشت میں اور مجھ سے اس سے کیا لاگ ہے جو مجھے بہشت
کے اس درخت کا میوہ کھلا کر جسکے پاس جانے سے خدا نے مجھے منع کیا ہے گنہگار کریگا مکر و فریب سے اسکے میں بے پرواہ ہوں یہ
کہا پس ایک روز ابلیس لعین نے قصد کیا آدمؑ کے پاس بہشت میں جانے کا اور وہ تین اسم اعظم خدا کے جانتا تھا

انہیں پڑھکر سات طبق آسمان کے طے کرکے بہشت کے دروازے پر جا پہنچا بہشت کے دروازے مسدود دیکھکر تصور و خیال کرتا رہا کہ کس حیلہ سے بہشت کے اندر جایئے اتفاقاً ایک طاؤس کنگرے پر بہشت کے بیٹھا ہوا تھا اس نے دیکھا کہ یہ اسم اعظم پڑھتا ہے طاؤس نے پوچھا تو کون ہے اسنے جواب دیا میں ایک فرشتہ ہوں فرشتوں سے خدا تعالے کے طاؤس بولا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو شیطان نے کہا اُنظرُ الجنۃ یعنے میں بہشت کو دیکھتا ہوں اور جایا چاہتا ہوں طاؤس نے کہا مجھے حکم خدا کا نہیں کہ کسی کو جنت میں لے جاؤں جبتک کہ آدم علیہ السلام بہشت میں ہیں شیطان بولا تو مجھے بہشت میں لے جا تو ایسی ایک دعا تجھے سکھاؤں کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے اور عمل کرے تو تین چیزیں اسکو حاصل ہونگی ایک تو کبھی بوڑھا نہوگا اور نہ مریگا اور جنت میں ہمیشہ رہے گا ابلیس نے اس دعا کو پڑھا اور پڑھکر کنگرے سے بہشت کے دروازے پر دونوں آئے اور طاؤس نے یہ ماجرا سانپ کو سُنا دیا وہ اس بات کو سُنتے ہی خوف سے دروازے بہشت کے بند کرکے اپنے سر کو باہر نکال کر اسسے پوچھنے لگا کہ تو کون ہے کہاں سے آیا جو یہاں بیٹھا ہوا اسم اعظم پڑھتا ہے وہ بولا میں ایک فرشتہ ہوں فرشتوں سے حق تعالے کے سانپ نے کہا وہ دعا مجھے سکھا شیطان نے کہا بشرطیکہ تو مجھے بہشت میں لیجاوے سانپ بولا مجھے خدا کا حکم نہیں ہے کہ کسی کو بہشت میں لیجاؤں جبتک کہ حضرت آدم بہشت میں ہیں ابلیس نے کہا میں قدم اپنا بہشت میں نہ رکھونگا تیرے منہ کے اندر رہونگا اس سے باہر نہ نکلونگا تب سانپ نے اپنے منہ کو پھیلا دیا ابلیس لعین اسکے منہ کے اندر جا گھسا تب اسکو بہشت میں لے گیا اور دروازے بہشت کے بند کر دیئے بعدہ شیطان نے کہا تو مجھکو اس درخت کے پاس لے جا کہ جسکے کھانے سے اللہ تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام کو منع فرمایا ہے جب ابلیس کو اس درخت کے پاس پہنچایا تب وہ ملعون مکر و فریب سے اپنے سانپ کے منہ کے اندر رونے لگا جو شخص کہ پہلے نفاق سے رویا وہ شیطان لعین تھا اور اسکی آواز سُنکر بہشت کی حوریں اور غلمان سب کے سب مجتمع ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم سب نے یہ آواز سانپ کے منہ سے کبھی نہ سُنی تھی اور سانپ سے حوا پوچھنے لگیں کہ تو کس لئے روتا ہے شیطان نے کہا میں اس لئے روتا ہوں کہ اللہ تعالے تم کو بہشت سے نکالے گا کیونکہ تم کو اس درخت کے میوے کھانے سے منع کیا ہے مگر جو اس درخت کے میوے کھائے گا وہ بہشت میں رہے گا نکالا نہیں جائے گا اور کہا قولہ تعالے قَالَ یَاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰی شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا یَبْلٰی ترجمہ کہا شیطان نے اے آدم میں بتاؤں تجھکو درخت کہ جس سے زندگی جاوید ملے اور بادشاہی پرانی نہ ہو اور بولا قسم خدا کی میں سچ کہتا ہوں تمہاری بدی نہیں چاہتا ہوں بلکہ نصیحت کرتا ہوں چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا وَقَاسَمَهُمَا اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ترجمہ اور شیطان نے اُنکے پاس قسم کھائی کہ میں تمہارا دوست ہوں پھر کھینچ لیا انکو فریب سے پہلے جس نے جھوٹ قسم کھائی سو ابلیس لعین تھا پس حوا نے اس کے قسم کھانے سے یقین کیا کہ یہ سچ کہتا ہے تب اس سے فریب کھا کر اس درخت پر ہاتھ بڑھا کر تین دانے گندم کے لئے ایک تو آپ نے کھایا اور دو دانے آدم کے لئے لائیں معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ جب حوا نے گندم خوشے سے توڑ لئے خوشے کی

جگہ سُرخ ہوئی اور ایک قطرہ خون اُس سے ٹپکا تب اللہ تعالے نے اپنی قسم کھاکر فرمایا کہ تمہاری بیٹیوں کو قیامت تک
ہر مہینے میں ایکمرتبہ خون سے آلودہ کروں گا اور اپنے درخت کی داد تجھ سے اور تیری بیٹیوں سے لونگا پس آدمؑ بہشت
میں جب تخت پر جا بیٹھے گندم خود بخود نزدیک اُنکے آموجود ہوا جب بوئے شیریں اُسکی حضرت کو معلوم ہوئی تب حضرت
نے تخت سے کہا کہ تو یہانسے مجھے دُور لیجاکے رکھ کہ اس کے کھانے سے مجھے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے تب تخت نے انکو بارہ
ہزار سال کی راہ میں وہانسے لیجاکر رکھا جب وہ تخت سے نیچے اترے تو وہاں بھی گندم جاموجود ہوا غرض جہاں کہیں آدمؑ
جا بیٹھتے وہاں گندم بھی آموجود ہوتا خبر ہے کہ اسی طرح تخت نے اُنکو ہزاروں برس کی راہ میں لیجاکے رکھا پھر وہاں
بھی گندم جا پہنچا بعدہٗ گندم کہنے لگا اے آدمؑ جو خدا تعالیٰ نے مقدّر کیا ہے سو پہونچیگا اگر تم لاکھوں برس کی راہ میں جا رہوگے
پھر وہانسے کہاں گذر ہے نظم۔ چو آمد قضا و نگردش خدر ✤ قضا بر نگردد بعقل و بصر ✤ ہر آنچش خداوند راند قلم ✤ رسد بر
سر بندہ از بیش و کم ✤ حاصل کلام حوّاؑ آدم علیہ السلام کیلیئے دو دانے گندم کے لے گئیں وہ بولے یہ کیا چیز ہے حوّاؑ
نے کہا یہ پھل اس درخت کا کہ جسکے کھانے سے ہمیں خدا نے منع فرمایا تھا اس سے میں نے ایک دانہ کھایا اور دو دانے
تمہارے لئے لائی ہوں آدمؑ نے کہا کہ اسمیں کیا لذت ہے وہ بولیں کہ حلاوت و شیرینی ہے حضرتؑ نے فرمایا میں نہیں
کھاؤنگا کہ اللہ تعالیٰ سے مجھکو عہد ہے کہ اس درخت سے میوے نہ کھانا اور حق تعالے نے فرمایا ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ
آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ترجمہ اور ہم نے تقید کر دیا تھا آدمؑ کو اس سے پہلے پھر بھول گیا اور نہ پائی ہم نے
اسمیں کچھ ہمت حوّاؑ جب مایوس ہوئیں آدمؑ کو دانے کے کھانے سے پہلے ایک پیالہ شراب بہشت سے لاکر پلا دیا تو بیہوش ہوکر
اُنسے دو دانے گندم کے لیکر کھا گئے اور عہد شکنی کی ہنوز وہ دانے نیچے حلق کے نہیں اُترے تھے کہ تاج ان کے سر سے اُڑ گیا اور
تخت سے گر پڑے دونوں ننگے ہوگئے جیسا کہ باریتعالیٰ نے فرمایا فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَ
طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ ترجمہ پھر جب چکھے درخت سے دونوں نے میوے کھل گئے عیب اور لگے جوڑنے اپنے
اوپر پتے بہشت کے جس درخت کے پاس پتّے کے لئے جاتے تھے تو وہ نہ دیتا تھا جب درخت انجیر کے پاس دونوں گئے تو اُس
نے سر جھکا دیا اور کہا کہ خُذَا مِنِّي وَرَقًا یعنے تم لو پتے مجھ سے اور ستر کو اپنے ڈہانکو آخر اس سے لیکر ڈھانکا اور درخت
عود سے بھی لیکر ستر اپنا چھپایا بعدہٗ جناب باری سے آواز آئی اے انجیر کے درخت تو نے اُنکے ساتھ سلوک کیا میں نے
تجھ سے خرابی و خستگی دور کر کے یہ لذت دی کہ اگر ستر دفعہ کوئی تجھکو چابے وہ نئی نئی لذت تجھسے اُٹھاوے اور درخت
عود پر خطاب ہوا اے عود سب کے پاس میں نے تجھے عزیز تر کیا کہ آگ پر دھر کر تجھ سے خوشبوئیں بعدہٗ بہشت کے لوگ
آواز دینے لگے کہ آدمؑ و حوّاؑ دونوں خدا کی درگاہ میں عاصی ہوئے اور دیوانوں کی طرح بہشت میں بھٹکتے پھرتے ہیں اللہ
کی درگاہ سے تین بار اُنکی پکار ہوئی جواب اُسکا کچھ نہ دیا تب جبرئیلؑ اُنکے پاس آئے اور بولے اے آدمؑ تجھے تیرا رب

بلاتا ہے تب آدم نے کہا لبیک یارب ہم تجھ سے شرمندہ ہیں قولہ تعالیٰ وَنَادٰهُمَا رَبُّهُمَا اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا
الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ترجمہ اور پکارا اُنکو اُنکے رب نے میں نے منع نہ کیا تھا تم کو اس درخت
سے اور کہا تھا تم کو کہ شیطان تمہارا دشمن صاف ہے تب آدمؑ و حواؑ دونوں روتے ہوئے کہنے لگے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا
ہے قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ترجمہ آدمؑ و حواؑ نے کہا اے
رب ہمارے ہم نے خراب کیا اپنی جان کو اور اگر نہ بخشے تو ہم کو اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ہو جاویں نامراد اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ترجمہ کہا تم اترو
ایک دوسرے کے دشمن ہوئے اور تم کو زمین میں ٹھہرنا ہے اور کام چلانا ایک وقت تک اور کہا اسی میں جیو گے اور اسی میں
مرو گے اور اسی سے نکالے جاؤ گے یہ مضمون کلام اللہ کا ہے تب فرمان رب العالمین کا جبرئیلؑ کو ہوا کہ آدمؑ اور حواؑ اور
سانپ اور شیطان اور طاؤس ان سب کو بہشت سے نکال کر دنیا میں ڈالدو وے آدمؑ کے پاس گئے اور اُنسے بیان کیا
وے اس بات کو سنتے ہی گھبرا گئے اور بہشت کی جدائی سے زار زار رونے لگے آخر ایک ٹکڑا لکڑی کا مسواک کیواسطے وہاں سے
لیا اور وہ لکڑی پشت بہ پشت اُنکے خاندان میں چلی آئی یہانتک کہ موسیٰؑ کے ہاتھ کا عصا بنا پس آدمؑ و حواؑ اور مور اور سانپ
اور شیطان مردود ان پانچوں کو بہشت سے نکال کر اول آدم کو سراندیب میں کہ ہندوستان کا ایک جزیرہ ہے ڈالا اور حواؑ کو
خراسان میں اور طاؤس کو سیستان میں اور سانپ کو اصفہان میں اور شیطان علیہ اللعنہ کو کوہ دماوند میں ڈالا اس وقت
سانپ کے چار ہاتھ پاؤں مثل شتر کے تھے باعث واقع ہونے اس ماجرے کے اللہ تعالیٰ نے اس سے لے لئے تا وہ پیٹ
کے بل چلے اور خاک چھانے اور کھاوے اور آدمؑ کو جب سراندیب میں ڈالا وہ اپنے گناہ سے چالیس برس تک روتے رہے
اور دوسری روایت ہے کہ تین سو برس روتے رہے ایسا کہ آب چشم سے اُنکے نہریں جاری ہوئیں اور کنارے پر نہروں کے
درخت خرما اور لونگ اور جائے پھل پیدا ہوا اور حواؑ کے آنسو سے مہندی اور وسمہ اور سرمہ پیدا ہوا اور جو قطرات اُنکے
آنسو کے دریا میں گرے اس سے مروارید پیدا ہوئے تا کہ اُن کی لڑکیوں کے زیورات بنیں ایک روز جبرئیلؑ آدمؑ کے
پاس آئے اور کہا کہ اے آدمؑ قبل الموت اپنے حج کرے وہ موت کی خبر سنتے ہی ڈرے اور اُٹھ کھڑے ہوئے اور قصد حج
کا کیا جس جگہ پر قدم اُن کا جا گرا وہاں گاؤں اور بستی ہوئی اور جہاں کہیں منزل کی اُنکے قدم کی برکت سے وہاں
شہر بسا اور بعضے علما نے روایت کی ہے کہ مکہ معظمہ تک آدمؑ کے تین قدم ہوئے تھے اور جب وہ مکے کے نزدیک پہنچے
سب فرشتے وہاں سے حضرت کے پاس آئے اور کہا یا آدمؑ دو ہزار برس ہوئے کہ ہم اس گھر کا طواف کرتے ہیں اور
اسوقت اس کعبے کا نام بیت المعمور تھا اور اندر باہر اسکے ظاہر تھا اور اسکے اوپر خیمہ زبرجد کا تھا اور طنابیں اسکی سونے
کی تھیں اور جو میخیں اسکی تھیں آج وہ ستون ہیں اور حرم شریف میں داخل ہیں اور جو شکار اسمیں پناہ لیوے مارنا اُس کا

حرام ہے اور آدم علیہ السلام میدان عرفات میں جبل رحمت پر آرام کیواسطے جب بیٹھے حوا کو دیکھا کہ جدے کی طرف سے آتی ہیں اُنہوں نے اٹھکر اُن کو گودی میں اٹھالیا اور دونوں زار زار رونے لگے چنانچہ رونے سے اُنکے آسمان کے فرشتے بھی روئے پس دونوں نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور خدا تعالیٰ نے حجاب کو اُنکی آنکھوں سے اٹھالیا تب اُنہوں نے عرش کی طرف نظر کی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ترجمہ پھر سیکھ لیں آدم نے اپنے رب سے کئی باتیں پھر متوجہ ہوا اُس پر اور برحق وہی ہے معاف کرنیوالا مہربان اور ساق عرش پر یہ کلمہ لکھا دیکھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تب آدمؑ نے کہا یا رب برکت سے اُس نام کی جو تیرے نام کے ساتھ ہے گناہ ہمارے بخشدے اور توبہ ہماری قبول کر فی الحال جبرئیل علیہ السلام اُنکے پاس آئے اور کہا کہ حق تعالیٰ نے تجھ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تو بہشت میں اس نام کو شفیع لاتا تو ہرگز میں تجھکو دُنیا میں نہ بھیجتا اور خبر ہے کہ موسیٰ مناجات میں یہ کہتے تھے یَا رَبِّ هَلْ لِلْجَنَّةِ حِيْطَانٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ حِيْطَانٌ فَقَالَ لِلْجَنَّةِ حَرَّاسٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ حَرَّاسٌ فَقَالَ كَيْفَ دَخَلَ اِبْلِيْسُ فَغَرَّ اٰدَمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا مُوْسٰى لَا تَسْئَلْ عَنْ قَضَائِيْ وَقَدَرِيْ ترجمہ ایک روز حضرت موسیٰ مناجات میں یہ کہتے تھے یا رب بہشت میں دیوار ہے یا نہ حق تعالیٰ نے فرمایا دیوار ہے پھر کہا جنت کا دربان ہے فرمایا ہے تب موسیٰ نے کہا کہ ابلیس لعین کیونکر بہشت میں گیا اور آدمؑ کو فریب دیا فرمایا اے موسیٰ قضا و قدر سے میری تو مت پوچھ کہ مرضی میری یہی تھی اور باری تعالیٰ نے فرمایا فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ترجمہ پھر کھینچ لیا اُنکو فریب سے پس آدمؑ نے جب حج سے فراغت کی حکم آیا اے جبرئیلؑ آدمؑ کو وادی نعمان[1] میں جو ایک میدان کا نام ہے لے جا کر اپنے پروں کو اُنکی پشت پر مل دے جب جبرئیلؑ نے ملا تب ذرّیات بیشمار اُنکی پشت سے نکلی ایسا کہ تمام عالم اُنکی اولاد سے بھر گیا پس آدمؑ بولے یہ سب کون ہیں جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یہ سب تمہارے فرزند ہیں اُنہوں نے کہا کہ اتنی مخلوق کی گنجائش زمین پر کیونکر ہوگی اگرچہ جسم ہر ایک کا مورچہ سے بیشتر نہیں ہے اس پر زمین اُنہوں سے بھر گئی تب آواز آئی اے آدمؑ اسکی تدبیر میں نے آگے سے کر رکھی ہے آدمؑ نے کہا کہ یا رب العالمین کیا تدبیر ہے حق تعالیٰ نے فرمایا بعضوں کو اُنکے آباؤں کے اصلاب میں اور بعضوں کو اُمہات کے ارحام میں کسی کو روئے زمین اور کسی کو زیر زمین رکھوں گا پھر آدمؑ نے کہا خداوندا میرے فرزندوں کے کئی فرقے ہیں فرمایا کوئی مومن ہے کوئی کافر اور کوئی تونگر ہے اور کوئی فقیر ہے کوئی خوشحال ہے کوئی غمناک ہے پھر کہا یہ سب مساوی ہوتے تو کیا خوب ہوتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدمؑ میں اس سے خوش ہوں جو میرا شکر کرے اسلئے خوشحال کو غمناک اور تونگر کو درویش اور مطیع کو عاصی نہ کیا تاکہ شکر کریں پس اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ذریات آدمؑ کی کھڑی ہوویں صف باندھکر مشرق سے مغرب تک تب اسی وقت کھڑی ہوگئیں سب کی سب جو لوگ کہ داہنی طرف آدمؑ کے کھڑے تھے سو سب کے سب مومن تھے ان کے آگے صف اول میں انبیاء سب پیچھے مصطفےٰ کے کھڑے تھے اور جو لوگ بائیں طرف اُنکے کھڑے تھے وہ سب کافر اور صف اول میں اُنکے جبار اور متکبر تھے بعدہ امر الٰہی ہوا

[1] نعمان بروزن سلمان کی اول مفتوح وادیست نزدیک عرفہ میدان ست ۱۲

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یعنے آیا نہیں ہوں میں رب تمہارا قَالُوْا بَلٰی بولے سب سچ ہے تو ہے پروردگار ہمارا بعد اسکے حق تعالیٰ نے کہا سجدہ کرو تم اپنے رب کو پس جو لوگ کہ داہنے طرف آدمؑ کے کھڑے تھے وہ سب کے سب سجدے میں گئے اور جو لوگ کہ بائیں طرف تھے ان سبھوں نے سجدہ نہ کیا پھر دوسری دفعہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اُسْجُدُوْا یعنے سجدہ کرو تم اپنے رب کو جو لوگ بطرف راست تھے انہوں میں سے سجدہ کسی نے کیا اور کسی نے نہ کیا اور جو بطرف چپ تھے انمیں سے بھی بعض نے کیا اور بعض نے نہ کیا یہ حقیقت دیکھکر حضرت آدمؑ نے جناب باری میں عرض کی اے رب اسمیں کچھ عجیب و غریب میں نے دیکھا اس سے تو مجھے آگاہ کر کہ جو لوگ داہنے طرف میرے کھڑے تھے پہلے حکم میں سب نے سجدہ کیا اور ثانی حکم میں اُن میں سے بعض نے کیا اور بعض نے نہ کیا اور جو قوم کہ بائیں طرف ہے اوّل حکم میں سجدہ نہ کیا ثانی میں بعض نے نہ کیا اور بعض نے کیا اس میں کیا سرّ الٰہی تھا ندا آئی اے آدمؑ جس قوم نے کہ اوّل و آخر میں سجدہ کیا وہ مومن پیدا ہوں گے اور مومن مرینگے اور جنھوں نے اوّل و آخر میں سجدہ نہ کیا سو کافر پیدا ہوں گے اور کافر مریں گے اور جنھوں نے اوّل حکم میں سجدہ کیا اور ثانی میں نہ کیا وہ مومن پیدا ہونگے اور کافر مریں گے نعوذ باللہ من ذٰلک اور جس نے ثانی حکم میں سجدہ کیا اوّل میں نہ کیا سو کافر پیدا ہوگا مومن مریگا قَالَ هٰٓؤُلَآءِ فِی الْجَنَّةِ وَلَآ اُبَالِیْ وَهٰٓؤُلَآءِ فِی النَّارِ وَلَآ اُبَالِیْ ترجمہ حق تعالےٰ فرماتا ہے اے آدمؑ جو لوگ تیرے داہنے طرف ہیں وہ سب بہشتی ہیں اس سے مجھے کچھ پرواہ نہیں اور جو کہ بائیں طرف کھڑے ہیں سو دوزخی ہیں مجھے کچھ باک نہیں اے آدمؑ نہ انکی اطاعت سے مجھے کچھ فائدہ ہے اور نہ انکی معصیت سے کچھ ضرر پس ایک فرشتے کو حکم کیا کہ عہدنامہ یعنے عہد کا جو حکم فرمایا اسکے سوائے اور دین قبول نہیں انہوں سے لکھکر اپنے مُنہ میں رکھ لے اُسنے اُنہوں سے لکھکر اپنے مُنہ میں رکھا اللہ کے حکم سے وہ فرشتہ پتھر ہوگیا وہی فرشتہ خانہ کعبہ کے داہنے رکن میں رکھا گیا اب اسکو حجر الاسود کہتے ہیں اور حاجی اسکو سب بوسہ دیتے ہیں پھر روز قیامت میں وہی سنگ فرشتہ ہوگا جس صورت پر تھا اور ہر ہر کا عہدنامہ کھولا جائیگا جو شخص اپنے عہدنامے پر قائم ہوگا اس کو جنّت ملیگی اور جو برخلاف ہے وہ دوزخی ہوگا اور

حق تعالیٰ نے پیغمبروں کے ساتھ روز میثاق میں کہا قولہ تعالیٰ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ

كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ

عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ترجمہ اور جب اللہ تعالیٰ نے قرار نبیوں سے لیا کہ جو کچھ میں نے تم کو دی ہے کتاب اور حکمت پھر آوے تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتاوے تمہارے پاس آنیوالے کو تو اس پر ایمان لاؤگے اور اسکی مدد کروگے حق تعالیٰ نے فرمایا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا ذمہ لیا سب بولے ہم نے اقرار کیا فرمایا تم شاہد رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ شاہد ہوں پھر جو کوئی پھر جاوے اسکے بعد تو وہی لوگ ہیں بے حکم اور فرمایا تم سب گواہ رہو رسالت پر ایک دوسرے کی میں بھی گواہ ہوں تمہارا پھر فرمایا اے آدمؑ تم شیثؑ پر گواہ رہو اے شیثؑ تم ادریسؑ پر گواہ رہو

اے ادریسؑ تم نوحؑ پر اے نوحؑ تم ابراہیمؑ پر اے ابراہیمؑ تم اسمٰعیلؑ پر اے اسمٰعیلؑ تم اسحٰقؑ پر گواہ رہیو اسی طرح عیسٰےؑ تک اور فرمایا اے پیغمبرو تم سب رسالت پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہ رہیو اور اپنی قوم کو وصیت کیجیو کہ انکی رسالت پر ایمان لاویں اور نصرت دیویں اللہ تعالیٰ نے قرار لیا نبیوں کا یعنے نبیوں کے مقدمہ میں نبی اسرائیل سے اقرار لیا فائدہ یہود مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تمہارا نبی ہم کو کہتا ہے کہ بندگی کرو اپنے رب کی ہم تو آگے سے ہی بندگی کرتے ہیں اسکی مگر وہ چاہتا ہے کہ میری بندگی کرد سوا اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جسکو اللہ تعالےٰ نبی کرے اور وہ لوگوں کو کفر سے نکال کر مسلمانی میں لاوے پھر کیونکر ان کو یہ بات سکھاوے مگر تم کو یہ کہتا ہے کہ تم میں جو آگے دینداری تھی جیسا کہ کتاب کا پڑھنا اور سکھانا وہ نہیں ہے اب میری صحبت سے پھر وہی کمال حاصل کرو۔

قصہ قبول توبہ آدم علیہ السلام کا

توبہ آدمؑ بہ شفاعت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبول ہوئی الہام ہوا اے آدمؑ تم اور جورو تمہاری سراندیب میں جا رہو تو فرزند تمہارے پیدا ہوں آدمؑ برضائے الٰہی ہندوستان میں آئے بود و باش اختیار کی ایک روز جبرئیلؑ سات پارے لوہے کے لیکر انکے پاس آئے تاکہ انکو آہنگری سکھلاویں حاجت آگ کی ہوئی آواز آئی اے جبرئیلؑ آگ مالک دوزخ سے مانگ لے جب اُنھوں نے آگ لاکر آدمؑ کو دی گرمی اور طپش سے ہاتھ اُن کا جلا آدمؑ نے زمین پر ڈال دی وہ آگ سات طبق زمین کو بھید کر پھر دوزخ میں جا رہی اور خبر ہے کہ اسیطرح سات دفعہ دوزخ سے آگ لائے پھر دوزخ میں جا داخل ہوئی آواز آئی اے جبرئیلؑ سات دریائے رحمت سے دھو کر اُسے لا تب ٹھہر گئی اور کعب الاحبار نے لکھا ہے کہ جبرئیلؑ آگ لانے میں عاجز رہے تب حق تعالےٰ کا ارشاد ہوا آدمؑ کو اُنھوں نے پتھر سے چقماق جھاڑ کر آگ نکال لی اور جبرئیلؑ نے اُن کو آہنگری سکھلائی اور آلات کھیتی کرنے کے درست کئے جبرئیلؑ نے ایک جوڑا بہشت سے بیل کا لا دیا اور بعضوں نے کہا ہی دو گائے عین البقر سے لادیں اور ایک مشت گندم بہشت سے لا دیا اور کہا تو اپنے ہاتھ سے زراعت کر کے اس سے اپنی غذا حاصل کر تب آدمؑ نے وہ دانہ زمین پر چھینٹ دیا اور ہل جوتا جب بیل بیچ چلنے لگا تب حضرت نے اس پر ایک لکڑی ماری بیل نے کہا اے آدمؑ مجھکو تو کیوں مارتا ہے اگر تجھے عقل ہوتی تو اس دنیا میں تو نہ پھنستا آدمؑ اس بات کو سنکر غصہ میں آئے بیل کو چھوڑ دیا اور وہ چلے پھر جبرئیلؑ انکے پاس آئے اور کہا کہ تو کہاں جاتا ہے آدم نے کہا کہ بیل نے مجھے سرزنش کی جبرئیلؑ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کرے گا وہ رنج میں گرفتار رہیگا اب تم کو رنج و عذاب برداشت کرنی ہے تب ہی نعمت کھاؤ گے پھر آدمؑ نے دوسری دفعہ ہل جوتنا شروع کیا پھر بیل کجی کرنے لگا پالان گردان کہ ہندی میں اُسکو جوا بھی کہتے ہیں وہ نیچے کر لیا اور کھڑا ہو رہا پھر حضرت نے اُسکو لکڑی ماری تب بیل نے رو بسوی آسمان کیا

اور رو یا پس آدمؑ نے اسکو دق ہوکر چھوڑ دیا اور چلے گئے پھر جبرئیلؑ تشریف لائے اور کہا کہ تو کہاں جاتا ہے دے بولے کہ بیل نے آزردہ ہوکر خدا کی درگاہ میں تضرع کیا جبرئیلؑ نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تم کو سلام کہا اور فرمایا ہے کہ تو نے بھی بہشت میں ایسا ہی کیا تھا اب اسوقت تم پر اذیت ہوئی اگر تم بیل پر سختی کروگے پھر درست نہ ہوگا تو جلد جا اپنے کام میں مصروف رہ میں بیلوں کی زبان پر مہر کر دوں گا تاکہ وہ بات نہ کرسکیں تب اچھی طرح سے اُنسے کام لو پھر آدمؑ کھیتی کرنے میں مشغول ہوئے زمین پر گیہوں چھینا دہ بار لایا اور پختہ ہوا تب کاٹ لیا یہ سب سات گھڑی میں تیار ہوگیا زمین نے کہا اے آدمؑ مجھے معاف رکھو کہ میں ضعیف ہوں ورنہ اس سے بھی جلد گیہوں تم کو دیتی آدمؑ نے جب گیہوں کو ملکے صاف کرکے کھانا چاہا تب جبرئیلؑ نے فرمایا کہ اول گیہوں کو پیس پاس کر پانی کے ساتھ خمیر کرکے آگ میں سینک تب کھا حواؑ نے اُنسے تعلیم پاکر اپنے ہاتھ سے پیس پاس کر پانی کے ساتھ خمیر کرکے روٹی پکا کے آدمؑ کے سامنے لارکھیں آدمؑ نے چاہا کہ کھاویں جبرئیل نے فرمایا ذرا تامل کر آفتاب غروب ہونے دے کہ تو روزہ دار ہے جب شام ہوئی آدمؑ و حواؑ دونوں نے ساتھ ملکر روٹی کھائی پھر دوسرے روز جب اشتہا کھانے کی ہوئی آدمؑ نے دیکھا کہ ایک خال سیاہ سینے پر اُنکے نظر آیا اور جلدی بڑھ گیا یہانتک کہ ہفت اندام اُنکے سیاہ رنگ ہوگئے اور وہ ڈرے اور معلوم کیا شاید کہ یہ مجھپر دوسری ذلت آگئی جبرئیل نے فرمایا اے آدمؑ روزہ رکھو آج کچھ مت کھا کہ تیرے بدن کی سیاہی مٹ جاوے آدمؑ نے اس دن کھانا نہ کھایا روزہ رکھا تو کچھ بدن اُنکا سفیدی پر آیا پھر دوسرے دن جبرئیل تشریف لائے اُنکو بولے اور بھی دو روز تم روزہ رکھو تو اللہ تعالیٰ تم کو شفاء کامل بخشے اور اُن روزوں کا نام ایام بیض ہے کہ تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ ہر مہینے کی حضرت آدمؑ پر اللہ تعالیٰ نے فرض کیا تھا اور اس زمانے سے لیکر حضرت موسیٰ کے زمانے تک اس پر عمل تھا پس جب حضرت آدمؑ نے ہندوستان میں آکر مسکن کیا حواؑ حاملہ ہوئیں اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنیں بیٹے کا نام قابیل اور بیٹی کا نام اقلیما رکھا وہ نہایت خوبصورت تھی پھر حواؑ حاملہ ہوئیں اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنیں بیٹے کا نام ہابیل اور بیٹی کا نام غازہ رکھا مگر یہ خوبصورت نہ تھی مروی ہے کہ حواؑ ایک سو بیس بار جنی تھیں ہر دفعہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنیں اور دوسری روایت ہے کہ ایک سو اسّی بار جنی تھیں اور روایت کی گئی ہے کہ قابیل ماں کے بطن میں بہشت میں تھے پیدائش اُنکی دنیا میں ہوئی اسواسطے کہ بہشت جائے پاک ہے نہ بہانے آلودگی خون کی جب ہابیل و قابیل دونوں بڑے ہوئے تب جبرئیل تشریف لائے اور آدمؑ سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تم پر سلام بھیجا ہے اور کہا ہے کہ دونوں بھائی کو دونوں بہن کے ساتھ یعنے قابیل کی بہن کو ہابیل کے ساتھ اور ہابیل کی بہن کو قابیل کے ساتھ شادی کردو تب اُنہوں نے حال شادی کا اپنے دونوں بیٹوں کو بُلاکے کہدیا اسبات کو سنکر قابیل نے انکار کیا اور کہا کہ میری بہن اقلیما صاحب جمال ہے میں اسکو نہیں دونگا آدمؑ نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو مان لے اُن سے کہا کہ نہیں مگر تم ہابیل کو دوست رکھتے ہو بسبب دوستی کے تم کہتے ہو پہلے جسنے عدول حکمی اپنے ماں

باپ کی کی سو قابیل تھا آخرش آدمؑ نے بموجب حکم خدا کے قابیل کی بہن کی شادی ہابیل کیساتھ اور ہابیل کی بہن کی شادی قابیل کے کردی بعد اسکے قابیل نے حسد سے ہابیل کو کہا کہ تو میری بہن اقلیما کو طلاق دے تو میں اپنی خدمت میں رکھوں ہابیل نے کہا کہ یہ میری جورو ہے میرے باپ نے اسکے ساتھ شادی کردی ہے میں ہرگز اپنے والد کا حکم رد نہ کرونگا اور خدا کا حکم بجا لاؤں گا آدمؑ نے جب یہ ماجرا سُنا واسطے تشفی خاطر دونوں بیٹوں کے یہ انصاف کر کے فرمایا کہ دونوں بھائی کوہ منا پر دو قربانیاں کر کے رکھدو جسکی قربانی خدا کی درگاہ میں مقبول ہوگی اسکی جورو بی بی اقلیما ہوگی پس دونوں بیٹوں نے حسب حکم باپ کے کئی بکریاں لاغر ذبح کر کے کوہ منا پر رکھدیں بمصداق اس آیت کے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ترجمہ اور سُنا انکو تحقیق احوال آدمؑ کے دو بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز پھر قبول ہوئی ایک سے اور نہ قبول ہوئی دوسرے سے غرض دونوں بھائیوں نے قربانی کوہ منا پر رکھکر دعا مانگی کہ یا الٰہی قُربانی ہماری قبول کر وہیں آتش بے دود مثال سیمرغ کے آکر قربانی ہابیل کی جلا گئی اور قربانی قابیل کی قبول نہ ہوئی تب قابیل ہابیل سے بولا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ترجمہ قابیل نے ہابیل کو کہا کہ میں تجھکو مار ڈالونگا کہ قربانی تیری قبول ہوئی ہابیل نے کہا اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ترجمہ ہابیل بولا کہ اللہ تعالیٰ قربانی قبول کرتا ہے پرہیزگاروں کی اگر تو ہاتھ چلاوے گا مجھپر مارنے کو میں ہاتھ نہ چلاؤں گا تجھپر مارنے کو میں ڈرتا ہوں اللہ تعالےٰ سے جو صاحب ہے سارے جہان کا اب وہ کوہ منا حاجیوں کا محل مناجات ہے قربانی اب تک اُسی جگہ میں ہوتی ہے آدمؑ کے زمانے میں منا پہاڑ پر آتش حاکم تھی جو چیز کے انصاف کیواسطے اس پر رکھدیتے غیب سے آگ آکے اُسے جلا دیتی تو خدا کی درگاہ میں وہ مقبول ہوتی اور نوحؑ کے ایام میں حاکم کشتی تھی اسمیں جھوٹ سچ معلوم ہوتا تھا جو شخص ہاتھ اس پر رکھدیتا متخاصمیں سے اگر کشتی ساکن رہتی تو وہ شخص سچا ہوتا اور اگر ہلتی تو دروغگو ہوتا اور حضرت یوسفؑ کے زمانے میں حاکم صاع تھا جو اُسکے اُوپر ہاتھ رکھتا اگر آواز نکلتی تو وہ جھوٹا ٹھہرتا اگر آواز نہ نکلتی تو وہ شخص سچا ہوتا اور حضرت داؤدؑ کے وقت حاکم زنجیر تھی آسمان سے لٹکتی ہوتی جو متخاصمیں سے اس پر ہاتھ ڈالتا وہ زنجیر اُسکے ہاتھ میں آجاتی تو وہ راست گو ہوتا اور اگر نہ آتی تو جھوٹا ٹھہرتا اور حضرت سلیمانؑ کے عہد میں حاکم سوراخ صومعہ کا تھا مخالفین پر حکم ہوتا کہ پاؤں اس میں ڈالو اگر پاؤں اسمیں نہ اٹکتا تو وہ شخص سچا ہوتا اگر پھنس جاتا تو وہ دروغگو ٹھہرتا اور حضرت زکریاؑ کے زمانے میں قلم آہنی تھا خصم کو حکم ہوتا کہ نام اپنا لکھکر پانی میں ڈالدو اگر وہ پانی پر تیرتا تو وہ آدمی سچا ہوتا اگر ڈوب جاتا تو وہ جھوٹا ٹھہرتا اور جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا وقت پہنچا تب حق تعالےٰ نے وسب احکام گذشتہ کو منسوخ کر کے گواہوں پر رکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا اے محمد جھوٹے اور سچے کو میں خوب جانتا ہوں جو سچا ہوگا اس کو جزائے نیک ملیگی اور اگر کاذب ہوگا تو اس کو جزا بد ملیگی بمصداق اس آیت کے

جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ترجمہ یہ بدلا ہے پورا جو عمل کرتے تھے دنیا میں پس حاصل کلام قابیل و ہابیل دونوں بھائی
کوہ منا پر قربانی دیکر باپ کے پاس آئے آدمؑ نے فرمایا اے قابیل تیری بہن اقلیما اب ہابیل پر حلال ہوئی تجھ پر حرام قابیل اس
بات کو سنکر اسکو مار ڈالنے کی تدبیریں رہا اور وقت فرصت کو نگاہ رکھتا تھا کیونکہ اسکو دفع کرے اور اس زمانے میں کسی نے
کسی کی خونریزی نہیں کی تھی مگر قابیل نے ہابیل کو ناحق مارا تھا ایکروز قابیل نے ہابیل کو کہا کہ میں تجھکو مار ڈالوں گا
اسواسطے کہ تیرے فرزند سب کہیں گے کہ قربانی ہمارے باپ کی قبول ہوئی تمہارے باپ کی نہیں ہابیل نے کہا اے
بھائی اس میں میری کیا تقصیر ہے خدا عادل ہے اچھا اگر تو مجھے مارے گا میں تجھکو نہیں ماروں گا حق برادری کا بجا
لاؤں گا مگر تو روز حشر میں عند اللہ ماخوذ اور مستوجب دوزخ ہوگا اور میں خلاصی پاؤں گا وہ اس بات کو سنتے ہی
اور بھی اسکا دشمن جانی ہوا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت آدمؑ حج کو گئے قضائے الٰہی سے ایک روز قابیل نے
ہابیل کے بکری خانہ کے پاس کہ منگل کا دن تھا جاکر دیکھا کہ ہابیل اس میں سوتا ہے اسمیں متردد ہوا کہ اسکو کس طرح
سے مار ڈالوں قضائے الٰہی سے گریز نہ تھا اس میں شیطان ملعون نے بصورت ایک شخص کے ایک سانپ ہاتھ میں لے
کر سامنے قابیل کے آکر ایک پتھر زمین سے اٹھاکر سانپ پر مارا سانپ مرگیا اور وہ وہاں سے غائب ہوا تب قابیل نے
ابلیس لعین سے تعلیم پاکر ایک پتھر زمین سے اٹھاکر ہابیل کے سر پر مارا ہابیل مرگیا اور وہ مردود خدا کی درگاہ میں عاصی و کافر
ہوا بعدہٗ گدھ اسپر آگرے قابیل متردد ہوا کہ اسکو کیا کیا چاہیئے آخر اس لاش کو کاندھے پر لیکر گرد عالم کے پھرنے لگا جس
زمین میں لہو اسکا گرا وہ زمین شور ہوگئی پس خدا تعالےٰ کو منظور نہ تھا کہ اپنے دوست کو فضیحت کرے تب کوّے کو بھیجا جیسا کہ
اللہ جلشانہ نے فرمایا فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْاَةَ اَخِيْهِ ترجمہ پھر بھیجا اللہ نے ایک
کوا کریدتا زمین کو کہ اسکو دکھاوے کہ کس طرح چھپاتا ہے عیب اپنے بھائی کا خلاصہ یہ ہے کہ دو کوّے حق تعالیٰ نے
بھیجے وہ دونوں آپسمیں لڑے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا بعدہٗ اپنے چنگل اور منقار سے زمین کو کھود کر قبر کے مثال
بنا کر اس میں اس کوّے کو گاڑ کر چلا گیا پس قابیل نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا
الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْاَةَ اَخِيْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ترجمہ قابیل بولا اے خرابی مجھ سے اتنا نہ ہوسکا کہ ہوؤں
برابر اس کوّے کے کہ میں چھپاؤں عیب اپنے بھائی کا پھر لگا پچھتانے سورہ مائدہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس سے پہلے
کوئی انسان مرا نہ تھا کہ جس سے معلوم ہوتا کہ مردے کے بدن کو کیا کرنا چاہیئے قابیل ہابیل کو مار کر ڈرا کہ اس کا بدن پڑا
رہیگا تو لوگ دیکھکر مجھکو پکڑینگے تب اسکو مانند پشتارے کے باندھکر کئی روز لئے پھرا آخر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا
اس نے اسکو دکھاکر زمین کریدی اس سے سمجھا کہ اسکے بدن کو دفن کرنا چاہیئے اور دوسری نقل یوں ہے کہ ایک کوّے
نے زمین کرید کر دوسرے کوّے مردے کو دفن کیا اس نے دفن کرنے کا طور دیکھا اور بھائی کی خیر خواہی دوسرے کے حق

میں بھی دیکھی تب وہ اپنی حالی سے پشیمان ہوا اسنے کوے کا حال دیکھکر گور کھودی اور ہابیل کو دفن کیا بعدہٗ قصد وطن کا کیا
اسیوقت جناب باری تعالیٰ سے آواز آئی اے زمین قابیل کو داب لے تب حکم الٰہی سے زمین نے اسکو زانو تک دبا لیا
جب قابیل نے رد بسوئے آسمان کیا اور کہا خدایا ابلیس بھی تیری درگاہ میں مردود ہے اسکو بھی زمین داب لیتی آواز
آئی اے ملعون ابلیس نے اپنے بھائی کی خونریزی نہ کی تھی وہ پھر بولا خدایا میرا باپ بھی گندم کھاکے عاصی ہوا تھا اسکو
بھی زمین میں گاڑ دیتے پھر جناب باری سے اس پر عتاب ہوا اے مردود تیرے باپ نے قطع صلہ رحم کب کیا تھا جیسا
تو نے کیا پھر قابیل کو سینے تک زمین نے دبا لیا جب اسنے کہا یارب قسم ہے تیری کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ میری توبہ اس کلمہ
کی برکت سے قبول ہوئی جو میں نے عرش پر لکھا دیکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس کلمہ کی برکت سے
گناہ میرا بخشدے پھر ندا آئی اے زمین اسکو چھوڑ دے تب اسنے چھوڑ دیا بعد اسکے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو سوار
کی صورت میں قابیل کے پاس بھیجا اسنے اسکو نیزے سے مارا پھر اللہ جل وعلا نے اسکو زندہ کیا پھر مارا پھر زندہ کیا
اسی طرح سے حال اس کا قیامت تک رہیگا جب مکے سے آدمؑ تشریف لائے ہابیل کو بہت تلاش کیا نہ پایا بعدہٗ لوگو
سے پوچھنے لگے کسی نے جواب دیا کہ چند روز سے معلوم نہیں کہاں گیا آخر آدمؑ نے ان کیلئے کھانا پینا سونا سب ترک
کیا اور شب و روز انکے فکر و غم میں رہتے ایکروز صبح کو خواب میں دیکھا کہ ہابیل الغیاث الغیاث اے پدر پکارتا ہے آدمؑ
نیند سے چونک اٹھے اور زار زار رونے لگے اسی وقت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہنے لگے کہ ہابیل کو قابیل نے مار ڈالا اور
فلاں زمین میں گاڑ دیا ہے یہ سنتے ہی آدمؑ و حواؑ بہت سا روئے اور جبرئیلؑ سے کہنے لگے کہ ہم اسکی قبر دیکھا چاہتے
ہیں قابیل سے ہم بہت بیزار ہیں جبرئیلؑ نے کہا کہ تم مت گریہ کرو خدا تعالیٰ بھی اس سے بیزار ہے تب جبرئیل انکو
اسکی قبر پر لے گئے آدمؑ نے دیکھا اور بولے اگر قابیل ہابیل کو مارتا تو خون اس کا یہاں گرتا جبرئیلؑ نے فرمایا کہ ہوا اس کا
زمین نے کھینچ لیا ہے آدمؑ نے کہا لعنت خدا کی ہے اس زمین پر کہ خون میرے فرزند کا پی گئی تب زمین نے خون اس کا
اگل دیا جب دیکھکر آدمؑ و حواؑ نے قبر اسکی کھود کر اسے نکالا دیکھا تو مغز اس کا نکل پڑا ہے اور خون سے تر بتر اور آلودہ
ہو رہا ہے یہ حال دیکھکر اور بھی دونوں بہت سا روئے اور انکے رونے سے آسمان کے فرشتے بھی سب روئے آخر آدمؑ
ہابیل کی لاش کو تابوت میں کرکے اپنے مکان پر لائے اور روایت کی ہے ابن عباسؓ نے کہ آدمؑ نے چالیس روز تک اس
تابوت کو گرد عالم کے پھرایا جس موضع میں وہ جاتے وہ موضع یہ ظلم دیکھکر ماتم کرتا اور وحوش وطیور اور پرندے بھی
اس حال پر گریہ کرتے اور کہتے کہ بھاگا چاہیئے آدمی ذات سے کہ وہ بیوفا ظالم اپنے بھائی کو مار ڈالتے ہیں بعد اس کے
آدمؑ نے ہابیل کو اپنے مکان پر لاکر دفن کیا اور اس وقت ان کے فرزند کل ایک سو تیس تھے اور اس وقت بغیر ہابیل
کے نہیں ہوا تھا سب بیٹوں نے اپنے پاس آکر عرض کی ہم کچھ روپئے پیسے چاہتے ہیں کہ اس سے کماویں اور

سوداگری کرکے کھاویں تب جبرئیل نے ایک مٹھی سونا اور ایک مٹھی چاندی لادی آدمؑ نے فرمایا اس قدر چاندی سونے سے ہمارے فرزندوں کا کیا ہوگا کہ وے اس سے تجارت کرکے کھاویں پس غیب سے آواز آئی کہ سونے چاندی کو پہاڑوں میں ڈال دے تاکہ وہ وہاں سے تھوڑا تھوڑا نکال کر بقدر حال اپنے تجارت کرکے کھاویں تو وہ قیامت تک کم نہوگا پس بعد ہزار سال کے آدمؑ بیمار ہوئے اور کھانے کے لئے اقسام میووں کی بیٹوں پر فرمائش کی سب بیٹے میوے کیلئے گئے مگر شیث علیہ السلام تیمارداری میں باپ کی حاضر رہے جب اُنھوں کے آنے میں تاخیر ہوئی شیثؑ کو آدمؑ نے فرمایا کہ تو اس پہاڑ میں جاکر دعا مانگ تو حق تعالیٰ دعا کی برکت سے میرے لئے میوے بھیجے گا شیثؑ نے کہا آپ میرے والد بزرگ ہیں حضور کے دعا مانگنے سے حق تعالیٰ اپنے رحم سے بیشک بھیجے گا اور آپ کی دعا اللہ کی درگاہ میں مقبول ہے آدمؑ نے فرمایا کہ میں خدا کی درگاہ میں شرمندہ ہوں باعث گندم کے اور تم پاک بیباک ہو تب اُنہوں نے حسب الحکم باپ کے وہاں جاکر دعا مانگی دیکھا کہ جبرئیلؑ معہ ایک طبق زرین طرح طرح کے میوے جیسا کہ بہی و انار و سیب و نارنج و ترنج و لیموں و رطب و انگور و انجیر و خربوزہ وغیرہ اس میں رکھکر اور دوسرا طبق زر سرخ کا اس پر ڈہانک کر ایک حور کے سر پر رکھکر لائے حور اپنے چہرے سے نقاب کھول کر سامنے آ حاضر ہوئی آدمؑ نے جبرئیل سے پوچھا یہ حور کس لئے ہے جبرئیل نے کہا کہ حق تعالیٰ نے اس حور کو بہشت سے شیثؑ کی زوجیت کو بھیجا ہے کیونکہ سب فرزند تمہارے سوائے اسکے جفت پیدا ہوئے ہیں بعضوں نے روایت کی ہے کہ وہ حور بہشت میں چلی گئی انکے لئے قیامت تک بہشت میں رہے گی اور مصنف اس کتاب کا لکھتا ہے کہ آدمؑ نے اس حور کی شادی شیثؑ سے کردی اور اس حور کی عربی زبان تھی جو فرزند اس سے پیدا ہوتا وہ عربی بولتا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اسکی نسل سے ہیں پس آدمؑ نے اس میوے سے کچھ آپ کھایا کچھ بیٹوں کو دیا جس نے اس میوے کو کھایا فاضل تر اور دانا و بینا ہوا تب آدمؑ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ اب قریب ہے کہ میں دنیا سے کوچ کروں شیث قائم مقام میرا رہے گا تم تابعداری اسکی کیجیو اور اس پر ایمان لائیو جب اُنہوں نے حضور میں اقرار کیا بعد اُسکے حضرت نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی بیٹے سب باپ کی مفارقت میں بہت روئے نماز جنازے کی پڑھکر دفن کیا وہ سال باپ کی قبر پر حاضر رہے بعدہٗ متفرق ہوکر اپنے اپنے گھر گئے

قصہ حضرت شیث علیہ السلام کا

شیثؑ سب بھائیوں سے بڑے اور فضیلت میں زیادہ تھے دس بھائیوں کے امور دنیا میں شریک رہتے لیکن کچھ کام نہ کرتے جب موسم کا وقت ہوتا بھائی حصہ ان کے گھر میں پہونچا دیتے اور اناج اور غلہ بھائیوں کا تمام ہوتا تب سب بھائی اُنسے قرض وام لیکر اپنے صرف میں لاتے ایک سال بھائیوں نے اُنسے یہ صلاح کی کہ اس سال کا غلہ اُنکو سہم نہ

دینگے اور ہم ان کا قرض انکو پھر دینگے کیونکہ کسی کام میں ہمارے ساتھ وہ شریک نہیں ہوتے بیٹھے بیٹھے حصہ ہم سے مفت لیتے ہیں اسی سال حق تعالیٰ نے انکو پیغمبری اور کتاب عنایت کی تاکہ وہ اپنی قوم کو شریعت سکھادیں اور دین و ایمان کی راہ بتادیں بعدہ سب بھائی اُنسے راضی اور مطیع ہوئے اور اُن پر ایمان لائے اور ہر سال انکو قسمت عشر دیتے اس سے عیال و اطفال کا اپنی نفقہ کرتے چند روز کے بعد ایک بیٹا پیدا ہوا نام اُس کا نوش تھا جب وہ بالغ ہوا شیث علیہ السلام نے اپنے دین پاک پر رہ کر اس دنیائے دون سے انتقال فرمایا بعدہ نوش نے بھی باپ کے دین پاک پر ایک مدت رہ کر رحلت فرمائی اور خلیفہ اُن کا ایک بیٹا نام اُس کا قینان تھا وہ بھی باپ کے دین پاک پر چندے ثابت رہ کر ہزاروں خلق اللہ کو اپنے دین میں بلایا اور راہ ہدایت کی بتائی بعدہ وفات پائی اُنکے پیچھے ایک بیٹا مہلائیل نام قائم مقام اُن کا رہا وہ ایسے خوبصورت تھے کہ تمام جہان میں برابر اُن کے کوئی نہ تھا مغرب اور مشرق سے خلائق اُن دیکھنے آتی اور ہدیہ لاتی یہانتک کہ اُن کے خاندان میں حشمت وعظمت اور وقار وعزت ایسی پیدا ہوئی کہ اُن کے برابر سارے عالم میں کوئی دوسرا نہ تھا اور اُن سے فرزند بہت پیدا ہوئے آخر وہ اپنے دین پاک پر گذر گئے اور ان کا ایک بیٹا ایرد نام سب سے بزرگ تھا بعضوں نے کہا ہے کہ نام اُن کا ادس تھا مہلائیل نے جب دنیا سے رحلت فرمائی خلائق اطراف سے اُنکی زیارت کو آتی اور تحفہ تحائف بہت سے لاتی جب اُنکی ملاقات نہ ہوتی تو مایوس ہو کر چلی جاتی ایک روز ابلیس لعین نے بصورت ایک شخص کے نزدیک فرزندان مہلائیل کے آکر کہا کہ زائران مہلائیل تم لوگوں سے بیزار ہیں کیونکہ خلائق تحفہ تحائف لیکر بہت دور سے تمہارے والد مرحوم کے دیدار کو آتی ہے اور اُسے نہ پاکر محروم ہو جاتی ہے تب سبھوں نے کہا کیا کیا چاہیئے شیطان نے کہا ایک صورت اپنے والد کی شکل سے مشابہ بنایا چاہیئے تو خلائق اس صورت کی زیارت کرے اور پوجے اور محروم نہ جاوے تو اسکے باعث تمہاری عزت وحرمت بڑھ جاوے اگر نہ کروگے تو سارے عالم میں تم لوگ حقیر اور ناچیز ہوگے ابلیس نے جب یہ باتیں جتائیں تب سبھوں نے رضا دی ابلیس لعین نے حضرت مہلائیل کی صورت بناکر ایک برقع اُسکے چہرے پر ڈالا تمام خلق اللہ اطراف عالم سے آکر اس صورت بیجان کی زیارت کرکے چلی جاتی ایک دو قرن یوں ہی گذرے علم وعالم اُن لوگوں میں سے مفقود ہوئے اور سب گمراہ ہو گئے شیطان مردود نے اُن لوگوں کو بت پرستی میں ڈالا بعدہٗ دوسری ایک قوم بزرگ کو جاکر مغالطہ اور فریب دے کر کہا کہ تمہارے باپ دادا نے صورت مہلائیل کو پوجا تمہیں بھی لازم ہے کہ اس صورت کی پرستش کرو تا روح مہلائیل کی تم سے خوش رہے اور تم کو دولت زیادہ حاصل ہووے پس وہ لوگ بھی اس صورت کو پوجنے لگے رفتہ رفتہ تمام عالم میں بت پرستی پھیل گئی بعد اس قوم میں ایک لڑکا پیدا ہوا اُس کا نام اخنوخ تھا جسے ادریسؑ پیغمبر کہتے ہیں

قصہ حضرت ادریس علیہ السلام کا

وجہ نام ادریس کی یہ ہے کہ پڑھانے کی کثرت کے سبب سے انکا لقب ادریسؑ ہوا علم نجوم ان کے معجزات سے ہے وہ زمین پر عبادت کرتے ان کو فرشتے سب آسمان پر لیجاتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ترجمہ اور مذکور کر کتاب میں ادریسؑ کا کہ وہ تھا سچا نبی ہر روز پیرہن سیتے تھے ہر دم سینے میں تسبیح پڑھتے تھے اور وہ اجرت سلائی کی کسی سے نہ لیتے تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ وہ اپنے کام سے فراغت کر کے بیٹھے تھے اسمیں ملک الموت بہ آرزوئی تمام امر الٰہی سے آدمی کی صورت بن کر مہمان کے طور پر رات کو ادریسؑ کے دروازے پر آپہونچے آنحضرت صائم الدہر تھے جب شام ہوئی افطار کے وقت پر کھانا آپ کا بہشت سے آتا جس قدر چاہتے کھا لیتے باقی کھانا بہشت میں پھر جاتا اور اس دن کا کھانا جب بہشت سے آیا حضرت اس مسافر کو دیا مسافر نے کچھ نہ کھایا قدم پر قدم رکھکر عبادت کرتا رہا حضرت ادریسؑ اُن کا حال دیکھکر متعجب ہو رہے کہ یہ کون شخص ہے جب روز روشن ہوا حضرت نے انکو کہا کہ اے مسافر تو میرے ساتھ چل کہ خدا کی قدرت صحرا میں جا کر دیکھوں اور تیرے سبب سے میں شادیؔ حاصل کروں تب دونوں بزرگ گھر سے میدان کی طرف نکلے جاتے جاتے ایک گیہوں کے کھیت میں جا پہونچے حضرت ملک الموت نے کہا کہ چلو اس کھیت سے چند خوشے گیہوں کے لیکر ہم تم ملکر کھالیں ادریسؑ نے فرمایا کہ عجب ہے کہ تو نے شب گذشتہ کو کھانا حلال نہ کھایا اب حرام کھانا چاہتا ہے پھر وہاں سے دونوں بزرگ دوسرے ایک باغ میں جا پہونچے اور وہاں بھی انگور دیکھکر حضرت عزرائیلؑ نے کھانے کا قصد کیا حضرت ادریسؑ نے فرمایا کہ تصرف ملک غیر میں حرام ہے پھر جاتے جاتے ایک بکری دیکھکر عزرائیلؑ نے کھانے کا ارادہ کیا پھر ادریسؑ نے اُنسے کہا کہ بیگانی بکری کو ذبح کر کے کھانا ممنوع ہے پس اسی طرح تین روز تک دونوں باہم تھے جبکہ ادریسؑ نے معلوم کیا کہ یہ شخص بنی آدم سے نہیں ہے تب حضرت نے فرمایا واسطے خدا کے تو ظاہر کر کہ تو کون شخص ہے اُس نے کہا کہ میں عزرائیل ہوں تب ادریسؑ نے فرمایا کہ اے بھائی سب مخلوقات کی جان تمہیں قبض کرتے ہو اُس نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا شاید کہ میری جان قبض کرنے کیلئے آئے ہو اُسنے کہا کہ نہیں میں تمہارے ساتھ خوش طبعی کرنے آیا ہوں اُس نے کہا کہ آج تین دن سے تو میرے ساتھ ہے اس عرصہ میں بھی تو نے کسی کی جان قبض کی ہے وہ بولا قَالَ كُلُّهَا بَيْنَ يَدَيَّ كَمَا بَيْنَ يَدَيْكَ خُبْزٌ ترجمہ ملک الموت نے کہا کہ کل جان قبض کرنا ہاتھ ہمارے ایسا ہے جیسا کہ دو ہاتھ کے بیچ تمہاری روٹی دھری ہے جسکی اجل آتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں جان ہاتھ بڑھا کر اسکی قبض کر لیتا ہوں اور بولا اے ادریسؑ میں چاہتا ہوں کہ تیرے ساتھ رشتہ برادری کا پیدا کروں ادریسؑ نے کہا کہ میں تیرے ساتھ رشتہ برادری کا تب کروں کہ تلخی جان کندنی کی ایکبارگی تو مجھکو چکھادے تا کہ خوف اور عبرت مجھے زیادہ ہو اور عبادت خالق کی زیادہ کروں ملک الموت نے کہا

کہ بے رضائے آلہی جان قبض نہیں کرسکتا ہوں تب اُسنے خدا کی درگاہ میں عرض کی حکم آلہی ہوا کہ جان ادریسؑ کی قبض کر اُسنے جان اُنکی قبض کی پھر ملک الموت نے خدا کی درگاہ میں دعا مانگی پھر ان کو اللہ نے زندہ کیا اور ادریسؑ نے اُٹھکر ملک الموت کو گودی میں لیا اور دونوں نے آپسمیں رشتہ برادری کا لگایا ملک الموت نے اُن سے پوچھا اے بھائی تلخی جان کندنی کی کیسی تھی وہ بولے جیسے کسی زندہ جانور کی کھال سر سے پاؤں تک کھینچی جاتی ہے ملک الموت نے کہا اے بھائی قسم ہے رب العالمین کی جیسا کہ تیرے ساتھ میں نے احسان کیا ہے ایسا کسی سے نہیں کیا ادریسؑ نے فرمایا اے بھائی مجھکو دوزخ دیکھنے کا شوق ہے تو مجھکو اسکے دروازے تک لے چل تو اُسکے دیکھنے سے خوف آلہی زیادہ ہو تاکہ عبادت اور بندگی زیادہ کروں تب ملک الموت نے خدا تعالیٰ کے حکم سے اُنکو ساتوں طبقے دوزخ کے دکھلائے پھر وہ بولے اے بھائی مجھکو بہشت دیکھنے کی آرزو ہے کہ اُسے دیکھکر شادی حاصل کروں اور عبادت زیادہ کروں پھر اُنکو بہشت کے در پر لے گئے پھر بولے اے بھائی میں تلخی جان کندنی کی چکھ چکا ہوں اور دوزخ کو بھی دیکھا جگر میرا مارے پیاس کے جل گیا اجازت ہو تو بہشت میں جاکر ایک پیالہ پانی پیوں تب اُسنے کہا کہ تو وہاں سے پھر آنے کا عہد کر ادریسؑ نے عہد کیا کہ آؤں گا تب بحکم آلہی اپنی نعلیں کو درخت طوبیٰ کے تلے چھوڑ کر بہشت کے اندر چلے گئے کیونکہ عہد باہر آنے کا کیا تھا اور نعلیں کو بھی طوبیٰ کے تلے چھوڑ آئے تھے بہشت سے باہر نکل کر اپنی نعلیں کو لیکر بہشت میں جاکر تخت پر بیٹھے ملک الموت نے اُنکو آواز دی کہ اے بھائی تاخیر مت کر ادریسؑ نے کہا اے مشفق جبار عالم فرماتا ہے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ترجمہ ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہے اب میں تو مزہ جان کندنی کا چکھ چکا ہوں اور حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ترجمہ اور کوئی نہیں تم میں سے جو نہ پہونچیگا اس میں اور میں اس دوزخ میں پہونچ چکا ہوں اور بھی جلیل جبار فرماتا ہے لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ترجمہ نہ پہونچے گی وہاں اُنکو کچھ تکلیف اور نہ اُنکو وہاں سے کوئی نکالے یعنے جو بہشت میں گیا پھر نہ آوے گا اے بھائی میں اب ہرگز باہر نہیں آنے کا درگاہ جناب باری سے آواز آئی کہ اے عزرائیلؑ تُو ادریسؑ کو چھوڑ کر چلا جا میں نے اسکی تقدیر میں یہی لکھا تھا ادریسؑ مزہ موت کا چکھ کر اور دوزخ کو بھی دیکھ بھال کر بہشت میں جا رہے تب عزرائیلؑ بولے اِنَّ الْجَنَّةَ حَرَامٌ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى يَدْخُلَ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ ترجمہ تحقیق بہشت حرام ہے انبیا پر جب تک کہ خاتم الانبیا داخل نہ ہوں بہشت میں پھر آواز آئی اے عزرائیلؑ میں بہشت کو دریغ نہیں رکھتا ہوں لیکن اوّل بہشت میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم داخل ہوں گے بعدہٗ سب اُمت اُنکی اور قول دوسرا یہ ہے طواف کرنے والے سب طواف کرتے رہیں بہشت میں اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ترجمہ اور اُٹھا لیا ہم نے اُسکو اُونچے مکان پر پس بہشت میں ادریسؑ تو جا رہے اور اُنکے فرزند سب فراق سے شب و روز گریہ و زاری میں تھے ایک روز ابلیس لعین اُنھوں کے پاس آیا اور کہا تم مت رویا کرو میں نکالے باپ کی سی ایک صورت بنا دیتا ہوں تم اسکو

شب و روز دیکھا کرو اور پوجو تب سب درد تمہارے دل کا جاتا رہے گا اور تم سب خوش رہوگے ابلیس علیہ اللعنۃ نے ایسی ایک صورت بنائی کہ ان کی شکل میں اور اسمیں کچھ تفرقہ نہ تھا صرف اتنا ہی فرق تھا کہ یہ صورت بات نہ کرتی تھی اور وہ لوگ اس صورت کو پوجا کرتے تھے یہانتک کہ رفتہ رفتہ بت پرستی تمام عالم میں پھیل گئی مشرق سے مغرب تک چار سو برس تک یہ حال جاری رہا اور کوئی آدمی اللہ کو نہ جانتا تھا علم و عالم اُنمیں مفقود تھا بعدہٗ خدا تعالیٰ نوح علیہ السلام کو اُن پر پیغمبر کرکے بھیجا تاکہ اُنکو راہ ہدایت کی بتاویں واللہ اعلم بالصواب

ذکر حضرت نوح علیہ السلام کا

نوح علیہ السلام کا نام شکر تھا بعدہٗ نام نوح ہوا اسواسطے کہ اپنی قوم پر بہت نوحہ کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ترجمہ اور بھیجا ہم نے نوح کو اُسکی قوم کے پاس پھر رہا ان میں ہزار برس پچاس برس کم اس مدت کے اندر چالیس مرد اور چالیس عورت کے سوا اور کوئی ایمان نہ لایا امر الٰہی سے نوح علیہ السلام ہر روز پہاڑ کی چوٹی پر چڑھکر اللہ کیطرف خلق اللہ کو دعوت کرتے اور پکار کر کہتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اور انکی آواز خدا کے حکم سے مشرق سے مغرب تک پہنچ جاتی مردود سب اس کلمہ کی آواز سُنکر اُنگلیاں اپنے کانوں میں دیتے اور بعضے ملعون کپڑوں سے اپنے مُنہ کو چُھپا لیتے اور بعضے کافر یہ آواز سُنکر بھاگ جاتے اور چھپکے ہو رہتے جب ان مردودوں کو اللہ کی طرف دعوت کرتے تو وہ کافر سب کے آگے بے ادبی سے حضرت پر ہاتھ چلاتے اور مارتے مارتے بیہوش کر دیتے جب وہ ہوش میں آتے تو پھر پکار کر بولتے اے لوگو تم کہو خدا وحدہٗ لاشریک ہے اور نوح رسول اُس کا برحق ہے اور ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت کے گلے میں کافروں نے رسّی ڈال کر کھینچے اسکے صدمے سے حضرت تین روز تک بیخبر رہے پھر بھی اللہ کے واسطے تکلیفیں اُٹھا کر خلق اللہ کو دعوت کیا کرتے یہانتک کہ طوفان کی نوبت پہنچی اور حضرت نے کہا قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْۤ اِلَّا فِرَارًا ترجمہ کہا اے رب میرے بُلاتا رہا میں اپنی قوم کو رات دن مگر میرے بُلانے سے اور زیادہ بھاگتے ہی رہے اور ہر روز مجھ پر سوائے ظلم اور ستم کے کچھ نہیں کرتے اور مجھے ناسزا کہتے ہیں اور ایک دن کا ذکر ہے کہ نوح نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت کی کافروں نے آکر حضرت کو ایسا مارا کہ تمام کپڑا حضرت کا لہولہان ہوگیا تب اُنکی بیوی نے کہ وہ کافرہ تھیں کہنے لگیں کہ اے قوم نوح دیوانہ ہوا ہے تم اتنا مت مارو جو وہ کہتا ہے اپنے دیوانے پن سے کہتا ہے وہ کچھ نہیں جانتا ہے نوح نے اپنی بیوی سے جب یہ بے ادبی کی باتیں سنیں تب حضرت نے آسمان کی طرف منہ کیا اور رو رو کے کہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قولہ تعالیٰ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ترجمہ پھر اُس نے پکارا اپنے رب کو کہ میں دب گیا ہوں تو اس کا بدلہ لے

فی الفور جبرئیلؑ نے آکر کہا اے نوحؑ تو دعا کر تیری دعا خدا کی درگاہ میں مستجاب ہے یہ قوم کفار تم پر ہرگز ایمان نہ لاویگی اور تم ایک درخت کو لگاؤ اور دوسرا قول یہ ہے کہ جبرئیلؑ نے ایک شاخ درخت بہشت سے لاکر دی حضرت نے اس شاخ کو زمین پر لگایا جب چالیس برس گذرے وہ درخت اس قدر بڑا ہوا کہ چھ سو گز لمبا اور چار سو گز موٹا چوڑا ہو گیا اور اس چالیس برس کے اندر تمام جورویں ان کافروں کی بانجھ تھیں اور نسلیں انکی منقطع اور باقی عذاب آلہی سے معذب ہوئیں سبب اس کا یہ تھا کہ وہ اپنے بیٹوں کو نوحؑ کے پاس لے جاکر بولیں کہ اے لڑکو تم ان کو دشمن جانیو اور ان کی بات نہ مانیو ان کو ہمیشہ ذلیل و خوار رکھیو کہ وہ دیوانہ ہے نوحؑ نے جب یہ وصیتیں انہوں سے سنیں تب ان لوگوں سے ناامید ہو کر درگاہ آلہی میں زاری کی اور کہا وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ترجمہ اور کہا نوحؑ نے اے رب نہ چھوڑ زمین پر منکروں کا ایک گھر بھی بسنے والا کہ نسل کافروں کی باقی نہ رہے زمین پر تب جبرئیلؑ تشریف لائے اور فرمایا اے نوحؑ اس درخت سے تو ایک کشتی بنا نوحؑ نے کہا کہ کس طرح بناؤں جبرئیلؑ نے کہا کہ تو اس درخت کو کاٹ اور چیر کر تختے بنا لے تب تجھے بتلاؤں گا نوحؑ نے اس درخت کو کاٹا اور چیر کر تختے بنائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بنا کشتی روبرو ہمارے اور ہمارے حکم سے اور نہ بول مجھ سے ظالموں کیواسطے یہ البتہ غرق ہونگے تو ان تختوں سے کشتی بنا اور شاخوں سے اسکی میخیں لگا نوحؑ نے بموجب تعلیم جبرئیلؑ کے درودگری سیکھ کر اس درخت سے تختے بنائے پہلے تختے پر نام آدمؑ کا اور دوسرے تختے پر نام شیثؑ کا اور تیسرے تختے پر نام ادریسؑ کا اور چوتھے پر نام نوحؑ کا اور پانچویں تختے پر نام موسےٰؑ کا اور چھٹے تختے پر نام صالحؑ کا اور ساتویں تختے پر نام ابراہیمؑ کا اور اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ۲۴ ہزار تختے نام سے ایک چوبیس ہزار پیغمبروں کے نکلے یعنے ہر ایک تختے پر ایک ایک پیغمبر کا نام لکھا تھا اور آخری تختے پر نام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تھا کہ وہ خاتم الانبیا ہیں نوحؑ نے جبرئیلؑ کی تعلیم سے کشتی بنائی طول اس کا ہزار گز اور عرض اس کا چار سو گز کا تھا جب کشتی تیار ہوئی کافر سب دیکھکر ہنسے اور افسوس کرنے لگے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۚ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور نوحؑ کشتی بناتا اور جب گذرتے اس پر سردار اسکی قوم کے ہنسی کرتے اس پر بولا اگر تم ہنستے ہو ہم پر تو ہم ہنستے ہیں تم پر جیسے تم ہنستے ہو اب آگے جان لوگے کہ کس پر آتا ہے عذاب کہ رسوا کرے اسکو اور اترتا ہے اس پر عذاب ہمیشہ کا یہ فائدہ تفسیر سے لکھا ہے کہ وہ کافر ہنستے تھے کہ خشک زمین میں غرق کا بچاؤ کرتا ہے یہ ہنستے اس پر کہ موت سر پر کھڑی ہے اور ہنستے ہیں غرض کشتی تیار ہوئی اور چار تختے کم ہوئے نوحؑ نے جبرئیلؑ سے کہا جبرئیلؑ نے کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم الانبیا ہیں

چار تختے انکے چار یار کے نام سے یعنے حضرت ابابکر صدیقؓ اور حضرت عمر ابن خطابؓ اور حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام سے لگایا چاہیے تو کشتی تمہاری اللہ کے فضل وکرم سے محفوظ رہیگی اور نجات پائیگی اور جس مؤمن کے دل میں محبت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چار یار کی اُن کے ہوگی وہ آتش دوزخ سے نجات پائیگا اور فرمایا اے نوحؑ دریائے نیل میں ایک درخت ہے کسی کو بھیجکر وہانسے منگوا کر اس سے چار تختے بنام چار یاروں کے نکال کر اس میں لگا دو تب نوحؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا انہوں نے نہ مانا اور بولے کہ عوج بن عنق کو بھیجدو کہ وہ ہم سے قوت زیادہ رکھتا ہے اور اسکی راہ بھی خوب جانتا ہے اُسی وقت حضرت نے عوج بن عنق کو بلوایا اور کہا کہ اگر تو فلانے درخت کو دریائے نیل سے لاوے گا تو میں تجھکو کھلا کر آسودہ کروں گا عوج نے کہا تو میرے ساتھ عہد کر نوحؑ نے عہد کیا پس عوج نے جا کر اُس درخت کو جڑ سے اُکھاڑ کر لا دیا تب نوحؑ نے تین روٹیاں جو کی نکال کر اُسے کھانے کو دیں عوج نے اُسے دیکھکر ہنس دیا اور کہا اے نوحؑ میں بارہ ہزار روٹیاں ایک وقت میں کھا لیتا ہوں اور کھانے کا کیا حساب دوں تب بھی سیری نہیں حاصل ہوتی ہے یہ تین قرص نان جو سے مجھے کیا ہوگا اور خبر ہے کہ عوج عمر بھر کے اکل و شرب سے سیر نہ ہوا تھا نوحؑ نے اس سے کہا اگر تو سیری چاہتا ہے تو بسم اللہ پڑھکر کھا تب اُس نے بسم اللہ پڑھکر ایک اور آدھی روٹی کھائی تھی کہ اور دوسرے لقمہ کی حاجت نہ رہی اسی میں اسکو سیری حاصل ہوگئی بعدہٗ نوحؑ نے اس درخت سے چار تختے نکال کر اول بنام حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اور دوسرا تختہ حضرت عمر ابن خطابؓ کے اور تیسرا تختہ حضرت عثمان غنیؓ کے اور چوتھا تختہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام سے لگایا ان چار تختوں کے لگانے سے کشتی تیار ہوگئی بعدہٗ جبرئیلؑ نے فرمایا اے نوحؑ تو بیت المعمور کی زیارت کرے اللہ تعالیٰ اسکو اُٹھائے گا جب وہ زیارت کرکے آئے تب اسکو فرشتوں نے آسمان چہارم پر اُٹھا لیا بعدہٗ ترتیب اور انتظام کشتی کا کرنے لگے اسمیں سات طبقے تھے اول طبقہ میں تابوت آدمؑ کا اور دوسرے طبقے میں نوحؑ مومنوں کے ساتھ تھے اور تیسرے طبقے میں پرندے اور چوتھے طبقے میں درندے اور پانچویں طبقے میں چرندے اور چھٹے طبقے میں ہر جنس کی چیزیں اور ساتویں طبقے میں تخم اور گھانس اور میوے سب رکھے تھے پس جبرئیلؑ نے فرمایا اے نوحؑ علامت طوفان کی یہ ہے کہ تمہارے گھر کے تنور سے گرم پانی اُبلے گا تب ایک روز اُنکی بی بی روٹی پکاتی تھی تنور سے گرم پانی اُبل پڑا جلدی اُن کی بیوی نے اُن کو خبر دی بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ترجمہ یہانتک کہ جب پہنچا حکم ہمارا اور جوش مارا تنور نے کہا ہم نے لادے اسمیں ہر قسم کا ایک جوڑا اور اپنے گھر کے لوگ مگر جس پر کہ پہلی پڑ چکی بات اور جو ایمان لایا ہو اور نہیں ایمان لائے تھے اُسکے ساتھ مگر تھوڑے جبرئیلؑ نے فرمایا اے نوحؑ ایک ایک جوڑا ہر جانور کا کشتی پر اٹھائے حضرت نے کہا کوئی مشرق میں

کوئی مغرب میں ہیں کیونکر انکو اکٹھے جمع کروں پس خدا کے حکم سے جسکی نسل رہنی مقدر تھی اس جانور کا جوڑا کشتی میں رکھ لیا اور گھر والوں میں سے جس پر بات پڑ چکی تھی اور بیٹا اور اسکی ماں ڈوبی اور تین بیٹے بچے جنکی اولاد ساری خلقت ہیں اور تنور تھا حضرت نوح کے گھر میں جو طوفان کا نشان بتا رکھا تھا کہ جب اس تنور سے پانی ابلے تب کشتی میں سوار ہو جائیو یہ فائدہ مترجم نے تفسیر سے لکھا ہے اور دوسری روایت ہے کہ کشتی میں تین طبقے تھے اول طبقے میں پرندے اور دوسرے طبقے میں نوح ساتھ مومنوں کے اور تیسرے میں چارپائے اور فرزند ان کے سام حام یافث سب کے سب کشتی میں تھے اور ایک بیٹا ان کا کنعان مارے غرور کے جدا ہو کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور کہا کہ میں ہرگز تیری کشتی پر نہ آونگا ہر چند کہ نوح نے اسکو پکارا اے کنعان تو بے کشتی ہلاک ہووے گا ہمارے ساتھ ہو بمصداق اس آیت کے قولہ تعالے

وَنَادٰی نُوْحُ نِ ابْنَهٗ وَكَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ترجمہ اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور وہ ہو رہا تھا کنارے اے بیٹے سوار ہو ساتھ ہمارے اور مت رہ ساتھ منکروں کے اس نے جواب دیا قولہ تعالی قَالَ سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ترجمہ اور کنعان نے کہا میں الگ رہوں گا کسی پہاڑ کو بچا لیگا مجھکو پانی سے نوح نے کہا قولہ تعالی قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ترجمہ بولا کوئی بچانیوالا نہیں آج کے دن اللہ کے حکم سے مگر جس پر وہ مہر کرے اور فرمایا اے بیٹے آج کوئی باقی نہ رہے گا عذاب سے خدا کے سب غرق ہو جاوینگے مگر وہ شخص کہ خدا اس پر رحم کرے اور وہ مومن ہو دوسری تاریخ ماہ رجب کی تھی کہ پانی شروع ہوا تھا فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَی الْمَآءُ عَلٰٓی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ترجمہ پھر ہم نے کھولدیئے دہانے آسمان کے پانی کے ریلے سے اور بہا دیئے زمین سے چشمے پھر مل گیا پانی ایک کام پر جو ٹھہر اتھا آسمان سے گرم پانی برسا اور زمین سے سرد ابلا یہانتک کہ پہاڑوں کے اوپر چالیس گز پانی بلند ہوا تھا اور جس پہاڑ پر بیٹا نوح علیہ السلام کا تھا پانی پہلے اسی پر جا پہونچا اسے دیکھکر نوح علیہ السلام کو شفقت پدری دل میں آئی کہ وہ مارا جائے گا تب آپنے منہ طرف آسمان کے کیا اور کہا یارب تونے وعدہ کیا تھا میرے ساتھ کہ اہل بیت کو تیرے ہلاک نہ کروں گا اب بیٹا میرا کنعان مارا جاتا ہے قولہ تعالی وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ترجمہ اور پکارا نوح نے اپنے رب کو بولا اے رب میرا بیٹا ہے میرے گھر والوں میں سے اور تیرا وعدہ سچ ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے فائدہ یعنے ایک عورت تو ہلاکت میں آچکی اب تو چاہے بیٹے کو ہلاکت میں گن چاہے نجات میں اور اللہ تعالی نے فرمایا قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ تو فرمایا اللہ تعالی نے اے نوح وہ نہیں تیرے گھر والوں میں سے اس کے کام ہیں ناکارے کہ ایمان اس کا تیرے ایمان کے موافق نہیں پس موج آئی اور ہلاک کیا کنعان کو جبرئیل نے فرمایا اے نوح سوار ہو اور اسکو پڑھو قولہ تعالی وَقَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ

لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۞ وَهِيَ تَجۡرِىۡ بِهِمۡ فِىۡ مَوۡجٍ كَالۡجِبَالِ ترجمہ اور بولا سوار ہو اس میں اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور
ٹھہرنا تحقیق میرا رب ہے بخشنے والا مہربان اور وہ لئے بہتی ہے انکو لہروں میں مثل پہاڑ کے یہ آیت جب پڑھی کشتی پانی پر رواں
ہوئی اور بول و براز سے آدمیوں کے کشتی بہت غلیظ ہوئی تھی نوحؑ نے الہام الٰہی سے ہاتھی کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا قدرت
الٰہی سے دو خوک اسکی ناک سے پیدا ہوئے اور وہ سب غلاظت کشتی کی صاف کی اور ابلیس علیہ اللعنہ نے خنزیر کی پیشانی پر ہاتھ
پھیرا اسکی ناک سے دو چوہے پیدا ہوئے نوحؑ نے کہا اے شیطان ملعون تجھے اس کشتی پر کون لایا شیطان بولا اسوقت کہ
خر کو ملعون کہا میں جانتا تھا کہ تو مجھی کو ملعون کہے گا کہ میں آیا ہوں چوہے جب کشتی کو سوراخ کرنے لگے تب نوحؑ نے خدا کی
درگاہ میں فریاد کی جبرئیلؑ نے آکر انسے کہا کہ شیر کی پیشانی پر ہاتھ مل نوحؑ نے ہاتھ پھیرا دو بلیاں اسکی ناک سے پیدا
ہوئیں اور اس نے سب چوہے کشتی کے کھا لئے اسی دن سے بلی دشمن ہے چوہے کی اور نوحؑ ماہ رجب کی دوسری تاریخ سے
عشرہ محرم الحرام تک چھ مہینے آٹھ دن کشتی پر رہے بعدہٗ جناب باری سے ندا آئی قولہ تعالیٰ وَقِيۡلَ يٰۤاَرۡضُ ابۡلَعِىۡ مَآءَكِ
وَيٰسَمَآءُ اَقۡلِعِىۡ وَغِيۡضَ الۡمَآءُ وَقُضِىَ الۡاَمۡرُ وَاسۡتَوَتۡ عَلَى الۡجُوۡدِىِّ وَقِيۡلَ بُعۡدًا لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ترجمہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف
سے حکم آیا اے زمین نگل جا اپنا پانی اور اے آسمان تھم جا اور سکھا دیا پانی اور ہو چکا کام اور کشتی ٹھہری جودی پہاڑ پر اور
حکم ہوا کہ دور ہو قوم بے انصاف فائدہ چالیس دن پانی آسمان سے برسا اور زمین سے ابلا پھر چھ مہینے کے بعد پہاڑوں کے
سر کھلے کہ کشتی لگی تھی جودی پہاڑ سے وہ پہاڑ ملک شام میں ہے تب بارش موقوف ہوئی اور زمین خشک ہوگئی ایسا کہ ایک
قطرہ پانی زمین نہ رہا مگر کشتی اسی دن زمین حجاز میں بھی ستر مرتبہ بیت اللہ کا طواف کر کے ملک شام کیطرف نکل گئی اور وہ
کوہ جودی پر جا کر ساکن ہوئی اور جہاں کہیں پہاڑ تھے سب دکھائی دیئے نوحؑ نے کسی پرندے کو زمین پر بھیجا تاکہ خبر لاوے
کہ زمین پر کس قدر پانی ہے وہ وہاں جا کر دانہ چگنے میں مشغول ہوا پھر نہ آیا اس سبب سے اللہ تعالیٰ نے اسے اڑنے سے
معذور کیا پھر حضرت نے کبوتر کو بھیجا وہ کسی زمین جا بیٹھا اور کچھ سرخی تر اپنے پاؤں میں لگا کے کشتی پر آیا تب حضرت نے
کبوتر کے حال پر کچھ دعا فرمائی کہ خلق اللہ اسکو پیار کریں اور اسوقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور سات راہیں پانی کی بنا دیں
اور سات دریا روئے زمین پر جاری ہوئے تب سب پانی زمین پر سے دریاؤں میں جا گرا اور جو باقی رہا زمین پر خشک ہو گیا
اور نوحؑ نے کشتی سے باہر نکلکر کنک جانور کو بھیجا وہ زمین پر گیا بسبب پانی نہ ہونے کے نہ ٹھہر سکا پھر آیا حضرت نے اس جانور
کو دعا فرمائی اور تمام قوم کو کشتی پر سے اتار لیا اسوقت حکم جل و علا کا ہوا اے نوحؑ جتنے تخم اور جڑیں ہیں یہ سب زمین پر
بودے تمام اقسام ملے مگر انگور نہ ملا تب جناب احدیت میں عرض کی آواز آئی کہ ابلیس لعین نے اسے چرایا ہے حضرت نے
اس سے کہا اے ملعون جڑ انگور کی لادے اسنے انکار کیا حضرت نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ تو نے چرایا ہے تب
شیطان بولا ہاں میں لادوں گا اس شرط پر کہ جب بو دوگے اسکی جڑیں ایک بار تم پانی دوگے اور تین بار ہم دینگے نوحؑ نے

قبول کیا اُسنے لادیا تب تخم انگور زمین میں بو دیا اور بموجب قول کے اپنے عمل میں لائے نوحؑ نے اسکی جڑ میں ایک دفعہ پانی
دیا اور شیطان علیہ اللعنہ نے تین دفعہ یعنے لومڑی اور شیر اور خوک یہ تینوں جانور کو مار کر خون اُن کا اسکی جڑ میں دیا اور جو شیرینی
کہ انگور میں ہے سو نوحؑ کے پانی دینے کے سبب سے ہے اور اس سے جو شراب بنتی ہے سو ابلیس لعین کے سبب سے ہے اس
واسطے مزاج شرابیوں کا پہلے لومڑی کے مزاج سا ہوتا ہے پس پیچھے شیر کا اور بعد اسکے سُوّر کا کیونکہ حالت نشے میں کسی کو
دیکھتا سمجھتا سنتا نہیں اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ ہر شئے میں تاثیر اصل کی ہوتی ہے بمصداق کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ
اور یہ شیطان کے فعل سے ہے اور ابلیس نے کہا اے شیخ الانبیا احسان تیرا مجھ پر بہت ہے مجھ سے کچھ تو مانگ لے حضرت
نے فرمایا اے ملعون تو ہمارے کس گناہ سے خوش ہوا ہے وہ بولا تو نے گناہ نہیں کیا تو نے ہزاروں کافروں کو خدا کی درگاہ
میں دُعا کر کے ہلاک کیا وے سب دوزخ میں ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے نوحؑ اس بات کو سُنکر ترس کھا کر سو برس تک روتے
رہے ایک روز حضرت نوحؑ نے پوچھا کہ اے ملعون کونسا فعل ہے کہ جسکے کرنے سے اولاد آدمؑ دوزخ میں جائینگے وہ بولا
چار چیز حسد و حرص و تکبر و بخل حضرت نے شرح اُن چار چیزوں کی اُس سے پوچھی اُسنے بیان کی کہ میں نے ستّر ہزار
سال خدائے عزّوجل کو سجدہ کیا اور عبادت اُسکی بجالایا جب آدمؑ کو حق تعالیٰ نے بنایا اور اُنکو سجدہ کرنے کیلئے سبفرشتوں
کو حکم کیا سبھوں نے انکو سجدہ کیا میں نے حسد کر کے نہ کیا اسلئے سزاوار لعنت کا ہوا اور دوسری یہ ہے کہ پھر حق تعالیٰ نے
مجھکو ارشاد فرمایا تو نے آدمؑ کو سجدہ کیوں نہ کیا اس وقت پھر میں نے تکبّر کیا اور کہا کہ میں بہتر ہوں آدمؑ سے کہ انکو بنایا
تو نے خاک تیرہ سے اور مجھکو بنایا تو نے نار سے اسلئے حق تعالیٰ نے اپنی درگاہ سے مردود کیا اور تیسرا یہ ہے کہ حرص ہوئی
آدمؑ کو گیہوں کھانے کی کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا تاکہ وہ مُدام بہشت میں رہیں اور میں نے اُنکو گیہوں کھلایا اس لئے
وہ بہشت سے نکالے گئے اور یہاں گرفتار ہوئے اور چوتھا بُخل ہے کہ خدا تعالیٰ نے بخیلوں پر جنت حرام کی ہے ہرگز وے
جنّت میں نہ جائینگے ابلیس حضرت نوحؑ کو یہ ماجرا سُنا کر چلا گیا بعدہٗ آنحضرت پر جناب باری کا حکم ہوا اے نوحؑ کشتی کی
لکڑی سے تو ایک مسجد بنا تب اُنہوں نے جوّدی پہاڑ پر ایک مسجد بنائی اور وہاں بستی ہوئی نام اُس کا ثمانین ہوا ثمانین
کے یہ معنی ہیں کہ اسّی آدمی مومن اور مومنہ نوحؑ کے ساتھ وہاں تھے اور چند روز کے بعد حضرت نوحؑ نے وہاں وفات پائی پھر
اولاد انکی سامؔ اور حامؔ اور یافثؔ باقی رہی چنانچہ یہ تمامی مخلوقات ان تینوں کی نسل سے ہیں اہل عرب اور عجم سامؔ کی
اولاد سے ہیں اور اہل ہند و حبش حامؔ کی اولاد سے ہیں اور اہل ترکستان یافثؔ کی اولاد سے ہیں اور مروی ہے
کہ نوحؑ ایک روز سو گئے تھے ہوا سے کپڑا ستر عورت کا اُن کے الگ ہو گیا تھا نظر حام کی اُس پر گری وہ ہنسکر چپکا ہو رہا
اور نظر جب سام کی گری اُسنے کپڑا اوڑھا دیا تب نوحؑ نے اُنکو دُعائیں نیک کیں اسواسطے اولاد اُنکی پیغمبر ہوئی اور حام کو دُعائے
بد دی منہ اُس کا سیاہ ہوا اولاد بھی اسکی سیاہ رہی اور بعضوں نے کہا ہے حام نے سام کو دعا دی تھی جب اولاد اُن کی پیغمبر

ہوئی اور مروی ہے کہ عمر نوحؑ کی چودہ سو برس کی تھی اور دوسری روایت ہے کہ ایک ہزار برس کی تھی اور تیسری روایت ہے ہزار برس کی عمر تھی پچاس برس کم سے صحیح ہے سورۂ عنکبوت میں مذکور ہے جب نوحؑ نے دار فانی سے رحلت فرمائی فرشتوں نے اُنسے پوچھا اے شیخ الانبیاء دنیا کو کیسا دیکھا حضرت نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ایک دروازے سے گھسکر دوسرے دروازے سے نکل آیا بعدہٗ اولاد سام کی بعض کوفے میں بعض یمن میں بعض حجاز اور شام اور مغرب میں جاکر شہر بسائے اور اولاد حام کی ہندوستان میں آکر شہروں کو آباد کی اور اولاد یافث کی ترکستان میں جاکر سکونت اختیار کی اور شہر بسائے اور سارا جہاں اُن لوگوں سے آباد ہوا پہلے شیطان علیہ اللعنہ نے ہندوستان میں آکر بت پرستی کی راہ لوگوں کو بتائی پھر ترکستان میں جاکر وہاں بھی بت پرستی سکھائی بعدہٗ ملک عرب میں جاکر وہاں کے لوگوں کو بھی گمراہ کیا اور ایک بادشاہ نام اُس کا عرب میں جرہم تھا اور قد وقامت میں چار سو گز بلند تھا تمام ملک عرب اُس کا مطیع فرمان تھا بعضو نے کہا ہے کہ حضر موت اُسی کا نام تھا اُس نے وہاں مکانات و باغات اور نہریں بنائیں تھیں قوت اور شجاعت میں اُسکے ملک عرب میں ثانی نہ تھا سات سو برس گذرے کہ اس عرصہ میں کوئی اُن میں سے موا نہ تھا وے سب موت کو بھول گئے تھے زمین انہوں سے آباد و معمور تھی اور سب جاہل تھے ایک دن شیطان اس قوم کے پاس آیا اور کہا کہ تم کس کی پرستش کرتے ہو انہوں نے کہ ہم نہیں جانتے کہ کس کی پرستش کریں شیطان نے کہا کہ میں تم کو بتادوں گا کہ جس کو تمہارے باپ دادا پرستش کرتے تھے تب شیطان اُنکو ہمراہ لیکر ہندوستان میں آیا اور بت پرستی سکھائی وے سب مردود ان پانچ بتوں کو وہاں سے اُٹھا کرلے گئے اور کہا قولہ تعالیٰ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ترجمہ اور بولے نہ چھوڑیو اپنے ٹھاکروں کو یعنے وَدّ کو نہ سُواع کو اور نہ یغوث کو اور نہ یعوق کو اور نہ نسر کو سب کے سب اُن کو پوجنے لگے تمام عالم بت پرست ہوگیا عیاذاً باللہ من ذالک

قصہ حضرت ہود علیہ السلام کا

بعدہٗ خدا تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کو اُن پر بھیجا کہ جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ترجمہ اور عاد کی طرف بھیجا ہم نے ہودؑ کو وہ بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی تمہارا حاکم نہیں سوائے اسکے تم سب جھوٹ کہتے ہو ہودؑ اُن لوگوں کو نصیحت کرتے اور اللہ کی طرف بلاتے اور کہتے قولہ تعالیٰ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ترجمہ اور وہ یاد کرو کہ تم کو سردار کردیا پیچھے قوم نوحؑ کے اور زیادہ دیا تم کو بدن میں پھیلاؤ سو یاد کرو احسان اللہ کے شاید تمہارا بھلا ہو اور اُس قوم میں جو دراز قد تھے قد

اُن کا چار سو گز کا لنبا تھا اور اوسط والوں کا دو سو گز اور جو سب سے چھوٹے تھے اُن کا قد ستر گز کا تھا اور وے سب بولے اے ہودؑ تو ہمارے پاس کچھ سند سے نہیں آیا اور ہم نہیں چھوڑنے والے اپنے معبودوں کو تیرے کہنے سے اور ہم نہیں ماننے والے پس خدائے تعالٰے نے ان پر قحط نازل کیا گرسنگی سے وہ سب عاجز ہوئے تھے۔ اس میں ستر آدمی اس قبیلے میں سے ان پر ایمان لائے تھے باقی سب کافر تھے۔ اور کہنے لگے قولہ تعالٰے قَالُوْا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰہَ وَحْدَہٗ وَنَذَرَ مَا کَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ترجمہ بولے کیا تو اس واسطے آیا ہم پاس کہ بندگی کریں ہم تیرے اللہ کی اور چھوڑ دیں اُن کو جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے بوئے اے ہودؑ ہم تیرے خدا کی پرستش نہیں کریں گے اپنے باپ داداؤں کے خدا کو پوجیں گے اگر تو ڈراتا ہے عذاب سے اپنے اللہ کے تو دکھلا ورنہ ہم تجھے مار ڈالینگے یہ سنکر ہودؑ نے خدا کی درگاہ میں تضرع کیا اور کہا خدایا مجھے اُنکے ظلم سے بچا کہ اُنکے ساتھ مجھے لڑنے کی طاقت نہیں شاید مجھے مار ڈالیں اس قوم کے سردار کا نام تھا عاد اسکے زمانے سے زمانہ طوفان تک سات سو برس گذرے تھے قوت انکی اس قدر تھی کہ اگر پتھر پر پاؤں مارتے تو زانو تک اسمیں گھس جاتے سب نافرمان تھے اور یہ کہتے تھے مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً ترجمہ یعنے کون ایسا ہے پردۂ زمین پر کہ ہم سے قوت زیادہ رکھتا ہو جناب احدیث کا حکم ہوا اے ہودؑ وہ ستر آدمی جو تجھپر ایمان لائے ہیں اُنکو ساتھ لیکر پہاڑ پر جا رہ تب ہودؑ اُنھوں کو لیکر پہاڑ پر گئے اور کہا کہ اے قوم تم کو ہوا ہلاک کریگی غضب الٰہی آوے گا وہ بولے کون ایسی ہوا ہے جو ہم پر غالب ہوگی تب خدا تعالٰی نے تین برس تک پانی برسانا انپر موقوف رکھا یہانتک کہ قحط عظیم اُن پر نازل ہوا بعدہٗ ہود علیہ السلام نے کہا قولہ تعالٰی وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْکُمْ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ترجمہ اے قوم گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر رجوع لاؤ اسکی طرف کہ تم پر چھوڑ دے آسمان کی دھاریں اور زیادہ دے تم زور پر زور اور نہ پھیرے جاؤ گنہگار ہوکر کافروں نے کہا ہم توبہ نہیں کریں گے اور نہ مانیں گے تم کو پس ایک قوم کو بھیجا کہ مکے میں جاکر پانی طلب کریں پس چھ آدمی قوم عاد میں سے مکے میں گئے ان میں دو شخص مسلمان تھے لیکن دین اپنا چھپائے رکھتے تھے نام ان دونوں کا مرثد و لقیم تھا اور انکے سردار کا نام قیل تھا یہ ستر ہزار آدمی کو ہمراہ لیکر مکے کو گئے مرثد نے ان سے کہا کہ جب تک ہود علیہ السلام پر ایمان نہ لاؤ گے تب تک باراں کا برسنا تم پر موقوف رہیگا سبھوں نے ان کو جھٹلایا تب مرثد اور لقیم نے کہا الٰہی وہ لوگ تیری رحمت کے قائل نہیں تو ہماری حاجتیں روا کر بارگاہ الٰہی سے آواز آئی کیا مانگتا ہے مرثد نے کہا الٰہی میں تا حیات دنیا میں بھوکا نہ رہوں حکم ہوا کہ میں نے قبول کیا بعدہٗ لقیم نے کہا الٰہی سات دفعہ کی عمر مجھے عطا کر جسکی عمر چاہوں بطنا بعد بطن تین ہزار برس تک زندگانی کروں حکم الٰہی ہوا میں نے تجھے بخشی اور قیل نے کہا خداوند کوئی ہماری قوم میں بیمار نہیں ہوا کہ تجھ سے شفا چاہوں اور کسی مشکل میں نہیں پڑا ہوں کہ تجھ سے یاری مانگوں مگر پانی مانگتا ہوں واسطے قوم عاد

کے اتنے میں تین ساعت کے اندر ابر سیاہ و سفید و سرخ پیدا ہوا اور آواز آئی کہ اے قیل اس تین میں سے جسکو چاہے تو اُسے اختیار کر تب قیل نے دلمیں سوچا کہ ابر سفید و سرخ میں پانی نہیں ہوتا ہے مگر ابر سیاہ پانی سے خالی نہیں ہوتا اُس کو اختیار کیا اللہ کے حکم سے ابر سیاہ ساتھ ساتھ اسکے منزل مقصود کو جا پہنچا وہب ابن منبہ نے روایت کی ہے کہ ساتویں زمین پر ایک ہوا ہے نام اسکا ریح العقیم ہے ستر ہزار زنجیروں سے اس کو باندھکر رکھا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس پر محافظ ہیں اور موکل ہیں جب روز قیامت ہوگا وہ ہوا چھوڑی جائے گی پہاڑوں کو مانند ریزۂ ابریشم کے اُڑا دیگی اور آسمان گر پڑے گا ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اُڑ جاویگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ترجمہ پھر جب پھونکیگے نرسنگے میں ایک پھونک اور اُٹھائی جاویں زمین اور پہاڑ اور ٹپکے جاویں ایک چوٹ اُس دن ہو پڑے ہو پڑنیوالی اور پھٹ جاوے آسمان پھر اُس دن وہ سُست ہوگا حکم ہوا اے فرشتو وہ ہوا قوم عاد پر چھوڑ دو تب انہوں نے عرض کی اے جبار عالم کس قدر چھوڑیں حکم ہوا گائے کی ناک کے اندازے سے نکلے انہوں نے عرض کیا یا رب العالمین اسقدر سے سارا عالم برباد ہوگا تب حکم ہوا کہ سوئی کے سوراخ کی برابر چھوڑ دو جب وہ ہوا مانند ابر سیاہ کے پہاڑ کی طرف سے نکل آئی اُسے دیکھکر قوم عاد شاد ہوئی اور کہنے لگی قولہ تعالیٰ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ترجمہ بولے یہ ابر ہے ہم پر برسے گا ہودؑ نے کہا قولہ تعالیٰ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِیْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ترجمہ کوئی نہیں یہ وہ ہے کہ جسکی تم شتابی کرتے تھے یہ وہ باد ہے کہ جسمیں دُکھ کی مار ہے جب ہوا آئی کافروں نے کہا اے ہودؑ تو نے خوشخبری پہونچائی کہ جس سے ہم خنک تر ہونگے ہودؑ نے فرمایا اے کافرو ذرہ صبر کرو اللہ کیطرف سے تم پر عذاب الیم پہنچا ہے الیا کہ وہ سب سات لاکھ مرد تین پہاڑ کے بیچ میں جا رہے تھے جہاں ہوا کی راہ ایک طرف سے بھی نہ تھی یہ سب آپسمیں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑکر اور پاؤں اپنا گھٹنوں تک زمین میں گاڑ کر بیٹھے تھے اور زن و مرد لڑکے بالے نے چارپایوں کو بیچ میں اپنے لیا اور کہتے تھے کہ تین طرف سے ہمارے پہاڑ ہے اور ایک جانب ہم سب ہیں کونسی ہوا ہے کہ ہمارے بیچ میں گذر جائے اور زور کریگی جب متکبروں نے اپنی قوت کا غرور کیا اچانک ایک آواز رعد کی آئی اور ہوا نے اس قدر زور کیا کہ پہلے قصر و کوشک جتنے مکانات تھے جڑ سے کھود کر پھینک دیئے اور سب برباد ہوئے اور ہوا نے اُنکے پاؤں کے نیچے آکر سر نگوں اُنکو زمین پر ڈالدیا مثال اسکی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ترجمہ یعنے پھر تو دیکھے لوگ اُن میں بچھڑ گئے جیسے وہ ٹھنڈ میں کھجور کے کھوکھلے پھر کیا تو دیکھتا ہے کوئی اُن کا بچ رہا اور سب خاک دھول میں ایک برس تک پڑے روتے رہے اور جو شخص اُنکے رونے کی آواز سنتے تو وہ بھی ہلاک ہو جاتے اور ہودؑ نے ایک خط زمین پر کھینچکر مومنوں کو اُسکے اندر رکھ لیا

ہوا نے اس قدر زور کیا مگر دامن مومنوں کا ایک سر مو بھی کج نہ کر سکا سچ ہے کہ مَنْ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کَانَ کُلٌّ لَہٗ ترجمہ جو شخص اللہ کا ہوا کل ہے واسطے اسی شخص کے بعدہٗ ہودؑ مومنوں کو ہمراہ لیکر جریم کے پاس گئے اور کہا کہ عذاب الٰہی تو نے دیکھا اُسنے کہا کہ ہاں تب حضرت نے فرمایا تو کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ھُوْدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وہ ملعون بولا جبتک کہ تو اس قوم کو زندہ نہ کر دیگا تب تک میں ایمان تجھپر نہ لاؤنگا وہ مردود یہ کہہ رہا تھا اُسوقت اُس کے قدم کے نیچے ہوا نے آکر اُس پلید کو دُور کیا اور سخت عذاب نے آکر اُس قوم کو ہلاک کیا پس ہودؑ نے بعد چار سو برس کے دنیائے فانی سے رحلت فرمائی اور مومن سب اُن کے لئے روئے اور اُنکو دفن کیا پیچھے اُن کے سو برس تک مومن سب دنیا میں رہے بعدہٗ انتقال فرمایا اور اولاد اُن کی اپنے دین پاک پر مدت تک رہی اور ایک عالم اُنسے آباد ہوا اور دین اور ایمان کی راہ خلائق کو بتائی ایک روز شیطان مردود اُن کے پاس آیا اور کہا کہ تم کسکو پوجتے ہو اُنھوں نے کہا ہم آسمان و زمین کے خدا کو پوجتے ہیں ابلیس نے کہا کہ تم خدا کو دیکھنے ہو انھوں نے کہا کہ نہیں شیطان نے کہا تم اس پتھر سے ایک بت بنا کر پوجا کرو تا کہ روز قیامت میں وہ تمہارے لئے شفیع ہووے تب اُن لوگوں نے ایک بت بنا کر میدان میں رکھدیا جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ ترجمہ اور کیسا کیا تیرے رب نے ثمود سے جنھوں نے تراشے پتھر وادی میدان میں فائدہ وادی میدان اُن کے مکان کا نام ہے پہاڑ کھود کر گھر بنائے تھے اور اُس بت کے چاروں طرف چھید کر کے اسمیں نقرہ پلایا تھا اور ایک تخت عظیم الشان اُس میدان میں بچھا کر اُسپر ایک سونے کی کرسی رکھدیا تھا بعدہٗ ابلیس نے کہا تم اسکو سجدہ کرو سبھوں نے سجدہ کیا اور کافر ہوئے اور ایک گنبد عظیم اُسپر بنا کر اُسے معبد خانہ قرار دیا نعوذ باللہ منہا بعدہٗ خدائے تعالیٰ نے ایک مچھر کو بھیجا اُس نے گنبد کو چھید کر کے بُت کے پاس جا کر خرطوم اپنا اس کے سر میں چبھا کر کرسی سمیت اُسکو اُٹھا لیجا کر دریائے محیط میں ڈالدیا کافر سب یہ حال دیکھکر متحیر ہوئے اور کہنے لگے اب کس کو ہم پوجیں گے بعدہٗ خدا تعالیٰ نے صالحؑ کو اس قوم پر بھیجا قصہ آنحضرت کا بعد قصہ شداد لعین کے بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ چونکہ شداد لعین ہودؑ کے ایام میں تھا اس لئے قصہ اُسکا اس قصہ میں بیان کیا گیا۔

قصہ شدّاد کا

عاد کے دو بیٹے تھے ایک شدید اور دوسرا شدّاد شدید سات سو برس کی بادشاہی کر کے موا بعدہٗ شداد لعین بادشاہ ہوا تمام روئے زمین مسخر اور زیر حکم اُسی کے تھی بعدہٗ حق تعالیٰ نے ہودؑ علیہ السّلام کو اسکی ہدایت کیلئے بھیجا اور حضرت نے اس سے کہا اے شدّاد خدا فرماتا ہے کہ ہزار برس کی عمر تجھے بخشی اور ہزار گنج تو نے پائے اور ہزار حوریں خوبصورت تو نے پائیں اور ہزار لشکر تو نے فتح کئے اب شکر خدا کا بجالا اسکو واحد جان اور بھی خدا تعالیٰ تجھے نعمت بے انتہا بخشے گا اور اسکا حساب

قیامت میں نہ رہے گا اور بحساب بے کھٹکے جنت میں چلا جائیگا ہود علیہ السلام نے سب یہ باتیں اچھی اچھی راہ نجات کی بتائیں لیکن کچھ
اس ملعون کے سمع ناسموع میں اثر نہ کیا اور کہا کہ اے ہود تو مجھے بہشت کی طمع دکھاتا ہے میں نے صفت بہشت کی سنی ہے
میں بھی دنیا میں مثل اسکے ایک بہشت بناؤں گا اور اسمیں جا رہوں گا مجھے تیرے خدا کی بہشت کی کچھ حاجت نہیں اور اس
ملعون نے اسی وقت ہر ایک ملک میں بادشاہوں اور وزیروں اور اکابروں کو خط لکھے کہ جس سرزمین پر زمین ہاموں ملے
یعنے زمین ہموار اور میدان مسطح نشیب و فراز اسمیں کچھ نہو کر قابل بنانے بہشت کے ہو ٹھہراویں کہتے ہیں کہ ہزار ملک اور ہزار
شہر زیر حکم اسکے تھے اور ہر ملکوں میں اور ہر شہروں میں لاکھ لاکھ مرد موجود تھے ایک مدت تک زمین ہاموں ایسی صفت
ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے عرب میں قطعہ زمین مسافت چالیس فرسنگ کی ملی امیر امراؤں کو حکم ہوا کہ تین ہزار استاد پر کار
اور ہر ایک ساتھ سو سو مرد کاریگر مقرر ہوں اور سارے ملک کا گنج و خزانہ وہاں لا کر جمع کریں پہلے چالیس گز زمین نیچے
سے کھود کر سنگ مرمر سے بنائے بہشت کی درست کی گئی اور دیواریں چاندی اور سونے کی اینٹوں سے اٹھائی گئیں چھت
اور ستون زبرجد اور زمرد سبز سے بنائے چنانچہ حق تعالیٰ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو شداد لعین
کی بہشت کے حال سے اور ستون سے اسکے آگاہ کیا کہ دنیا میں کسی نے ایسی بہشت نہیں بنائی تھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ترجمہ تو نے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے عاد سے
وے جو ارم تھے بڑے ستونوں والے جو بنا نہیں ویسا سارے شہروں میں فائدہ یعنے عاد ایک قوم تھی ارم اسمیں ایک قبیلہ تھا
اسمیں سلطنت تھی انہیں عمارتیں وہ بناتے بڑی بڑی اونچی اور صفتیں اسکے بہشت کی یہ ہیں کہ درخت اسمیں نصف چاندی
اور نصف سونے سے بنائے تھے اور پتیاں اسمیں زمرد سبز سے جڑی تھیں اور ڈالیاں اسکی یاقوت سرخ کی تھیں اور
میوے انواع و اقسام کے اس درخت پر لگائے تھے اور بجائے خاک کے اس میں مشک و عنبر و زعفران سے پر کئے تھے
اور بجائے پتھر کے اسکے صحن میں موتی اور مونگا ڈالے تھے اور نہریں اسمیں شیر و شراب و شہد کی جاری تھیں اور بہشت
کے دروازے پر چار میدان بنائے اور اشجار میوہ دار اسمیں لگائے تھے اور ہر ایک میدان میں لاکھ لاکھ کرسیاں سونے
چاندی کی بچھی تھیں اور ہر کرسی پر ہزار خوان اور ہر خوان میں اقسام طرح کی نعمتیں رکھی تھیں اور خبر ہے کہ چالیس ہزار
خزانے سونے اور چاندی کے بہشت کے خرچ کے لئے جاتے تھے یہانتک کہ تین سو برس میں کام اس کا انجام ہوا اور
وکیلوں کو ہر ملک میں بھیجا تھا کہ درہم بھر چاندی کسی ملک میں پاؤ تو نہ چھوڑو لیکر بہشت میں داخل کرو آخر یہ نوبت
پہنچی کہ ایک عورت بڑھیا غریب مسکین کہ اسکی بیٹی کے گلوبند میں ایک درہم چاندی تھی ظالموں نے اسے بھی نہ چھوڑا آخر وہ لڑکی
رو پیٹ کر کہنے لگی کہ میں غریب فقیرنی ہوں سوائے ایک درہم چاندی کے اور میں کچھ نہیں رکھتی ہوں یہ ایک درہم مجھکو
بخشدو مگر انہوں نے نہ سنا تب اس غریبہ نے خدا کی درگاہ میں یہ فریاد کی یا الٰہی تو اس کا انصاف کر اس ظالم کے شر

سے مظلوم کو بچار کھ اور اسکی بے انصافی کا تو انصاف کر اور اُسے تو دفع کر آہ و فریاد اسکی خدا کی درگاہ میں مقبول ہوئی مصداق اس آیت کے اِتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا مَقْبُوْلَةٌ ترجمہ پرہیز کرو مظلوم کی بد دعا سے مقرر وہ مقبول ہوتی ہے خبر ہے کہ شداد نے سارے ملک کے لڑکے اور لڑکیاں خوبصورت خوبصورت دیکھکر دمشق میں کہ مکان اُسکا تھا منگوا کر جمع کیا تھا کہ مانند حور و غلماں کے بہشت میں اپنی خدمت میں رکھونگا دس برس تک وہ کافر قصد کرتا رہا تا کہ بہشت کو جا کر دیکھے مگر خدائے تعالیٰ کو منظور نہ تھا کہ وہ بہشت میں جاوے ایک روز کمال خواہش سے دو سو غلام ساتھ لیکر بہشت دیکھنے کو گیا جب بہشت کے نزدیک جا پہنچا غلاموں کو چاروں میدانوں میں بھیجا اور ایک غلام کو ساتھ لیکر چاہا کہ بہشت کے اندر جاوے وہیں بہشت کے آستانے پر ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اس سے پوچھا تو کون ہے اُسنے جواب دیا ملک الموت ہوں شداد نے کہا تو یہاں کیوں آیا ہے اُسنے کہا تیری جان قبض کرنے کو آیا ہوں شداد نے کہا مجھکو ذرا مہلت دے تو میں اپنے بہشت کو دیکھوں ملک الموت نے کہا خدا کا حکم نہیں ہے کہ تو بہشت میں جاوے تجھکو دوزخ میں جانا ہے پھر شداد نے کہ چھوڑ میں گھوڑے سے اُتروں اُنہوں نے کہا کہ نہیں تب اُسی حالت میں ایک پاؤں اُسکا گھوڑے کی رکاب میں رہا اور دوسرا پاؤں بہشت کے دروازے پر تھا کہ جان اُسکی قبض ہوئی وہ مردود بہشت نادیدہ دوزخی ہوا اور ایک فرشتے نے آسمان سے ایک ایسی سخت زور کی آواز کی کہ سب ساتھی اُسکے ہلاک ہوگئے ایک لقمہ کھانیکی فرصت نہوئی اسوقت نہ مال رہا نہ ملک ادنیٰ اعلیٰ فقیر امیر تمام ملک ملک کے غارت ہوگئے اور وہ سب دوزخی ہوگئے اور اسکی بہشت کو زمین کے نیچے دبا دیا کہ قیامت تک کچھ اُسکا اثر باقی نہ رہے بعدہٗ اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو قوم ثمود پر بھیجا۔

قصہ حضرت صالح علیہ السلام کا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ترجمہ اور ثمود کی طرف بھیجا انکے بھائی صالح کو صالح علیہ السلام نے کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہیں صاحب تمہارا سوا اسکے صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کی دعوت کی کہ اے قوم اقرار کرو کہ خدا ایک ہے کوئی شریک اُسکا نہیں ہے منکروں نے کہا کہ تمہاری پیغمبری کی کیا دلیل ہے آپنے کہا کہ ہود کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے بسبب بے ایمانی اور بت پرستی کے ہلاک کیا مجھے انکے پیچھے اللہ نے خلیفہ کرکے تمپر بھیجا ہے وہ بولے کچھ معجزہ دکھلا آپنے کہا کہ کیا معجزہ دکھلاؤں سبھوں نے کہا کہ ایک اونٹنی اس پتھر سے نکل آوے اور اسی وقت ایک بچہ جنے اور دودھ دیوے تب ہم جانیں گے کہ تو رسول خدا کا برحق ہے اسوقت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے صالح تو انسے اقرار لے کہ بغیر حکم خدا کے وے اونٹنی کو نہ ماریں سوائے دودھ کے اس سے کچھ نہ کھاویں کہ ان پر کوئی اسکی حلال نہیں ہے تب حضرت صالح نے انسے اقرار لیا بعدہٗ حق تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اے صالح تو دعا کر اور قدرت میری دیکھ کہ تجھ سے چار ہزار برس آگے ایک اونٹنی اس پتھر کے اندر میں نے پیدا کر رکھی ہے

تاکہ معجزہ تیرا ظاہر ہو اور دلیل تیری پیغمبری کی مضبوط ہو پس صالحؑ نے خدا کی درگاہ میں دعا کی اور سب مؤمنوں نے آمین
کہا اتنے میں عجب ایک آواز اس پتھر سے نکلی معاً اسکے ایک اونٹنی نہایت خوبصورت اس پتھر کے درمیان سے نکل آئی کہ اسکے
برابر سارے عالم میں دوسری نہ تھی اور بعد ایک ساعت کے اُسنے بچہ دیا اور اسمیں تازی گھانس بھی نظر آئی جو اونٹنی
نے کھائی تھی اور خدا کے حکم سے فوراً ایک چشمہ اور چراگاہ پیدا ہوئی اونٹنی اسمیں چرنے لگی اس قوم میں سات قبیلے تھے
ساتوں قبیلے اس چاہ سے پانی پیتے تھے کچھ کم نہ ہوتا تھا ساربان اونٹنی کو اُس چاہ پر لے گیا اُسنے سب پانی اس کا پی لیا
تب حضرت صالحؑ نے اس قوم سے کہا کہ تم دودھ دُہکے پیو پس ساتوں قبیلے اسکے دودھ دُہکے گھڑے اور مشکیں بھر بھر کے
اپنے گھر لے جاتے تھے اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو فرمایا اپنی قوم سے کہدے کہ پانی اس چاہ کا ایک روز اونٹنی
کا ہے جسدن دودھ دوہا جاوے اور ایک دن انکا ہے جسدن دودھ دوہا نہ جاوے جیسا کہ بارتعالےٰ نے فرمایا ہے قَالَ
هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ترجمہ کہا یہ
اونٹنی ہے اسکو پانی پینے کی ایکدن باری ہے اور تم کو باری ایک دن کی مقرر ہے اور نہ چھیڑیو اسکو بری طرح پھر پکڑے تم
کو آفت ایک بڑے دن کی فائدہ اللہ تعالےٰ کی قدرت سے اونٹنی پتھر سے پیدا ہو کر حضرت صالحؑ کی دعا سے کھیتی پھرتی
تھی جس جنگل میں چرنے جاتی تھی سب مواشی بھاگ کر کنارے ہو جاتے اور جس تالاب پر پانی پینے کو جاتی سب مواشی وہاں
سے بھاگتے تب ایک دن یہ ٹھہرایا کہ ایک دن پانی پر وہ جاوے اور ایک دن اور لوگوں کے مواشی جاویں یہ فائدہ تفسیر سے
لکھا ہے حضرت صالحؑ نے قوم کو کہدیا خبردار یہ اونٹنی ہے اللہ کی اسکو نہ چھیڑیو اور آزار مت دیجیو ورنہ خدا تعالیٰ تم پر عذاب
سخت بھیجیگا پس وہ لوگ اونٹنی کو پیار کرتے تھے اور حفاظت سے رکھتے تھے اور اس کے دودھ سے مکھن اور گھی جمع کر کے
شہروں میں بیجا کر بیچتے اور اس سے فائدہ حاصل کرتے تھے اسی سے سب توانگر ہوئے چار سو برس یوں ہی گذر گئے
ایک روز حضرت صالح علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے دس آدمی اشراف اس قوم کے اُنکی خدمت میں حاضر تھے صالحؑ نے
فرمایا اے قوم اس مہینے کے اندر جسکے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا اس سے قوم سب ہلاک و تباہ ہوگی اتفاقاً ان دسوں مرد کی
عورتیں حاملہ تھیں مرضی الٰہی سے اسی مہینے میں جنیں نو عورتوں نے اپنے اپنے بچوں کو مار ڈالا اور ایک عورت نے بسبب
اسکے کہ کوئی فرزند اس کا نہ تھا اسلئے لڑکے کو نہیں مارا اور نام اس کا قدار رکھا جب وہ لڑکا بالغ ہوا نشہ زور نکلا اور وہ
نو عورتیں جنھوں نے اپنے فرزندوں کو مار ڈالا تھا پشیمان ہوئیں اور کہنے لگیں کہ صالحؑ کی بات جھوٹھ تھی اس سبب سے ایمان
ان لوگوں کا حضرت صالحؑ سے اور انکی اونٹنی سے مبدّل ہوا ایک روز وہ قدار اور ایک شخص کہ نام اس کا مصدع تھا
اسکے ساتھ ملکر اور ہر ایک قبیلے سے ایک ایک شخص نے باہم متفق ہو کر اور شراب پی کر اونٹنی کو مار ڈالنے کی صلاح کی اور
کہا کہ پانی پینے کے لئے جب کنوئیں کے کنارے پر جائیگی اسی وقت مار ڈالینگے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالےٰ

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ترجمہ اور تھے اس شہر میں نو شخص خرابی کرتے ملک میں اور نہ سنوارتے دوسرے روز اونٹنی نے پانی پینے کے لئے سر جھکایا اور قدار بن سالف مردود نے آکر اسکی گردن پر نیزہ مار کر زخمی کیا اونٹنی نے اسپر حملہ کیا سب بھاگے اور مصدع بن دہر ملعون نے پیچھے سے آکر اسکے پاؤں میں تلوار ماری اور اونٹنی گر پڑی اور دوسرے سب ملعونوں نے آکر جان سے مار ڈالا اور بچہ اپنی ماں کا یہ حال دیکھ کر بھاگا سب مردودں نے اس کا پیچھا کیا نہ پایا جس پتھر سے ماں اسکی نکلی تھی اسکے اندر جا گھسا سعید بن منیبؓ روایت کرتے ہیں کہ قوم صالح علیہ السلام کی شراب نہ پیتی تو ہرگز اونٹنی کو نہ مارتی یہ گناہ کبیرہ شراب پینے سے ہوا اور حدیث میں آیا ہے اَلْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ یعنے شراب برائیوں کی ماں ہے تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک عورت بدکار کے گھر میں گائے اونٹ بکری وغیرہ بہت تھے اور چارے اور پانی کی تکلیف سے اُسنے اپنے یار کو سکھایا کہ اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈال اُسنے ویسا ہی کیا اسکے تین دن بعد اُن پر عذاب الیم آیا جب حضرت صالحؑ نے خبر پائی تب اُن سے کہا قولہ تعالیٰ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ترجمہ پھر اس کے پاؤں کاٹ ڈالے تب کہا فائدہ اُٹھاؤ اپنے گھر میں تین دن یہ وعدہ جھوٹا نہ ہوگا حضرت صالح علیہ السلام نے کافروں کو کہا کہ حیات تمہاری تین دن کے سوائے باقی نہیں ہے وہ بولے اسکی کیا علامت ہے صالحؑ نے کہا کہ پہلے روز رنگ روپ تمہارا سُرخ ہو جائیگا اور دوسرے روز زرد ہو جائے گا اور تیسرے روز سیاہ ہو جائے گا جب تین دن کے بعد یہ علامت مذکور ظاہر ہوئی جن لوگوں نے کہ اونٹنی کو مارا تھا وہ مردود سب حضرت صالح کے گھر میں آئے تا کہ ان کو مار ڈالیں تب اُسی وقت غضب الٰہی اُن پر نازل ہوا تب جبرئیل آئے اور دیواریں گھر کی ہلا دیں وہ کافر سب گھر سے نکل بھاگے تب جبرئیل نے ایسی چیخ ماری کہ ایک ہی آواز سے سب کے سب خاک میں مل گئے اور ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ ان ساتوں قبیلوں نے حضرت صالحؑ سے پوچھا کس طرح سے ہم ہلاک ہونگے آپ نے فرمایا کہ ایک ہی آواز سے جبرئیل کی خاک میں مل جاؤ گے تب اُسی وقت اس قوم نے ایک چاہ عظیم کھودا اور لڑکے بالوں کو اسمیں رکھدیا اور کانوں میں روئی دی اور پارچے کرپاس کے سر پر ڈالے تا کہ آواز اُسکی نہ سُنی جاوے اور عذاب سے اُسکے نجات پاویں یہ تدبیر کر کے سب اس کے اندر جا رہے بعد اُسکے اسی فرشتے نے جا کر ایک ہی آواز سے ساتوں قبیلوں کو فی النار والسقر کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ترجمہ ہم نے بھیجی اُن پر ایک چنگھاڑ پھر رہ گئے جیسی روندی باڑھ کانٹوں کی اور کچھ نام و نشان اُن کا زمین پر باقی نہ رہا بعدہٗ صالح علیہ السلام ملک شام میں گئے اب جس کو شہرستان عوج کہتے ہیں وہاں جا کر مسکن کیا بعد مدت کے انتقال فرمایا اور مسجد جامع کی دہنی طرف مدفون ہوئے اور مومن سب وہاں جا کر بسے

قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا

جب کوئی اولاد سام بن نوحؑ بن تارخ کی عرب وعجم میں نہ رہی بعضے لوگ طوفان سے ہلاک ہوئے اور بعضے فرشتے کی آواز سے مرے بادشاہ نمرود علیہ اللعنہ عجم کے ملک سے نکلا وہ بیٹا تھا کنعان بن آدم بن سام بن نوح علیہ السلام کا اور اسکی زبان عربی تھی اور بعضوں نے جو لکھا ہے کہ کیکاؤس بیٹا کیقباد کا وہ بیٹا منوچہر کا اور منوچہر بیٹا فریدون بن جمشید کا تھا وہ صحیح نہیں اور صحیح تر یہ ہے کہ اُسکا نام نمرود تھا اسکی بڑی قوت اور حشمت اور شوکت تھی بسبب قوت لشکر کے ملک شام میں دخل کیا بعد اسکے ترکستان کو فتح کرکے اولاد بن یافث ابن نوحؑ کو اپنا فرمانبردار بنایا بعدہٗ ہندوستان میں آکر اولاد بن نوحؑ کو مطیع کیا اور روم کو بھی قبضے میں لایا اور تمام جہاں مشرق سے مغرب تک اپنے دخل میں لایا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہُ بعد اسکے کوفے میں جاکر مقام کیا اب جسکو بابل کہتے ہیں وہاں تخت پر بیٹھا ترکستان اور ہندوستان اور روم اور مغرب اور مشرق سے خراج اسکے لئے آتا ایکہزار سات سو برس اُسنے بادشاہی کی تھی بڑا متکبر تھا کبھی آسمان کی طرف نظر نہ کرتا اور اللہ سے حاجت نہیں مانگتا تھا اور کہتا تھا کہ میں خدا ہوں آسمان کا خدا کیا چیز ہے لعنۃ اللہ علیہ مگر اسیوقت ملعون نے آسمان کی طرف نظر کی تھی جب گدھے کے کندھے پر سوار ہوکر خدا کو تیر مارنے کے لئے آسمان کی طرف جاتا تھا اور تیر کمان میں لگاکر کہتا تھا کہ اگر آسمان پر دوسرا خدا ہے تو اسی تیر سے اُسے مار ڈالوں گا اور وہ ملعون جب باہر نکلتا تب تخت کے چاروں پائے چار ہاتھی کی پیٹھ پر رکھکر بیٹھتا اور پائیں تخت کے ایک قبہ دیبائے رومی سے کھنچواتا موتی اور جواہرات سے اسے آراستہ کرتا اور طنابیں اسمیں زربفت کی لگائی جاتیں دن کو اسی تخت پر بیٹھتا اور چارسو کرسیاں تخت کے نیچے بچھی رہتیں اور ہر کرسی پر جادوگر اور منجم سب بیٹھتے اور امیرو حاجب اسکے گرد رہتے اور کہتے ہیں کہ ہفت اقلیم کی بادشاہی چار شخصوں کی ہوئی ان چاروں کے برابر شہنشاہ کوئی نہ ہوا دو مسلمان ایک ان میں سلیمان اور دوسرے سکندر ذوالقرنین تھے اور دو کافر ایک نمرود بن کنعان اور دوسرا بخت نصر ان چاروں کو ہفت اقلیم کی سلطنت حاصل ہوئی تھی ایک روز نمرود مردود تخت پر بیٹھا تھا اور تمام لشکری گرد اسکے حاضر تھے تقدیر آلہی سے جادوگر اور منجم سب اپنا سر جھکائے ہوئے غمناک بیٹھے تھے نمرود نے کہا تم کو آج کیا ہوا کہ دلگیر و غمناک بیٹھے ہو انہوں نے کہا کہ خدا تمہاری خیر کرے ایک ستارہ عجیب فلک پر نظر آیا کہ کبھی یہ ستارہ ہم نے نہ دیکھا تھا آج مشرق کیطرف سے نکلا ہے نمرود نے کہا وہ ستارہ کیسا ہے اُنھوں نے کہا ایک لڑکا باپ صلب سے ماں کے رحم میں موجود ہوگا وہ تیری بادشاہت کو تباہ کرے گا نمرود نے کہا کسوقت وہ لڑکا باپ کی پشت سے ماں کی شکم میں آوے گا منجموں نے کہا کہ تین رات دن میں پس نمرود مردود نے حکم کیا کہ جتنی عورتیں بالغہ ہیں آج سے اپنے شوہروں کے ساتھ ہمبستر نہ ہونے پاویں اتفاقاً نمرود کا ایک خاص چوبدار کہ اس کا نام تارخ تھا اور اسکے بھائی کا نام

آزر بعد وفات پدر کے بھی زندہ رہا جس کا تفسیر میں مذکور ہے وہ ہمیشہ ایک ہاتھ میں شمع اور ایک ہاتھ میں ننگی تلوار لیکر تمام رات نمرود کے سرہانے کھڑا رہتا جس دن کے نمرود نے حکم دیا اسی شب کو مشیت ایزدی سے تارخ کو خواہش ہوئی کہ اپنی بی بی کے ساتھ مباشرت کرے اور حضرت ابراہیمؑ کی ماں کی بھی خواہش ہوئی دل سے کہنے لگی کہ کیونکر اپنے شوہر کے پاس جاکر خوشی حاصل کروں اسی پس وپیش میں تھی کہ وفور خواہش سے آدھی رات کو گھر سے نکلکر دروازے پر قصر نمرود کے جاپہنچی دیکھا کہ دربان و پاسبان سب کے سب خواب غفلت میں ہیں وہاں سے نمرود کی خوابگاہ خاص میں بے کھٹکے گھسیں اور اپنے شوہر کو دیکھا کہ نمرود کے سرہانے ایک ہاتھ میں شمع اور ایک ہاتھ میں تلوار لئے پاسبانی کر رہا ہے جب دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں اسی وقت شہوت نے غلبہ کیا اُسنے اپنی بی بی سے کہا اب کیا صلاح ہے دونوں ہاتھ میرے بند ہیں اتنے میں اللہ کے حکم سے ایک پری آکر موجود ہوئی وہ شمع اور تیغ لیکر اسی طرح پر کھڑی رہی اور جورو خصم نے نمرود کے سرہانے مباشرت سے فراغت کی اسی شب کو خدا کی قدرت سے ابراہیم نے باپ کی پیٹھ سے ماں کے پیٹ میں قرار پکڑا تارخ نے بی بی سے کہا کہ خبردار یہ بھید کسی سے ظاہر نہ کرنا اور یہاں سے گھر جانے تک راہ میں کوئی نہ دیکھے کیونکہ یہ موجب شرمندگی کا ہے تب بی بی اُنکی وہاں سے نکلکر چپکے سے اپنے گھر کو گئیں اور اس آنے جانے کی بجز خدا کے کسی کو خبر نہ ہوئی جب صبح ہوئی نمرود لعین نے نیند سے اُٹھکر تارخ کی پیشانی کیطرف نگاہ کی دیکھا کہ ایک نور اسکے چہرے پر چمکتا ہے نمرود نے کہا اے تارخ آج چہرہ تیرا نورانی دیکھتا ہوں بخلاف اور دنوں کے تارخ نے اسکی ترقی اقبال کی دعا کی بعدہٗ نمرود وہاں سے اُٹھکر تخت پر جا بیٹھا راہبوں اور منجموں کو بلوا کر کہا کہ اپنے اپنے علم سے دریافت کر کے کہو کہ وہ لڑکا پیدا ہوا یا نہیں سبھوں نے دریافت کر کے عرض کی کہ جہاں پناہ سلامت شب گذشتہ کو وہ لڑکا بحکم خدا باپ کے صلب سے ماں کے شکم میں آچکا ہے تب نمرود نے حکم کیا کہ جتنی عورتیں حاملہ ہیں وقت ولادت کے اپنے لڑکوں کو مار ڈالیں اس سبب سے جتنی عورتیں حاملہ تھیں سبھوں نے اپنے اپنے بچے مار ڈالے جبکہ ابراہیمؑ کو اپنی ماں کے پیٹ میں نو مہینے گذرے تب اُنکی ماں نمرود کے خوف سے اور بچے کی محبت سے گھر سے نکلکر چپکی باہر شہر کے جاکر میدان میں ایک غار کے اندر جا بیٹھیں وہاں حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اُنکے نور سے غار ایکبارگی روشن ہو گیا اُنکی ماں رونے لگی اس خوف سے کہ مبادا یہاں آکر کوئی لڑکے کو نہ مار ڈالیں آخر لڑکے کو کپڑے میں لپیٹ کر وہاں چھوڑ کر گھر کی طرف روتی ہوئی چلی گئیں اسی وقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور دونوں ہاتھ کی دونوں انگلیاں لڑکے کے منہ میں رکھدیں خدا کے فضل و کرم سے ایک انگلی سے شہد اور دوسری انگلی سے دودھ جاری ہوا ابراہیم اُسی کو پیتے اور کسی چیز کے محتاج نہ ہوتے اور ہر ہفتے کو ماں اُنکی اُنکے پاس جاتیں اور اُنکی زندگی اور پرورش سے متعجب ہوتیں جب وہاں سے نکل آتیں غیب سے ایک پتھر آکے غار کے منہ کو بند کر دیتا جب اُنکی ماں آتیں تو اس پتھر کو الگ کر کے اُنہیں دیکھ بھال کر چلی جاتیں اسی طرح سے سات برس گذرے ایک دن حضرت نے

اپنی ماں سے پوچھا یا اُمی من ربک ترجمہ اے ماں میری تمہارا خدا کون ہے وہ بولیں باپ تارخ ہے جو مجھے کھانے کو دیتا ہے بولا اسکا خدا کون ہے بولیں کواکب میں یعنے ستارے پھر پوچھا کواکب کا خدا کون ہے اسبات کو سنکر ماں اُنکی لاجواب ہوئیں اور شرمندہ ہو کر چلی گئیں اور حقیقتیں تارخ کو سنائیں اسنے کہا یہ لڑکا نمرود کا دشمن ہوگا اسمیں کچھ شک نہیں اسی فکر میں تھا کہ اسے کیا کیا چاہیئے ایک رات ابراہیم نے غار سے باہر نکلکر آسمان کیطرف نظر کی ستاروں کو دیکھکر کہا کہ میرے ماں باپ انکو خدا کہتے ہیں بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ترجمہ پھر جب اندھیری آئی اُسپر رات تو دیکھا ایک ستارا بولا یہ ہے رب میرا پھر جب وہ غائب ہوا بولا مجھکو خواہش نہیں چھپ جانیوالے کی پھر جب چاند نکلا کہا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ترجمہ پھر دیکھا چاند کو روشن بولا یہ ہے رب میرا پھر جب وہ غائب ہوا حضرت ابراہیم بولے کہ اگر نہ راہ دے مجھکو رب میرا تو بیشک رہوں میں بھٹکتے لوگوں میں یعنے گمراہوں میں پھر جب دیکھا آفتاب کو بولا یہ ہے رب میرا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ترجمہ پھر جب آفتاب کو بولا یہ ہے رب میرا کہ یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہوا بولا قولہ تعالیٰ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ترجمہ پھر جب وہ غائب ہوا بولا اے قوم میں بیزار ہوں اُنسے جن کو تم شریک کرتے ہو خدا سے میں نے اپنا منہ کیا اس کی طرف جس نے بنایا آسمان وزمین کو ایک طرف کا ہو کر یعنے تنہا اور میں نہیں شریک کرنے والا ہوں کسی چیز کو ساتھ اللہ کے فائدہ حضرت ابراہیم جب لڑکے تھے قوم کو دیکھا کہ آسمان وزمین کے خالق کو خدا نہیں کہتے ہیں اور اپنی حاجتیں اور مُرادوں کیواسطے کوئی سورتیں کوئی ستاروں کو کوئی چاند اور سورج کو پوجتا ہے آپنے چاہا کہ میں بھی ایک کو اپنا رب ٹھہرا رکھوں مورتوں سے تو پہلے ہی ناخوش تھے پھر ایک ستارے کو اپنا رب ٹھہرایا جب وہ غائب ہوا تو جانا کہ یہ ایک حال پر نہیں کوئی اور ہی اس پر حاکم ہے اگر وہ رب مستقل ہوتا تو اعلیٰ حال سے ادنیٰ میں نہ آتا پھر چاند وسورج میں بھی غائب ہونا پایا تو سب کو چھوڑ کر ایسے ایک کو اختیار کیا کہ جس کو سب مانتے ہیں کہ سب سے بڑا ہے اور عقل کامل کے نزدیک ایک ایسے کو ماننا چاہیئے کہ جس سے سب کا کام نکل سکے اور سب پر قادر ہو اور اس صورت میں دوسرے کو ماننا کچھ ضرور نہیں فائدہ تفسیر میں ہے لکھا ہے آزر نے کہا اے لڑکے میرا خدا نمرود کے سوا کوئی نہیں ہے لعنۃ اللہ علیہ حضرت ابراہیم نے کہا اُس سے کہ آسمان و زمین اور کواکب کا خدا ایک ہے بلا شریک ہے وہ بولے قولہ تعالیٰ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ترجمہ وہ بولے تو ہمارے پاس لایا ہے سچی بات تو کھیل کرنے والوں میں سے ہے یا کسی سے سنا ہے ابراہیم بولے قولہ تعالیٰ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ترجمہ ابراہیم بولے نہیں بلکہ رب تمہارا وہی ہے جو رب کہ آسمان وزمین کا ہے جس نے انکو بنایا اور میں ایسی بات کا قائل ہوں اور قسم کھا کر

بولا اے باپ میں تیرے بتوں کا علاج کرونگا بمصداق اسکے قولہ تعالیٰ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۔ ترجمہ قسم ہے اللہ کی میں فکر کروں گا تمہارے بتوں کی کہ جب تم جاؤگے پیٹھ پھیر کر فائدہ یہ بات انہوں نے چپکے کہی پھر جب وہ شہر سے باہر ایک میلے میں نکل گئے تب حضرت ابراہیمؑ نے بتخانے میں جاکر سب بتوں کو توڑ ڈالا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۔ ترجمہ پھر ابراہیمؑ نے کر ڈالا انہوں کو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک جو سب سے بڑا تھا اسواسطے کہ شاید اُس پاس وے پھر آویں اور بتوں کو ذلیل اور خوار دیکھیں اور اُنکے پوچھنے سے باز آویں اور اُس قوم میں ہر سال دو بار عید ہوتی ایک روز عرفے میں اور ایک عید کے روز ایک دن آزر نے کہا اے بیٹے ابراہیم چل ہمارے ساتھ میدان میں میلے کے دیکھنے کو حضرت نے عذر کیا اور کہا بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۔ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۔ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۔ ترجمہ پھر نگاہ کی ایک بار تاروں پر پھر کہا میں بیمار ہوں پھر اُلٹے گئے اس سے پیٹھ دیکر یہ بات اُنسے اس ہی طور پر کہی کہ اُنکے فہم میں نہ آئی سب کے سب میدان کی طرف نکل گئے خلاصہ تفسیر میں یوں لکھا ہے کہ وے لوگ نجومی تھے اس واسطے ان کے دکھانے کو تاروں کی طرف دیکھکر یا نجوم کی کتاب میں دیکھکر کہا کہ میں بیمار ہوں یعنے بیمار ہوا چاہتا ہوں چونکہ وے ایک روز عید کے شہر سے باہر جاتے اور ایک دن میدان میں بت پوجنے کو نکلتے تھے اُنکو چھوڑ کر چلے گئے یہ ایک جھوٹھ ہے اللہ کی میں عذاب نہیں ثواب ہے بعدہٗ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تبر لیکر بت خانہ میں جاکر سب بتوں کے ہاتھ پاؤں توڑ تاڑ ٹکڑے ٹکڑے کر کے بڑے بت کی گردن پر اس تبر کو رکھکر بت خانے سے نکل آئے شیطان ملعون یہ حال دیکھکر میدان میں اُن کافروں کے پاس روتا ہوا گیا اور چلا کے کہا کہ تمہارے معبودوں کے ہاتھ پاؤں توڑ تاڑ زیر و زبر کر رکھا ہے یہ سنتے ہی مردود سب مغموم و متحیر ہو کر اپنی سواریوں کی طرف دوڑے چاہا کہ سوار ہوویں وہ جانور بھاگ گئے ہاتھ نہ لگے تب پشیمان ہو کر پا پیادہ شہر میں آئے اور بتوں کا حال دیکھکر کہنے لگے قولہ تعالیٰ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ترجمہ وے بولے کس نے کیا ہے یہ کام ہمارے معبودوں سے وہ کوئی بے انصاف ہے تو ہم اُسکا بدلہ لیویں پس لوگوں نے کہا قولہ تعالیٰ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ترجمہ سنا ہے ہم نے ایک جوان کو ذکر کرتا تھا ان کا کہتے ہیں اس کو ابراہیم پس حضرت کو بلایا قولہ تعالیٰ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ترجمہ تب سبھوں نے کہا لے آؤ اسکو لوگوں کے سامنے شاید وہ دیکھیں تب حضرت خلیل اللہ کو نمرود نے بلوایا اور حضرت کو ڈرایا کہ ہمارے بتوں کو تم ہی نے توڑا ہے حضرت نے کہا میں نے نہیں توڑا اتنے میں کسی نے گواہی دی کہ اے ابراہیم ایک دن تم نے کہا تھا کہ میں تمہارے بتوں کی فکر کرونگا شاید تم ہی نے توڑا ہے پھر کافروں نے حضرت سے پوچھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ترجمہ کافروں نے کہا حضرت سے کیا تو نے کیا

ہے یہ ہمارے معبودوں پر اے ابراہیم یہ تیرا ہی کام ہے حضرت نے کہا میں نے نہیں کیا اور کہا قولہ تعالیٰ قَالَ بَلْ فَعَلَہٗ
كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَاسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ترجمہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا میں نے نہیں کیا بلکہ یہ کیا اُن کے
بڑے بُت نے سو اُن سے پوچھ لو اگر وے بولتے ہیں اُنہوں نے کہا اے ابراہیمؑ بُت کہیں بات کرتے ہیں وہ نہ سُنتے نہ
حرکت کرتے ہیں تب حضرت نے کہا اے قوم جو کہ بات نہیں کرتے اور نہ دیکھتے اور نہ سُنتے ہیں پھر اُنکو خدا کیوں کہتے ہو اور پوجتے
ہو اس بات کو سُنکر سبھوں نے سر نیچا کر لیا اور بولے یہ سچ کہتا ہے قولہ تعالیٰ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ
مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ترجمہ پھر اوندھے ہوئے سر ڈالدیا اور کہا کہ البتہ تو جانتا ہے کہ یہ نہیں بولتے ہیں ابراہیم نے جانا
کہ یہ سب لاجواب ہوئے تب حضرت نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا
وَّلَا يَضُرُّكُمْ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ترجمہ حضرت بولے پھر تم پوجتے ہو
سوا خدا کے ایسے کو جو تمہارا کچھ بھلا بُرا نہ کر سکے میں بیزار ہوں تم سے اور جنکو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا کیا تم کو سمجھ نہیں
ہے حضرت نے کہا اے قوم اگر تم کو عقل ہے تو اُسکی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور بُت پرستی چھوڑ دو
کہ اسمیں کچھ نفع نہیں ہے وے جب دلیل کچھ نہ لاسکے تب ان کافروں نے حضرت کے مار ڈالنے کی تدبیر کی اور یہ
علاج ٹھہرایا قولہ تعالیٰ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ترجمہ بولے اسکو جلاؤ اور مدد
کرو اپنے معبودوں کی اگر تم کچھ کرنے والے ہو پھر بولے قولہ تعالیٰ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ترجمہ
کہا اُنہوں نے کہ بناؤ واسطے اسکے ایک عمارت یعنی چار دیواری اُٹھا پختہ چاروں طرف سے پھر ڈالو اس کو اس
آگ کے ڈھیر میں پس نمرود نے حکم کیا کہ ایک چار دیواری خشتی ایسی بناؤ کہ احاطہ اُس کا بارہ کوس کا اور اونچائی اسکی
سو گز کی ہووے پس ایک دیوار اسی مطابق تیار ہوئی بعدہٗ نمرود نے حکم کیا کہ سارے ملکوں میں منادی کرا دو کہ ملک
بھر میں جتنے ہمارے دوست ہیں لکڑی کاٹ کے یہاں لاکے جمع کریں تب حکم سے نمرود کے ہر شخص نے موافق اپنے
حوصلے کے لکڑیاں لاکر اس دیوار کے اندر چاروں طرف جمع کیں پھر جب اس میں آگ لگا دی شعلہ اس کا اسقدر اونچا
ہوا کہ وہاں سے تین کوس کے فاصلے پر جو جانور اُڑتے اُسکی تپش سے جل بھنکر خاک ہو جاتے اسمیں کافر سب متردد ہوئے
کہ ابراہیم کو کیونکر آگ میں ڈالیں اتنے میں ابلیس علیہ اللعنۃ نے آکر اُن کافروں کو حکمت بتائی اور بولا ایک اونچی
جگہ تم بناؤ اُنہوں نے بڑھئیوں کو بُلا کر ایک منجنیق یعنے گوپھن بنوائی اسکے آگے کسی نے گوپھن نہیں بنائی تھی اور نہ دیکھی
تھی ابلیس نے اسکو دوزخ ہاویہ میں دیکھا تھا کہ جب کسی کو دوزخ میں ڈالتے ہیں تو گوپھن میں رکھ کے ڈالتے ہیں اس
ملعون نے منجنیق کو درست کرکے جب ٹھیک ٹھاک کیا درگاہ الٰہی سے آواز آئی کہ اے جبرئیلؑ آسمان کے دروازے
کھولدے تاکہ فرشتے سب خلیل اللہ کو دیکھیں کہ دشمن کے ہاتھ میں میں نے دیا کہ اسکو جلاتے ہیں جبرئیلؑ نے دروازے

کھولدیئے تب تمام ملائک یہ حال دیکھکر سجدے میں آگئے اور کہنے لگے الٰہی اس میدان میں ایک موحد ہے تجھے پوجتا ہے اسکو دشمن کے ہاتھ میں تونے ڈالا وہ اسکو آگ میں جلاتا ہے حکم باریتعالیٰ کا ہوا اے فرشتو تم اگر چاہتے ہو تو اسکو امان دو ابلیس نے گوپھن کو درست کرکے چارسو رسی اسمیں لگائیں وزیر نے نمرود کو کہا کہ پیراہن اپنا اسکو پہناؤ کیونکہ اگر وہ نہ جلیگا تو لوگ کہیں گے کہ ابراہیمؑ پیراہن کے برکت سے نہ جلا یہ صلاح ٹھہرا کر پیراہن نمرود مردود کا حضرت ابراہیمؑ کو پہنا دیا اور ہاتھ پاؤں باندھکر گوپھن میں رکھکر چارسو آدمی نے ملکر ایکبارگی زور کیا مگر منجنیق جگہ سے نہ ہلا اور حضرت کے باپ آزر نے بھی آکر کہا کہ مجھے بھی ایک رسی دو کہ میں بھی کھینچوں اگرچہ میرا فرزند ہے لیکن ہمارے دین کا مخالف ہے اور ایک رسی پکڑکر کھینچنے لگا حضرت ابراہیم نے جب اپنے باپ کو منجنیق کھینچتے دیکھا کہا الٰہی میرا باپ بھی میرا دشمن ہوا ہے سب آدمی شکایت زمانے کی اپنے ماں باپ کے پاس لیجاتے ہیں اور میرے باپ کا کام یہ ہے اے خدا میں آج سب سے بیگانہ ہوا سوائے تیرے مجھے کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے پس چار ہزار مرد زور آور ملکر اس گوپھن کو کھینچتے تھے اسمیں ابلیس نحس ایک پیرمرد کی صورت بن کر انکے پاس آیا اور کہا کہ اگر تمام آدمی مشرق اور مغرب کے منجنیق کو کھینچیں گے تو بھی ہرگز جگہ سے نہ اٹھا سکیں گے تب انہوں نے کہا آخر کیا ہوگا شیطان لعین نے کہا کہ میں تم کو ایک راہ بتاتا ہوں تم اگر اسکو عمل میں لاؤ گے تو البتہ اسکو گوپھن سے اٹھاکر آگ میں ڈال سکو گے پس اس قوم میں سے چالیس مرد عورت نے آپسمیں ملکر زنا کیا اسی وقت فرشتے اس حرکت سے نفرت کرکے چلے گئے اور شیطان نے بھی انہیں کے ساتھ زنا کرکے منجنیق پکڑکے کھینچا تب کافروں نے حضرت ابراہیمؑ کو اٹھاکر معلق آتش میں ڈالدیا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اسی وقت فرشتے آسمانوں کے یہ حال دیکھکر سجدے میں آگئے اور بولے یارب تیرے خلیل کو کافروں نے آگ میں ڈالا ہے جبرئیلؑ ستر ہزار فرشتوں کو ساتھ لیکر ان کے پاس پہنچے اور کہا اے ابراہیم اگر تو چاہتا ہے تو میں ایک پر آگ پر ماروں اور دریائے محیط میں ڈالدوں حضرت نے کہا اے جبرئیلؑ یہ بات خداتعالیٰ نے فرمائی ہے کہا کہ نہیں حضرت نے کہا کہ اے جبرئیلؑ خالق نے جو فرمایا ہے سو کر پھر جبرئیلؑ نے کہا کہ اے ابراہیمؑ تمہارا کیا مطلب ہے فرمایا کچھ مطلب ہے مگر تم سے نہیں حاجت میری اس سے ہے کہ جس کا سارا عالم محتاج ہے ابراہیمؑ جب آگ میں جا گرے وہ جامۂ ناپاک نمرود کا جو حضرت کو پہنایا تھا اسی گھڑی جلگیا اور کچھ آسیب حضرت کو اللہ کے فضل و کرم سے نہ پہنچا اور اسیوقت بلبل ہزار داستان نے حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ آکر اس باغ آتشین میں نشیمن کیا اور اسی وقت غیب سے یہ آواز آئی قولہ تعالیٰ

قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ترجمہ ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈی ہوجا اور سلامتی ابراہیمؑ پر اور جو چاہنے لگے اسکا برا پھر انہیں کو ڈالا ہم نے نقصان میں اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی ہوجا اور اسکو سلامت رکھ جب ابراہیم کو آگ میں ڈالا تب اسمیں پانی کا ایک چشمہ جاری کیا اور

اور جبرئیلؑ نے ایک تخت نور کا بہشت سے لادیا اور حُلّہ بہشتی لاکر پہنادیا اور تخت پر بٹھایا اور جس رسّی سے حضرت کے ہاتھ پاؤں باندھکر کافروں نے آگ میں ڈالا تھا وہ آگ سے جل گئی اور حضرت کو ایک سرمو اللہ کے فضل و کرم سے آگ کا صدمہ نہ پہنچا تھا اسے دیکھکر جبرئیل نے متحیر ہوکر حضرت کی طرف نظر کی حضرت نے فرمایا اے بھائی کیا دیکھا تم نے کہ متعجب ہو ناموس اکبر نے کہا کہ مجھکو اللہ کی قدرت سے عجب آیا اور آپ کا صبر بھی عجب پایا کہ ایسے مقام میں بغیر خدا کے تم نے کسی سے حاجت نہ چاہی اور نہ کسی سے مدد مانگی اور نہ کسی سے کچھ کہا اسلئے یہ کرامت اور رحمت اللہ نے تم پر بخشی اور تمہارے آگے کسی پر ایسی عنائیت نہ ہوئی تھی اور کہتے ہیں کہ جو درخت جلے تھے تمام جڑیں اُنکی زمین میں لگی تھیں اور شاخیں اُنکی تروتازہ ہوکر میوے لائیں اور حضرت کے تخت کے چاروں طرف نرگس و بنفشہ پھول رہے تھے اور نمرود علیہ اللعنۃ نے ایک منارے پر چڑھکر حضرت کی طرف نگاہ کی کہ گل و ریحان کے بیچ میں سایہ دار درخت کے تلے تخت پر بیٹھے ہیں اس مردود نے کہا کہ افسوس کہ میری محنت برباد ہوئی تب وہ ملعون حضرت کو پتھر پھینک پھینک کر مارنے لگا خدا کے حکم سے وہ پتھر ہوا پر معلق ہوگئے اور مانند ابر بہاری کے سایہ کیا اور اتنا پانی برسایا کہ آتش نمرود بجھادی اور ہاران وزیر نمرود کا منارے پر چڑھکر حضرت کو اس جشن میں دیکھکر باواز بلند کہنے لگا اے ابراہیم نِعْمَ رَبُّکُمْ یعنی راست نیک ہے پروردگار تمہارا کہ ایسی آگ سے تمہیں نجات دی اور یہ بزرگیاں بخشیں اور نمرود نے کہا اے ابراہیمؑ تیرا خدا بڑا بزرگ ہے کہ اس آگ سے تجھے محفوظ رکھا یہ کہکر نمرود اپنے گھر کو چلا گیا چند روز کسی سے نہ بولا اس فکر میں تھا کہ مسلمان ہوجاوے پھر اس بات سے خوف کیا کہ بادشاہی میری برباد ہوگی تب حضرت کو بلاکر کہا کہ میں تیرے خدا کے واسطے قربانی دونگا حضرت نے کہا کہ تیری قربانی منظور نہیں جب تک کہ تو مسلمان نہ ہوگا نمرود نے کہا کہ میں قربانی کروں گا خواہ قبول کرے یا نہ کرے تب نمرود نے چار ہزار گایوں کی قربانی کیا پھر بولا کہ دس ہزار خزانے زر سرخ کے اور دس ہزار گنج سیم کے تیرے خدا کو دونگا کہ ایسی کرامت تجھے بخشی حضرت نے فرمایا اے ملعون میرا خدا جو دیتا ہے بعوض دیتا ہے نہ باعوض اور سارا مال تیرا اسی کا پیدا کیا ہوا ہے یہ کہکر حضرت چلے گئے تب ہاران نے نمرود سے کہا کہ ابراہیمؑ نے وہ بزرگیاں بسبب آتش پرستی کے پائیں اور اسی طرح کی چند باتیں اس سے کہیں کہ آگ اک فرشتہ ہے جسے وہ چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے نہیں کرتا ہے چنانچہ اس اعتقاد سے گبر آتش پرست ہوئے لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ وہ چند قوم ہیں مزدوقیہ اور نوشیروانیہ اور صابئیہ اور ہاران ملعون یہ باتیں نمرود سے کہہ رہا تھا کہ ذرا سی آگ کہیں اڑکر اسکی آنکھ میں گری کچھ اسکی آنکھ جل گئی اور نمرود کی بیٹی بالاخانہ پر سے حضرت کو دیکھ رہی تھی کہ ابراہیمؑ ایسی حشمت و رونق کے ساتھ آگ میں تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور کنارے پر اسکے پانی کے چشمے جاری ہیں اور چاروں طرف اس تخت کے گل و بنفشہ نرگس و ریحان کھل رہے ہیں اور جو پتھر کافروں نے

اُن کے اوپر پھینکے تھے انکے سر پہ معلق مانند ابر کے استادہ ہیں اور ابراہیم ہزاروں نام خدا تعالیٰ کے با آواز بلند پڑھتے ہیں
نمرود نے اپنی بیٹی سے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کو تو نے دیکھا وہ بولی ہاں پھر کہا کہ ہاران کو دیکھ جب اسنے ہاران کیطرف
نظر کی تو وہ خاک میں پڑا ہوا آنکھ کی سوزش سے لوٹ رہا ہے نمرود کی بیٹی نے کہا کہ یا باجان ابراہیمؑ اسمر تبے پر اور
ہاران اس عذاب میں گرفتار ہے چُپکے بیٹھے ہو کیوں نہیں کہتے کہ ابراہیمؑ کا خدا برحق ہے تب نمرود مردود نے اسکو جھڑک
کر کہا کہ چُپ رہ اور ہاران کے پاس چلا گیا بعدہ اسکی بیٹی حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئی اور بولی اے ابراہیمؑ تو مجھ پر
کرم کر میں تیرے خدا پر ایمان لاتی ہوں تب حضرت نے اس کو ایمان کی راہ بتائی اور یہ کلمہ پڑھایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اِبْرَاھِیْمُ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ جب اسنے یہ کلمہ پڑھا مومنہ ہوئی اور کہنے لگی کہ میں باپ کو بھی دعوت کرونگی حضرت نے فرمایا
بہتر ہے تب وہ اپنے باپ سے جاکر بولی کہ کیوں حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کے خدا پر ایمان نہیں لاتے ہو میں انکے دین سے
مشرف ہوئی خدا ان کا برحق ہے اور تمہارا خدا باطل ہے تب اسکے باپ نے اسکو مارنا چاہا اچانک ایک ابر آیا اور
اسکو وہاں سے اٹھا کر کوہ قاف کے پاس لے جاکر رکھا اور دوسرا قول یہ ہے کہ ہوا آکر اسے اُٹھالے گئی وہ بی بی اُسی
دن سے خدا کی عبادت میں مشغول و سرگرم رہی خلق اللہ جب اس ماجرے سے آگاہ ہوئی ہدایت ازلی جس کیساتھ
تھی وہ اپنا پاؤں اس آگ میں رکھدیتا اور نہ جلتا تب حضرت ابراہیمؑ پر ایمان لاکے مسلمان ہوجاتا

بیان احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آتشکدے سے نکلنے کا

چالیس دن کے بعد ابراہیم علیہ السلام اس آتشکدے سے نکلکر ملک شام کی طرف کہ ایک شہر ہے جسے حرائن الوجہ
کہتے ہیں وہاں جا وارد ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ہزاروں خلقت لباس نفیس پہنکر ایک میدان کی طرف چلی جاتی ہے حضرت
نے انسے پوچھا کہ تم سب کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا کہ یہاں کے بادشاہ کی بیٹی ایسی صاحب جمال ہے کہ اسکے برابر آج
سارے عالم میں کوئی نہیں ہر ایک ملک کے بادشاہ اور بادشاہزادے سب اسکی خواستگاری کرتے ہیں اور وہ کسی کو
قبول نہیں کرتی اور کہتی ہے کہ میں اپنے پسند سے شوہر کروں گی آج سات رات دن سے لوگ میدان میں جاتے ہیں اور
وہ شاہزادی سب کو نکلکر دیکھتی ہے پر کسی کو پسند نہیں کرتی یہ سنکر ابراہیمؑ بھی اُنکے ساتھ ہو لئے اور میدان کے گوشے میں
جا بیٹھے جب دوپہر ہوئی وہ شاہزادی اپنے ساتھ ستر خواصیں لیکر اور تاج زریں سر پہ رکھکر اور نقاب چہرہ پر
ڈال کر اور ایک ترنج زریں جواہرات سے جڑا ہوا ہاتھ میں لیکر میدان میں جاکر ایک سرے سے سب کی طرف دیکھنے لگی
جب حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہنچی دیکھا کہ ایک نور انکی پیشانی پر چمکتا ہے وہ نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا تھا اسکو دیکھکر اُن کے جمال پر عاشق ہوئی اور اُس ترنج زریں کو حضرت کی گود میں ڈال کر اپنے تخت پر جا بیٹھی بعد

اسکے بادشاہ کے لوگ آکر حضرت کو بادشاہ کے پاس لے گئے وہ نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جو حضرت کی پیشانی پر نمودار تھا بادشاہ نے اسے دیکھکر اپنی بیٹی کی طرف نگاہ کی اور کہا کہ اے بیٹی نیک شوہر تو نے پایا مگر مرد غریب ہے کچھ فائدہ نہیں آخر الامر سب امراؤں نے بلکہ حضرت ابراہیمؑ سے اسکی شادی کردی اور تمام رسومات بادشاہانہ ادا کئے اور سارے شہر میں خوشی اور خرمی ہوئی کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں مانند سارہ خاتون اور حواؑ علیہا السلام کے نہ کوئی حسن وجمال میں ہوا ہے نہ ہوگا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہ اور شادی کے چند روز بعد حضرت ابراہیمؑ نے ملک شام کی طرف قصد جانے کا کیا سارہ خاتون نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلونگی کیونکہ بغیر تمہارے زندگی میری محال ہے مجھکو بھی ہمراہ لیچلو حضرت نے فرمایا تمہارا باپ تمہیں نہیں چھوڑے گا حضرت سارہ خاتونؓ بولیں میرے باپ کی قدر باوجود تمہارے میرے نزدیک کچھ نہیں ہے اگر چھوڑے گا تو فبہا ورنہ بحکم اُسکے تمہارے ساتھ چلونگی کیونکہ بغیر تمہارے زندگی مجھپر وبال ہے تب سارہ خاتونؓ نے اپنے باپ سے رخصت مانگی اُسنے اجازت دی تب حضرت ابراہیم علیہ السلام سارہ خاتونؓ کو لیکر شہر سے نکلے اور اللہ کا حکم بھی یونہی تھا راہ میں لوگوں نے حضرت سے کہا کہ مصر کا بادشاہ بڑا ظالم ہے عورتوں کی خواہش اسکو بہت ہے خصوصاً عروس کا زیادہ راغب ہے اسلئے ہر ایک راہ گھاٹ میں دس دس آدمی متعین ہیں کوئی مال واسباب مصر سے لے جاتا ہے تو پکڑکر اُس سے اُس کا محصول لیتا ہے اگر کوئی سوداگر عورت کو لے جاتا ہے تو اُسے چھین لیتا ہے یہ سنکر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اندیشہ کرنے لگے کیونکہ ابراہیمؑ ناموس میں بزرگ تھے اور سارہ خاتونؓ کی برابر حسینہ سارے جہان میں کوئی عورت نہ تھی اور اس راہ کے سوا دوسری راہ بھی نہ تھی آخر الامر ناچار ہوکر ایک صندوق بناکر سارہ خاتون کو اسمیں چھپاکر قفل لگا دیا اور صندوق کو اونٹ پر کسا جب شہر میں جا پہونچے محصول والے سب صندوق کو کھولنے لگے کہ جنس کو دیکھکر اُسکے موافق اس کا محصول لیویں اسمیں حضرت نے کہا کہ صندوق مت کھولو اسکا محصول جو ہوگا میں دوں گا اگر چاہو تو صندوق کے وزن کے برابر سونا یا چاندی لو یہ سُنکر اور بھی شوق ہوا کہ اس میں کیا چیز ہے کھولا چاہیئے کھول کر دیکھا تو ایک عورت صاحب جمال آفتاب کے مانند نظر آئی جس کا ثانی دنیا میں نہ تھا پس اُسکو بادشاہ کے پاس لے گئے چنانچہ پیغمبر صلواۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَشَرُّ خَلْقِ اللّٰہِ الرَّاصِدُوْنَ ترجمہ یعنے بدترین آدمیوں کے نگہبان راہ کے ہیں یعنے محصول لینے والے سوداگروں سے راہ کے جب ابراہیمؑ اور سارہ خاتونؓ کو بادشاہ کے نزدیک لے گئے اس ملعون نے حضرت سے پوچھا کہ یہ عورت تیری کون ہے حضرت نے کہا کہ یہ میری بہن ہے اور بی بی کو بہن کہنا از روئے اسلامیت کے درست ہے اس ملعون نے کہا کہ اپنی بہن کو مجھے دے تب حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی ذات کی مالک آپ ہے سارہ خاتونؓ نے کہا معاذ اللہ یعنی پناہ مانگتی ہوں میں اللہ سے وہ ملعون یہ سُنکر ہنسا اور حکم کیا کہ انکو حمام میں لے جاویں اور نہلا دھلا کر

لباس فاخرہ پہنا خوشبو سے معطر کرکے میرے پاس لاویں بحسب حکم اس ملعون کے ویسا ہی کیا اسی وقت حق تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو بھیجا کہ پردہ حضرت کی آنکھوں کے سامنے سے اٹھالیں تاکہ حضرت سارہ خاتونؓ کے ساتھ وہ ملعون جو گفتگو کرے حضرت سنیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں جب جمال مبارک سارہ خاتونؓ کا اُس ملعون نے دیکھا قصد دست درازی کا کیا اسی وقت ہاتھ اس کا شل اور خشک ہوگیا پھر چاہا کہ اور بے ادبی کرے تب اللہ کے حکم سے زانوں تک زمین نے اُسکو دھنسا لیا تب اس ملعون نے کہا کہ بیشک یہ عورت ساحرہ ہے سارہ خاتونؓ نے کہا اے بدبخت میں جادوگر نہیں ہوں لیکن خاوند میرا خدا کا دوست ہے وہ خدا کی درگاہ میں دعا کرتا ہے تاکہ تو مجھے بعزت نہ کرسکے یہ سن کر اُسنے توبہ کی فی الفور ہاتھ اس کا درست ہوگیا اور زمین نے اسکو چھوڑ دیا پھر جب بار دیگر سارہ خاتونؓ کی طرف نگاہ بد سے دیکھا جھٹ اندھا ہوگیا تب اس ملعون نے کہا کہ اے بی بی میرے حال پر دعا کر میں نے اس کام سے توبہ کی جب آپنے دعا کی آنکھیں اسکی اچھی ہوگئیں پھر غلبہ شیطانی سے عہد شکنی کی اور چاہا کہ پھر آپ پر دست انداز ہووے اُسیوقت تمام بدن اسکا خشک اور شل ہوگیا اور آنکھیں اُسکی جاتی رہیں پھر کہنے لگا اے بی بی دعا کر میں نے توبہ کی وہ بولیں کہ اے بدبخت یہ دعا میری نہیں بلکہ میرے صاحب کی ہے وہ خدا کا دوست ہے اگر وہ چاہے تجھے معاف کرے یا نہ کرے تب اُسنے کہا کہ حضرت ابراہیم کو یہاں لاؤ تب حضرت وہاں تشریف لے گئے وہ بولا اے حضرت مجھے معاف کیجئے تم پر میں نے بہت ظلم کیا اب میں نے توبۃ النصوح کی ہے حضرت نے فرمایا یہ میرے حکم سے نہیں ہے خدا کے حکم سے ہے جو رب ہے سارے جہاں کا دیکھو مرضی الٰہی کہ کیا حکم ہوتا ہے اُسیوقت جبرئیلؑ نے آکر فرمایا اے ابراہیمؑ خدا تعالیٰ نے تمہیں سلام کہا اور فرمایا ہے کہ جبتک وہ تمام ملک اور خزانہ اپنا تم کو نہ دیوے تم ہرگز اس سے راضی نہ ہونا تب حضرت نے اُس سے یہ بات کہی کہ میرا رب ایسا فرماتا ہے بادشاہ نے یہ سنکر تمام سلطنت اور خزانہ حضرت کو دے ڈالا تب حضرت نے اسکے حال پر دعا کی اور اسنے صحت پائی مروی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اُس مملکت کو دو حصے کرکے آدھا جو جانب کنعان کے تھا آپنے لیا اور باقی اُسے دیدیا پس بادشاہ نے ایک خادمہ دوشیزہ نیک روی خوبصورت لاکر سارہ خاتونؓ کو کہا اے بی بی میں نے تمہاری بے حرمتی کی اور تم کو میں نے دکھ اندیشہ کیا پس تمہارے عفو کے شکرانے میں یہ بی بی ہاجرہؓ کو تمہاری خدمت کے لئے دیا اور جو گناہ اور تقصیریں مجھ سے ہوئیں معاف کیجئے پس ابراہیم سارہ خاتونؓ اور بی بی ہاجرہ کو لیکر کنعان کو چلے راہ میں سارہ خاتونؓ اپنا حال جو بادشاہ کے وہاں گذرا تھا سو بیان کرنے لگیں حضرت نے فرمایا اے سارہؓ خاطر جمع رکھ کچھ اندیشہ مت کر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہماری آنکھوں کی سامنے سے پردۂ غیب اٹھا کر جو جو باتیں تم پر گذری تھیں مجھپر سب ظاہر کیں اور جو تم کرتی اور کہتی تھیں سو میں دیکھتا اور سنتا تھا بعد اسکے کہ سارہ خاتونؓ نے بی بی ہاجرہؓ کو حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں دیا یہاں ایک سوال ہے یعنے باوجود اسکے کہ جناب محمد مصطفےٰ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ اور حضرت ابراہیم کے درجے میں آسمان وزمین کا فرق ہے پس اسمیں کیا بھید تھا کہ جب کافروں نے حضرت عائیشہ صدیقہ پر تہمت دی تھی تو حق سبحانہٗ تعالےٰ نے رسول خدا اور عائیشہؓ کے درمیان سے پردہ نہ اُٹھایا بلکہ حضرت عائیشہ کی عصمت وپاکی سے حضرت کو خبر دی جواب یہ ہے کہ اگر حق تعالیٰ مابین اُن کے پردہ نہ رکھتا تو حضرت عائیشہ کو رسولؐ خدا دیکھتے تو اُس وقت منافق سب حضرت رسولؐ خدا پر طعن کرتے اور کہتے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنی بی بی حضرت عائیشہؓ کے حال سے آگاہ تھے لیکن باوجود اُسکے ان کے حال کو ظاہر نہیں کیا پس خداوند عالم کو یہ منظور تھا کہ حضرت عائیشہؓ کی عصمت کو وحی آسمانی سے ثابت اور متحقق کردی تاکہ اُمّ المومنین پر جنہوں نے تہمت دی تھی وے جھوٹے اور روسیاہ ہوں اور منافق ان کے حق میں پھر طعن نہ کر سکیں اور ابراہیم کے سامنے سے اللہ تعالےٰ نے پردہ اٹھالیا اور کہا کہ اے ابراہیم تو اپنی بی بی کو بچشم خود دیکھ لے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا اے سیدؐ عالم تو غائب رہ میں خود عائیشہؓ کا نگہبان ہوں پس ان دونوں کے بیچ میں از روئے مرتبے کے اتنا فرق ہوا کہ سارہؓ کے نگہبان حضرت ابراہیم خلیل اللہؐ تھے اور ام المومنینؓ کا پاسبان رب جلیل ہوا

قصہ سکونت کرنا ابراہیم علیہ السلام کا شہر فلسطین میں

غرض ابراہیم علیہ السلام شہر مذکور سے نکلکر بیت المقدس کی طرف گئے جس کو فلسطین کہتے ہیں وہاں جاکر پہنچے جبرئیلؑ نے آکر فرمایا اے ابراہیمؑ زمین کی طرف جتنا ہی دیکھو گے اتنا ہی فائدہ ہوگا تب حضرت نے دیکھا کہ اس جگہ میں آب رواں اور زمین نرم اور تمام درخت میوہ دار ہیں اور بغیر پانی کے فصل پیدا ہوتی ہے اور سارہ خاتونؓ نے حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں بی بی ہاجرہؓ کو دیا تھا ہاجرہؓ نام اسواسطے ہوا کہ جب بادشاہ سارہ خاتون رضی اللہ عنہا کے ساتھ بُرا قصد کرتا ہاتھ اُس کا خشک ہوجاتا بعد اُسکے اُسنے توبہ کی اور حضرت سارہؓ سے کہا کہ میرے پاس ایک خادمہ ہے آپ اسکو اپنی خدمت کیلئے لے جائیے اسلئے کہ جسوقت میں اُس پر بُرا قصد کرتا تھا اسوقت بھی ہاتھ میرا ایسا ہی شل ہوجاتا تھا اور خشک رہتا وہ بی بی ہاجرہؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دادی ہیں اُن کے بطن سے حضرتؐ کی نسل منسوب ہے پس ابراہیمؑ نے شہر مذکور میں مُقام کیا اور عمارتیں بنائیں اور ایک شخص سام بن نوحؑ کی اولاد میں سے خلیل اللہ کے زمانے تک بقید حیات تھے اُنہوں نے بھی حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ ملکر ملک آباد کیا اور بہت لوگوں کو حضرت نے شریعت سکھائی تب لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ہم کو ایک قبلہ چاہیئے تاکہ ہم اس طرف متوجہ ہوکر خدا کی عبادت کریں حضرت جبرئیلؑ نے رضائے الٰہی سے ایک پتھر بہشت سے لاکر اب جہاں

بیت المقدس ہے وہاں رکھدیا اور کہا اے ابراہیمؑ هٰذَا قِبْلَتُكَ وَقِبْلَةُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ بَعْدِكَ ترجمہ کہا جبرئیلؑ نے اے خلیل اللہ یہ تمہارا قبلہ ہے اور تمہارے بعد انبیاؤں کا قبلہ اور حدیث میں آیا ہے کہ چالیس ہزار پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی نسل سے ہیں اُن سب سے پہلے اسمٰعیلؑ اور آخر سب کے پیغمبر آخر زمان حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں پس وہ پتھر کو قبلہ رو کرکے خدا کی عبادت کرتے تھے اس پتھر کا نام صخرۃ اللہ ہے پس حضرت ابراہیمؑ وہاں رہتے اور اولاد اُن کی وہاں پیدا ہوئی اور فرمان الٰہی ہوا کہ اے ابراہیمؑ نمرود کے پاس جا اور اُسے لشکر سمیت میری طرف بُلا تب ابراہیمؑ نے خدا کے حکم سے زمین بابل میں جاکر نمرود لعین سے کہا کہ اے نمرود کہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ نمرود نے کہا اے ابراہیم تیرے خدا سے مجھے کچھ حاجت نہیں دیکھ مملکت آسمان کی تیرے خدا سے چھین لیتا ہوں ابراہیمؑ نے کہا اے ملعون تو آسمان پر کس طرح جائیگا اُسنے کہا کہ میں اسکی تدبیر کرتا ہوں تب اس ملعون نے حکم کیا کہ چار گدھ کو پالیں جبکہ چاروں اونٹ کے برابر ہوئے ایک تابوت بنوا کر متردد ہوا کہ اب کیا کروں اتنے میں شیطان مردود ان کے ہمنشینوں میں آکر بیٹھا اور اس سے کہا کہ تابوت کے چاروں کنارے میں چار گدھوں کو باندھو اور ایک رات تک انہوں کو بھوکے رکھو بعد اسکے ہر ایک کے سامنے اوپر کیطرف گوشت باندھکر لٹکادو جب گوشت کھانے کا قصد کریں گے تب تجھکو آسمان کی طرف لے اُڑیں گے تب تھوڑے عرصہ میں تابوت سمیت تجھے آسمان پر پہنچا دینگے تب اسوقت ملک آسمان تیرے دخل میں آجائے گا اور اپنے ساتھ ایک مصاحب کو بھی لے لیجیو جب ایک روز اوپر گذرے گا روڑے اور پہاڑ روئے زمین کے ایکساں معلوم دینگے پھر دوسرے دن تمام عالم دریا کی مانند نظر آوے گا اُسوقت سمجھو کہ آسمان پر پہونچا ابلیس نے جو کہا سو نمرود مردود نے سُنا اور ویسا ہی کیا اور ایک مصاحب کو اپنے ساتھ لیکر اس تابوت پر سوار ہوکر آسمان کی طرف چلا جب بلند ہوا تیر کو کمان سے لگا کر چاہا کہ آسمان کی طرف لگا دے اس وقت اسکے مصاحب نے کہا کہ اے نمرود تو یہ کیا کرتا ہے اس مردود نے کہا کہ آسمان کے خدا کو تیر لگا کر ملک آسمان اس سے چھین لیتا ہوں اُسنے کہا اے نمرود تو جسکو تیر لگایا چاہتا ہے وہ خدا اس لائق نہیں ہے وہ وہ خدا ہے جس کو ابراہیم خلیل اللہ پوجتا ہے نام اس کا قہار و جبار ہے اور تو تو سب سے بدبخت ہے تب نمرود پلید نے غصہ میں آکر اُسکو وہاں سے ڈھکیل کر گرا دیا تب فوراً اللہ کے حکم سے جبرئیلؑ آکر اسکو بحساب و کتاب بہشت میں لے گئے پس نمرود مردود نے آسمان کی طرف تیر لگایا اسوقت جناب باری سے حکم آیا اے جبرئیلؑ نمرود کے تیر کو لیکر مچھلیؑ کی پشت میں لگا کر نمرود کی طرف ڈال دے تاکہ کوئی دشمن بھی میری درگاہ سے محروم نجائے تب جبرئیلؑ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے کہ اس تیر کو تیرے پیٹھ کے خون سے آلودہ کرکے نمرود کیطرف ڈال دوں تاکہ وہ خدا کی درگاہ سے ناامید نہ جاوے یہ سنکر مچھلی نے درگاہ الٰہی میں بزاری عرض کی کہ الٰہی اس بے گناہ کو دشمن کے تیر سے مارتا ہے تب ندا آئی اے مچھلی جو رنج کہ اب تو کھینچی ہے

بار دیگر تجھ پر تکلیف نہ ہوگی پس جبرئیلؑ نے نمرود کے تیر میں مچھلی کا لہو لگا کر اس ملعون کی طرف ڈالدیا جب نمرود نے اپنے تیر کو خون آلودہ دیکھا تب خوش ہوکر کہا کہ مقصد میرا حاصل ہوا اب آسمان کے خدا کو میں نے مارڈالا پس جو گوشت کہ اوپر کی طرف باندھا تھا پھر تابوت کی نیچے کی طرف باندھ دیا پھر جب گدھوں نے گوشت دیکھا نیچے کی طرف قصد کیا فوراً زمین پر آپہنچا اور تمام لوگوں پر فزع آگیا اور بیہوش ہوگئے بعد ایک ساعت کے ہوش میں آئے اور سب کے سب جُدی جُدی زبانیں کرنے لگے اور انمیں کوئی ایک دوسرے کی باتیں نہیں سمجھتا تھا کہ خدائیتعالےٰ کی بات کو کسی سے معلوم نہ کرسکے اور ایک روایت ہے کہ جب نوحؑ جودی پہاڑ پر کشتی پر اُترے جو لوگ کہ حضرت کے ساتھ کشتی پر تھے انہوں نے ایک ایک گاؤں جدا گانہ آباد کیا تھا کہ نام اس کا ثمانیہ تھا وجہ تسمیہ اسکی نوحؑ کے قصہ میں بیان ہوچکی اُن لوگوں کو حضرت نے فرمایا کہ ہر شخص اپنی اپنی آبادی میں جا کر بسے اس بات کو کسی نے نہ مانا پس حضرت نے دعا کی تب ہر قوم میں جُدی جُدی بات پیدا ہوئی کسی کی بات کوئی نہ سمجھتا کہ یہ کیا کہتا ہے اس سبب سے سب متفرق ہوکر اطراف جہاں میں شہر آباد کر کر عمارت بنا کر بسے اور دوسرا قول یہ ہے کہ کشتی میں نوحؑ کے ساتھ کسی نے دشمنی پیدا کی تھی وے بولے جب نوحؑ کشتی سے اُتریگا ہم اُسکو مارڈالینگے وہ لوگ کشتی سے باہر نکلے تب خدائیتعالیٰ نے زبان ہر ایک کی مختلف کردی تا کہ کسی کی بات کوئی نہ سمجھے اور نوحؑ کے ساتھ دشمنی نہ کرسکے تب ہر ایک اپنے اپنے حال پر رہ گیا القصہ جب نمرود لعین آسمان پر سے زمین پر آیا حضرت ابراہیمؑ سے کہا دیکھ تیرے خدا کو میں نے مارڈالا میرے تیر میں جو خون لگا ہوا ہے یہ اسی کا نشان ہے اب تیرے خدا سے ملک آسمان میں نے چھین لیا حضرت ابراہیمؑ نے کہا اے نمرود میرے خدا کو کوئی نہیں مار سکتا ہے اور نہ وہ مرنیوالا ہے وہ سب پر قادر ہے وہ قہار ہے اور سب مقہور اور وہ رزاق ہے اور سب مرزوق اور وہ خالق سب مخلوق کا ہے پھر اس لعین نے کہا کہ اے ابراہیم تیرے خدا کا لشکر کتنا ہوگا تیرے خدا کو تو آسمان پر مار چکا ہوں اور اسکے لشکر کو بھی مار ڈالونگا حضرت نے اس سے کہا کہ میرے خدا کے لشکر کی خبر کوئی نہیں جانتا ہے سوائے اسکے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۔ ترجمہ اور کوئی نہیں جانتا تیرے ربّ کا لشکر مگر وہی نمرود نے سنکے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ میں اپنا لشکر جمع کرتا ہوں تو بھی اپنے خدا کا لشکر جمع کر تا کہ میرے ساتھ مقابلہ ہو حضرت نے فرمایا اے مردود تو اپنا لشکر جمع کر میرا خدا کُنْ فَیَکُوْنُ میں جمع کرے گا تب اس مردود نے مشرق اور مغرب اور روم اور ترکستان اور ہند سے تمام لشکر و فوج بلا کر جمع کیا تین سو فرسنگ یعنے نو سو کوس تک اسکے لشکر کی چھاؤنی پڑی تھی ساٹھ برس تک اسی خیال باطل اور فکر بیہودہ میں پڑا رہا تمام لشکر و فوج زمین بابل میں لاکر جمع کیا حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ اے پلید خدا سے شرم کر کہ تمام مخلوقات کا خالق و رازق ہے اُس سے ذرا ڈر اور اپنا خالق جان کہ اس نے تجھے دنیا میں سلطنت دی اور آخرت میں بھی وہی دینے والا ہے اس پلید نے کہا کہ مجھے تیرے خدا سے کچھ حاجت نہیں تب حضرت نے خدا سے دعا مانگی اے

بار آلہ یہ ملعون نافرمان تیرے ساتھ مقابلہ کیا چاہتا ہے تو اسکو ہلاک کر تب جبرئیلؑ آئے اور حضرت کو کہا کہ تمہاری دعا
مقبول ہوئی پس نمرود نے ساٹھ لاکھ سوار زرہ پوش تیار کر کے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ تیرے خدا کو اگر طاقت ہے تو کہدے
کہ دنیا کی بادشاہی ہم سے چھین لے مگر پہلے میری فوج سے آکر لڑے تب حضرت نے جناب باری میں عرض کی حکم آیا کہ
تو کیا مانگتا ہے حضرت نے کہا تیری مخلوقات میں سے مچھر ادنیٰ ضعیف اور ہر جانور کی خوراک ہے میں اُسے مانگتا ہوں
فرشتوں کو حکم ہوا کہ مچھروں کو چھوڑ دویں اور اُسی وقت فرشتوں کو فرمان ہوا کہ تم کوہ قاف میں جا کر مچھروں کے سوراخوں
میں سے ایک سوراخ کھولدو فرشتوں نے عرض کی الٰہی کتنے مچھر چھوڑیں حکم ہوا کہ ساٹھ لاکھ تاکہ ہر ایک سوار کے مقابلہ
میں لشکر نمرود کے ایک ایک ہوجائے تو نمرود اپنی قوت اور شجاعت کو دیکھے اور معلوم کرے فرشتوں نے حکم الٰہی سے جا کر
ایک سوراخ اسمیں سے کھولدیا تب مچھر ابر کے مانند زمین بابل میں جہاں انکی لشکر گاہ تھی جا پہنچے جناب باری کا حکم ہوا
اے مچھرو تمہاری خوراک نمرود کے لشکروں کو اور اسکو میں نے کردیا تم جا کر کھاؤ تب حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اس سے
جا کر کہا اے نمرود دیکھ میرے خدا کی فوج آپہنچی ہے جب نمرود نے دیکھا کہ مانند ابر سیاہ کے ہوا پر کچھ چلا آتا ہے تب اس
لعین نے اپنے سپاہیوں کو کہا کہ ہاں ہوشیار رہو علم کھڑا کرو اور نقارہ بجاؤ اُنہوں نے ویسا ہی کیا اور کہتے ہیں کہ شور و
غلغلہ سے نمرود کے لشکروں کی زمین پر زلزلہ پڑگیا تھا تب فوج الٰہی آپہنچی وہ شور و غل آدمیوں کا مچھروں کی آوازوں
سے کم ہوگیا اور جہان پر فزع پڑگیا اور مچھروں کے غل سے جہاں پر ہوا اور خروش کوس اس مردود کا جاتا رہا اور ہر سوار
کے سر پر ایک ایک مچھر بیٹھ گیا اور سونڈھ اپنی اُنہوں کے سروں میں چبھا چبھا کر مغز اور گوشت اور پوست اور رگ اور
آنت اور خون سواری سمیت سب کا سب کھا گئے اور خدا کے فضل سے مچھر ذرا بھی ماندے نہوتے اور دوسری روایت
ہے کہ ہڈی تک اُن کی کھا گئے تھے اس ملعون کی لشکر گاہ میں ایک آدمی باقی نہ تھا اور ایک مچھر کانا لنگڑا تھا الغرض ہر
عضو میں اُسکے نقصان تھا وہ سردار مچھروں کا تھا اس نے خدا کی درگاہ میں عرض کی کہ الٰہی نمرود ملعون کو میرے ہاتھ
سے ہلاک کر تو اسکے عوض مجھے ثواب ملے پس خدا نے قبول کیا جب نمرود مردود اکیلا گھر کی طرف بھاگا لشکر گاہ سے اور
بالاخانے میں حرم بابل کے بیٹھکر یہ تشویش کر رہا تھا کہ ہمارا لشکر سب اسطرح مارا گیا اور ہم ایک مچھر کو بھی نہ مار سکے وہ
سردار مچھر جو لنگڑا اور ایک آنکھ کا کانا تھا اس مردود کے زانو پر جا بیٹھا اسے دیکھکر اُس نے اپنی جورو سے کہا کہ اسی
طرح کے جانور آکے سب ہمارے لشکر کو کھا گئے اگرچہ یہ ضعیف تھے تسپر بھی ہم نہ مار سکے یہ کہکر چاہا کہ اُسکو پکڑے اتنے
میں وہ مچھر اس پلید کی ناک میں گھسا اور دماغ میں جا کر مغز کھانے لگا وہ مردود اس عذاب میں گرفتار ہوا کہ جس کا
چارہ کچھ نہ ہوسکا چالیس دن رات تک اسی طرح گذرے کہ جب اسکے دوست آشنا یا نوکر چاکر میں سے کوئی اُسکے سر پر لکڑی
یا کفش کاری کرتا تو اُسکے صدمے سے کچھ مچھر مغز میں ذرا دم لیتا تب اُس مردود کو ذرا سا چین ہوتا بعد چالیس دن رات

کے وحی نازل ہوئی کہ اے ابراہیمؑ تو نمرود کے پاس جا اور میری طرف اُسکو بلا اور راہ بتا تاکہ اُس کا بھلا ہو تب حضرت نے خدا کے حکم سے نمرود کے پاس جاکر کہلا اے نمرودُ تو کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاہِیْمُ رَسُوْلُ اللّٰہِ نمرود نے کہا کہ وہ اور تو کون ہے کہ میں گواہی دوں اُسکی وحدانیت اور تیری رسالت پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے گھر کی سب چیزیں گواہی دیویں کہ خدا ایک ہے اور میں رسول اُس کا تب تو ایمان لائے گا پس اتنے میں تمام فرش و فروش اور چھپر پردے اور آلات اور اثاث البیت غرض سب شے نے آواز بلند اور زبان فصیح سے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ اِبْرَاہِیْمُ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ نمرود نے حکم کیا کہ تمام اسباب و آلات گھر کا جلا کر دریا میں ڈالدو ویسا ہی کیا تب پلید نے حضرتؑ سے کہا کہ پھر کون بولے گا کہ تیرا خدا ایک ہے اور تو رسول برحق حضرتؑ نے فرمایا کہ تمام در و دیوار اور ستون اور مکانات اور سب چیزیں اسکی شہادت دیگی اُسیوقت سب نے باواز بلند زبان فصیح سے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ وَاِبْرَاہِیْمُ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر نمرود نے ان سب شے کو یعنی در و دیوار و مکان اور ستون سب کھدوا کر جلا دیا پھر نمرود نے حضرت سے کہا کہ اب کون بولے گا حضرت نے فرمایا تیرے بدن کی پوشاک گواہی دیگی پھر کپڑے نے گواہی دی اس کو بھی اس مردود نے اُتار کر جلا دیا پھر پلید نے حضرت سے کہا اور کون بولے گا تب تب جبرئیلؑ نازل ہوکر خلیل اللہؑ سے کہنے لگے اے ابراہیم تمام کافروں نے موت کیوقت خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا تھا مگر یہ مردود کافر ہرگز ایمان نہ لائیگا قیامت تک اسپر عذاب شدید ہوگا اور حدیث میں آیا ہے کہ جسوقت عبداللہ بن مسعودؓ نے ابوجہل کا سر کاٹنا چاہا اُسوقت ابوجہل نے کہا اے عبداللہؓ تو اپنے محمدؐ سے کہہ کہ جب سے میں اُسکو دشمن جانتا ہوں تب ہی سے یہی بولتا ہوں کہ وہ رسول خدا کا نہیں پس قیامت کے دن حشر کے میدان میں حضرت بلالؓ حبشی جب نماز کیلئے اذان دینگے اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یہ سنکر ابوجہل وہاں بھی بولیگا کہ محمدؐ رسول اللہ خدا کا رسول نہیں پس یہ دونوں مردود ابوجہل اور نمرود دنیا میں بڑے کافر تھے اور آخرت میں بھی عذاب ہمیشہ اُنپر ہے حضرت جبرئیلؑ نے آکر حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ اس ملعون کی اجل آچکی ہے باقی نہیں جس گھڑی اسکی ناک سے وہ مچھر نکلکر چلا گیا وہ مردود وہیں مرگیا اور جہنم واصل ہوا قیامت تک عذاب میں رہیگا اور ایک روایت ہے کہ نمرود کے سر پر سونٹا مارنے کے لئے ایک نوکر مقرر تھا جب شب و روز اُسکو سونٹا لگایا کرتا تب اسکو کچھ قرار و آرام ہوتا اسیطرح جب سات دن لگاتے لگاتے چالیس دن گذرے تب نوکر اسکا ناچار ہوا آخر غصہ ہوکر ایکہی دفعہ زور سے ایک سونٹا ایسا مارا کہ سر اس مردود کا دو ٹکڑے ہوگیا بھیجا نکل پڑا اور جان اسکی نکلگئی وہ جہنم میں داخل ہوا اور وہ مچھر مغز کھا کر مانند مرغ کے بڑا ہوا تھا سر سے نکلکر چلا گیا

قصہ حضرت خلیل اللہؑ کی مراجعت کے بیان میں

جب نمرود واصل جہنم ہوا اسکی قوم میں جو لوگ موجود تھے سب حضرت ابراہیمؑ کے پاس آکر کہنے لگے کہ آجتک یہ ملک نمرود پلید

کا تھا اب تمہارا ملک ہوا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو ملک سے کچھ کام نہیں یہ ملک ہمیشہ ملک بیزوال کا ہے اور میں بندہ بازوال اس بیزوال کا ہوں ملک مصر و عجم بادشاہوں کی جگہ ہے اور ملک شام نبیوں کی جگہ ہے شام میں جا رہوں گا لوگوں نے کہا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ شام میں جا رہینگے تب حضرت شام کی طرف راہی ہوئے رحیبہ نام ایک جگہ ہے وہاں آپہنچے اس ملک اور شہر کو رونق بخشی اور وہانسے فرات کے کنارے آپہونچے وہاں بھی ایک شہر آباد کیا نام اس کا رقیہ رکھا پھر وہانسے حلب میں تشریف لائے وجہ تسمیہ حلب کی یہ ہے کہ شب کو وہاں دودھ دوہا کرتے تھے اور وہاں سے حلب احمر میں اور وہاں سے یمن میں آئے کہ جہاں کے بادشاہ نے حضرت ہاجرہؓ کو دیا تھا وہ بادشاہ حضرت کے پاس دین مسلمانی سے مشرف ہوا اور جو آتے دین اسلام سے مشرف ہوتے پھر وہانسے دمشق میں آئے اور وہاں کے لوگوں کو بھی طریقہ اسلام کا بتا کر شہر طیب میں آوارد ہوئے اور وہاں کے اہل شہر حضرت کے آنے سے بھاگ کے پہاڑوں میں جا رہے مسلمان سب وہانسے غنیمتیں لیکر حضرت کے ساتھ کنعان میں آپہنچے وہاں ایک نہر جاری دیکھی حضرت نے فرمایا کہ اس کا پانی سات جگہوں میں جا گرتا ہے ملادوقا مورو خسایم وزعوم اور مانند اسکے اور وہاں کے آدمی فعل ردلیف ہیں یعنی مرد کے ساتھ مرد اور عورت کے ساتھ عورت فعل بد کرتے ہیں اور رہزنی کرکے لوگوں سے مال چھین لیتے ہیں یہ لوگ اسی فعل پر رہے اور مرگئے یہ شہرستان قوم لوطؑ تھا پھر وہاں سے بیت المقدس میں تشریف لائے تب سارہ خاتونؓ نے حضرتؑ کے آنے سے از راہ خوشی کے دو سو دینار فقرا کو تصدق کئے اور تمام شہر کے لوگ خوش اور مسرور ہوگئے تقدیر الٰہی سے ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہؓ کے ساتھ اسی شب کو مباشرت کی تھی اور نور پیشانی سے حضرت کی ہاجرہؓ کی پیشانی پر ظاہر ہوا بعدہٗ وہاں سے اٹھکر حضرت سارہ خاتونؓ کے پاس تشریف لے گئے تب حضرت سارہؓ نے اس حال سے واقف ہوکر حضرت ہاجرہؓ کے کان چھید دیئے پس حضرت ہاجرہؓ کے کان چھیدنے سے اور بھی زیادہ خوبی آگئی سارہؓ نے کہا واہ واہ اس عیب نے اور بھی خوبصورتی بخشی پھر غصہ ہوکر اُن کا ختنہ کردیا تب اللہ کا حکم ہوا کہ اے ابراہیمؑ میں نے تمام زن و مرد پر یہ سنت ہاجرہؓ کی جاری رکھی کہ سب اُمت انکی قیامت تک پیروی کرے حضرت سارہؓ کو اور غیرت پیدا ہوئی حضرت ابراہیمؑ سے بولیں کہ مجھ کو برداشت نہیں ہے کہ ہاجرہؓ کو فرزند ہو اور مجھکو نہ ہو جب نو مہینے گذرے تب ہاجرہؓ سے حضرت اسمعیلؑ تولد ہوئے بعدہٗ سارہؓ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ اگر ہاجرہ یہاں رہیگی تو میں نہ رہونگی یہانسے کہیں چلی جاؤنگی نہیں تو انکو یہاں سے کہیں ایسی جگہ پر بھیجا کر رکھو کہ میوے اور آبادانی نہ ہو تاکہ یہ آرام نہ پاویں اور میں اسے نہ دیکھوں ابراہیمؑ اس بات کو سنکر بہت متردد متفکر ہوئے اتنے میں جبرئیلؑ نے آکر فرمایا اے ابراہیمؑ سارہؓ جو کہتی ہیں سو کرو پس حضرت ہاجرہؓ اور اسمعیلؑ ذبیح اللہ کو ایک اونٹ پر سوار کیا اور آپ بھی ایک اونٹ پر سوار ہوکر بیت المقدس سے نکلکر اب جہاں خانہ کعبہ

ہے وہاں آ پہونچے تب حضرت نے ہاجرہؑ کو کہا کہ تم یہاں ذرا ٹھہرو میں آتا ہوں ہاجرہؑ اسمٰعیلؑ کو لیکر وہاں بیٹھی رہیں
اور ابراہیمؑ دلگیر ہوکر آنسو بہاتے ہوئے شام کی طرف تشریف لیگئے جب دو گھڑی گذریں دیکھا حضرت ابراہیمؑ تشریف
نہ لائے اور آفتاب گرم ہوا سر پر گرمی پہونچی مارے پیاس کے حضرت ہاجرہؑ کوہ صفا و مروہ کی طرف دوڑیں کہیں
پانی نہ دیکھا اسی طرح پانی کے لئے صفا سے مروہ مروہ سے صفا پر سات مرتبہ دوڑیں پانی نہ پایا حیران رہیں اور
یہ دوڑنا صفا و مروہ کا سات دفعہ اہل سُنت وجماعت کے مذہب میں حاجیوں پر قیامت تک سُنت ہاجرہؑ کی جاری
رہی کہ سات مرتبہ دونوں پہاڑوں کیطرف حاجی سب دوڑتے ہیں جب حضرت اسمٰعیلؑ کو ہاجرہؑ اس میدان میں کہ اب
جس جا پر چاہ زمزم ہے لٹا کر پانی کے لئے صفا و مروہ کی طرف دوڑیں اور پانی نہ پایا چہرے کا رنگ متغیر ہوا تب حضرت
اسمٰعیلؑ کے پاس آکے دیکھا کہ پیاس کے مارے جس جا پر حضرت اسمٰعیلؑ نے زمین پر دونوں پیروں کے پاشنے مارے تھے
پانی کا فوارہ جاری ہے اور پانی زمین پر رواں ہوا تب ہاجرہؑ شاد ہوکر کہنے لگیں کہ الحمدللہ یہ مبارک فرزند اللہ نے
مجھکو عنایت کیا پس وہی پانی پی کر سیر ہوئیں اور خاک اور پتھر لاکر چاروں طرف سے اس پانی کو بند کیا روایت کیگئی
ہے کہ حضرت ہاجرہؑ وہ پانی اگر بند نہ کرتیں تو وہ پانی مکے کے ملک میں قیامت تک جاری رہتا پس جو کھانے پینے کا تھا کھا
لیا اتفاقاً ایک روز سوداگروں کا قافلہ پانی کی تلاش کرتا ہوا معہ مواشی پیاسا صفا پر آیا دیکھا کہ ایک عورت پانی کے
کنارے بیٹھی ہے ان سبھوں نے اُس جائے پر کبھی پانی نہ دیکھا تھا متعجب ہورہے اور آگے بڑھ کے حضرت ہاجرہؑ کے
پاس گئے اور بولے تم کون ہو یہاں کیوں بیٹھی ہو حضرت ہاجرہؑ نے جو حال آپ پر اور حضرت اسمٰعیلؑ پر اور ماجرہ پانی کا گذرا
تھا سب سرگذشت انہیں کہہ سنائی وے بولے اگر اجازت ہو تو تمہارے پاس ہم بود و باش اختیار کریں اور پانی کے عوض
ہر سال تم کو عشر دیویں تاکہ ہم کو پانی حلال ہو حضرت ہاجرہؑ نے فرمایا اچھا تب وے وہاں آئے اور خیمہ کھڑا کیا اونٹوں
اور بکریوں کو چراگاہ میں چھوڑ دیا بہت دنوں تک وہاں رہے اس عرصہ میں حضرت اسمٰعیلؑ بالغ ہوئے اور حضرت ہاجرہؑ
پشم بن کرکے اپنی قوت کرتی تھیں اسی طرح ایک مدت گذری ایک روز حضرت خلیل اللہؑ کو حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کے
دیکھنے کی آرزو ہوئی کہ خدا جانے وے دونوں کس حال میں ہیں تب حضرت سارہؑ سے خلیل اللہؑ نے اجازت مانگی حضرت
سارہؑ نے اجازت دی اور حضرت سے عہد لیا کہ تم وہاں سواری پر سے نہ اُترنا اور جلدی دیکھکر وہاں سے چلے آنا یہ عہد
کرکے حضرت نے بیت المقدس سے نکلکر بیابان کی راہ لی جب مکے میں جا پہنچے قوم عرب کو دیکھا کہ اونٹ اور بکری چراتے
ہیں اور کسی کو دیکھا بیٹھے ہوئے اور کوئی پھرتا ہے حضرت ابراہیمؑ کو کسی نے نہ پہچانا مگر ہاجرہؑ دور سے دیکھکر حضرت کو استقبال
کرکے لائیں لیکن حضرت ابراہیمؑ نے اپنے عہد کا خیال کرکے اونٹ پر سے زمین پر پاؤں نہ رکھا ہاجرہؑ نے اسمٰعیلؑ کو بلا کر کہا
دیکھو تمہارے باپ آئے ہیں انہوں نے آکے دیکھا اور بہت خوش ہوئے اور اسوقت حضرت اسمٰعیلؑ کچھ بڑے ہوئے تھے اور

ہاجرہؑ نے حضرت سے کہا کہ سواری پر سے اُترو کہ ہاتھ پاؤں دُھلادیں تب حضرتؑ نے کہا کہ سارہؓ نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ سواری سے نہ اترنا تب حضرت ہاجرہؑ نے ایک پتھر لادیا اور اس پر ایک پاؤں رکھکر دُھلادیا اور دوسرا پتھر لادیا اس پر دوسرا پاؤں رکھا تب ہاتھ پاؤں سب دُھلادیئے جس پتھر پر حضرت نے قدم رکھا تھا اب وہ مقام خلائق کا مصلّٰی ہے جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی پس ابراہیم علیہ السلام اون کو دیکھکر بیت المقدس کو تشریف لے گئے حضرت سارہؓ کے پاس مہمان سرا بناکر خلق اللہ کی دعوت و مہمانداری کرتے رہے

قصہ قربانی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا

حدیث میں آیا ہے کہ ایک شب حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ اے ابراہیمؑ اوٹھ قربانی کر تب حضرت نے فجر کو اُٹھکر دو سو اُونٹ ذبح کئے اسی طرح تین دن تک خواب دیکھا تینوں دن دو دو سو اونٹ قربانی کئے پھر چوتھی شب کو خواب میں دیکھا کہ اپنے فرزند اسمٰعیلؑ کو قربانی کر سبحان اللہ سچ ہے کہ خواب پیغمبروں کا بمنزلہ وحی کے ہے فجر کو نیند سے اُٹھکر حضرت سارہؓ خاتون سے کہا کہ آج مجھکو خواب میں حکم ہوا ہے کہ اپنے فرزند کو قربانی کر اسمٰعیل کے سوائے کوئی فرزند میرا نہیں تم کہو تو میں وہاں جاکر اللہ کی راہ پر اُن کو قربانی کروں اور خدا کا حکم بجالاؤں حضرت سارہؓ نے کہا کہ بہت اچھا اللہ کی راہ پر فدا کرو بعد اُسکے حضرت خلیل اللہ شتر پر سوار ہوکر ہاجرہؓ کے پاس آپہونچے اُسوقت حضرت اسمٰعیلؑ کی عمر نو برس کی تھی حضرت ابراہیم نے ہاجرہؓ کو فرمایا کہ اسمٰعیلؑ کے سر کو کنگھی کرکے بال اسکے مشک و عنبر سے خوشبودار کرو اور سُرمہ آنکھوں میں لگاکر پاکیزہ کپڑے پہنادو کہ میرے ساتھ دعوت میں جائے گا تب ہاجرہؓ نے انکو نہلا دھلا کر کپڑے پہناکر کہا کہ تم اپنے باپ کے ساتھ ضیافت میں جاؤ حضرت چھری و رسّی آستین کے نیچے چھپاکر ہاجرہؓ کے سامنے سے نکل آئے اور اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ باپ کے پیچھے چلے اسوقت شیطان لعین آکر حضرت ہاجرہؓ سے بولا کہ اسمٰعیلؑ تمہارا کہاں ہے آپنے فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ ضیافت میں گیا ہے شیطان نے کہا کہ افسوس اُس بیچارے کو ذبح کرنے اس کا باپ لے گیا حضرت ہاجرہؓ نے کہا معاذ اللہ تم نے سنا ہے کہ کبھی باپ نے بیٹے کو بے گناہ مارا ہے ابلیس نے کہا کہ خدا نے اُسے حکم کیا ہاجرہؓ نے کہا خدا کا فرمان ہے تو میں بھی اسکی رضا پر راضی ہوں پس ابلیس حضرت اسمٰعیلؑ کے پاس آیا اور کہا کہ ہنوز یہ لڑکا ہے البتہ راہ سے بہکا سکونگا تب کہا اے اسمٰعیلؑ تو کہاں جاتا ہے آپنے کہا باپ کے ساتھ ضیافت میں جاتا ہوں شیطان نے کہا نہیں تم کو ذبح کرنے کو لئے جاتا ہے حضرت ذبیح اللہ نے شیطان کو جواب دیا کہ کبھی باپ کا بیٹے کو بیگناہ مارتے تم نے سُنا ہے ابلیس نے کہا اُسکو خدا نے حکم دیا ہے تب اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ نے اس سے کہا کہ اگر خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے تو ہزار جان میری اسکی راہ پر فدا ہے جب دونوں بزرگ دور تک نکل گئے تب اسمٰعیلؑ نے

کہا اے باپ میرے مجھے اب کہاں لئے جاتے ہو حضرت نے فرمایا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ترجمہ پھر جب اسکے ساتھ دوڑنے پہنچا کہا اے بیٹے میں نے خواب دیکھا ہے کہ تجھکو ذبح کرتا ہوں پس دیکھ کیا دیکھتا ہے تو یعنے اس امر میں تم کیا کہتے ہو اسمعیلؑ نے کہا کہ اے باپ خدا کے دوست رات کو نہیں سوتے ہیں آپ بھی اگر نہ سوتے تو یہ سعادت دارین کیونکر حاصل ہوتی حالانکہ آپ دوست خدا کے کہلاتے ہیں آپکو سونے سے کیا کام یہ بڑی سعادت ہے جب آپ سوئے تب پائی قولہ تعالےٰ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ترجمہ حضرت اسمٰعیل نے کہا اے باپ کرڈال جو تجھکو حکم ہوتا ہے سو پائے گا اگر اللہ نے چاہا مجھکو صبر کرنیوالوں سے فائدہ فرمایا کہ ذالحجہ کی آٹھویں شب کو خواب میں دیکھا کہ بیٹے کو ذبح کرتا ہوں صبح کو فکر میں رہے کہ اسکی تعبیر کیا ہوگی پھر نویں شب کو دیکھا ذبح کرتے تو پہچانا کہ ذبح ہی کرنا ہے پھر تدبیر میں رہے پھر دسویں شب بھی وہی خواب دیکھا تب بیٹے سے کہا اور اُنہوں نے قبول کرلیا اس باپ اور بیٹے پر ہزار رحمت ہے اسمٰعیلؑ نے فرمایا اے باپ جلدی کرو جو اللہ نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ مجھکو تم صابروں سے پاؤگے میں اس کا مطیع ہوں نافرمان نہیں ہوں اے باپ جلدی کیجئے شیطان وسوسہ نہ ڈالے کیونکہ وہ چاہتا ہے مجھے راہ سے بھٹکا دے حضرت نے فرمایا کہ اس ملعون پر پتھر مار تب باپ بیٹے دونوں نے اس پر پتھر پھینکے اب حاجیوں کو سنّت ہے کہ سات سات مرتبہ حج کے دنوں میں اسطرف پتھر پھینکیں بعدہٗ ابراہیمؑ اور اسمعیل علیہما السّلام اس جگہ پر جا پہنچے اب جسکو منا بازار کہتے ہیں حاجی سب وہاں قربانی کرتے ہیں پھر حضرت ابراہیمؑ نے بیٹے سے کہا اب کیا صلاح ہے وہ بولے کہ ہزار جان میری خدا کی راہ پر تصدّق ہے عین شکر ہے آپنے خواب میں دیکھا سو شتابی کیجئے امر الٰہی بجالائے **بیت** مقیدّ ہوئے امر سبحان کے ✦ ہوئے دونوں راضی وہ قربان کے ✦ قولہ تعالیٰ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ترجمہ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور پچھاڑا اسمٰعیلؑ کو ماتھے کے بل تا بیٹے کا منہ سامنے نظر نہ آوے کہ محبت جوش کرے کہتے ہیں کہ یہ بات بیٹے نے سکھائی آگے اللہ نے نہیں فرمایا کہ کیا گذرا یعنے کہنے میں نہیں آتا جو حال گذرا اُن کے دل پر اور فرشتوں پر اسمعیل نے فرمایا اے باپ ہماری تین وصیتیں ہیں پہلے ہاتھ پاؤں میرے مضبوط باندھو کہ جان نازک ہے چھری کے زخم کے مارے جنبش میں نہ آجاؤں خدانخواستہ اگر ایک قطرہ خون کا تمہارے کپڑے میں لگ جاوے تو میں قیامت کے دن گناہ میں گرفتار ہو جاؤں عذاب خدا برداشت نہ کرسکوں گا اور دوسری یہ ہے کہ میرا منہ زمین کی طرف کرلیجیو تاکہ منہ میرا تم کو نظر نہ آوے اور میں بھی تمہاری طرف نظر نہ کرسکوں تاکہ آپسمیں محبت جوش نہ کرے اور تمہارے اور ہمارے درمیان قصور کا سبب نہ ہووے اور تیسری یہ کہ جب آپ گھر کی طرف تشریف لیجائیں گے میری والدہ دلجلی کی

خدمت میں سلام کہدینا اور کپڑا خون آلودہ انکو دینا یہ نشان تسلی کا ہے اسلئے کہ دوسرا فرزند اور نہیں ہے تب حضرت ابراہیمؑ
آستین میں سے رسّی نکال کر ہاتھ پاؤں انکے مضبوط باندھے اور منہ زمین کی طرف کر لیا پھر حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا اے
باپ ہاتھ میرے کھولدے جو بندہ کہ بھاگنے والا ہے اسکے ہاتھ باندھکر خدا کی درگاہ میں لاتے ہیں لیکن ابراہیمؑ نے نہ کھولے
گلے پر چھری چلائی اور زور کیا مگر کچھ نہ کٹا حضرت اسمٰعیل نے کہا چھری پشت سے ذبح کرتے ہو جو کاٹتی نہیں تب
حضرت ابراہیمؑ نے چھری پر خوب زور کیا پھر بھی ذبح نہ ہوا پھر اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ نے فرمایا اے باپ چھری کی نوک گلے
میں دباکر زور کرو شاید کہ کٹے حضرت نے ویسا ہی کیا پسر بھی نہ کٹا چھری دستے کے اندر اور دستہ حلق پر رہ گیا کچھ
کارگر نہ ہوئی تب حضرت نے غصہ میں آکر چھری کو زمین پر ڈالدیا چھری نے کہا اے حضرت خدا نہیں کہتا ہے کہ کاٹ
مجھے کہتا ہے مت کاٹ وہ نہیں ایک دفعہ فرماتا ہے مجھکو دس دفعہ منع کرتا ہے اور حکم اللہ کا بہتر ہے تمہارے
حکم سے اس گفتگو میں تھے اتنے میں پیچھے سے ایک تکبیر کی آواز آئی بولا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور جبرئیلؑ کو دیکھا کہ آواز کرتے ہوئے آئے قولہ تعالیٰ وَنَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰاِبْرَاھِیْمُ
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا ۚ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ۝ وَفَدَیْنٰہُ
بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝ وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّہٗ
مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَبَشَّرْنٰہُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ ترجمہ اور پکارا ہم نے
اسکو یوں کہ ابراہیم تحقیق سچ کیا تو خواب کو تحقیق اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنیوالوں کو یعنی ایسے مشکل حکم
کرکر آزمانے میں پھر انکو قائم رکھتے ہیں تب درجے بلند دیتے ہیں بیشک یہی ہے صریح آزمانا اور چھڑا لیا ہم نے
اسکو بدلے قربانی کے یعنی بڑے درجے کا بہشت سے ایک دنبہ آیا حضرت ابراہیمؑ نے اپنی آنکھیں پٹی سے باندھ کر
چھری ایسے زور سے چلائی اللہ کے حکم سے گلا نہ کٹا حضرت جبرئیلؑ نے بیٹے کو سرکا دیا اور ایک دنبہ رکھدیا آنکھیں
کھولیں دیکھا تو اسکے بدلے میں دنبہ ذبح ہوا پڑا تھا اور باقی رکھا ہم نے اس پر پچھلی خلقت میں کہ سلام ہے ابراہیمؑ
پر ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنیوالوں کو وہ ہی ہمارے بندوں میں ایماندار اور خوشخبری دی ہم نے اسکو اسحٰقؑ
کی جو نبی ہوگا نیک بختوں میں اور برکت دی ہم نے اس پر اور اسحٰقؑ پر اور دونوں کی اولاد میں نیکی والے ہیں اور
بدکار بھی ہیں اپنے حق میں فائدہ پس معلوم ہوا کہ وہ پہلی خوشخبری اسمٰعیلؑ کی تھی اور سارا قصہ ذبح کا انہوں پر
تھا یہود کہتے ہیں کہ اسحٰق کو ذبح کیا لیکن خلاف ہے کیونکہ اسحٰقؑ کی خوشخبری کے ساتھ یعقوبؑ کی بھی خبر ہے اور
خبر ہے نبی ہونے کی یہ سنکر ابراہیمؑ سمجھے کہ ابھی دونوں باتیں ظہور میں نہیں آئیں ذبح کیونکر ہوگا بلکہ یہ دونوں کہا
دونوں بیٹوں کو دونوں سے اولاد بہت پہلی اسحٰقؑ کی اولاد میں نبی گذرے نبی اسرائیل کے اور اسمٰعیلؑ کی

اولاد میں عرب جسمیں ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے پس حق تعالےٰ نے فدیہ اُس کا ایک دُنبہ ابلق اور بلند دیا اور بعضوں نے روایت کی ہے کہ تمام بدن اس کا سفید تھا مگر سر اس کا سیاہ تھا اور مروی ہے کہ دُنبے کو ہابیل نے بھی قربانی کیا تھا بعد اس کے دو ہزار برس خدائیتعالےٰ نے اسے بہشت میں پال کر حضرت ابراہیمؑ کے وقت میں حضرت اسمٰعیلؑ کے عوض فدیہ بھیجا تھا کہ وہ نجات پاویں پس حضرت ابراہیم نے اُس دُنبے کو بعوض اسمٰعیلؑ کے ذبح کیا اور چمڑے سے اس کے دسترخوان بنوا کر خلق اللہ کو اس پر کھانا کھلوایا کرتے اور اسکی پشم سے حضرت سارہؓ نے ایک چادر بنوائی حضرت ابراہیم نے اس چادر کو تابوت سکینہ میں رکھدیا ایک دن جبرئیلؑ اس تابوت کو لیکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضرتؐ نے اس چادر کو حضرت امیر المؤمنین عمرؓ بن خطاب کو عنایت فرمائی تا کہ خرقہ بنا کے پہنیں اور وہ خرقہ مرقع انکی زندگی بھر رہا

قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کعبہ بنانے کا

حضرت ابراہیم نے جب قربانی سے فراغت کی حضرت اسمٰعیل کو ہاجرہؓ کے حوالے کر کے شکر خدا کا بجالائے اور حضرت سارہؓ کے یہاں تشریف لے گئے بعد چند روز کے جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا اے ابراہیم تم پر خدا نے سلام کہا اور فرمایا ہے کہ اس زمین میں ایک خانہ کعبہ واسطے اسکے بنا آپ نے عرض کیا کہاں بناؤں حکم آیا کہ اونٹ پر سوار ہو ایک ابر آوے گا تو اسکے ساتھ ساتھ جا وہ جہاں ٹھہریگا اور سایہ اسکا جہانتک گرے وہاں تک نشان دیکر وہیں تک کعبے کی بنا کیجیو تب اللہ کے فرمانے سے ویسا ہی کیا اور ایک روایت ہے کہ ایک سانپ نے آکر چاروں طرف حلقہ کیا اسی اندازے سے بیت اللہ بنایا اور دوسری روایت ہے کہ جبرئیلؑ نے آکر جہانتک بتادیا وہاں تک بنا کیا قولہ تعالیٰ

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ترجمہ اور جب ٹھیک کر دیا ہم نے ابراہیم کو ٹھکانا اُس گھر کا کہ شریک نکر میرے ساتھ کسی کو اور پاک رکھ میرا گھر طواف کرنیوالوں اور کھڑے رہنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنیوالوں کیواسطے کیونکہ اُمتوں میں رکوع نہ تھا یہ خاص اسی اُمت میں ہے تو خبر دی کہ آگے لوگ اسکو آباد کرنیوالے ہونگے تب ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ خداوندا کہاں سے پتھر لاؤں حکم آیا پانچ پہاڑوں سے یعنی کوہ لبنان اور حرا اور ابوقبیس اور صفا اور مروہ ان پانچوں پہاڑوں سے جبرئیلؑ پتھر لادیتے اور حضرت ابراہیمؑ کعبے میں لگا دیتے اور حضرت اسمٰعیلؑ مدد کرتے حکم ہوا اے ابراہیمؑ پہلے پتھر محراب میں مسجد کی رکھ آپنے بموجب فرمان آلہی کے محراب میں رکھا تب اسمیں نام محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکلا پھر داہنی طرف کعبے کے ایک پتھر رکھا اسمیں نام ابوبکر صدیقؓ کا نکلا بعدہٗ ایک

پھر اسکے بائیں طرف رکھا حضرت عمر بن خطابؓ کا نام اسمیں ظاہر ہوا اسی طرح اور دو پتھر لگائے حضرت عثمانؓ اور حضرت
علیؓ کرم اللہ وجہہ کے نام ان دونوں سے ظاہر ہوئے مطلب یہ ہے کہ جو کوئی نماز و حج بغیر محبت ان پانچوں کے
کرے گا عبادت اسکی درست نہ ہوگی اور بیت اللہ تیار ہونے کے بعد حضرت نے یہ دعا مانگی قولہ تعالیٰ

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ترجمہ
اور جب اٹھانے لگے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بنیادیں اس گھر کی تب بولے اے رب قبول کر ہم سے تو ہی ہے اصل
سننے والا اور جاننے والا اور کہا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا
اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ترجمہ اور جب کہا ابراہیمؑ نے اے رب کر اس شہر
کو امن و آرام کا اور روزی دے اسکے لوگوں کو میووں سے جو کوئی اُن میں یقین لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر
تب فرمایا اللہ نے قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ترجمہ فرمایا
اور جو کوئی منکر ہے اُسکو بھی فائدہ دوں گا تھوڑے دنوں پھر اسکو قید کر بلاؤنگا دوزخ کے عذاب میں کہ وہ بری
جگہ جانے کی ہے پس ابراہیمؑ شکر خدا کا بجالائے کہ اپنے ہاتھ سے بیت اللہ بنایا بعدہٗ جبرئیلؑ نے آکر فرمایا اے ابراہیمؑ
خدا تعالیٰ نے تم کو سلام کہا اور فرمایا ہے کہ تم نے بڑی محنت سے یہ گھر بنایا ہے ہمارے پاس اسکی قدر خرابؐ کے
آباد کرنے کی نہیں ہے حضرت نے فرمایا الٰہی وہ کیا ہے حکم ہوا کہ بھوکے پیاسے کو کھلانا پلانا اور ننگے کو پہنانا نزدیک
میرے اسکا مرتبہ رکھتا ہے جیسا کہ یہ گھر بنایا تو نے اور ہزار رکعت نماز ہر رکن میں اسکے تو نے ادا کی پھر ارشاد ہوا اے

ابراہیمؑ اس کی طرف لوگوں کو بلا قولہ تعالیٰ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ
مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ترجمہ اور پکار دے لوگوں میں حج کیواسطے کہ آویں طرف تیرے پیادے اور سوار دبلے دبلے
اونٹوں پر چلے آتے دور کی راہوں سے حضرت ابراہیمؑ نے عرض کی الٰہی کہاں تک میری آواز پہنچے گی اور کون سنے گا
حکم ہوا کہ تو پکار دے میں تیری آواز کو تمام مخلوقات کے کانوں میں کسی کو باپ کے صلب میں اور کسی کو ماں کے
رحم میں سنوا دونگا حضرت ابراہیمؑ نے ایک پہاڑ پر چڑھکر پکارا کہ لوگو تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے حج کو آؤ جن کی
قسمت میں حج تھا ایک بار دو بار یا زیادہ اپنے شوق سے باپ کی پشت میں اور ماں کی رحم میں لبیک کہا حضرت
نے کسی کو نہ دیکھا اور چاروں طرف سے یہ آواز آئی لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَائِیْ جب حضرت ابراہیمؑ نے مکے کے میدان میں چاروں

طرف نظر کی دیکھا کہ نہ پانی ہے نہ گھاس نہ زراعت کچھ نہ تھا تب نیاز کی قولہ تعالیٰ رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ

بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ

تَهْوِیٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ۔ ترجمہ یا رب میں نے بسائی ہے ایک اولاد اپنی میدان میں جہاں کھیتی نہیں تیرے ادب والے گھر پاس اے رب ہمارے تا قائم رکھیں نماز سو رکھ بعضے لوگوں کے دل جھکتے انکی طرف اور روزی دے انکو میوؤں سے شاید وہ شکر کریں فائدہ حضرت ابراہیم کا گھر شام میں تھا بعد تولد حضرت اسمٰعیلؑ کے ابراہیمؑ نے انکو انکی ماں کے ساتھ لاکر اس جنگل میں جہاں کہ اب مکہ ہے بٹھا کر چلے گئے جہاں پیچھے شہر مکہ بسا اللہ نے چشمہ زمزم کا نکالا اس سبب سے وہاں بستی بسی کیونکہ وہ زمین لائق کھیتی اور میوے کے نہ تھی اسکے نزدیک زمین طائف آباد کردی کہ بہتر سے بہتر میوے وہاں ہوویں اور شہر مکہ پہونچیں بعد اسکے خدا کے حکم سے جبرئیلؑ نے چھتیس کوس تک زمین مکہ کی جو کہ سنگریزوں سے بھری تھی اُسے کھود کر ملک شام میں لے جاکر رکھدی اور اُسکے عوض میں زمین دریائے نیل کی مکہ میں لا رکھی اور فرشتے سب اس زمین کو گرد کعبے کے سات دفعہ طواف کرواکر اُس جگہ میں کہ جہاں سے جبرئیلؑ نے مٹی کھود کر ملک شام میں پھینکی تھی لیجا کر رکھی اور اس کا نام طائف رکھا اسواسطے کہ سات دفعہ گرد بیت اللہ کے طواف کیا تھا اب ہر طرح کے میوہ جات طائف میں پیدا ہوتے ہیں بعد اسکے ابراہیمؑ شام میں جا رہے کیونکہ خدائیتعالیٰ نے فرمایا تھا کہ خانۂ کعبہ خراب نہ ہوگا آباد رہیگا حضرت نے مہمان سرا بنائی اور نذر کیا کہ بغیر مہمان کے میں نہ کھاؤں گا عبادت کرنے لگے اور مسافروں کی طعام داری میں رہے ایکدن عزرائیلؑ آدمی کی صورت بن کر آپکے پاس آئے حضرت نے پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو انہوں نے کہا میں عزرائیلؑ ہوں حضرت نے کہا کہ تم میری ملاقات کو آئے ہو یا جان قبض کرنے کو انہوں نے کہا میں تیری ملاقات کو آیا ہوں اور تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ خدائیتعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دوست کہا حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہے اور اسکی علامت کیا ہے حضرت ملک الموت نے کہا کہ اسکی علامت یہ ہے کہ مُردے کو زندہ کرسکتا ہے حضرت نے کہا کاش کہ میں ویسا ہی ہوتا یا اُسے دیکھتا تو میں اسکے ساتھ دوستی کرتا بعد اُسکے عزرائیلؑ غائب ہوگئے روایت ہے کہ جب ابراہیم عبادت کیا کرتے آواز تلاوت کی ایک کوس تک جاتی جو سُنتا وہ کہتا خلیل اللہ کی آواز ہے اپنے خدا کی عبادت کررہا ہے ایک دن آپنے تمنا کی کہ خدائیتعالیٰ مردے کو کیسے زندہ کرتا ہے اگر اُسکو دیکھتا تو خوب ہوتا پس خدا کی درگاہ میں عرض کی قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ۔ ترجمہ اور جب کہا ابراہیم نے اے ربّ دکھا مجھکو کہ کیونکر جلاتا ہے تو مُردے کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ترجمہ کہا کیا تو نے یقین نہیں کیا حضرت نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ ترجمہ حق ہے فرمانا تیرا مگر اسواسطے کہ تسکین ہو میرے دل کو باری تعالیٰ نے فرمایا قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۔ ترجمہ فرمایا تو پکڑ چار جانور اُڑنے پھر انکو

ملا اپنے ساتھ پھر ڈال ہر پہاڑ پر اُنکا ٹکڑا ایک ایک پھر بُلا اُنکو چلے آوینگے تیرے پاس دوڑتے اور جان کہ اللہ زبردست ہے حکمت والا بحکم آلہی حضرت خلیل اللہ چار جانور لائے ایک طاؤس ایک مرغ ایک کوا ایک کبوتر انکو اپنے ساتھ ملایا کہ پہچان رہے اُنکی پھر ذبح کیا ایک پہاڑ پر چاروں کے سر رکھے ایک پر پَر ایک پر دھڑ ایک پر پاؤں پہلے بیچ میں کھڑے ہوکر ایک کو پکارا اُس کا سر اٹھکر ہوا میں کھڑا ہوا پھر دھڑ ملا پھر پر لگے پھر پاؤں وہ دوڑتا چلا آیا اسی طرح چاروں آئے بس باریتعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیمؑ چار جانور پکڑ مرغ طاؤس کوا اور گدھ بعض نے کہا کبوتر نہیں پس ان دونوں میں مورخین کا بہت اختلاف ہے سؤال اس کا کیا سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان چار ہی مرغ کو فرمایا دوسرے جانور کا ذکر نہ کیا جواب مرغ ان چاروں سے فضیلت رکھتا ہے اور جانور نہیں رکھتے مرغ ذبح کرنے کو اسواسطے کہا کہ شہوت میں زیادہ اس سے کوئی جانور نہیں ایسا ہی تو بھی شہوت کو ترک کر اور مور کو اسواسطے کہ اسکے برابر زیبا دنیا میں کوئی پرندہ نہیں ایسا ہی تو بھی اپنی زینت اور آرایش کو دنیا کی چھوڑ دے اور کوے اسلئے کہ اسکے برابر حریص دنیا میں کوئی نہیں تو بھی ایسا ہی حرص دنیا کو چھوڑ اور گدھ کو اسواسطے کہ اسکی عمر پانسو برس سے زیادہ نہیں تو بھی اسکو امید زندگی کی بڑی ہے تم ایسی زندگی تھوڑی پر امید درازی کی مت کیجیو اور موت کو ہمیشہ یاد رکھیو تب حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے حکم سے اُن چاروں جانوروں کو ذبح کرکے گوشت اور پوست اور ہڈی اور رگ کو ہاون دستے کوٹا اور چار گولیاں بناکر چاروں طرف ڈالدیں اور چاروں کا سر اپنے ہاتھ میں لیکر بلایا اے جانورو اللہ کے حکم سے آؤ تب وہ گولیاں جانوروں کی ریزہ ریزہ جُدا جُدا ہوکر دھڑ بنکر حضرت خلیل اللہ کے ہاتھ میں مرغ کے سر میں مرغ کا بدن اور مور کے سر میں مور کا بدن اور کوے کے سر میں کوے کا جسم اور گدھ کا سر گدھ کے تن میں آلگا اور سب جی اُٹھے اللہ کی قدرت سے گوشت اور پوست اور رگ اور ہڈی اور پر و بال اُنکے نئے سرے سے پیدا ہوئے اور حضرت ابراہیمؑ کے ہاتھ سے اڑ گئے اور اُنکے چاروں طرف سات رات دن طواف کیا کئے پس ابراہیمؑ کو حکم ہوا کہ اے ابراہیمؑ تو نے اسمٰعیلؑ کو جیسا کہ خدا کی راہ میں دیا ویسا ہی اپنا جمیع مال و متاع بھی دے تو تو میرا بندہ خالص و مخلص زیادہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ترجمہ جب کہا اُسکو اس کے ربّ نے حکم بردار ہو بولا میں حکم میں آیا جہاں کے صاحب کے پس ابراہیمؑ نے اپنا مال و متاع فقیروں کو لٹوا دیا اور حضرت اولاد کی طرف سے مایوس تھے اسوقت حضرت کی عمر نوے برس کی تھی اسیں حضرت سارہ خاتونؓ سے کوئی فرزند نہ ہوا تھا اسلئے کو سارہ کو حضرت سارہؓ نے قلادۂ زریں پہنا بجائے فرزند کے پرورش کرنے لگیں نقل ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے سات رات دن تک مسافر کیلئے کھانا نہیں کھایا تھا تب اللہ کے حکم سے بارہ شخص جوان بنکر و بے مثال غلاموں کے مزین ہوکر حضرت کے پاس آکر سلام کیا جواب سلام حضرت نے اُن کا ادا کیا جانا کہ یہ آدمی ہیں

حالانکہ وہ فرشتے تھے اُن کے ہاتھ پکڑ کر حضرت اپنے گھر کو لے گئے قولہ تعالیٰ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی
قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ترجمہ اور آچکے ہمارے بھیجے ابراہیم
پاس خوشخبری لیکر بولے سلام وہ بولا اسلام ہے پھر دیر نہ کی کہ لے آیا ایک گائے کا بچہ تلا ہوا حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا اے سارہؓ
سات دن کے بعد آج مہمان عزیز و مکرّم آئے ہیں جو چیز کہ عزیز و پیاری رکھتی ہے انکے لئے لا حضرت سارہؓ بولیں اے
حضرت میں اس گوسالے سے زیادہ عزیز کسی کو نہیں رکھتی ہوں اسے بمنزلہ فرزند کے میں نے پالا ہے کہو تو اسے قربانی
کر کے لا دوں تب حضرت نے اُسے ذبح کیا اور بریان کر کے مہمانوں کے سامنے لا رکھا اور آپ بھی مہمانوں کے ساتھ
سر نیچے کئے باادب جیسا کہ چاہیئے کھانے لگے حضرت سارہ خاتونؓ پردے سے دیکھکر بولیں کہ اے حضرت تم کھاتے ہو
مہمان نہیں کھاتے تب حضرت نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ مہمان کھاتے نہیں حضرت نے پوچھا کہ کیوں نہیں کھاتے اُنہوں نے
جواب دیا کہ تم کو اسکی قیمت نہ دیکر کھانا درست نہیں ہے حضرت نے کہا اچھا دیجئے دے بولے کیا چاہیئے تب آپ نے
فرمایا قیمت اسکی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہکر کھانا اور آخر اُسکے الحمد پڑھنا یہی قیمت ہے حضرت جبرئیلؑ
نے یہ آواز دیکر کہا اے ابراہیم اس بات سے خدا تعالیٰ تم سے بہت خوش ہوا اور نہیں دوست فرمایا اتنا کہکر بولے کہ آپ تشویش کیجے ہم جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور
دردائیل و عزرائیل اور بھی کئی فرشتے ہمارے ساتھ ہیں ہم رب العلمین کا حکم ہوا کہ پہلے تمہارے پاس جاویں کہ مہمان کیلئے سات دن ہو گئے کچھ نہیں کھایا اور
روزہ دار ہو اب روزہ کھولو کچھ کھاؤ کہ تمہارے افطار کروانے کو آئے تھے بعد اُسکے ہم شہرستان میں لوط کے
جاوینگے وہ پیغمبر مرسل ہے اُنکو وہاں کی قوم کی بلا سے نجات دینگے اور تم کو بشارت دیتا ہوں کہ تمہارے فرزند مبارک تولد
ہوگا اور نام اسکا اسحاقؑ اور اُنکے بیٹے یعقوبؑ ہوینگے اسوقت حضرت سارہؓ کھڑی تھیں اس بات کے سُنتے ہی ہنس پڑیں
وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ترجمہ اور اسکی عورت کھڑی
وہ ہنس پڑی پھر ہم نے خوشخبری دی اُسکو اسحٰقؑ کے پیچھے یعقوبؑ کی تب حضرت سارہؓ بولیں قولہ تعالیٰ قَالَتْ یٰ
وَیْلَتٰۤی ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ۝ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ
رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ترجمہ بولی اے خرابی کیا میں جنونگی اور میں بڑھیا ہوں اور یہ خاوند
میرا بوڑھا یہ تو عجیب بات ہے وہ بولے کیا تعجب کرتی ہے اللہ کے حکم سے اللہ کی مہر ہے اور برکتیں تم پر اے گھر والو
بولے اے سارہؓ اللہ کے کارخانہ میں تعجب نہ کر کہ اسحاقؑ کی پشت سے ستّر ہزار پیغمبر پیدا ہوینگے حضرت سارہؓ نے
کہا اُسکے کیا آثار ہیں بولے کہ دیکھ ہڈیاں گوسالے کی جو کہ طبق میں رکھی ہیں بعد اُسکے کہا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ اُسی
وقت بچھڑا جی اُٹھا اور دوڑتا ہوا اپنی ماں کے پاس جا دودھ پینے لگا اور دوسری علامت یہ کہ ایک شاخ درخت کی
سوکھی نیم سوختہ حضرت کے گھر میں تھی جبرئیلؑ نے اپنا پر اُس پر ملا فی الفور ہری ہوئی پتیاں لگیں اور میوہ پھلا اور پختہ

ہوا تب حضرت سارہؑ کو دیا انہوں نے اُسے کھایا بعد ازاں حضرت سارہؑ سے جبرئیلؑ کہنے لگے کہ تم نے خدا کی قدرت دیکھی کہ کتنے دن کی سوکھی لکڑی ہری ہوئی میوے پھلے اور تم نے کھایا پس اللہ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ تمہیں ایک فرزند دیوے کہ نام اُس کا اسحاقؑ اور اس کے بیٹے کا نام یعقوب ہو۔

ذکر حضرت لوط علیہ السلام کا

بعد اُسکے فرشتوں نے شہرستان لوطؑ کا قصد کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلونگا وے بولے ہم اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اس شہر کے لوگوں کو ہلاک کرنے کیلئے جاتے ہیں تم ہمارے ساتھ نہ آؤ کہ عذاب کے دیکھنے کی طاقت تم میں نہ ہوگی آپنے کہا کہ خدا حافظ ہے میں تمہارے ساتھ دیکھنے آؤنگا تب حضرت خلیل اللہ اونٹ پر سوار ہو کر انہوں کے ہمراہ ہوئے جب ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر جا پہنچے فرشتوں نے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو آگے جانے کا حکم نہیں پس حضرت اونٹ پرسے اُتر پڑے اور عبادت میں مشغول ہوئے اور وہ شہرستان میں لوطؑ کے اس جگہ جا کر پہنچے کہ جس جگہ میں حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا تھا کہ یہاں کے لوگ بدکردار و بدفعل ہیں کہ مردوں کے ساتھ مرد اور عورتوں کے ساتھ عورتیں مرتکب ہوتی ہیں اور رہزنی سے لوگوں کا مال چھین لیتے ہیں اسوقت ابراہیمؑ نے فرمایا تھا کہ جو لوگ اس فعل میں گرفتار ہیں اُن پر غضب الٰہی ہوگا اور ہلاک ہوں گے اور اسبات کو خدا تعالیٰ نے قبول کیا تاکہ ابراہیمؑ کی بات رائیگان نہ جاوے تب فرشتوں نے اللہ کے حکم سے اُن چھ شہروں کو سوائے شہر سدوم کے اولٹ دیا اور اہل سدوم نے جب ان شہروں کے لوگوں کی بد اطواریاں دیکھیں اُنکے ساتھ شادی بیاہ وغیرہ موقوف کیا اسواسطے اللہ تعالیٰ نے اہل سدوم کو اُن پر فضیلت دی اور نجات بخشی اور اس شہرستان میں لاکھ مرد جنگی تھے سب ہلاک ہوئے غرض وہ فرشتے لوطؑ کے گھر میں آئے اور اُنکی بیٹیوں کو سلام کیا اُنہوں نے جواب سلام دیا بعدہٗ جبرئیلؑ نے کہا اُنسے کہ اس شہر میں کوئی ایسا ہے کہ ہم مسافروں کو آج کی شب مہمان رکھے اور کھانا کھلاوے اُنہوں نے جواب دیا کہ بغیر ہمارے باپ کے اس شہر میں کوئی نہیں ذرا صبر کرو وہ عبادت سے فراغت کریں تو البتہ تمہاری کچھ خدمت کرینگے جب حضرت لوطؑ نے عبادت سے فراغت کی گھر کے دروازے پر دیکھا کہ بارہ شخص صاحب جمال کمسن بال بنائے ہوئے اور کپڑے معطر پہنے ہوئے آتے ہیں آپ اندیشہ کرنے لگے کہ مہمان میرے صاحب جمال ہیں خدانخواستہ یہ قوم اُن کیساتھ بدی کرے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ۝ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ترجمہ اور پہونچے ہمارے بھیجے ہوئے لوطؑ پاس خفا ہوا اُن کے آنے سے اور رُک گیا جی میں اور بولا آج کا دن بڑا سخت ہے اور آئی اُس پاس قوم اُسکی دوڑتی ہوئی بے اختیار اور آگے سے کر رہے تھے بُرے کام فائدہ دو فرشتے لڑکے

بن کر گئے حضرت لوطؑ کے گھر میں چونکہ حضرت کو اُس قوم کی بدخوئیاں معلوم تھیں اس سے خفا ہوئے کہ لڑائی کرنی پڑی ناچار اُن مہمانوں کو اپنے گھر کے بھیتر لے گئے حضرت کی بیوی کافرہ تھی اس سبب سے اس قوم بدفعل کو جا کر خبر دی وہ قوم لوطی تھی پس حضرت کو حویلی میں آکے بولی اے لوطؑ وہ بارہ شخص غلام خوبرو جو آج تیرے گھر میں مہمان آئے ہیں اُنہیں ہمارے پاس بھیج حضرت نے اس بات کو سنکر مارے ڈر کے کہا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا قَالَ یٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ترجمہ لوطؑ نے کہا اے قوم یہ بیٹیاں حاضر ہیں یہ پاک ہیں تم کو اُنسے نکاح کر دونگا پس ڈرو اللہ سے اور مت رسوا کرو مجھکو میرے مہمانوں میں کیا تم میں سے ایک مرد بھی نہیں راہ نیک پر فائدہ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت لوطؑ کے گھر میں فرشتے مہمان بن اُترے اور قوم دیکھکر دوڑی تب لوطؑ نے اُنکے بچانے کیلئے اپنی بیٹیوں کا نکاح کر دینا اس قوم کے ساتھ قبول کیا اُنھوں نے اس پر بھی نہ مانا اور اس وقت بیں زن مومنہ کو کافر سے بیاہ دینا منع نہ تھا پس کافروں نے حضرت لوطؑ کی بات نہ مانی اور گھر کے دروازے توڑ ڈالے اور کہا قولہ تعالیٰ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ترجمہ وے بولے تو تو جان چکا ہے ہم کو تیری بیٹیوں سے دعویٰ نہیں اور تجھکو تو معلوم ہے جو ہم چاہتے ہیں پس قوم نے کہا اے لوطؑ ہم تمہاری بیٹیوں کو نہیں مانگتے تم جانتے ہو جو ہم چاہتے ہیں تم اپنے مہمانوں کو ہمارے پاس بھیجدو حضرت نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ترجمہ حضرت لوطؑ کہنے لگے اگر مجھکو تمہارے سامنے زور ہوتا یا جا بیٹھتا کسی محکم آسرے میں یعنی اے قوم مجھے قوت ہوتی تو تمہارے ساتھ لڑتا لیکن میں نے صبر کیا اور پناہ چاہی خدا کی تمہاری شر سے میرے مہمانوں کو خدا محفوظ رکھے اور فرشتوں کو خدا کی طرف سے یہی حکم تھا کہ لوطؑ تمہارے پاس اُس قوم کی شکایتیں تین مرتبہ نہ لاویں تب تک تم ہرگز اس قوم سے بُرائی نہ کرنا اور نام اپنا نہ بتانا جب لوطؑ اپنے گھر میں گئے اُس قوم نے انکو رنج دیا اور زخمی کیا تب حضرت لوطؑ نے مہمانوں کے پاس آکر کہا کہ میں قوت برابری کی اُنکے ساتھ نہیں رکھتا کہ ان ملعونوں کی شر سے بچوں اور تمہیں بچاؤں اور انکو دفع کروں آبدیدہ ہو کر یہ کہہ رہے تھے پھر اُن مردودوں نے آکر حضرت پر بے ادبی سے ہاتھ چلایا ناچار ہو کر ان مہمانوں کے پاس بے طاقتی سے آئے اور تیسرے نوبت میں مہمانوں نے کہا قولہ تعالیٰ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ترجمہ مہمان بولے اے لوطؑ ہم بھیجے ہوئے ہیں تیرے ربّ کے یہ ہرگز پہونچ نہ سکیں گے تجھ تک سو نکل اپنے گھر سے کچھ رات رہے اور منہ موڑ کر نہ دیکھے کوئی تم سے مگر تیری عورت یوں ہی ہے کہ اُس پر پڑنا ہے جو اُن پر پڑے گا وعدے کا وقت ہے صبح بعدہٗ مہمانوں نے ظاہر کیا کہ ہم رسول ہیں بھیجے ہوئے اللہ کے تم پاس اسلئے آئے ہیں کہ تم آج کی شب اس قوم سے

بیچ رہو کہ انپر عذاب آوے گا حضرت پوچھنے لگے کہ اول شب یا آخر شب اتنے میں وہ مردود سب آ کر گھر کھودنے لگے اور قولہ تعالیٰ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ترجمہ کیا صبح نہیں ہے نزدیک یعنے اے لوطؑ صبح ہوئی تم نے ہم کو کچھ نہ کیا یہ کہکر چاہا کہ فرشتوں پر دست انداز ہوویں جبرئیلؑ نے کچھ دم کیا فی الفور طس ہو گئے یعنے آنکھ ناک مُنہ انکے یکساں ہو گئے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَا اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ترجمہ اور تحقیق ارادہ کیا اُسکے مہمانوں پر پھر کھودیں ہم نے انکی آنکھیں اب چکھو عذاب کو میرے اور پہنچو میری مصیبت کو پھر نازل ہوا ان پر عذاب صبح کو قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ترجمہ اور تحقیق نازل ہوا ان پر عذاب صبح کو سویرا عذاب ٹھہر رہا تھا اب معلوم کرو میرے عذاب اور مصیبت کو پس اس قوم کی نہ آنکھ رہی نہ ناک نہ مُنہ واویلا کرنے لگے اور بولے کہ لوطؑ نے جادوگروں کو اپنے گھر میں رکھا ہے بولے اے لوطؑ کہدے اپنے مہمانوں کو کہ ہماری آنکھیں اچھی کردیں تو ہم ان بُرے فعلوں سے توبہ کریں تب جبرئیلؑ نے اپنا پَر اُنکے چہرے پر مل دیا اُسوقت آنکھ مُنہ ناک اُن کا درست ہو گیا پھر فرشتوں پر قصد کیا تمام بدن اُن کا خشک اور شل ہو گیا پھر توبہ کی پھر جبرئیلؑ نے اپنا پَر اُنکی آنکھوں پر اور بدن پر ملکر اچھا کیا بعدہٗ لوطؑ کے گھر سے نکلکر تمام دروازے شہر کے بند کر دیئے اور بولے کل لوطؑ کے مہمانوں سے ہم اس کا بدلہ لیں گے جبرئیلؑ نے حضرت لوطؑ کو فرمایا کہ تم اپنے عیال و اطفال کو لیکر اس شہر سے نکل جاؤ آپنے فرمایا کہ اُن مردودوں نے شہر کے دروازے بند کر دیئے ہیں تب جبرئیلؑ نے حضرت لوطؑ کو شہر سے نکالکر حضرت خلیل اللہؑ کے گھر تک پہنچا دیا چونکہ لوطؑ کی جورو کافرہ تھی آپ نے اُسے چھوڑا اپنی بیٹیوں کو لے کے حضرت خلیل اللہؑ کے گھر میں داخل ہوئے حضرت نے اُنکو بڑی جاہ چاؤ سے رکھا بعد اسکے جب آفتاب طلوع ہوا خدا کے حکم سے جبرئیلؑ نے اپنا پَر زمین کے نیچے دیکر شہرستان لوطؑ کو اس طرح سے اُلٹ دیا کہ ایک پتّا درخت کا اور حلقہ دروازے کا نہ ہلا اور گہوارے بھی بچوں کے لغزش نہ کیئے اسی طرح ہوا پر اُڑا دیا اور آواز اُن فرشتوں کی حضرت تک پہنچی اور اس قوم کفار کو کچھ خبر نہ ملی حضرت ابراہیمؑ اُسکی ہیبت سے بیہوش ہو گئے اُسوقت جبرئیلؑ نے آکے تسلی دی گودی میں لیا تب ہوش میں آئے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ترجمہ جب پہنچا حکم ہمارا کر ڈالی وہ بستی اوپر نیچے اور برسائی ہم نے اُس پر پتھر پالنکر کی تہ بتہ لوطؑ یہ حال دیکھکر تاسف وزاری کرنے لگے شہر کو دیکھا خراب ہو گیا اور ہر ایک کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا ہوا اور اُس پر نام اُس کا لکھا ہوا قولہ تعالیٰ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ترجمہ نشان کئے ہوئے نزدیک پروردگار تیرے کے اور نہیں ہے وہ ظالموں سے دُور ابراہیمؑ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا کہ اس قوم کا کونسی جا ٹھکانا ہے وہ بولے سات طبق زمین کے نیچے دوزخ ہاویہ میں جا رہیں گے حشر کو انصاف کر کے

اس دوزخ میں ڈالے جائینگے اسبات کو سنکر حضرت خلیل اللہؑ عبادت میں مشغول ہوئے پس حضرت کے چار بیٹے تھے
حضرت اسمٰعیلؑ بی بی ہاجرہؓ کے بطن سے اور حضرت اسحاقؑ اور مدینؑ اور مدائنؑ بی بی سارہؓ کے بطن سے تھے اور
اسمٰعیلؑ کے ایک بیٹے تھے توریت میں لکھا ہے کہ بارہ بیٹے تھے نام اُنکا قیذار چالیس گز لمبے سات گز موٹے اور چوڑے
عرب کے سلطان تھے تمام عرب اُنکا مطیع تھا اور حضرت اسحاقؑ کے دو بیٹے عیص اور یعقوبؑ اور مدائن کے ایک
بیٹے نام اُن کا شعیبؑ تھا اور مدین کے بیٹے عجم کے بادشاہ تھے پس جب ابراہیمؑ کی عمر ایکسو بتیس برس کی ہوئی موت
نزدیک آئی چونکہ حضرت موت سے ہمیشہ ڈرتے تھے اسلئے حق تعالیٰ نے چاہا کہ اُن کی موت اُنکی مرضی کے موافق
کیجاوے تب ایک بوڑھا مہمان اُنکے پاس بھیجا حضرت نے اُسے کھانا لادیا وہ مارے ضعف کے کھانا نہ کھا سکا
حضرت نے اس سے پوچھا کہ آپ کا سن شریف کسقدر ہے اس نے کہا ایکسو تیس برس تب حضرت افسوس کرنے لگے کہ
مجھکو بھی شاید اس سن و سال میں یہ حال گذرے ابھی تو میری عمر اس سے دس برس کم ہے تب کہا یا الٰہی میں اپنی
عمر اس سے زیادہ نہیں مانگتا ہوں اسکے بعد چاروں بیٹوں کو بُلا کر وصیت کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَوَصّٰی بِهَا
اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ترجمہ اور
یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیٹوں کو اور یعقوبؑ اے بیٹو اللہ نے چن کر دیا ہے تم کو دین پھر نہ مرنا مگر مسلمانی پر کہ
خدائیتعالیٰ نے اس دین کو دین اسلام فرمایا اور میں نے تم کو سنا دیا حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا یا خلیل اللہ خدائیتعالیٰ نے آپکو کس کام
کے سبب نبوت اور خلافت دی فرمایا دُنیا میں تین کام سے اوّل میں نے غم روزی کا نہ کیا کہ کل کیا کھاؤں گا اور دوسرا
بغیر مہمان کے کھانے کو نہ کھایا اور تیسرا یہ کہ جب کوئی کام دنیا و آخرت کا آپڑتا تو پہلے آخرت کا کام کرتا پیچھے دنیا کا یہ
تین کام کے سبب سے اللہ نے مجھکو خلافت و کرامت بخشی بمصداق اس آیت کے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا
ترجمہ اور اللہ نے کر لیا ابراہیم کو دوست اپنا یہ وصیت کر کے انتقال فرمایا اور وہاں مدفون ہوئے بعد اُسکے بیٹے
سب اپنے اپنے مقام پر جا رہے تب حضرت اسمٰعیلؑ نے اسحاقؑ سے کہا کہ مجھے کچھ باپ کی شے سے حصہ دو کہ نشان و
تبرک باپ کا ہے اسحاقؑ نے کہا کہ تم ہماری برابر نہیں ہو محروم المیراث ہو تمہیں باپ کا حصہ نہیں ملے گا اس بات کو
سنکر حضرت اسمٰعیل کچھ رنجیدہ ہوئے اتنے میں جبرئیلؑ نے آکر حضرت اسحاقؑ کو کہا کہ تو اسمٰعیلؑ پر فوقیت مت کر کہ محمد
مصطفےٰ سیّد عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی پشت سے ہووینگے اور سب مومن ان کی پشت سے اور
تمہاری پشت سے تمام جہود اور گمراہ پیدا ہونگے اور تمہاری اولاد کو اُنکی اولاد ہمیشہ ذلیل و خوار رکھیں گے اور بے
نکاح اُنپر لونڈیاں حلال ہو دینگی اس بات کو سنکر حضرت اسحاقؑ اتنا روئے کہ اُنکی آنکھوں میں چھالے پڑ گئے اور
نابینا ہوئے اُسکے دو برس کے بعد جبرئیلؑ نے آکر کہا کہ اے اسحاقؑ تجھکو میں خدا کی طرف سے بشارت دیتا ہوں

کہ تیری پشت سے چار ہزار پیغمبر پیدا کرے گا اور ایک ان میں سے موسیٰ پیغمبر ہوگا وہ خدا کے ساتھ بات کریں گے اور لقب اُن کا کلیم اللہ ہوگا اور چاہو تو خدا تمہیں بینا کرے یا ویسا ہی رہے تو قیامت کے دن آنکھیں کھلیں گی خدا کا دیدار ہمیشہ دیکھو گے اسحاق نے کہا کہ میں آنکھیں اپنی نہیں مانگتا ہوں مگر قیامت کے دن خدا تعالےٰ مجھ کو دیدار دکھاوے پس حضرت کے دو بیٹے تھے عیص اور یعقوبؑ جب یہ دونوں بڑے ہوئے حضرت نے انتقال فرمایا اور اپنے والد کے قبر کے پاس دفن ہوئے۔

قصہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا

حضرت اسمٰعیلؑ ہر سال مکے شریف سے اپنے والد بزرگ کی قبر کی زیارت کو شام میں جاتے حضرت اسحاقؑ اور دوسرے بھائیوں کو دیکھ کے پھر مکے شریف میں تشریف لاتے اور حضرت کی بی بی مکے کے شریفوں میں سے تھیں ان سے بارہ بیٹے تولد ہوئے ایک روز حق تعالےٰ سے ارشاد ہوا کہ اے اسمٰعیلؑ مغرب کی زمین میں جا وہاں کے بت پرستوں کو اللہ کیطرف بلا تب حضرت نے اللہ کے حکم سے وہاں جاکے پچاس برس تک خلق اللہ کو ہدایت کی یہانتک کہ تمام بُت پرست مومن ہو گئے قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ترجمہ اور مذکور کر کتاب میں اسمٰعیلؑ کا کہ وہ تھا وعدے کا سچا اور تھا رسول نبی اور حکم کرتا اپنے گھر والوں کو صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا اور تھا اپنے رب کے پاس پسند یعنی حضرت اسمٰعیلؑ نے ایک شخص سے وعدہ کیا تھا کہ جبتک تو آوے میں اسی جگہ پر رہونگا وہ شخص ایک برس نہ آیا حضرت ایک برس تک اسی جگہ پر اُسکے منتظر رہے اسلئے اللہ تعالےٰ نے انکو صادق الوعد فرمایا اور عمر حضرت کی ایکسو تیس برس کی ہوئی تھی آخر عمر تک مکے میں رہے بعضوں نے کہا کہ آخر عمر مکے سے شام کو تشریف لے گئے اور دیکھا حضرت اسحاقؑ کو نابینا دو بیٹے اُنسے تولد ہوئے عیص اور یعقوبؑ اور آپ کی ایک بیٹی تھی نام اس کا تسمیہ اُسے حضرت عیص کیساتھ بیاہ کردیا اور حضرت اسحاقؑ کو وصیت کرکے پھر مکے میں تشریف لے گئے بعد ایکبرس کے انتقال فرمایا حضرت ہاجرہ کے پہلو میں دفن کئے گئے بعدہٗ سب بیٹے اُنکے ہر ایک ملک میں متفرق ہوگئے مگر ثابت اور قیذار دونوں بیٹے مکے میں رہ گئے بیشتر اہل عرب و حجاز اُن کی نسل سے ہیں

قصہ حضرت اسحاق و یعقوب علیہما السلام کا

خبر ہے کہ حضرت اسحاقؑ نے بعد حضرت اسمٰعیلؑ کے وفات پائی اُنکی عمر ایک سو ساٹھ برس کی تھی حق تعالےٰ نے اُن کو پیغمبر

کرکے بھیجا اہل کنعان پر اور بی بی آپ کی اہل کنعان کے سردار کی بیٹی تھیں اُنسے دو بیٹے پیدا ہوئے عیص اور یعقوب
وجہ تسمیہ یعقوب کی یہ ہے کہ عیص کے عقب یعنے پیچھے تولد ہوئے جب دونوں حضرات بڑے ہوئے حضرت اسحاقؑ نے عیص کو
اسمٰعیل کی بیٹی سے شادی کردی اور حضرت یعقوبؑ کو کہا کہ تم کو کنعان کے سردار کی بیٹی سے بیاہ دونگا اور اُنکی ماں
نے کہا کہ تمہارے ماموں کی بیٹی سے تمہاری شادی کردونگی کہ وہ بڑا مالدار ہے ملک شام میں اسکے برابر کوئی نہیں
یعقوبؑ اسبات کو سُنکر تعلل کرتے تھے کہ شادی نہیں کرونگا اور حضرت عیصؑ کو اسحاقؑ بہت چاہتے تھے وہ اکثر اوقات
شکار کرتے تھے یعقوبؑ نہیں کرتے ایک روز حالت ضعیفی میں حضرت اسحاقؑ نے عیصؑ سے کہا کہ ایک بکری جنگلی یا
ہرن شکار کرکے کباب اُسکے مجھے کھلا تو میں دُعا کرونگا کہ خدائیتعالیٰ تجھکو پیغمبری دیوے تب عیص تیر و کمان لیکر
باپ کے لئے شکار کو نکلے اُنکی ماں یعقوبؑ کو زیادہ پیار کرتی تھیں بولیں کہ ایک بکری موٹی تازی اپنی لاکر ذبح کرکے
کباب بناکے جلدی سے اپنے باپ کو کھلا تو تجھے دُعا کرے تب یعقوبؑ نے اپنی والدہ کے فرمانے سے ایک بکری ذبح
کرکے جلدی جلدی کباب بناکے لادیا حضرت تو آنکھوں سے معذور تھے بولے کباب پاکے بولے کون لایا ہے حضرت
یعقوبؑ کی ماں نے کہا عیصؑ لایا ہے فرمایا کہ سامنے لاؤ حضرت یعقوبؑ نے سامنے لادیا جب حضرت اُسے کھاکے خوش ہوئے
تب یعقوبؑ کی ماں نے کہا یا حضرت آپ گوشت کھلانیوالے کو دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا فرمائی یا رب مجھے جس بیٹے نے
یہ گوشت کھلایا ہے اُسکو اور اسکی اولاد کو پیغمبر کیجیو بعد اُسکے حضرت عیصؑ شکار سے آئے کباب بناکے حضرت کے سامنے
رکھدیا تب حضرت اسحاق علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ میری بی بی نے حیلہ کرکے یعقوبؑ کے ہاتھ سے کباب کھلایا اور اُسکے
حق میں دعا کہوائی کہ اُسے بہت چاہتی تھیں پس حضرت نے کہا اے عیصؑ تیری دُعا یعقوبؑ نے لی عیصؑ نے اس بات
کو سنکر طیش میں آکر کہا کہ یعقوبؑ کو مار ڈالونگا تب حضرت اسحاقؑ نے اس سے کہا کہ مت مار تیرے لئے بھی میں دُعا کرونگا
کہ تیری نسل سے خلائق بہت پیدا ہو تب حضرت کی دعا سے عیصؑ کی اولاد بڑھی مغرب اور اسکندریہ اور کنارے
دریا کے اُنکی اولاد پھیل گئی ایک بیٹے کا نام روم تھا اب جس کا نام شہر روم ہے اسکو استنبول بھی کہتے ہیں اُنھوں
نے وہ بسایا پس روم کی نسبت اُن ہی کی طرف ہے اور آن ہی کی اولاد بہت ہے پس حضرت اسحاقؑ نے بعد ایکسو ساٹھ
برس کے وفات پائی اور اپنی والدہ سارۂ خاتون کی قبر کے پاس مدفون ہوئے بعد اُسکے یعقوبؑ ڈر گئے کہ مبادا عیصؑ
مجھکو نہ مار ڈالے مارے خوف کے دن کو چھپے رہتے شب کو نکلتے اسی طرح ایک برس گذرا بعد اُسکے ایک روز اُنکی
ماں نے کہا کہ تم اپنے ماموں کے پاس شام میں جا رہو وہ وہاں کا رئیس اور بڑا مالدار ہے اسکی بیٹی سے تجھے بیاہ
دونگی اور اپنے باپ کی وصیت بجا لا یہاں مت رہ تو تیری جان بچے تب حضرت یعقوبؑ کنعان سے رات ہی رات
کو نکلکر شام کی طرف چلے گئے چونکہ یعقوب علیہ السلام رات کو نکل گئے تھے اسلئے نام آن کا اسرائیل رہا وجہ تسمیہ اسرائیل

کی شب کو نکلنے کے باعث ہوئی اور یعقوبؑ کا نام بسبب عقب ہونے عیصؑ کے ہوا یہ حال توریت میں بھی مرقوم ہے پس دونوں
نام کی وجہ تسمیہ معلوم ہوئی جب اپنے ماموں کے پاس جا پہونچے اُنہوں نے تسلّی دیکر کہا کہ تم یہاں رہو اور بہت پیار کرنے
لگے دو بیٹیاں اُن کی تھیں بڑی بیٹی کا نام لیا اور چھوٹی کا نام راحیل تھا لیکن راحیل خوبصورت تھی حضرت یعقوبؑ
نے اپنے ماموں سے کہا کہ راحیل کو بیاہ دو میرے ساتھ کیونکہ میرے باپ کی وصیت ہے کہ تم اپنے ماموں کی بیٹی
سے شادی کیجیو تب اُسنے کہا کہ تمہارے باپ کی کوئی شئے تمہارے پاس نہیں ہے اپنی بیٹی کو تمہیں کیونکر دوں دَین مہر
کہاں سے دوگے اگرچہ مجھکو دولت ہے حضرت نے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں مگر چند سال تمہاری بکریاں چرا کر
اسکی مزدوری سے دَین مہر دوں گا تب ماموں نے اُنکے کہا تم کس کو مانگتے ہو حضرت نے فرمایا راحیل کو پس دونوں میں
شرط ہوئی کہ یعقوب سات برس میری بکریاں چرا کر راحیل کے ساتھ شادی کرینگے جب سات برس گذرے تب یعقوبؑ
نے راحیل کی درخواست کی تب اُنکے ماموں نے بڑی کو کہ نام اس کا لیا تھا شب کو خلوت میں یعقوبؑ کے سپرد کیا حالانکہ
شرط شادی کی راحیل سے تھی دوسرے دن ماموں کے پاس جاکر بولے کہ میں لیا کو نہیں چاہتا راحیل کی درخواست
کی تھی اُسے چاہتا ہوں اُس نے کہا کہ وہ بدصورت ہے اور لوگ کیا کہیں گے کہ بڑی بیٹی کو گھر میں رکھ کے چھوٹی بیٹی کو
بیاہ دیا اور بڑی گھر میں رہی یہ بڑا عیب ہے اگر راحیل کو چاہتے ہو تو سات برس پھر بکریاں چراؤ اُس زمانے میں دو بہنوں
کو ایک شخص سے بیاہ دینا جائز تھا حضرت ابراہیمؑ کے ایام سے تا نزول توریت موسیٰؑ پر بعد اسکے توریت اور قرآن میں
دو بہنوں کو جمع کرنا حرام ہوا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۔
ترجمہ اور اکٹھے نہ کرو دو بہنوں کو مگر جو آگے ہو چکا پس یعقوبؑ نے اور بھی سات برس ماموں کی بکریاں چرائیں تب
اُنکی راحیل سے شادی کردی اور مال و اسباب سب بہت دیکر دونوں بیٹیوں اور داماد کو اپنے پاس رکھا بی بی لیا
کے بطن سے چھ بیٹے تولد ہوئے روبین شمعون لیوی یہودا اسخار زبولون یہ نام توریت میں بھی ہیں اور ایک مدت تک
بی بی راحیل سے اولاد نہ ہوئی انکی ایک لونڈی تھی زلفی نام اسے حضرت یعقوبؑ کی خدمت میں دیا اُس سے دو بیٹے
پیدا ہوئے دان اور نفتالی اور بی بی لیا نے بھی اسی پر رشک کرکے حضرت کو ایک لونڈی دی اُس سے بھی دو بیٹے پیدا
ہوئے کاد اور اشیر نام تھا بعد اسکے بی بی راحیل سے حضرت یوسف علیہ السلام تولد ہوئے جمال صورت ایسا تھا کہ جس کا
وصف اللہ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا پس حضرت یوسفؑ سمیت حضرت یعقوبؑ کے گھر میں گیارہ بیٹے تولد ہوئے سب
بیٹوں سے یوسفؑ کو زیادہ پیار کرتے ایک گھڑی آنکھوں سے جُدا نہ کرتے اور یعقوبؑ کنعان سے شام میں ماموں کے پاس
جب گئے اسکے اکیس برس کے بعد یوسفؑ پیدا ہوئے مال و اولاد حضرت کو اللہ نے بہت عنایت کیا تھا تب کنعان کا قصد
کیا کہ اپنی والدہ کو جاکے دیکھیں اور ان کی خدمت شریف سے مشرف ہو ویں پس اپنے ماموں سے اجازت مانگی اُنھے

بموجب کہنے کے مال و اسباب بہت سا دیکر دو بیٹیوں کو ہمراہ کر دیا یعقوبؑ دونوں قبیلے اور دونوں حرم اور گیارہ بیٹے اور مال و اسباب اور بہت چارپائے لیکر کنعان کو چلے راہ میں یہ اندیشہ کرتے تھے کہ ہنوز عداوت و غصہ عیص کے دل سے نہ گیا ہو شاید مجھکو مار ڈالے تب جاتے جاتے کنعان کے پاس جب پہنچے اتفاقاً حضرت عیصؑ میدان کیطرف شکار کو نکلے تھے راہ میں ملاقات ہوئی انکو حضرت یعقوبؑ نے دُور سے پہچانا تب اپنے نوکر چاکر غلام خدمتگاروں کو کہدیا کہ اگر یہ شخص تم لوگوں سے پوچھے کہ یہ مال و اسباب کس کا ہے تو تم کہیو کہ عیصؑ کا ایک غلام تھا اس کا نام یعقوبؑ ملک شام میں گیا تھا اُس کا اسباب ہے اور یعقوبؑ ڈر کے مارے اپنے قافلے کے اندر چھپے ہوئے آتے تھے جب بکریوں کے سائبان میں آپہنچے تو عیصؑ نے پوچھا یہ بکری خانہ کس کا ہے سبھوں نے کہا کہ عیصؑ کا غلام یعقوبؑ جو شام میں گیا تھا اُسی کا ہے جب عیصؑ نے یعقوبؑ کا نام سُنا آبدیدہ ہو کر کہنے لگے کہ عیص کا یعقوبؑ غلام نہیں اُسکا بھائی ہے اسکی جان سے زیادہ ہے سبھوں نے کہا کہ یعقوبؑ شام میں بھی کہتے تھے کہ عیص کا غلام ہوں جب یعقوبؑ نے دُور سے دیکھا کہ عیصؑ آبدیدہ ہوئے تب آکر بغلگیر ہوئے گودی میں لیا اور دونوں زار زار روئے اُس دن وہاں منزل کر کے دوسرے دن گھر میں تشریف لائے بعد ایک برس کے راحیل سے اور ایک بیٹا تولد ہوا اُسکا نام بنیامین رکھا بعد تولد ہونے کے انکی ماں نے انتقال فرمایا تب بی بی لیا نے بنیامین کو پرورش کیا اور اپنے بیٹوں اور حضرت یوسفؑ سے زیادہ پیار کرتیں حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے پیدا ہونے کے بعد حق تعالیٰ نے انکو پیغمبری دی تب کنعان میں بہت خلق اللہ اُنپر ایمان لائی اور ہدایت پائی جب عیصؑ کو انکی پیغمبری کی دلیل پہنچی یقین ہوا تب اُنکے ساتھ ایک جگہ میں رہنے کا اتفاق نہ ہوا عیصؑ نے کہا اے بھائی مجھے یہاں ایک مدت گذری اور تم اب تک غربت میں رہے اب تم یہاں بود و باش کرو کہ تم اس سرزمین کے پیغمبر ہو میں کہیں جا رہوں گا جب حضرت عیص کی اولاد بہت ہوئی تمام ملکوں میں نکل گئی ایک بیٹے کا نام رومؔ تھا ان کو لیکر حضرت عیص رخصت ہو کر اُس جگہ جا پہنچے کہ اب جس کو رُوم کہتے ہیں وہاں جا کر انتقال فرمایا اور بیٹے اُن کے وہاں رہے اولاد انکی بہت ہوئی مروی ہے بعض سے کہ عیص کی نسل سے بجز ایوبؑ کے کوئی پیغمبر نہ ہوا اور تمام پیغمبر یعقوبؑ کی نسل سے تھے۔

قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کا

حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کے قصے کو قرآن شریف میں احسن القصص کر کے بیان فرمایا ہے اور ہمارے رسول خدا صلے اللہ وآلہ وسلم کو اس قصے سے خوب آگاہ فرمایا جیسا کہ قولہ تعالیٰ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَٰذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ ترجمہ ہم بیان کرتے ہیں تیرے پاس بہتر

بیان اسواسطے کہ بھیجا ہم نے تیری طرف یہ قرآن اور تو تھا پہلے اس سے بیخبروں میں علمانے اس میں اختلاف کیا ہے کہ حق تعالیٰ نے اس قصے کو سب قصوں سے قرآن شریف کے بہتر قصہ کیوں فرمایا ہے بعضوں نے کہا کہ یہ قصہ سب پیغمبروں کے قصے سے احسن ہے اور بعض نے کہا کہ صبر جمیل یعقوبؑ کا قرآن شریف میں مذکور ہے کہ صبر سے بہتر ہی اسلئے خداتعالیٰ نے اس قصے کو احسن کہا اور بعض نے کہا کہ پہلی باتیں خواب کی یقین آتی تمام حقیقتیں اسمیں بیان ہوئیں اور سورۂ یوسف نازل ہونیکا سبب یہ تھا کہ اکثر وزسات یہودیوں نے آکے حضرت عمر بن خطابؓ سے مباحثہ کیا یعنی یہودیوں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ ہماری توریت بہتر ہے تمہارے قرآن سے اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہمارا قرآن شریف بہتر ہی تمہاری توریت سے۔ یہودیوں نے کہا کہ حضرت یوسفؑ کا قصہ توریت میں مذکور ہے قرآن شریف میں نہیں اور حالانکہ وہ بہتر قصوں میں سے ہے حضرت عمر اسبات کو سنکر دلگیر ہوئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حال مناظرے کا بیان کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے جواب سے متفکر ہوئے اتنے میں جبرئیلؑ امین بحکم رب العالمین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپہونچے اور قصہ حضرت یوسفؑ کا بیان فرمایا قصے کا شروع یہ تھا کہ جب یعقوب علیہ السلام بعد مدت کے شام سے کنعان میں تشریف لائے اور رہاں مقیم ہوئے بی بی راحیل یعنے حضرت یوسفؑ کی والدہ نے بعد تولد ہونے بنیامین کے فوت کی اس وقت حضرت یوسفؑ کی عمر پانچ برس کی تھی گیارہ بھائیوں سے وہ بہت خوبصورت تھے یعقوبؑ انکو سب بیٹوں سے زیادہ پیار کرتے تھے بنیامین شیرخوار تھے انکی خالہ لیا نے انکو پرورش کیا اور یعقوبؑ کی ایک بہن تھیں ایک دن اُنہوں نے یعقوبؑ کے گھر جاکر سب بیٹوں کو اُنکے دیکھا پر اُنکو کسی پر پیار نہ آیا مگر حضرت یوسفؑ پر فریفتہ ہوئیں تب یعقوبؑ سے کہا کہ تم کثیر اولاد ہو اور تمہاری ایک بی بی ہے خدمت سب بیٹوں کی ایک سے نہیں ہوسکتی یوسفؑ کو مجھے دو ہم اس کی خدمت اور پرورش کرینگے یعقوبؑ نے بہن کے فرمانے سے حضرت یوسفؑ کو اُنکے سپرد کیا تب وہ یوسف کو اپنے گھر لے گئیں اور ناز و نعمت سے پرورش کرنے لگیں اُنکے لئے ہر گھڑی یعقوبؑ کا دل تڑپتا رہتا تھا اور بہن کے گھر جا جا کے دیکھ آتے تھے اسی طرح روز بروز حضرت یعقوبؑ کی محبت یوسفؑ پر زیادہ بڑھنے لگی تب بہن سے کہا کہ میں بغیر یوسفؑ کے ایک ساعت نہیں رہ سکتا ہوں میرے پاس اُسے بھیجدو تب اُنکے ہمشیرہ نے جواب دیا کہ میں بھی بے اُسکے رہ نہیں سکتی ہوں اسمیں حضرت نے فرمایا کہ یوسفؑ ایک ہفتہ تمہارے پاس رہے اور ایک ہفتہ میرے پاس اُنہوں نے کہا کہ اچھا پہلا ہفتہ میرے پاس رہے تب حضرت نے قبول کیا اور ایک دن کا ذکر ہے کہ ابراہیم خلیل اللہؑ کا ایک کمربند تھا حضرت یعقوبؑ کی بڑی بہن کو وہ کمربند دادا کی میراث سے اُنکے حصے میں پہنچا تھا اور وہی کمربند دوال سے ابراہیمؑ نے وقت قربانی اسمٰعیل کے ہاتھ پاؤں باندھے تھے جب یوسفؑ پھپی کے گھر میں سات دن رہے اُسکے بعد حضرت یعقوبؑ نے اُنکو طلب کیا تب اُنکی بہن نے ایک حیلہ سازی کی تاکہ یوسفؑ کو اُن کا باپ نہ لے جاسکے وہ کمربند

حضرت یوسفؑ کی کمر میں چھپا کے کپڑے کے تلے باندھ دیا تھا کہ حضرت یوسفؑ کو کسی بہانے سے چور بنا کے پھر اپنے گھر میں لے آؤں اُن ایام میں ابراہیم کی ملت و دین میں ایسا حکم تھا کہ جو کوئی کسی کی چیز چُراتا اور وہ پکڑا جاتا تو وہ شخص صاحب مال کا غلام ہوتا پس بعد سات دن کے حضرت یعقوبؑ نے یوسفؑ کو منگوالیا پھر انکی پھپی نے حیلہ کر کے یعقوبؑ کے پاس آکر کہا کہ کمربند میرے باپ کا کیا ہوا یقین ہے کہ یوسفؑ کے ہمراہ جو لوگ تھے انہوں نے چرایا ہے سب کو تم حاضر کرو جھوٹھ موٹھ پوچھ پاچھ کر حضرت یوسفؑ کے پاس جاکر انکی کمر سے کمربند جھٹ کھول ڈالا اور کہا کہ یوسفؑ میرے پاس مجرم ہوا اب دس برس قید رہے اور خدمت کرے تب یعقوبؑ نے خجل ہو کر اپنی بہن کو یوسفؑ کے لے جانے کی رضا دی بعد دو برس کے خواہر نے انکی وفات کے بعد اُسکے حضرت یعقوبؑ یوسفؑ کو گھر میں لائے اور سب فرزندوں سے زیادہ حضرت یوسفؑ کو عزیز رکھتے تھے ایک دن حضرت یوسف نے اپنے والد سے یہ بیان کیا کہ میں نے شب گذشتہ کو خواب میں دیکھا ہے کہ آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستاروں نے آسمان سے اُتر کے مجھے سجدہ کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ترجمہ جسوقت کہا یوسفؑ نے اپنے باپ کو اے باپ میں نے دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند نے مجھے سجدہ کیا یعقوبؑ نے جب معلوم کیا کہ بھائی سب الکو ذلیل کرینگے تب کہا ان سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ترجمہ کہا یعقوبؑ نے اے بیٹے مت بیان کر خواب اپنا اپنے بھائیوں پاس پھر وہ بناوینگے البتہ تیرے واسطے کچھ فریب البتہ شیطان ہے انسان کا صریح دشمن یعنے اسکی تعبیر ظاہر سنتے ہی سمجھ لینگے بارہ بھائی تھے ایک باپ اور چار ماؤں سے اور ان کی طرف محتاج ہوئے پھر شیطان نے اُنکے دل میں حسد ڈالا حضرت یعقوب نے تعبیر خواب یوسفؑ سے کہی قولہ تعالیٰ وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ترجمہ اور اسی طرح نوازیگا تجھکو تیرا رب اور سکھاوے گا تجھکو کل بٹھائی باتوں کی یعنی تعبیر خوابوں کی اور پورا کرے گا اپنا انعام تجھپر اور یعقوبؑ کے گھر پر جیسا پورا کیا ہے تیرے دو باپوں پہلے سے یعنے دو دادے ابراہیم اور اسحاق علیہما السلام پر البتہ تیرا رب خبردار ہے اور حکمت والا یعنے نوازش اللہ کی سجدے سے سمجھ لو اور کل بٹھائی باتوں کی اسمیں داخل ہے خواب کی تعبیر انکی ذہن کی رسائی سے اور لیاقت سے کہ ایسا خواب مناسب دیکھا چھوٹی عمر میں ابراہیم اور اسحاقؑ کا نام لیا اور نام اپنا نہیں لیا عاجزی سے پس یہ تعبیر خواب بھائیوں نے سُنی تب حسد کرنے لگے اور بولے قولہ تعالیٰ إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ترجمہ اور جب کہنے لگے اُن کے بھائی البتہ

یوسفؑ اور اس کا بھائی زیادہ پیارا ہے ہمارے باپ کو ہم سے اور ہم قوت کے لوگ ہیں البتہ ہمارا باپ خطا مبین ہے صریح اور ہم وقت پر کام آنے والے ہیں اور یہ لڑکا چھوٹا اور ایک بھائی اس کا سگا ہے اور سب سوتیلے یہ باتیں حالت نابالغی میں کہی تھیں کسی وجہ سے اُن پر طعنہ درست نہیں سب بھائی انکے نبی ہوئے اور بڑا مرتبہ پایا لیکن ابتدا میں سبنے رنج اٹھائے اپنے باپ اور بھائی کے اور کہنے لگے قولہ تعالیٰ اُقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِاطْرَحُوْہُ اَرْضًا یَّخْلُ لَکُمْ وَجْہُ اَبِیْکُمْ وَتَکُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِہٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ترجمہ بھائیوں نے آپس میں صلاح کی کہ مار ڈالو یوسف کو یا پھینک دو کسی ملک میں کہ اکیلا رہے تاکہ تم پر توجہ ہو تمہارے باپ کی اور ہو رہیو اسکے پیچھے نیک لوگ یعنے اُن کے بھائیوں نے کہا کہ مار ڈالو یا کسی کنوئیں میں پھینک دو کہ اسکو باپ نہ دیکھے اور توبہ کرو اور مطیع باپ کے رہیو تاکہ خدا تعالیٰ ہم کو عفو کرے اُن میں ایک بھائی کا نام یہودا تھا سب اُسکے تابعدار تھے اُس نے کہا کہ مت مارو چنانچہ قولہ تعالیٰ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْہُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَاَلْقُوْہُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْہُ بَعْضُ السَّیَّارَۃِ اِنْ کُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ترجمہ بولا ایک بولنے والا مت مارو یوسفؑ کو اور پھینک دو اُس کو گمنام کنوئیں میں کہ اٹھا لے جاوے اُس کو کوئی مسافر اگر تم کو کرنا ہے اُنکے بڑے نے کہا کہ مار ڈالنا بڑا گناہ ہے لیکن راہ کے کنارے میدان کے کسی کنوئیں میں ڈال دینا صلاح ہے تاکہ کوئی سوداگر پانی کے لئے کنوئیں پر آئے گا اُسے اُٹھا کر کسی ملک میں اس ملک سے باپ کی نظروں سے دُور لے جا پھینکیگا تو ہم بدنامی اور خون ناحق سے رہائی پائینگے تب سبھوں نے ایک جا جمع ہو کر صلاح و مشورت کی کہ یوسفؑ کو کیونکر باپ کے سامنے سے دور لیجاویں جو دل کا مقصد بر آوے ہر چند کہ اپنے باپ کو سمجھاتے کہ یوسفؑ عزیز کو ہمارے ہمراہ کر دو کہ میدان میں جا کر کھیل دکھاویں حضرت قبول نہیں کرتے تھے سبھوں نے اتفاق کیا کہ یوسفؑ کو فریب دیا چاہیئے تو خود باپ کو بولے گا تب سبھوں نے یوسفؑ سے کہا کہ اے پیارے بھائی سیر اور تماشا میدان کا ہمارے ساتھ دیکھنے چلو تو خوب تماشا اور کھیل میدان میں تمہیں دکھاویں اور بکری کا دُودھ دوہکے پلاویں یوسفؑ نے کہا کہ میں تو جانا چاہتا ہوں لیکن باپ کا حکم نہیں کیونکر جاؤں انھوں نے کہا کہ تم باپ کے پاس جا کر بولو البتہ حکم دینگے تب اُن کے بھائیوں نے ان کے سر کے بالوں میں کنگھی کر کے باپ کے پاس بھیجدیا حضرت نے دیکھکر انہیں گودی میں اٹھالیا اور ان کے سر و چشم پر بوسہ دیا حضرت یوسفؑ بھی اپنے باپ کے ہاتھ پاؤں چوم کے کہنے لگے اے باباجان میں بھائیوں کیساتھ میدان میں جانا چاہتا ہوں کہ سیر میدان کی کروں اور تماشا دیکھوں اور بکری کا دُودھ پیوں اگر حضور کی اجازت ہو تو جاؤں دل خوش کر آؤں حضرت نے کہا کہ نعم یہ بات اُنکے بھائیوں نے سُنی کہ حضرت یوسفؑ کے جواب میں والد نے نعم کہا اور اذن دیا تب یہودا سے سبھوں نے کہا کہ باپ سے جا کر اجازت مانگو اس نے کہا کہ تم ہمارے ساتھ عہد کرو کہ یوسفؑ کو نہ مارو گے تب ہم جا کے بولینگے سب نے عہد کیا اس کے بعد سب

متفق ہوکر باپ کے پاس گئے اور کہا جیسا کہ قول تعالیٰ قَالُوْا يَآ اَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ ۝ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ترجمہ بولے اے باپ کیا ہے کہ اعتبار نہیں کرتے ہو ہمارا یوسفؑ پر اور ہم تو اسکے خیر خواہ ہیں بھیج اسکو ہمارے ساتھ کل کہ کچھ کھاوے اور کھیلے اور ہم تو اسکے نگہبان ہیں حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ اے بیٹو میں ڈرتا ہوں کہ تم جاؤگے اور یوسف کو بھی لیجاؤگے اور میں اکیلا رہوں گھر میں جیسا کہ قول تعالیٰ قَالَ اِنِّىْ لَيَحْزُنُنِىْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ترجمہ یعقوبؑ نے کہا کہ مجھکو غم ہوتا ہے اس سے کہ تم لے جاؤگے اسکو اور ڈرتا ہوں کہ کھا جاوے اسکو بھیڑیا اور تم اس سے بے خبر رہوگے یعنے انکو بھیڑیے کا بہانہ کرنا تھا سو وہی انکے دلمیں خوف آیا اور یہ اسواسطے کہا کہ خواب میں دیکھا کہ بھیڑیے نے یوسف پر حملہ کیا اسلئے ہمیشہ اس خواب سے ڈرتے اور بھائیوں نے انکے حضرت یعقوب کو کہا جیسا کہ قول تعالیٰ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ترجمہ وے بولے اگر کھا گیا اسکو بھیڑیا اور یہ جماعت ہیں قوت ور تو ہم نے سب کچھ گنوایا یعنے اگر بھیڑیا اسکو کھائے گا کیا اتنا نہ ہوگا کہ ہم دس بھائی روک سکینگے تو اسوقت ہم گنہگار ہونگے پس یعقوبؑ نے انہوں سے فریب کھا کر یوسفؑ کو ایک روز کی اجازت دی اور رخصت کے وقت یوسفؑ کو فرمایا اے میری جان دیدے سے اپنا دیدہ ملا کے جا ذرا آ تجھے گودی میں لوں پھر دیکھوں یا نہ دیکھوں بعد اسکے اپنے بیٹوں کو کہا کہ یوسفؑ کو تمہیں سونپا اب جاؤ پھر اسی پاؤں سے سلامت آؤ میرے پاس یہ کہکر رخصت کیا سب چلے گئے قول تعالیٰ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِىْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ترجمہ جب لیکر چلے اور متفق ہوئے کہ ڈالیں اسکو گمنام کنوئیں میں پس جاتے جاتے کنعان سے چھ کوس کے فاصلے پر اپنی بکریوں کی چراہ گاہ میں جا پہونچے یوسفؑ کھیل کود کے خوشیاں کرتے ہوئے چلے بھائیوں نے ان کے اُن پر ظلم اور دست درازی اور طمانچہ لگانا شروع کیا یوسفؑ نے فریاد و زاری کی اور کہنے لگے کہ میں ایسا کیا گناہ کیا ہے جو تم مجھ پر اتنا ظلم کرتے ہو کیا میرے باپ نے مجھے تم کو نہیں سونپا ہے آیا میرے بھائی نہیں ہو اپنے باپ کی وصیت اور نعمتیں مت بھولو اور بے مادری اور لیسری پر میری رحم کرو ہر چند کہ یوسفؑ نے یہ کہا انہوں نے نہ سنا مارتے ہی رہے سبھوں نے کہا کہ تو نے یہ جھوٹ بات بنا کر باپ سے کہی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستاروں نے مجھے آکر سجدہ کیا ہے شاید تیری آرزو یہی ہے کہ ہم سب تیرے زیر حکم رہیں اب تیری موت آچکی ہے اور نہیں ہے کوئی ایسا کہ تیرا پشت پناہ ہو جب یہ باتیں سنیں یہودا کے پاؤں پر جا پڑے انہوں نے انہوں کو منع کیا کہ اپنے عہد پر قایم رہو اسے مت مار وے بولے اسے کسی کنوئیں میں ڈالا چاہیئے تب یوسف کو کنوئیں کے کنارے پرے جا کر ننگا کر کے دست و پا باندھ ڈول میں بٹھا کر کنوئیں میں ڈال دیا یوسفؑ فریاد و زاری کرنے لگے اور

کہا کہ آج کوئی نہیں کہ میرے باپ پیر ضعیف کو خبر پہنچائے تاکہ آکے دیکھے ظالموں نے کس چاہ مصیبت میں مجھ بے گناہ کو گرایا اور ترس نکھایا یوسفؑ اندھیرے کنوئیں میں جب آدھی راہ میں جا پہنچے رسّی ڈول کی بیہودا کے ہاتھ میں تھی اُسکے بڑے بھائی ظالم شمعون نے آکر جلدی سے ڈول کی رسّی کاٹ دی ارادہ اُس کا یہ تھا کہ جلدی کنوئیں میں گرے اور مر جائے قضائے الہی سے ایک نیزہ پانی کنوئیں میں خالی تھا خدا کے حکم سے جبرئیلؑ نے آکر انکو کنوئیں کے اندر پانی کے اُوپر ایک پتھر پر بٹھا دیا پانی کے اندر جانے نہ دیا کہ انکو ضرر ہو محققون نے اسمیں اختلاف کیا ہے کہ یوسفؑ کنوئیں میں کئی دن رہے بعضوں نے کہا سات رات دن رہے جب بھائیوں نے اُنکو چاہ میں ڈالا انکو یقین ہوا کہ یوسفؑ مر گئے اور ہم نے بلا سے نجات پائی اب بہتر یہ ہے کہ ہم توبہ کریں اور خدا اسکو قبول کرے اور روز و شب باپ کی خدمت ہم کیا کریں اور وہ ہم سے راضی رہیں یوسفؑ کنوئیں کے اندر روتے روتے قریب الہلاک ہوئے تھے قولہ تعالےٰ وَ

اَوْحَیْنَآ اِلَیْہِ لَتُنَبِّئَنَّھُمْ بِاَمْرِھِمْ ھٰذَا وَھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ترجمہ اور ہم نے اشارت کی اسکو کہ تو جتاوے گا انکو اُن کا یہ کام اور وے نہ جانیں گے فائدہ پھر جب لیکر چلے فرمایا آگے نہ فرمایا کہ کیا ہوا اس واسطے کہ لائق بیان کے نہیں جو کچھ بھائیوں نے سلوک کیا راہ میں بڑا کہتے اور مارتے گئے نہ اُنکے رونے پر رحم کھایا نہ فریاد پر پھر کنوئیں میں ڈالا دہ کنارے کو پکڑ کر رہ گئے تب رسّی میں باندھکر لٹکا دیا آدھی دُور سے چھوڑ دیا تب پانی میں گرے چوٹ سے بچے گوشے میں ایک پتھر پر بیٹھ رہے اور بھائیوں نے کرتا اتار کر ننگا کر ڈالا تب وہاں حق تعالیٰ کی بشارت پہنچی کہ ایک وقت تو یاد دلاوے گا انکو اُن کا کام پس جبرئیلؑ آپہنچے اور بولے اے یوسفؑ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کچھ اندیشہ مت کر اپنے بھائیوں کے ظلم سے خدا نے تجھے برگزیدہ کیا ہے اور اُنھوں کو تیرا تابع اور مطیع کیا بعد ازاں سب بھائی کہنے لگے کہ باپ کے پاس جا کر کیا جواب دینگے اگر یوسف کو طلب کرے تو اسکی کیا تدبیر ہے یہی بولینگے ہم کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا پس ایک بزغالہ بکری کا ذبح کرکے اسکے خون سے پیراہن یوسفؑ کا آلودہ کرکے باپ کو لاکے دکھایا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا

وَجَآءُوْٓ اَبَاھُمْ عِشَآءً یَّبْکُوْنَ ۔ قَالُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَھَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَکْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَکَلَہُ الذِّئْبُ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ کُنَّا صٰدِقِیْنَ ترجمہ اور آئے اپنے باپ پاس اندھیرا پڑے روتے ہوئے کہنے لگے اے باپ ہم دوڑنے لگے آگے نکلنے کو اور چھوڑا یوسفؑ کو اپنے اسباب پاس پھر اُس کو کھا گیا بھیڑیا اور تو باور نہ کرے گا ہمارا کہنا اگرچہ ہم سچے ہوں جب رات ہوئی کرتا خون آلودہ یوسفؑ کا لیکر باپ کے پاس آحاضر ہوئے اور بولے کہ ہم نزدیک بکریوں کے گلّے پاس گئے تھے اور یوسفؑ کو اسباب کے پاس چھوڑ گئے تھے بھیڑیا اسکو آکر کھا گیا اے باپ ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ ہماری بات کی تکذیب کرینگے اگر ہم ہزاروں بات سچ کہیں گے پھر بھی آپکو باور نہ ہوگی تب کرتا خون آلودہ نکال کر دکھایا حضرت نے باور نہ کیا قولہ تعالیٰ وَجَآءُوْ عَلٰی قَمِیْصِہٖ بِدَمٍ کَذِبٍ ترجمہ

اور لائے اُسکے کُرتے پر لہو لگا کر جھوٹھ جب یعقوبؑ نے کُرتا خون آلودہ دیکھا اور دریدہ نہ پایا بیٹوں سے کہا اس پیرہن میں بُو یوسفؑ کی نہیں پائی جاتی ہے شاید بھیڑیا یوسفؑ پر مہربان زیادہ رہیگا تم سے کیونکر اسکو کھایا اور پیرہن نہیں پھاڑا اگر تم سچ کہتے ہو تو بھیڑیئے کو لا حاضر کرو تب بھائیوں نے اُنکے صحرا میں سے ایک بھیڑیئے کو پکڑ منگوا کر اسکے مُنہ میں لہو لگا کے باپ کے سامنے لا پیش کیا پس حضرت یعقوبؑ نے بھیڑیئے سے پوچھا کہ تو نے میرے فرزند جگر بند یوسفؑ کو کھایا اور اس نازک تن پر تو نے کچھ رحم نہ کیا اور میری ضعیفی پر کچھ افسوس نہ کیا بھیڑیا اللہ کے حکم سے بولا یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی کہ میں نے تیرے یوسفؑ کو نہیں کھایا کیونکہ گوشت اور پوست انبیا اور صلحا اور سیاحوں کا ہم پر حرام ہے یا حضرت میں عجب ایک رنج و بلا میں گرفتار ہوں ایک بھائی میرا تھا چند روز ہوئے ہیں مجھ سے جُدا ہو کر کہیں نکل گیا میں اسکی تلاش کو نکلا ہوں اپنے وطن سے مارے گردش کے آج تین رات دن گذرے ہیں کہ کچھ کھانا پینا نہیں کھایا بھوکا پیاسا دوڑتا ہوا تین فرسنگ کی راہ سے شب گذشتہ کو اس صحرا میں آ پہونچا صبح کو صاحبزادوں نے مجھکو پکڑ کر میرے مُنہ میں لہو بکری کا لگا کر بیگناہ حضور میں لا حاضر کیا اگرچہ چغلی درست نہیں مگر بسبب بیگناہی اپنی کے اور آپکی پیغمبری کے لحاظ سے جو جو باتیں سچ تھیں سو میں نے عرض کیں آپ مالک ہیں حضرت نے معلوم کیا کہ یہ سچ کہتا ہے تب گرگ کو کھانا کھلا کے رخصت کیا اور بیٹوں کو فرمایا کہ میں نے یوسفؑ کو خدا پر سونپا اور میں اس سے صبر جمیل مانگتا ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ ترجمہ کہا یعقوبؑ نے کوئی نہیں بنادی ہے تم کو تمہارے جیوں نے ایک بات اب صبر جمیل بن آوے اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں اسبات پر جو بناتے ہو تم یعنے کُرتے پر لہو اُن کا جھوٹ ہے تب یعقوبؑ ایک بیت الاحزان تیار کر کے عبادت میں جا بیٹھے اور شب و روز روتے روتے آنکھیں اُنکی جاتی رہیں نابینا ہوئے ایک روز حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے یعقوبؑ نے اُنسے پوچھا اے اخی جبرئیلؑ یوسفؑ کہاں ملیگا کدہر جاؤں میرے یوسفؑ کو اللہ رکھے تو بہتر ہے اتنے میں جناب باری سے الہام ہوا اے یعقوبؑ تیرے بیٹے اس پر حافظ ہیں کہ تُو نے انکو سونپا تھا اُنسے پوچھ کہا کہ الٰہی میں نے خطا کی تو رحم کر حضرت نے جبرئیلؑ سے کہا کہ ملک الموت جانتے ہوں گے وہ ہر شخص کی جان قبض کرتے ہیں تب جبرئیل نے جا کر اُنسے پوچھا کہ یوسفؑ سلامت ہے یا نہیں تب اُنہوں نے فرمایا سلامت ہے اسبات کو سُنکر حضرت کو تسلی اور بھروسا ہوا مگر درد سے فراق کے آہ و زاری کرتے تھے نقل ہے یوں آیا ہے کہ یوسفؑ کے گم ہونے کا یہ سبب تھا کہ ایک دن یعقوبؑ نے کسی کی ضیافت کی تھی ایک فقیر بھوکا محتاج اُنکے در پر آ موجود ہوا سوال کھانے کا کیا حضرت نے فرمایا شاہ جی بیٹھو کھانا حاضر ہے اتنا ایل کر حضرت کسی کام میں مشغول ہوئے کھلا نہ سکے فقیر محروم بھوکا یہ دعا کر کے چلا گیا الٰہی جو اسکی آرزو کو اس سے دُور رکھیو یہ دُعا خدا نے قبول کی پس اگر فقیر کو کھانا کھلاتے تو قوت

اسکی چالیس دن تک رہتی اور وہ عبادت کرتے اب بعوض چالیس دن کے چالیس برس تک یوسفؑ کے غم میں تو رہیگا
یہ الہام ہوا تب یعقوبؑ نے خدا کی درگاہ میں التجا کی یاالٰہی تو رحیم وکریم عالم الغیب ہے جو خطا مجھ سے ہوئی تو فراموشی سے
ہوئی قصداً نہیں فوراً جبرئیلؑ نے آکر فرمایا اے یعقوبؑ تم پر جو رنج گذرتا ہے یہ سبب سے فراموشی کے ہے اور قصداً ہوا
ہوتا تو دونا رنج تم پر گذرتا اسبات کو سوچنا چاہیئے تاکہ بندوں کو علم ہو کہ خدا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اسمیں کسی کا
دخل نہیں مروی ہے کہ جب یوسفؑ کے بھائیوں نے اُن کے بدن سے کپڑے اُتار کر ننگا کر کے کنوئیں میں ڈالا اُسیوقت
امر الٰہی سے جبرئیلؑ نے پیراہن حریر کا بہشت سے لاکر انہیں پہنا دیا وہ پیراہن خلیل اللہؑ کا تھا کہ جسکی برکت سے آتش نمرود
کی اُن پر گلزار ہوئی تھی اور نجات پائی تھی وہ پیراہن حضرت یعقوبؑ نے باپ کی میراث سے پایا تھا اور ایک تعویذ بہشت
کا یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کے گلے میں باندھکر بھائیوں کے ہمراہ کر دیا تھا پھر اُسی کپڑے اور تعویذ کو حضرت جبرئیلؑ نے
آکر یوسفؑ کو کنوئیں کے اندر پہنا دیا مورخین نے لکھا ہے کہ حضرت یوسفؑ کا سن اُسوقت میں اٹھارہ۱۸ برس کا تھا اور
بعضوں نے لکھا ہے کہ ستر۱۷ہ برس کا اور کسی نے کہا ہے کہ بارہ برس کا تھا قول ثانی صحیح ہے اس کنوئیں کے اندر یوسفؑ
تین رات دن رہے اتفاقاً مرضی الٰہی سے ایک قافلہ سوداگروں کا مدین سے اسباب تجارت کا لیکر مصر کو جاتا تھا
ماندگی کے سبب سے راہ بھول کر اُس کنوئیں کے پاس آپہنچا آب وہوا وہاں کی خوش پاکر وہاں منزل کی لیکن وہ
کنواں سانپ بچھو سے پُر اور آبادی سے دور اور پانی بھی اس کا تلخ اور شور تھا مگر یوسفؑ کے گرنے سے شیریں ہوگیا
تھا ان سوداگروں کے سردار کا نام مالک ابن زعر تھا بشرا نام ایک غلام نے پانی کے لئے کنوئیں میں ڈول ڈالا
جبرئیلؑ نے خدا کے حکم سے آکے کہا کہ اے یوسفؑ اس ڈول پر جا بیٹھ جب اُسنے ڈول کھینچکر اُٹھایا دیکھا کہ ایک لڑکا ماہرو
صاحب جمال کبھی ایسا نہ دیکھا تھا دُنیا میں اور اس کا ثانی حدیث شریف میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے جملہ حسن کو دو حصہ
کر کے ایک حضرت یوسفؑ کو بخشا اور دوسرا حصہ سارے جہاں کو دیا سوداگروں نے جب اُنکی کمال صورت دیکھی تب
پوچھنے لگے کہ تم کون ہو بنی آدم ہو یا فرشتے یا پریزادوں میں سے ہو وہ بولے نسل آدمؑ سے ہوں اور بھائی سب اُنکے
کنوئیں کے کنارے پر تھے یہ شور وغل سُنکر اُنکے پاس آئے یوسفؑ کو دیکھا تب بولے یہ غلام ہمارے گھر کا ہے مارے ڈر کے
گھر سے بھاگ کر اس کنوئیں میں آگر گرا ہے حضرت یوسفؑ نے یہ جھوٹھ بکنا سُنکر چاہا کہ کچھ بولیں اُن کا بھائی شمعون زبان
عبری میں بولا اگر تم ان سے کچھ کہو گے تو جان سے مار ڈالونگا تب یوسفؑ نے مارے خوف کے کچھ نہ کہا مالک بن زعر
نے انکو سوداگروں کے قافلے میں لیجاکر چھپا رکھا لوگوں نے ان سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے کہاں سے لائے ہو وہ بولا
کہ یہ متاع ہے دوسرے دن اُنکے بھائیوں نے سوداگروں کے پاس جاکر کہا کہ اس غلام کو ہم بیچیں گے مالک نے کہا
کہ میں لُوں گا لیکن میرے پاس اٹھارہ۱۸ درم مصر کے ہیں خرید وفروخت میں کہیں چلتے نہیں تم چاہو تو لیلو پس حوالے

کیا اور ایک لطف یہ ہے کہ مصر کے دو درم کنعان کے ایک درم کے برابر ہیں باین حساب کنعان کے نو درم ہوتے ہیں حضرت یوسفؑ کو اس قیمت سے بیچا یہ غرض تھی کہ باپ کے نظروں سے دور ڈالیں والا محتاج نہ تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ترجمہ اور بیچ آئے اُسکو ناقص مول کو گنتی کی پاولیاں پاؤلی کہتے ہیں چوانی کو اور ہو رہے تھے اُس سے بیزار دوسرا قول ہے کہ اگلے دن بھائی سب اُنکے کنوئیں پر گئے قافلے میں پایا دعویٰ کیا جب ثابت ہوا اٹھارہ درم کو بیچ آئے درم قریب ہے پاؤلی کے تب بھائیوں نے اُنکے درم بانٹ لئے ایک نے حصہ نہ لیا پھر آکے قافلے والوں نے مصر میں جاکے بیچا پس حق تعالیٰ نے صریحاً ایک بیچنا فرمایا پردہ پوشی کیلئے لیکن اشارے سے معلوم ہوا کہ سستے مول اسی جگہ بیچا ہے روایت کی گئی ہے کہ مملوک ہونے کا یوسفؑ کے یہ سبب تھا کہ ایکدن آئینے میں اپنے جمال کو دیکھکر کہا کہ میں اگر غلام ہوتا تو کوئی شخص میری قیمت نہیں دیسکتا اس لئے کہ لطافت اور نزاکت انکی اسقدر تھی کہ جو چیز کھاتے گلے میں سے نظر آتی جب یہ حسن اپنا دیکھا فخر سے کہا اگر غلام ہوتا تو کوئی میری قیمت نہ دے سکتا جب اپنے دل میں یہ تصور کیا باری تعالیٰ کو یہ ناپسند ہوا ان پر عتاب آیا اے یوسفؑ تم نے بڑی شیخی کی اپنی صورت دیکھکر فخر سے اپنی قیمت آپ ٹھہرائی اپنے مصور کی طرف نظر نہ کی دیکھ تجھے اب غلام کیسا بناؤنگا ادنیٰ قیمت پر تاکہ لوگ دیکھیں کہ ایسی صورت اتنی قیمت پر اور دوسرا سبب یہ ہے کہ سلطنت مصر کی اُنکی تقدیر میں تھی اور جبتک کہ خدمت کسی کی کوئی نہ کرے تب تک خادموں کی قدر وہ نہ جانے اور خود مخدوم بھی نہیں کہلاسکتا ہے الغرض مالک ابن زعر نے یوسف علیہ السلام کو بشرط خدمت اپنے مول لیا تھا اور ایک قبالہ اس مضمون کا انکے بھائیوں سے لکھوالیا تھا وہ یہ ہے مالک ابن زعر نے یعقوبؑ ابن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ کے بیٹوں سے ایک غلام عبرانی اٹھارہ درم سے خرید کیا ہے بگواہی گواہان معتبرین کے مالک کے ہاتھ اسے سپرد کیا بعدہٗ مالک نے حضرت کے پاؤں میں بیڑی ڈال کے اونٹ پر سوار کیا اور ایک موٹا پشمینہ اُڑھا کر چلا کتنی دور کے بعد جب راہ میں انکی ماں کی قبر ملی اونٹ پر سے اتر کر ماں کی قبر کی زیارت کی قبر کو بغل میں کرکے رونے لگے یا اُمّی بھائیوں نے مجھ پر حسد سے بہت ظلم کیا اور اس کاروان میں بیچا اور پاؤں میں زنجیر کی اور باپ کی خدمت اور وطن اور تمہاری زیارت سے مجھے دور و محروم کیا اتنے عرصہ میں قافلہ سوداگروں کا تھوڑی دور وہاں سے نکل گیا تھا ایک شخص ان میں سے پیچھے دوڑ آگیا تھا وہ آکے بولا اے غلام تو اب تک یہاں ہے سچ تو تو بھگوڑا ہے یہ کہکر حضرت کو ایک ایسا طمانچہ مارا کہ اس وقت حضرت کی آنکھوں تلے جہاں اندھیرا ہو گیا تب حضرت اس وقت آسمان کی طرف کرکے رو رو کے کہنے لگے خدایا ان ظالموں کے شر سے مجھے بچا اور میں برداشت نہیں کرسکتا جو مجھپر گذرتی ہے سو تجھکو خوب معلوم ہے یہ کہتے ہوئے قافلے میں داخل ہوئے اُسی وقت ایک ابر مہیب مع ہوا زور شور

سے آن پڑا صاعقہ ورعد و بجلی کڑکنے لگے سارے کاروان قریب ہلاک ہوئے تب آپسمیں سب کہنے لگے دیکھو توکس کے گناہ سے ہم اس آفت میں مبتلا ہوئے وہ جس نے حضرت کو مارا تھا بولا میں نے گناہ کیا ہے کہ جس گھڑی اس غلام کو میں نے ایک طمانچہ لگایا تب وہ آسمان کی طرف منہ کر کے کچھ بول رہا تھا بعد اُسکے یہ بلائے مہلکہ ناگہانی آپہونچی یہ سنتے سبھوں نے یوسفؑ کے پاس جاکے معذرت کی اور تقصیر اپنی معاف کروانا چاہی یوسفؑ نے دعا کی تب فوراً وہ ہُوا بحکم الٰہی موقوف ہوئی بعدہٗ جب وہانسے گئے مصر میں یہ خبر پہنچی کہ مالک ابن زعر ایسا ایک غلام عبرانی خوبصورت لاثانی کہ پردۂ زمین پر ایسا ہوا ہے نہ ہوگا لایا ہے یہ سُنکر تمام اہل مصر سوار ہوکر کے استقبال کو آئے حضرت یوسفؑ کو دیکھا جو صفتیں سُنی تھیں اُس سے زیادہ پائیں اور مالک نے اپنے گھر کو سنوار افرش فروش دیبائے رومی کا بچھایا اور حضرت یوسفؑ کو لباس فاخرہ پہنا کر تاج زرین سر پر رکھا بعدہٗ شہر میں منادی کروادی کہ ایک غلام خوبصورت خوش خلق عقلمند دانا چالاک فرمانبردار حیادار بیچا چاہتا ہوں جسکو خواہش خریدنے کی ہو وقت پر آحاضر ہووے یہ منادی سُنکر اہل مصر ادنیٰ و اعلیٰ مالک کے گھر کے پاس آکر جمع ہوئے یوسفؑ نے لوگونکو جب دیکھا کہ میری قیمت میں پس و پیش کرتے ہیں تب اپنے دلمیں کہا کہ یہ مالک بیچنے میں میرے عجب خطا میں پڑا ہے کہ اس دن میرے تینوں بھائیوں کے ہاتھ سے جو اصل میری اُن سب کو معلوم تھی نو درم کو مول لیا تھا آج مجھکو کوئی نہیں پہچانتا ہے کیوں نہیں پچاس درم کو بیچتا ہے جب یوسفؑ نے قیمت اپنی اسقدر انکساری سے ٹھہرائی تب خدائے تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا اے یوسفؑ تو تے آئینے میں اپنی شکل و صورت دیکھکر فخر سے اپنی قیمت کا آپ ہی مول زیادہ ٹھہرایا تھا آج عجز و انکساری سے قیمت اپنی کم کہی ہے اب تجھپر فضل الٰہی ہوا اب دیکھ تیری قیمت کسقدر زیادہ ہوتی ہے کتنا فضل ہوتا ہے مالک نے یوسفؑ کو لباس فاخرہ پہنا کر کرسی پر بٹھایا اور لوگوں میں پکار کے بولا مَنْ يَّشْتَرِيْ غُلَامًا حَسِيْنًا لَطِيْفًا ظَرِيْفًا لَيْسَ مِثْلَهٗ فِي الدُّنْيَا حضرت یوسفؑ نے کہا یوں نہیں ایسا کہو مَنْ يَّشْتَرِيْ ضَعِيْفًا غَرِيْبًا مَظْلُوْمًا لَيْسَ مِثْلَهٗ فِي الدُّنْيَا دلال نے کہا ایسا دستور نہیں کہنے کا حضرت نے فرمایا ایسا دستور نہیں تو یوں کہو کہ مَنْ يَّشْتَرِيْ يُوْسُفَ صِدِّيْقَ اللّٰهِ ابْنَ يَعْقُوْبَ اِسْرَائِيْلَ اللّٰهِ ابْنَ اِسْحٰقَ صَفِيِّ اللّٰهِ اَخِيْ اِسْمٰعِيْلَ ذَبِيْحِ اللّٰهِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ دلال نے کہا کہ چُپ رہو ایسامت کہو اگر لوگ سُنینگے تو مول نہیں لینگے تب پُکار دیا اسکی قیمت ہزار بدرے اشرفی کے اور ہزار بدرے روپے ہیں بدرہ کہتے ہیں لغت میں تھیلی کو اور ہزار درم کو بھی اور دس ہزار درم کو بھی اور سات ہزار دینار کو بھی کہتے ہیں اب گن لو کتنے ہوئے اور ہزار عقد مروارید کا چاہیئے اور ہزار طبلہ عود کا اور ہزار جامہ اطلس رومی اور ہزار قصب مصری یعنی جامہ مصری اور ہزار اونٹ بغدادی اور ہزار گھوڑے مع زین و لگام زرین کے اور ہزار لونڈیاں رومی اور ہزار غلام خطائی اور ہزار قبضہ شمشیر و چھرا چاہیئے جب یہ قیمت ٹھہری جتنے خریدار تھے سب کے سب چُپ رہے عزیز مصر نے آکر جو مختار تھا بادشاہ مصر کا اس سے دونی قیمت دیکر حضرت یوسفؑ

کو لے گیا اور گھر میں جا کر زلیخا کے حوالے کیا اور کہا کہ اسکو میں نے اتنی قیمت سے مول لیا ہے تم اچھی طرح سے رکھیو بطور فرزند کے پیار و خدمت کیجیو غلام کے طور پر نہ رکھیو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ یَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۔ ترجمہ اور کہا جس شخص نے خرید کیا اسکو مصر سے اپنی عورت کو آبرو سے رکھ اسکو شاید ہمارے کام آوے یا ہم کر لیں اسکو بیٹا جب یوسفؑ کو زلیخا نے پایا اُن پر مفتون ہوئی ایکدم آنکھوں سے جدا نہ کرتی شب و روز خدمت میں رہتی ہر دم اُنپر وہ نثار و تصدق ہوتی اور دنیا کی نعمتیں پاکیزہ لاکر اُنکو کھلاتی اور نئی نئی خلعتیں فاخرہ ہر روز پہناتی اور تاج مرصع ہر روز ایک نیا سر پر رکھواتی مسند پر بٹھا کر اپنی آرزو مٹاتی اور دلداری کرتی سات برس تک اسی طرح کٹے یوسفؑ کا کچھ شغل نہ تھا مگر یہ تھا کہ عصائے مرصع ہاتھ میں لیکر ہمیشہ بزغالے کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اتنی مدت میں زلیخا کے صبر و ہوش و طاقت جاتی رہی نوبت جان پر پہونچی بھید اپنا کسی پر ظاہر نہ کرتی جتنی دلداری یوسفؑ کی کیا کرتی حضرت اسکی طرف کچھ التفات نہ کرتے جب زلیخا اپنی غرض کی باتیں اُنسے کرتی کچھ جواب اسکا نہ دیتے مگر ضرورت کو جواب دیتے کہتے ہیں کہ سات برس یوسفؑ زلیخا کے ساتھ رہے ہرگز اسکی طرف خیال نہ کیا فعل شنیع سے باز رہتے زلیخا بتنگ آئی انتظاری نپٹ کھینچی ایک بوڑھی عورت ہمسایہ والی نے زلیخا کے پاس آکر کہا کہ اے زلیخا خیر تو ہے احوال تیرا کیسا ہے جو تجھے میں بیقرار دیکھتی ہوں یہ صورت تیری کیوں تبدیل ہوگئی اسمیں کیا ماجرا ہے بولی کہ غلام عبری کے عشق نے مجھ کو رنج میں ڈالا اور پھنسا دیا وہ ایسا سنگدل ہے کہ میری طرف ایک نظر نہیں دیکھتا ہے اور نہ کچھ بولتا چالتا ہے اُسکا علاج کیا ہے تب وہ بڑھیا بولی کہ اے زلیخا میں تم کو ایک صورت بتاتی ہوں اگر عمل میں لاؤگی تو مقصد تمہارا پورا ہوگا تمنائے دلی حاصل ہوگی مگر اس میں خرچ مبلغ چاہیئے تب زلیخا نے کنجی گنجینہ کی اور قفل خزانے کا اُسکے حوالے کیا پس مبلغ خطیر لیکر ایک ہفت خانہ منقش طلا کار خوشنما دلچسپ بنوایا ایسا کہ در و دیوار چھت پردے فرش فروش تک ساتھ طلا کاری کے صورت یوسفؑ و زلیخا کی ایک جا باہم تصویر کھینچی ایسا کہ کوئی جگہ ان دونوں کی تصویر سے خالی نہ تھی اور زربفت مشجر کپڑے سے تمام گھر آراستہ کیا اور تخت زرین بھاری مکلل جواہر کا اس مکان میں رکھدیا اور فرش گوناگون بچھوائے اور انگیٹھیاں عود سوز سونے چاندی کے مرصع جسمیں عود اور عنبر جلتا تھا ہر جگہ رکھوادیں الغرض اسباب بادشاہی خانہ ہفتم میں سب موجود تھا آخر زلیخا بارادہ مباشرت حضرت یوسفؑ کو اُسکے اندر لے گئی اور اُنکی معصیت پر کمر باندھی تمام دروازوں کو گھر کے قفل سے بند مضبوط کر دیئے اور اُنکو ساتھ لیکے بیٹھی حضرت یوسفؑ نے نظر کر کے دیکھا کہ ہفتم خانہ کی دیوار و در چھت پردے فرش و فروش پر تمام تصویریں دونوں کی باہم کھینچی ہیں اور تمام مکان خوشبو سے معطر ہو رہا ہے جس طرف نظر کرتے تو دیکھتے کہ صورت اپنی اور زلیخا کی کھینچی ہے تب معلوم کیا کہ میرے لئے کچھ فریب کیا ہے اپنے دل میں کہا کہ اگر مجھکو ٹکڑے ٹکڑے کریں تو بھی اسکے قبضے میں نہ آوں گا اپنی پاکی پر رہوں گا کہتے ہیں اس وقت حضرت یوسفؑ نے خدا کو یاد نہ کیا تھا اسلئے خدائے تعالیٰ

نے اُنکے دل میں زلیخا کے واسطے کچھ وسواس ڈالا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اُنکو معصیت سے باز رکھا تب زلیخا
دست انداز اُن پر ہونے نہ پائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ
الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا
ترجمہ اور پھسلایا اُس کو عورت نے اور وہ اُسکے گھر میں تھا اپنے جی تھامنے سے اور بند کئے دروازے اور بولی شتاب کر یوسفؑ
نے کہا خدا کی پناہ وہ عزیز مالک ہے میرا البتہ بھلا نہیں پاتے جو لوگ بے انصاف ہیں اور البتہ عورت نے خواہش کی اور اُس
نے خواہش کی جب یوسفؑ خانۂ ہفتم میں گئے زلیخا کی طرف نظر نہ کی آسمان کی طرف دیکھا کہ چھت پر اپنی صورت ساتھ زلیخا
کے مصوّر ہے پھر داہنے بائیں نظر کی پھر وہی تصویر دونوں کی باہم جفت دیکھی الغرض تمام گھروں میں فقط تصویریں نظر
آئیں تب ناچار ہو کر زلیخا کیطرف نظر کی بغور دیکھا زلیخا کو یقین ہوا کہ افسوں گری نے میری یہ کام کیا ہے تب بولی اے یوسفؑ مجھ
پر ایک نظر کر کہ میں مستغنی ہو جاؤں اور غم و اندوہ سے خلاصی پاؤں حضرت بولے کہ میں ڈرتا ہوں کہ خدائیتعالیٰ قیامت
کے دن مجھکو زناکاروں میں شامل نہ کرے حالانکہ میں پیغمبر زادہ ہوں یہ فعل بد مجھ سے نہ ہوسکے گا خدا نہ کرے جو ایسے
فعل میں گرفتار ہو جاؤں اور خدا کو مُنہ تو دکھانا ہے قیامت میں زلیخا بولی اے یوسفؑ ذرا مجھ پر نظر کر ذرا آ تجھے
گودی میں لوں اور چھاتی سے لگاؤں ماہرو کا کل زُلف کو میرے ساتھ ملا حضرت نے کہا کہ مصوّر کی طرف دیکھ یہ بال خاک
میں ملینگے پھر بولی کیوں مجھکو ستاتا ہے آرام جان دے آپ نے کہا کہ مجھکو دو بات کا غم ہے ایک تو یہ کہ خدا کا ڈر اور
دوسرا حق عزیز کا کہ اُس نے مجھے آرام سے رکھا ہے زلیخا بولی کہ تو عزیز سے مت ڈر میں اُسکو زہر قاتل کھلا کر مار
ڈالونگی اور سارے گھر کی سلطنت اُسکی تم کو دونگی اور تو کہتا ہے کہ خدا تیرا کریم ہے وہ تو ہمیشہ گنہگاروں پر رحیم ہے
اور جو کچھ کہ گنج و خزانہ میرا ہے سارا تیرے خدا کے نام پر صدقہ و کفارہ دُونگی تب تیرا خدا خوش ہو کے گناہ بخشے گا حضرت
نے فرمایا اے زلیخا خدا میرا رشوت نہیں لیتا جو تُو کہتی ہے یہ تمام کام خرافات ہیں زلیخا کہتی تھی اور روتی تھی بیتابی کے
ساتھ اور یوسفؑ انکار کرتے تھے پس کہتے تھے یوسفؑ آخر کو ڈھل گئے کچھ نیم راضی ہوئے اور کچھ اندیشہ کرنے لگے یہاں کچھ
اعتراض ہے کہ یوسفؑ پیغمبر تھے کیونکر اس فعل قبیح پر قصد کیا جواب اسکا بعضے علما نے دیا ہے کہ حضرت یوسفؑ اُسوقت
پیغمبر نہ تھے اور حالت شباب میں قصد فعل قبیح کا کرنا یہ مقتضائے بشریت سے بعید نہیں ہے اور دوسرے یہ ہے کہ جو فعل
نہیں کیا ہو اُسمیں اندیشہ کرنا مواخدہ نہیں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ شاید یوسفؑ اسلئے اندیشہ کرتے تھے کہ اگر شوہر اسکا
نہ ہوتا تو میں اس سے نکاح کر لیتا اور مفسروں نے تفسیر میں لکھا ہے کہ یوسفؑ نے جب زلیخا کو مضطرب حال دیکھا
کہ جان دینے پر مستعد ہوئی تب آپنے ارادہ کیا کہ زلیخا سے رہائی پاویں اور بعضوں نے کہا کہ دلیل سے یوں ثابت ہوتا
ہے کہ یوسفؑ نے جب دیکھا کہ زلیخا نے ہفتم خانے کے دروازے بند کر دیئے اور اپنی جان دینے پر مستعد ہوئی تب ناچار

اسکے سوائے رہائی نہ دیکھی تب اُنکی طرف مخاطب ہوئے اور رضا دی اور ازار بند میں اپنے ساتھ سات گرہ دے
رکھی تھی کہ اُسکے کھولنے میں تاخیر ہووے اور اللہ کی طرف نظر کرتے تھے اتنے میں زلیخا نے خوش و محفوظ ہو کر جلدی سے
اُن کا ہاتھ پکڑلیا اور متقاضی مباشرت کی ہوئی پس یوسفؑ کے ازار بند کی ایک گرہ کھولنے میں دوسری گرہ لگجاتی
اور دھیان یوسف کا خدا پر تھا تب ایک آواز غیب سے آئی اے یوسفؑ مت مِل جا اُسکے ساتھ والا مٹایا جائیگا
نام تیرا دفتروں سے انبیاؤں کے چنانچہ حدیث قدسی ہے کہ یَا یُوْسُفُ لَوْ وَافَقْتَ الْخَطِیْئَةَ یَمْحُو اللّٰہُ اِسْمَکَ
مِنْ دِیْوَانِ الْاَنْبِیَاءِ ترجمہ اے یوسفؑ اگر موافقت کی تُونے گُناہ کی مٹاوے گا اللہ تیرا نام دفتر ابنیاؤں سے تب
یوسفؑ یہ سُنتے ہی دروازے کی طرف دوڑے نکل جانے کو اور زلیخا دوڑی اُنکے پکڑنے کو خدا کے حکم سے تب آپ سے
دروازے کُھل گئے اور بعضوں نے کہا کہ جبرئیل نے آکے یوسفؑ کی پُشت پر ایک خط کھینچا خدا کے حکم سے اُسی وقت
شہوت اُنکی جاتی رہی اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک لڑکا دُودھ پیتا عزیز مصر کا بھتیجا چھ مہینے کی عمر تھا گہوارے
پر سے بولا یَا اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ لَا تَزْنِیْ ۔ ترجمہ وہ لڑکا بولا اے یوسفؑ صدیق تو زنا کرتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ زلیخا
ایک سونے کا بُت جسکو پُوجتی تھی اُسی جائے رکھا تھا زری کے کپڑے سے ڈھانکنے لگی اتنے میں یوسفؑ کی نظر اُس پر
جا پڑی پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے کہ پردے کے اندر تو نے رکھی ہے وہ بولی میرا خدا ہے جسے میں سجدہ کرتی ہوں اسلئے پردے
کے اندر میں نے رکھا ہے کہ وہ مجھکو دیکھنے نہ پاوے کہ اُسکے نزدیک میں گنہگار و شرمندہ نہ ہوں یوسفؑ نے کہا اے زلیخا
اَنْتِ تَسْتَحْیِیْ مِنَ الصَّنَمِ وَاَنَا لَا اَسْتَحْیِیْ مِنَ الصَّمَدِ ترجمہ اے زلیخا تو شرم کرتی ہے بُت سے کہ جسمیں حِس و حرکت
نہیں ہے اور میں کیونکر شرم نہ کروں اپنے اللہ سے جو خبیر و بصیر و رب العالمین ہے تب یوسفؑ گھبرا کے وہاں سے اُٹھ بھاگے
اور دروازے پر آئے اور زلیخا اپنے بال اور مُنہ کو پریشان حال بنا کے اُن کے پیچھے سے جا کر کپڑے کا دامن پکڑ کر
پھاڑ چیر ڈالا اُسوقت اللہ کے حکم سے ہفت خانے کے ساتوں دروازے کے قفل کُھل گئے اور یوسف کی ٹوپی سر سے گر
پڑی تھی اور موئے سر پریشان تھے اور زلیخا کے سر کے بال اُلجھ گئے تھے اور ننگے بدن تھی وہیں عزیز مصر نے آکے دونوں
کو دروازے پر پایا تب زلیخا نے عزیز سے جھوٹ بات بنا کے کہیں کہ تم نے ایسا غلام اپنے گھر میں رکھا ہے کہ میرے
ساتھ بدفعلی کیا چاہتا ہے اور دیکھو میرا حال کیسا ہوا ہے قولہ تعالیٰ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ
وَّاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ترجمہ اور دونوں دوڑے
دروازے کو اور عورت نے چیر ڈالا اُس کا کُرتا پیچھے سے اور دونوں مِل گئے عورت کے خاوند سے دروازے پاس
زلیخا بولی اور کچھ سزا نہیں ایسے شخص کی جو چاہے تیرے گھر میں بُرائی مگر یہی کہ قید پڑے یا دُکھ کی مار یہ سُنکر عزیز نے یوسفؑ
کو کہا کہ تم کو میں نے بیٹا بنایا تھا اور اپنے گھر کا امین کیا تھا اب مکافات اس کی یہی ٹھہری کہ میری عورت پر تو بدنظر رکھتا

ہے حضرت یوسفؑ نے فرمایا اے عزیز زلیخا مجھ پر ناحق افتراد تہمت کرتی ہے اور میری خیانت پر جھوٹ بہتان کرتی ہے اور مجھکو گنہگار بناتی ہے اور میں اس سے مبرا ہوں جب زلیخا نے مجھکو پکڑا میں بھاگا پھر پیچھے سے آکر میرے کرتے کا دامن پکڑ کر پھاڑ ڈالا عزیز مصر نے جب یہ باتیں سُنیں اپنے جی میں سوچا کہ یہ غلام جب سے میرے گھر میں ہے کبھی اس سے میں نے خیانت نہیں پائی اور نہ جھوٹ بات کبھی اس سے سُنی ہے تب یوسفؑ کو کہا تمہاری صداقت کی گواہی جب جانوں گا کہ تو سچا سربسر حق ہے اور زلیخا جھوٹی بر سر باطل ہے اسبات پر تو گواہ لا تب یوسفؑ نے جانب ایک گہوارے کے اشارہ کیا کہ اس لڑکے سے پوچھ لو عزیز مصر نے مسکرا کر کہا کہ تو نے جو کیا اب مجھکو معلوم ہوا گناہ تیری طرف سے ہے تو مجھکو مغالطہ دیتا ہے کیونکہ چھ مہینے کے لڑکے سے پوچھوں لڑکے نے بھی کہیں سوال و جواب کیا ہے جو تو مجھکو بتاتا ہے اتنے میں خدا کے حکم سے وہ بچہ پالنے میں سے بول اٹھا کہ اے عزیز یوسفؑ صدیق اسبات پر سچا ہے تم میری بات جھوٹ نہ جانو جب عزیز مصر نے لڑکے کی زبانی یہ بات سنی متعجب ہوا اور اسکے پالنے کے پاس جاکر پوچھا اے لڑکے تو نے کیا دیکھا ہے بول تب بولا قولہ تعالیٰ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ وَإِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ترجمہ اور گواہی دی ایک گواہ نے عورت کے لوگوں میں سے اگر ہے کرتا اس کا پھٹا آگے سے تو عورت سچی ہے اور وہ جھوٹا اور اگر کرتا پھٹا ہے اس کا پیچھے سے تو یہ جھوٹی ہے اور وہ سچا تب عزیز مصر نے دیکھا پیراہن یوسفؑ کا پیچھے سے پھٹا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ترجمہ پھر جب دیکھا عزیز مصر نے کرتا پھٹا پیچھے سے کہا بیشک ایک فریب ہے تم عورتوں کا البتہ تمہارا فریب بڑا ہے بعد اسکے عزیز نے زلیخا کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور یوسفؑ کو قید کرنا چاہا اس لڑکے نے کہا اے عزیز تو نے جو خیال ہے یہ عقلمندوں سے بعید ہے اگر ایسا کروگے تو خلائق کے نزدیک آپ رسوا ہونگے تب عزیز مصر نے یوسفؑ سے کہا کہ اے یوسفؑ اس بات کو جانے دے اور زلیخا کو کہا کہ تجھکو معاف کیا میں نے تو توبہ کر اور معافی چاہ اپنے گناہ سے جیسا کہ قولہ تعالیٰ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا زلیخا کو کہا وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ ترجمہ اے یوسفؑ جانے دے اسبات کو اور عورت کو کہا یعنے زلیخا کو کہا تو بخشوا اپنے گناہ یقین ہے کہ تو ہی گنہگار تھی کہتے ہیں کہ اس وقت میں یہ باتیں ہوئی تھیں جبرئیلؑ وہاں حاضر تھے جو کہتے تھے یوسفؑ عزیز کو قولہ تعالیٰ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي ترجمہ یوسفؑ بولا کہ اس نے خواہش کی مجھ سے کہ نہ تھا موں اپنا جی اسوقت جبرئیلؑ بولے اے یوسفؑ کیوں پردہ اس کا فاش کرتا ہے کہ اس نے تیری محبت کا دعوی کیا ہے عقلمند اور بزرگوں کو نہ چاہیئے کہ اپنے دوست کا عقدہ کھولیں یوسفؑ بولے یا الہی مجھے تو نے ناحق عزیز کے سپرد کیا کہ بے مجھکو بیگناہ عذاب کرتا ہے جبرئیلؑ نے کہا اے یوسفؑ تو نہیں جانتا ہے کہ دوست کی دوستی میں مصیبت اٹھانا

ہوتی ہے اور محققوں نے یوں لکھا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو منع فرمایا تھا کہ یوسفؑ زلیخا کا عیب ظاہر نہ کرے اگرچہ زلیخا کافرہ ہے لیکن خدا کو منظور نہیں کہ یوسفؑ زلیخا کی پردہ دری کرے کیونکہ نام ستّارُ العیوب وغفّارُ الذنوب ہے اور کب خدا کو منظور ہے کہ عیب بندۂ مؤمن کا قیامت کے دن انکشاف ہوگسی نے اس پر یہ اشارہ کیا ہے کہ جبرئیلؑ نے کہا تھا کہ دوست کیلئے دوست کو تکلیف اُٹھانی ہوتی ہے باین معنی کہ اللہ تعالیٰ نے انکو دوست کہا قولہ تعالےٰ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ۔ ترجمہ اور اللہ نے فرمایا ہے جو لوگ ایماندار ہیں وے اللہ کے بڑے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھکو پسند نہیں ہے تم کو رنج دینا اگر کوئی جفا کرے میں وفا کروں گا اس سے محققوں نے کہا ہے کہ یوسفؑ نے عزیز مصر کے ساتھ بات کرتے وقت اپنے جی میں کہا کہ میری بات عزیز مصر کو باور نہیں ہوتی ہے اور مجھکو سچا نہیں جانتا ہے حالانکہ اُسنے مجھ سے کبھی جھوٹ بات نہیں سُنی ہے اور خیانت نہیں پائی جبرئیلؑ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ قول بیوفا کا کوئی صحیح نہیں جانتا یوسفؑ نے متفکر ہوکر جی میں کہا کہ کیا کروں حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ جوانمردی اس چھ مہینے کے لڑکے سے سیکھ لو اُس نے جو گواہی دی ہے ساتھ دلیل کے تمہارا سا نہیں کہ بے تامل کہہ بیٹھے کہ گناہ زلیخا نے کیا ہے لیکن پردہ ظاہر نہ کیا کہ اُسنے گناہ کیا اور خدا کو کب منظور ہے کہ بندۂ مومن کا عیب ظاہر ہو خلائق کے نزدیک رسوا ہوئے ہر چند کہ اس سے گناہ صادر ہوا ہوگا تب بھی اپنے حلم سے پردہ پوشی کیا چاہیئے اسمیں بعضوں نے اختلاف کیا ہے کسی نے تین مہینے اور کسی نے سات مہینے کہا ہے بعد اسکے یہ راز ظاہر ہوا یہ بات خلق اللہ کے کان میں پہنچی کہنے میں یوسفؑ کے زبان سے پانچ عورتوں نے یہ باتیں سنی تھیں جو کہ زلیخا ہمراز تھیں سب زلیخا کو ملامت کرنے لگیں ایک انمیں ساقی ملکہ تھیں۔ اور دوسری باورچن اور تیسری عورت خوان بردار اور چوتھی بلانیوالی تھی اور پانچویں حجامنی تھی یہ سب ملکر زلیخا کو ملامت کرنے لگیں ایک دن زلیخا نے دعوت کرکے ان سب کو ایک جگہ مجلس کی ٹھہرائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۔ ترجمہ جب سُنا اُن کا فریب بُلوا بھیجا اُنکو اور تیار کی اُن کے واسطے ایک مجلس اور دی اُنکو ہر ایک ہاتھ میں ایک چھری اور ایک لیموں بولی یوسفؑ کو نکل آ اُنکے سامنے اور ہر ایک سامنے جُدا جُدا تخت رکھدیا تھا سب عورتیں اُس پر آبیٹھیں اور ہر ایک کے آگے ایک طبق زریں شیریں میووں سے بھر کر اور کھانے نمکین اور میٹھے لاکے رکھے اور ہر شخص کے ہاتھ میں ایک ایک ترنج اور چھری کاٹنے کو لادی بعدہٗ یوسفؑ کو زری زربفت کے کپڑے سے اور کمربند مکلل زرو یاقوت سے سجا کر اس مجلس میں لا بٹھایا جب عورتوں نے ایکبارگی اُن کی طرف نظر کی سب کی سب بیہوش ہوکے گر پڑیں اور بجائے لیموں تراشنے کے اپنی اُنگلیاں کاٹ ڈالیں اور ان کی صورت پر سب عاشق ہوئیں بعد برخاست یوسفؑ کے سب ہوش میں آئیں اور ہاتھ سب نے اپنے کٹے ہوئے دیکھے لہو سے تر بتر اور کپڑے خون سے آلودہ سب کوئی کہنے لگیں کہ یوسفؑ بشر نہیں مگر کوئی فرشتہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

فَلَمَّا رَاَیْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ
ترجمہ پھر جب دیکھا اُسکو دہشت میں آگئیں اور کاٹ ڈالے اپنے ہاتھ اور کہنے لگیں حاشا اللہ نہیں یہ شخص آدمی یہ تو کوئی فرشتہ ہے بزرگ زلیخا نے کہا یہ وہی شخص ہے کہ جسکے لئے طعن اور ملامت مجھپر کرتی ہو وہ عورتیں کہنے لگیں کہ ہمپر ملامت ہے تجھپر کچھ نہیں بلکہ رحمت ہے تجھپر کہ ایسا معشوق پایا تو نے پھر کہنے لگیں کہ تو نے ہمیشہ اپنے گھر میں رکھا اور فریب دے نہیں سکی زلیخا نے کہا میں نے بہت کوشش کی اور بھی کرتی ہوں لیکن ہاتھ آتا نہیں اور کہنا میرا سنتا نہیں بمصداق اس آیت کے قول تعالیٰ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ترجمہ اور میں نے چاہا اُس سے اُس کا جی پھر اُسنے تھام رکھا اور مقرر اگر نہ کرے گا جو میں اُسکو کہتی ہوں البتہ قید میں پڑے گا اور ہوگا بے عزت عورتوں نے زلیخا کو صلاح دی کہ دوسری دفعہ یوسفؑ کو بلا کہ ہم اُسکو ملامت اور نصیحت کرینگے شاید تیرے کام آوے ان عورتوں کی غرض یہ تھی کہ اس حیلے سے پھر یوسفؑ کو دیکھئے بعدہٗ یوسفؑ کو بلایا اور سب کے سامنے بتعظیم بٹھا کے شوق سے کہنے لگیں اے صاحب آپ کس واسطے اس بیچاری سیدہ پر بیرحم ہیں اسکے ساتھ کیوں نہیں شوق کرتے اور ہم ڈرتے ہیں کہ آپ اسکے عتاب میں پڑکے قید میں نہ جاویں یوسفؑ نے کہا میں چاہتا ہوں خدا کرے کہ میں قید میں جاؤں وہ بہتر ہے تمہاری اس صحبت سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ
ترجمہ یوسف بولا کہ اے رب مجھکو قید پسند ہے اس بات سے جس طرف مجھکو بلاتی ہیں اور اگر تو نہ دفع کرے گا مجھ سے اُن کا فریب تو شاید مائل ہو جاؤں اُنکی طرف اور ہو جاؤں بے عقل یہاں ایک اعتراض ہے کہ مصر کی عورتوں نے جمال حضرت یوسفؑ کا دیکھکر بیہوش ہو کر لیموں تراشنے میں ہاتھ کاٹ ڈالے اور زلیخا باوجود عاشق ہونے ہاتھ اُس کا نہ کٹا اُسکا کیا ماجرا ہے جواب اس کا یہ ہے کہ جس شخص کا کسی چیز میں دل لگا ہوا ہو اور ہمیشہ اُسے دیکھتا ہو اُسکو کچھ خوف و ترس نہیں رہتا اور جس شخص نے کہ وہ چیز نہ دیکھی ہوگی تو اُس پر دہشت ہوتی ہے چونکہ یوسفؑ پر زلیخا عاشق تھی اور اُنکے لئے بہت محنت اُٹھائی تھی اور اُن کے ساتھ مدّتوں رہی تھی اسلئے زلیخا اپنے حال پر برقرار تھی اور اُن عورتوں نے پہلے یوسف کو نہ دیکھا تھا اسلئے صورت اُنکی اچانک دیکھکر بیہوش ہو کر لیموں تراشنے میں ہاتھ کاٹ ڈالے کیونکہ ان سبنے ایسا دیکھا نہ تھا اور بعضوں کے اشارے سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالیٰ مومنوں کو عندالموت فرشتوں کے ہاتھ سے تکلیف دلوا دے گا اور ملک الموت سے ڈرا دے گا اور گور کے منکر و نکیر سوال و جواب کریں گے اور قیامت کے دن دوزخ کو دکھلا دے گا مومن اُنسے نہیں ڈرے گا جب ایکبار دیکھے گا جانے گا جبکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو معراج میں تمام احوال عالم ارواح اور بہشت اور دوزخ کو دکھایا تاکہ احوال قیامت کا دیکھکر اُس حشر کے دن دل اُن کا مائل و مشغول کسی طرف نہ ہو اور

اپنی اُمّت کی شفاعت کرنے سے باز نہ رہیں اور خبر ہے کہ مصر کی عورتوں نے یوسفؑ کو دیکھتے ہی عاشق ہوکر لیموں تراشنے میں
ہاتھ کاٹ ڈالے یہ دیکھکر آتش غیرت نے گریبان عشق سے زلیخا کے سر مارا مانند مرغ بسمل کے تڑپنے لگی رو رو کے کہنے
لگی ہے ہے میں کیا بُرا کام کیا صد افسوس ہے کہ بیوقوفی سے میں معشوق کیلئے بیچ دریائے رنج وبلا کے غوطے کھاتی ہوں
کہ ہنوز کشتی مُراد کنارے میں مقصود کے نہ پہنچی کہ غیروں کو یہ متاع دکھانا محض بیخبردی ہے میری اب صلاح یہ ہے
کہ یوسفؑ کو اُنسے چھپایا چاہیئے اور قید خانے میں بھیجدیا چاہیئے یہ سب حقیقتیں جب عزیز مصر کو معلوم ہوئیں کہ مصر کے لوگ
اس وقوع ماجرے سے آگاہ ہوئے تب نادم ہوکر باتفاق زلیخا کے یوسفؑ کو بندی خانے میں بھیجا چنانچہ قولہ تعالےٰ
ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۔ ترجمہ پھر یہ سوجھا لوگوں کو ان نشانیوں کے
دیکھنے پر کہ قید رکھیں اسکو ایک مدت فائدہ اگرچہ نشان سب دیکھ چکے کہ سب گناہ عورت کا ہے تو بھی اُنکو قید
کیا چاہیئے تا بدنامی خلق میں عورت سے اُترے اسواسطے کہ اسکی نظر سے دُور رہے تب یوسفؑ تاج مکلّل سر
پر رکھکر اور لباس فاخرہ پہناکر کمربند زری کا کمر میں باندھکر سجا کے قید خانہ میں بھیجا یہاں کے موکلوں نے اُنکو
اس حشمت کے ساتھ دیکھکر زلیخا کے پاس آدمی بھیجا کہ قیدی کو نہ چاہیئے اس حشمت کے ساتھ بھیجنا حکم ہو تو سب
پوشاک اُسکے بدن سے اتروا ڈالیں حکم ہوا یوسفؑ قیدی نہیں وہ حصاری ہے میں نے اسلیئے وہاں بھیجا کہ کوئی
اُسکو نہ دیکھے لوگوں کی نظروں سے محفوظ رہے اس اشارے سے اور ایک فائدہ محققوں نے لکھا ہے کہ ہر مؤمن کو
موت کے وقت عمامہ شہادت کا سر پر اور لباس معرفت کا بدن پر اور کمربند خدمت کا کمر میں اور موزہ اسلام کا
پاؤں میں پہنایا جائے گا جب فرشتے کہیں گے یا حق تعالیٰ اس لباس عمدہ اور خصائل حمیدہ کے ساتھ کیونکر جان
قبض کیجائے حکم ہو تو سب اُتار لیویں تب حکم ہووے گا کہ یہ حصاری ہے زندانی نہیں لباس اسکا ویسا ہی رہنے
دو تم جان لو وہ میرے نیک بندے ہیں بد نہیں اور اسی قصے میں آیا ہے کہ زلیخا نے حکم کیا تھا کہ اس بندی خانے
کو اچھی طرح سے پاک وصاف درست کرکے ایک عمارت عالیشان تکلّف کے گنج سے پُر کرکے ایک سونے کا تخت جڑاؤ
مرصع کار کا وہاں رکھوا دو اور دیبائے نفیس اس پر بچھوا دو اور عنبر وعود گوناگون خوشبو کیلئے اس میں جلاؤ تب
یوسفؑ کو اس تخت پر بٹھلاؤ اُس زمانے میں بادشاہ مصر کا نام ملک ریّان تھا اسکے دو غلام عقلمند صاحب ہوش تھے
کسی خطا میں بادشاہ نے اُنکو قید خانہ میں بھیجا تھا ایک ساقی دوسرا طبّاخ تھا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرمایا ہے وَدَخَلَ
مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۔ ترجمہ اور داخل ہوئے اُسکے ساتھ بندی خانے میں دو جوان یوسفؑ کا حال دیکھکر اُن
کے جمال پر متحیر ہو رہے اور سیرت اور عبادت اُنکی دیکھکر نزدیک جا بیٹھے باتیں کرنے لگے ہر شخص اپنے اپنے قصوں
کو بیان کرنے لگا جب تین دن گذر گئے ساقی نے خواب میں دیکھا خوشہ انگور کا نچوڑتے اور طبّاخ نے دیکھا تھا کہ روٹی

سر پر اسکے رکھی ہے اور پرند سب ہوا پر سے آکے لیجا کے کھاتے ہیں دوسرے دن اُس خواب کو آپس میں قیل وقال
کرکے کہنے لگے تعبیر اس خواب کی یوسفؑ سے پوچھا چاہیئے دیکھیں وہ کیا جواب دیتے ہیں بعدہٗ وے حضرت یوسفؑ کے
پاس جاکر بولے کہو تو میاں اسکی تعبیر کیا ہے حضرت نے جواب دیا ذرا ٹھہرو تب کہونگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيٓ اَرٰىنِيٓ اَعۡصِرُ خَمۡرًا ۚ وَقَالَ الۡاٰخَرُ اِنِّيٓ اَرٰىنِيٓ اَحۡمِلُ فَوۡقَ رَاۡسِيۡ خُبۡزًا تَاۡكُلُ الطَّيۡرُ
مِنۡهُ ؕ نَبِّئۡنَا بِتَاۡوِيۡلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰٮكَ مِنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۚ قَالَ لَا يَاۡتِيۡكُمَا طَعَامٌ تُرۡزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاۡتُكُمَا
بِتَاۡوِيۡلِهٖ قَبۡلَ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيۡ رَبِّيۡ ؕ اِنِّيۡ تَرَكۡتُ مِلَّةَ قَوۡمٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ترجمہ کہنے لگا
اسمیں سے ایک میں دیکھتا ہوں کہ میں نچوڑتا ہوں شراب اور دوسرے نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ اُٹھا رہا ہوں
اپنے سر پر روٹی کہ جانور کھاتے ہیں اسمیں سے بتا ہم کو اسکی تعبیر ہم دیکھتے ہیں تجھکو نیکی والا بولا نہ آنے پاویگا تمکو کھانا
جو ہر روز تمکو ملتا ہے مگر بتا چکونگا تم کو اسکی تعبیر اُسکے آنے سے پہلے یہ علم ہے کہ سکھایا مجھکو میرے رب نے میں نے چھوڑا
دین اُس قوم کا کہ یقین نہیں رکھتے اللہ پر اور آخرت سے وے منکر ہیں یعنے جس نے شراب دیکھی تھی وہ بادشاہ کا شراب
ساز تھا اور دوسرا نان پز تھا لیکن خلاف عادت دیکھا کہ سر پر سے جانور نوچتے ہیں زہر کی تہمت میں دونوں قیدی
تھے آخر نان پز پر ثابت ہوا فائدہ دوسری قید میں حق تعالےٰ نے یہ حکمت رکھی تھی کہ ان کا دل کافروں کی محبت سے
ٹوٹا تو دل پر اللہ کا علم روشن ہوا چاہا کہ اول اُنکو دین کی بات سُناویں پیچھے تعبیر خواب کی کہیں اسواسطے تسلی کردی تاکہ
نہ گھبراویں اور کہا کہ کھانے کیوقت وہ بھی بتادوں گا قصے میں یوں آیا ہے کہ یوسفؑ نے جب اُن دونوں جوانوں کو دیکھا
کہ دانا عقلمند ہیں چاہا کہ اول اُنکو اسلام کی دعوت کریں اسلئے تعبیر خواب میں ذرا اُن کی تامل کیا پیچھے کہدیا بعدہٗ کہا اُن
سے کہ خدا تعالےٰ نے مجھے سکھایا ہے وے بولے خدا تمہارا کون ہے بولے خدا میرا وہی ہے جو سارے جہان کا صاحب
ہے وے بولے تمہارا کونسا دین ہے جو تم ہمارے بتوں سے بیزار ہو یوسفؑ نے فرمایا میں موافق ہوں اپنے باپ دادا
کی راہ کے وہ بولے تمہارا باپ دادا کون ہے حضرت نے فرمایا باپ میرا یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام
ہے چنانچہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاتَّبَعۡتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنۡ نُّشۡرِكَ بِاللّٰهِ
مِنۡ شَيۡءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ عَلَيۡنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ترجمہ اور پکڑا
میں نے دین اپنے باپ دادوں کا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب علیہم السلام کا ہمارا کام نہیں کہ شریک کریں اللہ کا
کسی چیز کو یہ فضل ہے اللہ کا ہم پر اور سب لوگوں پر لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے ہمارا اس دین پر رہنا سب
خلق کے حق میں افضل ہے کہ ہم سے راہ سیکھیں وے بولے ہم کس چیز کو پوجتے ہیں حضرت نے کہا تم اُسکو پوجتے ہو
جو خدائی کے لائق نہیں انہوں نے کہا تم پیغمبر زادے کہلاتے ہو غلام کس طرح ہوئے حضرت نے فرمایا بھائیوں نے

مجھے حسد کرکے بیچ ڈالا ہے اسی طرح تمام احوال شرح وار کہدیا تب اُن لوگوں نے کہا کہ آپ ہم کو کیا فرماتے ہیں اپنے دین پر ثابت رہیں یا پھر جاویں حضرت نے فرمایا دل میں اپنے تصور کرکے دیکھو کہ کس کا دین بہتر ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ترجمہ اے رفیقو بندیخانے کے بھلا کئی معبود جُدا جُدا بہتر یا اللہ اکیلا زبردست پس حضرت نے فرمایا اے یارو بندیخانے کے تمہاری ساتھ ہم کو یہاں رہنے کا اتفاق ہوا بھلا دیکھو تو تمہارے کتنے خدا ہیں تم اپنے ہاتھوں سے بتوں کو بنا کے پوجتے ہو خدا قرار دیتے ہو انسے نہ کچھ نفع ہو سکتا ہے نہ ضرر انکو پوجنا تمہارے باپ دادوں کا محض عبث ہے پوجنا سوائے خدا کے کسی کو روا نہیں بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ترجمہ تم نہیں پوجتے ہو سوائے اُسکے مگر نام ہی رکھ لئے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہیں اُتاری اللہ نے اُنکی کوئی سند حکومت نہیں سوائے اللہ کے کسی کی اُسی نے فرمادیا کہ نہ پوجو مگر اُسی کو یہی ہے راہ سیدھی ولیکن بہت لوگ نہیں جانتے تب وہ دونوں قیدی یوسفؑ کے دین پر ایمان لائے اور بولے حضرت سے کہ ہم اپنے دین کو چھوڑ کر تمہارے آباؤ اجداد کے دین پر ایمان لائے اور مسلمان ہوئے ہیں اب ہمارے خواب کی تعبیر بیان کیجیے تب حضرت نے فرمایا اے رفیقو بندیخانے کے تم دونوں میں جو ایک نے دیکھا ہے شراب بھرتے خواب میں اسکی تعبیر یہ ہے کہ کل بادشاہ اُسکو قید سے خلاص کریگا اور خوش کریگا خلعت دیگا اور وہ اپنے خاوند کو پلاوے گا شراب اور اُسنے جو سر پر اپنے روٹی کا خوان دیکھا ہے خواب میں اور اُڑتے جانور آکے کھاجاتے ہیں اُسکی تعبیر یہ ہے کہ کل وہ سُولی پر چڑھے گا اور جانور اسکے سر سے مغز کھاویں گے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ؕ ترجمہ اے رفیقو بندیخانے کے ایک جو ہے تم دونوں میں سے سو پلاوے گا اپنے خاوند کو شراب اور دوسرا جو ہے سو سُولی پر چڑھیگا پھر کھاویں گے جانور اُسکے سر سے مغز فیصل ہوا کام جسکی تحقیق تم چاہتے تھے اور حضرت یوسفؑ نے کہدیا تھا جس کو خواب کی تعبیر کہی تھی کہ کل قید سے خلاص پاؤگے اپنے خاوند کو شراب پلاؤگے اور ہماری بات بھی کہیو تم اپنے بادشاہ سے کہ ایک جوان بیگناہ قید میں پڑا ہے پس اس بات کو اللہ نے نہ پسند کیا اور بیزار ہوا اُنکو بھول کر یوسفؑ نے غیر سے نجات مانگی تب ساقی کے ذہن سے اس بات کو بھلادیا تھا کہ یوسفؑ کی بات بادشاہ سے نہ کہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ترجمہ اور کہدیا یوسفؑ نے اُسکو کہ جو بچیگا اُن دونوں

ہیں سے میرا ذکر کیجیو اپنے خاوند کے پاس سو بھلا دیا اسکو شیطان نے ذکر کرنا اپنے خاوند سے پھر رہ گیا یوسف قید میں
کئی برس اکثر لوگ کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ قید میں سات برس رہے مروی ہے کہ جبرئیلؑ نے کئی دفعہ قید خانہ میں
آکے دیکھا حضرت یوسفؑ کو عبادت کرتے اور دعا مانگتے تب کہا اے یوسفؑ تم نے کیوں نہیں نجات مانگی تھی اللہ سے
اس سے پہلے اور تم نے مخلوق سے اپنی نجات چاہی کہ میرا ذکر کیجیو اپنے بادشاہ کے پاس یہ اوپر گذر چکا ہے اب اسکے
بدلے سات برس قید میں رہو گے حضرت نے فرمایا خدا جس میں راضی ہے اس پر شاکر ہوں اور بولے اے جبرئیلؑ آپ
سب مخلوق میں سے پاک تر ہیں کیونکر اس قید خانہ کثیف میں تشریف لائے جبرئیلؑ نے فرمایا کہ تمہارے آنے کے باعث
اللہ نے اس گھر کو پاک و صاف کیا پھر حضرت یوسفؑ بولے اے جبرئیلؑ کس گناہ سے مجھکو اللہ نے اس قید میں ڈالا اور
اپنی شفقت و رحمت سے اس ذلت و خرابی میں رکھا حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا تم نے شوق سے اس ذلت کو
اختیار کیا ہے خدا کے توکل پر اپنے کام کو نہ چھوڑا وہ قاضی الحاجات ہے جو اس سے مانگو گے سو پاؤ گے اور تم نے قید
ہی مانگی تھی سو پائی قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ
كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
ترجمہ بولا یوسفؑ اے رب مجھکو قید پسند ہے اس بات سے جس طرف مجھکو بلاتی ہیں اور اگر تو نہ دفع کرے گا مجھ سے انکا فریب
تو شاید مائل ہو جاؤں انکی طرف اور ہو جاؤں بے عقل سو قبول کر لی دعا اس کی رب نے پھر دفع کیا اسنے انکا فریب
وہی ہے سننے والا خبردار پس ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مانگنے سے قید میں پڑے لیکن اللہ نے اتنا ہی قبول فرمایا کہ
ان کا فریب دفع کیا اور قید ہونا قسمت میں تھا سو ہوا آدمی کو چاہیئے کہ گھبرا کے اپنے حق میں برائی نہ مانگے لازم
ہے کہ بھلائی مانگے مگر جو مقدر میں ہے سو ہوگا جبرئیلؑ سے حضرت یوسفؑ نے پوچھا اے جبرئیلؑ هَلْ عِنْدَكَ خَبَرُ
وَالِدِيْ ترجمہ اے جبرئیلؑ میرے والد کی خبر تم کو کچھ معلوم ہے جبرئیلؑ نے کہا دَخَلَ بَيْتَ الْاَحْزَانِ وَهُوَ كَظِيْمٌ عَمِيٌّ
ترجمہ کہا جبرئیلؑ نے گھر میں بیٹھے ہوئے غم کرتے ہیں اور روتے روتے آنکھیں جاتی رہی ہیں رات دن عبادت کرتے
ہیں اور یہی کام ہے پھر پوچھا کہ حق تعالیٰ نے میرے باپ کو اس میں کیوں مبتلا کیا ہے کہا کہ تمہاری محبت نے ایسا کیا ہے
خدا کو پسند نہیں کہ اپنے خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے یاری و مددگاری مانگے یوسفؑ نے کہا کہ اتنا رنج اٹھاتے ہیں آخر
کو کچھ فلاح ہوگی یا نہیں کہا کہ ہر روز ایک شہید کا درجہ ملے گا حضرت نے کہا تو کچھ مضائقہ نہیں روایت کی گئی ہے
یوسفؑ نے جب تعبیر خواب کی ان دونوں جوانوں کو کہدی اسکے ایکدن کے بعد ملک ریان نے ان دونوں جوانوں
کو قید سے خلاص کیا ساقی کو قید سے نوازش فرمائی خلعت بخشا اور باورچی کو سولی پر چڑھا دیا اور جانور سب آکے
مغز گوشت آنکھیں اسکی سب کھا گئے اور ساقی کے دل سے وہ بات جو یوسف علیہ السلام نے کہی تھی شیطان نے بھلادی

تھی کہ وہ اپنے بادشاہ سے حضرت کی بات نہ کہہ سکا اسلیئے حضرت یوسف علیہ السلام قید خانہ میں سات برس تک رہے
بعضوں نے کہا ہے نو برس شب و روز عبادت کرتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے اور درس دیتے تھے اور زلیخا
اُنکے لئے غم واندوہ میں رات دن پیچ و تاب کھاتی رہتی اور وہ پانچ عورتیں جو حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق
تھیں وہ دونوں وقت حضرت کے لئے کھانا قید خانے میں بیجا یا کرتیں حضرت کچھ کھالیتے اور سب قیدیوں کو دے
ڈالتے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ملک ریاّن نے ایک شب خواب میں دیکھا تھا کہ سات گائیں فربہ موٹی
کہ اُنکو سات گائیں دُبلی آکر کھاگئیں پھر سات بالیاں غلّہ کی ہری تازی دیکھیں کہ اُنکو سات بالیاں سوکھی آکے
کھاگئیں بادشاہ نے اس بات سے متحیر ہوکر اپنے نجومیوں کو بُلا کر یہ ماجرا خواب کا بیان کیا سب نجومی اسکی تعبیر سے
حیران رہے کہنے لگے یہ اُڑتے اچنبھے کا خواب ہے اسکی تعبیر ہم نہیں جانتے بادشاہ حیران رہا کہ اسکی تعبیر کون کہہ سکیگا
کس سے پوچھیں وہ ساقی غلام جو دونوں جوانوں میں سے بچا تھا بادشاہ کے پاس اُسوقت حاضر تھا بعد مُدّت کے
یوسف علیہ السّلام کی بات اُسکو یاد آئی تب اُس نے اپنے بادشاہ سے کہا کہ اس خواب کی تعبیر ایک شخص کہہ سکتا ہے ایک
دن ہم دونوں نے خواب دیکھے تھے کہ میں جام شراب بھرتا ہوں خم سے پیالے میں اور طباخ نے دیکھا تھا سر پر اپنے روٹی
کا خوان اور اُڑتے جانور آکے اُسے کھاتے ہیں چنانچہ بیان اس کا اُوپر گذر چکا ہے یوسفؑ نام ایک شخص کا ہے اُس کے
پاس یہ بیان کیا اُس نے خواب کی تعبیر جو کہی تھی سو ہاتھوں ہاتھ سچ پائی اگر حکم عالی ہو تو اُسے بُلا دیں وہ خواب کی تعبیر کہہ
سکتا ہے تب حکم ہوا ساقی نے یوسفؑ کے پاس جاکر بہت عذر خواہی کی کہ میں تمہاری بات بادشاہ سے کہنے کو بھول گیا
تھا تب حضرت نے اس سے کہا کہ چُوک ہونا تمہارا یہ گردش تھی میری تقدیر میں اور بھی قید خانے میں رہنا تھا اُس نے
کہا کہ بعد مُدّت کے مجھکو تمہاری بات یاد آئی بزرگیاں میں نے تمہاری بادشاہ سے بیان کیں بادشاہ نے خوش ہوکے
مجھکو تمہارے پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اس خواب کی تعبیر کہیئے قولہ تعالیٰ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ
سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ۖ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ
إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ۝ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۖ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ترجمہ اور کہا
بادشاہ نے میں نے خواب دیکھا سات گائیں موٹی اُنکو کھاتی ہیں سات گائیں دُبلی اور سات بالی ہری تازی اور
دوسری سوکھی ہیں درباروالو تعبیر کہو مجھ سے میرے خواب کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر کرنے والے بولے یہ اُڑتے خواب ہیں
ہم کو ان خوابوں کی تعبیر معلوم نہیں تب یوسف علیہ السّلام نے ساقی سے اس خواب کی تعبیر کہدی اور اُسنے بادشاہ کو
جاکر سُنادی سات برس جہان میں ارزانی رہے گی اور کھیتی خوب ہوگی بعدہ قحط عظیم ہوگا زراعت کم ہوگی لوگ دکھ
اور اذیت اُٹھائینگے سارے لوگ اس خواب کی تعبیر سُنکر حیرت میں آگئے پس ملک ریاّن نے کہا اس کی کیا تدبیر کیا

جا بیئے اے ساقی پھر اچھی طرح جاکے پوچھ آ پھر ساقی نے حضرت یوسفؑ کے پاس جاکے پوچھا قولہ تعالےٰ یُوْسُفُ اَیُّهَا
الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ
لَّعَلِّیْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۔ ترجمہ ساقی نے جاکر کہا اے یوسفؑ سچی بات کہدے ہم کو اس خواب کی سات گائیں
موٹی انکو کھاتی ہیں سات گائیں دبلی اور سات بالی ہری اور دوسری سات بالی سوکھی کہو تو میں لے جاؤں لوگوں کے پاس
شاید انکو معلوم ہو تمہاری قدر تب حضرت یوسفؑ نے کہا کہ سات برس کھیتی کروگے بعد اُسکے سات قحط ہوگا جیسا کہ اللہ تعالےٰ
نے فرمایا قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝
ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ
بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ترجمہ کہا یوسفؑ نے تم کھیتی کروگے سات برس محنت سے پس جو
جو کچھ کاٹو تم پس چھوڑ دو اسکو بیچ بالیوں اُسکی کے مگر تھوڑا اس میں سے جو کھاؤ تم پھر آوینگے اسکے پیچھے سات برس سختی کے
کھاؤ گے جو رکھا تم نے اُنکے واسطے مگر تھوڑا جو روک رکھوگے پھر آئے گا اُسکے پیچھے ایک برس اس میں مینہہ پاوینگے لوگ اور
اسمیں نچوڑینگے یعنے رس نچوڑنا شراب سازوں کیواسطے کہا سات برس کا غلہ ذخیرہ بالیوں میں خوشوں میں رکھوایا تا زمین
گل نہ جاوے اور کیڑا نہ لگے سات برس تک قحط ہوگا جب تک پورا پڑے پس ساقی نے جو تعبیر خواب کی حضرت یوسفؑ
سے سنی ملک ریان کو جاکے سب سنادی اور مصر کے لوگ سنکر حیرت میں آگئے تصدیق کی بادشاہ نے اُسکی اور پسند کیا کہ
یہ شخص عقلمند دانا قابل وزارت کے ہے بعدہٗ ساقی سے پوچھا کہ وہ شخص کیسا ہے اور اطوار اُسکے کیسے ہیں ساقی بولا
وہ عقلمند صالح اور صفتیں اُسکی بیان سے باہر ہیں عزیز نے اُسکو مالک ابن زعر سوداگر سے مول لیکر بطور غلام کے اپنے
گھر رکھا تھا بادشاہ نے پوچھا اُسکو قید میں کیوں رکھا ہے بولا وہ شخص کہتا ہے کہ میں کسی کا غلام نہیں بھائیوں نے
مجھے حسد اور دشمنی سے بیگناہ مالک ابن زعر کے پاس بیچ ڈالا ہے اور اسیطرح احوال یوسفؑ کا بادشاہ کے پاس
ساقی نے بیان کیا بادشاہ نے یہ سنکر بہت تاسف کیا اور قید خانے کے امین اور داروغہ کو بلاکر پوچھا کہ یوسفؑ کیسا
آدمی ہے اور خصلت اسکی کیسی ہے تم جانتے ہو انہوں نے کہا ایسا جوان خوبصورت پیدا نہیں ہوا ہے بلکہ ایسا دیکھنے
میں نظر نہیں وہ مثل ماہ شب چہاردہم کے ہے شب و روز دعا و تسبیح و تہلیل و عبادت میں مشغول رہتا ہے اور تمام بندیوں
کو درس تدریس دیتا ہے اور لوگوں کی غمخواری کرتا ہے جتنی چیزیں اُسکے لئے کھانے کو آتی ہیں سب محتاج اور فقیروں کو دے
ڈالتا ہے وہ کچھ نہیں کھاتا اور کسی کو آزار نہیں دیتا وہ پیغمبر زادہ کہلاتا ہے تب بادشاہ نے پوچھا اُس کا کھانا پینا کون دیتا
ہے کہاں سے آتا ہے وہ بولا کبھی کبھی زلیخا اور مصر کی فلانی پانچ عورتیں محبت سے مخفی بھیجتی ہیں لیکن وہ جوان قبول
نہیں کرتا کچھ نہیں کھاتا معلوم ہوتا ہے کہ عزیز نے اسکو بے گناہ عورت کی تہمت سے قید میں ڈالا ہے تب بادشاہ نے

کہا کہ عزیز کو بلاؤ جب عزیز حاضر ہوا اُس سے بادشاہ نے پوچھا کہ اس صالح نیک مرد کو تم نے کس لئے قید میں ڈالا ہے ناحق
مرد خدا کو کیوں اذیت دیتا ہے تو اُسکو کہانسے لایا وہ بولا حضور جانتے ہونگے میں نے مالک ابن زعر سوداگر سے مول لیا ہے
بیٹا کر کے رکھا تھا اور سارے گھر کا مالک و مختار کیا تھا میں نہیں جانتا تھا کہ وہ میری خیانت کرے گا اور میرے گھر میں
بدنظر رکھے گا اسلئے میں نے اسبارے میں پکڑ کے اُسے قید رکھا ہے بادشاہ نے ساقی سے کہا کہ تم عزت و اکرام سے یوسف
کو گھوڑے پر سوار کر کے میرے پاس لاؤ تب ساقی نے بادشاہ کے فرمانے سے یوسف علیہ السلام کے پاس جا کے جو جو باتیں
بادشاہ اور عزیز مصر سے ہوئی تھیں ساری اُنسے بیان کیں حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ سُنکر ساقی سے کہا تم بادشاہ
کے پاس جا کے بولو بے رضا عزیز کے میں نہیں آسکتا ہوں اُسکی رضا چاہیئے اور اُن عورتوں سے پوچھنا چاہیئے کہ جنہوں نے
مجھے دیکھ کے بیہوش ہو کے لیموں تراشنے میں اپنے ہاتھ کاٹے تھے کہ میں گنہگار ہوں یا اور کوئی گنہگار ہے اُسکی تحقیقات
کیا چاہیئے بموجب فرمانے بادشاہ کے ساقی نے جا کے حضرت یوسفؑ سے کہا اور یوسفؑ نے جو کہا بادشاہ سے آ کے بیان
کیا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ
مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ترجمہ اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اُسکو میرے پاس
پھر جب پہونچا اُسکے پاس آدمی کہا پھر جا اپنے خاوند کے پاس اور پوچھ اس سے کیا حقیقت ہے اُن عورتوں کی جنہوں
نے اپنے ہاتھ کاٹے میرا رب تو فریب ان کا سب جانتا ہے اور وہ عورتیں شاہد ہیں بادشاہ پوچھے تو قصہ کھولدیں کہ تقصیر
کس کی ہے پھر ساقی نے یوسف سے یہ ماجرا سُنکر بادشاہ سے جا کے کہا بادشاہ نے زلیخا اور سب عورتوں کو بُلا کر پوچھا
چنانچہ قولہ تعالیٰ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ ۚ
قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ترجمہ پوچھا بادشاہ
نے اُن عورتوں سے کیا حقیقت ہے تمہاری جب تم نے پھسلایا یوسفؑ کو اُسکے جی سے بولیں حاشا للہ ہم کو نہیں
معلوم اُس پر کچھ بُرائی بولی عورت عزیز کی اب کھل گئی ہے سچی بات میں پھسلایا تھا اُسکو اُسکے جی سے اور وہ سچا ہی
حضرت یوسفؑ نے سب کا فریب دکھایا اسواسطے کہ ایک کا فریب تھا اور اُسکی سب مددگار تھیں اور فریب والی کا نام
نہ لیا حق پرورش کا نگاہ رکھا بادشاہ نے اُن عورتوں کو بُلوا کے پوچھا کہ تم نے یوسفؑ کی خواہش کی تھی یا اُسنے تم
سچ کہو وے بولیں کہ ہم نے کبھی ایسا حسن نہ دیکھا تھا جب اُس لڑکے کو دیکھا تو ایکبارگی بیہوش ہو کر اپنے ہاتھ کاٹے اور
سچ ہے ہم نے اسکو طلب کیا تھا وہ بیگناہ قید میں پڑا زلیخا نے جب دیکھا کہ حال اپنا انکشاف ہوتا ہے تب بادشاہ سے کہنے
لگی اے بادشاہ تم اُن سے کیا پوچھتے ہو جو کچھ خطا ہوئی ہے سو مجھ سے ہوئی ہے جو شخص مُنکر ہوتا ہے تو حاکم اُسکو گواہ سے
ثابت کرتا ہے میں تو آپ اقرار کرتی ہوں کہ یہ گناہ مجھ سے صادر ہوا ہے اور یوسف کو بے گناہ قید میں ڈالا میں اُسکے عشق

میں بیقرار ہوئی ہوں اب مجھکو چاہیئے سو کیجئے سزاوار ہوں اسکی یہ الحاح وزاری سن کے لوگ متعجب ہو رہے اور سب کے
سب آنسو ڈبڈبا کے رہ گئے اور عزیز نے یہ حال زلیخا کا دیکھکر شرمندہ ہو کر اُسے چھوڑ دیا چند روز اُسی غم میں رہا بعدہٗ
انتقال فرمایا بادشاہ یوسفؑ کے لئے مضطرب ہوا اور فرمایا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ جب یوسفؑ آئے بادشاہ نے
بہت عزت سے بٹھایا اور وہ سارا احوال عزیز کا سنادیا یوسفؑ نے کہا کہ میں نے جو کہا کچھ عزیز کے شرمندہ کرنے کیلئے نہیں
کہا میرا مطلب یہ تھا کہ اُسکو معلوم ہو کہ مجھ سے خیانت نہیں ہوئی قولہ تعالیٰ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّي اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ترجمہ کہا یوسفؑ نے یہ تحقیقات اسواسطے کی ہے تاکہ جانے خاوند اُس کا عزیز یہ کہ میں نے
خیانت نہیں کی اُسکی غائبانہ اور تحقیق اللہ نہیں مطلب کو پہنچاتا خیانت کرنیوالوں کو خبر ہے کہ جس وقت یوسفؑ نے
کہا کہ میں بے گناہ ہوں خیانت نہیں کی اُسوقت جبرئیلؑ وہاں تھے اور کہا کہ یَا یُوْسُفُ اَوَلَاهَمَمْتَ اے یوسفؑ
کیا تو نے قصد نہیں کیا تھا حضرت اسبات سے بہت نادم ہوئے اور آبدیدہ ہو کے کہنے لگے قولہ تعالیٰ وَمَآ اُبَرِّئُ
نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ نہیں پاک کہتا میں اپنی جان
کو تحقیق جی البتہ حکم کرنیوالا ہے ساتھ برائی کے مگر جو رحم کرے پروردگار میرا تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا مہربان ہے راویوں
نے روایت کی ہے کہ ملک ریان نے حضرت یوسفؑ کے ساتھ چالیس زبان میں بات کی تھی سب جواب اُس کا حاضر دیا تھا
تب بادشاہ نے عزیز کو کہا کہ اسے میں نے تم سے امین اور گویا اور صاحب مرتبہ زیادہ پایا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ
اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ترجمہ پھر باتیں کیں اُسنے کہا تحقیق تو آج نزدیک ہمارے مرتبے والا ہے پس اب
عزیز کا علاقہ سرکار سے موقوف ہوا اور یوسفؑ کو اپنے پاس رکھا بادشاہ نے حضرت یوسف سے کہا میں تم کو خدمت وزارت
کی دوں گا آپنے کہا کہ میں وزارت نہیں مانگتا کیونکہ خبر گیری لوگوں کی مجھ سے نہ ہوسکے گی پھر بادشاہ بولا کہ عزیز کا
کام تم کو دوں گا وہ بولے نہیں کیونکہ حق عزیز کا مجھ پر بہت ہے وہ اپنے قائمقام رہے اس کا کام لینا مجھکو نہایت بدنامی
ہے پھر بادشاہ بولا تم کیا چاہتے ہو وہ بولے مجھکو سارے ملک کے اناج وغلے کا مختار کردو تو بخوبی کام اس کا انجام
مجھ سے ہوسکے گا تب سرکار کا بھی کام آسان ہوگا اور رعایا کا بھی عدل وفلاح ہووے گا اس کام سے حضرت کی یہ
غرض تھی کہ اس زمانے میں جو بادشاہ رعیت پر ظلم کرتا تو آدھا حصہ غلے کا رعیت سے لیتا اسلئے حضرت یوسفؑ نے بادشاہ
سے سارے غلہ کی مختاری مانگی تاکہ رعیتوں پر نظر عدل کی کریں تب بادشاہ نے اُنکو اس کام پر مقرر کیا اس سے تمام
خلق خوش اور راضی ہوئی اور غلہ بہت جمع کیا جب سال تمام ہوا بادشاہ اُنکے نیک اطوار دیکھ کے خوش ہوا اور رعیت
پروری بھی معلوم کی تب بادشاہ نے اپنا تاج شاہی اُنکے سر پر رکھدیا اور تلوار اپنی کمر سے کھول کر اُنکی کمر سے
باندھی اور تخت مرصع زرد یاقوت سے جڑا ہوا کہ طول اُسکا تیس گز اور عرض اُس کا دس گز تھا لباس زرق برق

بیش قیمت کا اُن کو پہنا کے اُسی تخت پر بٹھایا اسوقت چہرۂ مبارک اُن کا ایسا ہوا کہ مانند ماہ شب چہاردہم کے چمکتا رہا
جو شخص اُن کیطرف نظر کرتا تو مانند آئینے کے چہرہ اپنا اُسمیں نظر آتا اور حضرت کے چہرے کی لطافت اور صفائی اسقدر
تھی کہ اُسے دیکھ کے آفتاب شرمندہ ہوتا تھا اور جملہ ارکان دولت اور اعیان سلطنت بادشاہ کے اُنکی خدمت میں
حاضر رہتے اور تمام کاروبار مصر کا اُنکو سپرد ہوا اور سارے مصر میں اُنکا سکہ جاری ہوا اور بعد فوت عزیز کے تمام خزائن
اُسکے حضرت یوسفؑ کی ملک میں آگئے اور بادشاہ نے سلطنت سے ہاتھ اُٹھایا خانہ نشین ہوا جب بادشاہ نے اُنکو مصر
کا والی کیا تب حضرت نے تمام اناج وغلہ مصر میں لا کے جمع کیا القصہ وہ سات برس گذرے بعدہٗ جبرئیلؑ نے آ کے
خبر دی کہ فلانی شب فلانی گھڑی میں قحط نازل ہوگا حضرت یوسفؑ یہ سنکر انتظار اسی شب کے رہے جب وقت پہنچا
تب سب کو فرمایا کہ اناج وغلہ سب میرے پاس لاکر موجود کر دکیونکہ گرسنگی خلق اللہ پر آپہنچی ہے جب قحط کی مصیبت نازل
ہوئی تب خلائق شہروں کی بادشاہ مصر کے پاس آکر حاضر ہوئی فریاد کرنے لگی الجوع الجوع یہ خبر حضرت یوسف علیہ السلام
کو پہنچی کہ خلائق بھوک سے تکلیف پاتی ہیں اور عاجز ہوئی ہیں تب وہ غلہ جو جمع کیا تھا سو سب بانٹنے لگے تب لوگوں کی کچھ
تسلی خاطر ہوئی اور جان آئی اور جب قحط نازل ہوا زلیخا آہ و زاری کرنے لگی یوسف علیہ السلام کا نام جو شخص زلیخا کے پاس
لیتا انعام واکرام دیکر اسکو رخصت کرتی بہت روپیے دیتی جتنی دولت تھی سب اُنکی راہ میں لٹادی یہانتک کہ محتاج ٹھہری
ہوگئی اور شب و روز یوسفؑ کے لئے روتے روتے بڑھیا ضعیفہ ہوگئی اور دونوں آنکھوں کی روشنی جاتی رہی آخر چلنے سے
معذور ہوگئی ہر روز اُسکو لونڈیاں محافہ میں رکھ کے بر سر راہ یوسف علیہ السلام کھڑی رکھتیں تاکہ خاک پا یوسف علیہ السلام
کے گھوڑے کی توتیائے چشم اپنی کریں چندروز آتش فراق میں اسطرح جلتے گذرے یوسفؑ کی حشمت و دبدبہ بادشاہی
کا اسقدر تھا کہ جس وقت حضرت گھوڑے پر سوار ہوکر نکلتے تو چالیسؔ ہزار جوان سلح پوش اور چار ہزار جوان باکمر بند زریں
اور ایک ہزار صاحب ہوشمند ہمراہ چلتے خبر ہے کہ ایک دن حضرت یوسفؑ سوار ہوکر سیر کرتے ہوئے مرضی آلہی سے اُسی
راہ میں جا پڑے کہ جس جا پر زلیخا تھی لونڈیوں نے اُن کو دیکھکر زلیخا کو جاکر خبر دی کہ اے زلیخا یوسفؑ یہاں آموجود ہوا
ہے بمجرد سُنتے ہی زلیخا بے تحاشا دوڑی آئی یوسف علیہ السلام کو پکارنے لگی اے کریم ابن کریم ذرا ٹھہر جا
قصہ اندوہ اس ضعیفہ کا سُن جا حضرت نے یہ سنتے ہی وہیں گھوڑے کو کھڑا کیا اور بولے اے زلیخا یہ کیا حال ہے تیرا کہاں ہے
وہ حسن وجمال وخوبی تیری بولی کہ تیرے عشق نے سب برباد کیا حضرت نے فرمایا کہ ہنوز دعویٰ عشق تیرا موجود ہے وہ بولی کہ
ہاتھ کا چابک میرے مُنہ کے پاس لا کے ذرا دیکھ حضرت نے ہاتھ اپنا دراز کیا تب زلیخا نے ایسی ایک آہ آتشین و سوز
ان سے چھوڑی کہ اُس سے چابک حضرت کے ہاتھ کا گرم ہوگیا مارے تپش کے حضرت نے چابک اپنے ہاتھ سے زمین
پر چھوڑ دیا زلیخا بولی اے یوسفؑ آج چالیسؔ برس ہوئے یہ شعلہ آتش میرے دل پر جلتا ہے تیرے عشق میں جل گئی ہوں

دیکھ ذرا شعلۂ آتش میرے دل کا تجھکو برداشت نہ ہوا جا یک زمین پر ڈالدیا میں کیونکر تیرے لئے شب و روز یہ پیچ و تاب کھاتی رہی ہوں یوسف علیہ السلام یہ حال تباہ زلیخا کا دیکھکر اتر پڑے اور زمین پر بیٹھکر بولے اے زلیخا تو میرے خدا پر ایمان لا المجبر دکھنے ہی زلیخا دین اسلام سے مشرف ہوئی تب حضرت نے فرمایا اے زلیخا تو مجھ سے کیا مانگتی ہے وہ بولی کہ خدا کی درگاہ میں میرے لئے دعا مانگو کہ وہی جمال و جوانی اور بینائی چشم کی پھر مجھکو عنایت ہو تو باقی عمر اپنی تیری خدمت میں صرف کروں اور خدا کی عبادت میں مصروف رہوں یہ سنکر حضرت یوسفؑ نے اپنے سر کو نیچا کر لیا اور تامل میں رہے اسی وقت وحی نازل ہوئی اے یوسفؑ تو کیا مانگتا ہے مانگ تیری دعا قبول ہے تب یوسفؑ دو رکعت نماز شکرانے کی ادا کرکے سجدے میں آگئے اور دعا مانگی ہنوز سر سجدے سے نہ اٹھایا تھا زلیخا نے آواز دی کہ اے یوسفؑ سر اٹھا سجدے سے جو چاہا تو نے حاصل ہوا تب حضرت نے سر سجدے سے اٹھاکے زلیخا کی طرف نگاہ کی دیکھا کہ صورت و جوانی اور بینائی چشم اُس کی دونی خدا نے عنایت کی ہے زلیخا نے جب اپنی صورت کو دیکھا شکر خدا کا بجالائی اور ترقی ایمان کی ہوئی بعدہٗ حضرت یوسفؑ کی طرف کچھ خیال نہ کیا چلی گئی حضرت پیچھے سے فرمانے لگے اے زلیخا تم کہاں جاتی ہو مجھے چھوڑکر وہ بولی کہ جس نے یہ شکل و صورت و بینائی چشم کی مجھکو بخشی ہے اُسکو چھوڑکے ناحق یوسفؑ کے پیچھے کیوں اپنے کو برباد کروں چاہیئے کہ اُسی پر خیال کروں کہتے ہیں کہ یوسفؑ نے زلیخا پر بہت خواہش کی مگر وہ بھاگتی رہی غیب سے آواز آئی اے یوسفؑ صبر کر جلدی مت کر بعدہٗ زلیخا غم خانہ میں جا بیٹھی اور یوسفؑ نے خواستگاری میں اُسکی لوگوں کو بھیجا وہ قبول نہیں کرتی تھی چالیسؔ دن یونہی گذرے کہتے ہیں کہ اس چالیس دن کے اندر یوسف علیہ السلام نے اتنا درد زلیخا کے لئے کھینچا کہ زلیخا نے چالیسؔ برس میں بھی ایسا نہ اٹھایا ملک ریانؔ نے زلیخا کے پاس پیغام بھیجا اور لوگ اُسکو جاکے وعظ و نصیحت کرتے بعدہٗ اُسنے نکاح قبول کیا جیسا کہ شب زفاف کو سلاطین اور ملوک کا رسم شرعی ہوتا ہے ویسا ہی زفاف کتخدائی ہوئی اور زلیخا کو دوشیزہ پایا یعنی باکرہ پایا اور بعد مدت کے حضرت نے زلیخا سے حال گذشتہ کو پوچھا وہ بولی عزیز مرد ضعیف تھا اور میں اسوقت جوان تھی جو کام کہ زن و شوہر میں ہوتا ہے سو میرے اور عزیز کے بیچ نہ تھا اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کے لئے زلیخا کو رکھا تھا اسلئے ایک شیطان آکے اللہ کے حکم سے عزیز اور زلیخا کے بیچ سو رہتا عزیز کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ زلیخا ہے اور کچھ نہیں کر سکتا پس یوسف علیہ السلام اور زلیخا دونوں نے مل کر گھر کیا اُن سے دو لڑکے پیدا ہوئے ملک ریانؔ جب بوڑھا ہوا تمام کاروبار بادشاہی کا یوسفؑ کو دیکر گوشہ اختیار کیا یوسفؑ خلق اللہ کی پرورش کرنے لگے بقدر حاجتوں کے غلہ رعیتوں کے پاس پہنچے اور صدقہ فقرا اور محتاجوں کو دیتے بعد مدت کے قحط سالی آئی یہانتک کہ ایک من غلہ کا نرخ دوؔ دینار اور تمامی نواح و اطراف سے مصر کی خلق اللہ آکے جمع ہوئی تب اہل مصر مجتمع ہوکے کہنے لگے کہ غلہ سب مھیروں کے پاس نہ بیچا چاہیئے کہ ہم بھوکے مرینگے حضرت یوسفؑ سے

نے فرمایا کہ تمام خلق اللہ کا اس میں حق ہے نہ دینگے تو لوگ محتاج رہیں گے اُنکو دینا لازم ہے محروم رکھنا گناہ ہے اُنکے پاس اگر نہ بیچوں گا تو تمام بھوکے مرجاوینگے تب بقدر حاجت کے بیچنے یہانتک کہ سارے ملک میں کسی کے ہاتھ میں پیسہ دینار و درم نہ رہا یوسف علیہ السلام کے خزانے میں تمام داخل ہوا جب دوسرا سال آیا تمام مویشی لوگوں کے بعوض غلّے کے حضرت کے پاس بک گئے اور تیسرے سال میں تمام لونڈی باندی بعوض غلّے کے یوسفؑ کو لاکے سب حوالے کیں اور چوتھے سال میں کپڑے اسباب جو کچھ تھا سب حضرت کے پاس بیچ کھایا اور پانچویں سال میں جو عقار زمین تھی بیچ ڈالی اور چھٹے سال میں لوگوں نے اپنے بیٹا بیٹی کو بعوض غلّے کے حضرت کو ہبہ کیا اور ساتویں سال میں لوگوں نے اپنی ذات کو حضرت کے پاس اجرت میں دیا کوئی آدمی ایک ملک میں باقی نہ رہا کہ تمام نوکر چاکر خدمتگار لونڈی باندی حضرت کے ہو نہ گئے خلائق تمام تعجب میں رہی کہ کبھی ایسا بڑا بادشاہ ہم نے نہ دیکھا اور نہ سُنا یوسف علیہ السلام نے جب خلق اللہ کو غریب و ناچار دیکھا تب ریّان بن ولید سے کہا کہ شکر نعمت کا اُسکی ادا نہ ہوسکے گا ریّان بن ولید نے کہا کہ حق ہے جو آپ فرماتے ہیں حضور کی جو مرضی مبارک میں آوے وہی کام خلق اللہ کے حق میں کریں تب حضرت نے فرمایا کہ میں نے اہلِ مصر کو خدا کی راہ پر آزاد کیا اور تمام مال و اسباب جس کا تھا اُسکو دیڈالا خبر ہے کہ یوسف علیہ السلام زمانہ قحط میں ہرگز کھانا سیر ہو کے نہیں کھاتے تھے خلق اللہ کی موافقت کرتے لوگوں نے کہا کہ آپ کیوں نہیں آسودہ ہو کر کھاتے بھوکے کیوں رہتے ہیں کہ آپ کا ملک مصر میں انبار و خزانہ اتنا ہے حضرت نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں سیر ہو کر کھاؤں تو بھوکے پیاسے کو بھول جاؤں یہ کام سرداروں کا نہیں ہے آیندہ خدا کو کیا جواب دوں گا جب ساتواں سال تمام ہوا چالیسؔ دن باقی رہے اور کچھ اناج و غلّہ مصر میں باقی نہ رہا لوگ مارے بھوک کے یوسفؑ کے پاس آکے ملتجی ہوئے حضرت لوگوں کے حال کو دیکھ کے متردد ہوئے آدھی رات کو اُٹھکر خدا کی درگاہ میں تضرّع و زاری کی اے ربُّ العالمین تیرے بندے مارے بھوک کے مرجاتے ہیں اگر تو رحم نہ کرے گا تو ہر آئینہ ہلاک ہوجائینگے تب خدا کا رحم ہوا آواز آئی اے یوسفؑ تو میرا پیارا ہے غم مت کر کہ تیری صورت کو لوگوں کی غذا کروں گا تیری صورت و جمال دیکھکر لوگ آسودہ ہو وینگے پس بحکم الٰہی یوسف میدان میں جاکے لوگوں کو بُلا کے اپنے چہرۂ مبارک سے بُرقع اُٹھا کے سب کو دکھانے لگے حضرت کے چہرۂ مبارک کو دیکھتے ہی اللہ کے فضل و کرم سے لوگوں کی بھُوک پیاس جاتی رہی اور کھانے کی حاجت نہ ہوئی چالیسؔ دن کا قحط اسی طرح سے کٹ گیا بعدہٗ آٹھویں سال میں اللہ کے فضل سے کھیتی بہت ہوئی اناج بیشمار پیدا ہوا خلائق نے قحط کی بُلا سے نجات پائی اور روایت ہے کہ ایک لڑکا اندھا مادر زاد اُسکو حضرت یوسفؑ علیہ السلام کے پاس لائے تاکہ دعا کریں کہ اُسکی آنکھیں اچھی ہوجائیں تب حضرت نے اپنا بُرقع چہرۂ مبارک سے اُٹھا کے نور روشن اپنا دکھادیا تو خدا کے فضل و کرم سے اُس کی آنکھیں اچھی ہوگئیں راویوں نے یوں روایت کی ہے کہ ملک مصر اور شام میں جب

قحط پھیل گیا کسی ملک میں اناج وغلّہ باقی نہ رہا سوائے یوسفؑ کے انبار میں تب تمام مخلوق اطرافوں کے غلّے کے لئے مصر میں جاتی تھی اور غلّہ لے آتی تھی حضرت یعقوبؑ بھی اسی قحط سالی میں گرفتار تھے تب اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم بھی مصر میں جا کے عزیز مصر سے اناج وغلّہ جو پاؤ خرید کر کے لے آؤ تب حضرت کے فرمانے سے دس بھائی گئے اور بنیامین کو حضرت یعقوبؑ نے اپنے خاطر جمع کے لئے رکھا انکے پاس جو کچھ مال ومتاع پشمینہ تھا شتر پر لاد کے مصر کو چلے جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا وَجَاۗءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ترجمہ اور آئے بھائی یوسفؑ کے پھر داخل ہوئے اُسکے پاس تو اُسنے پہچانا اُنکو اور اُنہوں نے نہیں پہچانا حضرت یوسفؑ جب ملک مصر کے مختار ہوئے خواب کے موافق سات برس تک خوب آبادی کی اور ملکوں کا اناج بھرتے اور جمع کرتے گئے پھر سات برس کے قحط میں ایک بھاؤ میانہ باندھکر بکوایا اپنے ملک والوں کو اور پردیسیوں کو ایک اونٹ کے بوجھ سے زیادہ نہ دیتے اس میں تمام خلائق قحط سے بچی اور خزانہ بادشاہ کا بھر گیا ہر طرف خبر تھی کہ مصر میں اناج سستا ہے یہ سُنکر اُن کے بھائی سب آئے خریدنے کو جب مصر کے نزدیک پہنچے خبر اُنکی حضرت یوسفؑ کو پہنچی کہ ایک قافلہ کنعان سے اناج خریدنے کو آیا ہے حضرت نے فرمایا اُنہوں کو میرے پاس لاؤ جب بھائی سب یوسفؑ کے پاس آئے حضرت نے اپنے بھائیوں کو پہچانا بعضوں نے کہا ہے کہ جب بھائی سب اُنکے پاس گئے اُنہوں نے پردے سے پہچانا اور بھائیوں نے نہیں پہچانا اور بعضوں نے روایت کی ہے کہ حضرت یوسفؑ بادشاہی ٹوپی سر پر رکھ کے اور لباس شاہانہ پہنکر اور طوق زرین گردن میں ڈال کے تخت پر بیٹھے تھے اسلئے اُنکو بھائیوں نے نہیں پہچانا اور محققوں نے کہا ہے کہ اُنہوں نے یوسفؑ پر ظلم کیا تھا اور ظالموں کے دل سیاہ ہوتے ہیں اسلئے حضرت کو نہ پہچانا جب یوسفؑ نے اُنکی طرف دیکھا زبان عبری میں بات چیت کرنے لگے جب حضرت نے پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کیا کام کرتے ہو تمہاری شکل سے مجھکو نہایت پیار معلوم ہوتا ہے وے بولے ہم کنعان سے آتے ہیں پیشہ ہمارا شبانی ہے چونکہ ہماری ولایت میں قحط ہوا اسلئے اناج خریدنے کو ہم یہاں آئے ہیں یوسفؑ نے فرمایا کہ ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ تم جاسوس ہو شہر میں میں جاسوسی کو آئے ہو یہاں کا حال دریافت کر کے میرے دشمنوں کو خبر دوگے وے بولے ہم دس بھائی ایک باپ سے ہیں ہمارا یہ کام نہیں باپ ہمارے پیغمبر ہیں نام اُن کا یعقوبؑ ہے پھر حضرت یوسفؑ نے پوچھا تم سب کے بھائی ہو وے بولے ہم بارہ بھائی تھے ایک باپ سے اور ایک ہم سے چھوٹا تھا ایک دن ہمارے ساتھ بکریاں چرانے کو میدان میں گیا تھا ہم سے جُدا ہو کے ایک کنارے پر صحرا کے جا کے بکری چرانے لگا ہم سب اس سے غافل رہے بھیڑیا اُسے کھا گیا اور اس کا ایک سگا بھائی ہے ایک بطن سے اسکو باپ نے اپنے پاس رکھا ہے واسطے تشفی خاطر کے کیونکہ اکیلا ہے حضرت یوسفؑ علیہ السلام نے فرمایا تمہاری اس بات کی کیا سند ہے جو تم کہتے ہو گواہ کون ہے وے بولے

اے عزیز اس شہر میں ہم بعید الوطن مسافر ہیں کوئی ہم کو نہیں پہچانتا اُسکا ثبوت کیونکر دینگے حضرت نے کہا اگر تمہارے گواہ
نہیں ہیں تو جو بھائی تمہارے باپ کے پاس ہے اُسے لے آؤ تو ہم جانینگے کہ تم سب سچے ہو بولے اُسے باپ نہیں چھوڑینگے نظر
سے اپنی بہت اچھا ہم باپ کو بولیں گے کوشش کرینگے ہو سکے گا تو لائینگے حضرت نے کہا کہ تم سب جاؤ ایک بھائی تمہارا
یہاں قید رہے تم اُسے جاکے لاؤ تب سبھوں نے آپسمیں ردّوبدل کی کہ یہاں کون رہے گا تب سب کے نام سے
قرعہ ڈالا شمعون کے نام پر نکلا وہ یہاں یوسفؑ کے پاس قید رہا تب یوسفؑ نے فرمایا کہ اناج ایک ایک شتر کا بوجھ دے
کے رخصت کرو اور قیمت اناج کی اُنکو پھیر دو تب ملازمان بادشاہ نے ایسا ہی پس اُنکو حضرت نے فرمایا اگر تم اپنے
چھوٹے بھائی کو ابکی دفعہ لاؤ گے تو اور بھی اناج تم کو ایک ایک شتر کا بوجھ زیادہ دُوں گا خبر ہے جو مال کہ حضرت یوسفؑ
کے بھائی لائے تھے اناج خریدنے کو سو مال حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو پھیر دیا اسواسطے کہ معلوم تھا
اُنکو کہ باپ کے پاس سوائے اتنے مال کے اور کچھ نہیں تاکہ اُنہوں کو دوبارہ بھیجے اور ایک روایت ہے کہ وہ مال
بھائیوں کو اسلئے پھیر دیا تھا تاکہ معلوم کریں کہ میرا مال پھیر دینا یہ کام کسی کا نہیں مگر یوسف علیہ السلام کا کام ہے پس
شمعون کا مقید رہنا کچھ مضائقہ نہیں یہ سمجھ بوجھ کر پھر بیٹوں کو بھیجیں خبر ہے کہ یوسف علیہ السلام نے جب اپنے بھائیوں
کو دیکھا دلمیں چاہا کہ اُنکو سزا دیں اُسی وقت جناب باری سے آواز آئی کہ اے یوسف علیہ السلام اگر بھائیوں سے
تو اپنی مکافات لیگا تو اُن میں اور تجھ میں کیا فرق رہیگا بلکہ عفو کرنا موجب حسنات کا ہے تو اپنے کو اُنہوں سے چھپا مت پہچان
دے تاکہ تجھ سے شرمندہ ہوکے اپنی حاجت سے محروم نہ جاویں اور بزرگوں کو نہ چاہیئے کہ محتاجوں کو اپنے دَر سے
محروم رکھیں پس جانے دے تیرے در پر محتاج آئے ہیں خوش کر کے رخصت کر تب یوسفؑ نے بموجب خطاب آلٰہی
کے اپنے بھائیوں سے کچھ مواخذہ نہ کیا اور اُنہیں پاس بلا کر اُنسے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو
بولے ہم کنعان سے آئے ہیں پیغمبر یعقوبؑ کے بیٹے ہیں حضرت یوسف نے پوچھا تمہارے باپ بقید حیات ہیں بولے ہیں
پوچھا کیا شغل ہیں ہیں بولے سوائے عبادت کے اور کچھ کام نہیں کرتے اُنکو اللہ نے پیغمبری دی ہے کنعان کی بہت
ضعیف اور آنکھوں سے معذور ہیں حضرت یوسفؑ علیہ السلام نے پوچھا کیوں ایسا ہوا ہے وے بولے ایک بیٹا اُنکا تھا
اُسے خوب چاہتے تھے نام اُس کا یوسفؑ تھا نہایت حسین ایک لحظہ نظروں سے اپنی جُدا نہ کرتے تھے اللہ کی مرضی ہوئی اُسکو
بھیڑیا کھا گیا اسلئے اتنا روئے کہ آنکھیں اُنکی جاتی رہیں یوسف علیہ السلام نے کہا کہ تم اتنے بڑے بیٹے رہتے ہوئے کیوں
ایک کے لئے ایسا حال ہوا وہ بولے ایک اور بھی سگا بھائی اُس کا بنیامین اور چھ بہنیں موجود ہیں لیکن یوسف سب سے
خوبصورت تھے اُنکے لئے شب و روز روتے روتے آنکھیں اپنی کھودیں ایک مکان شہر کے باہر بنوا کر نام اُسکا بیت الاحزان
رکھا ہے اُسمیں عبادت کرتے اور رات دن روتے ہیں اُنکے مارے ہماری خوشی ناخوشی ہوئی پھر حضرت یوسفؑ نے پوچھا

شاید تم سے وہ عمر میں زیادہ تھا وہ بولے نہیں حسن میں زیادہ تھا دانائی اور عقلمندی میں بھی سب سے تیز تھا غرض تفصیل اُسکی بیان سے باہر ہیں یہ سُنکر یوسفؑ نے اپنے دل میں سوچا کہ انہوں کو اسوقت معاف کیا چاہیئے اگرچہ انہوں نے مجھکو ستایا اور ظلم کیا ہے مگر یہ جو کہتے ہیں سچ کہتے ہیں اپنے خدمتگار اور غلاموں کو کہدیا کہ یہ بیچارے مسافر بعید الوطن غریب اس ملک میں کبھی نہیں آئے انکو میرے پاس لاکے جگہ دو اور اچھی طرح سے کھانا لطیف پاکیزہ کھلایا کرو جبتک اس شہر میں رہیں اور پوشاک اچھی اچھی نفیس پہننے کو دو اور دوسرے دن حضرت نے انہوں کو بُلوا کے پوچھا تم اس شہر میں کیوں آئے انہوں نے کہا کہ ہمارے شہر میں قحط ہوا ہے ہم نے سُنا ہے کہ مصر میں آپ کی سرکار میں اناج سستا بکتا ہے ہم خریدنے کو آئے ہیں حضرت نے فرمایا تم کیا مال لائے ہو اناج لینے کو لا حاضر کرو تب لائے قیمت منقح ہوئی قسم پشمینہ وغیرہ قیمت اسکی دو سو دینار کی ٹھہری مگر وہ مال قابل لینے کے نہ تھا کہ اُسے خرید کریں یوسف علیہ السلام نے اُن سے کہا کہ اگرچہ مال تمہارا لائق ہمارے لینے کے نہیں ہے پھر بھی ہم نے تم کو اُسکے عوض اناج دیا چنانچہ اس آیت سے ثابت ہے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ترجمہ پھر جب داخل ہوئے اُسکے پاس بولے العزیز پڑی ہے ہم پر اور ہمارے گھر پر سختی اور لائے ہیں ہم پونجی ناقص سو پوری دے ہمکو بھرتی یعنے میان اور خیرات کر ہم پر اللہ تعالیٰ بدلا دیتا ہے خیرات کرنیوالوں کو پس یوسفؑ نے کئی دن بھائیوں کو کھلا پلا کے ایک ایک شتر کا بوجھ اناج دیکر رخصت کیا اور فرمایا اگرچہ مال تمہارا دو سو دینار کے قابل نہ تھا تو بھی میں نے تم کو گیہوں دیا اب کی دفعہ جو آوگے تو اپنے چھوٹے بھائی کو لے آئیو تو اور بھی ہم ایک ایک شتر کا بوجھ دیکر تم کو خوش کرینگے اور اہل مصر سے کسی کو ہم نے اسقدر گیہوں نہیں دیا سوائے تمہارے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝ ترجمہ اور جب تیار کر دیا انکو ان کا اسباب کہا لے آئیو میرے پاس ایک بھائی جو تمہارا ہے باپ کی طرف سے کیا نہیں دیکھتے ہو تم کہ میں پورا میان دیتا ہوں اور میں بہتر اُتارنے والا ہوں سب سے حضرت یوسفؑ کا چھوٹا سگا بھائی تھا اُسکو بُلوایا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا اگر تم نہ لاؤ گے میرے پاس تو میان نہیں تم کو میرے نزدیک اور میرے پاس نہ آئیو بھی بولکر حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو رخصت کیا اور وہ بولے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝ ترجمہ کہا انہوں نے ہم خواہش کرینگے اسکی باپ سے اور البتہ ہم کو کرنا ہے پس یوسفؑ نے اپنے ملازموں کو یہ کہدیا کہ انکی پونجی جو دو سو دینار کی قیمت ہے ان کے بوجھوں میں لے جاکر رکھدو تب بیوپاری کے ونٹ بوجھ میں چھپا کر رکھدیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ

یَعۡرِفُوۡنَهَاۤ اِذَا انۡقَلَبُوۡۤا اِلٰۤى اَهۡلِهِمۡ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ترجمہ اور کہدیا خدمتگاروں کو اپنے رکھدو اُنکی پونجی ان کے بوجھوں میں شاید اُسکو پہچانیں جب پھر کر جاویں اپنے گھر شاید وے پھر آویں یعنے جو قیمت دے لائے تھے سو چھپا کر ان کے لادنوں کے بوجھوں میں ڈالدی احسان کر کر مردی ہے کہ یوسفؑ نے جب بھائیوں پر بہت مہربانی کی دینے لینے سے تب یہود اکو کمال یقین ہوا کہ یہ یوسفؑ ہے کیونکہ ہم کو کھلانا پلانا اور اتنی خاطر کرنا اور باپ کا احوال پوچھنا سوائے یوسفؑ کے یہ اور کوئی نہیں ہے اور بول چال آواز بھی اُسکی طرح ہے اور اگر یوسفؑ نہ ہو تو اغلب کوئی ہمارے خاندان میں سے ہے یا اہل بیت سے ہوگا اُنکے بھائیوں نے کہا اگر یوسف ہے تو مملکت اُسکو یہاں کی کس طرح سے ملی ہے اور یہ مرتبہ اور یہ دولت و لشکر کہاں سے پایا کیا یوسفؑ اب تک جیتا ہے مر گیا ہوگا اگر یوسفؑ ہوتا تو ہمارے ساتھ یہ سلوک کاہے کو کرتا بلکہ وہ ہم سے اپنی مکافات لیتا یہود ابولا اگر نہ ہوتا تو بنیامین کو کیوں طلب کرتا البتہ میں جو کہتا ہوں یہی سچ ہے یوسفؑ ہی ہے اُسکے بھائیوں نے یہ غور نہ کیا یوسفؑ سے رخصت ہو کر مصر سے نکل گئے اور کنعان میں جا پہنچے یعقوبؑ اور کنعانی سب خوش ہوئے حضرت یعقوب نے فرمایا اے بیٹو احوال مصر کا اور حقیقت سفر کی جو تم پر بیتی ہے سو بیان کرو تب اُنہوں نے احوال راہ کا اور مہربانی اور ضیافت کرنی عزیز کی یعنی یوسفؑ کی ساری بیان کی پھر پوچھا کہو تو یوسف علیہ السلام کی خبر کہیں ملی ہے اُنہوں نے کہا کہ تعجّب ہے اے باپ یوسفؑ کو بھیڑیا کب کا کھا گیا بہت دن گذرے ہیں اب کس سے پوچھیں یہ کہاں کی بات ہے آپ جو فرماتے ہیں اور بولے اے باپ عزیز مصر بنیامین کو دیکھنا چاہتا ہے اُسکو پہچانے سے وہاں اور ایک شتر کا بوجھ گیہوں ہم کو زیادہ دینگے اور خوش کرینگے اگر اُسکو نہ لیجاوینگے تو کچھ نہیں ملیگا اس بات کو سُنکر یعقوبؑ نے اپنے دل میں سوچا کہ وہاں میرا یوسفؑ ہے اگر وہ نہ ہوتا بنیامین کو کیوں دیکھنا چاہتا بنیامین سے اُسکو کیا مطلب ہے وے بولے ہماری شکلیں دیکھکر خوش ہو کر بنیامین کو دیکھنے کا شوق ہوا ہے کیونکہ وہ ہم سے چھوٹے ہیں بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا رَجَعُوۡۤا اِلٰۤى اَبِيۡهِمۡ قَالُوۡا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الۡكَيۡلُ فَاَرۡسِلۡ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكۡتَلۡ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ ۝ قَالَ هَلۡ اٰمَنُكُمۡ عَلَيۡهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنۡتُكُمۡ عَلٰۤى اَخِيۡهِ مِنۡ قَبۡلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيۡرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ترجمہ پس جب پھر آئے طرف باپ اپنے کے کہا اُنہوں نے اے باپ ہمارے منع کیا گیا ہے ہم سے میان پس بھیج ساتھ ہمارے بھائی کو ہمارے میان کر لاویں ہم اور ہم واسطے اُسکے البتہ نگہبان ہیں کہا یعقوبؑ نے میں کیا اعتبار کروں تمہارا اس پر مگر ویسا جیسا اعتبار کیا تھا اُسکے بھائی پر پہلے اسکے سو اللہ بہتر نگہبان ہے اور سب مہربانوں سے بہت بڑا مہربان ہے جب باپ کے پاس آئے اسباب اپنا کھولا پایا اپنا مال قولہ تعالیٰ وَلَمَّا فَتَحُوۡا مَتَاعَهُمۡ وَجَدُوۡا بِضَاعَتَهُمۡ رُدَّتۡ اِلَيۡهِمۡ‌ ؕ قَالُوۡا يٰۤاَبَانَا مَا نَبۡغِىۡ‌ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتۡ اِلَيۡنَا‌ ۚ وَنَمِيۡرُ اَهۡلَنَا وَنَحۡفَظُ اَخَانَا وَنَزۡدَادُ كَيۡلَ بَعِيۡرٍ‌ ؕ ذٰ لِكَ كَيۡلٌ يَّسِيۡرٌ‏ قَالَ لَنۡ اُرۡسِلَهٗ مَعَكُمۡ حَتّٰى تُؤۡتُوۡنِ مَوۡثِقًا مِّنَ اللّٰهِ

لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۔ ترجمہ اور جب کھولا اُنہوں نے اسباب اپنا پائی پونجی اپنی پھیری گئی طرف اُنہوں کے کہا
اُنہوں نے اے باپ ہمارے کیا چاہیں ہم یہ ہے پونجی ہماری پھیری گئی طرف ہمارے اور اناج لادیں گے واسطے لوگوں
کے اپنے اور محافظت کرینگے ہم بھائی اپنے کی اور زیادہ لاوینگے ہم میان ایک اونٹ کا یہ میان ہے آسان یعقوبؑ نے
کہا ہرگز نہ بھیجوں گا اُسکو مگر کہ گھیرے جاؤ تم سارے ساتھ تمہارے یہانتک کردو تم میرے تئیں قول اللہ کا البتہ لے
آوگے تم میرے پاس پس جب دیا اُنہوں نے اُنکو عہد اپنا کہا اللہ اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم وہ کارساز ہے جب
عہد کیا سب نے اور قسم کھائی تب یعقوب نے فرمایا کہ خدا حافظ ہے تم پر در شاہد ہے تمہارے قول پر اور خبر ہے
کہ یعقوبؑ نے جب پونجی اپنی پھر پائی بوجھوں میں شتر کے جو مال بھیجا تھا اناج کے لئے مصر میں پس حضرت کا کمال
یقین ہوا کہ یوسف علیہ السّلام ہے مصر میں اگر یہ معلوم نہ ہوتا تو بنیامین کو مصر میں بیٹوں کے ساتھ کیوں بھیجتے پس جو
اناج مصر سے آیا تھا آدھا اس کا اپنے خویش اقرباؤں کو دیا اور آدھا ملک شام میں بھیجا بعدہ بنیامین کو بیٹوں کے
ہمراہ کردیا اور اُنہوں کو وصیت کی کہ تمام ایکبارگی ایک ہی دروازے سے مصر کے مت جائیو سب متفرق ہوکر جائیو
مبادا کسی کی چشم بد تم پر پڑے اور جو پونجی کہ وہاں سے شتر کے بوجھ میں پھر آئی ہے یہ تم لیجائیو شاید یہ متاع بھولکر
بوجھوں میں ہو یہ صاحب اناج کی ہے تمہیں رکھنا حلال نہیں یہ وصیت کی اور کہا کہ تم کو خدا پر سونپا تَوَكَّلْتُ
عَلَى اللّٰهِ کہکر رونے لگے اور اہل کنعان بھی آپکے رونے سے سب گریہ میں آگئے اور یوسف علیہ السّلام بنیامین کیلئے
منتظر رہے کہ کب آوے غرض یہ سب بعد چند روز کے مصر میں جا پہنچے اور خبر یوسفؑ کو پہونچی کہ گیارہ آدمی کنعان سے
آئے ہیں یہ سُنکر یوسفؑ خوش ہوئے معلوم کیا کہ گیارہ آدمی بنیامین کو لیکے آئے ہیں اور سب بھائی بموجب وصیت
باپ کے جُدا جُدا متفرق ہوکے دروازوں سے مصر کے اندر داخل ہوئے جیسا کہ حضرت نے کہا تھا قولہ تعالٰے

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ
شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۔ ترجمہ اور یعقوب علیہ السلام نے کہا اے
بیٹو نہ داخل ہوجیو ایک دروازے سے اور داخل ہوجیو کئی دروازوں سے جُدا جُدا اور میں نہیں بچا سکتا تم کو
اللہ کی کسی چیز سے حکم کسی چیز کا نہیں سوائے اللہ کے اُسی پر مجھکو بھروسا ہے اور اُسی پر بھروسا چاہیئے بھروسا کرنے
والوں کو فائدہ یہ ٹوک کا بچاؤ بتایا پھر بھروسا کیا اللہ پر ٹوک لگنی غلط نہیں اور اس کا بچاؤ کرنا روا ہے قولہ

تعالٰی وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ ترجمہ اور
جب داخل ہوئے یوسف علیہ السّلام کے پاس رکھا اپنے پاس اپنے بھائی کو کہا میں ہوں بھائی تیرا سو تو غمگین نہ رہ
اُن کاموں سے جو کرتے رہے ہیں سب بھائی شہر میں جاکے ایک جگہ اُترے بعدہ چوبداروں نے اُنہوں کی اُسی راہ کے

لباس کے ساتھ یوسف علیہ السلام کے پاس لے گئے سب جھک کے آداب بجا لائے اور ایک دستار جو یعقوبؑ کو اپنے دادا
ابراہیم خلیل اللہ کی میراث سے پہونچی تھی سو اُنہوں نے باپ کے کہنے سے یوسف علیہ السلام کو لیجا کے ہدیہ دیا اور جو پونجی
شتر کے بوجھ میں یوسفؑ نے چھپائے بھائیوں کے ساتھ پھیر دی تھی سو بھی لا کے سامنے پیش کی حضرت یوسفؑ اپنے باپ کی
دستار دیکھ کے خوش ہوئے کہ جس کو یہ دستار پہنچی وہ پیغمبر ہوا اور معلوم کیا کہ جو پونجی اپنے بھائیوں کو پھیر دی تھی کہ تم لیجا
کے اُسے نفقہ کیجیو بیچ کھائیو پھر اُسکو باپ نے بھیجدیا ہے بعدہٗ حضرت نے خانساماں خدمتگاروں کو کہدیا کہ خاصہ تیار
کرو دسترخوان لگاؤ تب کھانا نفیس لذیذ اقسام اقسام طرح طرح کی نعمتیں دسترخوان پر چُن دیا پس حضرت نے فرمایا جو
جو بھائی تم ایک بطن سے ہو ایک جگہ کھانے بیٹھ کے کھاؤ تب سب بھائی ایک جگہ میں بیٹھے اور بنیامین اکیلا بیٹھکر رونے
لگا یوسفؑ نے فرمایا تم کیوں روتے ہو کیا سبب ہے اُسنے کہا کہ میرا ایک بھائی سگا تھا نام اس کا یوسف علیہ السلام کہتے
ہیں کہ اُسکو بھیڑیا کھا گیا وہ اگر رہتا تو میرے ساتھ اسوقت بیٹھتا تب یوسف علیہ السلام نے اُنکے بھائیوں سے کہا کہ بنیامین
کو اجازت دو تو میرے ساتھ کھانے کو بیٹھے اُنہوں نے کہا کہ اگر آپ یوں نوازش فرماتے ہیں تو ہماری سرفرازی ہے تب حضرت
یوسفؑ نے لوگوں کے سامنے بہانہ کر کے کھانا نہ کھایا بنیامین کو لے کے خلوت سرا میں گئے اور نقاب اپنے چہرہ مبارک
سے کھولکے دکھایا بنیامین حضرت کی شکل و صورت دیکھکر بیہوش ہو گیا تب حضرت گلاب اُسکے چہرے پر چھڑک کے ہوش میں
لائے حضرت نے فرمایا تم کو کیا ہوا شاید مرگی کی بیماری ہے بہت غمخواری اور دلاسا دینے لگے اُس نے کہا میں پیغمبر زادہ
ہوں ہم کو مرگی کی بیماری نہیں ہوتی ہے میں آپکو دیکھکر بیہوش ہو گیا تھا آپ مثل میرے بھائی کے جو گم ہوئے ہیں حضرت یوسفؑ
نے کہا سچ ہے کہ میں وہی تمہارا بھائی گم ہوا یوسفؑ ہوں کچھ اندیشہ نہ کرو خاطر جمع رکھو یہ بات سنتے ہی پھر بیہوش ہو گیا بعد
ایک ساعت کے اُٹھ بیٹھا ہوش میں آیا تب یوسفؑ باپ کا حال پوچھنے لگے کہ باپ ہمارے کیا کرتے ہیں اور کس حال میں
رہتے ہیں وہ بولا تمہارے فراق سے بیت الاحزان میں بیٹھے عبادت کرتے ہیں اور تمہارے لئے شب و روز روتے روتے
دونوں آنکھیں جاتی رہی ہیں اُنکی زندگی تلخ ہے یوسفؑ اسبات کو سنکر بہت رونے لگے اور کہا کہ تم کھانا کھاؤ میں اپنی
مصیبت کا قصہ جو جو بھائیوں نے مجھ پر ظلم کیا تھا سو بیان کرتا ہوں سُنو باپ کے سامنے سے مجھے لیجا کے چاہ میں ڈالا
بعدہٗ بیچا بہت تکلیف پائی اور مصیبت اُٹھائی میں نے پس اللہ تعالیٰ نے مجھکو بعوض اُس مصیبت کے یہانتک پہنچایا
ہے یہ سلطنت دی اب میری اسبات کو تو امانت رکھ اور کسی سے نہ کہہ اور بھائی سب اسبات کو ہرگز سُننے نہ پاویں میں
کسی حیلہ سے تم کو اپنے پاس رکھوں گا اچھی طرح سے میرے پاس آرام سے رہو گے پس بنیامین وہاں سے کھا کے
باہر نکل آیا یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو تین دن کھلا پلا کے نوازش کر کے ہر ایک کو ایک ایک شتر کا بوجھ اناج دے کے
رخصت کیا اور ایک حیلہ سازی کر کے چپکے سے ایک پیالہ چاندی کا اپنے پانی پینے کا جواہر سے جڑا ہوا تھا ایک کیانی

غلام کو کہدیا اس بیش قیمت پیالہ کو بنیامین کے شتر کے بوجھ میں چھپا کے رکھ آؤ اُس نے ویسا ہی کیا اور وے سب ایک منزل کی راہ تک نکل گئے تھے بعدہ یوسف علیہ السلام نے چند سواروں کو اپنے اُنکے پیچھے سے بھیجا کہ وہ پیالہ پانی پینے کا معہ اُنہوں کے لاویں تب سواروں نے اُنکے پیچھے سے جا کے پکارا اے قافلے والو مقرر تم چور ہو کہاں جاتے ہو کھڑے رہو جیسا کہ قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ۝ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ ۝ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ۝ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ۝ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ ۝ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝ ترجمہ پھر جب تیار کر دیا اُنکو اسباب اُنکا اور رکھدیا پانی پینے کا پیالہ بوجھ میں اپنے بھائی کے پھر پکارا پکارنیوالے نے اے قافلے والو مقرر چور ہو کہنے لگے منہ کر کر اُنکی طرف تم کیا نہیں پاتے بولے ہم نہیں پاتے ہیں بادشاہ کا ماپ یعنے پیالہ اور جو کوئی وہ پیالہ لاوے گا اُسکو ملیگا ایک بوجھ اونٹ کا اور میں ہوں ضامن اُس کا بولے قسم ہے اللہ کی تم کو معلوم ہے ہم شرارت کرنے کو نہیں آئے تھے اس ملک میں اور نہ ہم کبھی چور تھے اُن لوگوں نے کہا پھر کیا سزا ہے اُس کی اگر تم جھوٹے ہو کہنے لگے اس کی سزا یہ ہے کہ جسکے بوجھ میں پاؤ وہی جاوے اُسکے بدلے میں ہم یہی سزا دیتے ہیں گنہگاروں کو خلاصہ یہ کہ ایک پیالہ تھا بادشاہ کے پانی پینے کا اُسکی پیاس بھر میا ہوا یا اناج ماپنے کا اور گھوڑے اُسمیں پانی پیتے حضرت یوسفؑ نے اُنہوں کو چور کہوایا جھوٹ نہیں اُنہوں نے بھی حضرت یوسفؑ کو باپ کے سامنے سے لیجا کر چوری سے بیچڈالا تھا یعقوب علیہ السلام کے دین میں یہ حکم تھا کہ جو کوئی چوری کرتا وہ مال والے کا غلام ہو رہتا ایک برس تک اور اُن کے بھائیوں نے کہا تھا کہ تم جسے چوری میں پاؤگے اُسے غلام بنائیو تب اُس پر پکڑے گئے نہیں تو اس بادشاہ کا یہ حکم نہ تھا تب ڈھونڈھنے لگے سب بوجھوں میں آخر بنیامین کے شتر کے شلیتے میں وہ پیالہ نکلا جیسا کہ قولہ تعالیٰ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ ترجمہ پھر شروع کیں اُسنے اُنکی خرجیاں دیکھنی پہلے اپنے بھائی کی خرجی سے آخر کو وہ باسن نکلا خرجی اپنے بھائی کی تب سب کو یوسفؑ کے پاس حاضر کیا بھائیوں میں طاقت بہت تھی اگر وہ چاہتے تو بنیامین کے سبب سب نہ پکڑے جاتے چونکہ برتن اُن کے بوجھ سے نکلا اور اُن سے کچھ نہ ہو سکا آپ سے شرمندہ ہو کر سب بھائی یوسفؑ کے پاس آ حاضر ہوئے اور آپسمیں مشورت کرنے لگے کہ عزیز کو یہ بات کہا چاہیئے کہ بنیامین کے بدلے میں ہمارے ایک بھائی کو رکھے تو بنیامین کو باپ کے پاس لیجاویں وگرنہ باپ کو ہم کیا جواب دینگے وہ کہیں گے بنیامین کو بھی یوسفؑ کی طرح گم کیا ہے ہر چند کہ ہم سچ بولیں گے تو بھی ہماری بات باور نہ کریں گے اپنے جی میں ٹھہرا کر دربان اور چوبدار کو ہمراہ لیکر حضرت یوسفؑ کے حضور میں آ حاضر ہوئے اور بولے اے عزیز آپنے ہم پر بہت مہربانی اور شفقت

فرمائی ہے اور بھی آپ کی نوازشات سے ہم کو یہ اُمید ہے کہ ہمارے بھائی بنیامین کو آپ چھوڑ دیں تو اُنکے باپ کے پاس ہم لیجاویں اور آپ کے فضل وکرم سے یہ بعید نہیں ہے تب حضرت نے کہا کہ حکم شرع کا تمہارے دین میں یہی ہے اور تم نے بھی اسبات کو قبول کیا تھا کہ جو چور پکڑا جاوے بموجب شرع کے وہ ہماری قید میں رہے گا صاحب مال کے پاس ایک برس تک اور تم نے کہا تھا کہ ہم پیغمبر زادے اور نیک مرد ہیں بھلا یہ درست ہے کہ تمہارا بھائی میری چوری کرے بولے آپ سچ فرماتے ہیں چوری کرنا اسکے حق میں عجب نہیں کیونکہ اُس کا سگا بھائی بھی چور تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَالُوْا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ترجمہ اگر اُسنے چرایا چوری کی اسکے ایک بھائی نے بھی پہلے تب حضرت یوسفؑ نے یہ سُنکے دل میں کہا قولہ تعالیٰ فَاَسَرَّهَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَمْ یُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ترجمہ تب آہستہ کہا یوسفؑ نے اپنے جی میں اور اُنکو نہ جتایا اور بولا کہ تم بدتر ہو درجے میں اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم بتاتے ہو مروی ہے کہ اگر وہ چوری کا ذکر نہ کرتے تو بنیامین کو لیجا سکتے چونکہ چوری کا ذکر کیا اس بات کو سُنکر حضرت یوسفؑ غصہ ہوکے جی میں کہا کہ تم نے ایسی چوری کی کہ اُسکے بھائی کو باپ سے چُرا کر بیچ ڈالا اور میری چوری کا حال اللہ کو معلوم ہے اُن پر چوری کا طعن کا قصہ یہ ہے کہ حضرت یوسفؑ کو پھوپھی نے پالا جب بڑے ہوئے باپ نے چاہا کہ اپنے پاس رکھیں پھوپھی کو محبت تھی چھپا کر ایک پٹکا اُنکی کمر میں باندھ دیا پھر اُس کو ڈھونڈنے لگیں لوگوں میں چرچا ہوا آخر یوسفؑ کی کمر سے نکال لیا باین سبب موافق اُنکے دین کے ایک برس تک اُنکی پھوپھی نے اپنے پاس رکھا اور یوسفؑ نے دل میں کہا یہ سب اتنا ظلم کیا اور ستایا ہے یہانتک کہ مجھکو بعید الوطن کیا پھر بھی مجھے چوری کی تہمت کرتے ہیں یہ سب عجب آدمی ہیں بھائیوں نے اُنکے عرض کی اے عزیز باپ اُس کا ضعیف نابینا ہے اُسکی مفارقت میں اور بھی ہلاک ہوں گے آپ ہمارے بھائیوں میں سے ایک بھائی کو رکھئے اُسکے بدلے میں اور اسکو چھوڑ دیجیے ہم سے خدمت آپکی بخوبی ہوسکیگی اسکو رہائی دیجیے قال اللہ تعالیٰ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ترجمہ کہنے لگے اے عزیز اسکا ایک باپ ہے بوڑھا بڑی عمر کا سو لے رکھ ایک کو ہم میں سے اُسکی جگہ ہم دیکھتے ہیں تو ہے احسان کرنیوالا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ترجمہ بولے یوسفؑ اللہ پناہ دے کہ ہم کسی کو پکڑیں مگر اسکو کہ جس کے پاس پائی اپنی چیز تو ہم بے انصاف ہوئے یعنی یوسفؑ نے فرمایا کہ معاذ اللہ ہم بے گناہ کو نہیں پکڑیں گے مگر ہم اسکو گرفتار کریں گے کہ جسکے پاس نکلی ہماری چیز اگر تمہارے کہنے سے ہم بیگناہ کو پکڑیں تو ہم ظالم ہیں یہ کام ہمارا نہیں اور اسی پر ایک اشارہ ہے آخرت کا جیسا کہ حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ ہم بیگناہ کو نہیں پکڑینگے مگر جس نے چوری کی ایسا ہی قیامت کے دن بھی جو شخص چاہے کہ کسی کو بخشوا وے اللہ سبحانہ تعالیٰ اسوقت فرماویگا کہ جس بندے نے میرے حکم کو مانا اور مجھکو واحد جانا اُسکو بخشوں گا حاصل کلام ہر چند بھائیوں نے

چاہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے بنیامین کو چھڑالیں ہرگز نہ سکے مایوس ہوکے سب پھر گئے اور شہر کے دروازے پر جا بیٹھے صلاح مشورت کرنے لگے بولے کہ ہم نہ اِدھر جاسکتے ہیں نہ اُدھر بنیامین کو یہاں چھوڑ کے کہاں جاویں عجب شامت ہم پر آئی ہے آخر باپ کو جاکر کیا جواب دینگے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ترجمہ پھر جب ناامید ہوئے اس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کو بولا اُن میں کا بڑا یعنے شمعون نے کہا تم نہیں جانتے ہو کہ تمہارے باپ نے لیا ہے تم سے عہد اللہ کا اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف علیہ السلام کے حال میں سو میں نہ سرکوں گا اس ملک سے یہانتک کہ پروانگی دے باپ میرا یا حکم کرے اللہ واسطے میرے اور وہ البتہ بہتر حکم کرنے والا ہے تب بھائیوں کو رخصت کیا بڑا بھائی رہ گیا اس توقع پر کہ شاید مہربان ہوکر خلاص کردیں اور ایک روایت ہے سب بھائیوں نے کہا اگر عزیز ہمارے کہنے سے بنیامین کو نہ چھوڑے گا تو زور سے ہم لیویں گے اللہ نے ہمکو ایسی طاقت دی ہے اتفاق کیا اُنکے بھائیوں نے اور بولے اگر ہم چاہیں تو ایک ایک بھائی ایک ایک ملک کو لے سکتے ہیں پس کیوں اس میں ہم نامردی کریں اور فخر سے یہودا نے کہا کہ میں اکیلا مصر کو لے سکتا ہوں تب لڑنے کو مستعد ہوئے اور بولے کہ ہر بھائی ہر دروازے میں جاکے نعرہ جنگ کا مارو اور یوسفؑ اُنکی قوت سے خوب آگاہ تھے ایک جاسوس پوشیدہ انکی خبر کو بھیجا تب جاکے خبر لایا کہ کنعانی سب حضور سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اسبات کو سنکر یوسفؑ نے چالیس ہزار مرد جنگی سلاح پوش تیار کئے اور تمام اہل مصر کو خبر دی کہ لڑائی کا سامان تیار کرو ہوشیار رہو یہ خبر ملک ریان تک پونچی اُسنے کہا کیا خبر ہے مصر کے لوگوں نے کہا کہ کنعانیوں نے ایک پیالہ سرکاری چوری کیا تھا عند التحقیق وہ پیالہ ان کے شلیتوں میں سے نکلا اُسکے جرم میں اُن کا ایک بھائی موجب آئین و قانون کے حضور میں مقید رہا اسلئے ہمارے ساتھ لڑنا چاہتے ہیں ملک ریاں نے کہا کہ میں بھی حاضر ہوتا ہوں تمہارے ساتھ اپنے لشکر کی مدد کو حضرت نے فرمایا کہ میں کافی ہوں اُنہوں پر حضور کو تکلیف کرنا کچھ درکار نہیں پس دوسرے دن قافلے نے کنعانیوں کے شہر کے اندر آکے حملہ کیا یہودا نے دروازے پر جاکے ایسا ایک نعرہ مارا کہ چالیسؑ ہزار مرد کارزار مصر کے ایکبارگی بیہوش ہوگئے اور شمعون نے بھی دوسری راہ سے آکے شجاعت اپنی دکھائی مصر کے لشکریوں نے جب یہ حال دیکھا سب شکست پاکے پسپا ہوئے اور یوسفؑ چالیسؑ ہزار مرد سپاہ کے بیچ میں تھے دیکھا کہ ان کے بڑے نے ایک پتھر اٹھا کر قلعے کی کوشک پر ایسا پھینک مارا کہ تمام مکان ٹوٹ پڑا اور دیکھا کہ تمام لشکر ہیبت سے اُنہوں کی پسپا ہوا تب وہ دستار جو بھائیوں نے باپ سے لاکر دی تھی ابراہیم خلیل اللہ کی تھی بطور معجزے کے لاکر انکو دکھایا تب بھائی سب اُنکے سُست اور کمزور ہوگئے بعدہٗ یوسف نے ایک ہی حملہ میں سب کو پکڑ لیا

تب اہل مصر کی تسلی ہوئی اور بادشاہ ریان نے جب یوسفؑ کی جوانمردی دیکھی بہت سی تعریف کی یوسفؑ نے اُنھوں سے کہا کہ شاید تم نے دل میں یہی بات ٹھہرائی ہوگی کہ مصر میں تمہارے مقابل کا نہیں ہے اُنہوں نے کہا البتہ مگر خدا کی یہی مرضی تھی کہ تمہارے ہاتھ میں ہم گرفتار ہوویں لیکن مصر میں تو کوئی نہیں مقابل ہمارے پس یوسفؑ نے اُنھیں کے اُونٹوں کے بوجھ سمیت منگوالیا تاکہ لوگ جانیں کہ انپر کچھ سزا ہوگی اور رونے کہنے لگے آپس میں کہ یہ کوئی تمہارے خاندان سے ہوگا یا ہمارے آباؤ اجداد سے کچھ بزرگی پائی ہوگی کہ ہمارے مقابل ہوکے لڑا اور ہم اُسکے ساتھ نہ لڑسکے یہودا نے کہا میری بات سچ ہے جو میں نے کہا تھا کہ یہ یوسفؑ ہے پھر اُنکے بھائیوں نے کہا اگر یوسفؑ ہوتا تو ہم پر اس طرح احسان نہ کرتا اُسی وقت مار ماڈالتا پس اُنھوں کو حضرت یوسفؑ نے تین دن تک قید میں رکھا تھا تاکہ لوگ شہر کے خاطر جمع رہیں بعد تین دن کے انھوں کو بُلوا کے کہا تم پر بادشاہ کا حکم ہوا تھا مار ڈالنے کا مگر میں نے تمہاری رہائی کی کہ تم لوگ نیک آدمی جوانمرد ہو ایسے لوگوں کو ہم پیار کرتے ہیں پس تم کو میں نے معاف کیا اور چھوڑ دیا جہاں طبیعت چاہے وہاں جاؤ شمعون نے کہا کہ اے بھائیو میں یہاں رہوں تم سب جاؤ اپنے باپ کے پاس اور یہ حقیقت ماجرا جاکے بیان کرو دیکھیں وہ کیا جواب دیویں جیسا کہ قولہ تعالیٰ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ ترجمہ شمعون نے کہا پھر جاؤ اپنے باپ کے پاس اور کہو اے باپ تیرے بیٹے نے چوری کی پس بموجب کہنے شمعون کے نو بھائی کنعان میں گئے یہاں شمعون اور بنیامین رہے اور یعقوب بیٹوں کے لئے اندیشہ کررہے تھے راہ میں لوگ بیٹھا رکھے تھے کہ بیٹوں کی خبر لاویں پس حضرت کو لوگوں نے آکے خبر دی کہ صاحبزادے سب مصر سے تشریف لائے ہیں مگر نو صاحبزادے ہیں شترو بار اُنھوں ساتھ کچھ نہیں حضرت یعقوبؑ یہ سُنکر بہت اندیشناک ہوئے اور رونے لگے پس بیٹوں نے آکر ساری حقیقت اپنی جو جو حال واقع ہوا تھا مصر میں بنیامین کو قید رکھنا اور صاع کا چوری ہونا اور یوسفؑ سے لڑائی کرنا اور ضیافت کا کرنا حضرت یوسفؑ کا اپنے بھائیوں کی یہ سب بیان کیا اور بولے اے باپ ہمارے ساتھ کے قافلے والوں سے پوچھئے اور وہاں کی بستی والوں سے ہم سچ کہتے ہیں اسمیں ذرا فرق نہیں ہم بیگناہ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ترجمہ اور پوچھ لے اے باپ اُن بستی والوں سے جس میں ہم تھے اور اس قافلے سے جس میں ہم آئے ہیں اور ہم بیشک سچ کہتے ہیں یعقوبؑ نے فرمایا ایسا نہیں ہے جو تم کہتے ہو تمہارے جی نے ایک بات بنالی ہے اب مجھکو سوائے صبر کے اور کچھ بن نہیں آتا اور کہا قولہ تعالیٰ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ترجمہ بولا کوئی نہیں بنالی ہے تمہارے جی نے یہ بات اب صبر ہی بن آوے شاید لے آوے اللہ میرے پاس اُن سب کو وہی ہے خبردار حکمتوں والا غرض یعقوبؑ نے جب بیٹوں سے یہ باتیں دروغ آمیز سُنیں تب کچھ معلوم کیا کہ یوسفؑ مصر میں ہے تب اُنسے مُنہ پھیرا اور کہا قولہ تعالیٰ

وَتَوَلّٰی عَنْھُمْ وَقَالَ یٰاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ وَابْیَضَّتْ عَیْنٰہُ مِنَ الْحُزْنِ فَھُوَ کَظِیْمٌ ترجمہ اور منہ پھیرا
اُن سے اور کہا اے افسوس اُوپر یوسفؑ کے اور سپید ہوگئیں آنکھیں اُسکی یعنی یعقوبؑ کی غم سے بیٹوں نے جب
دیکھا باپ کو کہ یوسفؑ کے غم سے روتے روتے آنکھیں جاتی رہیں اور ضعف و ناتوانی سے پُشت خم ہوئی تب کہنے لگے
جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَالُوْا تَاللّٰہِ تَفْتَؤُا تَذْکُرُ یُوْسُفَ حَتّٰی تَکُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَکُوْنَ مِنَ الْھٰلِکِیْنَ
ترجمہ کہا اُنہوں نے قسم ہے خدا کی کہ ہمیشہ رہے گا تو یاد کرتا یوسفؑ کو یہانتک کہ ہو جاوے تو مضمحل یا ہو جاوے
تو ہلاک ہونے والوں سے یعنی بنیامین کے جانے سے پھر یوسفؑ کا غم تازہ ہوا یعقوب نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنَّمَآ
اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ کہا سوائے اسکے نہیں کہ شکایت کرتا ہوں میں
اپنی بیقراری کی اور غم اپنے کی طرف اللہ کے اور جانتا ہوں میں خدا کی طرف سے جو کچھ تم نہیں جانتے حضرت
یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم مجھکو کیا صبر سکھاؤ گے لیکن بے صبر وہ ہے جو خلق کے آگے شکایت کرے خالق
کی میں اُسی سے کہتا ہوں جس نے درد دیا ہے اور یہ بھی جانتا ہوں مجھپر آزمائش ہے دیکھوں کس خدا کو پہونچکر
بس ہو جس وقت بنیامین کی خبر سُنی آہ ماری اور آنکھیں اُلٹ دیں جبرئیلؑ نے آکر فرمایا اے یعقوبؑ اگر تم خدا کو یاد کرو
اور نہ روؤگے تو تم کو راحت ملیگی ورگرنہ یہ تو عبث ہے جبرئیلؑ نے جب یہ اشارہ کیا حضرت کو معلوم ہوا کہ یوسفؑ مصر
میں ملے گا تب اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں جو خدا سے جانتا ہوں تم نہیں جانتے ہو اور فرمایا قولہ تعالیٰ یٰبَنِیَّ
اذْھَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْہِ وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا
الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ترجمہ اے بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسفؑ کی اور اُسکے بھائی کی اور مت ناامید ہو اللہ کے فیض سے بیشک
ناامید نہیں اللہ کے فیض سے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں خبر ہے کہ یعقوبؑ پانچ برس تک حضرت یوسفؑ کے لئے روتے رہے
سوائے عبادت اور ذکر یوسفؑ کے اور کچھ نہیں کرتے بھوک پیاس کی حالت میں وہی ذکر اُس کا اُنکی غذا تھی شب و روز
یہی کام تھا ایک دن جبرئیل نے ان سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تم کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تم اس سے زیادہ
یوسفؑ کے لئے گریہ وزاری کروگے تو بھی بے مرضی آلہی کے تم سے کچھ نہ ہو سکے گا اور نام تمہارا پیغمبروں کے دفتر
سے مٹایا جائے گا یہ سُنکر یعقوبؑ نے دھیان حکم آلہی پر کیا تب یوسفؑ اُنکو ملے اگر کوئی کہے کہ یوسفؑ نے اپنے بھائی
کو ناحق کیوں چور بنا کر پکڑا تھا جواب یہ ہے کہ اُنہوں نے بھی حضرت یوسف کو ناحق چور کہوایا تھا اُنکی مکافات دنیا
میں یوں ہوئی بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ قَالُوْٓا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ ترجمہ
اگر اُسنے چرایا تو چوری کی اُسکے ایک بھائی نے بھی پہلے یعنی یوسف کی شان پر یہ تہمت دی اُن کے بھائیوں
نے پھر اگر کہے کہ بنیامین تو یوسفؑ کا سگا بھائی تھا ایک بطن سے اس پر کیوں بدنامی چوری کی لگائی اس سے تو اُنکی

کچھ برائی پہونچی نہ تھی یہ سچ ہے مگر بدنامی اُسکی اُسکے بھائیوں کے سبب سے تھی ظاہراً لیکن حقیقۃً وہ صاف تھے پیچھے معلوم ہوا وہ سب بیگناہ تھے پھر تو کسی کو کچھ ایذا نہ پہونچی الغرض پھر یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو مصر میں بھیجا اور بولے اپنے بھائی بنیامین کو لے آؤ اور خدا کی رحمت سے مایوس مت ہو کہ کوئی اُسکی درگاہ سے محروم نہ رہا جو اُسکا منکر ہو سو کافر ہو تب بیٹوں نے حضرت سے عرض کی کہ ایک خط متبرک حضور بنام عزیز کے لکھ دیویں وہ عزیز مرد مخیر ہے شاید حضور کے خط پانے سے مان لے اور اُسے چھوڑ دے تب یعقوبؑ ایک خط اس مضمون کا لکھا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اَنَا یَعۡقُوۡبُ اِسۡرَائِیۡلُ اللّٰہِ ابۡنُ اِسۡحٰقَ صَفِیِّ اللّٰہِ اَخُو اِسۡمٰعِیۡلَ ذَبِیۡحِ اللّٰہِ ابۡنِ خَلِیۡلِ اللّٰہِ اَکۡتُبُ اِلٰی عَزِیۡزِ الرَّیَّانِ اَمَّا بَعۡدُ فَاِنَّ اَھۡلَ بَیۡتِیۡ فِی الۡاَرۡضِ مُبۡتَلًی بِالۡبَلَآءِ اَمَّا جَدِّیۡ اِبۡرَاھِیۡمُ ابۡتَلَی اللّٰہُ تَعَالٰی بِالنَّارِ فَاَنۡجَاہُ وَاَمَّا عَمِّیۡ اِسۡمٰعِیۡلُ فَابۡتَلٰی بِالذَّبۡحِ وَاَمَّا اَنَا فَکَانَ لِیۡ قُرَّۃُ عَیۡنِیۡ مِنۡ جَمِیۡعِ الۡاَوۡلَادِ فَابۡتَلَانِیۡ فِیۡ مُفَارَقَتِہٖ حَتّٰی عَمِیۡتُ وَکَانَ لَہٗ اَخٌ وَھُوَ مَحۡبُوۡسٌ بِتَامَتِہٖ عِنۡدَکَ بِعِلَّۃِ السَّرِقَۃِ فَاَعۡلَمۡ اَنَا لَا اَکُوۡنُ سَارِقًا وَّلَا ابۡنِیۡ فَاِنۡ فَضَّلۡتَ بِرَدِّہٖ ۝ فَلَکَ الۡاَجۡرُ وَالثَّوَابُ عِنۡدَ یَوۡمِ الۡحِسَابِ ۝ اتنا ہی لکھ کے بیٹوں کے حوالے کیا تب باپ سے رخصت ہو کر مصر میں جا پہنچے اور نامہ لے جا کر حضرت یوسفؑ کو دیا یوسفؑ نے اپنے باپ کا خط پا کے تعظیم و تکریم سے پڑھا اور زیر بر قع زار زار رونے لگے بعد اسکے خط کا جواب لکھ کے خفیہ باپ کے پاس بھیجا اُس کا مضمون یہ تھا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ کِتَابُکَ وَصَلَ اِلَیَّ وَشَرَّفۡنَا بِمَا وَصَفۡتَ مِنۡ حُزۡنِ اٰبَائِکَ وَتَبۡتَلِیۡ بِفِرَاقِ اَوۡلَادِکَ فَفَھِمۡنَا عَلَیۡہِ وَعَلَیۡکَ بِالصَّبۡرِ الۡجَمِیۡلِ فَاِنَّ مَنۡ صَبَرَ ظَفَرَ کَمَا صَبَرَ اٰبَاؤُکَ فَظَفِرُوۡا جب نامہ یعقوبؑ کے پاس پہنچا حضرت نے لوگوں سے کہا دیکھو اثر یوسفؑ کا معلوم ہوتا ہے وے بولے آپکو کس طرح معلوم ہوا حضرت نے فرمایا کہ جواب اس خط کا لکھا سوائے پیغمبروں کے اور کسی کو ممکن اور ادراک اور فہم نہیں پھر یعقوبؑ نے اس کا جواب لکھ کے قاصد کے حوالے کیا اور ایک خط اپنے بیٹوں کے پاس لکھا اس مضمون کا اے بیٹو تم عزیز کے پاس جا کے عجز و انکساری سے بنیامین کو طلب کیجیو شاید وہ مہربان ہو کے میرے بیٹے کو چھوڑ دے اور گیہوں سے بھی خبر لے مارے قحط کے یہاں کے لوگ سب جان بلب ہیں اس مضمون کا خط پا کے یہودا اپنے بھائی کو لیکر یوسفؑ کے پاس گریہ و زاری کرنے لگے اور بولے اے عزیز بیچارے غریب پردیسی اس ملک میں تمہارے پاس آئے ہیں اور باپ ہمارے بوڑھے گھر میں ہمارے لئے تڑپتے ہیں اور ہم جو مال حضور میں لائے ہیں آپ اُسے لیویں اور بمقدار اُسکے ہمکو کچھ گیہوں دیویں اور ہمارے بھائی بنیامین کو اپنا تصدق کر کے چھوڑ دیویں کہ تمام اہل ملک تمہارے دست قبضے میں ہو رہے ہیں ایسے ایک آدمی کیلئے کچھ کمتی نہیں اور کہنے لگے قولہ تعالےٰ قَالُوۡا یٰۤاَیُّھَا الۡعَزِیۡزُ اِنَّ لَہٗۤ اَبًا شَیۡخًا کَبِیۡرًا فَخُذۡ اَحَدَنَا مَکَانَہٗ ۚ اِنَّا نَرٰکَ مِنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝ قَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ

أَنْ نَّأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ إِنَّاۤ إِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا قَالَ
كَبِيْرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوْۤا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِيْ يُوْسُفَ
فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْۤ أَبِيْۤ أَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ ترجمہ
اور کہنے لگے اے عزیز اس کا ایک باپ ہے بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھ لے ایک ہم میں سے اسکی جگہ میں ہم دیکھتے
ہیں تو ہے احسان کرنے والا بولا یوسفؑ اللہ پناہ دے کہ ہم کسی کو پکڑیں مگر جس پاس پائی اپنی چیز تو ہم بے انصاف
ہوئے پھر جب وہ ناامید ہوئے اُس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کو بولا اُن میں کا بڑا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے
تم سے لیا ہے عہد اللہ کا اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسفؑ کے حال میں سو میں نہ سرکوں گا اس ملک سے جبتک
کہ حکم دے مجھکو باپ میرا یا فیصلہ چکا دے اللہ میری طرف اور وہی ہے سب سے بہتر چکانے والا یوسفؑ نے بنیامین
کو عمدہ لباس شاہانہ پہنا کے رکھا تھا اور نوکر چاکر خدمت گار بہت انکی خدمت میں متعین کئے اور ایک مکان
عالیشان الگ انکے رہنے کو دیا اور ہر روز اپنے ساتھ سیر و تماشے کو لیجایا کرتے اور ہر وقت ہر لحظہ باپ کا ذکر انسے
کیا کرتے اور بنیامین دل میں کہتے تھے کہ اس کی خبر باپ کو دیا چاہیئے کہ جلدی یہاں آویں کہ یہ آرام کی جگہ ہے بھائیو
نے جب بنیامین کو دیکھا کہ لباس شاہانہ پہنکے تخت پر برابر یوسفؑ کے ساتھ بیٹھا کرتا ہے وے آپس میں کہنے لگے شاید یہ
عزیز مصر نہیں بلکہ یوسفؑ ہے نہیں تو ایسی شفقت سے اپنے برابر تخت پر بٹھلانا سوائے اپنے بھائی کے کوئی کسی کو نہیں
بٹھاتا ہے خدانخواستہ اگر ہم پر کچھ پڑے تو بنیامین کو شفیع کریں گے یوسفؑ نے جب اُنہوں کا چہرہ متغیر دیکھا فرمایا کہ
تم یاد کرو انکے بھائی یوسفؑ پر تم نے کیا ظلم کیا تھا قولہ تعالیٰ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَأَخِيْهِ إِذْ أَنْتُمْ
جٰهِلُوْنَ ۝ ترجمہ کہا یوسفؑ نے تم نے کیا کیا تھا یوسفؑ سے اور اُسکے بھائی سے جب تم کو سمجھ نہ تھی وے بولے
قولہ تعالیٰ قَالُوْۤا أَئِنَّكَ لَأَنْتَ يُوْسُفُ قَالَ أَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ أَخِيْ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا إِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ
وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ترجمہ کہا اُنہوں نے کیا سچ تو ہی یوسف ہے کہا میں
ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے تحقیق اللہ نے احسان کیا اوپر ہمارے البتہ جو کوئی پرہیزگار ہو اور صبر کرے پس
تحقیق اللہ نہیں ضائع کرتا ہے ثواب احسان والوں کا یعنی جس پر تکلیف پڑے اور وہ شرع سے باہر نہ ہو اور نہ گھبراوے
تو آخر الامر بلا پر صبر کرنے سے البتہ زیادہ عطا ملیگی یوسفؑ سے جب اُن کے بھائیوں نے یہ بات سنی ایکبارگی ناچار
ہوکر رو پڑے اور کہنے لگے قولہ تعالیٰ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ۝ ترجمہ
کہا اُنہوں نے قسم ہے خدا کی تحقیق پسند کیا تجھکو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق تھے ہم البتہ خطاوار یعنی تمہارا خواب
سچ تھا اور ہمارا حسد غلط اور اللہ نے تم پر فضل کیا اب ہم گنہگار ہیں توبہ کی ہم نے گناہوں سے اب تم جو عقوبت

کرو ہم پر سو سزاوار ہے اگر عفو کرو تو لائق تمہاری بزرگی کے ہے اور اگر سزا دو تو لایق ہمارے ہے یوسفؑ نے کہا قولہ
تعالیٰ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ترجمہ کہا یوسفؑ نے کچھ الزام
نہیں تم پر آج بخشے اللہ تم کو اور وہ ہے سب مہربانوں سے بڑا مہربان قرآن مجید میں آیا ہے کہ جو کوئی آدمی اپنے گناہ
اور تقصیر سے توبہ کرے معاف چاہے سو معاف پاوے اپنے گناہ سے اس اشارے پر یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو
بسبب توبہ اور عجز و انکساری کے معاف کیا تھا اور اگر ایسا یہاں نہ ہو تو حشر میں انصاف کے دن خدا کے پاس
جو مومن گریہ وزاری کرے گا اور اپنے گناہ وہ تقصیر سے معاف چاہے گا اور توبہ کریگا اور کہے گا قولہ تعالےٰ
وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ترجمہ تحقیق ہم تھے دنیا میں خطاوار اور گور میں تھے بہت تکلیف میں بعد سوال منکر نکیر
کے آج ہم پر بڑا دغدغہ حشر کا پڑا ہے ہمنے کچھ عبادت تیری نہیں کی امید قوی تیری درگاہ سے عفو کی ہے اور گناہ
ہمارا بسیار بیت گناہ من ار آمدی در شمار ✤ ترا نام کے بودی آمرزگار ✤ اے رب ہم تیرے فضل کرم
کے امیدوار ہیں کہ ہماری خطائیں بخش اور عفو فرما اور آتش دوزخ سے نجات دے اور بہشت عنبر سرشت میں ہم کو
جگہ دے تب اسوقت خدا تعالےٰ فرماویگا اے بندے اپنے تئیں دیکھ تو نے کیا کیا گناہ کیا ہے اب چکھ عذاب اور
بندۂ مومن کہیگا یارب گناہ میرا اگرچہ حد سے باہر ہے اس سے فضل و کرم تیرا افزوں ہے بیت، گناہ من اگر از حد
برون است ✤ ہزاران بار زان فضلت فزون است ✤ پھر اللہ تعالےٰ فرماوے گا تحقیق ہم نے تم پر قرآن
بھیجا تھا اور ساتھ اسکے ایک رسول تمہاری ہدایت کے لئے کیوں تم نے اس پر عمل نہ کیا اب رنج و عذاب میں رہو تب
وہ بولے گا یارب ہم اپنے گناہوں سے تیری درگاہ میں معافی چاہتے ہیں تو اپنے فضل و کرم سے ہماری خطا کو عطا
سے بدل کریں باری تعالیٰ بطور کنایہ کے یوسفؑ کے قصے کے طور پر فرماوے گا کہ یوسف کے بھائیوں نے انکے پاس اپنی
تقصیریں معاف چاہی تھیں تب انہوں پر رحمت ہوئی اور معاف کیا اے بندو تم اپنے گناہ سے آپ مقر ہوا اب ہم
کو لازم ہے کہ تم کو معاف کریں القصہ یوسفؑ نے اسوقت اپنے بھائیوں سے کہا کہ تم کو میں نے خطائے ماضی سے
معاف کیا کچھ غم مت کرو میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تم پر رحم کرے میں نے تقصیریں تمہاری معاف کیں اور اللہ بھی
تمہارا گناہ معاف کرے اب ہم کو باپ سے ملاقات کراؤ تب تمہارا چھٹکارا ہے بھلا کہو تو آنکھیں باپ کی کس طرح
جاتی رہیں انہوں نے کہا تمہارا پیراہن آنکھوں پر رکھ کے شب و روز روتے روتے اندھے ہو گئے تب حضرت یوسف
انھوں سے کہا کہ یہ پیراہن میرا لے جاؤ انکے منہ پر ڈالدو علاج ان کا یہی ہے جلدی بینا ہو جائینگے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے
فرمایا ہے اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ
اَجْمَعِيْنَ ترجمہ یوسفؑ بولا لیجاؤ کرتا میرا اور ڈالو منہ پر میرے باپ کے کہ چلا آوے آنکھوں سے دیکھتا اور لے آؤ

میرے پاس گھر اپنا سارا یہ کہکر بھائیوں کو لیکے ساتھ کھانا کھلایا اور اچھی اچھی پوشاکیں بیش قیمت کی خلعتیں ان سب
کو دیکے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے کہ میری خبر جلد باپ کو پہونچاوے کہ میری طرف سے انکی خاطر تسلی ہو انمیں
سے ایک شخص نام اسکا زراز تھا ہر روز اسکو ڈیڑھ سو کوس چلنے کی عادت تھی اسکو حضرت یوسفؑ نے کہا کہ تم جاؤ میرے
باپ کو یہاں آنے کا مژدہ دو اور ایک پیراہن کہ جس کی برکت سے حضرت خلیل اللہ نے آگ سے نجات پائی تھی اور
گلزار ہوئی تھی سو پیراہن حضرت یوسفؑ کے بازو میں تھا جب ان کے بھائیوں نے انکو کنویں میں ڈالا تھا اسی پیراہن
کو کھول کے آپ نے یہودا کے ہاتھ میں دیا اور بولے باپ کے منہ پر لے جاکے ڈالدو اللہ کے فضل سے آنکھیں تجلی
ہوں دیکھتے چلے آویں میرے پاس اور جب مصر کے دروازے سے باہر ہو جاؤ تو اس پیرہن کو کنعان کی طرف
ہوا کے رخ پر رکھیو تاکہ بو پیرہن کی جلد باپ کو پہونچے تب یہودا نے جاکے باہر مصر کے دروازے پر اسکو ہوا
کے رخ پر رکھا باد صبا نے بوئے پیراہن یوسفؑ کی فوراً حضرت یعقوبؑ کو پہونچائی اسوقت حضرت یعقوبؑ نے کہا
اپنی اولاد کو جو حاضر تھے گھر میں یعنی حضرت اپنے بیٹوں کے پاس بیٹھے تھے انہوں سے کہنے لگے اے بیٹو اب یوسفؑ
کے پیرہن کی بو پاتا ہوں تم مجھکو دیوانہ مت کہیو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي
لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ترجمہ اور جب جدا ہوا قافلہ مصر سے کہا اُن کے باپ نے میں پاتا ہوں
بو یوسفؑ کی اگر تم نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا یہ سنکے لوگ کہنے لگے قولہ تعالیٰ قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ
ترجمہ لوگ کہنے لگے قسم ہے خدا کی تحقیق تو البتہ بیچ وہم اپنے قدیم کے ہے پس بعد ایک ساعت کے زراز پیک نے
یعقوبؑ کو جاکے یوسفؑ کیطرف سے بشارت دی یہ سنتے ہی حضرت یعقوبؑ اسکو جلدی سے اٹھا کے گودی میں لے کر
مشتاق ہو کر پوچھنے لگے کہو تو یوسف کہاں ہے وہ بولا یوسفؑ کو ہم نے مصر میں پایا ہے وہ وہاں کے بادشاہ ہیں
بنیامین اور سب بھائی انکے پاس اچھی طرح آرام سے ہیں اور یہودا ابھی میرے پیچھے سے آتے ہیں یوسف کا کرتا لیکر
تمہاری آنکھوں پر رکھنے کو تاکہ آنکھیں تمہاری اچھی ہو جائیں اور یوسف نے فرمایا ہے کہ سب اہلبیت کو یہاں لے
آئیو حضرت نے کہا بہت اچھا کیا مضایقہ لیکن کہو تو یوسفؑ کس کے دین پر ہے اپنے باپ داداؤں کے دین پر ہے یا نہیں
اس میں مجھکو اندیشہ ہے اسنے کہا کہ ہنوز اپنے آبا و اجداد کے دین پر قایم ہے یہ سنکر حضرت یعقوب سجدے میں گئے
شکر خدا بجالائے اور تمام کنعان کے لوگ خوش ہوئے تب یہودا بھی مصر سے آپہونچے پیرہن حضرت یوسفؑ کا یعقوبؑ
کے منہ پر ڈالدیا فوراً حضرت آنکھوں سے دیکھنے لگے تب آپنے اپنے بیٹوں سے کہا کہ ہم نے نہیں کہا تھا تم کو کہ یوسفؑ گم ہوئے
کہ پیرہن کی بو آتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا
قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ترجمہ پس جب آیا خوشخبری لانیوالا ڈالدیا اُس کرتے کو

اور بہ مشتہ اُسکے کے پس ہو گیا بینا بولا میں نے نہ کہا تھا تم کو میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے سوال اگر کوئی کہے کہ حضرت یوسفؑ کے پیرہن کی بُو مصر سے یعقوب کو پہونچی تھی اور کسی کو نہیں آئی اسمیں کیا بھید تھا جواب جو عاشق معشوق کا ہو تو ضرور ہے بُو محبوب کی اُسیکو آتی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے مومنو تمام مخلوقات میں میں نے کسی کو ایسا پیدا نہیں کیا کہ رنگ و بو میری نہ دے اس میں ایک اشارہ ہے کہ یعقوبؑ نپٹ دوست تھے تو بُو پیرہن کی اُسکے پاس تھی ایسے ہی جو بندہ مومن خدا کا دوست ہے موت کے وقت اُسکو راحت اور بُو دوست کی ملے گی مرد گی ہے کہ موت کے وقت جو مومن حالت نزع میں ہوگا خدائے تعالیٰ فرما دے گا وہ دوست میرا ہے جب جان اُسکی نکلنے کو ہوگی خدا کی طرف سے بشارت دیجائے گی کہ خوشی سے نکلے تب فرشتے اُس سے کہیں گے اے مومنو تم کو بسبب عصیان اور غفلت کے راہ مروا خدا کی نہیں سوجھی تھی اب جاتے وقت تکلیف کھینچتے ہو اور روتے ہو اسلئے پیراہن مغفرت کا اللہ نے تم کو بھیجا تا کہ آنکھوں میں تمہاری روشنی آجاوے اور جگہ اپنی بہشت میں پاؤ القصہ یوسفؑ بعد رخصت کرنے زاترپیک کے اور بھی تین دن بھائیوں کی تدبیریں رہے اچھے اچھے کپڑے اور ہزار اونٹ بوجھ گیہوں کے اور اقسام اقسام کے کھانے کی چیزیں اور گھوڑے اچھے اچھے جنکے ہر ایک بھائی کو جُدا جُدا دیکر اور اہل کنعان کے لئے بھی ہدایا باپ کے پاس بھیجے تا کہ تمام کنعانی کو حصے پہونچیں اور اپنے باپ کے حق میں دعا کریں کہتے ہیں کہ چالیس اونٹ بوجھ سونا چاندی اور کپڑے نفیس عماریوں میں رکھکر اور ایک عماری مکلل جواہر سے باپ کے لئے علیحدہ خاص بردار کی معرفت بھیجی کئی دن کے بعد یہ سب کنعان میں جا پہنچے پس یعقوبؑ اہلبیت کو لیکر مصر کے قریب آئے اُسکی خبر ملک ریان سنکر بہت خوش ہوا اور حضرت یوسفؑ کو کہا کہ ادائے شکر تم کو واجب ہے اپنے مال باپ سے اور اہل بیت سے تمہاری ملاقات ہوئی جتنا مال سب کیواسطے تم نے اپنے باپ کے پاس بھیجا تھا ہم بہت خوش ہوئے اور بھی اتنا ہی مال خزانے سے لے کر ادائے شکر میں اسکے فقیر محتاجوں کو خیرات کرو اور ملک ریان نے بھی ہدیہ خاص یعقوبؑ کے واسطے بھیجا بعد اُسکے یوسفؑ نے فرمایا کہ تمام مصر کو دیبائے رومی سے آراستہ کریں اور مکانات نئے نئے جُدا گانہ تیار ہو ویں پس یوسفؑ مع لشکر و حاجب دیبا پوش بادشاہت مصر سے نکلکر دو منزل آگے باپ کے استقبال کو آئے اور راہ میں جس سے ملاقات ہوتی اس سے یعقوبؑ پوچھتے کہ یوسف میرا کہاں ہے آیا تم لوگوں میں ہے یا نہیں وے بولے نہیں ہم سب اُنکے غلام ہیں اسی طرح اسی ہزار سوار اونٹ کے حضرت یعقوبؑ کے سامنے سے گذرے بعد اسکے یوسفؑ باحشمت و دبدبہ لشکر کے ساتھ آ پہونچے یعقوبؑ اُس شتر کی عماری پر تشریف لائے جو حضرت یوسفؑ نے خاص اُنکے لئے بھیجا تھا پس راہ میں باپ بیٹے سے ملاقات ہوئی اور بعضی تفسیروں میں یوں لکھا ہے کہ ملک ریان نے حضرت یوسفؑ سے کہدیا تھا کہ جب اپنے والد بزرگوار سے ملاقات ہو تو گھوڑے سے نہ اُترو اگرچہ اپنے باپ کی تعظیم واجب ہے لیکن بادشاہوں کو

پا پیادہ ہونا لازم نہیں تب یوسفؑ نے واسطے رعایت حکم بادشاہ ریان کے اور نگاہ رکھنے تعظیم اپنے والد کے ایک
مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جا اُترے بعد اسکے مشاہدے میں گئے غیب سے ایک آواز آئی اے یوسفؑ جو جس کا
دوست محب جانی ہوتا ہے اُسکی مان محبت کرنی ہوتی ہے تب یوسفؑ نے جانا کہ یہ ہدایت اللہ کی طرف سے
ہے اور یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کو دیکھتے ہی اپنی سواری سے اُتر پڑے اور محبت و تعظیم سے یوسفؑ کو اپنی عماری پر
اُٹھا لیا اور دونوں ملکر بہت روئے اور تمام لشکر بھی روئے اُنکے رونے سے بھائی سب اور تمام لشکر پا پیادہ مصر
میں آئے بعد اسکے زر و گوہر نثار کئے خبر ہے کہ جب یعقوبؑ لشکر میں یوسف کے آئے علم و نشان جتنے تھے اُنہوں میں
سب پست ہوئے حضرت یعقوبؑ کا سر سب میں بلند ہوا یہ دیکھکر سب متعجب ہوئے اور کہتے ہیں کبھی یعقوبؑ ہنستے تھے یوسفؑ
روتے تھے اور کبھی یوسف علیہ السلام ہنستے تھے اور یعقوب روتے تھے اسمیں ایک اشارہ عاشقانہ ہے گاہ عاشق روتے
معشوق ہنستے گاہ معشوق روتے عاشق ہنستے ہیں تب یعقوبؑ سب اہلبیت اپنا لیکر اس قصر معلّے میں جا اُترے جو کہ
خاص حضرت کے لئے بنا تھا یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو لے جا کر تخت پر بٹھایا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَ
رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ترجمہ اور اونچا بٹھایا اپنے ماں باپ کو تخت پر اور سب گرے اُس کے
آگے سجدے میں یعنی سب بھائی حضرت یوسفؑ کے آگے سجدے میں گرے تب حضرت یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا
قولہ تعالےٰ وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ
اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ
اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ترجمہ اور کہا یوسف نے اے باپ یہ بیان ہے میرے اس پہلے خواب کا اسکو
میرے رب نے سچ کیا اور اُسنے خوبی کی مجھ سے جب مجھ کو نکالا قید سے اور تم کو لے آیا گاؤں سے بعد اسکے کہ جھگڑا اُٹھایا
مجھ میں اور میرے بھائیوں میں شیطان نے میرا رب تدبیر سے کرتا ہے جو چاہتا ہے بیشک وہی ہے خبردار حکمت والا
اگلے زمانے میں سجدہ کرنا تعظیمی تھی اور فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا تھا اسوقت اللہ نے وہ رواج موقوف
کیا اور کہا وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ ترجمہ تحقیق سجدہ کرنا اللہ تعالےٰ ہی کو ہے سوا اُسکے سوا کسی کو روا نہیں اسوقت
پہلے رواج پر چلنا ویسا ہی ہے کہ کوئی بہن سے نکاح کرے کہ حضرت آدمؑ کے وقت میں بہن سے نکاح ہوتا تھا
پس حضرت یوسفؑ نے کہا اے باپ یہ وہی خواب ہے جو میں نے دیکھا تھا کہ آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستارے
مجھکو سجدہ کرتے ہیں اب اللہ نے وہی خواب میرا سچا کیا بعد اسکے دوسرے دن تمام اہل مصر نے آکے ہدیئے اور
نذریں گذاریں کہ حساب سے باہر تھے وہ سب مال حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو دے ڈالا اور ملک ریان حضرت
یعقوبؑ کے دیکھنے کو آیا خدا کے فضل سے اور اُنکی صحبت کی برکت سے وہ دین اسلام سے مشرف ہوا اسی طرح کئی

لوگ آکے مسلمان ہوئے حضرت یعقوبؑ کو جو دیکھنے جاتا اچنبھے کا ایک نور چمکتا حضرت کی پیشانی پر دیکھتا تب اُسی وقت متحیر ہو کر دین اسلام قبول کر لیتا بعد اسکے ملک ریان نے حضرت یعقوبؑ سے پوچھا اے حضرت یوسفؑ آپ ہی کے صاحبزادے ہیں بولے ہاں تب بادشاہ ریان نے کہا کہ میں ان سے بہت خوش ہوں اور میں نے اپنی سلطنت کا کاروبار ان کو دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اُسکو کل اختیار ہے وہ جو چاہے سو کرے راویوں نے یوں روایت کی ہے کہ بادشاہ کے گھر میں سات چکیاں رنگین طلائی تھیں اور ہر ایک چکی وزن میں پانچہزار من کی تھی ایک دن حضرت یعقوبؑ کے پاؤں میں ایک چکی کی ٹھوکر لگی تھی یوسفؑ نے آکر اسی چکی کو سر دست سے اٹھا کر پھینک دیا ایسا زور انکو تھا نبوت کے سبب قصہ کوتاہ یوسف کے بھائیوں نے دریائے نیل کے کنارے پر عمارت بنا کے سکونت اختیار کی مروی ہے کہ یعقوبؑ نے ایک روز یوسفؑ سے کہا کہ تم کو معلوم تھا کہ میں کنعان میں ہوں کیوں تم نے مجھکو اتنے دن اپنے حال سے خبر نہ دی تھی یوسفؑ نے کہا دیکھو بابا جان میں نے کتنے خط آپ کے واسطے لکھ رکھے ہیں ایک صندوق لاکے دکھایا اور کہا کہ میں جب خط لکھ کے حضور میں بھیجا چاہتا تھا اُسی وقت جبرئیلؑ آکے مجھکو منع کرتے اور کہتے اے یوسفؑ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ہنوز تمہارا وقت باقی ہے اس وقت مت بھیجو تب آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ مالک ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور روایت کی ہے کہ یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ سے پوچھا کہ تیرے بھائیوں نے تیرے ساتھ کیا کیا بدسلوکی کی کہو تو سنوں حضرت یوسفؑ نے کچھ نہ کہا چپکے ہو رہے اور سب بھائیوں نے آکے حضرت سے کہا کہ اے باپ ہم اسکے بدخواہ تھے ہم گنہگار ہیں لیکن اب ہم معافی چاہتے ہیں تم سے اور کہا قولہ تعالیٰ قَالُوا

يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۝ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

ترجمہ کہا انہوں نے اے باپ بخشواؤ ہمارے گناہوں کو بیشک ہم تھے خطا کرنیوالے حضرت نے کہا رہو بخشواؤں گا اپنے رب سے وہ ہے بخشنے والا مہربان سوال اسمیں کیا بات تھی جب یعقوبؑ سے بیٹوں نے خطا کی معافی مانگی جو خطا کی تھی یوسفؑ کے مادہ میں حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو وعدے میں رکھا اور کہا کہ رہو بخشواؤں گا تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ وعدہ عفو صبح کا کیا تھا کیونکہ صبح کی دعا اللہ کے یہاں مستجاب ہے اور بعضے مورخین نے لکھا ہے کہ یعقوبؑ نے بیٹوں کے حق میں دعا کرنے میں اسواسطے تاخیر کی تھی کہ خبر میں یوں آیا ہے کہ حق تعالیٰ گناہ کسی کا معاف نہیں کرتا ہے مگر جب تک کہ خصم اس کا راضی نہووے اُس سے پس یوسفؑ سے حضرت یعقوبؑ نے پوچھا کہ تم اپنے بھائیوں سے خوشی و راضی ہو یا نہیں حضرت یوسفؑ نے کہا میں راضی ہوں تب حضرت یعقوب نے بیٹوں کے حق میں خدا کے پاس دعا مانگی بعد چند روز کے انتقال کر گئے اُنکے بعد شمعون نبی ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ یوسفؑ نبی ہوئے بعد اسکے حضرت یوسفؑ چوبیس برس جئے جب ستر برس کی عمر ہوئی موت قریب آئی تب خدا کی درگاہ میں دعا مانگی اور کہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ترجمہ اے پروردگار میرے تحقیق دی تونے میرے تئیں کچھ بادشاہی اور سکھائی تو نے میرے تئیں تعبیر خوابوں کی یعنی کل بھانی باتوں کی لے پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے تو ہی ہے دوست یعنی کارساز میرا بیچ دنیا اور آخرت کے قبض کر میرے تئیں یعنی موت دے نیک بختوں میں اور ملادے میرے تئیں ساتھ صالحوں کے ایک دن کا ذکر ہے کہ یوسفؑ علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا تھا کہ یوسفؑ بادشاہ ہے وہ قیامت کے دن بادشاہوں کے زمرے میں اُٹھے گا اور محسوب نہو گا نبیوں میں اس بات کو حضرت یوسفؑ نے سنا تھا تب موت کے وقت خدا کی درگاہ میں دعا مانگی اے پروردگار تونے میرے تئیں بادشاہی دی دنیا میں اور موت دے مجھکو ساتھ ایمان کے اور ملادے ساتھ انبیاؤں کے جب ستر برس کی عمر ہوئی تب رحلت فرمائی اور اُنکے بھائی سب ایک کے بعد ایک نبی ہوئے اور انتقال فرمایا یہ سب حضرت موسےؑ کے زمانے تک بارہ قوم تھے قرآن شریف میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے انکو اسباط فرمایا اسباط کہتے ہیں بنی اسرائیل کو یعنی یعقوبؑ کے فرزندوں کو اور دوسرے بنی اسرائیل کو قبائل کہتے ہیں تاکہ تمیز ہووے دونوں فریق میں قصہ یہانتک تھا یوسفؑ کا واللہ اعلم

قصہ اصحاب کہف کا

روایت کی گئی ہے کہ رُوم کے مُلک میں ایک بادشاہ تھا نام اُس کا دقیانوس خدانے اُسکو بڑی سلطنت دی تھی اور لشکر بیشمار ایک دن کسی نے اُسکو خبر دی کہ فلانا بادشاہ تیرے ساتھ لڑنے کو مستعد ہے فوج کثیر لیکر آیا ہے پس دقیانوس یہ سنکر اپنے لشکریوں کو لیکر واسطے دفع دشمن کے مستعد بجنگ ہوا آخر جو بادشاہ لڑنے کو آیا تھا دقیانوس کے ہاتھ سے مارا گیا اور بیٹے سب گرفتار ہوئے بعضے کہتے ہیں کہ چھ بیٹے تھے اور بعضے کہتے ہیں پانچ تھے سب کو اپنی خدمت میں رکھا اُن میں سے ایک کو عہدہ جاضر ورکا دیا تھا جب دقیانوس جاضرور میں جاتا اُس سے آبدست کر والیتا سبب اُس کا یہ تھا کہ وہ ایسا جوان فربہ موٹا تھا کہ ہاتھ اُس کا اپنی مقعد پر نہیں پہونچتا تھا بڑا عظیم البطن تھا اور کہتے ہیں کہ وہ ملعون دعویٰ خدائی کا کرتا تھا پس اللہ تعالےٰ نے اُن شاہزادوں کو خطاب اصحاب کہف کا دیا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ آمْ

حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۚ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ترجمہ کیا تو خیال رکھتا ہے کہ غار اور کھووالے ہماری قدرتوں میں اچنبھا تھے جب جا بیٹھے وہ جوان اُس کھوہ میں پھر بولے اے رب دے ہم کو اپنے پاس سے مہر اور بنا ہمارے کام کا بناؤ یہی شاہزادے مذکور سب کچھ تدبیر اور حیلہ کرنے لگے کہ کیونکر اس ظالم بدبخت کے ہاتھ سے ہم

خلاصی پاویں اور خدا کی عبادت کریں ایک روز دقیانوس جاضرور کو گیا تھا اس غلام کو جو خادم جاضرور کا تھا نہ پایا کہ
مقعد اسکی دُھلاوے تب اس ملعون نے خفا ہو کر حکم کیا اُسکو اور اُسکے بھائیوں کو سو دُرّے مارنے کا اور تاکید کر دی
کہ خبردار آئندہ ایسا نہ ہونے پاوے اپنے اپنے کام پر سب حاضر رہنا غافل نہونا آخر وہ شاہزادہ کہ جس کا عہدہ جاضرور
کا تھا جب رات ہوئی سب بھائیوں کو لے بیٹھا وہ سب اکٹھے ہو کر صلاح و مشورت کرنے لگے کہ یہ ملعون ہم کو ستاتا ہے۔
اور دعوی خدائی کا کرتا ہے اور سب سے سجدہ کرواتا ہے اب ہم پر واجب ہے کہ اسکی خدمت سے باز رہیں اور یہاں
سے کہیں نکل جاویں اپنے خالق ارض و سما کی عبادت کریں جو آخرت میں کچھ بھلا ہو بھائی بولے یہ اچھی بات ہے جو
تم کہتے ہو کسی صورت سے بہانے سے نکلنا چاہیئے تب وہ بولے ایک تدبیر ہے جب وہ ملعون میدان میں چوگان کھیلنے کو
جاویگا البتہ ہم کو بھی لے جاویگا جب ہم کو کھیلنے کو کہے گا تب ایسی چستی و چالاکی سے چوگان کھیلا چاہیئے کہ وہ خوش
ہو جاوے اور تعریف کرے جب شام عنقریب ہوگی تب میں چوگان میدان سے باہر پھینکوں گا تم سب ہمارے
پیچھے بہ بہانہ چوگان میدان سے باہر نکلجائیو تب سب مل کے ایک جگہ میں جاکے گھوڑے پرسے اُتر کر میلا کپڑا بدل کے
پاؤں پاؤں چلے جائیں گے اور ہم کو کوئی نہیں پہچانے گا جب بھائیوں نے یہ صلاح ٹھہرائی اور دوسرے روز دقیانوس
کے پاس سب آکے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے عہدے پر جا کھڑے ہوئے وہ ملعون تخت پر بیٹھے دعوی خدائی کا کرتا تھا
لعنۃ اللہ علیہ اتفاقاً اُسی وقت ایک بلّی بالاخانے پر سے اُسکے پاس اچانک آگری اس سے وہ ملعون چونکا اور
ڈرا تب وے لوگ آپسمیں کہنے لگے اگر یہ ملعون خدا ہوتا تو بلّی سے کاہیکو ڈرتا معلوم ہوا یہ مردود جھوٹا ہے دعوی اسکا
باطل ہے اُس گھڑی ایک شیطان بصورتِ انسان اُسکے آگے آکے کہنے لگا اے ملعون اگر تجھکو دعوی خدائی کا ہے
تو ادنیٰ ترین ایک ذی روح جانور مکھی ہے اُسکو تو پیدا کر تب ہم جانیں گے تیرا دعوی حق ہے اُس مردود نے ایک
بہانہ کرکے کہا کہ ایسے بد جانور کو ہم نہیں پیدا کرتے شیطان بولا خدا نے جو اُسکو پیدا کیا ہے البتہ کچھ حکمت ہوگی وہ ملعون
بولا اس میں کیا حکمت ہے شیطان بولا جب تو جاضرور میں جا بیٹھتا ہے وہ مکھی تیری کون میں بیٹھ کے ہاتھ پاؤں اپنے
نجاست میں آلودہ کرکے تیری ڈاڑھی پر جا بیٹھتی ہے یہ بھی ایک کار حکمت ہے یہ کہکر غائب ہوا تب وہ ملعون شرمندہ
ہوا پس دوسرے دن دقیانوس چوگان کھیلنے کو میدان میں گیا اور شاہزادوں کو بھی ساتھ لیا پس میدان میں جاکے ایسا کھیل
کھیلنے لگے کہ دقیانوس بہت محظوظ ہوا اور بولا کہ فجر کو تم سب کو خلعت دیکر خوش کروں گا جب شام ہوئی دن آخر ہوا شاہزادے
بحسب اُسکے جو مشورت کی تھی اُسی موافق آخر چوگان میدان سے پھینکنے لگے اسی طرح آہستہ آہستہ کھیلتے ہوئے دُور تک
نکل گئے دقیانوس اُنھوں کو کھیل چھوڑ کر شام کے وقت گھر کی طرف چلا گیا اور شاہزادے سب فرصت کمال پاکے خدا کو
یاد کرکے وہاں سے نکل پڑے میدان کی طرف گھوڑا اُٹھا کے رات ہی رات چلے گئے جب صبح ہوئی گھوڑوں کو چھوڑ کر کسی شہر

کے کنارے جا پہنچے وہاں چند آدمی پاسبان بکری کے تھے اُنسے ملاقات ہوئی وے بولے اے عزیزو تم کہاں جاتے ہو
اُنہوں نے کہا کہ خالق ارض وسما کی طلب کو جاتے ہیں اُنہوں نے کہا وہ کیسا خدا ہے جسے چاہتے ہو وے بولے آسمان اور
زمین اور ہمارے تمہارے بیچ میں وہ سب کا پروردگار ہے اور مُلکِ عدم سے مُلکِ وجود میں لانے والا وہی ہے پس
ان سب باتوں سے وہ لوگ خوش ہوئے اور بولے کہ یہ سچ کہتے ہیں تب وہ بھی پاسبانی چھوڑکے شاہزادوں کے ساتھ
مل گئے صحبت اُنکی اختیار کی اور ایک کُتّا انکے ساتھ تھا وہ بھی ہمراہ ہولیا وہ بولے کُتّے کو ہنکار دو تو بہتر ہے وگرنہ ہمارے
ساتھ رہے گا تو بھونکے گا اُسکی آواز سُن کے لوگ آکے ہم کو پکڑیں گے تب پاسبانوں نے کُتّے کو مارا پیٹا یہانتک کہ اُسکے
ہاتھ پاؤں توڑ ڈالے اور سارا بدن زخمی کیا تو بھی اُس نے پیچھا نہ چھوڑا آخر اُنکے ساتھ رہ گیا اور اللہ نے اُسکو زبان
دی تب اُس نے کہا اے یارو مجھے مت مارو تم جس کے بندے ہو میں بھی اُس کا تابعدار ہوں تم جس کی یاد کو جاتے
ہو میں بھی اُسی کو چاہتا ہوں مجھکو بھی تم اپنے ہمراہ لیچلو پس کُتّے سے یہ باتیں سُن کے اصحاب کہف کو ترس آیا اور پیار
کرکے کُتّے کو ساتھ لے چلے کاندھے پر تمام رات چلتے چلتے جب روز روشن ہوا سب جا کے پہاڑ کے اندر کھُوہ میں جا گھسے اور
بولے کہ یہاں ذرا دم لیا چاہیئے کہ ماندگی راہ کی دفع ہو آخر وہاں دم لیا پس سو گئے جیسا کہ قول تعالیٰ اِذْ اَوَی الْفِتْیَۃُ
اِلَی الْکَہْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَّھَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ٥ فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِہِمْ
فِی الْکَہْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ٥ ثُمَّ بَعَثْنٰہُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ترجمہ جب
جا بیٹھے وہ جوان اُس کھُوہ میں پھر بولے اے رب دے ہم کو اپنے پاس سے مہر اور بنا ہمارے کام کا بناؤ پس پردہ ہمارا ہم
نے اوپر کانوں اُنکے یعنی سُلا دیا ہم نے اُنکو بیچ غار کے کئی برس گنتی کے پھر اُٹھایا ہم نے اُنکو کہ معلوم کریں دو فرقوں
نے کس نے یاد رکھی ہے جتنی مدت رہے تھے القصہ دقیانوس نے اُس کھیل کے میدان میں شہزادوں کو نہ پا کے بہت
تاسف کیا اور چند سواروں کو اُنکے پیچھے دوڑایا تفحص وتجسس کرتے ہوئے اُسی کھُوہ کے پاس جا پہونچے خدا کے فضل سے
اُس غار کا مُنہ چیونٹی کے سُوراخ سا بن گیا اور اُن سب کا نام ونشان نہ پایا پھر آئے اور بعضی روایت میں یوں آیا
ہے کہ اُس کھُوہ کے کنارے پر اُنہوں کو مُردہ پایا تھا اور اُسی کھُوہ میں ڈال کے چلے آئے تھے اور اُسی دن سے لقب اُنہوں کا
اصحاب کہف ہوا اور بعضوں نے یوں روایت کی ہے کہ وہ بادشاہ کے باورچی کے بیٹے تھے اور بعضے ان میں نان بائی
کے بیٹے تھے بادشاہ دقیانوس نے ایک کو جادو سیکھنے کو ایک جادوگر کے پاس بھیجا تھا ایک دن اُس لڑکے سے اثنائے راہ
میں ایک راہب سے ملاقات ہوئی راہب نے اس لڑکے سے پوچھا تم کہاں جاتے ہو وہ بولا میں جادو سیکھنے کو جاتا
ہوں راہب بولا جادو تو کفر ہے تو مسلمان کیوں نہیں ہوتا تب خدا کے فضل سے اسوقت وہ ایمان لایا مُسلمان ہوا
دقیانوس اس بات کو سُنکے خفا ہوا اور اس لڑکے کو دار پر کھینچنے کا حکم کیا کہتے ہیں کہ اس کو پانچ دفعہ سُولی پر چڑھایا تو بھی

وہ نہ مرا اللہ کے فضل سے سلامت رہا اور کہا اٰمَنْتُ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ آخر اُسکو دقیانوس نے قید شدید میں رکھا
اُسکے ہم جنس اور پانچ چھ لڑکے دقیانوس کے ملازم تھے انہوں نے باہم صلاح و مشورت کر کے کسی حیلہ سے قید سے اُسکو
چھڑا لیا بعد اسکے وہ متفق ہو کر اُس ظالم کے قبضے سے اُس شہر سے خدا کی عبادت کو نکلے ایک پہاڑ کی طرف گئے ایک
کھو میں جا رہے اور وہاں سو رہے اسمیں تین سو نو برس گذر گئے تھے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَبِثُوْا فِیْ
کَھْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۔ ترجمہ اور مدت گذری اُنپر کھو میں تین سو برس اور نو اوپر
اور اصحاب کہف کے نام اور اُنکے عدد میں بہت اختلاف ہے یہ سب اہل روم تھے اور اُن کا غار بھی ارض روم میں
ہے اور بعضے کہتے ہیں حضرت عیسےٰ کے دین میں تھے اور قاموس میں لکھا ہے ابن قتیبہ نے روایت کی ہے وہ اصحاب
کہف حضرت مسیح کے زمانہ کے قبل تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ اصحاب کہف کا دین و مذہب اللہ کو معلوم ہے فقط توحید پر
قایم تھے اور کسی نبی کی شریعت پکڑنے نہیں پائے مگر جس نے اُنکی خبر پائی معتقد ہوئے اور پاس اُنکے مکان زیارت
گاہ بنا دیا دے نصاریٰ تھے نام اُنہوں کے یہ ہیں مکسلمینا اور املیخا و مکسر مرکوش نوانس سانیوس بطنیوس کشفوطط
اور کسی نے کہا نام اُن کا ملیخا مکسمینا مرطوس نوانس اربطانس کید سلطیطوس اور بعضوں نے کہا مکسلمینا یملیخا
مرطونس بینونس سابونس کفسططوس ذونواس اور بعض نے کہا مکسلمینا املیخا مرطونس بوانس سارینوش بطنسوش
کشفوطط اور بعض کے نزدیک یہ نام ہیں مکسلمینا ململیخا مرطونس بینونس سارتیوس ذونواس کشفیطط یونس اور آٹھواں
ان کا کتا کہ نام اس کا قطمیر تھا قاموس میں یہی لکھا ہے لیکن شمار اُنہوں کا سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں کہ کتنے
آدمی تھے اور اُنکے عدد کا بہت اختلاف ہے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ
كَلْبُهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَیْبِ وَیَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ
قُلْ رَّبِّیْ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ۔ ترجمہ البتہ کہینگے کہ وہ تین ہیں چوتھا اُن کا کتا ہے اور یہ بھی کہیں گے
کہ وہ پانچ ہیں چھٹا اُن کا کتا بن دیکھے نشانی کے پتھر چلانا اور یہ بھی کہیں گے وے سات ہیں آٹھواں اُن کا کتا ہے تو
کہہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے کتنے آدمی اُنکے ہیں خبر اُنکی نہیں رکھتے مگر تھوڑے لوگ جب تین سو نو برس کے بعد نیند
سے جاگ اُٹھے اصحاب کہف آپس میں پوچھنے لگے ایک دوسرے سے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ
لِیَتَسَآءَلُوْا بَیْنَهُمْ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ قَالُوْا رَبُّكُمْ
اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا
فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْیَتَلَطَّفْ وَلَا یُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ترجمہ اور اسی طرح اُنکو جگا دیا ہم نے کہ آپس میں لگے پوچھنے ایک
بولا اُن میں کتنی دیر ٹھہرے تم بولے ہم ٹھہرے ایک دن یا دن سے کم بولے تمہارا رب بہتر جانے جتنی دیر رہے ہو

اب بھیجو اپنے میں سے ایک کو روپیہ لیکر اپنا اس شہر کو پس دیکھے کونسا ستھرا کھانا لا دیوے تم کو اس میں سے کھانا اور نرمی سے جاوے اور جتا نہ دے تمہاری خبر کسی کو جب اصحاب کہف تین سو نو برس کے بعد ایکبارگی جاگے تو بھوک اُنپر غالب ہوئی ان میں سے یملیخا کو شہر میں روٹی لانے کو نان بائی کے دوکان میں بھیجا اور وہ دینار ضرب دقیانوس کا تھا روٹی والے کو دیا روٹی والے نے دیکھ کے پوچھا اے یارو تم نے گڑا مال کہیں پایا ہے کیونکہ اس دینار پر نام دقیانوس بادشاہ کا دیکھتا ہوں اُس کا زمانہ تو قرنون گذرا ہے وہ مرگیا اب مجھے بھی اس کا حصہ دو نہیں تو بادشاہ کے حضور میں تمہیں بیجاؤنگا وہ دیکھتے ہی تم سے سب روپیہ چھین لے گا آخر یملیخا نے اپنا سارا قصہ اس سے بیان کیا اس میں بہت آدمی دونوں کی قیل و قال سے آکے مجتمع ہوگئے اور اسکی خبر بادشاہ تک پہونچی بادشاہ عادل تھا یملیخا کو حضور میں بُلا کے ساری حقیقت اُس سے پوچھی تب یملیخا نے بادشاہ سے کہا کہ ہم کئی آدمی ہیں بادشاہ دقیانوس کے ظلم سے بھاگ کر فلانے پہاڑ کی کھو میں جا رہے ہیں اور بعد مدت کے جب نیند سے جاگ اُٹھے مارے بھوک کے برداشت نہ کر سکے تب سب کو وہاں بٹھا کے میں روٹی کے لئے شہر میں آیا بادشاہ یہ سُن کے متعجب ہوا اور علمائے تواریخ دان کو بُلا کے پوچھا تم جانتے ہو بادشاہ دقیانوس کونسے زمانے میں گذرا ہے اُن سب نے متفق الکلمہ عرض کی اے جہاں پناہ جو باتیں یملیخا نے حضور میں عرض کی ہیں سو سچ ہیں ہم نے تواریخ کی کتابوں میں دیکھا ہے کہ بادشاہ بڑا ظالم نام اُس کا دقیانوس تھا سابق میں گذرا ہے پس چونکہ یہ بادشاہ عادل اور منصف مزاج تھا یہ حقیقت سُن کے یملیخا کے ساتھ اُس کھو میں جانے کا عزم کیا پس باشوکت شاہی سوار ہوا اُسکے ساتھ اُس غار کے پاس جا پہنچا تب یملیخا نے اس سے کہا کہ آپ اگر اس حشمت اور دبدبے کے ساتھ اُنہوں کے پاس جائیں گے تو اغلب ہے کہ وے آپ کو دیکھ کے ڈریں گے اور چھپ جائینگے اور آپ سے کچھ بات چیت نہ کریں گے مناسب ہے کہ آپ ذرا یہاں ٹھہریں میں جا کے اُنہوں کو خبر دوں اور خاطر جمع کروں کہ بادشاہ دقیانوس دنیا سے مطرود و مردود ہوا اب مسلمان بادشاہ ہے چلو شہر میں جائیں پس یملیخا بادشاہ سے کہکر غار میں چلا گیا اور سب احوال یہاں کا جو گذرا تھا اُنہوں سے بیان کیا وے بولے ہم کو اب کھانے پینے کی کچھ حاجت نہیں اور ہم کو دنیا سے بھی کچھ غرض نہیں ہم کو اپنے خدا ہی سے کام ہے یہ کہکر پھر سو گئے خبر ہے کہ ابتک بھی سوتے ہیں ایسا ہی حال قیامت تک رہیگا کہتے ہیں کہ وہ بادشاہ اور سب نے اُنکی انتظاری دیکھکر اُس کھو کے اندر جانا چاہا کسی جانب کو راہ اُسکی نہ ملی ناامید وہاں سے پھر آیا اور اُس پہاڑ کے کنارے بستی میں آکے ایک عبادت گاہ بنا کر وہاں سب رہ گئے اور خبر ہے کہ اصحاب کہف کے لئے حق تعالے نے فرشتے مقرر کئے ہیں تا کہ اُنہوں کو پہلو بہ پہلو سُلاویں اور کروٹ کرادیں اور بہشت کے پنکھے سے ہوا کریں اور گرمی اور سردی وہاں اُنہوں پر نہیں لگتی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَتَرَى الشَّمْسَ

إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ

ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا

ترجمہ اور تو دیکھے دھوپ جب نکلتی ہے بچکے جاتی ہے اُن کی کھو سے داہنے کو اور جب ڈوبتی ہے کترا جاتی ہے اُنسے بائیں کو تا اینکہ اثر گرمی اور سردی کا اُن پر نہ لگے اور وے میدان میں ہیں اُس کی یہ ہے قدرتوں سے اللہ راہ دے وہی آوے راہ پر اور جس کو وہ گمراہ کرے پھر تو نہ پاوے کوئی اُس کا رفیق راہ پر لانیوالا کہتے ہیں کہ وہ سوتے ہیں اُنکی آنکھیں کھلی ہیں اس سے کوئی جانے جاگتے ہیں اور حق تعالیٰ نے اس مکان پر دہشت رکھی ہے تاکہ لوگ تماشا نہ پکڑیں کہ وے بے آرام نہ ہوں اور اُنکے ساتھ ایک کتا لگ لیا وہ بھی زندہ رہ گیا مروی ہے کہ عیسیٰؑ کے قبل زمانے کے اصحاب کہف اُس کھو میں گھسے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کے ایام میں گھسے اور انجیل پر ایمان لائے تھے لیکن اکثر کا قول یہ ہے کہ دین اور مذہب اُنہوں کا بجز خدا کے کسی کو معلوم نہیں یہاں تک اُن کا قصہ تھا واللہ اعلم

قصہ حضرت شعیب پیغمبر علیہ السلام کا

شعیبؑ حضرت صالح پیغمبرؑ کی اولادوں میں تھے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو پیغمبروں کا خطیب فرمایا تھا چونکہ وہ فصیح اللسان تھے اور اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت کرتے تھے اور وہ حضرت شہر مدین کے نبی تھے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِنِّیْٓ اَرٰىكُمْ بِخَیْرٍ وَّاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ الیٰ اٰخِرِ الاٰیۃ ترجمہ اور مدین کی طرف بھیجا ہم نے اُن کے بھائی شعیبؑ کو وہ جا کے بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہیں تمہارا خدا اُسکے سوا اور نہ گھٹاؤ ناپ اور تول میں دیکھتا ہوں تم کو آسودہ اور ڈرتا ہوں تم پر آفت سے ایک گھیرنے والے دن کے اور اے قوم پورا کرو ناپ اور تول کو انصاف سے اور نہ گھٹاؤ لوگوں کو اُن کی چیزیں اور نہ مچاؤ زمین پر خرابی کافروں نے حضرت کو جواب دیا اے شعیبؑ مال ہمارا ہے خواہ زیادہ بیچیں خواہ گھٹا کے بیچیں وزن اور ناپ سے ہمارے تم کو کیا کام ہے پھر حضرت نے فرمایا اے قوم اگر خدا کی بندگی نہ کروگے اور میزان اور ناپ کو درست نہ رکھوگے تو عذاب پہونچے گا تم پر خدا کی طرف سے جیسا کہ قوم نوحؑ اور قوم ہودؑ پر اور قوم صالحؑ پر اور قوم لوطؑ پر عذاب نازل ہوا تھا چنانچہ قولہ تعالیٰ وَیٰقَوْمِ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِیْٓ اَنْ یُّصِیْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِیْدٍ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ ترجمہ اور اے قوم نہ کمائیو میری ضد کر کر یہ کہ پڑے تم پر جیسا کچھ پڑا قوم نوحؑ

پر یا قوم ہودؑ پر یا قوم صالحؑ پر اور قوم لوطؑ تو تم سے دور نہیں اور گناہ بخشواؤ اپنے رب سے اور اسکی طرف رجوع لاؤ البتہ میرا رب مہربان ہے محبت والا قوم نے جواب دیا قولہ تعالیٰ قَالُوْا یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ترجمہ اے شعیبؑ ہم نہیں سمجھتے بہت باتیں جو تو کہتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں تو ہم میں کمزور ہے اور اگر نہ ہوتے تیرے بھائی بند تو تجھکو ہم سنگسار کرڈالتے اور کوئی تو ہم پر سردار نہیں پھر حضرت شعیب انہوں سے کہا اے قوم ڈرو اللہ سے اور تو جو اسی کو مجھے سچا نبی جانو اور کہا مانو ہر چند کہ شعیبؑ کہتے رہے پھر بھی نہ مانا تب حضرت نے اُن سے مایوس ہوکر بناچاری اُن پر بددعا کی جبرئیل تشریف لائے اور فرمایا اے شعیبؑ قریب ہے تمہاری قوم پر خداتعالےٰ عذاب نازل کرے گا تم ہوشیار رہو جو لوگ تم پر ایمان لائے ہیں اُنکو لیکر شہر سے نکل جاؤ اس قوم سے دور رہو تب حکم الٰہی سے شعیبؑ نے اپنے اہل دعیال اور وہ لوگ جو اُن پر ایمان لائے تھے سب ایکہزار سات سو آدمی ہمراہ لیکر شہر سے باہر نکل گئے کافر سب ہنسنے لگے بولے اے شعیبؑ کیا مصیبت پڑی ہے کہاں جاتے ہو شہر سے حضرت نے کہا میں تم سے جدا ہوتا ہوں خدا کے کہنے سے اب حق تعالیٰ تم پر عذاب نازل کرے گا جب حضرت یہ بول کے شہر سے تین کوس باہر نکل گئے جبرئیل نے آکر خبر دی کہ کل صبح تمہاری قوم پر عذاب نازل ہوگا جب صبح ہوئی حضرت عبادت میں مشغول ہوئے اور جتنی قوم کفار کی تھی صبح کو اپنے گھروں میں سوتے تھے اُسوقت جبرئیل نے آکے خدا کے حکم سے ایسی ایک چیخ ماری کہ تمام کافر شہر کے ہلاک ہوگئے یہانتک کہ کوئی مواشی بھی نہ رہا اور آگ آکے اُن سب مردودوں کو جلا گئی بعد اسکے حضرت نے خدا کی درگاہ میں عرض کی الٰہی میں اب کہاں جاؤں کہاں رہوں ندا آئی تم اپنے گھر میں جا رہو تب شعیبؑ اپنی قوم کو لیکر شہر میں آئے دیکھا کہ سارے مردود کفار جل بھنکر خاک ہوگئے پھر حضرت کے آنے سے شہر مدین آباد ہوا اور اشجار و درخت سرنو سے پھر سب تر و تازہ ہوئے پھول پھل کر پھلنے لگے پیشتر سے بیشتر ہوئے پس شعیبؑ نے اپنی قوم کو بارہ برس تک شریعت سکھائی اور ہلاک ہونے میں قوم کے اپنی بددعا سے بہت تاسف کرنے لگے اور اسکے غم سے روتے روتے آنکھیں جاتی رہیں مروی ہے جبرئیل نے نازل ہوکر حضرت شعیبؑ سے کہا اے شعیبؑ تم کیوں غم کھاتے ہو اگر اپنی آنکھ کے لئے روتے ہو تو آنکھ دی جاوے اور اگر کسی کام کے لئے روتے ہو تو وہ بھی حاصل ہووے گا اور دوزخ کا ڈر ہے تو کچھ اندیشہ مت کرو اگر دنیا کے لئے روتے ہو تو دنیا بھی دیجاوے خدا اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے تب حضرت شعیبؑ نے کہا اے جبرئیلؑ میں کچھ نہیں چاہتا ہوں مگر خدا کے دیدار کی آرزو ہے حضرت جبرئیل نے یہ سنکر باری تعالیٰ سے عرض کی الٰہی تو دانا بینا ہے شعیبؑ جو کہتا ہے تجھکو خوب معلوم ہے ندا آئی اے جبرئیل تم اُس سے جاکر میری طرف سے کہو کہ ہمارا دیدار قیامت کو ملے گا غرض شعیبؑ بارہ برس دنیا میں نابینا

رہے اور پیغمبری کی یہاں تک کہ موسیٰ کا زمانہ پہنچا تھا شرح آپکی موسیٰ کے قصہ میں بیان کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ
اور خبر ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے آنے کے بعد شعیبؑ چار برس چار مہینے اور جیئے اور بعضے کہتے ہیں کہ آٹھ برس
جیئے بعد اُس کے انتقال کیا۔

قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا

روایت کی گئی ہے کہ حضرت یونس پیغمبر حضرت ہودؑ کی اولاد میں تھے خدا تعالیٰ نے شہر نینوی کی اُنکو پیغمبری دی تھی
اب جس کو دمشق کہتے ہیں وہاں قوم ثمود کی تھی سب بت پرست تھے ایک روز حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جناب رسالتمآب صلی
اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے پوچھا کہ یونسؑ پیغمبر کی قوم کتنی تھی حضرت نے فرمایا لاکھ سے زیادہ تھی سب نافرمان تھی
چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۔ ترجمہ اور بھیجا اُسکو ہم نے لاکھ آدمی
پر یا زیادہ پر فائدہ یعنی اگر عاقل بالغ شمار کیجئے تو لاکھ تھے اور سب کو شامل کیجئے تو لاکھ سے زیادہ تھے یہ اللہ کو شک
نہیں مروی ہے کہ یونسؑ نے اپنی قوم کو چالیسؑ برس تک خدا کی طرف دعوت کی اور کہتے رہے اے قوم کہو لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ يُوْنُسُ نَبِيُّ اللّٰهِ وے مردود کبھی اس کلمہ کو زبان پر نہ لائے اور کہتے تم اگر ہم کو پارہ پارہ کروگے پھر بھی تم
کو نبی اللہ کا نہیں کہینگے حضرت اس بات سے اور زیادہ مایوس ہوئے قوم بت پرستی کرنے لگی پھر کہا اے قوم اپنے خالق
ارض وسما کو چھوڑ کر کیوں بت پرستی کرتے ہو جس میں نفع نہیں وہ جہنم کی راہ ہے ان منکروں نے ہرگز نہ سنا اور کہا
کہ ہم تیرے خدا کو نہیں مانتے ہیں اور حضرت کو اذیت دینے لگے پھر حضرت نے عاجز ہو کر کہا اے قوم خدا کی عبادت کرو
اور راہ ضلالت کو چھوڑ دو نہیں تو خدا تم پر عذاب نازل کرے گا وے بولے عذاب کیا چیز ہے کیسا ہوتا ہے حضرت نے کہا
عذاب آتش دوزخ ہے یہ سنکر اُن مردودوں نے کہا بھلا کچھ مضائقہ نہیں تب یونسؑ نے اُن بدوں کے لئے بددعا مانگی
ندا آئی اے یونسؑ جب وقت آوے گا اُن پر عذاب نازل کروں گا پس یونسؑ خفا ہو کر اُس شہر سے اپنی قوم کو چھوڑ کر
بے رضائے الٰہی کے نکلے اسی سبب سے اللہ نے اُنکو بلا میں مبتلا کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَذَا النُّوْنِ اِذْ
ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ
اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ۔
ترجمہ اور مچھلی والے کو جب چلا گیا غصے سے لڑ کر پس سمجھا وہ کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے پس پکارا بیچ اندھیروں کے کہ
کوئی حاکم نہیں سوائے تیرے تو بے عیب ہے بیشک میں تھا گنہگاروں میں پس قبول کی ہم نے اُسکی پکار اور نجات
دی ہم نے اُسکو غم سے اور اندھیرے سے اور اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم ایمان والوں کو یونسؑ بڑے شوقین تھے

عبادت کے اور دنیا سے الگ تھے حکم ہوا کہ انکو بھیجو شہر نینوی میں مشرکوں کو منع کریں بت پوجنے سے یہ خفا ہو کر چلے راہ میں ایک ندی ملی ایک بیٹا کنارے چھوڑ کر ایک کو کندھے پر لیا عورت کا ہاتھ پکڑا ندی میں پانی نے زور کیا عورت کا ہاتھ چھوٹ گیا اُسکے تھامنے سے وہ لڑکا کندھے سے پھسل پڑا گھبراہٹ میں کنارے پر آئے دوسرے لڑکے کے پاس اسکو بھیڑیا لے گیا جب اُس شہر میں پہونچے سرداروں سے ملے پیغام اللہ کا پہنچایا وہ ٹھٹھا کرنے لگے ایک مدت تک وہاں رہے آخر خفا ہو کر عذاب کی بد دعا کی اللہ سے اور آپ نکل گئے تین دن کا وعدہ کر کے تیسرے دن عذاب آیا شہر کے سب لوگ جنگل میں نکلے اللہ کے آگے توبہ کی رو رو کے سارے بت توڑ ڈالے عذاب ٹل گیا شیطان نے یونسؑ کو خبر دی کہ وہ قوم اچھی بھلی ہے اُس پر عذاب نہ آیا یہ سنکر حضرت دل میں خفا ہوئے کہ اللہ نے مجھکو جھوٹا کیا یہ کہکر اللہ کے حکم کی راہ نہ دیکھی کسی طرف چل کھڑے ہوئے ایک کشتی پر جا سوار ہوئے وہ کشتی بھنور میں چکر کھانے لگی لوگوں نے کہا کشتی میں کسی کا غلام ہے اپنے خاوند سے بھاگا ہوا قرعہ ڈالا تو حضرت کے نام پر آیا دریا میں انکو ڈالدیا ایک مچھلی انکو نگل گئی اُس اندھیرے میں رب کو پکارا توبہ قبول ہوئی مچھلی نے کنارے پر اُگل دیا وہاں ایک بیل نے چھاکر چھاؤں کی یعنی کدو کی بیل نے چھاؤں کی اور ہرنی نے دودھ پلایا جب قوت بدن میں آئی حکم ہوا اسی قوم میں پھر جانے کا وہ قوم انکی آرزو مند تھی راہ دیکھتی اُن کی عورت اور لڑکے پھر ملے بھیڑیئے سے لوگوں نے چھڑا لیا تھا اور بہتوں کو نکال لیا تھا اب اسی شہر میں انکی قبر ہے سوال اگر پوچھے کہ یونس پیغمبر کو مچھلی نگل گئی تھی وہ کیسا ماجرا تھا جواب اُس کا یہ ہے خدا کو منظور تھا کہ اپنے بندوں کو دکھلاوے کہ میں ناتا رشتہ کسی سے رکھتا نہیں مگر جو میری اطاعت کرے گا وہ میرا پیارا بندہ ہے اور وہ میرا نبی تھا کہنا میرا نہ مانا خفا ہو کر بے حکم میرے چلا گیا اسلئے میں نے اُسے مچھلی کو کھلایا تاکہ بندوں کو معلوم ہو کہ بندہ بحکم کو اسی طرح سزا ملتی ہے اور دوسری روایت یہ ہے کہ یونسؑ خدا کی مرضی نہ دریافت کر کے جلدی غصہ ہوئے اسلئے خدا تعالے نے انکی عبرت کے لئے مچھلی کے پیٹ میں انکو چند روز رکھا حکمت یہ تھی کہ مومن بندوں کو دکھاوے کہ عبرت ہو کہ اپنے پیغمبر کو ایسے مقاموں میں نہ چھوڑا مچھلی کو کھلایا پھر نجات دی پس مومن بندوں کو یہ لازم ہے کہ مرضی آلہی میں کسی امر میں سرکشی نہ کریں ہر آن اُس کا شکر کرے الغرض یونسؑ جاتے جاتے کسی ندی کے کنارے پر جا پہنچے دیکھا کہ لوگ کشتی پر سوار ہو کر پار اترتے ہیں آپ بھی جا کر سوار ہوئے تین شبانہ روز کشتی پر تھے چوتھے روز آٹھ گھڑی کے وقت تمام دریا ایکبارگی اندھیرا ہو گیا اور بڑی بڑی مچھلیاں آکے کشتی کو حرکت دینے لگیں آدمیوں نے کہا کہ کوئی گنہگار بندہ کشتی پر ہو گا اس کو کشتی سے نکال دریا میں ڈالدو مچھلی نگل جائے شاید ہم اس تہلکہ سے بچیں ایسا نہ ہو کہ کشتی ہماری غرق ہو اور ہم سب ڈوب جائیں یونسؑ اس بات کو سنتے ہی کشتی پر سے اٹھ کھڑے ہوئے بولے تم میں میں گنہگار بندہ ہوں مجھ ہی کو دریا میں ڈالدو مچھلی نگل جائے سبھوں نے کہا آپکو ہم درویش صفت دیکھتے ہیں اور عقلمند آپ پر بدگمانی نہیں کر سکتے بلکہ بہ نسبت آپ کے ہم بہت گنہگار

ہیں آپ کو ناحق دریا میں ڈال کے کیوں عاصی ہوویں تب ہر ایک نے مچھلی سے کہا اے مچھلی جو گنہگار بندہ ہے ہم میں
اسکو نگل جا مچھلی نے کسی کو قبول نہ کیا تب حضرت یونسؑ نے اُن سے کہا کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں ہی بندہ
گنہگار ہوں اپنے خاوند سے بھاگ کر آیا ہوں تب اُنہوں نے سب کے نام پر قرعہ ڈالا تین مرتبہ حضرت یونسؑ کا نام
اُٹھا تب اُنہوں نے ناچار ہو کر مچھلی کے آگے ڈال دیا مچھلی اُنکو نگل گئی چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے۔ فَالْتَقَمَهُ
الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ترجمہ پس نگل لیا مچھلی نے اور وہ ملامت میں پڑا ہوا تھا اور تفسیر میں یوں لکھا ہے مچھلی نے
حضرت یونسؑ سے یہ بات کہی کہ اے پیغمبر خدا مجھکو اللہ نے فرمایا ہے تم کو اچھی طرح سے اپنے پیٹ میں رکھوں
کسی طرح اذیت نہ دوں اب میرا پیٹ آپ کا زندان ہوا جب چاہے وہ خلاص کرے اور پیٹ میرا غلاظت سے پاک ہے
میں خدا کو یاد کرتی ہوں تسبیح تلاوت میں اُسکی مصروف ہوں اب یہی پیٹ تمہاری عبادت گاہ ہوئی پس اے مومنو
دیکھو سوچو مچھلی کس طرح خدا کی عبادت کرتی تھی یونس کو پیٹ میں رکھ کے تم اپنی اوقات دنیا کے پیچھے برباد کرتے ہو
کیوں خدا کی بندگی نہیں کرتے ہو آلائش دنیوی میں اپنے کو ڈباتے ہو خراب کرتے ہو جو مومن خدا کا پیارا ہو گا وہ البتہ
اُسکی عبادت میں مصروف رہے گا اور اپنے کو معصیت سے باز رکھے گا غرض یونسؑ کو جو مچھلی نگل گئی تھی اُس مچھلی
نے چالیس دن تک منہ اپنا کھلا رکھا تھا حضرت کو کچھ اذیت نہ پہونچی تھی کہ وہ خاص بندہ خدا کا تھا اور چالیس
دن رات حضرت نے کچھ کھانا پینا نہیں کھایا تھا تاب و طاقت جاتی رہی اسمیں بھی عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول تھے
اس لئے نجات پائی جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ
مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۔ ترجمہ پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ ہوا وہ تسبیح
کرنے والوں سے البتہ رہتا مچھلی کے پیٹ میں اس دن تک کہ اُٹھائے جاویں مُردے یعنی یونس پیغمبرؑ اگر مچھلی کے
پیٹ میں خدا کو یاد نہ کرتے تو قیامت تک رہتے مچھلی کے پیٹ میں اے مومنو یونسؑ نے بسبب تسبیح پڑھنے کے مچھلی کے
پیٹ میں نجات پائی تو کیا عجب ہے تم بھی اگر خدا کی اطاعت و بندگی کروگے تو البتہ آتش دوزخ سے نجات پاؤگے
اور دوسری وجہ یہ ہے کہ دریا کی تمام مچھلیاں بیمار ہوگئیں تھی تسبیح اور تہلیل سے اُنکی سب بھلی ہوگئیں اور جناب
باری میں مچھلیوں نے عرض کی یا رب العالمین تیرے بندے جب بیمار ہوویں تیری رحمت کے علاج سے آرام پاویں
اور ہم کو بھی اپنے لطف کے شفا خانے سے دارو شفا کی بتلاوے کہ ہم اس سے بھلے ہوں تب جناب باری سے ارشاد
ہوا اے مچھلیوں یونسؑ جس مچھلی کے پیٹ میں تھا تم اُسے جا کر سونگھا کیجو تب جمیع امراض سے شفا پاؤگی اور کبھی بیمار
نہ ہوگی چونکہ اُس مچھلی نے یونسؑ کی صحبت پائی تھی اور چالیس دن رات حضرت کو پیٹ میں رکھا تھا اسلئے اللہ تعالےٰ
نے اُس مچھلی کے تئیں جمیع امراض مچھلیوں کی دوا گردانی پس جو مچھلی بیمار ہو دے گی اُسے جا کے سونگھے گی آرام پاوے گی

سنو اے مومن بھائیو جو شخص خدا اور رسول کی محبت اور رضا پر رہے گا اور اُسکا حکم بجا لائے گا تو اُمید قوی ہے کہ عذاب دوزخ سے وہ نجات پائے گا اُنکی آل و اصحاب کے طفیل اور برکت سے اگر حسن اعتقاد اور محبت اُنسے رکھتا ہو جیسا کہ یونسؑ کی برکت سے اور صحبت سے اس مچھلی کو نجات ہوئی اور اُسکے وسیلے سے تمام دریا کی مچھلیوں کو راحت پہونچی اور حضرت کو مچھلی کے پیٹ میں جانے کی دوسری وجہ یہ تھی کہ دریا کی مچھلیاں اپنی تسبیح اور تہلیل سے فخر کرتی تھیں کہ ہم تسبیح پڑھتے ہیں اور عبادت کرنے میں تیری فاضل تر ہیں بنی آدم سے تب اُنکو دکھانے کے لئے حق سبحانہ تعالےٰ نے یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں قید فرمایا اور کہا اے مچھلیوں دیکھو تو یونسؑ کیسی جگہ تنگ و تاریک میں ہمارا نام لیتا ہے تم تو جائے آرام میں رہ کر ہمارا ذکر کرتی ہو پس اُسکی عبادت فضیلت رکھتی ہے تمہاری عبادت پر جب یونسؑ کے حال سے دریا کی مچھلیاں آگاہ ہوئیں تب خدا کی درگاہ میں شرمندہ ہوئیں خبر ہے کہ چھ پیغمبروں کو حق تعالےٰ نے سخت بلاؤں میں مبتلا کیا تھا تو بھی اُنہوں نے اپنی حالت مصیبت میں خالق کی بندگی نہ چھوڑی اور تمام ارض و سما کے فرشتے اور بنی آدم کو حق تعالےٰ نے دکھلایا اور تنبیہ کی دیکھو کیسی کیسی محنت میں ہمارا بندہ مبتلا رہا پر ہم کو نہیں بھولا یاد کرتا رہا پس ہم نے اُسکو نجات دی چنانچہ پہلے نوحؑ پیغمبر کو اُنکی قوم کے سبب سے رنج و بلا میں گرفتار کیا تھا پھر اُنکو نجات دی دوسرے ابراہیم خلیل اللہ کو آگ میں نمرود کی ڈالا دوستی اور صدق اعتقاد اُن کا تمام خلائق اور فرشتوں کو دکھلایا پھر اُنکو نجات دی تیسرے یونسؑ پیغمبر کو مچھلی کے پیٹ میں رکھا تھا پھر اُنکو نجات بخشی چوتھے یوسفؑ کو کنوئیں میں اور زندان اور غلامی میں ان سب بلاؤں میں مبتلا کیا تھا تو بھی ان مقاموں میں خدا کی عبادت کی تب نجات اُس سے پائی اور پانچویں ایوبؑ کو بیماری میں مبتلا کیا تھا ایسا کہ تمام بدن میں اُنکے آبلے پڑ کے کیڑے پڑ گئے تھے باوجود اسکے ایوبؑ نے خدا کی عبادت نہ چھوڑی تب اُنکو اس سے نجات بخشی اور چھٹے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا اور غار میں اور شب معراج میں ساتویں آسمان میں سے لامکان پر لے گیا صدق و محبت اُنکی اللہ کے ساتھ ہفت آسمان کے فرشتوں کو دکھلائی اس حالت میں بھی حضرت نے اطاعت اللہ کی نہ چھوڑی اور اللہ نے اُنکو مقرب تر مقربین سے اور مکرم تر مکرمین سے کیا تاکہ عالم بالا کو معلوم ہو کہ سب سے بزرگی اور شرافت جو کچھ کہ اللہ نے دی ہے بنی آدم کو دی ہے اور کسی کو نہیں قصہ کوتاہ غرض اس مچھلی نے حضرت یونس کو پیٹ میں لیکر سات سمندر پھری اور تمام قدرت الٰہی دریا میں دیکھی بعد چالیس دن کے حضرت یونسؑ نے اللہ کو پکارا جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ۔

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ ترجمہ

پس پکارا یونسؑ نے اُن اندھیریوں میں کہ کوئی حاکم نہیں ہے سوائے تیرے تو بے عیب ہے تحقیق میں تھا گنہگاروں میں سے معلوم ہوا یونسؑ چار تاریکی میں تھے ایک ذلت و خواری اور دوسرے رنج و عذاب اور تیسرے قعر دریا اور

چونکہ مچھلی کے پیٹ میں تھے بمصداق اس آیت کے فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝
ترجمہ پھر سُن لی ہم نے اُسکی پکار اور نجات دی ہم نے اسکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم ایمان والوں کو
پس اللہ کے حکم سے اُس مچھلی نے یونسؑ کو چالیس دن کے بعد دریا کے کنارے سُوکھے پر آکے اُگل دیا تب حضرت
نے اُس سے نجات پاکر چار رکعت نماز شکرانے کی ادا کی مروی ہے کہ وہ نماز عصر کی تھی اب اُس کو فرض گردانا اللہ
نے ہم پر جب اپنے گناہ سے وہ مقر ہوئے توبہ کی تب خدا کی مہر اُن پر ہوئی بلا سے نجات دی اور وہ جن قوموں سے
خفا ہوکر شہر سے نکل گئے تھے پیچھے خدا نے اُن پر عذاب نازل کیا اچانک ایک آگ غضبناک آسمان سے مثل ابر
سُرخ کے نازل ہوئی اور اُن کے سر پر آموجود ہوئی وے مارے خوف کے سب کے سب ایک میدان میں جاکے
دو فرقے ہوگئے ایک فرقہ بوڑھے اور جوانوں کا اور دوسرا فرقہ عورت اور لڑکوں کا ہوا اور ایک جگہ تمام مواشی جمع
کئے بعد اسکے سب کے سب نے سر اپنا ننگا کرکے سجدے میں گر کے خدا کی درگاہ میں تضرع کی اور دعا مانگی الٰہی ہم اب
تیرے حکم میں آئے اور نافرمانی نہیں کرینگے اور تیرے پیغمبر کی بات مانیں گے ہم نے توبہ کی اس بلا سے تو نجات دے
اگرچہ ہم مستحق عذاب کے ہیں اور یہ ستوران بے زبان بے گناہ ہیں اُن پر تو رحم کر جب اسطرح اُنہوں نے تضرع و زاری
کی تب حق تعالیٰ نے توبہ اُنکی قبول کی اور بلا سے نجات دی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ
فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ترجمہ سو نہ ہوئی کوئی بستی کہ یقین لاتی پس کام آتا اُسکو یقین لانا مگر یونسؑ کی قوم جب وہ یقین
لائے کھول دیا ہم نے اُن سے ذلت کا عذاب دنیا کی زندگی میں اور کام چلایا اُن کا ایک وقت تک دنیا میں
عذاب دیکھکر یقین لانا کسی کو کام نہیں آیا مگر قوم یونسؑ کو اسواسطے کہ اُن پر عذاب کا حکم نہ پہنچا تھا حضرت یونسؑ کی شتابی
سے صورت عذاب نمودار ہوئی تھی وے ایمان لائے تب بچ گئے بعد اسکے قوم نے یونسؑ کو تلاش کیا نہ پایا دُعا مانگی
الٰہی پھر اُس پیغمبر کو ہماری قوم میں بھیج تب مچھلی حضرت کو دریا کے کنارے سُوکھے میں آکے اُگل گئی اور حضرت کے
تمام اعضا نازک ضعیف ہوگئے تھے کچھ کھانے کو نہیں کھاسکتے تب حق سبحانہ تعالیٰ نے اُسی وقت اپنے فضل و کرم سے ایک
کدّو کا گاچھ پیدا کیا اور اسی گھڑی گاچھ میں کدّو لگا حضرت اُسی کو کھاتے اور اُسی کے سائے کے تلے دھوپ سے آرام
پاتے اسی طرح چالیس دن بلب دریا کدّو کی بیل کے تلے رہے تب کچھ قوت آئی بعد اس کے اللہ کے فرمانے سے
پھر اُسی قوم کی طرف گئے بمصداق اس آیت کے فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً
مِنْ يَقْطِينٍ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝ ترجمہ
پس ڈال دیا ہم نے اسکو زمین بن گھانس والی میں اور وہ بیمار تھا اور اُگایا ہم نے اوپر اُسکے ایک درخت بیل والا

یعنے کدو کا درخت اور بھیجا ہم نے اُنکو طرف لاکھ آدمی کے بلکہ زیادہ پس ایمان لائے پس فائدہ دیا ہم نے اُنکو ایک مدت تک
وہی قوم جن سے بھاگئے تھے اُن پر ایمان لائے ڈھونڈھتے تھے اسمیں حضرت جا پہنچے اُنکو بڑی خوشی ہوئی سب قوم
آکے حضرت کو استقبال کر کے تعظیم و تکریم سے لے گئے اور حضرت سے شریعت سیکھی اُنتیس برس یونس اس قوم میں
رہے بعد اسکے انتقال کیا اور وہ حضرت پیغمبر مرسل تھے حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ترجمہ
تحقیق یونس البتہ پیغمبر مرسلون سے تھا جناب باری نے رسول خدا کو یہ فرمایا فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ وَلَا تَکُنْ
کَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰی وَھُوَ مَکْظُوْمٌ ترجمہ اب ٹھہر راہ دیکھ اپنے رب کے حکم کی اور مت ہو جا جیسا مچھلی
والا جب پکارا اُس نے اور وہ غم سے بھرا تھا پس اے مومنو جبکہ یونس چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے اس لئے
اللہ تعالیٰ نے اُنکو صاحب حوت فرمایا یعنی مچھلی کے یار پس حضرت ابابکر صدیقؓ چالیس برس تک رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم کی صحبت میں رہے اور وہ یار غار حضرت کے تھے یعنی مکے کے کافروں نے جب حضرت کا پیچھا کیا آپ
حضرت ابابکر صدیقؓ کو لیکر مکے کے نزدیک پہاڑ پر ایک غار میں چھپ رہے ایک رات دن کے پیچھے مدینۂ منورہ کی
طرف ہجرت کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ
لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ترجمہ جس وقت اسکو نکالا کافروں نے دو جان سے جب دونوں تھے غار میں
جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے پس رفیق غار حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
کے حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے جس دن ہجرت کی مکے سے مدینۂ منورہ میں بعضے اصحاب حضرت کے آگے نکل گئے تھے
مدینۂ منورہ کی طرف اور بعضے حضرت کے پیچھے نکل آئے پس اے یارو مومنو اگر ابابکر صدیقؓ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کا یار غار اور پیشوا مومنوں کا ہم جانیں تو موجب نجات اور کمال ایمان کا ہے یہانتک قصہ یونسؑ کا تھا واللہ اعلم

قصہ حضرت ایوب علیہ السلام کا

حضرت ایوبؑ حضرت عیص کی اولاد میں تھے نیک مرد صالح اور وطن آپ کا شام میں تھا افرائیم بن یوسف کی بیٹی
سے شادی کی تھی اور دس غریب مسکین محتاجوں کو جبتک کھانا نہ کھلاتے تب تک وہ نہ کھاتے اور دس ننگے کو جب
تک نہ پہناتے خود نہ پہنتے اور قبل مبتلا ہونے کیڑوں کی بلا میں نبی تھے بعد اُسکے نبی مرسل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے
اُنکو بہت مال و فرزند عنایت کیا تھا دنیا میں سب طرح سے خوش تھے شب و روز عبادت بندگی میں رہتے ایک
دن یہ دیکھ کے شیطان مردود نے خدا کی درگاہ میں عرض کی اے رب تیرا بندہ ایوبؑ جو اتنی عبادت کرتا ہے اور
لوگوں سے سلوک کرتا ہے صرف یہ دولت اور فرزند کے باعث ہے کیونکہ تو نے اسکو بہت دولت و فرزند دیئے ہیں

نہیں تو کبھی ایسی عبادت نہ کرتا پس ہم کو اُسکے پاس جانے کا حکم دے دیکھیں تیری بندگی کیونکر کرتا ہے اور ثابت قدم
رہتا ہے اس راہ سے ہم اُس کو گمراہ کرینگے تب حق سبحانہ تعالیٰ نے اُنکے آزمانے کے لئے شیطان کو ایوب کے پاس بھیجا
جاکے دیکھا کہ حضرت عبادت میں مشغول ہیں بہر صورت چاہا کہ حضرت کو کچھ مغالطہ دے مگر دے نہ سکا آخر منہ موڑ کے مرجوم
مردود ہو کے چلا گیا اور ایک روایت ہے کہ فرشتوں نے اُنکی بندگی دیکھکر تعجب کیا اور جناب باری میں عرض کی کہ
ایوب علیہ السلام مال و دولت زن و فرزند پانے کے سبب سے تیری بندگی کرتے ہیں اور تو نے اُنکو دنیا میں سب
طرح آرام سے رکھا ہے اسلئے ادائے شکر کرتے ہیں تب اللہ نے فرمایا اے فرشتو طاعت بندگی اُس کی بعوض
دولت کے نہیں بلکہ خاص میرے لئے ہے جو جو نعمتیں میں نے اسکو دی ہیں اگر پھیر لوں تو بھی میری بندگی کرے گا
ہر حال میں وہ ہماری رضا پر شاکر و صابر ہے اسوقت جیسا میرا مطیع ہے حالت فقر میں اس سے بھی زیادہ ہو گا
مروی ہے کہ حضرت ایوبؑ نے بلا اور مصیبت اپنے اوپر اللہ سے مانگ لی تھی تاکہ اس میں شکر زیادہ کریں اور در
صابروں میں داخل ہوویں اور ثواب ملے وحی نازل ہوئی اے ایوبؑ تو مجھ سے صحت اور تندرستی مانگتا ہے یا رنج
و بلا حضرت نے عرض کی اے پروردگار میرے مصیبت تیری بہتر ہے صحت و عافیت سے پس بخواہش اپنی کے مرض میں
گرفتار ہوئے مرضی الٰہی سے تمام بدن میں اُنکے پھپھولے پڑ کے کیڑے پڑ گئے اور دوسری روایت ہے کہ ایک روز
حضرت کو کسی نے کہا کہ آپ کو اللہ نے بہت مال و فرزند نعمتیں دنیا میں عطا کی ہیں حضرت نے فرمایا اسکے عوض ہم تو بہت عبادت
اور شکر کرتے ہیں اس بات سے خدا کو ناگوار ہوا تب کیڑوں کے مرض میں گرفتار کیا خبر ہے اول نقصان مال و اسباب
میں ہوا اس پیچھے یکایک سب چیزیں جاتی رہیں اولاد اُنکی چھت کے تلے دب کر مر گئی اور چالیس ہزار بھیڑ بکری ہاتھی گھوڑے
اونٹ گائے بیل مواشی جتنے تھے سب مر گئے پاسبانوں نے آکر حضرت کو خبر دی آپ عبادت میں تھے بعد فراغت دے
بولے اے حضرت آپ کی بھیڑ بکریاں میدان میں جتنی تھیں غیب سے آتش آئی سب کو جلا گئی حضرت ایوبؑ نے کہا کیا کروں
جسکی تھی سو لے گیا پھر عبادت میں مشغول ہوئے پھر اسکے بعد جتنے گائے بیل تھے سب جل گئے چرواہے نے آکے خبر دی اے
نبی اللہ آپ کے گائے بیل جتنے تھے میدان میں غیب سے آگ آکے سب کو جلا گئی یہ بھی سُنکے حضرت عبادت میں مشغول ہو گئے
بعد اسکے شتربانوں نے آکے خبر دی اے حضرت جتنے ہزار اونٹ آپکے تھے سب کے سب جل کے مر گئے حضرت نے فرمایا
مرضی الٰہی ہے میں کیا کروں پھر سائیسوں نے آکے خبر دی اے حضرت جتنے گھوڑے آپ کے تھے آج سب مر گئے حضرت
نے فرمایا خدا سے مجھکو کچھ چارہ نہیں بعد اسکے تمام اسباب و اثاث البیت گھر دروازے فرش و فروش چھت پردے آگ
سے جل گئے کوئی چیز باقی نہ رہی اُس وقت حضرت عبادت میں مشغول تھے زبانے آگ کے اُن پر آگرے لوگوں نے حضرت
سے کہا کہ اے حضرت آپ کیا دیکھتے ہیں اب تو کچھ باقی نہ رہا آپنے فرمایا شکر ہے ہنوز جان باقی ہے جو بہتر ہے سو ہے پھر

دوسرے دن چار بیٹے تین بیٹیاں معلم کے پاس پڑھتی تھیں اتفاقاً معلم کسی کام کو مکتب سے نکل گیا تھا آگے دیکھتا ہے کہ
لڑکے بالے چھت کے نیچے سب دب کر مرگئے معلم نے جاکر حضرت کو خبر دی اے حضرت آپ کی اولاد لڑکے بالے مکتب میں
چھت گرنے سے دب کر مرگئے حضرت نے فرمایا سب شہید ہوئے غرض زن و فرزند مال و متاع گھر بار سب جاتا رہا کوئی چیز
باقی نہ رہی غم فرزندان سے صبر کرتے اور بی بی کو بھی سمجھاتے اور یہ کہتے اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ یعنے صبر کنجی ہے
کشادگی کی پھر ایک ہفتہ کے بعد حالت نماز میں پاؤں میں پھپھولا پڑا اور زخم ہوا یہانتک کہ تمام بدن کا گوشت سڑکے کیڑے
پڑگئے باوجود اسکے تس پر بھی خدا کی بندگی میں سستی نہ کرتے اور عبادت زیادہ کرتے ایک ہی جگہ پڑے پڑے رہتے اٹھنے بیٹھنے
ہلنے ڈلنے کی طاقت نہ تھی اسی طرح چار برس تک ذی فرش رہے یہانتک کہ آنکھوں میں کیڑے پڑگئے تھے خویش و اقربا
اپنا بیگانہ محلے والے اُنسے نفرت کرنے لگے سب سے رشتہ چھوٹ گیا چار بیبیاں تھیں مطلقہ ہوئیں صرف ایک بی بی رحیمہ
ہی نیک بخت تھیں خدمت میں حضرت کے رہ گئیں اور بولیں اے حضرت جیساکہ آپ کی صحت و تندرستی میں اور دولت
و نعمت کھانے پینے میں شریک تھی اب اس مصیبت میں بھی شریک رہوں گی تمہاری خدمت کروں گی اور رنج و
مصیبت اٹھاؤنگی یہی وسیلہ میری نجات کا دونوں جہان میں ہے اگر خدا چاہے پس اسی طرح سے سات برس گذرے
اور حدیث میں آیا ہے کہ ایوبؑ اٹھارہ برس مرض میں گرفتار رہے تمام بدن میں اُنکے کیڑے پڑگئے تھے اُن کی بدبو سے
محلے کے لوگ تنفر کرتے اور کہتے کہ ہم انکی بدبو سے محلے میں رہ نہیں سکتے خدانخواستہ ہم ڈرتے ہیں اگر انکی بیماری ہم پر سرایت
کرگئی تو ہم مارے جائینگے اسلئے لوگوں نے اس گاؤں میں حضرت کو رہنے نہ دیا اور خویش و اقربا کسی نے نہ پوچھا صرف حضرت
کی خدمت میں ایک بی بی رحیمہ اور دو شاگرد رہے اُن کو ایک ٹاٹ میں لپیٹ کر ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں لیجا
کر رکھا پس روتے تھے اور کہتے تھے یا اللہ ہماری سرداری کہاں گئی اور زن و فرزند عزیز میرے کہاں گئے آج کوئی
نہیں مگر تو ہی ہے میرا مالک اور رحم والا یہ خرابی مجھ پر ہے کہ اپنے گاؤں سے دور کرتے ہیں پھر وہانسے تیسرے گاؤں میں
لے جاکر رکھا پھر اس بستی والوں نے بھی نفرت کرکے نکال دیا نقل ہے کہ سات گاؤں سے نکال دیا تھا آخر وہ دو شاگرد
اُن کے ناچار ہوکر ایک میدان میں چھاؤں کے تلے سلا رکھا بعد چند روز کے وہ دونوں چلے آئے صرف بی بی رحیمہ اُن کی
خدمت میں رہیں کہتے ہیں کہ ہر روز رحیمہ حضرت کو اس میدان میں اکیلا رکھ کے محلے میں جاکر محنت و مشقت کرکے لاکے
کھلاتیں اور دست بستہ خدمت میں حاضر رہتیں ایک دن کا ذکر ہے کہ اپنی عادت کے موافق گاؤں کی طرف نکل
گئیں کہ کچھ محنت کرکے کچھ لاکے اپنے شوہر کو کھلادیں اس دن کسی نے اُن کو مزدوری میں نہیں بلایا آخر شام کے وقت
حیران و پریشان مایوس ہوکر اپنے دل میں کہنے لگیں کہ آج خالی ہاتھ کس طرح شوہر کے پاس جاؤں اُنکو کیا کھلاؤنگی
خدایا آج مجھکو کہیں سے کچھ دے یہ بول کر ایک عورت کافرہ کے پاس گئیں سوال کیا اے بی بی مجھکو آج کھانے پکانے کو

کچھ نہیں ہے تم کچھ دیکے آج خبر لو میرا خصم بیمار ہے اُسکو جاکے کھلاؤں اسکی مزدوری جو ہوگی کل ادا کردونگی وہ عورت
کافرہ بولی کہ کل میرا کچھ کام نہیں مگر تیرے سر کے بال مجھکو بہت خوش آتے ہیں تھوڑے سے کاٹ کر مجھکو دے جا تب تجھکو
کچھ کھانے کو دونگی بی بی رحیمہ یہ سُنکر رو پڑیں اور عاجزی انکساری سے کہنے لگیں اے بی بی اس بات سے مجھکو معاف
رکھ شوہر میرا بیمار ہے طاقت اصلا نہیں بجائے عصا کے ان بالوں کو میرے پکڑ کے نماز کے لئے اٹھا بیٹھا کرتا ہے آخر
بہتیرا سمجھایا اُس کافرہ نے نہ مانا تب ناچار ہو کر رحیمہ اپنے سر کے بال کاٹ کے اُس کافرہ کو دے آئیں اور اپنے
شوہر کے لئے کچھ کھانے کو لائیں اس شیطان مردود نے بصورت پیر مرد کے حضرت ایوبؑ سے جاکے کہا کہ تیری جورو کو
فلانی عورت نے بدکاری چوری میں پکڑ کے سر کے بال کاٹ دیئے ہیں حضرت یہ سُنکے بہت غمگین و پریشان حال ہوئے
اور روئے کہتے ہیں کہ ایوبؑ اس بارے میں جیسا روئے تھے اٹھارہ برس کی بیماری میں ایسا کبھی نہیں روئے مگر
شیطان علیہ اللعنہ کی تہمت دینے سے اپنی بی بی پر روئے اور قسم کھاکے عہد کیا کہ اگر میں اس بیماری سے آرام
پاؤں گا تو رحیمہ کو سو دُرّے ماروں گا اور بعضے علمائے مؤرخین نے بال کاٹنے کا ذکر نہیں کیا بلکہ یوں روایت کی ہے
کہ بی بی رحیمہ گاؤں سے محنت و مشقت کر کے حضرت ایوبؑ کے لئے کچھ کھانے کو لے آتی تھیں راہ میں شیطان مردود سے
ملاقات ہوئی شیطان بولا تم کون ہو کہاں سے آتی ہو کہاں جاؤگی ایسی پریشان خاطر کیوں ہو کہا کہ شوہر میرا
سخت بیمار ہے حس و حرکت کی طاقت اسمیں نہیں بلکہ ذی فرش ہے اسلئے پریشان کمال ہوں کیا کروں پس
شیطان لعین نے اُن سے کہا کہ میں ایک دوا تم کو بتاتا ہوں اگر تم اسکو عمل میں لاؤ تو بہت جلد اچھا ہوگا وہ یہ ہے
اگر سؤر اور شراب استعمال میں لاؤگی تو البتہ بھلا ہوگا آرام پاوے گا مرض جاتا رہے گا بہت اچھی دوا ہے پس بی بی
حضرت سے جاکے بولیں کہ اے حضرت ایک شخص پیر مرد سے مجھکو راہ میں ملاقات ہوئی میں نے تمام حال آپ کا اُنسے
ظاہر کیا اُنہوں نے مجھکو یہ دوا بتائی ہے حضرت نے کہا کیا چیز ہے وہ بولیں آپ اگر شراب اور خوک کے گوشت کو
استعمال میں لاویں گے تو فوراً بھلے ہوں گے اس بات سے حضرت بی بی پر بہت غصہ ہوئے اور کہا اے رحیمہ مجھکو تو
گنہگار کرنا چاہتی ہے اس وقت حضرت قسم کھاکے بولے میں اگر بھلا ہوں گا تو تجھکو سو لکڑی ماروں گا کیوں تو نے
ایسی بات کہی بعد اسکے خدا کی درگاہ میں تضرع کی اور کہا کہ یا اللہ میں اتنے دن بیماری میں برداشت اور صبر کیا
اب نہیں کر سکتا مجھکو اس بلا سے نجات دے اور بہت غم لاحق ہوا سوال ایوبؑ نے اتنے برس صبر کیا آخری درجے
میں کیوں روئے جواب حدیث میں آیا ہے اسمیں کئی روایت کی گئی ہے بعضوں نے کہا ایوبؑ کے رونے کا سبب
یہ تھا کہ اُنکے دو شاگرد تھے قرابتیوں میں ہمیشہ اُنکی عیادت کو بیمار داری میں آیا کرتے تھے ایک روز کہنے لگے کہ ایوبؑ
اگر کچھ گناہ خطا نہ کرتے تو خدا اُنکو اس مرض میں کیوں گرفتار کرتا حق تعالیٰ عادل ہے بیگناہ کو نہیں پکڑتا ہے تب حضرت

اسبات کو سنکر بسا غمگین ہوئے اور رو کے کہنے لگے آلہی تجھکو ہی معلوم ہے میرے گناہوں کی خبر اور دوسری روایت ہے
ایک دن دو کیڑے انکے زخم میں سے گر پڑے پھر ان دونوں کو پکڑ کر اسی گھاؤ میں رکھدیا اور کہا کہ اپنی جگہ میں رہو
تب وہ ایسا کاٹنے لگے کہ ابتدائے بیماری سے اٹھارہ برس تک انکو کبھی ایسا درد نہ پہنچا تھا جناب باری میں فریاد
کی قولہ تعالیٰ وَاَيُّوبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ ترجمہ اور ایوبؑ
پکارا جس وقت اپنے رب کو آلہی بیشک پہنچا ہے مجھکو درد اور تو ہے مہربان رحم والوں سے رحم والا تب جبرئیلؑ
نازل ہوئے اور کہا اے ایوبؑ تو کیوں اتنا روتا ہے بولے اس کیڑے کے کاٹنے سے بیتاب ہوا ہوں اور برداشت
نہیں کرسکتا میں نے آج اٹھارہ برس سے تکلیف ایسی نہیں اٹھائی جبرئیلؑ نے کہا تم نے تو آپ سے آپ اس مرض
کو خدا سے مانگ لیا ہے اور کیڑے کو اپنے گھاؤ پر رکھدیا اب تکلیف اٹھانے ہو خدا بے گناہ کسی تکلیف دیتا نہیں
اور نہ کسی امر میں اختیار دیا مگر جو جیسا خدا سے مانگتا ہے سو ویسا پاتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک روز سوداگروں
کے قافلے حضرت ایوبؑ کے دروازے پر آئے اور پوچھا یہ مکان کس کا ہے اس میں کون رہتا ہے لوگوں نے کہا
کہ اسمیں ایوبؑ پیغمبر رہتے ہیں وے بولے اگر نیک بندہ خدا کا ہے تو اس بلا میں کیوں گرفتار ہے شاید خدا کے یہاں
کچھ گناہ کیا ہوگا ایوبؑ یہ سنکر زار زار رونے لگے اور کہا وہ سچ کہتے ہوں گے مجھکو تو معلوم نہیں کیا گناہ میں نے کیا خدا کی درگاہ
میں یہ بول رہا تھا اسوقت ایک آواز آسمان سے آئی اے ایوبؑ کچھ اندیشہ نہ کر گھبرا مت بلائیں اللہ کی رحمت ہیں
پس ایوبؑ نے یہ سنکر جانا کہ مجھ پر عتاب آیا تب پکارے یا روح الامین تم کہاں ہو آواز آئی میں روح الامین نہیں
ہوں ایک فرشتہ ہوں فرشتوں میں سے اللہ کے یہ خبر عتاب لے کے آیا تھا
تب ایوب علیہ السلام نے درد سے اپنے اللہ کو پکارا قولہ تعالیٰ وَاَيُّوبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ
مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ
مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ترجمہ اور پکارا ایوبؑ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو تحقیق مجھکو
پہونچی ہے ایذا اور تو بہت مہربان ہے سب مہربانی کرنیوالے سے پھر ہم نے سن لیا اسکی پکار کو پس اٹھا دی ہم نے جو
اس پر تھی تکلیف اور اسکو دیا ہم نے اسکی گھر والی کو اور ان کے برابر ساتھ انکے پاس کی مہر سے اور نصیحت دی ہم نے
بندگی والوں کو مروی ہے کہ جب حضرت ایوبؑ کی بلا اللہ نے دور کی اور شفا دی اور خدا کے حکم سے جبرئیلؑ نے
فرمایا اے ایوبؑ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَحِمَكَ وَفَرَّجَكَ مِنَ الْغَمِّ یعنی اٹھ اللہ کے حکم سے خدا نے رحم کیا تجھ
پر اور راحت دی تجھکو غم سے بولے اے جبرئیلؑ کیونکر اٹھوں اس حال میں کہ کچھ طاقت نہیں مجھ میں بولے پاؤں مار
زمین پر چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ترجمہ فرمایا لات مار اپنے

پاؤں سے بہے چشمہ جگہ نہانے کی اور پینے کی ٹھنڈی تب حضرت نے لات ماری اس سے چشمہ نکلا جبرئیلؑ بولے اسمیں نہاؤ اور پیو خدا کے فضل وکرم سے آرام پاؤ گے تب حضرت اس سے نہائے اور پیا فضل حق سے چنگے ہوئے جیسا کہ چاند شب چہاردہم کا اس سے نکل آیا اور ایک چادر بہشت سے لاکے جبرئیلؑ نے اُن کو اُڑھا دی بعد اسکے ایوبؑ ایک ٹیل پر جا بیٹھے اسکے ایک لحظے کے بعد بی بی رحیمہ گاؤں سے دکھ محنت کر کے حضرت کے لئے کچھ کھانے کو لائیں آکے دیکھتی ہیں کہ حضرت کو جس جگہ میں رکھ گئی تھیں وہاں نہیں ہیں تب پکار پکار کے روتی ہوئیں کہتے لگیں وائے افسوس صد افسوس اس ضعیف بیمار پر کاش کہ میں اگر جانتی تو یہاں سے نہ جاتی تم کہاں ہو کیا شیر کھا گیا یا بھیڑیا لے گیا میں رہتی تو تمہارے ساتھ جان دیتی اس بلا اور محنت کی جدائی سے تمہاری خلاصی پاتی اگر تیری ہڈی بھی ملتی تو اسکو تعویذ بنا کے اپنے گلے میں رکھتی تو اُس سے یادگار رہتی اب کہاں جاؤں کس سے پوچھوں کچھ بن نہیں آتی غرض اسی طرح میدان میں چاروں طرف تفحص کرتی پھرتیں اور روتیں ایوب علیہ السلام نے یہ فریاد وزاری اُنکی سن کے اجنبی ہو کے پوچھا اے بی بی تم کیوں روتی ہو کیا چیز کھو گئی ہے وہ بولیں یہاں ایک بیمار تھا میں اُنکو ڈھونڈھتی ہوں نہیں اگر معلوم ہو تو بتا دو حضرت نے کہا اُس کا نام کیا اور شکل وصورت اسکی کیسی تھی وہ بولیں آپ کی سی شکل وصورت تھی جب تندرست تھے اور نام اُن کا ایوبؑ اور پیغمبر خدا تھے اور حال ان کا ایسا تھا کہ آفتاب کی دھوپ اُنکے پہلو میں تپش کرتی کیونکہ تمام بدن ان کا سڑ کے گوشت پوست رگوں میں کیڑے پڑ گئے تھے اور بہت ناتواں اور ضعیف تھے کروٹ کی طاقت نہ تھی تب حضرت نے کہا میرا نام ایوبؑ ہے تم پہچانتی ہو رحیمہ نے ادنی تامل میں پہچان لیا صورت وشکل انکی بدل گئی تھی پس رحیمہ نے جلدی سے آکے گود میں اٹھا لیا اور خوش ومحظوظ ہو کر پوچھنے لگیں اے حضرت آپ کس طرح بھلے ہوئے تب حضرت نے اپنا حال بیان کیا اور وہ چشمہ آب شفا کا دکھایا بی بی رحیمہ دیکھ کے شکر خدا کا بجا لائیں بعد اسکے دونوں اپنے مکان کی طرف تشریف لے گئے پھر اللہ تعالیٰ نے جو اُنکے بیٹے بیٹی چھت کے نیچے دب کے مرے تھے سو جلا دیئے اور جو چیزیں گئی تھیں سو سب ملیں تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کو دنیا میں سب طرح سے آسودہ رکھا تھا کھیت اور مواشی اور لونڈی غلام کماتے اور اولاد صالح اور عورت موافق مرضی کے اور بڑی شکر گذار تھی پھر آزمانے کیلئے اُن پر شیطان کو مسلط کیا کھیت جل گئے مواشی مر گئے اولاد کتھی چھت کے تلے دب کے مری اور دوستدار الگ ہو گئے بدن میں آبلے پڑ کر کیڑے پڑ گئے صرف ایک عورت رفیق رہی جیسے نعمت میں شاکر تھے ویسے بلا میں صابر رہے ایک قرن کے بعد توبہ کی دعا مانگی تب اللہ تعالیٰ نے مری ہوئی اولاد کو جلا دیا اور بھی نئی اولاد دی اور زمین سے چشمہ نکالا اُسی سے پی کر اور نہا کر چنگے ہوئے اور سونے کی ٹڈیاں برسائیں اور اسی طرح درست کر دیا غرض جو جو نعمتیں اللہ نے لی تھیں پھر اس سے دونی عنایت کیں اور جو بیبیاں گئی تھیں پھر ملیں سنو اے مومنوں بندہ نیک صابر رہے اللہ تعالیٰ ایسی ایسی نعمتیں بخشتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَوَهَبْنَا لَهٗ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ترجمہ اور دیا ہم نے اُسکو اُسکی گھر والی کو اور اُنکے برابر اُنکے ساتھ اپنی طرف مہر سے اور یادگاری واسطے عقلمندوں کے جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اُنکو چنگا کرے ایک چشمہ نکالا اُنکے لات مارنے سے اُسی سے نہایا کرتے پیتے وہی اُنکی شفا ہوئی اور جو اُنکے بیٹے بیٹیاں چھت کے نیچے دب کر مرے تھے اُن کو زندہ کر دیا اور اتنی ہی اولاد اور دی اور رسول ہوئے اپنی قوم کو ہدایت کرتے اور شریعت سکھاتے اور حالت بیماری میں جو قسم کھائی تھی کہ جب بھلا ہوؤں گا رحیمہ کو سَو لکڑی ماروں گا چاہا کہ اُسکو ادا کریں جبرئیلؑ نے آکے خدا کے حکم سے منع کیا اور کہا اے ایوبؑ رحیمہ مستوجب سزا کی نہیں ہے اسکو رنج مت دے کہ سب عورتیں تمہاری بیماری میں چھوڑ گئیں تھیں صرف وہ تیمارداری میں رہی اسکو رفیق جانی جان اور پیار کر جیسے تیری تندرستی میں تھی ایسا ہی حالت بیماری میں تکلیف میں تیری محبت میں شریک رہی حضرت نے اُنسے کہا کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ اُسکو سَو لکڑی ماروں گا حضرت جبرئیل نے کہا تو ایک مٹھا سیکوں کا سَو خوشے گندم کے مارو ایک دفعہ گویا تم نے اُسکو سَو لکڑی ماری تب اپنی قسم میں گنہگار نہ ہوئے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ترجمہ اور پکڑ لا اپنے ہاتھوں میں سیکوں کا مٹھا پس مار اُسے اور قسم میں جھوٹا نہ ہو سوال ایوبؑ بڑے صابر تھے آخر صبر کی جزا میں صحت پائی کیونکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اُنکے حق میں فرمایا اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ترجمہ یعنے تحقیق پایا ہم نے اسکو صبر کرنے والا اچھا بندہ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا بحق اس میں کیا حکمت تھی جواب خدا کو خوب معلوم ہے کہ بندہ کو کسی امر میں صبر نہیں اسلئے ایوبؑ کو بلا میں مبتلا کر کے خلائق کو عبرت دلائی کہ گناہ سے باز رہے اور وہ چشمہ پیدا کرنے کا یہ ماجرا تھا کہ جو شخص گناہ کے مرض میں مبتلا ہو تو بدن اپنا آپ ندامت سے دھو کر توبہ کرے تب گناہ اس کا جاتا ہے جیسے کیڑے ایوبؑ کے بدن سے جاتے رہے اس چشمہ میں نہا دھو کر پی کے شفا پائی اور جبرئیلؑ نے کہا اے ایوبؑ تم اس سے نہاؤ اور پیو کہ خلق میں جانا جاوے کہ عبادت بھی کرے اور شکر بھی کرے حق کا پس لے سو ہم سب کو لازم ہے کہ اس کا شکر کریں اور حکم بجالاویں آخر ایوبؑ اپنی رسالت اور نبوت میں اڑتالیس ۴۸ برس رہے بعد اس کے انتقال فرمایا۔

قصہ اسکندر ذوالقرنین کا اور سوال کرنا کافروں کا رسولِ خدا سے ذوالقرنین کے احوال سے

راویوں نے روایت کی ہے کئی وجہ کی کہ اسکندر کو ذوالقرنین اس لئے کہتے ہیں کہ وہ قاف سے قاف تک گئے یعنے مشرق سے مغرب تک اللہ تعالیٰ نے اُنکو بادشاہی دی تھی اور سیر کی اور قرن کہتے ہیں تیس ۳۰ برس یا اسی برس یا ایک سو بیس ۱۲۰ برس یا سو برس کو کہتے ہیں یہ صحیح ہے حدیث میں آیا ہے حضرتؐ نے فرمایا ایک لڑکے کو جئیو قرنا اور اُس لڑکے

کی عمر سو برس کی تھی اور قرن گوشہ جہان کو بھی کہتے ہیں ایک گوشہ جہان کا وہ ہے کہ جہاں سے آفتاب طلوع ہوتا ہے اور
دوسرا گوشہ وہ ہے جہاں غروب ہوتا ہے پس اسکندر ذوالقرنین دونوں گوشے تک پہونچے تھے اور ذوالقرنین اس لئے
کہتے ہیں کہ اُنکے دو شاخ تھیں اور اسکندر کہتے ہیں اسواسطے کہ شہر اسکندریہ میں تولد اُن کا تھا ابن عباسؓ نے روایت
کی ہے کہ جب ابوجہل اور مکے کے کفار سب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی رسالت پر ایمان نہ لائے
اور بدذاتی کر کے حضرت کی پیغمبری آزمانے کے لئے ایک شخص کو ملک یثرب میں علماء یہود کے پاس بھیجا کہ ہمارے بیچ
میں ایک شخص نکلا ہے کہ وہ دعوے نبوت کا کرتا ہے ہم نہیں سمجھتے یہ سچ کہتا ہے یا جھوٹ تم کو علم توریت خوب معلوم
ہے ہمارے لئے چند مسئلے قدیم زمانۂ گذشتہ کے جیسا کہ جواب اُس کا وہ نہ دے سکے تمہاری کتابوں سے چن چن کے
نکال کر ہمارے پاس بھیجدو یا یہاں آکے ہم کو سوالات اُسکے سکھادو کہ ہم اُس سے پوچھیں سوال کریں دیکھیں اُسکا
جواب دے سکتا ہے یا نہیں تب یہودیوں نے کئی سوالات مشکلات دیکھ دیکھ کے توریت اور زبور سے نکال کر
مثلاً روح کیا چیز ہے اور اصحاب کہف کون ہیں حال اُن کا کیا تھا اور ذوالقرنین کون ہے حال اس کا کیا تھا یہ
سائل ابوجہل کے پاس لکھکر بھیجے تب اس ملعون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے پاس جاکے سوالات
مذکورہ شروع کئے اول یہ کہا اِنْ اٰتَیْتَ اَلْکِتَابَ بِمِثْلِ مَا اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنَ الْکِتَابِ لَاٰمَنَّا بِکَ ترجمہ یعنے
اگر آئے تم کتاب کے ساتھ مثل اس کتاب کے کہ دی گئی موسے کو یعنے توریت تو البتہ ہم تم پر ایمان لاوینگے جیسا کہ توریت
پر ایمان لائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا اس کا جواب میں کل دوں گا اس بھروسے پر کہا کہ جبرئیلؑ آوینگے
اُن سے پوچھیں گے اور اُس کا جواب دیویں گے اسمیں لفظ انشاء اللہ نہ کہا اسلئے گیارہ دن تک حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس جبرئیلؑ نازل نہ ہوئے اور جواب اس کا دے نہ سکے پس کافروں نے آکے حضرت سے کہا
اے محمد تیرے خدا نے تجھکو چھوڑ دیا حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اس بات سے بہت غمناک ہوئے
اور جناب باری میں عرض کی تب جبرئیلؑ جمعہ کے روز ظہر کے وقت نازل ہوئے اور درود اور سلام اللہ کی طرف سے
پہنچایا اور یہ آیت لائے قولہ تعالےٰ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ترجمہ اور نہ کہو
تو کسی کام کو کہ میں یہ کروں گا کل مگر یہ کہ اللہ چاہے اور اگر بھول جاؤ جب یاد ہو اگرچہ وہ وقت گذرا ہے پھر بھی
انشاء اللہ کہا چاہیئے اور کافروں نے جو کہا خدا نے تم کو چھوڑ دیا وے تو دشمنی سے کہتے ہیں وہ خود منفعل ہیں اور اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے قسم کھا کر وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ترجمہ قسم ہے دھوپ چڑھنے
وقت کی اور رات کی جب چھا جاوے نہ رخصت کیا تیرے رب نے تجھکو اور نہ بیزار ہوا یعنے حضرت کو کئی دن وحی
نہ آئی دل مکدر رہا تہجد کو نہ اُٹھے کافروں نے کہا اُسکے رب نے اُسکو چھوڑ دیا پس یہ سورۃ نازل ہوئی پہلے قسم کھائی

دھوپ کی اور رات اندھیری کی یعنے ظاہر میں بھی اللہ کی دو قدرتیں ہیں باطن میں بھی کبھی چاندنی ہے کبھی اندھیرا دہ دونوں اللہ کی ہیں اللہ سے بندہ کبھی دور نہیں یہ فائدہ تفسیر سے لکھا ہے اور اگر سوال کریں تجھ سے قولہ تعالیٰ وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا۔ ترجمہ اور تجھ سے پوچھیں روح کو کہہ روح ہے میرے رب کے حکم سے اور تم کو خبر دی ہے تھوڑی سی یعنے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ سلم کے آزمانے کو یہود نے پوچھا سو اللہ نے نہ بتایا کہ اُنکو سمجھنے کا حوصلہ نہ تھا آگے بھی پیغمبروں نے خلق سے باریک باتیں نہ کہیں تھیں خیر اتنا ہی جاننا بس ہے کہ اللہ کے حکم سے ایک چیز بدن میں آپڑی وہ جی اُٹھا جب نکل گئی مرگیا یہ بھی تفسیر کا مضمون ہے پس اگر سوال کریں ذوالقرنین سے قولہ تعالیٰ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا۔ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَاَتْبَعَ سَبَبًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا۔ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا۔ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا۔ ترجمہ اور سوال کرتے ہیں تجھکو ذوالقرنین سے تو کہہ شتاب پڑھوں گا میں اوپر تمہارے اُس میں سے کچھ مذکور تحقیق اللہ نے اُسے قوت دی تھی بیچ زمین کے اور دی تھی اُسکو ہر چیز سے راہ پس پیچھے چلا ایک راہ کے یعنے سرانجام سفر کا کرنے لگا یہانتک کہ جب پہنچا سورج ڈوبنے کی جگہ پر پایا کہ وہ ڈوبتا ہے ایک دلدل کی ندی میں اور پایا اُسکے پاس ایک قوم کو ہم نے کہا یعنے اللہ نے کہا اے ذوالقرنین یا یہ کہ عذاب کرے تو انکو اور یا یہ کہ پکڑے تو بیچ اُنکے بھلائی ذوالقرنین بولا جو شخص ظالم ہے پس البتہ عذاب کرینگے ہم اُسکو پھر پھیرا جاوے گا طرف پروردگار اپنے کے پس عذاب کرے گا اُسکو عذاب بُرا بُرا اور لیکن جو شخص کہ ایمان لایا اور عمل کئے اچھے پس اُسکے واسطے بطریق جزا کے نیکی ہے اور البتہ کہیں گے ہم اُسکو کام اپنے سے آسانی فائدہ پس جو حاکم عادل ہو اُسکی یہی راہ ہے بروں کو سزا دے بُرائی کی اور بھلوں سے نرمی کرے پس اسکندر نے یہ بات کہی یعنی یہ چال اختیار کی عبداللہ ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ ذوالقرنین مغرب کی زمین میں معہ لشکر کئی برس رہے لوگوں کو خدا کی طرف دعوت کرتے سب لوگ وہاں کے اُنکے مطیع فرمان ہوئے اُنکو نوازش فرمائی اور جو باغی تھا اُسکو راہ جہنم کی دکھائی کہتے ہیں کہ اسکندر ذوالقرنین کی نبوت اور بادشاہت میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا کہ اوّل بادشاہ تھے پیچھے نبی ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ اوّل نبی تھے پیچھے بادشاہ ہوئے اور بعض نے اسی پر دلیل قائم کی کہ اگر نبی نہ ہوتے تو خدائے تعالیٰ قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ کرکے خطاب کیوں فرماتا لیکن اُسکا جواب یہ ہے کہ یہ وحی الہامی تھی جیسا کہ حضرت موسیٰ کی ماں کو حق تعالیٰ نے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ

الہام فرمایا تھا نہ بواسطہ جبرئیلؑ کے اور اُنکو بادشاہی دی تھی مشرق سے مغرب تک اور رہنمائی راہ ملک کی سجھائی
تھی مشرق اور مغرب اور جزائر اور شہروں میں جا کے خلق کو خدا کی طرف دعوت کرتے یہانتک کہ زمین مغرب میں جہاں
آفتاب غروب ہوتا ہے جا پہنچے وہاں ایک شہر ایسا پایا کہ چار دیوار اُس کی روئینؓ کی تھی اسکے اندر کسی طرف سے جانے
کی راہ نہ تھی تمام لشکر گرد اسکے پڑے رہے اور بولے کس طرح اُسکے اندر جاویں پھر تقدیر کسی حکمت سے رسی اور
کمند دیوار پر ڈال کے ایک آدمی کو اس پار کر دیا وہ پھر نہ آیا اور دوسرے کو دیوار پر چڑھا دیا اور کہا شاید اُسطرف
بہشت یا اور کچھ ہوگا تم نہ جائیو دیکھ کے پھر آئیو جب یہ بھی گیا اور پھر نہ آیا تب ذوالقرنین نے سمجھا کہ جسکو بھیجوں گا وہ
نہیں آوے گا پس ملک کی حد بنا کے وہاں سے پھرے مشرق کی طرف مراجعت کی ایک جزیرے میں آ پہنچے یہاں ایک
شہر ایسا پایا کہ بے کشتی کے وہاں جانا محال تھا اور اس شہر میں دانا عقلمند حکیم بہت تھے جب اُنکو ذوالقرنین کے آنے
کی خبر پہنچی تمام کشتیاں جزیرے سے لے کے چھپا دیں غرض ذوالقرنین معہ لشکر بلب دریا چندے ٹھہر کے کسی حکمت
سے دریا عبور کر کے اُس جزیرے میں جا اُترے وہاں کے لوگوں کو سوکھا دُبلا دیکھ کے اُنسے پوچھا کہ تمہارے لاغر
ہو جانے کا کیا باعث ہے اُنہوں نے کہا کہ یہ ہمارے شہر کی غذا کی تاثیر ہے ہم حکمت سے غذا کرتے ہیں خاصیت
اسکی یہی ہے پس وہاں کے حکمائے سب نے مل کر ذوالقرنین کی ضیافت کی تب اپنی حکمت سے غذا تیار کر کے ایک
خوان پر جواہرات سجا کے ذوالقرنین کے سامنے لا رکھا اور الگ ہو گئے اور کہا کہ آپ تناول کیجئے اُنہوں نے کہا کہ آپ
بھی آویں ہمارے شامل تناول فرماویں یہ کہکر سرپوش خوان پر سے اُٹھا کے کیا دیکھتے ہیں کہ طاس گلی پر جواہرات
سے ہے تب کہا کہ ہم کس طرح سے یہ کھاویں گے یہ تو ہماری غذا نہیں اُنہوں نے کہا کہ تم اسلئے یہانتک آئے ہو
اور یہی تمہاری غرض اور مقصود ہے مگر یہ چیزیں بھوکوں کو نفع دیتی ہیں تم کو نافع نہیں اور ہم سے تم کیا چاہتے ہو
پھر ذوالقرنین یہاں سے طرف ہندوستان کے آئے اور ایک قاصد شاہ ہند کے پاس بھیجا کہ جا کے کہو کہ ہمارے ساتھ
بہت لشکر ہے ہم نہیں چاہتے ہیں کہ تمہارا ملک برباد ہووے اور ہم تم سے لڑائی کریں پس تمہیں لازم ہے کہ ہماری
اطاعت میں آؤ اور خراج قبول کرو تب اس قاصد نے جا کے شاہ ہند سے یہ باتیں کہیں کہ آپ ہمارے بادشاہ
کی اطاعت قبول کریں اور ایک ایلچی اپنی طرف سے اُنکے پاس بھیجدیویں کہ جہاں پناہ کو جا کے استقبال کر کے
لائے تب شاہ ہند نے تعظیم و تکریم سے ایک ایلچی معہ تحفہ و ہدایا دیگر ذوالقرنین کے پاس بھیجا جب ایلچی نے جا کے
تحفہ اور ہدایا اور نذریں اُن کے گذاریں تب آپ نے حکم کیا کہ اُس کو لیجا کے اچھی طرح رہنے کو جگہ دو اور بعد تین دن
کے میرے پاس حاضر کرو تب بحسب حکم ملازموں نے اُسکو لے جا کے اچھی طرح سے ایک جگہ میں رکھا اور بعد
تین دن کے حضرت کی ملازمت میں حاضر کیا اسکندر نے اسکو دیکھکر سر اپنا نیچا کیا اور ایلچی نے اسکندر کو دیکھ کر

اُنگلی اپنی ناک کے نتھنے میں ڈال کر پھر نکال لی اور بغیر کہے بولے کسی سے اپنی جگہ پر چلا گیا خواصوں نے یہ حال دیکھکر سکندر سے عرض کی اے خداوند حضور نے شاہ ہند کے ایلچی کو دیکھ کے سر اپنا نیچا کیا اور اس نے حضور کو دیکھ کے اُنگلی اپنے ناک کے سوراخ میں ڈال کر پھر نکالی اور بغیر کہے سُنے یونہی چلا گیا اس کا کیا بھید ہے فرمایا میں نے اسکو دراز قد دیکھ کے سر اپنا فرو کیا یہ بات سب کو معلوم ہے کہ لمبے قد کا آدمی احمق اور بیوقوف ہوتا ہے اور آیا ہے کُلُّ طَوِيلٍ اَحْمَقُ اِلَّا عُمَرُ وَكُلُّ قَصِيرٍ فِتْنَةٌ اِلَّا عَلِيٌّ یعنے جو آدمی دراز قد والے ہیں وہ احمق ہوتے ہیں مگر حضرت عمرؓ اور سب ناٹے آدمی فتنے ہوتے ہیں مگر حضرت علیؓ اور اس نے جو اپنی ناک کے سوراخ میں اُنگلی رکھی تھی یہ میرا طالع سکندری دیکھ کے پھر جاؤ اسکو میرے پاس لے آؤ اور کھانا کھلاؤ وہ بزرگ آدمی ہے پھر اسکو لے آئے اور کھانے کو صرف روٹی اور گھی بھیج دیا اُسکی عقل آزمانے کو اور وہ کھا گیا اور ایک سوئی اس میں رکھ کے سکندر کے پاس بھیجی اور سکندر نے اسی سوئی کو سیاہ رنگ کر کے اُسی روٹی گھی پر رکھ کے پھر اُسکے پاس بھیدی اور اس نے پھر ایک ٹکڑا آئینہ کا اُس پر رکھ کے ذوالقرنین کے پاس بھیدیا پس یہ ماجرا خواصوں نے دیکھ کے ذوالقرنین سے عرض کی اے جہاں پناہ اسمیں کیا حکمت ہے بولے کہ روٹی اور گھی دینے کا مجھکو یہ مطلب تھا کہ مرد علم اور حکمت میں خوب ہوتے ہیں جیسے روٹی ساتھ گھی کے اور جو وہ روٹی اور گھی پر سوئی رکھکر بھیجی تھی یہ سمجھکر کہ وہ علم اور حکمت میں خوب ہے پھر میں نے اُسکی سوئی کو سیاہ رنگ کر کے جو بھیجا ہے یہ مطلب تھا کہ اُسکا علم اور حکمت بغیر عقل کے تیرہ و تاریک اور بے قیمت ہے پھر اُس نے یہ سمجھکر روٹی اور گھی پر آئینہ رکھ کے میرے پاس بھیجا کہ وہ علم اور حکمت میں مانند آئینہ کے صاف روشن ہے اور ہم نے معلوم کیا کہ لمبے قد کے آدمی بیوقوف ہوتے ہیں پس ہم دونوں میں یہی اشارت گفتگو تھی پھر ہند سے ذوالقرنین مشرق کو جہاں کہ آفتاب طلوع ہوتا ہے وہاں جا پہنچے حق تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ ترجمہ پھر لگا ایک اسباب کے پیچھے یعنی سفر کا سر انجام کیا یہانتک پہنچا ذوالقرنین سورج نکلنے کی جگہ پایا کہ وہ نکلتا ہے ایک قوم پر کہ نہیں کیا ہم نے اُن کے لئے سوا آفتاب کے پردہ فائدہ قوم شرقی کا نہ گھر تھا نہ کسی کی چھاؤں نہ کپڑا بیابان اور ریگستان میں رہتے تھے کیونکہ ریگستان میں گھر نہیں بن سکتے نہ روئی کی کھیتی ہو سکتی ہے کہ اس سے کپڑا بناویں اور وہاں جاڑا بہت ہوتا ہے اور کھانے کو دوسرے شہروں سے لاکے کھاتے اور زن و مرد ننگے رہتے مثال جانوروں کے جماع کیا کرتے اور جب دھوپ نکلتی تو بدن میں قوت آتی جب آفتاب غروب ہوتا تو سخت سردی پڑتی پھر وہاں سے سکندر ذوالقرنین دوسری جگہ میں جا پہنچے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝ ترجمہ پھر پیچھے چلا ذوالقرنین اور راہ کے یہاں تک

کہ جب پہونچا درمیان دو دیوار کے پایا سوا اُن دونوں دیواروں کے ایک قوم کو کہ نزدیک نہ تھے جو سمجھیں بات کو فائدہ
حد مشرق میں دو پہاڑ بلند ہیں درمیان اُن دونوں پہاڑوں کے زاہد اور حکیم بہت تھے کسی کی بولی کوئی نہ سمجھا اس
لئے کہ پہاڑ دو آڑے تھے اس میں یاجوج ماجوج کے ملک میں وہی پہاڑ اٹکاؤ تھے مگر بیچ میں کھلا تھا اس راہ سے یاجوج
ماجوج آتے اور اُن لوگوں کو لوٹ مار کر چلے جاتے پس ذوالقرنین نے وہاں جا کے زاہدوں اور حکیموں کو وعظ و نصیحت
کی اور خدا کی طرف راہ بتائی بعد اسکے اُن دونوں پہاڑوں کی طرف گئے دو عظیم الشان پہاڑ تھے راہ اس میں کسی طرف
نہ تھی اُس میں آدمی دو گروہ تھے بے عدد و بیشمار عدد اُن کا سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا اُن کو قوم یاجوج اور ماجوج کہتے
ہیں اور اولاد یاجوج کی ایک پہاڑ میں رہتی ہے اور اولاد ماجوج کی دوسرے پہاڑ میں یہ دونوں بھائی یافث
بن نوح علیہ السّلام کی اولاد میں سے ہیں بعد طوفان نوحؑ وہاں رہ گئے نسل اُنکی بیحد ہے اور صورت اُنھوں کی
آدمی کی لیکن قد و قامت میں کم و بیش ہیں بعضے دراز قد اور بعضے ایک گز اور بعضے ایک بالشت کے ہیں اور کان اُنھوں
کے اتنے بڑے ہیں کہ زمین پر لٹکتے ہیں جب وہ سوتے ہیں ایک کان زمین پر بچھاتے ہیں اور دوسرا کان بطور چادر کے
اوڑھتے ہیں وے سب ننگے پھرتے ہیں اور مثال حیوانوں کے ایک سے ایک جماع کرتے ہیں اور کچھ شرم و حیا اُن میں نہیں
اور مثال بہائم کے غائط و بول کرتے ہیں اور وہاں کھیت میں سوا ئل کے اور دوسری چیز پیدا نہیں ہوتی اسی کو کھاتے
ہیں اور کوئی دین و مذہب کی خبر نہیں رکھتے ہیں اور خدا کو نہیں جانتے اور مرتے بھی نہیں پس وے ذوالقرنین کے
آنے کے آگے پہاڑ سے نکلکر ان زاہدوں اور حکیموں پر آ کے ظلم کیا کرتے جس کو پاتے مار ڈالتے کھیت اور مواشی
اُنھوں کے لوٹ مار کے کھا جاتے اور وہ سب اُس قوم مواشی سے مقابلہ نہیں کر سکتے جب ذوالقرنین وہاں تشریف
لے گئے زاہدوں اور حکیموں پر نوازش فرمائی اور سب نے ملکر ذوالقرنین سے عرض کی کہ یاجوج اور ماجوج کے
ظلم سے ہم یہاں رہ نہیں سکتے جو جو احوال اُن پر گذرے تھے سب بیان کئے چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے قَالُوْا

یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا
وَبَیْنَهُمْ سَدًّا ترجمہ کہا اُنہوں نے اے ذوالقرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنے والے ہیں بیچ زمین کے پس
آیا کر دیویں واسطے تیرے کچھ مال اوپر اس بات کے کہ کر دیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان اُنھوں کے دیوار کہ ہماری
طرف وہ نہ آسکیں پس خراج گذار ہمیشہ ہم تمہارے ہوں گے یہ کہا تب ذوالقرنین نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ مَا
مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ رَدْمًا اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ حَتّٰۤی اِذَا
سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا فَمَا
اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا

ترجمہ کہا ذوالقرنین نے جو مقدور دیا مجھکو میرے رب نے وہ بہتر ہے بیچ اُسکے پس مدد کرو میری ساتھ قوت کے کہ
کروں میں درمیان تمہارے اور درمیان یاجوج وماجوج کے دیوار موٹی کہا تم لے آؤ میرے پاس تختے لوہے کے
یہانتک کہ جب برابر کردیا دو پھاٹکوں تک پہاڑ کی کھادھوں کو یہانتک کہ جب کردیا اُسکو آگ کہا ذوالقرنین نے کہ
لے آؤ میرے پاس کہ ڈالوں اُس پر تانبا پگھلا ہوا پس نہ سکیں کہ چڑھ آویں اوپر اُسکے اور نہ سوراخ کرسکیں اُسمیں کہا کہ
یہ مہربانی ہے میرے پروردگار کی پس جب آویگا وعدہ میرے پروردگار کا کردیگا اس دیوار کو ریزہ ریزہ
اور ہے وعدہ میرے پروردگار کا سچ ہے فائدہ اول لوہے کے بڑے بڑے تختے بنائے ایک پر ایک دھرتے
گئے کہ دو پہاڑوں کے برابر ملادیا پھر تانبا پگھلا کے اُسکے اوپر ڈالا وہ درزوں میں بیٹھکر جم گیا سب ملکر ایک پہاڑ ہوگیا
ہمارے پیغمبر صلعم کے پاس ایک شخص نے کہا کہ میں سد تک گیا ہوں اور اُسکو دیکھا ہے حضرت نے کہا کہ اسکی طرح بیان کر
اُس نے کہا جیسا چارخانہ لنگی فرمایا تو سچا ہے وہ لوہے کے تختے سیاہ لگتے ہیں اور درزوں میں لکیر تانبے کی سُرخ جیسا
کہ اللہ تعالے فرماتا ہے حَتّٰٓی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ ترجمہ
یہانتک کھولے جاویں یاجوج اور ماجوج اور وے ہر اُونچان سے دوڑتے ہونگے یعنے جب روز قیامت نزدیک آوے
گا یاجوج اور ماجوج سد سے نکلیں گے تمام روئے زمین پر منتشر ہونگے جہاں جہاں جو پاوینگے سو کھا جاوینگے اور
خدا کے حکم سے جب نرسنگا اسرافیل پھونکیں گے اُنکی آواز سے ساری مخلوقات مرجاوینگی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
ایک روایت ہے کہ ہر روز یاجوج اور ماجوج کوشش کرتے ہیں کہ سد سکندری توڑکے باہر آویں لیکن بحکم خدا توڑ
نہیں سکتے صبح سے شام تک دیوار کو آکے سب چاٹتے ہیں اور کچھ ہتھیار نہیں رکھتے کہ اوسی سے توڑیں مگر تمام دن با
سے چاٹتے چاٹتے مثل پوست بیضہ کے کرڈالتے ہیں تھوڑی سی باقی رہ جاتی ہے تب کہتے ہیں کہ کل سب توڑ دینگے
اور نکل جائیں گے مگر انشاء اللہ تعالیٰ زبان سے نہیں بولتے اسلئے نہیں توڑسکتے صبح سے شام تک اُن کا یہی
معمول ہے اور جب خروج ہوگا قیامت کے قریب اس قوم میں ایک لڑکا مسلمان پیدا ہوگا جب وہ بڑا ہوگا انہوں کے
بسم اللہ کرکے دیوار کو چاٹنی شروع کرے گا اور کہے گا انشاء اللہ کل اس دیوار کو توڑ ڈالیں گے تب خدا کے حکم
سے وہ سد سکندری ٹوٹنے کی بعد اسکے سب قوم نکل آوے گی مروی ہے کہ طول اس دیوار کا چھتیس کوس
کی راہ ہے اور عرض تین کوس کی راہ اور بعض نے کہا کہ دیوار کا طول تین سو کوس کی راہ ہے اور عرض اُس کا ڈیڑھ سو
کوس اور اونچائی ستر گز ہے اور خبر ہے کہ وے جب دیوار توڑکے نکلیں گے پہلے ملک شام میں آوینگے بعد اسکے بلخ میں
پس ذوالقرنین نے یہاں سے مشرق کی طرف جانے کا قصد کیا علما حکما سے پوچھا کہ تم نے کسی کتاب میں دیکھا ہے
کہ درازی عمر کس چیز سے ہوتی ہے ان میں سے ایک حکیم نے عرض کی کہ اے جہاں پناہ میں نے آدمؑ کی وصیت نامہ

میں دیکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے ایک چشمہ آب حیات کا ظلمات میں کوہ قاف کے اندر پیدا کیا ہے کہ پانی اُسکا دُودھ سے
زیادہ سفید اور برف سے خُنک تر اور شہد سے میٹھا زیادہ اور مکھن سے نرم اور مُشک سے خوشبو زیادہ ہے جو کوئی اُسے پیویگا
اُسکی موت نہ ہوویگی قیامت تک وہ زندہ رہے گا اور اُس پانی کا نام آب حیات ہے تب ذوالقرنین کو شوق ہُوا
آب حیات پینے کا علماؤں سے کہا کہ تم بھی ہمارے ساتھ ظلمات میں چلو انہوں نے کہا کہ آپ جائیے یہاں کے ہم
قطب ہیں دنیا کی آفت سے ہم نہیں جاسکتے ذوالقرنین نے کہا تم لوگوں کو میرے ساتھ ہونا ضروری ہے اور کہو
تو سواری میں کونسا جانور چُست و چالاک ہوتا ہے وے بولے اسپ تازی مادیان کہ جو بچہ نہ جنی ہو تب ہزار سوار
مادیان اسپ تازی چُن چُن کر لیا اور حضرت خضرؑ کو سب لشکر کے آگے پیشوا کیا اور کہا کہ ظلمات میں جب پہونچینگے تو یقین
ہے کہ کوئی کسی کو دیکھنے نہیں پاویں گے اُسوقت کیا ہوگا حکمانے کہا کہ اگر لعل و یا گوہر شاہوار حضور کی سرکار
میں ہو تو لے لیجیے جب ایسی نوبت آویگی تو اُسی کی روشنی سے راہ چلینگے تب ایک گوہر شب چراغ خزانۂ عامرہ
سے نکال کر حضرت خضرؑ کے حوالے کیا اور تخت اور تاج اور سلطنت ملازموں میں سے اپنے ایک دانا عقلمند کو
سپرد کیا اور بارہ برس کے وعدے پر اُس سے رخصت ہو کر اور کھانے پینے کا توشہ سرانجام سب لیکر ظلمات
کی طرف آب حیات کی تلاش کو گئے جب کوہ قاف میں گئے راہ بھول کر ایک برس تک اُسمیں گھومتے رہے اور خضرؑ
لشکروں سے جُدا ہو کر ایک اندھیرے میں جا پڑے تب وہ گوہر شب چراغ جیب سے نکال کر زمین پر رکھدیا اُسکی
روشنی سے تاریکی جاتی رہی اللہ کی مہر سے چشمۂ آب حیات کا اُن کو ملا تب حضرت خضرؑ نے منہ ہاتھ دھو کر آب حیات
پی لیا اور خدا کا شکر بجا لائے پس خضرؑ کی عمر دراز ہوئی پھر وہاں سے مراجعت کر کے دوسری ایک تاریکی میں
آپڑے وہ گوہر شب چراغ نکال کر زمین پر رکھدیا سب اُجالا ہو گیا اور جتنے لشکر اندھیرے میں پڑے ہوئے تھے
حضرت خضرؑ کے پاس آکے جمع ہوئے اور اسکندر ذوالقرنین اپنے لشکروں سے کہہ گئے تھے کہ تم یہاں ٹھہرو میں
آگے چل کے کچھ تماشا عجیب و غریب دیکھ آؤں یہ کہکر جب آگے بڑھے ایک بالاخانہ نظر آیا ایسا کہ چار دیواری
اُسکی ہوا پر معلق ہے اُسمیں مُرغ پرندے بہت دیکھے مرغوں نے حضرت سے کہا کہ تو اس ظلمت میں بستی چھوڑ کے
کیوں آیا ہے بولے میں آب حیات پینے کو آیا ہوں پھر شاہ مُرغ نے اُن میں سے کہا اے ذوالقرنین اب وہ وقت
آپہنچا ہے کہ مرد سب لباس حریر پہنیں گے اور اچھے اچھے مکان بنا کے دنیا کے پیچھے ہو لعب عیش و نشاط میں مصروف
رہیں گے یہ کہکر پَر اپنا جھاڑا پھر کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بالاخانہ تمام جواہرات کا بن گیا پھر کہا کہ اے ذوالقرنین جنگ
باجہ اور بربط اور طنبور بجنے کا وقت آیا ہے یہ کہکر پھر اپنا پَر جھاڑا سو کیا دیکھتے ہیں کہ تمام بالاخانہ لعل و یاقوت کا بن گیا سو یہ
دیکھکر بھونچک ہو گئے اُس مرغ نے پھر حضرت سے کہا کہ تو مت ڈر یہ کارخانہ ابلیس کا ہے پھر اس مرغ نے کہا کہ اب فساد

ظاہر ہوگا لا آلہ الا اللہ باقی ہے یا نہیں حضرت نے کہا باقی ہے پھر پوچھا خلق اللہ میں ہنوز دیانت بجا ہے یا نہ حضرتؑ
نے کہا بجا ہے تب وہ مُرغ وہاں سے دوسرے کوشک پر چلا گیا مروی ہے کہ اُس مرغ نے ذوالقرنین سے کہا کہ تو اس
بالاخانہ پر جاکے دیکھ وہاں کیا چیز ہے تب ذوالقرنین وہاں جاکے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص ایک پاؤں پر کھڑا ہوا نرسنگا
منہ میں لگا کے آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے کہ وہ اسرافیلؑ تھے ذوالقرنین سے کہا کہ اے ذوالقرنین تو اپنی سلطنت
اور روشنی ملک کی چھوڑکر اس ظلمات میں کیوں آپڑا کیا وہ تجھکو بس نہ تھا آپنے کہا کہ میں آب حیات پینے کو آیا ہوں
تاکہ آبحیات سے زندگی کی زیادتی ہو خدا کی عبادت کروں تب اسرافیل علیہ السلام نے ذوالقرنین کے ہاتھ میں
ایک پتھر مثال بلی کے سر کے دیا اور کہا کہ میں نے تجھکو غفلت سے ہوشیار کیا اب چلا جا بہت حریص مت ہو تب ذوالقرنین
وہاں آب حیات نہ پاکے اپنے لشکروں میں پھر آئے سب اکٹھے ہوکر چلے آتے تھے اندھیری میں ٹکڑے ٹکڑے سنگ
ریزے کے گھوڑوں کے پیر کے تلے مثال لعل شب چراغ کے چمکتے دیکھ کے پوچھا یہ سب کیا چیز ہے لقمان حکیم نے
کہا یہ پتھر ہیں جو شخص انکو اُٹھالے گا چُن لے گا آخر وہ پچھتائے گا اور جو شخص نہیں اُٹھا دے گا وہ بھی پچھتا دے گا آخر
کسی نے چُن لئے اور کسی نے نہ لئے جب ظلمات سے نکل آئے کیا دیکھتے ہیں کہ تمام جواہرات لعل اور زبرجد اور یاقوت
اور فیروزہ اور زمرد ہیں تب جن لوگوں نے نہ لئے تھے پچھتانے لگے اور جنہوں نے کچھ لئے تھے وہ بھی پچھتائے کہ کیوں
زیادہ نہ لئے ذوالقرنین نے لقمان حکیم سے پوچھا جو پتھر اسرافیلؑ نے مجھے دیا اس میں کیا ماجرا ہے لقمان نے کہا کہ تم اپنا
پتھر ترازو میں ایک طرف رکھو اور سب کا پتھر ایک طرف رکھو دیکھو کس کا پتھر وزن میں بھاری ہوتا ہے دیکھا کہ ذوالقرنین
کا پتھر وزن میں بھاری ہوا پھر لقمان حکیم سے پوچھا کہ اس میں کیا اسرار ہے وہ بولے اب سب کے پتھر اُتار کر اس
پلے میں ایک مشت خاک رکھدو جب پرکھا پلے ترازو کے دونوں طرف برابر آئے پھر پوچھا لقمان سے اس میں کیا
بھید ہے لقمان نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرق سے مغرب تک بادشاہت دی ہے تو بھی تم کو سیری نہیں مگر پیٹ تمہارا
ایک مٹھی خاک گور سے بھرے گا جب ذوالقرنین نے یہ بات سُنی تمام لشکروں کو اپنے پاس سے رخصت کیا وے اپنے
ملک بملک چلے گئے اور ذوالقرنین یہاں رہ گئے اور عبادت میں مشغول ہوئے بعد چند روز کے انتقال کیا اور سونے
کے تابوت میں وہاں مدفون ہوئے نقل ہے کہ ذوالقرنین نے مرنے کے وقت اپنی ماں کو وصیت کی تھی کہ بعد
موت کے میری رُوح کو ثواب بخشیو اور یتیم اسیر غریب مسکین بیوہ بیکس محتاجوں کو کھلائیو جب اُنکی ماں کو یہ خبر
پہنچی زار زار رونے لگیں اور وصیت اُنکی بجالائیں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے احوال سکندر
ذوالقرنین کا اور سوالات مذکور سے ابوجہل اور مکے کے کافروں کو اور یہودیوں کو جواب دیا کافر سب سُن کے
متعجب ہوئے اور بولے یہ پر سچ کہتے ہیں مطابق توراۃ اور زبور کے کہتے ہیں اس میں ذرا فرق نہیں پس سوا

ابوجہل کے اور سب کے سب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر ایمان لائے اور ابوجہل سے حضرتؐ نے کہا اب تم کو معلوم ہوا یا شک میں ہو کہ میں رسولؐ سچا ہوں یا نہیں اگر تم کو شک ہو تو پھر پوچھو تب اُس لعین نے کہا کہ تم ایک ساحر ہو اور دوسرا ساحر موسیٰ تھا ہرگز تمہارے دین میں نہیں آوں گا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اُن کافروں کی شان میں فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَآ اُوْتِیَ مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی ترجمہ پس جب پہونچی اُنکو ٹھیک بات ہمارے پاس سے کہا انہوں نے کیوں نہ ملی اسکو پیغمبری جیسی ملی تھی موسیٰ کو یہ بات کہی اور راہ ضلالت اختیار کی پس بھائیو مومنو ہم سب کو لازم ہے کہ خدا اور رسول کی رضامندی پر رہیں اور اُن کے احکام شرع بجالائیں اس سے غافل نہ ہوویں آمین یا ربّ العالمین یہاں تک تھا قصہ سکندر ذوالقرنین کا واللہ اعلم بالصّواب

قصہ فرعون علیہ اللعنۃ کا اور تولد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

کہتے ہیں کہ فرعون کے باپ کا نام مصعب اور دادا کا نام ملک ریّان تھا اور بعض نے کہا کہ فرعون کا نام مصعب بن ولید بن ریّان تھا اور چارسو برس کی عمر اُسکی تھی اتنی مدت میں کبھی بیمار نہ ہوا تھا اور سر میں درد نہ ہوا تھا اور نہ کوئی دشمن اُس پر غالب ہوا اور فرعون اسکو اسلئے کہتے ہیں کہ خدائی کا دعویٰ کیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۂ نازعات میں فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی ۝ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی ۝ ترجمہ کہا فرعون نے لوگوں سے میں ہوں تمہارا رب سب سے اوپر پس پکڑا اُسکو اللہ نے سزا میں پچھلی کی اور پہلی کی آخرت میں بھی عذاب ہوگا اور دنیا میں بھی عذاب پایا اوّل اچھا تھا اُس ملعون نے جب دعویٰ خدائی کا کیا تب اللہ نے اُسکو بہتر بلامیں گرفتار کیا خبر ہے کہ پیدائش اُسکی بلخ میں تھی وہاں سے سیاحت کو نکلا بیوشخنہ ایک شہر کا نام ہے یہاں آیا تب ہامان بے ایمان سے ملاقات ہوئی اور وہ یہاں کا باشندہ تھا فرعون سے پوچھا تم کہاں سے آتے ہو کہاں جاؤگے وہ بولا میں بلخ سے آتا ہوں سیاحت کو نکلا ہوں ہامان بولا میں بھی تمہارے ساتھ چلونگا سیر کروں گا تب دونوں ملعون مصر میں آئے ایام خربوزے کے تھے جاکے کھیت والے سے کھانے کا سوال کیا اُسنے کہا کہ تم میرے خربوزے شہر میں لے جاکے بیچ آؤ تب تمہیں کھانے کو دوں گا تب فرعون ملعون ہامان بے ایمان کو یہاں رکھ کے خربوزے بیچنے کو شہر میں گیا دکانداروں نے اس سے کہا کہ ہم زربانی میں بھی پھل پھلاری ترترکاری سب مول لیتے ہیں نقد میں نہیں پیچھے بیچ کے جسکی قیمت پانا ہوتی ہے سودے ڈالتے ہیں ہمارے شہر کا یہی دستور ہے تب فرعون ملعون خربوزے وعدے پہ بیچکے وہاں سے خالی ہاتھ پھر آیا اور مالک خربوزے سے جاکے کہا کہ یہ کام

اچھا نہیں ہے اتنا بول کے وہاں سے پھرا اور شاہ مصر کو جا کے ایک عرضی کی کہ میں بعید الوطن غریب ہوں کھانے بغیر عاجز ہوں فدوی کو کوئی کام اسی شہر میں جہاں پناہ کی سرکار عالی ہیں کہ موافق وجہ گذران کے ہو تو غلام کو دیکر سرفراز کریں پس اس بدبخت کا بخت بیدار تھا بادشاہ کا حکم ہوا کہ تو کونسا کام چاہتا ہے وہ بولا کہ داروغگی مقبرہ اسی شہر کی چاہتا ہوں کہ بے اجازت میری کوئی مُردہ وہاں گاڑنے نہ پاوے تب شاہ مصر نے اُسکو شہر میں گورستان کی داروغگی دی تب دروازے پر گورستان کے جا بیٹھا قضائے الٰہی سے ایسا ہوا کہ اُسی سال مصر میں وبا پھیل گئی بہت آدمی مرنے لگے تب فرعون مردود ایک ایک لاش کے پیچھے ایک ایک درم سونے کا لیا کرتا تھوڑے دن میں اُسکا مال انبوہ روپیہ جمع ہوا بعد اُسکے مقربان بادشاہ کو کتنا روپیہ دیکے تمام شہر کی داروغائی لے لی اور وہ شاہ مصر اپنے جہل سے اُسکو پیار کرتا اور خلعت بھی دیتا اتفاقاً قضائے الٰہی سے وزیر مصر کا مرگیا بعد اسکے فرعون کو وزیر مصر کا کیا تب ہامان سے فرعون نے کہا میں چاہتا ہوں کہ خدائی کا دعویٰ کروں کہ ساری خلق آکے مجھکو پوجے اور معبود جانے لعنتہ اللہ علیہ ہامان نے اُس سے کہا کہ تو اگر خدائی چاہتا ہے تو آہستہ آہستہ پہلے خلق کو ہاتھ میں لے فرعون بولا اسکی کیا تدبیر ہے سب لوگ تو یوسف پیغمبر ابن یعقوبؑ کے دین پر مستحکم ہیں کیسے اُنکو لاؤں بعد اُسکے یہ تدبیر ٹھہرائی بادشاہ کے پاس عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ اس برس کا خزانہ مصر کی رعیتوں پر آپ معاف کریں سرکار میں ایک سال کا خزانہ فدوی اپنی طرف سے دے گا بادشاہ نے کہا میں نہیں چاہتا ہوں کہ تمہارا نقصان ہو اور میرا نفع اچھا اس سال کا خزانہ رعیتوں پر تمہاری خاطر سے ہم نے معاف کیا فرعون نے کہا میں نہیں چاہتا ہوں کہ سرکار عالی کا خزانہ کمتی ہو پس بادشاہ نادان کم فہم تھا فرعون کی خاطر رعیتوں سے ایک سال کا خزانہ نہ لیا اور کہا کہ اپنے دل کی مُراد پوری کر تب فرعون نے دیوان اور خزانچیوں کو بُلا کے پوچھا کہ مصر کا خزانہ رعیتوں سے کتنا وصول ہوتا ہے بولے اتنا ہوتا ہے پس فرعون نے اُسی قدر روپیہ اپنی طرف سے خزانہ بادشاہ کی سرکار میں داخل کیا اور دو برس کی معافی کیواسطے بھی ہم نے سرکار عالی میں عرض کی سو بھی قبول ہوئی تب تمام رعایا مصر کی سن کے خوش ہوئی غریب غربا جتنے تھے فرعون کی ترقی کی دعا کی اور شکر خدا بجا لائے پس تین سال کا خزانہ موقوف ہونے سے مصر کی رعایا کو فراغت ہوئی پھر بعد چند روز کے مصر کا بادشاہ مرگیا اور کوئی ولی وارث اُسکا نہ تھا کہ اُسکے تخت پہ بیٹھے پس بادشاہ کو دفنا کر تین روز تک تعزیت کی اور چوتھے روز تمام شہر کے لوگ قاضی مفتی عالم فاضل غریب غربا چھوٹے بڑے سب بادشاہی دربار میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ تخت پر کسی کو بٹھایا چاہیئے کیونکہ ملک بے سر ہوا چونکہ مصر کے لوگوں نے فرعون سے نیکی دیکھی تھی کہ تین برس کا خزانہ مصر کا معاف کیا تھا اپنے پاس سے روپیہ تین برس کا بادشاہ کو دیا تھا اسلئے سب اس سے خوش تھے یہ خیر خواہی

دیکھ کے سبھوں نے اس مردود کو تخت پر لے جاکے بٹھایا جب یہ ملعون مصر کا بادشاہ ہوا اور اس ہامان بے ایمان کو اپنا
وزیر بنایا تب کہنے لگا اب ملک مصر مسلّم ہمارے ہاتھ میں آیا ہم بادشاہ ہوئے اب ایسی تدبیر کیا چاہیئے کہ خلائق مجھکو
خدا کہے اور معبود جانے مجھکو پرستش کرے لعنت اللہ علیہ ہامان بے ایمان نے اُسکو یہ صلاح دی کہ پہلے مصر میں یہ
حکم دیا چاہیئے کہ علما فضلا جتنے ہیں ہمارے قلمرو میں درس تدریس نہ دینے پاویں موقوف کردیں تب آہستہ آہستہ وہ
اپنے دین سے بے خبر رہیں گے اور جو آئندہ پیدا ہونگے لڑکے بالے بغیر علم سب جاہل ہونگے اسی طرح آہستہ آہستہ
اپنے دین سے برگشتہ ہو جائیں گے پس ہامان بے ایمان کے کہنے سے فرعون ملعون نے اپنے ملک میں تعلیم و تعلم کا باب
موقوف کروادیا کہ میرے ملک میں کوئی علم سیکھنے نہ پاوے درس تدریس موقوف کریں نہیں تو ہم اُن سب کو قتل
کر ڈالینگے تب فرعون کے خوف سے لوگوں نے اپنا لکھنا پڑھنا سب چھوڑ دیا پس چند روز میں سب جاہل بن گئے
خدا کو بھول گئے مثل چارپائے و وحوش کے ہوگئے بعد اسکے فرعون نے لوگوں پر حکم کیا کہ بتوں کو سجدہ کریں اور پوجیں
پس قوم قبطی نے بت پرستی شروع کی اسی طرح بیس برس تک رہا پھر پیچھے اسکے فرعون نے کہا کہ میں نے بتوں کو
خدائی دی یہ سب چھوٹے خدا ہیں اور میں بڑا خدا ہوں فرعون نے یہ کہا جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ نے فرمایا ہے
فَحَشَرَ فَنَادٰی فَقَالَ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی ترجمہ پس لوگوں کو جمع کیا پھر پکارا تو کہا کہ میں ہوں رب تمہارا سب سے
اوپر اور اس حالت پر چالیس برس گذرے بعد اسکے سب بتوں کو توڑ ڈالا پھر قوم قبطی نے فرعون کو پوجنا اختیار کیا اُن
پر فرعون نوازش کرتا اور بنی اسرائیل کو تکلیف دیتا وے یوسفؑ کے دین پر قایم تھے اور بعوض جزیہ کے فرعون اُن سے
قبطیوں کی خدمت کرواتا اور تحقیر کرتا اور جن کاموں کو ناچیز سمجھنا مثل محنت اور بار اٹھانا اور لکڑی چیرنا اور چنوانا
اور گھانس کاٹنا اور جھاڑو کشی کرنا اور گوہ گوبر پھینکنا علیٰ ہذا القیاس ان سب کاموں میں مقرر کیا تھا اور بنی اسرائیل
کو شہر اور دیہات میں اپنے تابعین کے خدمت میں بھیجدیتا اور اُنکے عورتوں سے اپنی عورتوں کی خدمت لیتا غرضکہ
بنی اسرائیل کی عزت و وقار نہیں کرتا مگر ایک عورت کہ اُس کا نام آسیہ تھا وہ بنی اسرائیل کی قوم میں سے تھیں وہ
اپنے آباؤ اجداد کے دین پر قائم تھیں وہ ماہر و حمیدہ خصال شہرۂ آفاق تھیں فرعون اُنکو نکاح میں لایا تھا اور
بعضوں نے کہا کہ فرعون نے اُنکو پرستندہ اپنا جان کے عزت سے گھر میں رکھا تھا مگر وہ اپنے دین میں مضبوط تھیں
خلاف شرع نہیں چلتیں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم نے پانچ عورتوں کی پاکی اور بزرگی کو
بیان کیا ایک حضرت موسیٰؑ کی ماں اور مریمؑ بنت عمران کی اور خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد حضرت کی زوجہ اور فاطمہؑ
زہرا بنت رسول خدا اور بی بی آسیہ رضی اللہ عنہن کہ یہ سب صالحہ تھیں الغرض قوم بنی اسرائیل تیرہ برس تک
فرعون کے عذاب میں اور اسکی قوم کی خدمت گذاری میں گرفتار رہے زن و مرد اُس قوم کی خدمت کرتے اور بار برداری

میں رہتے اور صبر کرتے پھر بھی اپنے دین اسلام کے خلاف نہ چلتے شب و روز استغفار اور خدا کی عبادت کرتے خبر ہے
کہ ایک دن فرعون علیہ اللعنۃ نے دریائے نیل کے کنارے مجلس جشن کی تھی تمام لوگ لشکر کے اپنے ساتھ لیکر خوشیاں
اور کھانا پینا کیا اور قوم سے کہا قولہ تعالیٰ وَنَادٰی فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِہٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْکُ مِصْرَ وَھٰذِہِ
الْاَنْھٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ؕ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ ھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ مَھِیْنٌ وَّلَا
یَکَادُ یُبِیْنُ ترجمہ اور پکارا فرعون اپنی قوم میں بولا اے قوم میری بھلا مجھکو نہیں ہے حکومت مصر کی اور یہ نہریں
چلتی ہیں نیچے میرے کیا تم نہیں دیکھتے بلکہ میں بہتر ہوں اس شخص سے جسکو عزت نہیں اور وہ صاف نہیں بول سکتا ہے
اتنی بات فرعون نے حضرت موسیٰ کی شان پر تکبری سے کہا تھا کہ وہ کیا جانتا ہے اب بات کو لوگوں نے مانا جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاسْتَخَفَّ قَوْمَہٗ فَاَطَاعُوْہُ ؕ اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ترجمہ پھر عقل
کھو دی اپنی قوم کی پھر اُسی کا کہا مانا مقرر وے لوگ تھے قوم فاسق پس چاہا اللہ تعالیٰ نے کہ اُسکو دوزخ میں
ڈالے اور اُسکی قوم کو جہنم میں ملادے تب اُسکو چار سو برس کی عمر دی اسواسطے کہ وہ ہر روز باغی ہووے اور
نافرمانی کرے تب ایک روز اللہ نے قدرت کاملہ سے اپنی دریائے نیل کو سُکھا دیا کچھ پانی باقی نہ رہا تب فرعون
کی قوم نے اکٹھے ہوکر اپنے جہل سے اُسکو کہا کہ اگر تو ہمارا خدا ہے تو دریائے نیل کا پانی جاری کردے جب جانینگے
کہ تو ہمارا رب ہے پس فرعون یہ سُنکے سات لاکھ سوار ہمراہ لے کر میدان سعد الاعلیٰ کی طرف نکل گیا اور ایک ایک کوس پر جاکر
ایک ایک لاکھ سوار چھوڑتا گیا اسی طرح سب کو رخصت کرکے تنہا ایک میدان میں جاکے ایک غار کے اندر گھسا اور
اور گھوڑے کی باگ گلے میں لپٹا کے قبلہ رخ ہوکر سجدے میں جاگرا اور یہ مناجات کی آلہی تو ہی حق ہے میں
باطل پر ہوں تو میرا رب بے نیاز و بے پرواہ ہے میں نے دنیا کو بعوض آخرت کے اختیار کیا جو کچھ مجھکو دینا ہے دُنیا
میں دے میں آخرت کو نہیں چاہتا ہوں سوا دوزخ کے یہ مجھکو خوب معلوم ہے فرعون نے جب خدا کی درگاہ میں
یہ مناجات کی اچانک ایک شخص غیب سے آکے اُس غار کے مُنہ پر کھڑا ہوا اور فرعون سے یہ کہنے لگا کہ میں ایک
شخص کی شکایت تمہارے پاس لایا ہوں تم اس کا انصاف کردو فرعون بولا تو یہاں کہاں سے آیا یہ جگہ انصاف
کی نہیں کل دربار میں آئیو انصاف کردوں گا آج چلا جا وہ بولا ہمارا یہاں انصاف کردو بے اسکے ہم یہاں
سے نہیں ہلیں گے یہ خصومت حال میں واقع ہوئی ہے پس اس گفتگو میں دونوں تھے کہ دریائے نیل کا پانی
جاری ہوا دریا بھر گیا تب فرعون نے پانی دیکھ کے خوش ہوکے اس جوان سے کہا کہ تو کیا چاہتا ہے بول اُسنے
کہا جو بندہ خداوند کی نافرمانی کرے اور حکم اُس کا نہ مانے اور وہ خداوند اُس پر قہر کرے اُس بندے کی کیا
سزا ہے فرعون نے کہا اُس بندے کو دریائے نیل میں ڈبا کے مارا چاہیئے وہ بولا بہت اچھا آپ اب ذرا مجھکو

لکھدیویں تاکہ یہ یادداشت رہے کل بندہ آپ کے دربار میں حاضر ہوگا حضور میں اظہار کرے گا فرعون بولا یہاں
دوات قلم کاغذ نہیں ہیں کس طرح لکھوں اُس جوان نے کہا میں دیتا ہوں تم لکھو تب فرعون نے اُس غار
کے اندر بیٹھکر خوشی سے لکھا کہ جو بندہ اپنے خاوند کی نافرمانی کرے حکم اس کا نہ مانے اور خداوند اُسکو سب طرح
سے آرام میں رکھے کھانے کو دیوے تب اُسکی سزا یہ ہے کہ دریائے نیل میں اُسکو ڈبا کے مارا چاہیئے اس طرح
کی ایک دستاویز لکھ کے اُس جوان کے حوالے کی اور یہ نہ جانا کہ وہ جوان کون تھا بعد اُسکے نظروں سے غائب ہوگیا وہ
جبرئیلؑ تھے بعد اسکے ایک آواز آئی کہ اے فرعون دریائے نیل کو میں نے تیرے حکم کے تابع کیا تو جب حکم کرے گا کہ
اے پانی کھڑا رہ تو کھڑا رہے گا اور اگر کہے گا تو جاری ہو تو جاری ہو جائے گا تیرے فرمان سے باہر نہ ہوگا تب فرعون
یہ سنکر خوش ہوکر اس میدان سعد الاعلیٰ سے گھر پر چلا آیا اور دریائے نیل کو جس طرح کہتا اُسی طرح ہوتا اگر کہتا اے
پانی اُونچا ہوکے چل تو پہاڑ سے زیادہ اُونچا ہوکے چلتا اور اگر کہتا کہ نیچا ہوکے چل تو نیچا ہوکے چلتا چندروز فرعون
کو اللہ نے ایسی کرامات دی تھی باین سبب وہ ملعون دعویٰ خدائی کا کرتا تھا اور کہتا تھا اے لوگو میں مصر کا مالک ہوں
اور یہ دریائے نیل میرے تابع ہے دیکھو تو پانی دریائے نیل کا خشک ہوگیا تھا میں جاری کیا تمہارے پینے کے لئے
اہل مصر نے جب یہ کرامات فرعون سے دیکھی تعریف کرتے ہوئے سجدے میں گرے اور اُسکی ربوبیت کے مقر ہوئے بولے
بیشک تو ہمارا پروردگار ہے لعنۃ اللہ علیہم اجمعین اور ایک مکان عالیشان لب دریا بنایا تھا نام اس کا عین الشمس
رکھا تھا اس پر ایک حوض بناکر دریا کے پانی کی نہر اس پر جاری کی تھی اور اس پر چار ستون سونے کے بنائے اسطرح
پر کہ حوض کا پانی ستونوں پر سے کوشک پر جاکے دوسری راہ نکل پڑتا تھا اور حق تعالیٰ نے دو درخت اُس حوض
کے کنارے پر پیدا کئے تھے ایک درخت سے روغن زرد نکلتا اور دوسرے سے روغن سُرخ وہ روغن جس بیمار
اور آزاری کو دیتا خدا کے فضل سے وہ شفا پاتا تب فرعون اُن دونوں درختوں کے سبب خدائی دعویٰ کرتا تھا
اور ربوبیت کی دلیل اُن دونوں درخت سے دیتا کہ میری ربوبیت کی یہ دلیل ہے پس خلق اللہ اور بھی دونوں
درخت کی کرامت سے فرعون کی ربوبیت کے قائل ہوکے گمراہ ہوتے چلے گئے

بیان تولد ہونا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

ایک رات فرعون نے خواب میں دیکھا کہ وہ دو درخت عالم بالا پر گئے اور سارا عالم ان کے زیر ہوا صبح کو اُٹھکر تمام
حکیموں اور منجموں اور جادوگروں کو بُلا کے پوچھا کہو تو اسکی کیا تعبیر ہے وے بولے ہم اپنی اپنی کتاب میں دیکھتے
ہیں پھر بیان کیا کہ بنی اسرائیل کی قوم سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ مملکت تمہاری دیکھی خراب کرے گا اور سب

لوگ زیر حکم اُسکے ہوں گے مُلک و میراث مال و نعمت کُل اُسکے ہاتھ آوے گا یہ سُنکر فرعون ہراسان ہو کر بولا کب وہ لڑکا
پیدا ہوگا اس تین رات دن میں باپ کی پُشت سے ماں کے رحم میں آوے گا فرعون نے حکم کیا کہ جتنے بنی اسرائیل
ہیں آج سے کوئی اپنی جورو کے ساتھ ہم بستر نہ ہونے پاوے منادی کردو جو عدول حکمی کرے گا اسکو مار ڈالوں گا پس
ایک ایک آدمی بنی اسرائیل کے گھروں میں متعین کیا تب فرعون کے ڈر کے مارے کوئی آدمی اپنی بیوی سے
مباشرت نہ کرتا مگر تقدیر الٰہی سے چارہ نہ تھا باوجود اس تنبیہہ اور تہدید کے ان تین دن کے اندر جو نجومیوں نے
کہا تھا روز معہودہ میں وہ لڑکا یعنے حضرت موسیٰ علیہ السّلام تولد ہوئے شرح اُسکی یہ ہے کہ خاتون نام عمران کی بی بی
تھی وہ بنی اسرائیل کے قوم سے تھی آگے ایک بیٹا اُس سے تولد ہوا نام اُس کا ہارونؑ اور ایک بیٹی نام اُس کا مریم
تھا اور عمران فرعون کے ندیموں میں سے تھا اس دن فرعون کے پاس حاضر تھا بی بی خاتون کو شوق مباشرت کا
ہوا ایسا کہ صبر و قرار جاتا رہا آخر نہ ٹھہر سکی رات کو آٹھ گھڑی کے وقت گھر سے نکلکر فرعون کے دروازے پر جا پہونچی
مرضی الٰہی سے سب دروازے کُھلے ہوے پائے دربان اور نگہبان کو سوتے ہوئے دیکھا اُس دن اللہ تعالیٰ نے
اُن پر خواب کو غالب کیا تھا وہ خاتون بے کھٹکے فرعون کی خوابگاہ میں جا پہنچی اپنے شوہر کو دیکھا کہ فرعون کے نگہبانی پر
کھڑے ہیں فرعون سوتا ہے تب عمران کو اپنی بی بی کو دیکھ کے شوق مباشرت کا زیادہ ہوا وہاں سے سرک کے زن و شوہر
دونوں نے مجامعت سے فراغت کرلی اُسی گھڑی موسیٰؑ اپنے باپ کے صلب سے ماں کے رحم میں آئے بعد اسکے بی بی
خاتون وہاں سے اُٹھکے اپنے گھر کی طرف چلی آئیں پس یہ بھید کسی کو معلوم نہ تھا سوائے رب العالمین کے کہ وہ سر باطن
کی خبر رکھتا ہے جب صبح ہوئی فرعون نے نجومیوں کو بُلا کے پوچھا کہو تو وہ لڑکا پیدا ہوا یا نہیں تب اُنہوں نے کچھ گن کے
کہا کہ وہ لڑکا کل شب گذشتہ کو باپ کے صلب میں سے ماں کے رحم میں آچکا ہے تب فرعون نے چوکیداروں کو حکم کیا کہ
اگر کوئی بھی لڑکا بنی اسرائیل کی قوم میں پیدا ہو تو مار ڈالیو لڑکی کو نہیں اور ستر درم بعوض خون کے اسکے ماں باپ کو دیجیو
پھر ایسا اتفاق ہوا کہ روپیوں کے لالچ سے ماں باپ اپنے بیٹے کو لاکے فرعون کے پاس دیتے فرعون کے حکم سے وہ
بیٹے کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالتے فرعون نے ہر ہر گھر میں بنی اسرائیل کے ایک ایک قبطی کو تعینات کیا اگر بیٹا پیدا ہوتا
تو مار ڈالتا اگر بیٹی پیدا ہوتی تو نہ مارتا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ
سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۔ ترجمہ
اور جب چھڑایا ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے کہ دیتے تم کو بری تکلیف ذبح کرتے تمہارے بیٹے اور جیتی رکھتے تمہاری
عورتیں اور اس میں مدد ہوئی تمہارے رب کی بڑی پس چند سال بنی اسرائیل کو فرعون ملعون نے دُکھ میں رکھا
تھا اور اُنکے بیٹوں کو قتل کرتا اور اُسکی طرف سے عورتیں آکے اُنکی عورتوں کے پیٹ پر ہاتھ پھیرتیں غیر محرم آکے حمل دیکھتے

کہ پیٹ سے ہیں یا نہیں اور حضرت موسیٰ کی ماں حمل سے تھیں ایک دن اتفاق ایسا ہوا کہ وہ روٹی پکاتی تھیں اسوقت
درد زہ ہوا موسیٰ علیہ السلام تولد ہوئے مانند ماہ شب چہاردہم کے انکے نور سے سارا گھر روشن ہوگیا جو انکی طرف دیکھتا
آنکھیں خیرہ ہوجاتیں بعد اسکے فرعون کے لوگ آپہنچے اور حضرت کی والدہ اندیشہ کررہی تھیں کہ یا اللہ اس بچہ کو
میں کہاں لے جاکے چھپاؤں فرعون کے لوگ دیکھکر میرے بچے کو مار ڈالیں گے تو پناہ دے یہ کہتی تھیں آخر تنور کی
آگ میں لڑکے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کے ڈالدیا اور ایک دیگ خالی اسکے اوپر چڑھا دی بعد اسکے فرعون کے لوگوں نے
آکے خاتون کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا کے دیکھا تو کچھ اثر حمل کا نہ پاکے چلے گئے اور خاتون درد فرزندی سے اپنے رونے
لگیں اور طمانچے اپنے گالوں پر مارتی رہیں کہ میں نے کیوں بچے کو چولھے میں ڈالدیا اپنے پاؤں پر آپ تیشہ مارا
اب تو لڑکا جل گیا اگر اسکی ہڈی بھی رہتی تو اس سے اپنے دل مجروح کی دوا کرتی بعد اسکے جب اسکو چولھے کے
اندر دیکھا تو آگ میں ایک سیب ہاتھ میں لئے کھیل رہا ہے یہ حال دیکھکر متعجب ہوئیں اور شکر خدا بجالائیں پس
اسکو تنور میں سے اٹھالیا پھر متفکر ہوئیں کہ لڑکے کو کہاں چھپا رکھوں ایسا نہ ہو کہ فرعون کے لوگ لے جاکے مار ڈالیں

یہ کہکر روتی تھیں تب خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمان ہوا وَاَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا

خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ

ترجمہ اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کی ماں کو کہ اسکو تو دودھ پلا پھر جب تجھکو ڈر ہو اس کا تو تو ڈالدے اسکو دریائے نیل
کے پانی میں اور خطرہ نہ کر اور غم نہ کھا ہم پھر پہنچاویں گے اسکو تیری طرف اور کریں گے اسکو رسولوں سے تب
حضرت کی والدہ یہ بشارت پاکے بہت خوش ہوئیں اور ایک صندوقچہ بنانے کیلئے بڑھئی کی تلاش کو نکلیں فوراً جبرئیل
بصورت بڑھئی کے انکے سامنے آکھڑے ہوئے بولیں تم صندوقچہ بنانا جانتے ہو وے بولے جانتا ہوں تب جبرئیل
انکے گھر میں جاکے ایک صندوقچہ بناکے چلے گئے پس حضرت کی ماں نے انکو خوب دودھ پلاکے حریر کے کپڑے میں لپیٹ کے
صندوقچہ میں رکھ کے قفل کرکے دریائے نیل میں ڈالدیا اور دوسری روایت یہ ہے کہ جب موسیٰ کی ماں چپکے سے
بڑھئی کو گھر میں لائیں اس سے کوئی آگاہ نہ تھا مگر ایک شخص ہمسایہ وہاں کا اس راز سے مطلع تھا حضرت موسیٰ کی والدہ
نے مارے خوف سے ستر دینار بطور رشوت کے دیکر رخصت کیا اور اس سے کہا کہ قسم ہے تم کو اپنے رب کی یہ راز کسی
سے مت کہیو اور بڑھئی کو ستر دینار اجرت اسکی دیکر رخصت کیا اور اس ہمسایہ نے جو بی بی خاتون سے روپیہ لیکر
کھایا تھا جاکے فرعون سے لڑکے کی بات کہدے اور اس سے کچھ لیوے کہ خدمت اور نعمت سے اس کی سرفرازی
ہووے آخر فرعون کے پاس گیا چاہتا تھا کہ بولے اسی وقت زبان اس کی گونگی ہوگئی جب فرعون کے پاس سے
نکل آیا پھر زبان کھل گئی پھر قصد کیا جاکے بولدے پھر گونگا ہوگیا زبان بند ہوئی پھر باہر آیا زبان کھل گئی نقل ہے

کہ اسیطرح سات دفعہ قصد کیا تھا ساتوں دفعہ زبان بند ہو گئی تھی پھر کھلی ہوئی تب اس سے باز آیا اور توبہ کی خدا پر ایمان لایا اور یہ بات بھی کسی سے نہ کہی آخر موسیٰ کی ماں نے موسیٰ کو صندوقچہ میں رکھ کے دریائے نیل میں ڈالدیا اور موسیٰ کی بہن مریم کو کہدیا اے بیٹی تو اس صندوقچہ کو دیکھتی ہوئی پیچھے پیچھے دریا کے کنارے سے چلی جا ایسا نہ ہو کہ تجھکو کوئی دیکھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ترجمہ اور کہدیا اسکی بہن کو اسکے پیچھے چلی جا پھر وہ دیکھتی رہی اسکو اجنبی ہوکر اور انکو خبر نہ ہوئی پس خدا کے حکم سے وہ صندوقچہ پانی پر بہتا ہوا نیل کے دریا سے اس نہر کے اندر سے جو فرعون نے اپنی کوٹھی کے پاس محل کے اندر ایک حوض بنایا تھا وہاں جا ٹھہرا اور اسوقت فرعون اپنی بی بی آسیہ خاتون کو ساتھ لے کر تخت پر بیٹھا تھا نظر اس پر جا گری فرعون بولا اے بی بی کیا چیز پانی پر بہتی ہے دونوں نزدیک جاکے دیکھتے ہیں کہ ایک صندوقچہ ہے فرعون نے چاہا کہ صندوقچے کو اٹھالے اسکے ہاتھ میں نہ آیا کیونکہ فرعون مردود کافر تھا پلید کے ہاتھ سے نہ اٹھا پیچھے آسیہ خاتون نے آکے صندوقچہ کو حوض سے اٹھالیا اور فرعون کے آگے لا رکھا فرعون نے بہتیرا چاہا کہ کھولے مگر اس سے صندوقچہ نہ کھلا آخر آسیہ خاتون مومنہ تھیں دل سے بسم اللہ پڑھ کے فرعون کے سامنے جھٹ کھول دیا اس میں دیکھا کہ ایک لڑکا مہتاب صورت ہے اسکے نور سے سارا گھر فرعون کا روشن ہو گیا یہ دیکھ کے فرعون کے دل میں اسکی محبت آگئی خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو ایسی نیک صورت دی تھی کہ جو کوئی انکی طرف دیکھتا فریفتہ ہو جاتا پس آسیہ خاتون بنی اسرائیل تھیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کی چچیری بہن تھیں اور وہ پہچانتی تھیں اپنے خویش و برادر کو تب فرعون سے بولیں کہ یہ لڑکا تمہارا اور میرا نور چشم ہے اس کو نہ مارنا ہم پالینگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِي وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ ترجمہ اور بولی فرعون کی عورت آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ لڑکا مجھکو اور تجھکو اسکو نہ مارو شاید ہمارے کام آوے یا ہم اسکو کرلیں بیٹا اور وے نہ سمجھتے تھے یعنے خبر نہ تھی کہ وہ لڑکا بڑا ہوکر کیا کریگا لیکن جانتا تھا کہ یہ لڑکا بنی اسرائیل میں سے ہے کسی نے خوف سے ڈالا ہے پر لڑکا نہ مارا تو کیا ہوا یہ سمجھ کے نہ مارا پس فرعون کی ایک بیٹی تھی کہ اسکو بیماری برص کی تھی اس نے آکے دیکھا لڑکا رو رہا ہے اور منہ سے رال گرتی ہے جلدی سے آکے اسکو گود میں اٹھالیا خدا کے فضل سے اور موسیٰ کی برکت سے جب ان کا لعاب لگا اس کا بدن بھلا ہو گیا برص کی بیماری جاتی رہی پس آسیہ خاتون فرعون سے بولی دیکھو یہ لڑکا مبارک ہے اسکے منہ کی رال لگنے سے تمہاری بیٹی کے بدن کا برص جاتا رہا تب فرعون نے اسکو پیار کرکے گودی میں لیا اور دائی دودھ پلانے کو مقرر کی بہت سی دائیاں آئیں اسنے کسی کا دودھ نہ پیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ترجمہ اور حرام کردیا

ہم نے اوپر اُسکے دُودھ دائیوں کا پہلے سے پس خواہر موسیٰؑ وہاں موجود تھیں وہ بولیں میں بتاؤں تمہیں ایک گھر والی کو کہ پالے اسکو واسطے تمہارے اور واسطے اُسکے بہت خیر خواہ ہے فرعون نے کہا لے آ اُسکو تب وہ دوڑیں اپنی ماں کے پاس جا کے بولیں اے ماں میری خدانے مہر کی ہے ہم پر چلو بھائی کو دُودھ پلانے فرعون بُلاتا ہے اُسے معلوم نہیں ہے کہ وہ تمہارا بیٹا ہے اور بہت دائیوں کو بُلایا تھا مگر وہ کسی کا دُودھ نہیں پیتا ہے تم چلو میں نے اجنبی ہو کے تمہاری بات فرعون سے کہی ہے کہ میں دُودھ پلانے والی ایک دائی لا دوں گی تب موسیٰؑ کی ماں خوش ہو کے فرعون کے گھر آئیں دیکھا کہ بہت سی دائیاں جمع ہیں کسی کا دُودھ موسیٰؑ نہیں پیتے ہیں جب اُن کے والدہ نے جا کے گود میں لیا تب دُودھ پینے لگے اور موسیٰؑ کی ماں خوش ہو کر فرعون اور گھر والوں سے کہنا چاہتی تھیں کہ یہ میرا بیٹا ہے تب فوراً اللہ کی طرف سے اُنکے دل میں القا ہوا کہ اے خاتون یہ راز کسی پر مت کھولیو اپنا بیٹا کر کے کسی سے مت بولیو ہامان پلید نے جو وزیر فرعون کا تھا اُسنے کچھ تمّہ اس کا قرینہ قیاس سے دریافت کیا تھا وہاں کھڑا ہو کے دیکھتا تھا تب حضرت کی ماں سے پوچھا اے دائی یہ لڑکا شاید تمہارے بطن سے ہی معلوم ہوتا ہے وہ بولیں نہیں مگر یہ لڑکا میرے دُودھ سے بہت خوش ہے پس فرعون نے اُنسے کہا کہ تم اپنے دُودھ پلانے کی اُجرت ہر روز ایک دینار ہم سے لیا کرو تب موسیٰؑ کی والدہ فرعون سے اُجرت دُودھ پلانے کی مہینے میں تیس دینار لیا کرتیں اور اپنے بیٹے کو دُودھ پلاتیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ترجمہ پھر پہنچا دیا ہم نے موسیٰؑ کو اسکی ماں کی طرف کہ ٹھنڈی رہے اُسکی آنکھ اور غم نہیں کھاوے اور جانے کے وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے ولیکن اکثر اُنکے نہیں جانتے اسی طرح چند روز گذرے ایکدن موسیٰ کو فرعون دیکھ کے خوش ہوا گود میں لیکر مُنہ پر بوسہ دینے لگا حضرت نے ایک ہاتھ سے اس کی ڈاڑھی کو پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے مُنہ پر ایک طمانچہ لگایا فرعون نے اسی وقت غصہ میں آکے حضرت کو مار ڈالنے کا حکم کیا اور بولا کہ شاید یہ وہی لڑکا ہے کہ جس کے ہاتھ سے میرا ملک برباد ہوگا آسیہ خاتونؓ نے کہا اے فرعون تم نہیں جانتے شیرخوار بچوں کا یہی فعل ہے انکو سمجھ بوجھ نہیں ہوتی یہ لڑکا بنی اسرائیل میں سے نہیں ہے جو تم خیال کرتے ہو اور تم نے تو تمام بنی اسرائیل کے لڑکوں کو مار ڈالا ہے پس اس کے آزمانے کے لئے ہامان نے دو طشت زر کہ ایک میں انگارے آگ کے اور دوسرا یاقوت سرخ سے بھر کے حضرت موسیٰ کے سامنے لا رکھا اور بولا اگر لڑکا آگ کی انگیٹھی میں ہاتھ ڈالیگا تو یہ لڑکا بنی اسرائیل میں سے نہیں اور اگر یاقوت کے طشت میں ہاتھ رکھے گا تو وہی لڑکا ہے جو ہمارا دشمن ہے پس موسیٰؑ نے چاہا کہ یاقوت کے طشت میں ہاتھ ڈالیں اسی وقت اللہ کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام نے آکر ان کا ہاتھ پکڑ کے آگ کی انگیٹھی میں ڈالدیا پس حضرت نے ذرا سی آگ پکڑ کے مُنہ میں رکھی کچھ زبان مبارک

جل گئی تھی تب آسیہ خاتونؓ نے فرعون سے کہا کہ تم نے دیکھا کہ بچہ نے آگ پکڑ کے اپنے منہ میں ڈال لی یہی خصائل لڑکوں کے ہیں تب فرعون انکو گود میں لے کر پیار کرنے لگا اور انکے ماں کے حوالے کیا مروی ہے کہ حضرت موسیٰ کی زبان طفولیت میں فرعون کے گھر میں جل گئی تھی صاف گفتگو نہیں کر سکتے تھے جب حضرت بڑے ہوئے تو کر چاکر فرعون کے اپنے ساتھ لیکر شہر میں پھرایا کرتے تھے لقب آپ کا پسر فرعون تھا اور کبھی فرعون ملعون انکا ہاتھ پکڑ کے سامنے بٹھا کے اکثر باتیں علم اور حکمت کی لب شیریں سے اُن کے سنتا اور بہت پیار کرتا جب حضرت کی عمر بیس برس کی ہوئی تب فرعون نے اُن کو بڑی شوکت سے بیاہ دیا اُس میں دو لڑکے پیدا ہوئے اور نام اُن دونوں کا حرتون اور بلقا تھا اور حضرت موسیٰ فرعون کے پاس تیس برس رہے بعد اُس کے شہر مدین کی طرف ہجرت کی اور حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس گئے۔

بیان ہجرت موسیٰ علیہ السلام کا مصر اور مدین کی طرف جانیکا حضرت شعیبؑ کے پاس

ایک دن حضرت موسیٰؑ مصر میں شہر کے اندر قیلولے کے وقت جا کر پھرتے تھے دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں ایک قوم قبطی سے تھا یہ فرعون کے باورچی خانہ کے سرداروں میں تھا اور دوسرا نام اُسکا سامری یہ قوم بنی اسرائیل سے تھا دونوں میں جھگڑا ہو رہا تھا سامری نے حضرت موسیٰؑ کو دیکھکر فریاد کی کہ دیکھو یہ قبطی مجھپر ظلم کرتا ہے میری لکڑیاں ظلم سے چھین لیتا ہے حضرت موسیٰؑ نے قبطی سے کہا کہ تو اسکی لکڑیاں چھوڑ دے قبطی نے حضرت سے کہا کہ یہ لکڑیاں تمہارے باپ فرعون کے باورچی خانہ کے لئے ہیں پھر حضرت نے اُس سے کہا کہ تو اُسے چھوڑ دے اور دوسری لے اُس نے نہ مانا تب حضرت نے قبطی کے سینے پر ایک گھونسا مارا کہ وہ زمین پر گر پڑا اور فوراً جان اُسکی نکل گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قولہ تعالیٰ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ترجمہ اور موسیٰ آیا شہر کے اندر جس وقت بے خبر ہوئے تھے وہاں کے لوگ پس پائے اسمیں دو مرد لڑتے یہ اسکے رفیقوں میں اور وہ اُسکے دشمنوں میں تھا پس فریاد کی موسیٰ کے پاس اس نے جو تھا اُسکے رفیقوں میں اُس شخص سے جو تھا اُسکے دشمنوں میں پس مکہ مارا اسکو موسیٰ نے پس تمام کیا اُسکو اور وہاں کوئی قبطی برادر اس کا نہ تھا پس حضرت موسیٰؑ نے سامری کو دھنسے بھگا دیا کہ تو یہاں سے نکل جا نہیں تو تمہارا دشمن قبطی تم کو پکڑ لیجائیگا بعد اُسکے موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں تضرع اور زاری کی اپنے گناہ کی قبطی کو مار ڈالنے کے سبب سے قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ترجمہ

کہا موسیٰ نے اے رب برا کیا میں نے اپنی جان کا سو بخش مجھکو پس اسکو بخشدیا بیشک وہی ہے بخشنے والا مہربان بعد اسکے قبطی سب آئے اُس سردار قبطی کو موا دیکھا فرعون کے پاس اُسکی خبر پہنچائی فرعون بولا قاتل کو پکڑ لاؤ سبھوں نے تلاش کیا نہ ملا قبطی کو لے جا کے دفن کیا اگرچہ فرعون کافر تھا مگر عدل و انصاف ظالم و مظلوم کا کیا کرتا پس قاتل اُسکا نہ پا کے خاموش رہا پھر دوسرے دن حضرت موسیٰ نے صبح کو اُٹھکر شہر میں جا کے دیکھا پھر دوسرا قبطی اُسی سامری کو جاوبر گذر مار رہا ہے بمصداق اس آیت کے فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَ مَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ترجمہ پھر صبح کو اُٹھا موسیٰ اس شہر میں ڈرتا ہو خبر لیتا پھر جس نے کل مدد مانگی تھی موسیٰ سے اس سے فریاد کرتا ہے اور اُسکو کہا موسیٰ نے مقرر تو گمراہ ہے صریح یعنی تو ہر روز ظالموں سے الجھتا ہے اور مجھکو لڑواتا ہے پھر جب چاہا کہ ہاتھ ڈالے اُس پر جو دشمن تھا ان دونوں کا بول اُٹھا اے موسیٰ کیا چاہتا ہے تو کہ خون کرے میرا جیسے خون کر چکا ہے تو کل ایک جی کا تو یہی چاہتا ہے کہ زبردستی کرتا پھرے ملک میں اور نہیں چاہتا ہے کہ ہووے تو ملاپ کرنے والا پس جب موسیٰ نے اس قبطی ظالم کو مارنا چاہا سامری مظلوم تھا اُس نے جانا کہ زبان سے مجھپر غصہ کیا ہاتھ بھی چلاویں گے وہ کل کا خون چھپا ہوا تھا کہ کس نے کیا آج اسکی زبان سے مشہور ہوگیا کہا اے موسیٰ آج بھی تم مارا چاہتے ہو جیسا کل ایک قبطی کو مار ڈالا تھا تم جبار ہو اس ملک میں پس دوسرا قبطی سامری سے یہ بات سُنکے دوڑا فرعون کے پاس کہ کل کی بات کہدیوے کہ موسیٰ ہی نے خون کیا ہے کل قبطی کا تس پیچھے موسیٰ ڈرتے ہوئے مکان کی طرف گئے نہ جانے مجھکو فرعون کیا کریگا وہ ظالم بھی ہے عادل بھی ہے اپنے بیٹے کی رعایت نہیں کرتا قصاص لیتا ہے اپنی ماں سے مخفی یہ باتیں کہہ رہے تھے اُسیوقت ایک شخص نے آکے خبر دی کہ اے موسیٰ تم کو فرعون مار ڈالنے کی فکر میں ہے اُس قبطی کا قصاص تم سے لے گا تم اس شہر سے نکلجاؤ تب بچو گے میں تمہارا خیر خواہ ہوں تم کو سنا دیا اور خبر دینے والا فرعون کا چچیرا بھائی مومن مسلمان ایمان والا تھا قولہ تعالیٰ وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ اور ہر ایک شہر کے پرے سرے سے دوڑتا آیا کہا اے موسیٰ دربار والے مشورت کرتے ہیں تجھپر کہ تجھکو مار ڈالیں تو نکلجا یہاں سے میں تیرا بھلا چاہنے والا ہوں پھر نکلا موسیٰ وہاں سے اپنی والدہ کو چھوڑ کر ڈرتا خبر لیتا ہوا کہا اے پروردگار نجات دے مجھکو قوم ظالموں سے پس حضرت موسیٰ مصر سے نکلکر

طرف شہر مدین کے گئے کہتے ہیں کہ مصر سے دس کوس کی راہ سے شہر مدین اور بعضوں نے کہا سات دن کی راہ موسیٰؑ اُس شہر کو گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ۖ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ترجمہ اور جب متوجہ ہوا موسیٰؑ طرف مدین کے کہا نزدیک ہے پروردگار میرا یہ کہ دکھاوے مجھکو راہ سیدھی یعنی حضرت موسیٰؑ مدین کی کی راہ سے واقف نہ تھے اللہ سیدھی راہ لے گیا اور جب پہنچا مدین کے پانی پہ پانی اوپر اُسکے ایک جماعت لوگوں کی کہ پلاتے تھے پانی مواشی کو اور پائیں اُنکے سوا دو عورتیں رُکی کھڑی بولا تم کو کیا کام ہے بولیں ہم نہیں پلاسکتے پانی جب تک پھر آویں چرواہے اور ہمارا باپ بوڑھا ہے بڑی عمر کا یعنے وہ شرم و حیا سے کنارے کھڑی تھیں بکریاں ایک طرف لیکر اور اُنکو قوت نہ تھی کہ بھاری ڈول سے پانی اُٹھاکے بکریوں کو پلاویں حضرت موسیٰؑ اُس میدان میں جا پہونچے دیکھا کہ دو عورتیں چند بکریاں دُبلی لیکر چاہ کے کنارے کھڑی ہیں حضرت نے پوچھا تم کون ہو یہاں کیوں کھڑی ہو بولیں ہم بکریوں کو پانی پلانے آئی ہیں ہم کو زور نہیں کہ ہم اس پتھر کو سر چاہ سے اُٹھاکے بکریوں کو پانی پلاویں کیونکہ اس پتھر کو اُٹھانے کو چالیس آدمی چاہئیں اور ہمارا باپ بوڑھا ضعیف ہے قوت نہیں کہ یہاں آکے پانی پلاوے اسلئے ہم پاسبانوں کے انتظار میں کھڑے ہیں کہ ہم کو آکے پانی اُٹھادیویں جب حضرت نے یہ بات سُنی مہربانی سے اُس پتھر کو سر چشمہ سے اُٹھاکر پانی اُنکی بکریوں کو پلادیا بعد اسکے چونکہ راہ کے تھکے ماندے بھوکے پیاسے ایک درخت سایہ دار کے تلے جا بیٹھے اور خدا سے مناجات مانگی آلہی مجھکو کچھ کھانے کو دے میں بھوکا ہوں حق تعالیٰ فرماتا ہے فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ترجمہ پس اُسنے پلادیا اُن کے جانوروں کو پھر ہٹ کر آیا چھاؤں کی طرف بولا اے رب تو نے جو اتاری ہے میری طرف اچھی چیز سے میں اُسکا محتاج ہوں پس دونوں بیٹیاں حضرت شعیبؑ کے پاس جاکے بولیں ایک جوان اجنبی نے آکے کنوئیں کے منہ پر سے اس پتھر کو اُٹھاکے پھینکا اور پانی بھر کے ہماری بکریوں کو پلادیا اور ایک درخت سایہ دار کے تلے جا بیٹھا جب تعریف قوت موسیٰؑ کی اپنے باپ سے بیان کی حضرت شعیبؑ یہ سُن کے بولے اے بیٹا جلدی جاکے اُسے لا پانی بھرنے کی اُجرت ویں حق ادا کریں تب حضرت شعیبؑ کی بڑی بیٹی صفورا حضرت موسیٰؑ کو لانے گئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ ۖ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ترجمہ پس آئی اُن کے پاس ایک اُن دونوں میں سے چلتی شرم سے کہا تحقیق میرا باپ بلاتا ہے تجھکو کہ دیوے تجھکو مزدوری اُسکی کہ پانی پلایا تو نے واسطے ہمارے پس حضرت موسیٰؑ چونکہ سات رات دن کے بھوکے پیاسے تھے وہاں سے اُٹھکر

صفورا کے ساتھ صفورا آگے اور حضرت اُنکے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے صفورا سے کہا اے صاحبزادی میں آگے چلوں تو
پیچھے میرے چل کیونکہ پیچھے سے غیر محرم عورت کا پاؤں دیکھنا گناہ ہے صفورا بولیں تم ہمارے گھر کی راہ نہ جانوگے
اسلئے میں آگے چلتی ہوں حضرت نے کہا اگر میں راہ بھولونگا تو تم پیچھے سے بتا دیجیو اس بات سے صفورا نے معلوم کیا
کہ یہ شخص بڑا نیک مرد پارسا ہے پس موسیٰؑ آگے آگے چلے وہ پیچھے چلیں راہ بتاتی ہوئیں تب شعیبؑ کے پاس جا کے
سلام علیک کیا جواب سلام کا کہہ کے حضرت شعیبؑ نے اُنکو اپنے سامنے بٹھایا اور احوال پرسان ہوئے تب موسیٰؑ
جو کچھ احوال مصر کا اپنا تھا فرعون اور قبطی کا سب بیان کیا حضرت شعیبؑ نے کہا کچھ اندیشہ مت کرو قولہ تعالیٰ
فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ پس آیا موسیٰؑ شعیبؑ کے پاس
اور بیان کیا اوپر اُسکے قصہ کہا مت ڈر نجات پائی تو نے قوم ظالموں سے اسکے بعد شعیبؑ کی بیٹی جو موسیٰؑ کو ہمراہ
کر کے لائی تھی وہ اپنے باپ سے بولی چنانچہ قولہ تعالیٰ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَیْرَ
مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ترجمہ بولی اُن دونوں میں ایک اے باپ اس کو نوکر رکھ لے البتہ بہتر نوکر ہے
جو تُو رکھا چاہے وہ جو زور آور ہو امانت دار حضرت شعیبؑ نے کہا اے بیٹی بھلا تم نے ان کا زور دیکھا کنوئیں سے
پانی بھرنے میں امانت دار کیونکر جانا تم نے وہ بولیں راہ میں ہم نے انکی چال اور گفتگو سے معلوم کیا تب شعیبؑ نے
اس بات کو تسلیم کیا اور حضرت موسیٰؑ سے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ
عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ سَتَجِدُنِیْۤ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ترجمہ کہا شعیبؑ نے موسیٰؑ سے میں چاہتا ہوں کہ بیاہ دوں تجھکو ایک بیٹی ان
دونوں میں سے اپنی اس پر کہ تو میری نوکری کرے آٹھ برس پھر اگر تُو پورا کرے دس برس تو تیری طرف سے اور میں
نہیں چاہتا کہ تجھپر تکلیف ڈالوں تو مجھکو آگے پاوے گا نیک بختوں میں سے اگر اللہ نے چاہا اور موسیٰ علیہ
السلام نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ
وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ترجمہ کہا موسیٰؑ نے شعیبؑ سے یہ ہو چکا ہے میرے تیرے درمیان میں جونسی مدت ان
دونوں میں سے پوری کر دوں سو زیادتی نہ ہو مجھپر اور اللہ پر بھروسا ہے اس کا جو ہم کہتے ہیں یعنے حضرت موسیٰؑ
نے کہا شعیبؑ سے کہ آٹھ برس کے بیچ میں مجھکو اختیار ہے چاہوں آٹھ برس نوکری کروں یا دس برس لیکن
ایسا نہ ہو کہ تم اپنے قول سے پھر جاؤ شعیبؑ بولے یہ مومن کا کام نہیں کہ اپنے قول سے پھر جائے غرض شعیبؑ
نے آٹھ برس کے اقرار سے اپنی بیٹی کے مہر کے عوض اُنکی بکریاں چرانے کو حضرت موسیٰؑ سے لکھوا کے اپنی بیٹی کو
اُن سے بیاہ دیا تاکہ دونوں پر نکاح درست ہو بمصداق اس حدیث کے اُعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُهٗ

یعنے ادا کرو اُجرت مزدور کی آگے اُسکے کہ خشک ہووے عرق پیشانی کا اُسکی اب اس حدیث سے لازم آتا ہے کہ اُجرت نوکر کی جلدی ادا کرنا واجب ہے اب اگر ہزار قطرے مزدور کی پیشانی سے نکل آویں اور خشک ہوں تو بھی کوئی اس کا غور نہیں کرتا ہے غرض شعیبؑ نے جب اپنی بیٹی کو حضرت موسیٰؑ کے سپرد کیا اور ایک عصا جبرئیلؑ نے بہشت سے لاکے حضرت آدمؑ کو دیا تھا وہ عصا حضرت شعیبؑ کے ورثے میں پہنچا تھا اپنی بیٹی سے کہا کہ یہ عصا لائق پیغمبر مرسل کے ہے موسیٰ کو دیا چاہیئے تب عصا لے جاکے حضرت موسیٰؑ کے سامنے رکھدیا اور کہا کہ اے موسیٰؑ اگر تم اس عصا کو زمین سے اُٹھا سکو گے تو تم کو دونگا حضرت نے یہ سُنکے جلدی سے عصا ہاتھ میں اٹھا لیا یہ کرامت دیکھکر شعیبؑ نے اُن سے کہا کہ اے موسیٰؑ شاید تم کو اللہ تعالیٰ پیغمبر مرسل کرے گا اور ایک بات میں تم سے کہتا ہوں سُنو زنہار فلانے میدان میں بکری چرانے کو مت جائیو وہاں اژدھے بہت ہیں بکریوں کو کھا جاینگے آخر اُس میدان میں بکریاں لے گئے جس میدان میں اژدہا تھا اور حضرت شعیبؑ نے منع فرمایا تھا پس موسیٰؑ نے بہتیرا چاہا کہ بکریوں کو سانپوں کی جگہ سے روکیں آخر روک نہ سکے بکریاں وہاں جاکے چرنے لگیں حضرت ناچار ہوکر وہاں سے ایک پُشتہ پر جاکے بیٹھے اور عصا پہلو میں رکھ کے بولے اے عصا خبردار اگر اژدہا یہاں آوے تو مار ڈالیو تاکہ بکریوں کو کھانے نہ پاوے نگہبان رہیو یہ کہکر سو گئے اور نیند آگئی بعد ایک لحظہ کے اژدہا اپنی جگہ سے نکل کر بکریوں کو کھانے آیا پس وہ عصا حضرت کا مثال اژدہے کے بن کر اژدہے کو مار ڈالا حضرت موسیٰؑ جب نیند سے اُٹھے کیا دیکھتے ہیں کہ اژدہا مُردہ پڑا ہے خوش ہوکے بکریاں لیکر گھر چلے آئے یہ بات اپنے سُسر حضرت شعیبؑ سے جاکے کہی اے حضرت وہ اژدہا جو حضور نے فرمایا تھا خدا کے فضل سے اُس میدان میں مارا گیا پس شعیبؑ کو یقین ہوا کہ موسیٰؑ پیغمبر مرسل ہونگے کہتے ہیں کہ جب موسیٰؑ نے چار برس شعیبؑ کی بکریاں چرائیں پانچویں سال میں شعیبؑ نے کہا اے موسیٰؑ تمہارے اقبال سے اگر اس سال ہماری بکریاں بچہ نر جنیں گی تو تم کو دیڈالیں گے پس خدا کی مرضی سے وہی ہوا کہ سب بکریاں نر جنیں اُنہیں کو دے ڈالے چھٹے سال میں پھر فرمایا اس سال اگر مادہ جنیں گی تو تم کو دیڈالینگے فضل الٰہی سے سب مادہ جنیں اور حضرت کو ملیں پھر ساتویں سال میں فرمایا اگر اس سال میں بچہ سیاہ جنیں گی وہ بھی تم کو ہبہ کریں گے آخر وہی ہوا پھر آٹھویں سال میں فرمایا اگر اس برس بچہ ابلق جنیں گی تو تمہاری ہیں مرضی الٰہی سے وہی جنیں سب اُنکو ملیں ایسا کہ موسیٰؑ کی بکریاں شعیبؑ کی بکریوں سے دُونی ہوگئیں پس دس سال حضرت موسیٰؑ نے عوض مہر کے شعیبؑ کی بکریاں چرائیں بعد اسکے شعیبؑ نے کہا اُنسے اے موسیٰؑ یہ سب بکریاں اور لونڈی باندی مال و متاع اور صفوراکو میں نے تمہاری ملک کر دیا اب تمہارا جہاں جی چاہے وہاں جاؤ ان کو لیجاؤ میں اس میں مانع نہیں ہوں

بیان مراجعت موسیٰ کی شہر مدین سے طرف مصر کے اور درجہ رسالت کو پہنچنا اور فرعون کو دعوت کرنا خدا کی طرف بارشاد جناب باری کے

ایک روز موسیٰؑ کو تمنا ہوئی کہ مصر میں جاکے اپنی والدہ کی خدمت سے مشرف ہوویں اپنے بھائی ہارون سے بھی ملاقات کریں تب اپنے سسر سے رخصت ہو کر صفورا اور لونڈی باندی اور بھیڑ بکری مال و اسباب سب لیکر مصر کو چلے جب مدین سے ایک منزل راہ نکل گئے بیابان رات ہوئی مقام کیا اور بکریوں کو ایک جگہ باندھ دیا اور بی بی صفورا پیٹ سے تھیں درد زہ ہوا اتفاقاً مرضی الٰہی سے اسوقت ایک ایسی ہوا اور آندھی کا طوفان آیا کہ تمام عالم اُن پر اندھیرا ہو گیا اور آسمان گرجنے لگا ایک عالم نے اُس دم آرام نہ کیا پانی برسنے لگا اور سخت سردی پڑنے لگی تب حضرت موسیٰ آگ نکالنے کو چقماق جھاڑنے لگے آگ نہ نکلی ناچار ہو کر غصے سے چقماق زمین پر پھینک مارا پس خدا کے حکم سے اُس چقماق نے موسیٰؑ سے کہا اے موسیٰ مجھکو خدا کا حکم نہیں کہ تم کو آگ دوں تب حضرت یہ سنکے اُس سے باز آئے اور آگ کے لیے متفکر ہوئے اور چاروں طرف دیکھنے لگے مرضی الٰہی سے طور کی جانب ایک شعلہ آگ کا نظر آیا وہ آگ نہ تھی بلکہ خدا کا نور تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ نَارًا قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ترجمہ پس جب پوری کر چکا موسیٰ وہ مدت اور لیکر چلا اپنے گھر والوں کو دیکھی کوہ طور کی طرف ایک آگ کہا اپنے گھر والوں کو ٹھہر رہو یہاں میں نے دیکھی ہے ایک آگ شاید لے آؤں تمہارے پاس وہاں سے کچھ خبر یا انگارا آگ کا شاید تم تاپو پھر جب پہنچا اسکے پاس قولہ تعالیٰ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِن شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَن يَا مُوسَىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ترجمہ پھر جب پہنچا موسیٰ اُس آگ کے پاس آواز آئی میدان کے داہنے کنارے سے برکت والی زمین اس درخت سے کہ اے موسیٰ میں ہوں اللہ جہان کا رب پھر کہا إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي

ترجمہ پھر کہا تحقیق میں ہوں پروردگار تیرا پس اتار ڈال دونوں جوتیاں اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کہ نام اُس کا طویٰ ہے اور میں نے پسند کیا تجھکو پس سن جو کچھ کہ وحی کی جاتی ہے تحقیق میں ہی ہوں اللہ نہیں کوئی معبود مگر میں ہوں پس عبادت کر میری اور قائم رکھ نماز کو واسطے یاد میری کے منقول ہے کہ جب حضرت موسیٰ

مدین سے مصر کو آنے لگے عورت اور بکریاں ساتھ لیکر جنگل میں رات کی سردی میں راہ بھولے اور عورت کو جننے کا درد ہوا دور سے آگ نظر آئی طور پر وہ آگ نہ تھی وہ اللہ کا نور تھا اپنی عورت سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو میں تمہارے لئے آگ لاؤں تب موسیٰ علیہ السلام اپنے عیال کو یہاں رکھ کے صرف عصا ہاتھ میں لے کر طور کیطرف گئے جب وہ نزدیک پہونچے ایک درخت سبز دیکھا کہتے ہیں کہ وہ درخت عناب کا تھا یعنے بیر کے درخت کے مثل اور اوپر سے نیچے تک اس پر نور تھا موسیٰؑ نے جانا کہ یہ آگ ہے پس جھاڑ کاٹ کے سرے پر باندھ کے عصا کے اس درخت کے سر پر رکھدیا تاکہ آگ سلگے اور اس میں پکڑے پس وہ نور درخت کا شاخ سے دوسری شاخ پر اور دوسری سے تیسری پر چلا جاتا تھا بھاگتا ہوا غرض جہاں عصا رکھدیتے اس پر آگ نہیں سلگتی تب حضرت موسیٰؑ اس سے مایوس ہوئے اور اللہ کے حکم سے جب نعلیں اپنے پاؤں سے نکالے اسوقت دونوں نعلیں دو بچھو ہو گئے کہتے ہیں کہ موسیٰؑ سے کوہ طور کی طرف جاتے وقت صفورا نے انسے کہا تھا کہ خبردار اس میدان میں سانپ اور بچھو بہت ہیں اچھی طرح سمجھ بوجھ کے جائیو حضرت موسیٰؑ بولے میرے پاؤں میں نعلین ہیں اور ہاتھ میں عصا مجھکو کیا ہے جب ان پر اعتماد کیا خدا کے حکم سے دو نعلیں دو بچھو ہوئے یہ دیکھکر حضرت موسیٰؑ ڈر گئے وہیں آواز آئی حق تعالیٰ نے

فرمایا وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ۝ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ۝ قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ۝ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ۝ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ۝

ترجمہ اور کہا اللہ نے اے موسیٰؑ یہ کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ میں بولا یہ میری لاٹھی ہے اس پر ٹیکتا ہوں اور اس سے پتے جھاڑتا ہوں اپنی بکریوں پر اور اس سے میرے کتنے کام ہیں کہا ڈالدے اے موسیٰؑ پس ڈالدیا اسکو پس ناگہاں وہ سانپ تھا دوڑتا پھرتا کہا اس کو پکڑے اے موسیٰؑ اور مت ڈر پھر کردینگے اسکو پہلے حال پر یعنے پھر لاٹھی ہوجاویگی پھر جب پکڑا موسیٰؑ نے اسکو پس اللہ کے حکم سے عصا ہوکر ہاتھ میں آیا اللہ نے اس عصا کو قرآن شریف میں ایک جگہ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ اور ایک جگہ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ اور ایک جگہ كَأَنَّهَا جَانٌّ فرمایا اسلئے کہ پہلے دیکھنے ہی سانپ کا سا معلوم ہوتا تھا دوڑتا پھرتا اور بزرگی میں ثعبان کے مانند اور صورت میں مانند جان کے یعنی سانپ کی شکل یہ تینوں صفتیں اس میں تھیں خبر ہے کہ جب عصا ثعبان کے مانند ہوتا بڑا اژدہا بنتا تو بہتر پاؤں موٹے مثال ہاتھی کے اور سات سو دانت نکل آتے اور شہین بدن کی مثال نیزے کے ہوتیں اگر پتھر پر لگائے تو پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے پھر کہا اللہ نے اے

موسیٰؑ اُسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ ترجمہ اے موسیٰؑ بیٹھا اپنے ہاتھ

اپنے گریبان میں کہ نکل آوے سفیدی بغیر برائی کے اور ملا اپنی طرف اپنا بازو ڈر سے تا سانپ کا ڈر جاتا رہے پس وہ دو دلیلیں ہیں تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اسکے سرداروں پر تحقیق وہ ہیں قوم فاسق پس حضرت موسیٰؑ نے خدا کے فرمانے سے گریبان میں ہاتھ ڈالا اس میں ایک سفیدی ہتھیلی پر نظر آئی اور مثل آفتاب روشن کے ظاہر ہوا اسی کا نام ید بیضا ہے اُس کی روشنی سے جہاں روشن ہو جاتا اور نور اس کا آفتاب پر غالب ہو جاتا حق تعالیٰ نے دو معجزے حضرت موسیٰؑ کو دیئے تھے ایک عصا اُس سے ہزار طرح کے معجزے ہوتے تھے اور دوسرا ید بیضا تھا اُس سے ایک عالم روشن ہوتا اُن دو معجزوں سے خلائق اُن پر ایمان لاتی حکم ہوا اے موسیٰؑ مصر میں جا فرعون کے پاس قولہ تعالیٰ اِذْ نَادٰهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ ترجمہ جب پکارا اسکو رب نے پاک نالے میں جس کا نام طویٰ ہے اے موسیٰؑ جا فرعون کے پاس اُسنے سر اٹھایا ہے پس اسکو کہہ تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنورے اور راہ بتاؤں تجھکو تیرے رب کی طرف پس تجھکو ڈر ہو کہا موسیٰؑ نے اے رب عیال اور بکریاں میری بیابان میں پڑی ہیں اور وہاں کوئی نہیں یہ سب چھوڑ کر مصر میں کیونکر جاؤں ندا آئی اے موسیٰؑ میں نے بہشت سے حوریں بھیجیں تیری عورت کے پاس کہ خدمت کریں بچے کی اور دودھ پلاویں اور بھیڑیئے نگہبان ہیں تیری بکریوں کے تو خاطر جمع رہ اندیشہ مت کر میں نگہبان ہوں تیری عورت کا اور بکریوں کا تو مصر میں جا فرعون کے پاس موسیٰؑ نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ وَاَخِىْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّىْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِىَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِىْٓ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝ ترجمہ موسیٰؑ نے کہا اے رب میں نے خون کیا ہے ان میں سے ایک جی کو سو ڈرتا ہوں کہ مجھکو مار ڈالیں اور میرا بھائی ہارونؑ اسکی زبان چلتی ہے مجھ سے زیادہ سو اسکو بھیج ساتھ میرے مدد کو مجھکو سچا کرے میں ڈرتا ہوں کہ مجھکو جھوٹا کریں فرمایا اے موسیٰؑ زور دیں گے ہم تیرے بھائی سے اور دینگے تم کو اُن پر غلبہ پھر وہ پہنچ نہ سکیں گے تم تک ہماری نشانیوں سے تم اور جو تمہارے ساتھ ہو اوپر رہو گے تب موسیٰؑ نے پانچ حاجتیں اللہ سے مانگیں قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ ۝ وَيَسِّرْ لِىْٓ اَمْرِىْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِىْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِىْ ۝ وَاجْعَلْ لِّىْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِىْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِى ۝ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِىْ ۝ وَاَشْرِكْهُ فِىْٓ اَمْرِىْ ۝ كَىْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۝ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝ ترجمہ کہا موسیٰؑ نے اے رب کشادہ کر سینہ میرا کہ جلدی خفا نہ ہوں اور آسان کر کام میرا سخت اور گرہ کھول میری زبان سے کہ لوگ سمجھیں میری بات زبان حضرت

موسیٰ کی لڑکائی میں جل گئی تھی صاف نہ بول سکتے تھے اسلئے اللہ سے دُعا مانگی الٰہی زبان میری کھولدے اور میرے واسطے وزیر کر میرے بھائی ہارون کو میری اہل سے مضبوط کر اُسکے ساتھ میری قوت کو اور شریک کر اُسکو میرے کام کا یعنے پیغمبری میں کہ تیری ذات پاک کا بیان کریں ہم بہت اور تیری یاد بہت تحقیق تو ہی ہے ہم کو دیکھنے والا اللہ نے فرمایا قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَکَ یٰمُوْسٰی ترجمہ کہا اللہ نے ملا تجھکو تیرا سوال اے موسیٰ دل تیرا روشن کیا اور کام تیرا آسان ہوا اور زبان تیری فصیح ہوئی اور تیرے بھائی کو تیرا وزیر کیا اب جا فرعون کے پاس اُسنے سر اٹھایا ہے پس موسیٰ نے جب سوال کیا اللہ سے تب پایا اور ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ و آلہٖ اصحابہ وسلم کو بے مانگے ہوئے اللہ نے سب کچھ عنایت کیا علم لدنی ان کو حاصل تھا اور انکی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ترجمہ کیا ہم نے نہیں کھول دیا تیرا سینہ اے محمد اگرچہ تو نے مجھ سے نہیں چاہا تھا کہ علم اور حکمت سے پر ہے اور اتار رکھا ہم نے تجھ سے تیرا بوجھ جس نے توڑی تھی پیٹھ تیری اور بلند کیا ہم نے تیرے واسطے ذکر تیرا پیغمبروں میں اور فرشتوں میں نام تیرا بلند کیا اور ابراہیم خلیل اللہ نے بھی اللہ سے حاجت مانگی تھی جب مکہ کی بنا شروع کی تھی قولہ تعالیٰ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ترجمہ اور جب اٹھانے لگے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بنیادیں اس گھر کی یعنے مکہ کی تب کہا اے رب قبول کر ہم سے تحقیق تو ہی ہے سننے والا جاننے والا اور کہا رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ ترجمہ یارب مجھکو اور میرے ماں باپ کو معاف کر گناہ سے جب ابراہیم خلیل اللہ نے اللہ سے مانگا تب سب کچھ ملا اور ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو بے مانگے اللہ نے سب کچھ عنایت کیا تھا اور اُن کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ ترجمہ تو کہ بخشے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم واسطے تیرے جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہوا یس آدم علیہ السلام کو بخشا اُن کی زلت سے تجھکو شفیع لانے سے اور امت کو بخشا تیری شفاعت سے خلاصہ یہ ہے کہ موسیٰ کے چاہنے سے اُنکے بھائی ہارون کو ان کا وزیر کیا اور ہمارے سردار جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے بےخواستہ چار یار کو اُن کا وزیر کیا اور اسی طرح ہر پیغمبر نے اپنے اپنے مقصد کو خدا سے مانگ لیا تھا اور ہمارے پیغمبر کو خدا نے بے مانگے سب کچھ عنایت کیا غرض موسیٰ اور اُنکے بھائی ہارون کو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْکَ بِاٰیٰتِیْ وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِکْرِیْ اِذْهَبَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَکَّرُ اَوْ یَخْشٰی قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَآ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی فَاْتِیٰهُ

الی آخرہٖ ترجمہ جا تو اور تیرا بھائی میری نشانیاں لیکر اور سستی نہ کرو میری یاد میں جاؤ طرف فرعون کے اُسنے سر اُٹھایا
ہے اور کہو اُس سے بات نرم شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈرے کہا دونوں نے اے پروردگار ہمارے تحقیق ہم ڈرتے ہیں
یہ کہ زیادتی کرے اوپر ہمارے یا جوش میں آوے کہا مت ڈرو تحقیق میں تمہارے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا
ہوں پس جاؤ اُس کے پاس اور کہو ہم دونوں رسول ہیں تیرے رب کے سو بھیجدے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل
کو اور مت عذاب کر اُنکو ہم آئے ہیں تیری پاس نشانی لیکر تیرے رب کی اور سلامتی اوپر اُس شخص کے ہے جو پیروی کرے ہدایت
کی وحی کیگئی ہے طرف ہمارے یہ کہ عذاب اوپر اُس شخص کے ہے جو جھٹلاوے اور مُنہ پھیرے بہتر یہ ہے کہ تو ایمان لا اور دین
باطل چھوڑ دے تو تجھکو تین چیزیں ملینگی ایک جوانی اور بادشاہی مشرق سے مغرب تک اور تیری عمر دراز ہوگی
تاکہ تو بادشاہی کرے دنیا میں اللہ نے رسول کر کر موسیٰ علیہ السلام کو تمام علم اور حکمت کی باتیں اُس میدان
مقدّس میں کوہ طور پر سکھلا کے مصر میں فرعون کے پاس جانے کا حکم کیا تب موسیٰ علیہ السلام یہاں سے اپنے قبیلہ
بی بی صفورا کے پاس جنکو اُس میدان مذکورہ میں چھوڑ گئے تھے آکے دیکھتے ہیں کہ ایک لڑکا اُنسے تولد ہوا ہے اُن
کی خدمت میں اللہ نے حوران بہشت مقرر کیں اور بھیڑیئے اور شیر اُنکی بکریوں کی پاسبانی کر رہے ہیں تب حضرت
نے احوال نبوت کا اور جو گفتگو اللہ سے کوہ طور پر ہوئی تھیں اور فرعون علیہ اللعنہ کی طرف جانے اور اُسکو ہدایت
کرنے کا جو حکم ہوا تھا سب صفورا سے بیان کیا وہ بولیں تم جاؤ اور خدا کے امر میں دیر نہ کرو جلدی جا کے اُسے خدا کا
پیغام پہنچاؤ تب حضرت جو اسباب لوازمہ اپنا تھا صفورا کے پاس رکھ کے صرف عصا ہاتھ میں لیکر خدا کو یاد کر کر مصر کو
روانہ ہوئے عشا کے وقت جا کے شہر میں داخل ہوئے اور اپنے گھر جا کر دستک دی بہن اُن کی مریم نے گھر سے نکلکر
پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو حضرت نے کہا میں مسافر ہوں تب مریم اپنی ماں سے جا کر بولیں اے اماں جان
ایک مسافر مہمان دروازے پر آیا ہے وہ بولیں جلدی جا کے دروازہ کھول دے اور اُسے لا کے کھانا کھلا موسیٰؑ یہ
سُنکر صورت اپنی اجنبی کی سی بنا کر بچھونے کے کنارے پر جا بیٹھے بعد اُسکے ہارونؑ اور اُنکے والد عمران اُن دونوں
نے حضرت کو آکے دیکھا لیکن قول صحیح یہ ہے کہ اُسوقت اُنکی بہن اور والد اُن کے انتقال کر گئے تھے والدہ نے
آکر دروازہ کھول دیا بچھونا اور چراغ اور کھانے کو نمک اور روٹی لادی موسیٰؑ کھانے کو کھا رہے تھے تب ہارونؑ
نے آکے اپنی ماں کو پوچھا یہ کون ہے وہ بولیں مسافر مہمان ہے ہارونؑ نے آکے دیکھا کہ حضرت موسیٰؑ ہیں تب اپنی
ماں سے بولے واہ یہ تو میرا بھائی موسیٰؑ ہے یہ کہہ کے گلے مل کے رونے لگے اور حضرت موسیٰؑ کی ماں بھی بہت رونے
لگیں تب موسیٰؑ اپنی والدہ کے قدمبوس ہو کے تسلّی دینے لگے اور ہارون نے حضرت سے پوچھا اے بھائی میں نے
سُنا ہے کہ تم نے شہر مدین میں حضرت شعیبؑ کی بیٹی سے بیاہ کیا ہے اور وہاں بہت دن رہے ہو حضرت نے

کہا ہاں میں نے وہاں شادی کی اور ایک خوشخبری تم کو میں دیتا ہوں کہ خدا نے مجھکو پیغمبر کر کے فرعون کیطرف بھیجا ہے
اور بیواسطہ کوہ طور پر مجھ سے کلام کیا ہارون اس بات کو سنکر بہت خوش ہوئے جلدی سے اُٹھکے تعظیم کی اور دست
بوس ہوئے اور خدمت میں حاضر رہے حضرت نے انسے کہا کہ اے بھائی تم کو بھی اللہ نے میری پیغمبری میں شریک کیا
ہے چلو فرعون کے پاس چلیں اور اُس مردود کو خدا کی طرف دعوت کریں راہ بتاویں خدا نے دو معجزے مجھکو عنایت
کئے ہیں ایک تو یہ عصا اگر میں اس کو زمین پر ڈالوں تو اژدہا بن کر سارے کفاروں کو مصر کے کھا جائے گا اور
جو میں کہونگا سو اللہ کے فضل سے ہزار طرح کے معجزے اس عصا سے ہوں گے اور دوسرا ید بیضا جب جیب میں
ہاتھ ڈالوں گا ید بیضا سفیدی نکل آوے گی اور ہر اُنگلی سے نور نکلے گا تاریکی جاتی رہے گی جہاں روشن
ہوگا اللہ کے فضل سے سب کفاروں پر ہم غالب ہوں گے ہارون یہ سُنکے بہت خوش ہوئے کہا اب بنی اسرائیل
فرعون کے ظلم سے خلاصی پائینگے تب موسیٰ و ہارونؑ دونوں فجر کی عبادت سے فراغت کر کے فرعون لعین کے مکان
پر گئے اُس مردود نے اپنے بالاخانے کے سامنے دونوں طرف راہ کے درخت خرما لگا رکھا تھا اسکے تلے بڑے بڑے شیر
باندھ رکھے تھے تاکہ کوئی دشمن اُسکے مکان پر نہ جاسکے بحکم اسکے گرد نہ پھر سکے فی الواقع وہاں کوئی ڈر سے اُسکے
نہ جاسکتا تھا اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل سے جب موسیٰ و ہارون علیہما السلام وہاں تشریف لے گئے تب تمام
شیروں نے حضرت کو دیکھکر سلام کیا اور سرنگوں ہوگئے پس حضرت موسیٰؑ نے جا کے فرعون کے بالاخانے کا حلقہ
در پکڑ کے ہلادیا تمیع مکان پر اُسکے لرزہ پڑگیا اور یہ آواز دی اَنَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یہ آواز فرعون کے
کان میں جا پہنچی پردہ زربفت اٹھا کے دیکھا کہ موسیٰؑ ہیں چُپکا ہو رہا اور ایک روایت ہے کہ دو برس فرعون
کے در پر موسیٰؑ رہے دربان وغیرہ سے کہتے رہے کہ ہم دونوں رسُول خدا کے ہیں فرعون کے پاس جاکر خبر
دو وے مردود کہنے لگے تم دیوانے ہو فرعون ہمارا خدا ہے تم کیا بکتے ہو دوسرے دن پھر اُنہوں نے کہ ہم کو فرعون
کے پاس جانے دو۔ یا ہماری خبر اُسکے پاس پہنچا دو ہم خدا کی طرف سے آئے ہیں اُسکو راہ بتانے کو تب اُن
کافروں نے نہ مانا اور ایک دن ایک مسخرہ کہ وہ فرعون کے دربار میں ہمیشہ ہزلیات کہا کرتا تھا جا کے بولا عجیب
بات ہے کہ دو شخص دیوانے سے آپ کے در پر قریب دو برس سے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا وہ ہے کہ صاحب ہے
تمہارے اگلے پچھلوں کا فرعون مردود یہ بات سُنکے خفا ہوا اور حضرت کو سامنے بُلایا قولہ تعالیٰ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ
فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ
ترجمہ کہا فرعون نے کیا میں نے تجھکو نہیں پالا تھا بجائے فرزند کے اور برسوں تو ہمارے پاس رہا اور کر گیا تو وہ
کام اپنا جو کر گیا اور تو ناشکروں سے ہے پس تھوڑے دن ہوئے تو ہمارے پاس سے نکل گیا ایک قبطی کا خون

کر کر اب آئی ہو حضرت موسیٰؑ نے فرمایا سچ ہے میں وہی ہوں قولہ تعالیٰ قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ۝ فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ ترجمہ کہا موسیٰؑ نے کیا تھا میں نے وہ کام اُسوقت اور میں تھا چوکنے والا پس بھاگا میں تمسے جب تمہارا ڈر دیکھا پھر بخشی مجھکو میرے رب نے حکومت اور کیا مجھ کو پیغمبروں سے کہا فرعون نے قولہ تعالیٰ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ کہا فرعون نے کون ہے پروردگار تیرا جس نے تجھکو بھیجا ہے حضرت نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ۝ ترجمہ کہا موسیٰؑ نے پروردگار ہے آسمان و زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے اگر ہو تم یقین لانے والے یہ سنکے فرعون نے اپنی قوم سے کہا قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ ۝ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ترجمہ کہا فرعون نے واسطے اُن لوگوں کے کہ گرد اُسکے تھے کیا نہیں سنتے ہو تم کیا کہتا ہے موسیٰؑ کہا پروردگار تمہارا اور پروردگار تمہارے اگلے باپ دادوں کا ہے حضرت کو کہا فرعون نے قولہ تعالیٰ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ۝ ترجمہ کہا فرعون نے موسیٰؑ کو تمہارا پیغام والا جو تمہاری طرف بھیجا ہے سو باؤلا ہے حضرت موسیٰؑ نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ۝ ترجمہ کہا موسیٰؑ نے یہ پیغام ہے پروردگار مشرق اور مغرب کا اور جو کچھ درمیان اُنہوں کے ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو پس حضرت موسیٰؑ ایک ایک بات کہے جاتے تھے اللہ کی قدرت کی نشانیاں بتانے کو اور فرعون بیچ میں اپنے سرداروں کو اُبھارتا تھا کہ اُنکو یقین نہ آجاوے اور فرعون بولا قولہ تعالیٰ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ترجمہ کہا فرعون نے اگر پکڑے گا تو معبود میرے سوا البتہ کردوں گا میں تجھکو قیدیوں میں حضرت موسیٰؑ نے کہا خدا نے مجھکو تم پر پیغمبر کرکے بھیجا ہے تو کہہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ مُوسَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ترجمہ فرعون بولا میں یہ کلمہ پڑھونگا تو تیرا خدا مجھکو کیا دے گا حضرت موسیٰؑ نے کہا اگر تو ایمان لاویگا تو میرا خدا تجھکو تین چیز دے گا اول جوانی اور دوسری بادشاہی مشرق سے مغرب تک تیسری سَو برس کی عمر اور ملے گی تاکہ تیری زندگی دنیا کے عیش و نشاط میں بخوبی کٹے قیامت میں اُس کا حساب نہ ہوگا موسیٰؑ کو خدا کی طرف سے حکم ہوا تھا کہ فرعون کے ساتھ نرم نرم بات کیجیو اسلئے فرعون ملعون سے حضرت موسیٰؑ نرم نرم بات کہتے تھے فرعون بولا اے موسیٰ آج مجھکو مہلت دے میں اپنے وزیروں سے مشورہ کرکے جو مصلحت ہوگی اس کا جواب کل دوں گا پس موسیٰؑ و ہارونؑ اپنے گھر کو چلے آئے بعد اسکے فرعون نے ہامان کو بلاکے جو جو باتیں حضرت موسیٰؑ سے ہوئی تھیں سو سب بیان کیں اور بولا کہ مجھکو اور کسی بات کی آرزو نہیں ہے مگر میں جوانی چاہتا ہوں کہ پھر از سرِ نو جوان ہو جاؤں تب وزیر ہامان بے سامان نے اُس سے کہا کہ چند روز ہوئے ہیں کہ تو نے دعویٰ معبودیت کا کیا اب اقرار عبودیت کا کرتا ہے خلائق ہنسے گی اور تجھکو جوان ہونے کی آرزو ہے تو آج ہی کی شب تجھکو میں جوان کر دوں گا جب رات ہوئی جواہر فرعون کی ریش میں جو تھے اُس ملعون نے اُنہیں

لیکر ایک ترکیب سے خضاب بنا کر سوتے میں اُسکی ڈاڑھی کو لگادیا فرعون نے فجر کو نیند سے جو اُٹھکے دیکھا تو ڈاڑھی اپنی سیاہ پائی تب اُسکو یقین ہوا کہ میں جوان ہوا جب فجر کو حضرت موسیٰؑ آئے فرعون نے کہا اے موسیٰؑ تیرے پاس تیرے رب کی کیا دلیل ہے اور تیری پیغمبری کا کیا معجزہ ہے حضرت موسیٰؑ نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝ ترجمہ کہا موسیٰؑ نے اگرچہ لاؤں میں تیرے پاس ایک چیز ظاہر تب تو یقین لاوے گا میری پیغمبری پر کہا فرعون نے قولہ تعالیٰ قَالَ فَأْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ترجمہ کہا فرعون نے پس لے آ اگر ہے تو سچوں میں سے پس موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈالا قولہ تعالیٰ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ ترجمہ پس موسیٰؑ نے ڈال دیا عصا اپنا پس ناگاہ وہ اژدہا اسّی گز کا ظاہر ہوا اور منہ اُس کا کھلا رہا اور ہشت پاؤں اُسکے بڑے مثال پاؤں ہاتھی کے اور سات سو دانت ظاہر ہوئے اور سات ہزار پشم گردن پر مانند تیر اور نیزے کے پیدا ہوئے اور کف منہ کا اُسکے جس جگہ گرتا اس زمین کو جلا دیتا گھانس اُس میں پیدا نہیں ہوتی اور اگر آدمی پر گرجاتا تو وہ مرجاتا یا علّت برص اُسکو ہوتی اس ہیبت شکل سے وہ سانپ فرعون کے بالاخانہ کی طرف گیا اس میں سات ہزار آدمی اور چوپائے اس کے پیروں کے نیچے ہلاک ہوگئے اور ایک لب اُس نے فرعون کے تخت کے نیچے رکھا اور دوسرا لب اُسکے کوشک کے کنگرے پر رکھکر چاہتا تھا کہ اُسکے مکان سمیت اُسکو نگل جاوے یہ دیکھکر جلدی سے فرعون اپنے تخت پر سے اُتر پڑا اور حضرت موسیٰؑ کے پاس آکے معذرت کرنے لگا اے موسیٰؑ تو مجھکو دعوت کرنے آیا ہے یا ہلاک کرنے آپ نے کہا کہ میں تجھکو خدا کی طرف بُلانے کو آیا ہوں فرعون بولا مجھکو طاقت نہیں کہ تجھ سے لڑوں اس وقت اپنا اژدہا تھام لے تب حضرت موسیٰؑ نے اژدہے کی گردن پر ہاتھ رکھا اُسی وقت عصا ہو کے ہاتھ میں آگیا پھر فرعون تخت پر جا بیٹھا بعد اُسکے موسیٰؑ نے اپنا ہاتھ جیب میں ڈال کے ید بیضا نکال کے اُسکو دکھایا قولہ تعالیٰ وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ ترجمہ اور بغل میں سے ہاتھ اپنا کھینچ لیا موسیٰؑ نے پس ناگہاں وہ سفید تھا ید بیضا واسطے دیکھنے والوں کے پس یہ دیکھ کے فرعون نے اپنی قوم سے کہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ترجمہ بولا فرعون اپنے گرد کے سرداروں سے کوئی جادوگر ہے پڑھا ہوا چاہتا ہے کہ نکالدے تم کو تمہارے دیس سے اپنے جادو کے زور سے سو اب کیا حکم دیتے ہو تم وے بولے ڈھیل دے اُسکو اور اُسکے بھائی کو اور بھیج شہروں میں نقیب کہ لے آویں تیرے پاس جو بڑا جادوگر ہو فرعون کو وزیروں نے کہا کہ تمہاری بادشاہت میں بہت جادوگر ہیں سب کو بُلا کر جمع کرو دیکھیں کہ موسیٰؑ کیونکر جادوگری میں اُن سے بڑھ جاوے گا بلکہ وہ موسیٰؑ پر غالب ہوں گے پس ان کے کہنے سے فرعون نے حضرت موسیٰؑ سے

چند روز کیواسطے مہلت لی موسیٰؑ اپنے گھر میں آکے عبادت میں مشغول ہوئے اسمیں چھ مہینے گذر گئے فرعون نے چار ہزار
جادوگروں کو جمع کیا ہر شخص جادوگری میں ایسا تھا کہ ثانی اُسکا نہ تھا ان میں سے ایک بڑا جادوگر اندھا تھا فرعون
نے کہا تم کو آج ہم تین سو برس سے پرورش کرتے ہیں کھانا کپڑا دیتے ہیں اب ہم پر کچھ مصیبت پڑی ہے تم کو یہ کرنا
چاہیئے کہ اپنے اپنے علم اور جادو سے موسیٰؑ کو روک دو ہمارے مُلک سے نکال دو تب تم سے ہم خوش ہوں گے
اور دولت بہت دینگے جادوگروں نے کہا ہم سب نمکخوار ہیں حضور کے کام میں قصور نہ کرینگے مگر آلات جادوگری
بہت چاہیئیں آپ ہم کو منگوا دیجیئے ہم سب طلسم تیار کریں تب فرعون نے حکم دیا اور تمام خزانہ اسکے خرچ کیواسطے
کھول دیا رسیاں اور سیماب وغیرہ جو ضروریات سے تھا سب مہیا کر دیا چھ مہینے تک جادوگروں نے طلسم تیار کیا
موسیٰؑ عبادت میں مصروف تھے اور فرعون ملعون جادو میں مشغول تھا اور بارہ ہزار لشکر سوار و پیادے ہر ملک سے
لا کر جمع کئے داہنے بائیں اس مکان کے کھڑے کر دیئے اور اطراف میں اُس مکان کے بارہ بارہ کوس تک میدان
وسیع تھا اس میدان میں دوپہر کیوقت جب آفتاب گرم ہوا جادوگروں نے آلات طلسم ڈالے چار ہزار طلسم ایکبار
جنبش میں آئے حشرات الارض سانپ اژدہا بچھو بن گئے تمام پتھر و کلوخ میدان کے ہوام ہوگئے جادوگروں نے
کہا قولہ تعالیٰ قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّآ اَنْ نَّکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰی ۝ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا
حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ قُلْنَا
لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ترجمہ کہا
اُن جادوگروں نے اے موسیٰؑ یا تو ڈال یا ہم ہوں ڈالنے والے موسیٰؑ نے کہا نہیں تم ڈالو تب اُنہوں نے ڈالا سب رسیاں
اُنکی اور لاٹھیاں اُنکی خیال میں آئیں اُنکے جادو سے کہ دوڑتی ہیں پھر ڈرنے لگے اپنے جی میں موسیٰؑ ہم نے کہا اے موسیٰؑ تو
نہ ڈر مقرر تو ہی رہیگا سب سے اوپر اور ڈال اے موسیٰؑ جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے نگل جاوے جو اُنہوں نے بنایا
اُن کا تو فریب ہے جادوگروں کا پس ڈالا اپنا عصا موسیٰؑ نے قولہ تعالیٰ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ
مَا يَاْفِكُوْنَ ترجمہ تب ڈالا موسیٰؑ نے عصا اپنا پس تب ہی وہ نگلنے لگا جو سوانگ کافروں نے بنایا تھا پس وہ
اژدہا ہو کے میدان کے کنارے سے چل کر آیا ستر ہزار سر اُسکے تھے اور ہر سر پہ ستر ہزار مُنہ تھے اور چار ہزار طلسم
جادو کے جو میدان میں تھے اُنکو دم سے کھینچکر ایک ہی لقمہ میں نگل گیا اور جو جو آلات اُنکے تھے سب کے سب نگل
گیا اس میدان میں کوئی چیز باقی نہ رہی اسکا پیٹ بھی نہ بھرا تب فرعون کے مکان کی طرف چلا فرعون اُسکو دیکھکر
اپنا تخت چھوڑ کر بھاگا جب لوگوں نے فرعون کو بھاگتے ہوئے دیکھا معلوم کیا کہ وہ جھوٹا بر سر باطل تھا اژدہے نے
ایک لب فرعون کے بالاخانے پر رکھا اور دوسرا لب اسکے نیچے لگا کے زمین سمیت اُس مکان کو کھود کر ہوا پر ڈالدیا

مکان کا کچھ نام و نشان نہ رہا حق اور باطل ظاہر ہوا قولہ تعالیٰ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝
فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ ترجمہ ثابت ہوا حق اور غلط ہوا جو کچھ وے کرتے تھے سب ہارے اس جگہ اور
پھرے ذلیل ہو کر ندا آئی اے موسیٰ عصا اپنا پکڑ نہیں تو ملک مصر تباہ کر دے گا اور اگر ذرا ٹھہرے گا تو سارے مصر کو کھا
جائے گا تب خدا کے حکم سے موسیٰ نے عصا اپنا پکڑا اسوقت لاٹھی بن کے ہاتھ میں آیا جادوگر یہ دیکھ کے لوگوں سے
کہنے لگے کہ عصائے موسیٰ اژدہا بنکے ہمارے سوانگ جادو سب کو کھا گیا جب موسیٰ نے اسکی گردن پر ہاتھ رکھا پھر
عصا بن کے انکے ہاتھ میں آیا پس سردار جادوگروں نے آپس میں کہا دیکھو موسیٰ برحق ہے اب صلاح یہ ہے کہ ہم
اُن پر اور اُنکے خدا پر ایمان لاویں ان کا خدا برحق ہے پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝
قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ ترجمہ اور ڈالے گئے جادوگر سجدے میں کہا انہوں نے
ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار عالموں کے ساتھ پروردگار موسیٰ اور ہارونؑ کے بعد اسکے خدا نے انکی آنکھوں کا
پردہ اٹھا کے تخت الثریٰ دکھایا جب سجدے سے سر اٹھالیا پھر عرش کون و مکان سب دیکھا پھر انہوں نے کہا
آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی ایمان لائے ہم اوپر پروردگار ہژدہ ہزار عالم کے تب فرعون نے اُنسے کہا کہ تمہارا
رب میں ہوں جادوگروں نے کہا کہ نہیں ہمارا پروردگار وہ ہے کہ جو پروردگار ہے موسیٰ اور ہارونؑ کا پھر فرعون
نے اُنسے کہا کہ اُس کا خدا تم کو کیا دے گا انہوں نے کہا قولہ تعالیٰ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا
وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ترجمہ وے بولے تحقیق ہم ایمان لائے ساتھ پروردگار اپنے کے تو کہ بخشے واسطے
ہمارے خطائیں ہماری اور وہ چیز کہ زبردستی کی ہے تو نے ہم کو اوپر اسکے جادو سے یہ تو کفر ہے اور وہ خدا
برحق ہے تو باطل ہے فرعون لعین نے کہا قولہ تعالیٰ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَلَأُ
صَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ۝ قَالُوا لَنْ نُؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا
مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ ترجمہ پس کہا فرعون
نے جادوگروں کو البتہ کاٹونگا میں ہاتھ تمہارے اور پاؤں تمہارے مخالف طرف سے اور البتہ سولی پر کھینچوں گا
میں تم کو اوپر ٹھنڈ کھجور کے اور البتہ جانو گے تم کونسا ہم میں سے اشد ہے عذاب میں اور باقی رہنے والا کہا انہوں
نے ہرگز نہ اختیار کریں گے ہم تجھکو اوپر اس چیز کے کہ آئی ہے ہمارے پاس دلیلوں سے اور اوپر اُسکے کہ پیدا کیا اُس
نے ہمکو پس حکم کر جو کچھ حکم کرنے والا ہے سوا اسکے نہیں کہ حکم کرے گا تو بیچ زندگانی دنیا کے تب فرعون نے جلادوں کو
بلا کر کہا انہوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور دار پر کھینچا پھر سر سے انہوں کے آواز نکلی قولہ تعالیٰ
قَالُوا لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ۝ إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ترجمہ

بولے کچھ ڈر نہیں ہم کو اپنے طرف پھر جانا ہے ہم غرض رکھتے ہیں کہ بخشے ہم کو رب ہمارا تقصیریں ہماری اسواسطے کہ ہم ہوئے
پہلے قبول کرنے والے پس موسیٰؑ و ہارونؑ اپنے مکان پر آئے شکر خدا کا بجالائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ رَبَّنَا
اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ
عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا
فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ترجمہ اور کہا موسیٰؑ نے اے پروردگار ہمارے تحقیق تو نے دیا ہے
فرعون کو اور اسکے سرداروں کو آرائش اور مال بیچ زندگانی دنیا کے اے پروردگار ہمارے تو کہ گمراہ کریں تیری راہ
سے اے پروردگار ہمارے مٹا دے ان کا مال اور سخت کر اُن کے دلوں کو کہ نہ ایمان لاویں جبتک کہ دیکھیں دکھ
کی مار فرمایا اللہ نے قبول ہو چکی دعا تمہاری سو تم دونوں ثابت رہو اور مت چلو راہ انکی جو انجان ہیں یعنے جلدی
مت کرو حکم کی راہ دیکھو اور چند روز وعدہ باقی ہے اس کا چالیس برس تک حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ نے فرعون
کی دعوت کی اے فرعون تو وحدانیت کا اقرار کر خدا پر ایمان لا جو صاحب ہے آسمان اور زمین کا یہ اس لعین
نے ہرگز نہ مانا اور جھوٹا وعدہ کرتا رہا ہامان وزیر سے کہا قولہ تعالیٰ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا
لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ترجمہ کہا فرعون نے اے
ہامان بنا واسطے میرے ایک محل یعنی ایک منارہ بلند تو کہ جا پہونچوں میں رستوں کو رستون آسمانوں پر پس جھانکوں میں
طرف معبود موسیٰؑ کے اور تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں اس کو جھوٹا پس ہامان نے حکم کیا اینٹ ترکیب دیکے پختہ کریں
کہتے ہیں کہ ایجاد اینٹ کی پہلے ہامان سے ہے تب ایک منارہ ایسا بلند بنایا راج مزدور کو طاقت نہ ہوئی کہ اوپر
اسکے اٹھکر اینٹ جماوے جب اٹھتا ہوا ڈرا کرے جاتی غرض بہت مال وزر خرچ کرکے سات برس میں ایک منارہ
تیار کیا خدا کے حکم سے جبرئیلؑ نے آکے اس منارے پر ایک پر مارا تمام ستیاناس کر ڈالا اور اسکے بنانیوالے
کو اور سب کو ہلاک کیا اور اسکی اینٹ جلانیوالے کو جلا دیا اور اُس کے خمیر کرنے والے کو ریزہ ریزہ کرکے خاک میں
ملا دیا کسی بانی کار کو اسکے زندہ نہ رکھا جب بیس برس گذرے ایک دن آسیہ خاتون سر میں اپنے کنگھی کرتی
تھیں کنگھی ہاتھ سے گر پڑی تب بددعا کی الٰہی تو فرعون بدبخت کو غارت کر فرعون نے اسبات کو سنکر اُن سے کہا
اے آسیہ شاید تو موسیٰؑ و ہارونؑ پر ایمان لائی قرینے سے معلوم ہوتا ہے وہ بولیں بیشک آج چالیس برس ہوئے
ہیں میں خدا پر ایمان لائی ہوں اتنے دن مسلمانی کو چھپا رکھا تھا اب ظاہر کیا فرعون نے اُن سے کہا کہ موسیٰؑ کے
دین کو چھوڑ دے تجھکو میں سونے کا گھر بنا دوں گا وہ بولیں خدا نے میرے واسطے بہشت میں لعل و یاقوت کے اور
جواہر کے مکان بنا رکھے ہیں میں دنیا میں تمہارے سونے کا گھر نہیں چاہتی ہوں وہ ملعون بولا میں تجھکو سخت عذاب

میں ڈالوں گا آسیہؓ بولیں جو تیرے دل میں آوے سو کر ڈال میں ہرگز موسیٰؑ کے دین کو نہ چھوڑونگی تب ملعون نے حکم کیا کہ اسکے بدن سے کپڑے اُتار کر زمین پر لٹا کے چاروں ہاتھ پاؤں میں اسکے لوہے کی میخیں ٹھوکیں بموجب حکم کے ایسا ہی کیا جب انکے جگر میں درد پہونچا تب مارے درد کے رو بسوئے آسمان کر کے کہا الٰہی فرعون مجھکو ستاتا اور سیاست کرتا ہے تاکہ میں موسیٰؑ کے دین سے پھر جاؤں اور وہ کہتا ہے کہ سونے کا گھر بنا دوں گا اور میں نہیں چاہتی ہوں تو اس کے عذاب سے مجھکو نجات دے پھر فرعون نے اُنسے کہا کہ اے آسیہ تو موسیٰ کے دین کو چھوڑ دے تب تجھپر عذاب نہیں کروں گا وہ بولیں اے فرعون تجھکو میرے بدن سے کام ہے میرے دل سے کیا علاقہ جو چاہے سو کر بعد اسکے فرعون شقی وہاں سے الگ ہو گیا ایک شخص بصورت موسیٰؑ آکر کہنے لگا اے آسیہؓ اسوقت اللہ نے تیرے واسطے ہفت آسمان کے دروازے کھولے ہیں فرشتے آسمان کے تجھکو دیکھتے ہیں اسوقت کچھ حاجت اللہ سے مانگ تب وہ بولیں قولہ تعالیٰ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ترجمہ جب بولی فرعون کی عورت اے رب بنا واسطے میرے اپنے پاس ایک گھر بہشت میں اور بچا نکال مجھکو فرعون سے اور اسکے کام سے اور بچا نکال مجھکو ظالم لوگوں سے منقول ہے کہ آسیہؓ پہلے فرعون کے گھر میں آتے ہی یہ بولیں تھیں الٰہی تو ہی مقصود تو ہی معبود جانم جب اسکے گھر میں داخل ہوئیں تب اس عذاب میں فرعون کے پڑیں بہت تکلیف اُٹھائی فرعون نے کہا کہ تو موسیٰؑ کے دین کو چھوڑ دے مجھکو مان نہیں تو تجھکو عذاب میں ڈالوں گا یہ سنکر آسیہؓ بولیں اے فرعون تیرے عذاب سے میں نہیں ڈرتی خدا میرا حافظ و ناصر ہے پھر فرعون نے حکم کیا تب اُنکو شکنجۂ آہنی میں ڈالا تب اللہ تعالیٰ نے انکی آنکھوں سے حجاب اُٹھا دیا اور گھر بہشت میں دکھلا دیا ان کا خیال بہشت کی طرف رہا فرعون کا عذاب انکو معلوم نہ ہوا مروی ہے کہ فرشتے نے ایک سیب لاکر بہشت سے انکے ہاتھ میں دیا اس میں جان اُنکی قبض ہو گئی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو آسیہ خاتون نے پالا تھا فرعون کے گھر میں اور اُنکی مددگار رہی تھیں ایمان کی بات کہنے میں آخر اُنکو فرعون نے مار ڈالا سیاست سے وہ شہید ہو گئیں موسیٰؑ و ہارونؑ نے چالیس برس فرعون کی دعوت کی خدا کی طرف آخر وہ مردود ایمان نہ لایا ایک دن حضرت موسیٰؑ کو مارنے کا خیال کیا اور کہا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ترجمہ اور بولا فرعون اپنے ارکان دولت سے کہ مجھکو چھوڑ دو کہ مار ڈالوں موسیٰؑ اور پکارے اپنے رب کو میں ڈرتا ہوں کہ بگاڑے تمہارے دین یا نکالے ملک میں خرابی اور فرعون کو موسیٰؑ نے یہ جواب دیا کہ میں پناہ لے چکا ہوں اپنے اور تمہارے رب کی ہر غرور والے سے جو یقین نہیں لاتا ہے حساب کے دن کا اور جس وقت فرعون نے اپنے

لوگوں کو یہ بات کہی کہ چھوڑ دو موسیٰؑ کو مار ڈالوں اسوقت کوئی مومن وہاں نہ تھا مگر ایک درودگر جو حضرت موسیٰؑ کی ماں کو ایک صندوقچہ بنا کے دے گیا تھا جس میں رکھ کے حضرت موسیٰؑ کو پانی میں ڈالا تھا وہاں وہ حاضر تھا نام اس کا حزقیل اس نے کہا اے فرعون موسیٰؑ رسول خدا برحق ہیں تم اُن کو نہ مار سکو گے بہتر یہ ہے کہ تو اُن پر ایمان لا اور دین اسلام قبول کر اتنا کہکر چلا گیا فرعون اسکو کچھ نہ کہہ سکا بعد اسکے فرعون کے لوگوں میں ایک شخص ایماندار تھا اُس نے کہا قولہ تعالےٰ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۝ ترجمہ اور کہا اس شخص نے کہ ایمان لایا تھا اے قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ آوے تم پر دن اُن فرقوں کے مانند جیسی رسم پڑی قوم نوحؑ اور عاد و ثمود کی اور اُنکے پیچھے جو ہوئے اور نہیں ارادہ کرتا ہے اللہ ظلم کا واسطے بندوں کے اور اے قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے دن پکار کے اُس دن کہ پھر جاؤ گے تم پیٹھ پھیر کر نہیں واسطے تمہارے اللہ سے کوئی بچانیوالا موسیٰؑ نے ارادہ کیا کہ فرعون کے مکان سے نکل جاویں اور قبطیوں نے قصد کیا کہ حضرت موسیٰؑ کو ماریں اسوقت اللہ کے حکم سے جو شیر فرعون کے دروازے پر بندھے تھے وہ سب چھوٹ کر قبطیوں کو پھاڑ کے کھا گئے اور باقی جو لوگ تھے فرعون کے پاس اُنہوں نے خبر پہنچائی اور جو لوگ فرعون کے نزدیک تھے اُنہوں نے کہا قولہ تعالےٰ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَاۗءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝ ترجمہ اور کہا سرداروں نے قوم فرعون کے کہ کیا چھوڑ دیتا ہے تو موسیٰؑ کو اور اُسکی قوم کو کہ دھوم اٹھاویں ملک میں اور موقوف کرے تجھکو اور تیرے بتوں کو کہا فرعون نے اب ہم ماریں گے اُنکے بیٹے اور جیتی رکھیں گے اُنکی عورتیں اور اُنپر ہم زور آور ہیں تب فرعون نے حکم کیا کہ بنی اسرائیل کے جتنے بیٹے ہیں سب کو مار ڈالو اور اُنکی بیٹیاں جیتی رکھو اور مرد اپنی عورت کے ساتھ سونے نہ پاوے سب کو منع کر دو ہم قاہر ہیں وہ مقہور ہم جبار ہیں وہ مجبور ہم پیسے والے ہیں اور وہ مفلس ہم سے مقابلہ کیونکر کوئی کرے گا ان باتوں کو بنی اسرائیل سُنکر حضرت موسیٰؑ سے کہنے لگے اے حضرت اگر آپ نہ آتے تو اتنا عذاب ہم پر فرعون نہ کرتا اب پہلے سے زیادہ عذاب کرنے لگا ہم پر بڑی سختی پڑی ہے حضرت موسیٰؑ نے اُن سے کہا قولہ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ڐ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ ترجمہ موسیٰؑ نے کہا اپنی قوم کو مدد مانگو اللہ سے اور ثابت رہو تحقیق زمین ہے اللہ کی وارث کرے اُس کا جس کو چاہے اپنے بندوں سے

اور آخر بھلا ہے ڈر والوں کا وے بولے ہم پر تکلیف رہی تیرے آنے سے پہلے اور جب تو ہم میں آچکا کہا موسیٰ
نے نزدیک ہے کہ رب تمہارا ہلاک کرے گا تمہارے دشمن کو اور نائب کرے گا تم کو ملک میں پھر دیکھتے ہیں تم کیا
کرتے ہو پس موسیٰؑ ہر سال فرعون کو اور اُسکی قوم کو ایک ایک نشانی دکھاتے گئے خدا کے عذاب سے ڈراتے چنانچہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ ترجمہ اور دین ہم نے موسیٰؑ کو نو نشانیاں صاف
جب عذاب سے اُن کافروں کو ڈراتے تب وہ کہتے اے موسیٰؑ اگر اس عذاب سے ہم کو تو بچاوے گا تو تجھپر ایمان لاوینگے
جب موسیٰؑ دعا کرتے تو عذاب اُس وقت کا ٹل جاتا پھر کافر اس سے منکر ہوتے ایمان نہ لاتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
کہا ہے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسَی ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ
لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓی اَجَلٍ هُمْ بَالِغُوْهُ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ
ترجمہ اور جس بار پڑا ان کافروں پر عذاب تو بولتے اے موسیٰؑ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہے تجھکو
تیرے رب نے اگر تو اٹھا دے ہم سے یہ عذاب بیشک تجھکو مانیں گے اور رخصت کرینگے تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو پھر
جب اٹھا لیا ہم نے ان سے عذاب ایک وعدے تک کہ ان کو پہونچنا تھا تبھی منکر ہو جاتے ہرگز ایمان نہ لاتے عہد
شکنی کرتے اور نشانیاں ہم بڑی بڑی دکھلاتے ایک سے ایک چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا نُرِیْهِمْ مِّنْ
اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ وَقَالُوْا یٰٓاَیُّهَ السّٰحِرُ الخ
ترجمہ جو دکھاتے گئے ہم اُنکو نشانی سو دوسرے سے بڑی اور پکڑا ہم نے اُنکو عذاب میں شاید وے باز آویں شرک سے
اور کہنے لگے موسیٰ کو اے جادوگر پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہے تجھکو تیرے رب نے ہم مقرر راہ
پر آوینگے پھر جب اٹھائی ہم نے ان پر سے تکلیف تبھی وہ وعدے کو توڑ ڈالتے اسی طرح نو دفعہ نو نشانیاں حضرت
موسیٰؑ ان پر لائے اور اُنکو ڈرانے گئے پہلی نشانی قحط نازل کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ
فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ترجمہ اور ہم نے پکڑا فرعون والوں کو قحطوں میں اور
میوؤں کے نقصان میں شاید وے نصیحت پکڑیں پس غضب آلہی سے تین برس مصر میں قحط رہا اسکے اندر زراعت اور
میوے کچھ پیدا نہیں ہوئے مارے بھوک پیاس کے لوگوں فرعون کے پاس گریہ وزاری کی تب اس ملعون نے ستر ہزار
جہانسر اپنا کے لوگوں کو کھانا کھلایا آخر ناچار ہو کر طعام داری موقوف کی پھر لوگ اس سے بے اعتقاد ہو کر کہنے لگے
اے فرعون یہ جو ہم پر قحط ہے یہ موسیٰؑ کی بد دعا سے ہے فرعون نے ان سے کہا کہ تم موسیٰؑ سے یہ بات جا کے کہو اے
موسیٰؑ یہ عذاب قحط خدا ہم پر سے اٹھا لے تب تم پر ایمان لاوینگے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ
قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰی وَمَنْ مَّعَهٗ ترجمہ پس جب پہونچی اُنکو بھلائی لگے کہنے یہ

ہے ہمارے واسطے اور اگر پہونچی اُنکو بُرائی تو شومی بتاتے موسیٰؑ کی اور اُنکے ساتھ والوں کی آخر قوم فرعون موسیٰؑ کے
پاس جاکے مکر و فریب سے رو رو کے کہنے لگی اے موسیٰؑ اپنے خدا سے کہو یہ قحط ہم پر سے دُور کرے تب ہم ایمان
لاویں گے پھر حضرت نے دُعا کی قحط جاتا رہا اور پانی برسا ایسا کہ تین سو کوس تک زمین مصر میں پانی برسا سبزی بیں
تازگی آگئی۔ زراعت بہت ہوئی قحط جاتا رہا تو بھی وے مردود ایمان نہ لائے اور کہنے لگے اے موسیٰ جو کچھ لاوے گا
تو ہمارے پاس نشانی کہ ہم کو تو اس سے جادو کرے سو ہم تجھکو نہیں مانیں گے پھر حضرت موسیٰؑ نے دُعا کی کہ یہ بلائیں
ان پر نازل ہوئیں قولہ تعالیٰ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ
مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ترجمہ پھر ہم نے بھیجا اُن پر طوفان بہنے کا اور ٹڈی اور چچڑی یعنی جوئیں اور
مینڈک اور لہو کتنی نشانیاں جُدی جُدی پھر تکبر کرتے رہے اور تھے وے لوگ گنہگار تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت
موسیٰؑ کو چالیس برس فرعون سے مقابلہ رہا اس بات پر کہ بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانے دے اُسنے نہ مانا تب موسیٰؑ
نے دعا کی یہ بلائیں اس پر پڑیں دریائے نیل چڑھ گیا کھیت اور باغ اور گھر بہت تلف ہوئے ٹڈیاں سبزی کھا گئیں
اور آدمیوں کے بدن میں اور کپڑوں میں چچڑیاں پڑ گئیں اسی طرح ہر چیز میں مینڈک پھیل گئے اور لہو بن گیا آخر ہر گز
ان کافروں نے موسیٰ کو نہ مانا پہلے عذاب طوفان اُن پر نازل ہوا لوگوں نے کہا اے موسیٰؑ اس بلا سے ہم کو نجات دے
تب تجھپر ایمان لاویں گے پھر حضرت نے دعا کی طوفان جاتا رہا سبزی اور زراعت بہت پیدا ہوئی بعد اسکے حضرت نے
کہا اب ایمان لاؤ اپنا وعدہ پورا کرو انہوں نے کہا کہ اب ہم تم کو نہیں مانتے کیونکہ یہ زراعت اور پانی ہر سال ہمارا
بُت ہم کو دیتا ہے یہ تمہاری دعا سے نہیں پھر حضرت موسیٰؑ نے دُعا کی ٹڈیاں بہت آئیں تمام زراعت کھا گئیں
پھر کافروں نے کہا اے موسیٰؑ یہ بلائیں یہ عذاب ٹڈی کا موقوف کرو ہم تیرے خدا پر ایمان لاوینگے پھر حضرت نے
دُعا کی خدا کے حکم سے باد نے تمام ٹڈیوں کو دریا میں لے جا کر ڈالدیا پھر کافروں نے کہا اے موسیٰؑ یہ بلا تمہاری
شومی سے تھی ہم تم پر یقین نہیں لاتے بعد اسکے پھر حضرت نے دُعا کی چچڑیاں لوگوں کے بدن اور کپڑوں میں پیدا
ہوئیں یہانتک کہ کاٹ کاٹ کے کھانے لگیں پھر ناچار ہو کر حضرت موسیٰؑ کے پاس آئے کہنے لگے اے موسیٰؑ پھر
ہمارے حال پر تم دعا کرو کہ اس بلا سے ہم نجات پاویں تو تم پر ایمان لاویں گے پھر حضرت نے پھر دُعا کی یہ بلائیں
جاتی رہیں پھر ان کافروں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ اے موسیٰؑ یہ سارا کھیل تیرے جادو کا ہے ہم تجھکو ہرگز نہ
مانیں گے تو بڑا جادوگر ہے قولہ تعالیٰ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ
ترجمہ اور کہنے لگے کافر اے موسیٰؑ جو تو لاوے گا ہم پاس نشانی کہ تو ہم کو اس سے جادو کرے سو ہم تجھکو نہ مانیں گے
پھر حضرت نے دُعا کی مینڈک بیشمار پیدا ہوئے کہ کوئی جگہ ان کافروں کے چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے کی خالی نہ رہی

تمام مینڈک سے بھری تھی سب پلید اس عذاب سے عاجز رہے اور اگر ایک مینڈک مارتے تو بجائے اُسکے ہزار
پیدا ہوتے فرعون کے پاس لوگوں نے جاکر کہا ہم اُسکے عذاب سے نہیں ٹھہر سکتے ہم موسیٰ سے عاجز ہے کہ ہر ہفتہ
میں ایک ایک بلا ہمیں ہمکو ڈالتا ہے فرعون بولا ڈرو مت یہ اُسکے جادو کا کھیل ہے تم اُسکے پاس جاکر کہو اے
موسیٰ جب ہم تم کو مانیں گے کہ اب کی دفعہ ہم کو اس بلا سے نجات دے تب اُنہوں نے جاکے حضرت سے التجا
کی حضرت نے دعا کی خدا کے حکم سے مینڈک موقوف ہوئے بعد اسکے حضرت نے اُنسے کہا کہ اب تم ایمان لاؤ خدا
پر آخر منکروں نے نہ مانا جہنم کی راہ لی پھر حضرت موسیٰ نے خدا کی درگاہ میں مناجات کی تب تمام پانی جو اُن
مرد ودوں کے پینے کا دریا ندی نالے لہو بن گیا جب بنی اسرائیل اُسے پیتے تو پانی ہوتا اور اگر فرعون کی قوم پیتی
تو خون بن جاتا پھر وے عاجز ہوکے فرعون سے کہنے لگے اے خداوند جان و مال ہمارے پینے کا پانی دریا
ندی نالے کا سب لہو بن گیا اب ہم پانی بغیر مرتے ہیں فرعون نے کہا یہ سب سحر سازی موسیٰ کی ہے پھر تم اُس سے
جاکے کہو اے موسیٰ اب کی دفعہ ہم کو اس بلا سے نجات دے تب تیرا دین قبول کرینگے پھر موسیٰ نے دعا کی خدا کے حکم
سے وہ ندی نالے کا خون پانی ہوگیا اور اسی طرح سے حضرت موسیٰ کی بد دعا سے ہر ہر بلا جب اُن کافروں پر
نازل ہوتی تھی تب وے حضرت موسیٰ کے پاس جا جا کے تضرع و زاری کرتے اور عذر و حیلہ کرکے ایمان لانے
کا وعدہ دے کے اپنے سر سے بلا دور کروالیتے پھر منکر ہوجاتے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ
الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا ترجمہ اور جس بار پڑتا اُن کافروں پر عذاب تو بولتے اے موسیٰ پکار ہمارے واسطے
اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہے تجھکو تیرے رب نے اگر تو نے اٹھا لئے ہم سے یہ عذاب بیشک تجھکو مانیں گے اور
رخصت کرینگے تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو خدا فرماتا ہے پھر جب اٹھالیا ہم نے اُن سے عذاب ایک وعدے تک
کہ اُنکو پہونچنا تھا تبھی منکر ہوجاتے ہرگز ایمان نہ لاتے موسیٰؑ اور ہارونؑ نے اُنکو یہ دعا کی اے رب تو نے دی ہے
فرعون اور اسکے سرداروں کو زینت مال دنیا کی رونق زندگی میں اے رب بہکاتے ہیں تیری راہ سے لوگوں کو
سب مال و دولت ان کا تو مٹادے وہ یہ ہے قولہ تعالیٰ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ
فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ترجمہ موسیٰ نے کہا اے رب مٹادے اُنکے مال اور سخت کر اُن کے دلوں کو کہ
نہ ایمان لاویں جب تک کہ دیکھیں دُکھ کی مار پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَدْ أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا
تَتَّبِعَانِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ترجمہ فرمایا اللہ نے قبول ہو چکی ہے دعا تمہاری اے موسیٰ سو تم دونوں
ثابت رہو اور مت چلو راہ انکی جو انجان ہے پس خدا کے حکم سے فرعون اور اسکی قوم کا مال و متاع درم و دینار
اور میوے سب پتھر ہوگئے یہانتک کہ مرغیاں انڈے دیتیں زمین پر گرتے ہی سنگ ہوجاتے پھر حضرت موسیٰ

کے پاس جا کے التجا کی اے موسیٰ یہ جو ہماری چیزیں پتھر ہوئی ہیں اگر تیری دعا سے اچھی ہو جائیں تو ہم تیرا دین قبول کریں گے تب حضرت نے دعا کی سب چیزیں جیسی اوّل تھیں ویسی ہو گئیں پھر سب لوگ موسیٰ کی نبوت کے منکر ہوئے اور جادوگر ٹھہرایا باوجود ان نو علامات کے اوّل عصا دوسرا ید بیضا تیسرا طوفان چوتھا قحط پانچواں ٹڈی چھٹی جوئیں ساتواں مینڈک اور آٹھواں لہو نواں طمث پھر بھی کفار حضرت موسیٰ پر ایمان نہ لائے آخر وحی نازل ہوئی اے موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر رات کو مصر سے نکل کر لب دریا جا رہو ایسا کہ اہل مصر کو تمہارے جانے کی خبر نہ ہو تم کو دریا کے پار کر دوں گا فرعون کو اور اوس کی قوم کو دریا میں ڈبا ماروں گا تب تم اور تمہاری قوم اوس کے شر سے رہائی پاؤ گے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ترجمہ اور حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو کہ رات کو لے نکل میرے بندوں کو البتہ تمہارے پیچھے لگیں گے فرعون مع لشکر کے اور ہم اُن کو غرق کریں گے اور تم پار اتر جاؤ گے۔

بیان موسیٰ علیہ السلام کا بارشاد جناب باری کے بنی اسرائیل کو رات کو لے کر مصر سے نکل جانے کا اور فرعون کے اپنی قوم سمیت دریا میں غرق ہونے کا

بحسب حکم الٰہی دوسرے دن قوم بنی اسرائیل نے فرعون کے پاس جا کے جو جو لوازمات سونے اور چاندی کپڑے اور زیورات وغیرہ سامان چاہیئے تھا عاریت مانگا فرعون نے خوش ہو کر اون کو حکم کیا کہ جو کچھ تم کو درکار ہو سو ہماری سرکار سے بے تکلف جواہرات کا گنج کھول کے لے لو تب بنی اسرائیل نے فرعون کے حکم پانے سے خزانہ خانے میں جا کے سونا چاندی لعل و جواہر و زیور جو کچھ اون کو مطلوب و مقصود تھا لے لیا ہامان اور قبطیون کے گھر سے بھی کچھ لیا اور قبطیون نے ان کے دینے میں تردد نہ کیا کیونکہ ہر سال بنی اسرائیل ان سب سے زیورات عاریت مانگ کے نماز پڑھنے کے لئے عید کے دن میدان کی طرف نکل جاتے تھے اس لئے آج بھی چاندی سونے کے اسباب دینے میں اون پر کچھ گمان ذرا سا نہ کیا بے تکلف دیدیا کہتے ہیں کہ شمار میں بنی اسرائیل چھ لاکھ مرد عاقل اور بالغ سوائے عورت اور لڑکے کے تھے سب کمر باندھ کے شب کو مصر سے نکل جانے کو تیار ہوئے خدا کی مرضی سے ایسا ہوا کہ اُسی دن شہر میں وبا پڑی کہ ہر قبطی کے گھر میں ایک بڑا بیٹا مر گیا وے اپنے غم میں رونے لگے جب رات ہوئی موسیٰ مع لشکر مصر سے نکل گئے اور ہارون کو مقدم لشکر کر کے قوم بنی اسرائیل کو فوج فوج سبط سبط پیچھے سے روانہ کیا اور آپ بھی چلے دریائے نیل کے کنارے ایک میدان میں

جاری ہے تاریخ نویں شب روز یکشنبہ محرم الحرام کی تھی جب سحر ہوئی فرعون کو خبر ہوئی کہ موسےٰ
اور تمام بنی اسرائیل مل کر تمھارا مال و متاع سونا چاندی وغیرہ لے کر شب گذشتہ کو مصر سے نکل
کر بھاگ گئے فرعون بولا تم جاؤ اور ان کا پیچھا کرو پکڑ کے سب کو لاکر مار ڈالو اتنا مال و اسباب تمھارا اور
ہمارا دغا سے لے بھاگے اور شہر اور بندرون کے سپہ سالار کو خبر بھیجی اور نقارہ کوس رحلت کا مارا ایسا کہ
اس کی آواز بارہ کوس تک جاتی تھی یہ سن کر تمام سپاہ و لشکر چارون طرف سے شام کے وقت دوشنبہ
کے روز فرعون کے در پر آحاضر ہوئے سو امیر سردار لشکر فوج کے تھے اور ایک ایک سردار کے ساتھ سات
سات سو مرد جنگی رہتے اور فرعون نے اپنے ہمراہ سات لاکھ غلام سیاہ پوش لے کے آپ بھی سیاہ لباس پہنکر
گھوڑے پر سوار ہو کر ہامان وزیر کو مقدم لشکر کر کے حضرت موسیٰؑ کا پیچھا کیا آخر بنی اسرائیل سے دریا کے
کنارے جا ملے وہ سب تین شبانہ روز دریا کے کنارے رہے فرعون کی فوج کی حشمت اور دبدبہ دیکھ کے
خوف سے کہنے لگے شاید فرعون ہم کو پکڑ لے گا اتنے لشکر سے ہم مقابلہ نہیں کر سکیں گے فوج اس کی بہت ہے
حضرت موسےٰ نے کہا قولہ تعالےٰ فَلَمَّا تَرَاۤءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۚ تا آخر آیت ترجمہ پس
جب مقابل ہوئیں دونون فوجین کہنے لگے موسیٰؑ کے لوگ ہم تو پکڑے گئے کہا موسےٰ نے کوئی نہیں
میرے ساتھ ہے میرا رب اب مجھکو راہ بتاوے گا بچا لے گا فرعون سے ہم کو کچھ ڈر نہیں اُس وقت
جبرئیل نازل ہوئے کہا اے موسیٰ اپنا عصا مار دریا پر قولہ تعالیٰ فَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْبَحْرَ الیٰ آخرہ ترجمہ پس حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو کہ مار عصا سے دریا کو جب مارا پس پھٹ گیا تو
ہو گئی ہر پھانک جیسا بڑا پہاڑ اور نزدیک کر دیا ہم نے اُس جگہ دوسرے ان کو اور بچا دیا ہم نے موسیٰؑ کو اور اُن
لوگون کو جو ساتھ اُس کے تھے سب کو اور ڈبا دیا ہم نے دوسرون کو یعنی فرعون اور اس کے لشکر کو تفسیر میں لکھا
ہے کہ جب موسیٰ نے دریا میں عصا مارا پانی پھٹ کر بارہ گلیان ہو گئیں اور بیچ میں پانی کے پہاڑ کھڑے
رہ گئے تب بارہ قبیلے بنی اسرائیل کے اُس میں اتر کر پار ہو گئے اور قوم فرعونیہ ڈوب کر مر گئی۔ اور ر
دوسری روایت ہے کہ جب حضرت موسےٰ نے عصا مارا دریا خشک ہو گیا اور بارہ رستے بن گئے
بنی اسرائیل بارہ قوم تھے بارہ راہ سے نکل گئے اور فرعون ملعون نے دریا کے کنارے جا کے دیکھا کہ
بارہ رستے دریا میں ہو گئے تب دل میں سوچا شاید یہ موسےٰ کے جادو سے ہے یا معجزۂ پیغمبری سے اگر
میرا لشکر دیکھے گا تو شاید ان پر ایمان لاوے گا تو بڑی ندامت ہوگی تب حیلہ سازی سے اپنے لشکر کو کہا
کہ اب ہم کو خوب یقین ہوا کہ موسیٰؑ بڑا جادوگر ہے دیکھو تو جادو سے دریا کا پانی سکھا دیا اور بارہ رستے اس

میں بنا لئے تاکہ لوگ دیکھ کے اُس کے خدا پر ایمان لاویں اور اُس کی نبوت کے قائل ہوویں اور دل میں
یہ بھی کہتا تھا کہ میری فوج کو دریا میں اُن کے پیچھے جانے سے ڈر لگا رہے گا کیونکہ دو طرفہ مثال پہاڑ کے
دیوار سا معلق کھڑا ہے یہی دل میں پس و پیش کرتا تھا کہ دریا میں گھوڑا ڈالوں یا نہیں اتنے میں فوراً جبرئیل
ایک اسپ مادہ پر سوار ہو کر فرعون کے گھوڑے کے سامنے آ کھڑے ہوئے اور وہ مردود اسپ نر پر سوار تھا
جبرئیل نے جلدی سے اپنی گھوڑی اُس کے سامنے دریا میں ڈالا فوراً فرعون کا گھوڑا بھی وہ اسپ مادہ جبرئیل
کی دیکھ کر اُس کے پیچھے کود پڑا ہر چند فرعون نے چاہا کہ اپنے گھوڑے کی باگ تھامے مگر روک نہ سکا اور
فرشتے سواروں نے آ کر لشکر کے گھوڑوں کو چابک مار کر بیچ دریا کے ڈال دیا جب لشکر فرعون بیچ دریا کے آ چکا
اُسی وقت موسےٰ نے چاہا کہ دریا میں عصا مار کر اُن کی راہ بند کر دیں ندا آئی اے موسےٰ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ
رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ترجمہ اے موسےٰ چھوڑ دے دریا کو خشک تحقیق وے لشکر ڈوبنے والے ہیں
تب وہ پانی جو دیوار سا ہوا ہر معلق تھا سو دونوں طرف سے آ کے اس کو ڈبا مارا مروی ہے کہ فرعون ڈوبتے وقت
کہتا تھا میں ایمان لایا بنی اسرائیل کے خدا پر اور اس کے رسول پر چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے وَجَاوَزْنَا
بِبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ الْبَحْرَ الخ ترجمہ اور پار کیا ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پھر پیچھے پڑا اُن کے فرعون
اور اُس کا لشکر شرارت سے اور زیادتی سے جب تک کہ پہونچا اُس پر ڈباؤ کہا فرعون نے کہ ایمان لایا میں
کہ کوئی معبود نہیں مگر جس پر ایمان لائے بنی اسرائیل اور میں بھی فرمان برداروں سے ہوں خدا کے فرمانے
سے جبرئیل نے اس کو کہا قولہ تعالےٰ آٰلْاٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ترجمہ کیا اب
ایمان لاتا ہے اور تحقیق تو نافرمانی کر چکا پہلے اس سے اور تھا تو مفسدوں سے فائدہ جبرئیل نے کہا اسکو
اے فرعون تو ساری عمر اللہ کا مخالف رہا اب عذاب دیکھ کر یقین لایا اس وقت کا یقین لانا کیا معتبر ایک مشت
خاک اس کے منہ میں ڈال دی پس وہ بدبخت اپنے لشکر سمیت دریائے نیل میں ڈوب کر مرا فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ
بِبَدَنِكَ الخ ترجمہ سو آج بچاویں گے ہم تجکو تیرے بدن سے تو ہووے پچھلوں کو تیری نشانی اور البتہ بہت لوگ
ہماری قدرتوں پر دھیان نہیں کرتے فائدہ وہ بیوقوف جیسا بیفائدہ ایمان لایا ویسا ہی اللہ نے مرنے کے
پیچھے اس کا بدن دریا سے نکال کر ٹیلے پر ڈال دیا کہ بنی اسرائیل دیکھ کر شکر کریں اور عبرت پکڑیں بدن بچنے سے
اس کو کیا فائدہ پس موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ فرعون اپنے لشکر سمیت خدا کے حکم سے دریا میں غرق ہوا
یہ سن کے بنی اسرائیل نے کہا اے حضرت جب تک ہم اُس کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے تب تک اُس
کے ڈوبنے پر ہم کو یقین نہ ہوگا تب موسےٰ نے خدا کی درگاہ میں دُعا مانگی تب موج دریائے ان سب کی لاش

کو جہاں بنی اسرائیل تھے پہاڑوں پر پھینکدیا ہڈیاں اُن کی درہم برہم شکست ہوگئی تھیں اس عذاب میں غالب
کے اندر رمق جان تھی بنی اسرائیل دیکھتے تھے چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ
ترجمہ اور ڈبادیا ہم نے فرعون کے لوگوں کو اور تم دیکھتے تھے ایک شخص نے بنی اسرائیل کی قوم سے آرزو کی اللہ
مجکو فرعون سے ملادیوے تو اُس کی داڑھی سے اپنے گھوڑے کی باگ بناؤنگا مرضی الہٰی سے اُس نے اُسی دن
فرعون کو بارش سُرخ دریا کے کنارے مردہ پایا اور اسکی ڈاڑھی سے گھوڑے کی باگ بنائی اور اُس کے
وزیر ہامان بے ایمان کو بہت ڈھونڈھا پر نہ ملا تب وحی نازل ہوئی اے موسیٰ مصر میں جاؤ ہامان کو مصر میں پاؤگے
اُس کو دوسرے عذاب میں کرونگا تب موسیٰؑ و ہارونؑ اپنی قوم کو لے کر مصر میں آئے اور فرعون کے گھروں میں
جا منزل گاہ کیئے اور قوم بنی اسرائیل اپنے اپنے گھروں جا رہی مال و اسباب اُن کو بہت ہاتھ لگا چنانچہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ ۝ ترجمہ پس نکالا ہم نے فرعون کو اور اُس کی قوم کو باغوں سے اور چشموں سے
اور گنجوں سے اور مکانوں پاکیزہ سے اسی طرح سے کیا اور وارث کردیا ہم نے اُن کا بنی اسرائیل کو مفسروں
نے لکھا ہے کہ فرعون کے گھر کو اللہ نے مقام کریم فرمایا اسواسطے کہ شہر مہانسرا اس نے تکلف سے بنائے تھے بنی
اسرائیل کو اللہ نے ان ہی مکانوں کا وارث کیا اور ہامان جو وزیر فرعون کا تھا اندھا ہو کر دربدر ٹکڑا نان کا گدائی
سے کھاتا پھرتا تھا موسیٰ نے اسکو دیکھ کر جناب باری میں مناجات کی الٰہی تو نے فرمایا تھا کہ ہامان کو فرعون کے ساتھ
ڈبا مارونگا اب تک وہ تو زندہ ہے ندا آئی اے موسیٰ اسکو مین نے خلق مین محتاج کیا اور دربدر مانگتے پھرنا ہے ہر روز
اس کی گویا نئی موت ہے بلکہ ہزار دفعہ اس سے مرنا بہتر ہے یہ سن کر موسیٰ شکر خدا کا بجالائے جب ملک مصر تمام اُن
کے ہاتھ میں آیا اور کافر سب نیست و نابود ہوگئے تب خاطر جمع ہو کر اپنی عورت صفورا کے پاس کہ جس میدان میں اُن
کو رکھ گئے تھے جا کے دیکھتے ہیں کہ دو لڑکے اُن کے بطن سے تو امان پیدا ہوئے اور بھیڑ بکری مال و اسباب سلامت پائے بلکہ بکریان
اور دونی ہوگئیں وہاں سے سب کو لے کر اپنی والدہ کے پاس مصر میں تشریف لائے اور یہاں مقیم او منتظر ایفائے وعدہ حقتعالےٰ
کے تھے کہ طور پر جا کر مناجات کریں اللہ نے اُن کو بلایا طور پر مناجات کیواسطے کہ وعدہ اللہ کا پورا ہوا فرعون کے باب میں

بیان موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کا اور بعد اُس کے اُن کی قوم کے گوسالہ پوجنے کی کیفیت

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام طور پر جا کے مناجات کرنے لگے خدا کے حکم سے فرشتوں نے بہشت سے کرسی لاکر

موسیٰؑ کے بیٹھنے کو دی اور کہا اے موسیٰ نعلین اپنے پاؤں سے اتار کر کرسی پر بیٹھ کے مناجات کر کیونکہ یہ جگہ برکت کی اور مقدس ہے اور قدم تیرا اس پر گرے گا تب موسیٰ نے بارشاد جناب باری نعلین اپنے پاؤں سے اتار کر کرسی پر بیٹھ کے مناجات کی بعد اُس کے حکم الٰہی ہوا اے موسیٰ تیس رات دن روزہ رکھ کہ میں تجھ پر کتاب توریت نازل کروں گا کہ جس میں خلائق راہ پاویں میری طرف اور شریعت سیکھیں چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً ترجمہ اور وعدہ دیا ہم نے موسےٰ کو تیس رات کا تب حضرت موسیٰ نے تیس رات دن کا روزہ رکھا متواتر تب اپنی قوم سے کہا کہ خدائے تعالےٰ مجھ پر کتاب توریت نازل کرے گا تاکہ تم کو شریعت سکھاؤں اور تم ہدایت پاؤگے وے بولے اے موسیٰ ہم جب تک اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے تب تک ہم کو یقین نہ ہوگا تب حضرت موسیٰ نے اُن سے کہا کہ چلو تم چند آدمی پیر و عالم و سردار قوم میرے ساتھ کوہ طور پر کتاب دکھاؤں گا تب اُنہتر آدمی عالم و صالح ساتھ لئے اور ایک آدمی یوشع بن نون دیرینہ ریش سفید تھے اُن کو لے کر ستر آدمی پورے کئے اور کہا کہ تم سب باطہارت لباس پاکیزہ پہن کر میرے ساتھ چلو چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَہٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا ترجمہ اور چن لئے موسیٰؑ نے اپنی قوم سے ستر مرد واسطے وعدے کے ہمارے پاس پس سب کو لے کر طور پر آئے اور ایک پتا درخت سے توڑ کر چابنے لگے اور منتظر حکم الٰہی کے رہے فوراً جناب باری سے حکم ہوا اے موسیٰؑ میں نے تجکو روزہ رکھنے کو کہا تھا کس واسطے تو نے روزہ توڑا حضرت موسے نے کہا خداوندا تجھ کو خوب معلوم ہے کہ میں نے تیس روزے رکھے مگر بوے دہن سے ڈرا مبادا میرے منہ سے بو نکلے اسواسطے پتا چبایا اور مسواک کی حکم ہوا اے موسیٰ میری خدائی کی قسم ہے روزہ دار کی منہ کی بو مجکو خوش آتی ہے زیادہ مشک و عنبر سے کیوں بے اجازت میری تو نے افطار کیا اس لئے اس کے بدل اور دس رات روزہ رکھ پس حضرت موسیٰؑ نے ذی الحجۃ کی شب غرہ سے روزہ رکھا محرم کی دسویں تاریخ تک چالیس روزے پورے کئے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَاَتْمَمْنٰھَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّہٖٓ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ترجمہ اور پورا کیا اُسکو موسیٰؑ نے اور دس روزے سے تب پوری ہوئی بات اس کے رب کی چالیس رات کیونکہ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ کو اُن ستر آدمی کے سامنے جو طور پر گئے تھے فرمایا اے موسیٰؑ اور دس روزے رکھ تب توریت دونگا اس بات کو سن کے وہ یقین نہ لائے اور حضرت موسیٰؑ سے کہا قولہ تعالیٰ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَھْرَۃً ترجمہ اور جب کہا تم نے اے موسےٰ نہ ایمان لاویں گے ہم تم پر یہاں تک کہ دیکھیں ہم اللہ کو ظاہر سامنے موسیٰ نے اُن سے کہا کہ تم سخن خالق اور مخلوق کی تمیز نہ کرسکو گے میرے ساتھ کیونکہ مخلوق کی بات بغیر کان کے دوسرے اعضا

سے نہیں سنی جاتی ہے اور خالق کی بات تو صرف دل کے کان پر موقوف ہے بلکہ ایسا ہے۔ع۔ معانی درمعانی راز بار از ۞ ہر چند کہ موسےٰ نے کہا انھون نے نہ مانا ناگاہ اللہ کی طرف سے ایک آتش اُن پر آگری وہ ہفتاد تن جل کے مرگئے چنانچہ حق سبحانہٗ تعالےٰ نے فرمایا فَاَخَذَتْکُمُ الصَّاعِقَۃُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ترجمہ پھیر لیا تم کو بجلی نے اور تم دیکھتے تھے بعد اس کے موسیٰ تاسف کرنے لگے الٰہی قوم بنی اسرائیل کو مین کیا جواب دونگا وہ سب کیا کہیں گے مجکو تب حضرت کی دعا سے اللہ نے اُنکو زندہ کیا چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ثُمَّ بَعَثْنٰکُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ ترجمہ پھر جلایا ہم نے تم کو پیچھے مرنے کے تمھارے تاکہ تم شکر کرو بعد اسکے موسےٰ ان سب کو لیکر مصر مین آئے اور دس روزے رکھ کے پھر اُن کو لیکر طور کی طرف گئے اور اُن کو کہا کہ میں آگے جاتا ہون طور پر تم میرے پیچھے آئیو یہ کہہ کر جب موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے خطاب آیا قولہ تعالےٰ وَمَآ اَعْجَلَکَ عَنْ قَوْمِکَ یٰمُوْسٰی ۝ قَالَ ھُمْ اُولَآءِ عَلٰٓی اَثَرِیْ وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی ۝ ترجمہ کیون جلدی کی تو نے اپنی قوم سے اے موسیٰ بولا وے میرے پیچھے ہیں اور میں جلدی آیا تیری طرف اے رب میرے کہ تو راضی ہو مفسرون نے لکھا ہے کہ موسےٰ نے اسوقت طور پر بلا واسطہ ستر کلمہ جناب باری سے سن کر نہایت عشق کے شوق و ذوق میں بے اختیار کہا قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ۝ ترجمہ کہا موسیٰ نے اے رب تو مجکو دکھا کہ میں تجکو دیکھون یہ سن کے فرشتے آسمان کے کہنے لگے اے پسر عمران کلام الٰہی تو نے سنا اور طمع رویت بیچون اور بے چگون کی رکھتا ہے پھر آواز آئی اے موسےٰ زمین کی طرف دیکھ جب دیکھا تحت الثریٰ مین جتنی مخلوقات تھی نظر آئی کہا خدایا یہ سب تیری مخلوقات ہے مجھے دیدار اپنا دکھلا پھر آواز آئی اے موسیٰ آسمان کی طرف دیکھ جب دیکھا عرش تک نظر آیا پھر عرض کی خداوندا ساکنان آسمان تیرے آفریدہ ہیں مجکو دیدار اپنا دکھلا اتنے میں ستر ہزار فرشتے مہیب شکل آسمان سے نازل ہوکر گرد بگرد حضرت موسیٰ کے پھر کر کہنے لگے یَا ابْنَ النِّسَآءِ الْحَیْضِ اَتَطْمَعُ فِیْ رُؤْیَۃِ رَبِّ الْعِزَّۃِ ۔ ترجمہ اے بیٹے عورت حیض والی کے کیا جلیل و جبار کو دیکھنا چاہتا ہے تب یہ آواز سن کر موسیٰ مارے ڈر کے بیٹھ گئے پھر بعد ایک لحظہ کے امواج عشق نے جوش مارا از ذوق شوق سے پکارا۔ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ۝ ترجمہ بولا اے رب تو مجکو دکھلائیں تجکو دیکھون پھر ستر ہزار فرشتے بصورت گرگ اور شیر کے نازل ہوکر ایک آواز مہیب سے حضرت موسیٰ کو پکارے جس طرح اوّل فرشتے پکارے تھے یَا ابْنَ النِّسَآءِ الْحَیْضِ اَتَطْمَعُ فِیْ رُؤْیَۃِ رَبِّ الْعِزَّۃِ ۔ کہتے ہیں کہ سات دفعہ حضرت موسیٰ نے پکارا یا رب اَرِنِیْ اور فرشتے آسمان کے اُن کو یہی کہتے تھے یَا ابْنَ النِّسَآءِ الْحَیْضِ اَتَطْمَعُ تا آخر پھر ستر ہزار شخص

پشمینہ پوش اپنی صورت میں دیکھے عصا ہاتھ میں اور پکارتے ہوئے یَارَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ یہ سُن کر موسیٰ
متعجب ہوئے کہ ہر شخص خواہندہ دیدار حق تعالےٰ کا ہوا تب موسیٰؑ نے عرض کی کہ الٰہی اُن کے سوا
میرے مانند اور بھی کوئی دوسرا ہے خطاب آیا اے موسیٰؑ میری قربت کے سبب تو نے بزرگی پائی اپنے
تئیں جانتا ہے کہ تیرا سا کوئی نہیں بلکہ یوں جان کہ ایک پل میں تجھ سے صدہا پیدا کر سکتا ہوں اس بات کو
سن کے پھر ذوق و شوق سے جناب باری میں عرض کی قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ ترجمہ بولا اے رب
تو مجکو دکھلا میں تجکو دیکھوں تب جناب باری نے فرمایا قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ
مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي ترجمہ کہا تو مجکو ہرگز نہ دیکھ سکیگا دنیا میں لیکن نظر کر طرف پہاڑ کے پس اگر قایم رہے
وہ اپنی جگہ پر پس البتہ دیکھ سکے گا تو مجکو دنیا میں پس جب اللہ تعالیٰ نے ذرا سی تجلی دکھائی پہاڑ پر موسیٰ گر پڑے بیہوش
ہو کر جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ
سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ترجمہ پس تجلی کی اس کے پروردگار نے پہاڑ کی طرف کیا اسکو ریزہ ریزہ اور گر پڑا
موسیٰ بے ہوش ہو کر جب ہوش میں آیا کہا موسیٰؑ نے تیری پاک ذات ہے مین نے توبہ کی تیرے پاس اور
مین سب سے پہلے یقین لایا تفسیر مین لکھا ہے کہ موسیٰ کو اللہ نے بزرگی دی تھی بے فرشتہ خدا سے کوہ طور
پر کلام کیا اور اُن کو شوق ہوا کہ دیدار بھی دیکھین تب اللہ نے ذرہ تجلی کی پہاڑ کی طرف پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اسکی
برداشت نہوئی پھر خدا نے موسیٰ کو فرمایا قَالَ يَا مُوسَى إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي
فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ترجمہ کہا اے موسیٰ تحقیق برگزیدہ کیا مین نے تجکو لوگوں پر اپنے
پیغام بھیجنے سے اور اپنے کلام کرنے سے پس پکڑ جو کچھ دیا ہم نے مجکو اور ہو شکر کرنے والوں سے اُسوقت
جناب باری سے جبرئیل پر حکم ہوا وہ بہشت سے لوحین زمرد کی لائے اور قدرت کے قلم کو حکم ہوا اُس پر توریت
لکھے چار ہزار فرشتون نے اُن تختیون کو لے کر موسیٰ کے سامنے لا رکھا حضرت نے اُن تختیون پر دیکھا
کہ ہزار سورہ اور ہر سورہ مین ہزار آیت کہ درازی اُس کی مثال سورہ بقر کے اور ہر آیت مین ہزار وعدہ
ہزار وعید ہزار امر ہزار نہی لکھی ہوئی ہے اور توریت کے پہلے شروع میں عبادت کا ذکر تس پیچھے صفت
علما اور حکما کی ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا
لِكُلِّ شَيْءٍ ترجمہ اور لکھا ہے ہم نے واسطے اُس کے تختیوں میں ہر چیز سے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی پس
پکڑ اُسکو ساتھ قوت کے اور حکم کر اپنی قوم کو کہ عمل کرین اس کی بہتر باتیں شتاب دلاؤن گا میں تم کو گھر
فاسقون کا موسیٰؑ نے خوش ہو کر جناب باری میں عرض کی الٰہی ایسے علما حکما میری اُمت میں سے ہیں یا

نہیں حکم ہوا اے موسیٰ یہ سب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحبہ وسلم کی اُمّت ہیں اُن کی اُمّت تمھاری امت سے بہتر ہے حضرت نے عرض کی اے رب اَلْوَقْتُ وَقْتِیْ وَالْعَطَاءُ لِغَیْرِیْ اے رب ہمارے ہمارے وقت میں عطا کرنا غیر کو کیا مرضی حکم آیا اے موسیٰ تو میرا کلیم ہے اور وہ میرا حبیب کلیم کو حبیب سے کیا نسبت موسیٰ نے عرض کی الٰہی اُن کو میری امتوں میں داخل کر فرمایا اے موسیٰ پیغمبری تمھاری اس وقت معتبر ہوگی جب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم آخر الزمان پر ایمان لاؤ گے حضرت موسیٰ اس بات کو سن کے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم پر ایمان لائے اور کوہ طور سے اُتر آئے اور فرشتے الواح توریت لیکر اُن ستر آدمی کے بیچ آئے جو کہ نور تجلی سے جل مرے تھے موسیٰ نے تنگ دل ہو کر اُن کے واسطے درگاہ باری میں مناجات کی یا رب قوم میری ضعیف ہے وہ میرے ساتھ خصومت کریگی اور بولے گی کہ ہمارے سردار بزرگوں کو تم نے لے جا کر ہلاک کیا اس کا کیا جواب دونگا اغلب کہ وے میرے دین سے پھر جائیں تب موسیٰ کی دعا سے اللہ نے اُن کو زندہ کیا اور وے اُٹھ کر کے موسیٰ علیہ السلام کی چہرے کی طرف نظر نہیں کر سکتے چشم خیرہ ہو جاتی تب اپنے چہرے پر نقاب پیرہن کا رکھا وہ نقاب نور سے جل گیا پھر لوگ چہرے کی طرف نظر نہیں کر سکتے تب لکڑی کا نقاب بنا کے چہرے پر ڈالا سو وہ بھی نور سے جل گیا پھر لوہے کا نقاب بنا کے ڈالا وہ بھی جل گیا بعد اس کے جناب باری میں عرض کی الٰہی میں کس چیز کا نقاب بناؤں ندا آئی اے موسیٰ فقیروں کے خرقے سے نقاب اپنی بنا تب حضرت نے اُس سے نقاب بنا کے اپنے منہ پر ڈالی تب لوگ آ کے حضرت سے بات چیت کرنے لگے بعد اس کے حضرت موسیٰ وہ ستر آدمی اور توریت لے کر چالیس دن کے بعد مصر میں تشریف لائے۔

خبر سامری اور گوسالہ پرستی قوم بنی اسرائیل کی

مروی ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک زرگر تھا نام اوس کا سامری کہتے ہیں کہ وہ موسیٰ کا بھانجا تھا جب بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ فرعون کے قبضے سے نکال کر کے مصر سے لے چلے سامری اس وقت طفل تھا جب دریا کے کنارے سب اکٹھے ہوئے اس کو بہت ڈھونڈھا گنتی میں نہ پایا مصر سے آتے وقت میدان میں راہ سے دور پڑا تھا اکیلا بیٹھ کے روتا تھا جبرئیل نے اپنے بازو پر اس کو بہت دن رکھا تھا یہاں تک کہ جب ماں باپ اس کے اپنے گھر پر مصر میں آئے تب جبرئیل اس کو لے جا کے اس کے ماں باپ کے گھر کے دروازے پر بٹھا کے

چپکے چلے گئے چونکہ سامری کو حضرت جبرئیل سے بہت محبت تھی اُن کے جانے سے چلّا چلّا کے رونے لگا باپ اُس
کا رونے کی آواز سن کے گھر سے نکل آیا کیا دیکھتا ہے کہ اپنا ہی بیٹا رو رہا ہے تب گود میں اٹھا کر اُسے گھر میں
لے گیا اور اُسکی ماں بھی اسکو دیکھ کر بہت خوش ہوئی بعد اُس کے چند روز سامری نے زرگری سیکھی جب موسیٰؑ
ہارونؑ کو اپنا نائب بنا کر بنی اسرائیل میں چھوڑ گئے تھے اور ستر آدمی کو لے کر طور پر گئے بعد اوس کے سامری
نے فرصت پاکر قوم کو جمع کر کے کہا کہ آج بیس دن ہوئے موسیٰ علیہ السلام ستر آدمی پیر مرد کو لے کر کوہ طور پر گئے
اوسکے خدا نے مجکو خبر دی ہے کہ وہ سب کوہ طور پر مر گئے تم اوس کی صداقت چاہتے ہو تو اوس کے خدا کو تمہیں
دکھاؤں تم اس سے پوچھو تب حال معلوم ہوگا اُنھوں نے کہا اچھا کیا مضائقہ تب سامری مردود نے مٹی
سے ایک قالب صورت گوسالہ بنا کے بطور سانچے کے اوس کو آگ میں رکھ دیا اور اوس مردود نے سونا بہت سا
بہت سا لا کر اوس آگ میں سانچے پر ڈالدیا وہ پگھل کر پانی ہو کر اوس قالب کے اندر بیٹھ گیا بچھڑے کی صورت
بنگئی سامری نے اوس قالب کو آگ میں سے نکال کر ایک بچھڑا سونے کا خوبصورت اوس کے اندر سے نکال
کر پاک وصاف کر کے رکھدیا اوسی نام گوسالہ سامری ہے اور اوسی کو قوم سامری پوجتی تھی اور محققوں نے
یوں لکھا ہے کہ فرعون کے دریا میں غرق ہونے کے وقت سامری اوس وقت طفل نہ تھا بلکہ جوان تھا اوسوقت
ایک شخص کو دیکھا کہ گھوڑے پر سوار ہو کر فرعون کے لشکر میں آیا جب اوس کا گھوڑا قدم اٹھاتا تھا زیر
سم اوس کے مرتبے اور بزرگی سے تازی گھانس پیدا ہوتی تھی سامری نے معلوم کیا شاید کہ جبرئیل ہونگے جو
موسیٰ کی مدد کو آئے ہیں اوس وقت مشت خاک اون کے گھوڑے کے سم کے نیچے سے اٹھا کے رکھ لی تھی
جب گوسالہ بنایا بنی اسرائیل کو کہا کہ آؤ تم اس خدا کو سجدہ کرو معاذ اللہ منہا تب وہ گمراہ سب سامری کے
کہنے سے گوسالہ کے پاس چلے آئے جب سامری نے اوس مشت خاک کو بچھڑے کے منھ میں ڈالدیا خدا
کی قدرت سے اوس کے منھ سے بیدھڑک گائے کی آواز نکلی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا
جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ ۝ ترجمہ پس بنا نکالا اون کے واسطے
ایک بچھڑا ایک دھڑ جس میں چلاتا گائے کا پس کہا انھوں نے اون سے یہ صاحب ہے تمہارا اور صاحب
موسیٰ کا سو وہ بھول گیا یعنے موسیٰ بھول کے اور جگہ میں گئے بنی اسرائیل اوس کی آواز سن کے یقین لائے
اور سجدہ کیا اور پوجنے لگے اور بعضے آدمی بارہ قوم میں سے کہ ایمان اون کا کامل تھا اُن سب سے جدا ہو کر
کوہ قاف کی طرف نکل گئے اور وہاں مسجد بنا کر خدا کی عبادت میں مشغول ہوئے اور گوناگون نعمت
کے سزاوار ہوئے معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

نے اللہ کے حکم سے ایک پہاڑ مثل ابر کے اُن کے سر پر لا رکھا موسی علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اے قوم تمہارے سر پر خدا نے ایک عذاب کا پہاڑ نمودار کیا اوپر کی طرف دیکھو تب وے دیکھ کر ڈرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ الخ ترجمہ اور جب اوٹھایا ہم نے پہاڑ اوپر اون کے گویا کہ وہ سائبان ہے اور جانا انھون نے یہ کہ وہ گر پڑے گا اون پر کہا ہم نے لو جو کچھ دیا تم کو ساتھ قوت کے اور یاد کرو جو کچھ بیچ اس کتاب کے ہے تو کہ تم بچو پس موسیٰؑ نے اون سے کہا کہ تم خدا پر ایمان لاؤ اور کتاب توریت کو پڑھو اُس پر عمل کرو گوسالہ پرستی چھوڑو تب بعضون نے کہا قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا یعنے سُنا ہم نے اور نہ مانا جب منکرون نے یہ کہا پہاڑ قریب اون کے سر کے آیا تب وے مارے ڈر کے بیٹھ گئے پہاڑ بھی اون کے ساتھ ساتھ نیچے اوترا جب وے کھڑے ہوتے پہاڑ بھی اون کے سر پر رہتا تب مارے خوف کے سب کے سب سجدے میں آ گئے آدھا منہ اپنا مٹی میں لگا کے کن آنکھون سے جو اوپر کر پہاڑ کی طرف دیکھتے تھے کہ مبادا پہاڑ ہمارے سر پر آ گرے اور مر جائیں پس بعضے ایمان لائے اور بعضے کہنے لگے ایمان لائے ہم مگر دل سے نہیں آخر حق تعالیٰ نے اون کے سر سے پہاڑ اوٹھا لیا جو لوگ کہ توریت پر ایمان لائے تھے وہ عبادت الٰہی مین مصروف ہوئے اور جو لوگ منکر تھے گوسالہ پرستی مین رہے حضرت موسیٰؑ نے قسم کھا کر فرمایا کہ اس گوسالہ کو پارہ پارہ کر کے جلاؤنگا اور دریامین ڈالونگا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا الخ ترجمہ کہا موسیٰ نے اون لوگون سے دیکھ طرف اپنے معبود کے جو ہو گیا تھا تو اوپر اسکے معتکف ابھی جلا دیوینگے ہم اوسکو پھر اوڑا دیوینگے ہم اوسکو بیچ دریا کے اوڑا دینا عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اُسوقت جبریل نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ فلانی گھانس سے اس بچھڑے کو جلا ڈالو تب جل جاوے گا اور دوسرا قول ہے کہ پتھر سے چور کر کے ذرہ ذرہ کر کر دریا مین ڈال دو تب حضرت موسیٰؑ نے اوس بچھڑے کو پتھر سے چور کر کر دریا مین ڈال دیا یہان تک کہ اون گوسالہ پرستون نے دریا مین جا کے اوس کا پانی پی لیا مارے کفر کے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ترجمہ اور پلایا گیا دلون مین اون کے بچھڑا یعنے محبت بچھڑے کی بسبب کفر اون کے کے مروی ہے کہ جو کوئی اوس کا شستہ پانی دریا مین جا کر پی آیا تمام بدن اوس کا سیاہ ہوا کافر مر گیا یہان تک تھا قصہ سامری اور گوسالہ پرستی کا واللہ اعلم بالصواب +

حکایت بادشاہ قارون کی اور بیان اوس کے ہلاک ہونے کا

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ ان تختیون سے توریت نقل کر کے پڑھو اور عمل کرو تب اونھون نے کتابین اوس

کی نقل کیں حکم ہوا اے موسیٰؑ ان سے کہو اس کتاب کو بہت زینت سے رکھیں حضرت نے کہا یا رب
ہم زر نہیں رکھتے کس طرح سے توریت کو زینت کرینگے پس جبرئیل نے کہا جو گھانس میں نے تم
کو بتلادی تھی کہ بچھڑے کو اوس سے جلا ڈالیو سو وہ گھانس اور یہ دو قسم کی گھانس ملا کے جس پر رکھوگے
ہماری قدرت سے اگر تانبے پر رکھوگے تو سونا ہوگا اور اگر پیتل پر رکھوگے تو چاندی ہوگی تب موسیٰ نے ایک
رقعہ لکھا یوشعؑ کو اور ایک قارون کو لکھا کہ فلانی گھانس مجھے لادو اور ایک رقعہ کالوت کو لکھا کہ فلانی
گھانس مجکو درکار ہے بھیجدو تب تینون نے گھانس منگوائی قارون نے یوشع سے کہا دیکھوں تمھارے
رقعہ میں موسیٰ نے کیا لکھا ہے قارون چالاک تھا اُن کا رقعہ پڑھ کے پھر کالوت کے بھی رقعہ کا مضمون
دریافت کر کے اُن تینون گھانس سے کیمیا گری سیکھ لی اور وہ تینون گھانس حضرت موسیٰ کو لیجا کے دی
قارون حافظ توریت تھا وہ سب دریافت کر کے چپکے جا کے گھر مین کیمیا بناتا رہا اس سے بہت
دولت مال جمع کیا بجز خدا کے کوئی اوس کے حال سے خبردار نہ تھا خبر ہے کہ عمل قارون کا توریت
پر تھا جب دولت ہوئی مال کی محبت اور بخل سے زکوٰۃ مال اور صدقہ نہیں دیتا خدا کا حکم نہین مانتا کافر مردود ہوا
مروی ہے کہ قارون حضرت موسیٰ کا جدی چچیرا بھائی تھا بیٹا صافن کا صافن بیٹا فاہش کا فاہش بیٹا یعقوب
علیہ السلام کا تھا جب دولت دنیا بہت جمع کی مارے غرور او تکبر کے حضرت موسیٰ سے نافرمانی کی اور خدا
کے نزدیک کافر ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ الخ ترجمہ قارون جو تھا
سو موسیٰ کی قوم سے پھر شرارت کرنے لگا اون پر اور ہم نے دیئے اوسکو خزانے اتنے کہ اوس کی کنجیون سے
تھک گئے کئی مرد زور آور عبداللہ ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ ساٹھ مزدور زور آور مقرر تھے اوس
کی کنجیان اوٹھانے اور رکھنے پر اور دوسری روایت ہے کہ ساٹھ اونٹ کا بوجھ تھا اور ربیعہ نے روایت کی
کہ مین نے توریت مین دیکھا ہے ستر اونٹ کا بوجھ تھا اور مترجم نے بھی توریت مین یہی دیکھا اور ہر ایک
کنجی کا وزن نیم درم سنگ تھا چنانچہ ایک ایک کنجی سے ستر ستر گنج کے در کھولتے تھے اب گن لو کتنے گنج ہوئے
قارون کے اور اس کی قوم نے اُس سے کہا قولہ تعالیٰ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝ الخ
ترجمہ جب کہا قارون کو اُس کی قوم نے مت خوش ہو تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے بہت خوش ہونے والوں
کو اور جو تجکو اللہ نے دیا ہے اوس سے پچھلا گھر پیدا کر اور نہ بھول اپنا حصہ دنیا سے یعنے حصے کے موافق کھا پہن
اور زیادہ مال سے آخرت کما اور احسان کر خلق پر جیسا احسان کیا اللہ نے تجھ پر اور نہ چاہ فساد بیچ زمین کے تحقیق
اللہ نہیں دوست رکھتا ہے فساد کرنے والوں کو اور صدقات اور زکوٰۃ اور خیرات دیا کر محتاجوں کو تا آخر یہاں

ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَحْسِنْ کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ ترجمہ بھلائی کر جیسی کہ اللہ نے بھلائی کی تجھ سے قارون بولا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ ترجمہ قارون بولا اے موسےٰ یہ مجکو ملی ہے دولت ایک ہنر سے جو میرے پاس ہے اور میرے مال پر کیا حق رکھتا ہے تیرا خدا اور اللہ جلشانہ نے اوس کی شان مین فرمایا ہے اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَھْلَکَ الخ ترجمہ کیا نہ جانا اوس نے یہ کہ تحقیق اللہ نے ہلاک کی اوس سے پہلے کتنی سنگتیں ساتھ والی جو اس سے زیادہ رکھتے تھے قوت اور جماعت اور پوچھے نہ جائیں گے گنہگاروں سے اون کے گناہ بے پوچھے دوزخ مین جائینگے۔ قارون نے حضرت موسیٰ کی بات نہ مانی اور باغی ہوا ایک مکان عالیشان ایسا بنایا کہ اونچائی اس کی اسی گز تھی اور اُس پر کنگرے بڑے بڑے بنائے تھے تمام طلاکاری سے مزین کیا تھا سونے کے کواڑ اور تخت مرصع تھا یہ جامع التواریخ سے لکھا ہے قصص الانبیا مین تہیں بعد اس کے بنی اسرائیل کی قارون نے دعوت کی وے دو گروہ ہوئے ایک حضرت موسیٰ کی اطاعت میں رہا اور ایک گروہ قارون کے ساتھ فسق و فجور شیطانی میں رہا ایک دن اپنی عورت کو خوشی سے لباس فاخرہ پہنا کے اور ہزار غلام و لونڈی کو بھی کمر مرصع جواہرات سے آراستہ کرکے ہمراہ لے کر پھرنے نکلا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ فِیْ زِیْنَتِہٖ ترجمہ پس نکلا قارون اپنی قوم کے سامنے ساتھ آرایش اور زیباری کے اپنا تاج مرصع جواہرات کا سر پر رکھ کے نکلنا تاکہ گرمی آفتاب سے رنج نہ پہونچے اور غلام سب چپ و راست پس و پیش اوس کے چلتے اور دنیا کے مال و زندگی کے طالب جو تھے سو قارون کو دیکھ کے حرص کرنے لگے قولہ تعالیٰ قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا الخ ترجمہ کہنے لگے جو طالب تھے دنیا کی زندگی کے اے افسوس کس طرح ہم کو ملے جیسا کہ ملی ہے قارون کو دولت بیشک اسکی بڑی قسمت ہے اور وہ بولے جسکو ملی تھی سمجھ بوجھ اے خرابی تمھاری اللہ کا دیا ہوا ثواب بہتر ہے اون کو جو یقین لائے اور کیا بھلا کام اور نہیں سکھلائی جاتی یہ بات مگر صبر کرنے والوں کو جو موسیٰ کو وحی نازل ہوئی کہ قارون کو کہہ دے کہ زکوٰۃ مال کی ہزار دینار مین سے ایک دینار فقرا اور مساکین کو دیوے اگر نہ دے گا تو مغضوب ہوگا تب موسیٰ علیہ السلام نے قارون سے کہا اوس نے حساب کرکے دیکھا کہ بہت روپے نکلتے ہین اوس کے دل نے یاری نہ دی۔ قارون بولا اے موسیٰ مین زکوٰۃ دوں یا نہ دوں تم کو اس سے کیا کام حضرت نے کہا اے قارون کیمیا سے سونے چاندی کے ظروف بنانے مین جتنے ریزے گرتے ہیں تو تنا فقیر و محتاجوں کو دے ڈال۔ تب بھی زکوٰۃ مال ادا ہوگی قارون بولا اگر مین زکوٰۃ مال کی دوں تو تیرا خدا مجکو کیا دیگا حضرت نے کہا اوس کی نیکی سے تجکو بہشت ملے گی وہ مردود بولا بہشت سے مجکو کیا کام ہے آخر ایک دن موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک افترا کیا تہمت لگائی تاکہ اون کو لوگون میں شرمندہ کرے اور زکوٰۃ کی بات نہ بولے ایک دن ایک عورت فاجرہ خوبصورت بنی اسرائیل

کی قوم میں سے تھی قارون کے پاس گئی قارون نے اس سے کہا کہ میں تجکو ہزار اشرفی اور زیورات اور اچھی اچھی پوشاک بیش قیمت دونگا تو میرے واسطے ایک کام کر جب بنی اسرائیل کی جماعت جمع ہوگی تو سب کے سامنے جا کے مجمع میں پکار پکار کے یہ کہیو کہ موسیٰ ہمارا یار ہے ہم سے زنا کرتا ہے پس اوس فاجرہ نے روپیہ کے لالچ سے کہا بہت اچھا میں کہونگی پس قارون نے اس سے جو کہا تھا روپیہ دے کے رخصت کیا ایک دن موسیٰ منبر پر بیٹھ کے وعظ کہہ رہے تھے بنی اسرائیل سب حاضر تھے قارون نے اوس عورت کو وہاں بھیجدیا اور خود بھی گیا موسیٰ لوگوں کو حرام و حلال کی باتیں فرماتے تھے کہ جو زکوٰۃ مال نہ دیگا اوس پر عذاب ہوویگا اور اللہ کے یہاں مواخذہ ہوگا اور جو زنا کریگا اوس کو سنگسار کر دینا دنیا میں ایسا ہوگا ایسی ایسی باتیں سبکو سناتے تھے پس قارون مردود نے جا کے مجلس میں بنی اسرائیل کی کہا اے موسیٰؑ اگر تم نے زنا کیا ہوگا تو تمہاری کیا سزا ہے حضرت نے کہا میرا قتل واجب ہے قارون بولا البتہ تم نے زنا کیا گواہ موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے اوس کا جھوٹ ثابت کیا اور لعنت پڑی اسپر چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الخ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مانند اون لوگوں کے کہ ایذا دی اونھوں نے موسیٰ کو پس پاک کیا اللہ نے موسیٰ کو اوس چیز سے کہ کہتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک تھا آبرو والا اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی پس قارون نے اوس عورت کو بلا کے حاضران مجلس کے روبرو کہا کہ موسیٰ نے تم سے کیا بدفعلی کی تھی وہ چاہتی تھی کہ بولے موسیٰ میرا یار ہے قوم قارون خوش ہوئی اتنے میں اللہ کی مرضی سے دل اوس کا جھوٹ بات سے پھر گیا پس لوگوں سے کہا اے نیک مردو موسیٰ پاک ہے اور جو قارون کہتا ہے جھوٹھ بہتان ہے میں اللہ سے ڈرتی ہوں جھوٹ بات سے موسیٰؑ اس بات کو سن کے متعجب ہوئے غش میں آگئے منبر سے گر پڑے فوراً جبرئیل نے آکر گودی میں اٹھا لیا تسلی دینے لگے اے موسیٰ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین کو تمھارے حکم کے تابع کیا جو چاہو قارون کو سزا دو تب موسیٰ نے قارون کو کہا اے قارون تو جھوٹ مت بول افترا مت کر تہمت مت دے خدا سے ڈر اوس مردود نے حضرت کو جواب نامعقول دیا تب حضرت نے خدا کے حکم سے زمین پر ایک عصا مارا اور کہا اے زمین قارون کو دبا لے تب زمین نے تخت سمیت اوس کو اور اُس کے تابعدار جو تھے سب کو ٹخنوں تک دبا لیا بعد اس کے موسیٰؑ سے وہ فریاد کرنے لگا اے موسیٰؑ مجکو اس سے خلاصی دے میں کبھی ایسا نہ کہونگا پھر حضرت نے زمین کو غصہ سے کہا اے زمین ان کو زانو تک دبا لے مروی ہے کہ ستر مرتبہ ان مردودوں نے حضرت موسیٰ سے معافی مانگی اور توبہ کی اور حضرت غصے سے کہتے اے زمین دبا لے یہاں تک کہ زمین نے انکو کاندھے تک دبا لیا جب ہارون نے اون کو عذاب میں دیکھا موسیٰؑ سے کہنے لگے اے بھائی وے اور قارون ہماری برادری میں ہیں تقصیر اون کی معاف کیجیے

پھر حضرت نے غصے سے کہا یا آرض خُذِیہ پھر زمین نے گلے تک دبا لیا تب قارون نے کہا اے موسیٰ تو ہماری دولت پر طمع رکھتا ہے فقرائے بنی اسرائیل کے دینے کو جب یہ کہا تب جتنا مال و متاع اور گنج اوس کا تھا خدا کے حکم سے جبرئیل نے اوس کے سامنے لا رکھا موسیٰ نے کہا اے قارون لے اپنے مال اور زمین کو کہا اے زمین اسکو اور اس کے مال و متاع وحشم و لشکر و مکانات سب کو دبا کے غارت کرے تب زمین نے اوس وقت خدا کے حکم سے اوسکو اور اسکے مال و متاع و درم و دینار و مکانات سب کو فرو کیا اور دبا لیا کچھ اثر اوس کا باقی نہ رکھا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِن فِئَةٍ الخ ترجمہ پس دھنسا دیا ہم نے قارون کو اور اوس کے گھر کو زمین میں پس نہ ہوئی واسطے اوس کے جماعت مددگار سوا خدا کے اور نہ قارون مدد لا سکا قارون کا حال دیکھ کے لشکر و شائق کی لوگ بجا لائے اور بولے قولہ تعالیٰ وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ الخ ترجمہ اور فجر کو لگے کہنے جو لوگ شام کو آرزو کرتے تھے اوس کے سارے مرتبے کی خرابی تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کھول دیتا ہے رزق جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں اور تنگ کر لیتا ہے بولے نیک کام والے اگر احسان نہ کرتا ہم پہ اللہ تو ہم کو بھی دھنسا دیتا ارے خرابی یہ تو بھلا نہیں پاتے کافر منکر یعنے اگر فضل خدا ہم پہ نہ ہوتا تو قارون کا سا ہمارا بھی حال ہوتا تعجب ہے کافر اس بات کو غور نہیں کرتے نہیں سنتے کہ جو برائی کرے سو برائی پاوے اور جو بھلائی کرے سو بھلائی پاوے

قصہ عامیل مقتول بن سلیمان کا

روایت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نام اُس کا عامیل تھا ملک اور دولت اور حشمت اُس کی بہت تھی اُس کے گھر میں فرزند نہ تھا ایک بھتیجا تھا غریب مگر بہت زور آور اپنے چچا کے مال پر طمع رکھتا تھا کہ کوئی وقت فرصت اسکو ملے چچا کو مار کر ملک اور میراث اُس کا لیوے غرض دنیا کی طمع سے شب کو چپ کے اپنے چچا کو مار کر شہر سے باہر لے جا کے دو گاؤں کی سرحد میں رکھ آیا اور ملک میراث سلطنت چچا کا مالک ہوا اور بعد اُس کے مکر و فریب سے قاتل کا پتا ڈھونڈھنے لگا آخر گاؤں والوں پر تہمت ڈالی کہ انھوں نے میرے چچا کو مار ڈالا سب کو میرے حضور میں حاضر کرو اور گاؤں کے لوگ ایک دوسرے پر تہمت دینے لگے کہ اُس نے مارا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس معاملہ کو فرماتا ہے۔ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ الخ ترجمہ اور جب تم نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو پھر لگے ایک دوسرے پر دھرنے اور اللہ کو نکالنا ہے جو تم چھپاتے تھے موسیٰ کے پاس لوگ آ کے کہنے

لگے یارسول اللہ آپ دعا کیجئے کہ اس مقتول کے قاتل سے اللہ خبر دے کہ اسکو کس نے مارا تب موسیٰ نے دعا
کی جبرئیل نے حضرت موسیٰ سے کہا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ غمّاز کو ہم دشمن جانتے ہیں غمّازی کیونکر کریں ان کو
کہہ دے کہ ایک گائے ذبح کریں اور اُس کی زبان لے کر مقتول پر ماریں تب وہ جی اٹھے گا اور وہ خود بولدیگا
جس نے مارا عبد اللہ بن عباسؓ نے روایت کی کہ حق تعالیٰ نے اُن کو فرمایا گائے ذبح کرنے کو چونکہ وہ قوم گائے
پوجتی تھی اس لئے اللہ نے فرمایا کہ وہ اپنے معبود کو ذبح کریں تو کہ معلوم ہو کہ معبود ذبح نہیں ہوتا ہے غرض
موسیٰ نے خدا کے فرمانے سے اُس قوم کو خبر دی کہ قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا
بَقَرَةً ۔ ترجمہ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم کو کہ ذبح کرو ایک گائے تو البتہ قاتل
کو معلوم کرو گے اور انھوں نے کہا قولہ تعالیٰ قَالُوْا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۔ ترجمہ بولی قوم کیا تو ہم کو پکڑتا ہے ٹھٹھے میں
موسیٰ نے کہا قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ۔ ترجمہ کہا پناہ اللہ کی اُس سے کہ میں ہوں نادانوں
میں تب لوگوں نے کہا قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ترجمہ بولے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو
کہ بیان کرے ہم کو کہ وہ گائے کیسی ہے موسیٰ نے کہا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ الخ ترجمہ
کہا اللہ فرماتا ہے وہ گائے ہے نہ بوڑھی نہ بچہ جوان بیچ میں اُن کے ہے اب تم کرو جو تم کو حکم ہے پھر اُنھوں نے
کہا قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۔ ترجمہ کہنے لگے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کردے
ہمارے لئے کیسا ہے رنگ اُس گائے کا موسیٰ نے کہا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ الخ ترجمہ کہا اللہ
فرماتا ہے وہ ایک گائے ہے خوب زرد رنگ اُس کا خوش آتی ہے دیکھنے والوں کو پھر انھوں نے کہا قَالُوا ادْعُ
لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ الخ ترجمہ بولے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کردے ہم کو کس قسم کی ہے وہ گایوں
میں شبہ پڑا ہے ہم کو اور اللہ نے چاہا تو ہم راہ پاویں گے موسیٰ نے کہا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ الخ ترجمہ
کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک گائے ہے محنت والی نہ ہل جوتی ہو کہ پھاڑے زمین اور نہ پانی دیتی ہو کھیت کو بدن
سے پوری تندرست ہے داغ اُس میں کچھ نہیں تب کہا انھوں نے اب لایا ہے تو ہمارے پاس ٹھیک بات
اب ہم ذبح کریں گے تب اُس صفت کی گائے تلاش کرنے لگے جبرئیل نے بصورت اجنبی اُنکو آکر فرمایا کہ بنی
اسرائیل میں فلانے کے پاس اس صفت کی گائے ہے قیمت اُس کی اُس کے چمڑے بھر کے روپیوں کی ہے
جو چاہے سو خرید کرے قصہ گائے کا یوں ہے کہ ایک شخص بنی اسرائیل میں مرد صالح نیک بخت تھا ایک بیٹا
اس کا تھا طفل اور ایک گائے تھی اپنے بیٹے کے لئے اس گائے کو جنگل میں خدا پر سونپا کہا الٰہی جب میرا بیٹا بڑا ہو گا
اس گائے کو اُسکو دیجیو اور وہ گائے جب بڑی ہوئی جنگل میں کوئی اُسے پکڑ نہیں سکتا جب وہ لڑکا جوان ہوا نیک بخت

صالح اپنی ماں کی خدمت کرتا مطیع فرمان رہتا اور شب کو تین حصے کرتا پہلے حصہ میں سو رہتا اور دوسرے میں عبادت کرتا اور باقی اپنے باپ کی قبر کی جا کے زیارت کرتا تھا جب فجر ہوتی جنگل و میدان میں جا کے لکڑیاں چن لاتا اُسے بیچکر اُسکی قیمت کے بھی تین حصے کرتا ایک حصہ فقرا اور مساکین کو صدقہ کرتا اور ایک حصہ اپنی ماں کو دیتا اور تیسرے حصہ مین سے آپ کچھ کھا لیتا ایک دن اُسکی ماں نے اُس سے کہا اے بیٹا تیرا باپ فلانے میدان مین تیرے لئے ایک گائے خدا پر سونپ کے گذر گیا ہے تو جا ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کے خدا سے مانگ تب وہ گائے تیرے ہاتھ آئیگی اور اُس گائے کی شناخت یہ ہے کہ وہ مثل شعاع آفتاب کے نظر آویگی تب اُس نے اُس میدان میں جا کے کہا الٰہی وہ گائے جو میرے باپ نے میرے واسطے اس میدان مین چھوڑی ہے سو مجکو دے پس خدا کے حکم سے وہ گائے اُس کے سامنے آموجود ہوئی اور بولی اے لڑکے فرمانبردار اپنے ماں باپ کے تو میری پیٹھ پر بیٹھ پر مین تیری تابعدار ہوں اس نے کہا کہ میری ماں نے مجکو نہیں کہا تیری پیٹھ پر بیٹھنے کو مگر یہ کہا ہے کہ تجکو پکڑ کے لے جاؤں پس وہ جوان اُس گائے کو پکڑ کے اپنے گھر کی طرف لے چلا اسمین شیطان بصورت رکھوالی کے اُس کے پاس آ کے بولا اے جوان میں اس کا پاسبان ہوں اس پر اپنا اسباب لاد کر اپنے گھر جایا چاہتا تھا جب راہ میں مجکو کچھ حاجت پڑی اور اس میں مشغول ہوا یہ گائے مجھ سے چھوٹ گئی تھی مجکو طاقت نہیں کہ میں اسکو پکڑوں آخر بھاگ گئی اب مین نے اسے یہاں پایا تم ہم کو اس پر سوار کر کے اپنے گاؤں تک پہنچا دو جو اس کی مزدوری ہو گی مجھ سے لو اُس جوان نے کہا جا خدا پر بھروسہ کر جب تیرا ایمان درست ہو گا تب تجکو حق تعالیٰ بے توشہ بے راحلہ منزل مقصود کو پہنچاوے گا ابلیس نے کہا اگر چاہو تو گائے میرے پاس بیچ ڈالو اُس نے کہا میری ماں نے مجکو نہیں کہا گائے بیچنے کو یہ کہہ کر قدم آگے بڑھایا اچانک ایک پرند جانور گائے کے پیٹ کے نیچے سے اُڑ گیا اور گائے بھی اُس کے ساتھ بھاگ گئی تب اُس نے پکارا اے گائے برائے خدا میرے پاس آ پس گائے نے آ کے اس سے کہا اے جوان وہ مجکو لے بھاگا تھا وہ مرغ نہ تھا شیطان تھا چاہتا تھا کہ مجھ پر سوار ہو کے بھاگے جب تو نے خدا کا نام لیا فرشتہ آیا مجکو چھڑا لیا غرض وہ جوان گائے لے کے اپنی ماں کے پاس آیا اُسکی ماں نے کہا اے بیٹا ہم غریب ہیں کچھ پیسے روپے خرچ کھانے کا نہیں گائے بیچ ڈال کہا کتنے کو بیچوں وہ بولی تین اشرفی کو تب بازار میں لے گیا خدا نے فرشتہ بھیجا گائے کی قیمت بتا دی فرشتے نے اُس سے پوچھا تم کتنے میں بیچوگے وہ بولا تین دینار کو تب فرشتے نے اُس کو بتا دیا اس گائے کو چھ دینار کو بیچو وہ بولا میری ماں نے چھ دینار پر نہیں بیچنے کو کہا اگر تم گائے کے وزن دینار دو گے تو بھی بحکم ماں کے نہیں بیچوں گا پھر جوان نے اپنی ماں سے جا کے کہا کہ گائے کی قیمت چھ دینار بازار میں دیتے ہیں تب رضا دی جب بازار میں آیا پھر اُس فرشتے

نے بارہ دینار قیمت اس کی کہی پھر اس نے اپنی ماں سے جا کے کہا کہ بارہ دینار قیمت اسکی ہوتی ہے پس اُس کی ماں نے دریافت کیا شاید وہ شخص جو قیمت لگاتا ہے فرشتہ ہوگا ہم کو فائدہ بتانے آیا ہے پھر وہ جوان جا کے دیکھتا ہے بازار مین وہ مرد وہین کھڑا ہے تب اُس نے اُسکو دیکھ کے کہا اب مت بیچ گائے کو تم اپنی ماں کو جا کے کہو کہ اس کو موسیٰ بن عمران کے آنے تک رکھو کیونکہ بنی اسرائیل میں ایک شخص مارا گیا ہے اور قاتل اُس کا نامعلوم ہے اُسکو وہ خرید کرے گا اور اُس کے چمڑے بھر روپے وزن کر کے تم کو دے گا جب موسیٰؑ آئے وہ گائے اُسی صفت کی پائی جو اللہ نے نشان بتلایا تھا اُس گائے کو اُس پیرزن سے لے کے ذبح کیا اور اُس کے چمڑے بھر کے روپے وزن کر کے اسکو دیئے اور زبان اُس گائے کی کاٹ کے اُس عامیل مقتول پر جو اوپر گذرا ہے رکھدی بارے خدا کے حکم سے وہ جی اوٹھا اُس کی رگون مین سے اور گلے سے خون جاری ہوا تب اُس نے باواز بلند و فصیح زبان سے کہا اے لوگو گواہ رہو مجکو گاؤن والوں نے نہین مارا ہے میرے بھتیجے نے مجھے دولت کی لالچ سے مارا ہے اتنا بولکر پھر مرگیا پس موسیٰ نے اُس عامیل مقتول کے بھتیجے قاتل کو مار ڈالا اُس کا قصاص لیا اور تمام مال و اسباب اوس کا محتاج اور فقیرون کو بانٹ دیا تب وہان کے لوگوں نے اُس قاتل کی شر سے امان پائی اور وے موسیٰؑ پر ایمان لائے

قصہ عوج بن عنقؑ کا

راویون نے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے قوم موسیٰ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ زمین شام مقدس کی تم کو دون گا جبارون کو مار کے وہان سے نکالدو اور مقام اجداد بنی اسرائیل کنعان مین تھا اب مصر میں ہو بالعد اس کے اللہ نے حکم کیا کہ تم شام مین خدا کے دشمنون سے جہاد کرو اور موسیٰؑ نے اُنھوں کے ساتھ وعدہ فتح کا کیا تھا اور وحی نازل ہوئی اے موسیٰ بارہ آدمی سردار بارہ قوم سے بنی اسرائیل کے نقیب کرتا کہ ہر ہر سبط اپنے اپنے سردار کے تابع رہے اور ہماری رضا پر رہیں تو اُن سے اس بات کو کہدے کہ اون کا سردار نقیب جو حکم اُن پر کرے سو وہ عمل میں لاوین حق تعالیٰ فرماتا ہے وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ترجمہ اور اٹھائے ہم نے اُن میں بارہ سردار پس موسیٰ سب کو ہمراہ لے کر جب کنعان مین گئے نقیبون کو شام کے اطراف میں بھیجا کہ احوال جبارون کا دریافت کر کے آوین جب عوج بن عنق کے پاس گئے دیکھا قد و قامت اُس کا تیس ہزار تینتیس گز کا لنبا یہ قصص الانبیا میں لکھا ہے اور معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ تیس ہزار تین سو تیس گز لنبا تھا اُس ایام کے گز سے مروی ہے کہ نوحؑ کے طوفان مین پانی سے یہی بچا تھا ایسا دراز قد تھا کہتے ہیں کہ سمندر میں اس کے ٹخنون تک پانی ہوتا تھا اُس مین اوتر کر مچھلی

پکڑ لا کے ہاتھ دراز کر کے چشمۂ آفتاب سے بھون کر کھاتا تھا اتنا بڑا لنبا جوان تھا اور تین ہزار پانسو برس کی اس کی
عمر تھی اور معارج النبوۃ میں لکھا ہے تین ہزار چھ سو سال کی اس کی عمر تھی حضرت آدم کے ایام سے حضرت موسیٰ
کے زمانے تک زندہ رہا اور اس کی ماں کا نام صفورا اور وہ بیٹی آدم کی تھی اور باپ کا نام عنق تھا اور معارج
النبوۃ میں لکھا ہے اس کے باپ کا نام سحیان تھا اور ماں کا نام عنق اور وہ بنت آدم تھی پس عوج بن عنق
نے موسیٰ کے بارہ سرداروں کو دیکھ کے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو کہاں جاؤ گے انہوں نے اپنا حال بیان کیا بعد
اس کے عوج بن عنق ان سب کو پکڑ کے اپنی ازار میں رکھ کے اپنی جورو کو دکھانے لے گیا اور کہا کہ یہ سب
میرے ساتھ لڑنے کو آئے ہیں یہ کہہ کر زمین پر رکھ کے چاہا کہ مثال چیونٹی کے پیر سے مل دے اس کی جورو نے
کہا کہ چھوڑ دے یہ ضعیف وناتوان ہیں چلے جائیں ان کو مارنے سے کیا ہوگا بہتر احال لوگوں میں جا کے بیان کریں
پس ان کو چھوڑ دیا وے اس شہر کے جباروں کی کثرت اور حقیقت دریافت کر کے ڈر گئے اپنی ولایت کی طرف
چلے آئے اور آپس میں کہا ان جباروں کے حال جو ہم دیکھ آئے ہیں اپنی قوم سے نہ کہا چاہیئے وے بزدل ہیں
لڑائی جہاد کے نام سے بھاگ جائیں گے لیکن انھوں کا حال موسیٰ وہارون کو کہا چاہیئے تب موسیٰ سے وہاں
کا سب حال بیان کیا انگور اور انار اور قد وقامت ان کافر جباروں کے اور ایک ایک انگور انار کئی آدمی کا بوجھ تھا
اور اگر ایک انار کا دانہ نکال لیں تو دس آدمی کی خوراک ہو اوس کے خول کے اندر دس آدمی رہ سکتے اور ایک
دانہ انگور کئی من کا تھا وہاں سے لاکے حضرت موسیٰ کو دکھایا حضرت موسیٰ دیکھ کے متعجب ہوئے پس دس آدمی
سردار نقیب نے عہد شکنی کر کے احوال وہاں کا جو دیکھا تھا اور عوج کے ہاتھ میں گرفتار ہونے کا اپنی قوم سے کہدیا اور
جباروں کے ملک میں جانے کو منع کیا مگر دو شخص یوشع اور کالوت نے عہد شکنی نہ کی بنی اسرائیل نے سن کے چاہا کہ
جہاد میں نہ جائیں تب موسیٰ نے فرمایا اے قوم بھاگیو مت میرے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے تم کو ان کافروں پر فتح دے گا اور
قوم نے کہا قولہ تعالیٰ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ الآیۃ ترجمہ بولی قوم اے موسیٰ وہاں ایک لوگ ہیں زبردست
اور ہم ہرگز وہاں نہ جاویں گے جب تک وے نکل جائیں وہاں سے اللہ کی نوازش تھی اون دونوں پر وہ یوشع بن نون اور
کالوت بن قتادہ تھے اور وے دونوں بزرگ نیک تھے بارہ سرداروں میں بنی اسرائیل کے اور وے دونوں حضرت
موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے پیچھے پیغمبر ہوئے دونوں بولے اے قوم بیٹھ جاؤ ان پر حملہ کر کر دروازے میں اگرچہ
قوم جبار قوی ہے خدا تم کو فتح دے گا موسیٰ سے وعدہ کیا ہے کہ ان کو ہلاک کرے گا جیسا کہ قوم فرعون کو ہلاک کیا
پھر جب تم ان میں بیٹھے تو تم غالب ہو گے اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر یقین رکھتے ہوئے بولے ہرگز نہ جاوین گے
ساری عمر جب تک وے رہین گے اس میں سو تو جا اور تیرا رب دونوں لڑو ہم یہاں ہی بیٹھے ہیں پس حضرت

نے ان پر غصہ ہو کر بددعا کی قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ اِنِّی لَآ اَمْلِكُ الخ ترجمہ بولے موسیٰؑ اے رب میرے اختیار مین نہین
مگر میری جان اور میرا بھائی سو تو جدائی کر یو ہم میں اور بے حکم لوگون مین فرمایا اللہ نے وہ تو حرام ہوئی اُن پر چالیس برس
سر مارتے پھرینگے سو تو افسوس نہ کر بے حکم لوگون پر قصہ یہ ہے اللہ نے بنی اسرائیل کو فرمایا کہ جہاد کرو عمالقہ جبار
سے ملک شام چھین لو وہ ملک ہمیشہ تمھارا ہے حضرت موسیٰ نے بارہ شخص کو بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے پر سردار
کیا تھا اُن کو بھیجا کہ اُس ملک کی خبر لاوین دے خبر لائے تو ملک شام کی خوبیاں بہت کین اور وہان مسلط تھے عمالقہ اُن
کی قوت و زور بھی بیان کیا پس حضرت موسیٰؑ نے ان کو کہا کہ تم قوم کے پاس خوبی ملک بیان کیجیو اور قوتِ دشمن مت بیان کرو
اُن میں دو شخص اس حکم پر رہے اور دس نہ رہے جب قوم نے ان کے عمالقہ کا زور سنا تو نامردی کرنے لگے اور
چاہا کہ پھر مصر میں جاوین اس تقصیر سے چالیس برس فتح شام کو دیر لگی اسقدر مدت بنی اسرائیل جنگلون میں
پھرتے رہے اس قرن کے لوگ سب مرے تھے مگر دو شخص کہ موسیٰؑ کے بعد خلیفہ ہوئے یوشعؑ اور کالوتؑ
ان کے ہاتھ سے شام فتح ہوا القصہ موسیٰ و ہارونؑ عصا ہاتھ میں لے کر ملک شام کو برائے جہاد روانہ ہوئے
جب رات ہوئی بنی اسرائیل نے مصر میں جانے کا قصد کیا تمام رات چلے فجر کے وقت دیکھا کہ جس جگہ سے
کوچ کیا تھا اُسی جگہ پر آ رہے پھر دوسری شب کو تمام رات چلے فجر کو دیکھتے ہیں کہ جہان سے کوچ کیا تھا
اب تک وہیں ہیں وہ سمجھے کہ موسیٰ کی بددعا سے یہ حال ہوا تب یوشعؑ بن نون نے اُنہوں سے کہا کہ اس میدان مین
ٹھہر جاؤ صبر کرو توبہ استغفار پڑھو جب تک موسیٰ ملک شام کو فتح کرکے آوین تب تک یہاں رہو تب
بنی اسرائیل خدا پر توکل کرکے اُس تیہ مین رہ گئے اور تیہ اُس میدان کا نام ہے کہ جس میں بارہ اسباط بنی اسرائیل
چھ لاکھ آدمی حضرت موسیٰ کی بددعا سے چالیس برس محبوس رہے وہاں سے نکل نہ سکے اور وہ تیہ درمیان فلسطین
اور رملہ اور اردن اور مصر کے ہے طول اُس کا چھتیس ۳۶ کوس اور عرض اٹھارہ کوس کا ہے غرض موسیٰؑ علیہ السلام
جب نزدیک شہر عوج کے گئے لوگوں کو ہیبت شکل دیکھ کے ڈرے پس حافظ حقیقی کو یاد کرکے بڑھے جب عوج بن عنق نے
اُنکو دیکھا تا کہ پکڑ کے چیونٹی کی طرح پیرون سے مسل دے اور کہا کہ تو ہے سردار قوم بنی اسرائیل کا تو نے قبطیون کو
دریائے نیل میں فرعون کے ساتھ ڈبا مارا ہے یہ کہکر موسیٰؑ پر حملہ کیا پس حضرت موسیٰ کا قد دس گز لنبا تھا اور عصا بھی دس
گز لنبا تھا اور اوپر دس گز لنبا تھا اور اوپر دس گز اوچھلکر اوس کے ٹخنوں پر عصا مارا وہین مردود مر گیا چالیس برس
سے بنی اسرائیل تیہ مذکور میں تھے اور لاش عوج کی میدان مین پڑی تھی اور گوشت پوست گل گیا پشت کی
ہڈی مثل پہاڑ کے اونچی ہو رہی تھی بعد چالیس برس کے یوشع بن نون جبارون کا ملک فتح کرکے مصر مین جب
آئے تب اُس کی پشت کی ہڈی سے مصر کے نیل دریا پر پل باندھ دیا ایک مدت تک خلق اللہ نے اُس پر سے آمد

رفت کی غرض موسیٰؑ عوج بن عنق کو مار کر کے شاد ہو کر بنی اسرائیل میں جب تشریف لائے اُن کو جہان چھوڑ گئے
اس تیہ مذکور میں آ کے پایا اُن سے کہا اے قوم اللہ نے مجکو عمالقہ پر فتح دی اور عوج بن عنق کو مین نے مار ڈالا
اب تم چلو شہر میں اُن کے دخل کریں امر الٰہی بجا لاویں تب بنی اسرائیل نے اپنا حال بیان کیا کہ ہم اس میدان
سے نکل نہیں سکے حضرت نے فرمایا چلو اسباب لوازمہ لو شام کیطرف روانہ ہوں تب وے تمام رات چلے پھر فجر کو دیکھتے
ہیں سابق جگہ جہان سے کوچ کیا تھا وہیں ہیں تب موسیٰ نے اپنی بد دعا سے جو اُن پر کی تھی نادم ہو کر اُن کے حال پر دعائے
نیک کی کہ یا غفور و رحیم تجکو خوب معلوم ہے اب وے شام مین جانے کو راضی ہیں ان کو اس تیہ سے رہا کر تب اللہ
نے فرمایا قَالَ فَاِنَّھَا مُحَرَّمَۃٌ عَلَیْھِمْ الآیہ ترجمہ پس تحقیق وہ زمین حرام ہوئی ہے اُن پر چالیس برس سرگردان پھرین
گے ملک میں پس تو افسوس نہ کر قوم فاسقون پر اس تیہ کے عذاب میں رہیں گے کیونکہ تیرے ساتھ جہاد کو نہ گئے اور
بولے کہ ہم نہیں جائیں گے تم اور تمہارا خدا جہاد کو جاؤ حاصل کلام موسیٰؑ نبی اسرائیل کے حال پر اور داخل ہونے
ملک شام میں بموجب وعدۂ اللہ کے جبارون کو مار کر غم کھاتے رہے وحی نازل ہوئی اے موسیٰ افسوس مت کر واسطے
قوم فاسقون کے پس ان کو اس میدان مین رہنے دے وہان کچھ کھانے کو نہ پینے کو بہت تکلیف کی جگہ ہے پس وہ
بیابان معروف ہے اللہ اوس بیابان کا نام اُن کے واسطے تیہ رکھا وہ درمیان فلسطین اور مصر اور اردن کے ہے اکثر
چارون طرف اوس کے شہر ہین درازی اُس میدان کی چھتیس کوس اور چوڑائی اوس کی اٹھارہ کوس کی ہے اللہ تعالیٰ نے
نے اس بیابان کو انھون پر تیہ گردانا ہر چند کہ اُس تیہ سے نکلنا چاہتے تھے نہیں نکل سکتے یہ ماجرا اوپر معلوم ہو چکا اور موسیٰ
سے وے کھانے کو مانگتے کیونکہ اُس میدان میں سوا جھاڑ کانٹے کے اور کچھ پیدا نہ ہوتا تھا نہ حیوانات تب اُن کے
واسطے کھانے کے اللہ نے من و سلویٰ بھیجا من ایک چیز نام ہے مثل دھنیے کے رات کو آسمان سے گرتا صبح کو سب
چن لیتے اور کھاتے وہ میٹھا و شیرین تھا اور سلویٰ ایک مرغ کا نام ہے مثل کبک جانور کے سرخ اور گوشت بھی
مثل اوس کے عصر کے وقت ہزار ہا جانور اُنھون کے نزدیک اوڑ کے آ بیٹھتے جب اندھیری رات ہوتی بنی اسرائیل
بقدر حاجت کے اُن کو پکڑ کے کباب بنا کے کھا لیتے مدتون یہی کھایا کئے اور دھوپ کی طپش سے سایہ مانگتے رہے تب
حضرت نے جناب باری میں دعا کی اللہ نے ان پر سایہ نازل کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ
وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی الآیہ ترجمہ اور سایہ کیا ہم نے تم پر ابر کا اور اُتارا ہم نے تم پر من و سلویٰ
کھاؤ ستھری چیزیں جو دین ہم نے تم کو اور ہمارا کچھ نقصان نہ کیا پر اپنا ہی نقصان کرتے رہے اور موسیٰؑ سے
پانی مانگا حکم ہوا اے موسیٰؑ اس میدان مین جو پتھر ہے اُس پر اپنا عصا مار تب پانی نکلے گا اور بعضون نے کہا
کہ جو پتھر طور سینین سے لائے تھے تکلم کے وقت جناب باری سے ملا تھا اس پتھر کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے اُس

پر کھڑے ہو کر مناجات کرتے تھے حکم ہوا اے موسیٰ اسی پتھر پر اپنا عصا مار۔ پانی نکلے گا چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗٓ الخ ترجمہ اور حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو جب پانی مانگا اُس سے اُس کی قوم نے ہم نے کہا کہ مار اپنا عصا اُس پتھر کو تو پھوٹ نکلا اُس سے پانی بارہ چشمہ اس واسطے کہ بنی اسرائیل بارہ سبط تھے سب ایک جگہ میں نہیں رہتے جدا جدا رہتے اور ایک چشمہ سے پانی نہیں پیتے ہمیشہ ایک دوسرے سے آپس میں عداوت اور بغض رکھتے بارہ چشمے بارہ سبط کے واسطے نکلے اور اپنے اپنے چشمے سے پانی لیتے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ترجمہ پہچان لیا ہر قوم نے اپنا گھاٹ موسیٰ نے اونھوں سے کہا کہ من وسلویٰ ایک روز کے کھانے کے سوا زیادہ مت رکھیو پس اُن کی باتوں کو عمل میں نہ لا سکے سب نے ایک ایک جہینے کی خوراک جمع کی اس واسطے کہ انکو یقین تھا کہ شاید من وسلویٰ اور نہ اترے گا اس سبب جمع کرلی اور گنہگار ہوئے اور من وسلویٰ اُترنا موقوف ہوا پھر حسب درخواست انھوں کے موسےٰ نے اللہ سے دعا مانگی تب بقدر حاجت کے اترتا وے کھاتے اسی طرح ایک مدت گذری بعد اس کے سبھوں نے حضرت موسیٰ سے سوال کیا کہ کب تک یہ کھاتے رہیں گے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ الخ ترجمہ اور جب کہا تم نے اے موسیٰ ہم نہ ٹھہریں گے ایک کھانے پر سو پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ نکالدے ہم کو جو اُگتا ہے زمین سے زمین کا ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز موسیٰ علیہ السلام نے بارشاد جناب باری کے ان سے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو ایک چیز جو ادنیٰ ہے بدلے میں ایک چیز کے جو بہتر ہے اترو کسی شہر میں تو تم کو ملے جو مانگتے ہو موسےٰ نے بطریق عتاب کے ان کو کہا مصر مین جاؤ مگر بے حکم خدا کے مصر مین نہیں جا سکتے کیونکہ عمل ناشایستہ کرتے تھے خدا اون سے بیزار تھا چنانچہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ الخ اور ڈالی اون پر ذلت اور محتاجی اور کما لائے غصہ اللہ کا جب تیس برس اوس میدان میں بنی اسرائیل کو گذرے تب موسیٰؑ وہارون نے انتقال فرمایا بعد اوس کے چالیس برس مین سب بنی اسرائیل مر گئے مگر یوشع اور کالوت اور جو اولاد بنی اسرائیل کی مصر سے نکلنے کے بعد تولد ہوئی تھی یہ سب زندہ رہے اور بعد موسےٰ علیہ السّلام کے یوشع پیغمبر ہوئے اور فرزندان بنی اسرائیل چالیس برس سے زیادہ اوس تیہ مین نہ رہے خدا نے مہر کی اوس میدان محبوس سے رہائی دی تب مصر اور اور شہروں مین جا بسے کہتے ہیں کہ یوشع علیہ السلام حضرت یوسف بن یعقوبؑ کی اولاد مین تھے اور بعد یوشع کے کالوت علیہ السّلام نبی ہوئے اور یہ یہود بن یعقوب علیہ السّلام کی اولاد مین تھے واللہ اعلم بالصّواب

قصہ حضرت خضر اور موسیٰ علیہما السّلام کی ملاقات ہونے کے بیان مین

نقل ہے کہ ایک دن موسیٰ محفل مین بیٹھ کے بنی اسرائیل کو وعظ کر رہے تھے اور بعضے یون کہتے ہین کہ جب اوس میدان تیہ مین بنی اسرائیل کو نصیحت کرنے لگے خدا کے حکم سے ایک ابر سپید نے اون کے سر پہ سایہ ڈالا اوس وقت اون کے دل مین یون گذرا کہ بیٹھے کہ آج ہمارے برابر کوئی نہیں علم اور فضیلت مین موسیٰ نے اس واسطے یہ بات کہی کہ چالیس شتر کا بوجھ توریت تھی اور آپ نے اوس کو حفظ کیا تھا اور بلا واسطہ خدا سے تکلّم کیا تھا یہ سُن کے اوس محفل مین ایک شخص نے حضرت سے کہا آپ بجا فرماتے ہین آپ کے برابر کوئی نہیں سارے درجہ علم مین حضرت نے فرمایا سچ کہتے ہو نہیں دیکھتا ہوں کسی کو اوسوقت جناب باری سے عتاب آیا اے موسیٰ تو ایسا مت خیال کر کہ تجھ سا کوئی میرے بندون مین نہیں تجھ سے بھی زیادہ علم ہے اور تجکو کیا معلوم ہے مین نے کس کو زیادہ علم دیا خلق مین بھلا میرا ایک بندہ ہے مجمع البحرین مین تو اوس سے جا کر ملاقات کر دیکھ زیادہ اوس کو علم ہے یا تجکو تب عرض کی خداوندا وہ کون ہے مجھے اوسکو دکھا فرمایا اے موسیٰ مجمع البحرین کے پاس ایک میدان ہے اوس مین وہ رہتا ہے گمراہون کو راہ بتاتا ہے اور زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ کرتا ہے اور بہت سا کام رکھتا ہے نام اوس کا خضرؑ ہے تو اوس سے جا کر دیکھ اوس مین کیا کرامت ہے تب موسیٰ یُوشع کو ہمراہ لے کر مجمع البحرین کی طرف گئے اور یوشع سے کہا قولہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ترجمہ اور جب کہا موسیٰؑ نے اپنے جوان کو یعنے یوشع کو مین نہ ہٹونگا جب تک کہ نہ پہنچون دو دریا کے ملاپ تک یا چلا جاؤن برسون تک پس دونون حضرات مجمع البحرین کے پاس گئے اور مجمع البحرین دو دریا کا نام ہے جو فارس اور روم کے مابین جانب مشرق کے واقع ہے اور اُن کے ساتھ زنبیل کے اندر بھُنی ہوئی نمک دار مچھلی تھی یہ معالم التنزیل اور قصص الانبیا مین ہے اور ترجمہ کلام اللہ اور حدیث شریف مین تلی ہوئی مچھلی لکھی ہے کھانے کو لے لی تھی جب یُوشع نے دریا کے کنارے ایک پتھر کے قریب زنبیل رکھ کے اوس دریا کے پانی سے وضو کیا تو ایک قطرہ پانی کا اون کی اونگلی سے اوس مچھلی پر ٹپکا فوراً وہ مچھلی جی اوٹھی زنبیل مین سے سرنگ بنا کے دریا مین نکل پڑی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا ترجمہ پس جب پہنچے دونون دریا کے ملاپ تک بھول گئے اپنی مچھلی پس اوس نے اپنی راہ لی دریا مین سرنگ بنا کر یوشعؑ چاہتے تھے کہ موسیٰ سے یہ ماجرا کہین موسیٰؑ سوتے تھے بعد ایک لحظہ کے نیند سے اُٹھ کے اوس جگہ زنبیل بھول کے دونون چلے راہ مین پھر دوسرے دن فجر کی نماز پڑھ کے جلد روانہ ہوئے راہ مین حضرت موسیٰؑ کو بھوک لگی اُس

وقت یوشع سے وہ مچھلی کھانے کو مانگی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا الخ
ترجمہ پس جب آگے چلے دونون کہا موسیٰ نے اپنے جوان کو دے ہمکو کھانا ہمارے صبح کا تحقیق پائی ہم نے اپنے اس
سفر مین تکلیف یوشع نے کہا کیا نہ دیکھا تم نے جب ہم نے وہ جگہ پکڑی تھی اوس پتھر کے پاس سو مین بھول گیا
وہ مچھلی اور یہ مجھ کو بھلایا شیطان ہی نے کہ ذکر کرون اوس کا آپ کے پاس اور وہ اپنی راہ کر گئی دریا مین عجب
طرح کہا موسیٰ نے یہی ہے جو ہم چاہتے تھے پھر اولٹے پھرے دونون اپنے پاؤن کے نشان دیکھتے پس پایا ایک بندہ
ہمارے بندون مین سے جسکو دی تھی ہم نے مہر اپنے پاس سے اور سکھایا تھا علم اپنے پاس سے غرض موسیٰ اور
یوشع ؑ دونوں پھر اوسی جگہ پر آئے یہان مچھلی پتھر پر رہ گئی تھی دیکھا وہ مچھلی زندہ ہو کر دریا مین گئی کبھی پانی پر دکھائی
دیتی تھی اور کبھی ڈوبتی تھی اوس کو دیکھ کے موسیٰ دریا میں جا گرے اور غوطہ لگایا اوس مچھلی کے پکڑنے کو پس ایک
گنبد دیکھا پانی پر معلق استادہ ہے خضر علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے اوس دو دریا میں الگ کسی سے
وہ ملے ہوئے نہیں جب خضر نماز سے فارغ ہوئے حضرت موسیٰ سلام علیک کہہ کر سامنے بیٹھے انھون نے احوال
پوچھا موسیٰ ؑ نے بیان کیا اوس وقت ایک پرند آکے انھون کے سامنے دریا مین سے ایک قطرہ پانی چونچ مار کر لے چلا
پس خضر ؑ نے اون سے کہا کہ تم اپنے تئین سمجھے ہو کہ علم مین مین سب سے زیادہ ہون حالانکہ علم اول و آخر ظاہر و باطن
بنی آدم کا اللہ کے نزدیک اس سے بھی کمتر ہے جیسا کہ یہ مرغ ایک قطرہ پانی دریا سے اوٹھا کے لے گیا اور
وہ قطرہ پانی سمندر کے نزدیک کیا چیز ہے ایسا ہی اللہ کے نزدیک تمھارا ہمارا علم کیا چیز ہے پس اللہ نے تم کو
تربیت فرمائی پر بات یون ہے کہ اللہ کا ایک علم مجکو ہے تم کو نہیں اور ایک تم کو ہے مجکو نہیں پس موسےٰ نے کہا قولہ
تعالیٰ قَالَ لَهٗ مُوسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ط ترجمہ موسیٰ نے خضر سے کہا کیا
پیروی کرون میں تیری اس پر کہ سکھا دے تو مجکو اوس چیز سے کہ سکھایا گیا ہے تو کچھ بھلائی یعنے خدا نے تجکو جو علم
سکھایا ہے سو مجکو سکھا خضر نے اون سے کہا تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا اور کیونکر صبر کریگا تو اوس چیز کا کہ
جس چیز کا تجھ کو علم نہیں کیونکہ کام میرا باطنی ہے تو اوسکو دریافت نہ کر سکے گا کیونکہ باطن کا حال معلوم کرنا بڑا
محال ہے موسیٰ نے کہا البتہ پاویگا تو مجکو اگر اللہ نے چاہا صبر کرنے والا اور نافرمانی نہ کرون گا میں تیری کسی حکم میں
پھر اون سے خضر نے کہا اگر پیروی کرے گا تو میری پس مت سوال کیجیو مجکو کسی چیز سے یہان تک کہ شروع
کرون مین تجھے دکھانے کو کوئی چیز یہ عہد کر کے دونون چلے یہان تک کہ جب سوار ہوئے ایک کشتی پھاڑ ڈالا
اوسکو خضر ؑ نے تب موسیٰ بولے تو نے کشتی کو پھاڑ ڈالا کہ ڈبا دے اوس کے لوگون کو تو نے ایک چیز نئی کی
تب خضر نے اون کو کہا کہ مین نے تجکو نہ کہا تھا کہ تو میرے ساتھ ٹھہرنے اور صبر کرنے نہ سکے گا موسیٰ ؑ نے کہا

مجکو نہ پکڑ میری بھول پر اور نہ ڈال مجھ پر میرا کام مشکل پھر دونون چلے وہان سے یہان تک کہ ملاقات
ہوئی ایک لڑکے سے پھر اوسکو خضر نے مار ڈالا پھر موسیٰ نے کہا کہ تو نے مار ڈالا ایک جان ستھری کو بن
بدلے کسی جان کے اے خضر تو نے یہ فعل نامعقول کیا پھر خضر نے موسیٰؑ سے کہا مین نے کہا تھا تجکو اے
موسیٰ تو میرے ساتھ صبر کرنے اور ٹھہرنے نہ سکیگا موسیٰؑ نے کہا اگر مین تجھ سے پوچھون کوئی چیز اسکے پیچھے پھر مجکو
ساتھ نہ رکھیو تو اوتار چکا میری طرف سے الزام پھر دونون چلے گاؤن کی طرف یہان تک کہ پہنچے ایک گاؤن
کے لوگون کے پاس کھانا مانگا وہان کے لوگون سے پس انکار کیا اونھون نے یہ کہ ضیافت کرین پس پائی
دونون نے اوس گاؤن مین ایک دیوار کہ گرا چاہتی تھی پس خضر نے اوس کو سیدھا کھڑا کر دیا پھر موسیٰؑ نے اوس
سے کہا اے خضرؑ اگر تو چاہتا تو البتہ لیتا اس دیوار کی مزدوری ہم بھوکے ہیں کیون تو نے بے مزدوری درست
کر دی اون سے مزدوری لیتے خضرؑ نے کہا جو کام خدا کے حکم سے کرنا ضرور ہے اوس پر مزدوری
ہم نہیں لیتے پس موسےٰ نے خضرؑ سے پہلی دفعہ بھول کے پوچھا تھا اور دوسری دفعہ اقرار کرنیکو آپس مین
اور تیسری دفعہ رخصت ہونے کو جان بوجھ کر پوچھا کیونکہ موسےٰ نے سمجھ لیا کہ یہ علم میرے ڈھب کا نہیں میرا
علم وہ ہے جس مین خلق پیروی کرے تو بھلا ہو اور خضرؑ کا علم وہ ہے کہ دوسرے کو اوس کی پیروی بن نہ آوے
تب خضرؑ نے کہا اے موسیٰ تو نے عہد اپنا شکست کیا مین نے تجھ سے پہلے ہی کہا تھا کہ مین جو کام کرون گا
تو مجھ سے مت پوچھیو اب تم سے ہم سے جدائی ہے قولہ تعالیٰ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ سَأُنَبِّئُكَ الخ
ترجمہ کہا خضرؑ نے موسیٰؑ سے اب جدائی ہے میرے تیرے درمیان جتاتا ہون تجھکو ان باتوں کا جس
پر تو نہ ٹھہر سکا پہلا وہ جو کشتی تھی کتنے فقیر اور محتاجون کے لئے کماتے اور محنت کرتے دریا مین سو مین نے
چاہا اوس مین نقصان ڈالون کیونکہ ایک بادشاہ ظالم لوگوں سے کشتی چھین لیتا ہے اس لئے مین نے اوس
کشتی کو پھاڑ ڈالا اور تختہ الگ کر دیا تا کہ وہ ظالم عیب دار جان کے نہ لے جاوے محتاجون کے لئے کمائی رہے
اور دوسرا وہ جو لڑکا تھا سو اوس کے ماں باپ تھے ایمان والون مین ڈرا کہ وہ اپنے ماں باپ کو گرفتار
کرے سرکشی اور کفر مین پس اگر وہ بڑا ہوتا تو موذی اور بد راہ ہوتا اوس کے ماں باپ اوس کے ہاتھ سے
خراب ہوتے پس مین نے چاہا کہ خدا تعالیٰ اس کو جزا دیوے اور بہتر جزا اور رحم کرے اس واسطے مین نے اوسکو
مار ڈالا تا کہ ماں باپ اوس کے اور خلائق اوس کے ہاتھ سے امین رہے اور اس کے ماں باپ کو خدا تعالیٰ
اوس کے بدلے ایک لڑکی دیوے کہ اوس کی نسل سے ستر پیغمبر پیدا ہووین اور تیسرا یہ کہ وہ جو دیوار تھی سو
دو یتیم لڑکون کی تھی اوس شہر مین اور اوس کے نیچے مال گڑا تھا اون کا اور ماں باپ اون کے نیک صالح

تھے لوگون کو قرض حسنہ دیتے تقاضا نہین کرتے نرمی سے لیتے سود نہیں کھاتے تھے خیانت کسی کی نہین کرتے
تھے اور خلق کو آزار نہیں دیتے تھے اس سبب سے خدا نے انکو صالح کہا پس چاہا تیرے رب نے یہ کہ
دونون لڑکے جوانی کو پہنچین اور نکالین اپنا مال گڑا ہوا اوس دیوار کے نیچے سے تیرے رب کی مہر سے اور
یہ مین نے نہین کیا اپنے حکم سے پھیر ہے اون چیزون کا جن پر تو نہ ٹھہر سکا وہ دیوار قریب گرنے کے تھی اگر
گرتی تو مال اوس کے نیچے سے ظاہر ہوجاتا تو لوگ لے جاتے وہ دونون یتیم محروم رہتے اس لئے مین نے
اوس کی مرمت کی بے مزدوری کے اور کہا خضرؑ نے اے موسیٰ تم نے سمجھا تھا کہ تمھارے برابر علم کسی کو نہین
اور خدا کے بندے ایک سے ایک ایسے ہین کہ تمھارا علم اون کے نزدیک رائی اور سرسون کے برابر ہے پس
اب جاؤ تم سے ہم سے جدائی ہے اور دو تین باتین پند کی مجھ سے یاد رکھو اوّل خوش خلق لوگون مین رہیو تب
عزت و وقار ہوگا اور ترش روئی اور غروری کسی بات پر مت کیجیو کہ اللہ اوسکو دوست نہیں رکھتا اور دوسری
سوا اللہ کے اور کسی سے حاجت مت مانگیو خواہ اپنے واسطے یا غیر کے تب مقبول ہوگے پس حضرت خضر علیہ السلام یہ کہکر غائب ہوگئے

بیان وفات حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا

حضرت موسیٰؑ خضر سے رخصت ہوکر اپنی قوم مین آئے لوگون نے اون سے کہا اے حضرت آپ خضر سے کونسا
علم سیکھ کے آئے سو بیان کیجیے حضرت نے کہا جو مین دیکھ سن کے آیا ہون سو تم سے بیان کرنے کے قابل نہیں
سوا نبی کے جب تیس برس موسیٰ و ہارون کو اوس میدان تیہ مین گذرے موسیٰ کو وحی نازل ہوئی اے موسیٰ
فلانے روز فلانے وقت فلانی جگہ ہارون کو اپنے پاس بلاؤن گا جب یہ ارشاد ہوا موسیٰؑ روز موعود کے منتظر رہے
جب روز وعدہ آیا ہارون کو فرمایا اے بھائی چلو اس میدان سے فلانے باغ مین پس دونون حضرات اپنی قوم
سے نکل کر ایک باغ مین گئے اوس کے نیچے ایک نہر جاری دیکھی اور اوس کے کنارے ایک تخت تکلف
کا دھرا پایا حضرت ہارون اوس پر جا بیٹھے اور کہا اے بھائی یہ کیا خوب جگہ ہے یہان رہا چاہیئے تب خدا کے
حکم سے ملک الموت نے آکے جان اون کی قبض کی موسیٰ نے یہ دیکھ کر تاسف کیا اور اکثر قول یہ ہے کہ ہارون کو
اوس تخت سمیت اللہ نے آسمان پر لے لیا اور بعض کہتے ہیں کہ زمین کے نیچے لے گئے بعد اس کے موسیٰؑ نے
اپنی قوم سے جاکے کہا کہ ہارون نے انتقال کیا یہ سن کر بنی اسرائیل نے موسیٰؑ سے کہا کہ وہ مرے نہیں شاید
تم نے مارا ہوگا حضرت نے فرمایا مین نے نہین مارا خدا جانتا ہے وے بولے اگر تم نے نہین مارا تو اون کی لاش
ہم کو دکھلاؤ تب موسیٰ نے خدا سے دعا مانگی لاش ہارون علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اوتاری یا نیچے

سے زمین کے نکالی تب اُنھون نے از سرتا پالاش اون کی دیکھی کچھ اثر اوس پر نہ پایا پھر بھی اون کے مرنے پر یقین
نہ کیا اور کہا اے موسیٰؑ ہارون کو تمھین نے مارا اس بات کو قوم نے موسیٰؑ سے اسواسطے کہا کہ ہارون کو دوست رکھتے
تھے اون سے پھر موسیٰؑ نے خدا سے دعا مانگی ہارون کو زندہ کیا ہارون نے کہا اے قوم مجکو میرے بھائی موسیٰؑ نے نہین
مارا مین خدا کے حکم سے مرا ہون یہ کہہ کر پھر جان بحق تسلیم کی اور غائب ہو گئے تب انھون کو یقین ہوا اون کے
مرنے کا پس اس تیہ مین موسےٰؑ اپنی قوم کے پاس پھر آئے اور یوشع اون کے بھانجے تھے اون کو خلیفہ
اپنا بنا دیا جب تین برس گذرے ملک الموت موسیٰؑ کے پاس آئے حضرت نے پوچھا اے ملک الموت تو
میری زیارت کو آیا ہے یا روح قبض کرنے کو وہ بولے مین روح قبض کرنے کو آیا ہون حضرت نے کہا
کس راہ سے تو میری روح قبض کرے گا بولے منہ سے حضرت نے کہا منہ سے مین نے خدا سے تکلم کیا انھون نے کہا آنکھ سے
نکالون گا کہا آنکھ سے مین نے خدا کا نور دیکھا ہے انھون نے کہا پیر کی راہ سے حضرت نے فرمایا پیر سے چل
کر طور پر گیا تھا اونھون نے کہا مین خدا کے حکم سے تیری روح قبض کرون گا پس موسےٰؑ غصہ مین آئے
اور کہا اے عزرائیل کتنے ہزار کلام مین نے خدا سے بلا واسطہ کئے کوئی بیچ مین واسطہ نہ تھا پس اوس کی
عزّت کی قسم ہے مین ابھی جلدی جان تسلیم نہیں کرون گا خدا سے میرا اور بھی سوال ہے ملک الموت یہ سُن
کے چلے گئے جناب باری مین عرض کی خدایا تجکو خوب معلوم ہے جو موسیٰؑ نے مجکو کہا کہ اس وقت مین جان تسلیم
نہیں کرون گا تب خطاب آیا اے موسیٰؑ تو میری طرف آنے کو راضی نہیں وہ بولے الٰہی مین راضی ہون مگر
ایک بار تیرے دیدار کی تمنا رکھتا ہون کہ طور پر جا کر مناجات اور شکر کرون اور کلام تیرا سنون ہزار جان میری
فدا ہو جیو تیرے کلام پر پس موسیٰؑ نے خدا کے حکم سے طور پر جا کر عرض کی خدایا مین نے اپنی آل اور اولاد اور امّت
تجھ پر سونپی تو اپنی رضا پر قائم رکھیو اور راہ حرام سے باز رکھیو اور حلال روزی دیجیو میری امّت ناتوان ہے
پس ندا آئی اے موسیٰؑ زمین پر عصا مار جب مارا پھٹ کے دریا نکلا پھر حکم ہوا دریا پر مار جب مارا ایک سنگِ
سیاہ اوس کے اندر سے ظاہر ہوا پھر حکم ہوا اس سنگ پر عصا مار جب مارا وہ پتھر دو ٹکڑے ہوا اوس مین سے
ایک کیڑا نکلا منہ مین گھانس لے کر اللہ کا ذکر کرتا ہوا تسبیح پڑھ رہا تھا سُبْحَانَ تَرَانِي وَتَسْمَعُ كَلَامِي وَتَعْرِفُ
مَكَانِي وَتَرْزُقُنِي فِي قَلْبِ حَجَرٍ ۔ ترجمہ اے پاک پروردگار میرا تو مجکو دیکھتا ہے اور کلام میرا سنتا ہے اور
جگہ میری تو جانتا ہے اور روزی میری پتھر کے اندر پہونچاتا ہے کسی کو محروم بھوکا تو نے نہین رکھا اپنے فضل
وکرم سے پس جناب باری سے ارشاد ہوا اے موسیٰؑ قعر دریا تحت الثریٰ مین پتھر کے اندر کیڑے کو مین روزی
پہونچاتا ہون اوسے نہین بھولتا ہون تیری امّت کو کیونکر بھولون گا تب موسیٰؑ کوہ طور سے خوش ہو کر اوتر آئے

اور راہ میں آکر کیا دیکھتے ہیں کہ سات آدمی ایک قبر کھود رہے ہیں اُنھوں سے پوچھا تم کس کے واسطے یہ قبر کھودتے
ہو اونھوں نے کہا یہ گور خدا کے دوست کے لئے ہم کھودتے ہیں تم بھی آؤ اس میں شریک ہو ثواب پاؤ گے
جب گور تیار ہوئی اونھوں نے موسیٰؑ سے کہا کہ جو صاحب گور ہے وہ تمھارے قد کے برابر ہے ایک بار تم اوتر
کے دیکھو تمھارے قد کے برابر ہوئی یا نہیں تب موسیٰ نے گور میں اوتر کے لیٹ کے دیکھا اور کہا کہ یہ کیا خوب جگہ ہے
کاشکے یہ گور میرے ہی واسطے ہوتی تو کیا خوب تھا اوسی وقت جبرئیل نے ایک سیب بہشت سے لاکر حضرت کے
سامنے رکھدیا اونھوں نے اوسکو سونگھا جان اون کی بحق تسلیم ہوئی اور فرشتوں نے اونکو نہلا دھلا کے بہشت کا
کفن پہنایا اور نماز جنازہ پڑھکر اوسی قبر میں دفن کر کے قبر کو چھپا دیا اس لئے کوئی نہیں جانتا کہ موسیٰ کی قبر
کہاں ہے روایت کی گئی ہے کہ جب عزرائیل موسیٰؑ کی جان قبض کرنے کو آئے موسیٰؑ نے غصہ ہوکر ایک
طمانچہ اون کے چہرے پر ایسا مارا کہ آنکھ اون کی نکل پڑی اُنھوں نے جناب باری مین جا کے فریاد کی الٰہی تجکو
معلوم ہے موسیٰ نے مجکو ایک طمانچہ ایسا لگایا کہ ایک آنکھ میری جاتی رہی اندھی ہوگئی اور اگر وہ تیرا کلیم نہ ہوتا
تو ہم ہر دو آنکھیں اوس کی نکال ڈالتے پس ندا آئی اے عزرائیل تو جا کے موسیٰؑ سے کہہ کہ تم کو حیات دنیا اور
منظور ہے تو گائے کی پشت پر ہاتھ رکھ کے دیکھ کہ کتنی پشم اوس مین آتی ہے اوتنی ہی عمر تم کو دین گے اگر تم چاہتے
ہو موسیٰؑ نے جب یہ بات اون سے سُنی اپنے دلمین سوچا کہ آخر ایک دن مجکو مرنا ہے تب عزرائیل سے کہا کہ
خدا کے حکم سے اب جان میری قبض کر موسیٰ علیہ السلام کی عمر ڈیڑھ سو برس کی ہوئی تھی پس اون کے حکم
سے اون کی جان قبض ہوئی اور بعض روایت مین یون لکھا ہے کہ ملک شام جبارون کے فتح کرنے کے
بعد انتقال فرمایا واللہ اعلم بالصواب

قصہ یوشع بن نون اور بنی اسرائیل کا اوس تیہ سے نکلکر جبارون کے ملک فتح کرنیکا اور قصہ عابد بلعم بن باعور کا

خبر ہے کہ بعد وفات موسیٰؑ کے بنی اسرائیل اوس تیہ مذکور مین اور سات برس رہے جب چالیس برس ہوے جب
میعاد اللہ کے اوس تیہ مین پورے ہوئے کہتے ہیں کہ یوشع بن نون موسیٰؑ کے جو بھانجے تھے مریم کے بیٹے اللہ
نے اون کو پیغمبری دی اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کو اس تیہ سے نکالکر ملک شام جبارون کا قبضے مین لاکر تم سب مصر
مین جا رہو تب یوشعؑ مطابق ارشاد الٰہی قوم بنی اسرائیل کو لے کر شام مین گئے بعضے مردودون کو تہ تیغ کیا اور بعضون

کو رونق اسلام دی پس وہان سے فتحیاب ہوکر شہر ایلیا مین جاکر اکثر مردودون کو قتل کرکر اوس شہر پر قابض ہوکر پھر بلقا مین آئے یہ بڑا شہر پایۂ تخت بادشاہ کا نام بالق تھا سپاہ و رعیت اوسکی بہت تھی حضرت یوشعؑ کو دیکھ کے خود بادشاہ بالشکر جرّار مقابلے کو آیا ہرچند کہ شجاعت دکھائی مگر کارگر نہ ہوئی اور یوشعؑ نے اون سب مردودون کا محاصرہ کیا آخر کافرون نے ہزیمت پائی بلعم بن باعور کے پاس جاکے استمداد چاہی اور کہا آپ مقبول خدا ہیں ہمارے لئے دعا کرین کہ دشمنون پر فتح پاوین اوس نے کہا یوشع پیغمبر ہین اور سپاہ و لشکر خدا کا فرستادہ ہمکو کیا طاقت کہ ہم اون پر بددعا کرین تم سب دین موسیٰ کا قبول کرو ایمان لاؤ وہ نبی مرسل تھا پس ان مردودون نے کہا ہم ہرگز موسیٰؑ کا دین اختیار نہ کرین گے اگر تم ہمارے حال پر دعا نہ کروگے تو تم کو دار پر کھینچین گے عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ بلعم بن باعور اس بات کو سن کے دل مین کچھ خوف لایا مگر دعا نہ کی پس اوس کی عورت بہت خوبصورت تھی وہ اُس پر عاشق و فریفتہ تھا اوس بادشاہ نے اوس کو بہت روپیہ دے کر راضی کیا تو وہ راہزن ایمان اور گمراہ تھی روپیہ کے لالچ سے اپنے شوہر سے سفارش کی کہ تم دعا کرو ہماری خاطر بادشاہ کے لئے پس بلعم بن باعور نے اپنی عورت کی خاطر اور اوس بادشاہ کے خوف سے اور خدا سے ڈر کر آخر حیلہ کیا اونھون کو ایک فعل ناشایستہ بنادیا کہ تم اچھی اچھی عورتین جوان خوبصورت نار بستان چودہ چودہ برس کی لاکے اونکو یوشعؑ کی لشکرگاہ مین بھیجدو اغلب ہے کہ وہ سب اون کو دیکھ کر فریفتہ ہوکر مرتکب زنا ہووین گے تب اوسکی شومی سے وہ ہزیمت پاوین گے اور تم فتح پاؤگے تب وہ بادشاہ بالق فاسق گمراہ نے ویسی ہی فاجرہ عورتین منگوا کے یوشعؑ کے لشکرون مین بھیجدیا پر خدا کے فضل سے وہ نیک کردار سب اوس فعل بد سے بچ رہے پھر بلعم کی عورت آکے اوس سے کہنے لگی تم اگر بددعا نہ کروگے تو مجھے طلاق دو تب ناچار ہوکر بلعم نے چاہا کہ حجرے مین جاکے بددعا کرے اوسوقت دو شیر حجرے مین سے نکل آئے اور اوس پر حملہ کیا تب اپنی جورو سے کہا اے بی بی اس بات کو جانے دے مجھے شرم آتی ہے خدا کو کیا جواب دونگا پیغمبر کا عمل ہونا اس شہر مین بہتر ہے پھر اوس کی عورت اوس سے بولی جب تک کہ تم ان کے لئے بددعا نہ کروگے تب تک مین تم سے بولونگی نہیں پھر چاہا کہ خلوت مین جاکے دعا مانگے ناگاہ دو سانپ اوس کو کاٹنے آئے پھر اپنی جورو کو کہا تو خدا سے ڈر مین نبی پر کیونکر بددعا کرون پھر عورت اوسکی بولی کہ پھر تم ایک مکر لائے ہو اگر تم میری بات نہیں سنتے ہو تو مجکو طلاق دو تب بلعم ناچار ہوکر گھر سے نکل ایک گدھے پر سوار ہوکر جنگل کیطرف لے گیا اور دوسرا چیلا اوس کا تھا جب کتنی دور گیا گدھا چلنے سے راہ مین کھڑا ہو رہا ہرچند کہ مارا تو بھی قدم آگے نہ بڑھایا تفسیر مین لکھا ہے کہ خدا کے حکم سے گدھے نے اوس سے یہ بات کہی کہ اے

بلعم یہان سے پھر گھر کی طرف چلو بد دعامت کر واس سے باز آؤ گنہگار ہوگے آگ مین جاؤ گے پس گدھے سے یہ بات سنکے وہ ڈرا راہ سے پھرا اتنے مین ابلیس آدمی کی صورت بنکر راہ مین اوس سے بولا اے بلعم تو کیون نیک راہ سے پھرتا ہے وہ بولا یہ گدھا مجکو منع کرتا ہے کہ اس امر سے باز آؤ اور مین بھی جانتا ہون یہ برا کام ہے شیطان نے اوس سے کہا کہ تم کو جس نے اس راہ سے پھرایا وہ شیطان تھا کیونکہ گدھے نے بھی کسی سے بات کی ہے ثواب یہ ہے کہ تو دعا کر بالق کے حق پر اور وہ سب دور ہون تم ہی اس شہر مین سب قوم بالق پر سرداری کروگے خدا کیطرف اونکو بلاؤ تم کو مانینگے اور تابعدار ہونگے تم اون کے پیغمبر ہوگے اور نیک عورت تیرے ہاتھ لگے گی بلعم ابن باعور نے ان باتون کو سن کے پہاڑ کی طرف عزم کیا جہان اوس کا چلا تھا پیادہ وہان گیا اور دعا کی گدھا یہان رہا اوس دن کی دعا سے بنی اسرائیل نے شکست پائی یوشعؑ نے متحیر ہو کر گھوڑے سے اوتر کر سر زمین پر رکھکر درگاہ الٰہی مین مناجات کی یا رب ہم شہر کے در پر آج چھ مہینے سے پڑے ہین اس امید مین کہ ان جبارون کا ملک فتح کرکے تیرا حکم بجا لاوین اور شکر کرین اور جو کچھ مال و متاع اونھون کا ہم پاوین سب آگ مین جلا دیوین اور آجکی لڑائی جو جیتا وہ بغیر تیری مدد کے نہین اور ہم نے جو ہزیمت پائی ہے بے حکم تیرے نہیں ندا آئی اے یوشعؑ اس قوم مین ہمارا ایک بندہ مقبول ہے وہ اسم اعظم میرا پڑھتا ہے اوس کو مین نے بزرگی دی ہے وہ اوس نے پڑھ کے دعا کی مین نے قبول کیا تب تم نے شکست پائی یوشعؑ نے سر زمین پر رکھکر عرض کی الٰہی تو اُس کا مرتبہ اور بزرگی چھین لے تب اون کی دعا سے اللہ نے اسم اعظم معہ لباس تقویٰ بلعم سے چھین لیا تب آپ نے سر سجدے سے اوٹھایا اور بنی اسرائیل کو اس سے خبر دی تب یوشعؑ نے ایک ہی حملہ سے بنی اسرائیل کے ساتھ ہو کر اون کا محاصرہ کیا بعد اوس کے بلعم بن باعور نے دعا کی اجابت نہ ہوئی پس دوسرے دن کہ روز جمعہ تھا یوشعؑ اور بنی اسرائیل نے ملکر اون جبارون کے ساتھ لڑائی شروع کی خدا کے حکم سے زمین لرزے مین آئی حصار ٹوٹ پڑا چارون طرف غازیون کی تلوار چلی لڑتے لڑتے جب شام قریب ہوئی یوشعؑ کے دل مین خوف آیا اندیشہ کرنے لگے کہ تورات مین ہفتہ کے دن سوائے عبادت کے لڑائی کرنا اور دنیا کا کام کرنا وغیرہ ممنوع ہے دلمین سوچے اگر آج کے دن فتح نہ ہوگی تو کل قوم جبارونکی آکے ایک ہی حملہ سے لے لیگی اور ہمکو نکال دے گی تب روبسوئے آسمان کرکے دعا مانگی کہ اے پروردگار اسوقت تو آفتاب اپنی قدرت سے حرکت دے کر اور دو گھڑی دن زیادہ کر اللہ نے اون کی دعا قبول کی اور دو گھڑی دن بڑھا دیا اور آفتاب ٹھہر گیا اس دو گھڑی کے عرصہ مین شب ہفتہ کی شام ہوتے ہوئے بنی اسرائیل فتحیاب ہو کر سجدۂ شکر بجالائے اور وہ مردود سب نہ بر شمشیر ہوئے اور توریت مین مال غنیمت حلال نہ تھا اونھوں کا مال جو پایا سب آگ مین ڈال دیا کچھ نہ جلا کیونکہ حکم ایسا تھا جو غنیمت مین پاتے آگ لگا دیتے اگر اوس مین سے مال کچھ باقی رہجاتا یا کوئی کچھ

باقی رہ جاتا یا کوئی کچھ اوس میں سے چرا لیتا تو آگ اوس مال کو نہیں جلاتی علامت مقبولیت اور نامقبولیت کی یہی تھی تب سب کے نام سے قرعہ ڈالا نام چور کا اوٹھا اوس مال کو منگوا کے پھر آگ میں ڈالا تب سب جلا پس بلعم بن باعور نے آکے یوشع کو تعظیم اور تکریم سے سلام کیا آپ نے فرمایا اے بلعم تمہارے واسطے میں نے بددعا کی تھی تب مرتبہ اور بزرگی تمہاری اللہ نے تم سے چھین لی تم کو میں بشارت دیتا ہوں کہ تین حاجتیں تمہاری اللہ کے پاس بحال رہیں یہ سن کے بلعم پر غم ہوا اور اپنی جورو سے کہا اے بدذات بدبخت تجکو میں نے کہا تھا کہ پیغمبروں پر بددعا چلتی نہیں میں نے گناہ کیا میری بزرگی اور کرامت اللہ نے لے لی وہ بولی کہ تم نے تین سو برس فقیری کمائی اور کمالیت حاصل کی تمہاری مقبولیت باقی کچھ نہ رہی بلعم بولا تین دفعہ تین حاجت کی دعا باقی رہی وہ بولی اسوقت میرے لئے ایک دعا کرو باقی دو دعائیں تمہارے واسطے رہیں وہ بولا انہوں دعا روز جزا کے لئے رہنے دے خدا سے مجکو نجات مانگنا ہے آتش دوزخ سے پھر بولی اے صاحب میرے لئے ایک دعا صرف کرو کہ اللہ مجکو جمال بخشے ہر چند کہ بلعم نے کہا کہ جمال صورت تیری سب عورتوں سے زیادہ ہے وہ نہ مانی آخر بلعم نے ناچار ہو کر اس کے لئے دعا کی اس وقت اسکی صورت سے تمام گھر اُجالا ہو گیا۔ اور خدا کے غضب سے صورت بلعم کی تبدیل ہو گئی چہرے پر سیاہی آئی تب اوسکی عورت خلوت میں ایک جوان منگوا کر ہر روز عیش کرتی ایک دن اوس نے دیکھا کہ بیگانے مرد سے عیش کرتی ہے تب طیش میں آکر جورو کو بددعا دی تب اوس عورت کی شکل سیاہ کتیا کی ہو گئی اور فرزند سب اپنی ماں کی محبت سے رونے لگے بنی اسرائیل اور شہر کے لوگوں نے اون سے کہا کہ یہ تمہاری ماں نہیں کتیا ہے اور بلعم بن باعور سے کہا کہ اے بلعم اپنی جورو کے لئے دعا کر کہ اوسکی ہیئت اصلی پھرے تب لوگوں کے کہنے سے بلعم نے اپنی جورو کے حق میں دعا کی خدایا تو اسکو صورت اصلی بخشدے پھر خدا کی قدرت سے جو صورت اوس کی اوّل کی تھی پھر ہو گئی پس اے مومنو ذرا غور کر و دیکھو بلعم بن باعور بڑا درویش تھا باوجود اوس کے اللہ کی ایک نافرمانی نفس امارہ کی پیروی سے کی تھی اپنی جورو کی بات سے مردود ہوا پس جو شخص نفس امارہ کا تابع ہو گا بیشک جگہ اوس کی دوزخ ہے اور جو کوئی نفس امارہ کی پیروی نہیں کرے گا سو جنت میں جاوے گا چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۙ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۗ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۗ ترجمہ پس جس نے شرارت کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا سو دوزخ ہی ہے اوس کا ٹھکانا اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے پاس کھڑے ہوئے سے اور بچایا خواہش نفس کو بدی سے پس تحقیق بہشت ہی ہے اوس کا ٹھکانہ کہتے ہیں کہ یوشع نے مطابق الہام الٰہی کے بنی اسرائیل کو فرمایا کہ چلو شہر بلقان میں جا کے جہاد کریں اور خدا کی درگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے دعا مانگو تب بنی اسرائیل

نے یوشعؑ کے فرمانے سے زبان عبرانی مین حِطَّۃٌ حِطَّۃٌ کہا یعنے حِطَّ عَنَّا خَطَایَانَا اے رب گناہ ہمارے بخشدے
اور بعضے ٹھٹھے سے حِطَّۃٌ کی جگہ حِنطَۃٌ کہنے لگے یا رب ہم کو گیہوں دے ہم چالیس برس کے بعد میدان تیہ
سے آئے ہیں اور بعضے سجدے کی جگہ چوتڑ کے بل ہٹنے لگے اور ہنسی کرتے پھر شہر مین گئے اون پر وبا آئی
دو پہر مین قریب ستر ہزار آدمیوں کے مرگئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس بات کو وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ
الْقَرْيَةَ الخ ترجمہ اور جب کہا ہم نے داخل ہو اُس گاؤن مین پس کھاؤ اوس سے جہان چاہو تم بافراغت
اور داخل ہو دروازے مین سجدہ کرتے ہوئے اور کہو بخشش مانگتے ہیں ہم تب بخشین گے ہم تمھارے واسطے
خطائیں تمھاری اور البتہ زیادہ دین گے ہم نیکی کرنے والون کو پس بدل ڈالا اونھون نے بات کو جنھون نے
ظلم کیا تھا سوا اوس کے جو کہا گیا واسطے اون کے پس اوتارا ہم نے اوپر اُن کے جو ظلم کرتے تھے عذاب دبا آسمان
سے بسبب اس کے کہ تھے فسق کرتے اور بعضے کہتے ہیں کہ اللہ نے آگ آسمان سے نازل کی تھی۔ اُن کے جلانے
کو غرض سبھون نے پھر توبہ استغفار پڑھا تب خدا نے اپنے فضل و کرم سے عفو فرمایا قول اکثر کا یہ ہے کہ جب
بنی اسرائیل میدان تیہ میں تھی اوس وقت موسیٰ کے ساتھ لڑائی میں جانے کو اللہ نے فرمایا تھا کہ سجدہ کرتے ہوئے
اور حِطَّۃٌ کہتے ہوئے ملک شام میں داخل ہو چہ پس شاید کہ یہ نافرمانی حین حیات میں موسیٰ کی بنی اسرائیل
سے صادر ہوئی تھی اب یوشعؑ نے اونھون کو لے کر اوس شہر میں جا کر بت پرستوں کو قتل کر کے بادشاہ کو اون کے دار پر
کھینچا اور شہر کو اپنے قبضے مین لیا پھر کوہستان کی طرف اطراف شام کے دو شہر تھے۔ عماد اور صیفون وہاں جب
سب نے یوشعؑ کے پاس آکے دین موسیٰ قبول کیا پھر وہاں سے کوہ اردی اور سلم کی طرف متوجہ ہوئے وہاں کے حاکم
کا نام بارق تھا یوشع کے وہاں جاتے ہی وہ اور اوس کے تابع جتنے تھے دین اسلام سے مشرف ہوئے اور وہان
سے پھر مغرب کی طرف گئے وہاں پانچ شہر تھے پانچوں شہر کے بادشاہ مل کر حضرت یوشع سے لڑنے کو مستعد
ہوئے آخر خدا کے فضل سے یوشع نے اون پر نصرت پائی اور کافر سب ہزیمت پا کے غاروں میں جا گھسے لشکر
یوشع نے وہان جا کے اون کو واصل جہنم کیا اور بادشاہوں کو نکال کر دار پر کھینچا منقول ہے کہ خدا تعالےٰ نے اون
کے واسطے ایک شکنجہ بھیجا تھا اوس شکنجے نے سب کو مار ڈالا تب یوشع نے نصرت پائی پس حضرت
یوشع نے سات برس کے اندر اکتیس[۳۱] بادشاہوں کو مار کر تمام ملک فتح کر کے بنی اسرائیل پر تقسیم
کر دیا اور لوگوں پر احکام توریت جاری کر دیئے بعد اوس کے کالوت کو اپنا خلیفہ اور ولی عہد
کر کر ۳۸۰۹ تین ہزار آٹھ سو نوے یا دوسو میں[۱] انتقال فرمایا منتظم مین لکھا ہے کہ عمر اون کی ایک سو اور نہتر[۱۶۹]
برس کی تھی

[۱] بعد وفات آدم علیہ السلام کے

بیان نبوت کالوت علیہ السلام کا

جامع التواریخ میں منتظم سے لکھا ہے کہ کالوت بن یوفنا اولاد شمعون بن یعقوب سے تھے اور وہ مریم کے شوہر تھے وہ مریم جو موسیٰ کی بہن تھیں اور کالوت پیغمبر مرسل تھے بموجب وصیت حضرت یوشعؑ کے آپ نے جمیع مہمات بنی اسرائیل کے اپنے ذمے لئے تھے پیچھے فراغ امور شرعی وغیرہ کے بحرب بارق بادشاہ ملک سلم میں گئے کہ وہ دین سے برگشتہ تھا۔ اوس کو اور اوس کی عیال کو حبس قید کیا اور دس ہزار کافر کو قتل کیا باقی سب پہاڑوں میں بھاگ گئے تھے کہتے ہیں کہ بارق کے ساتھ ستر آدمی صاحب ملک محبوس تھے اور سب کے ہاتھ انگلیاں کاٹ کر پھینک دی تھیں اور روٹی توڑ توڑ کے اونھوں کے سامنے ڈال دیتے وہ مثال کتوں کے اوندھے ہو کے منہ سے اٹھا کے کھا لیتے اسی طرح اون کو ذلیل و خوار کر کے مصر میں آئے بعد چند روز کے بادشاہ شام اپنے بیٹے کو قائم مقام اپنا کر کے انتقال فرمایا قصص الانبیا میں لکھا ہے ساٹھ برس کے بعد بنی اسرائیل مصر میں آئے چالیس برس قصبہ مذکور میں رہے اور بتیس برس جہاد میں گذرے بعد اوس کے مصر اور شام میں اور ملکوں میں جا کے سکونت اختیار کی اب تک اولاد ان کی ان ملکوں میں ہے

قصہ حزقیلؑ بن ثوری علیہ السلام کا

تفسیر میں لکھا ہے کہ حزقیل مردے کو زندہ کرتے تھے اور نام اون کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذوالکفل رکھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ترجمہ اور یاد کر اسمٰعیل کو اور الیسع کو اور ذوالکفل کو اور ہر ایک بہتروں سے تھے اور حزقیل کو اللہ نے نبی کر کے بھیجا آپ نے ایک دن بنی اسرائیل کو خدا کے فرمانے سے جہاد میں جانے کا حکم کیا اون لوگوں نے مرنے کے خوف سے جہاد کو قبول نہ کیا اللہ کے غضب سے اون پر علت طاعون یعنی وبا نازل ہوئی اکثر اوس میں مر گئے اور کتنے آدمی مارے ڈر کے نکل بھاگے جب ایک سو کوس پر گئے وہیں ایک آواز مہلک ایسی آئی کہ سب کے سب مر گئے اور بسبب کثرت مردوں کے اون کو شہر میں لا کے گاڑ نہ سکے تب چاروں طرف ایک دیوار کھینچ کے سب مردوں کو وہاں رکھدیا آفتاب کی گرمی سے سب مردے سڑ گئے تھے جامع التواریخ میں لکھا ہے ابن عباس نے اوس کو روایت کیا کہ چار ہزار آدمی اوس میں موئے تھے اور حسن بصری نے آٹھ ہزار آدمی اور وہب ابن منبہؒ نے کہا اسی ہزار آدمی مرے تھے حزقیلؑ بعد سات روز کے اعتکاف سے نکل کر شہر سے باہر جا کر دیکھتے ہیں کہ صرف ہڈیاں اون سب کی

رہ گئیں اور گوشت پوست سب گل گیا تھا دل میں رحم آیا جناب کبریا میں عرض کی الٰہی تونے میری قوم کو ہلاک کیا پھر اون کو زندہ کر ندا آئی اے حزقیل یہ سب وبا کے ڈر سے شہر سے نکل بھاگے تھے اور میرے قبضۂ قدرت کا خیال نہ کیا اس لئے میں نے ان کو مار ڈالا پھر تمہاری دعا سے زندہ کیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ الخ ترجمہ کیا نہ دیکھا تونے طرف ان لوگوں کے کہ نکلے اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے اور وہ تھے ہزاروں پس اون لوگوں کے واسطے اللہ نے کہا مرجاؤ پھر جلادیا اون کو تحقیق اللہ صاحب کا فضل ہے اوپر لوگوں کے ولیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے پھر وہ لوگ جی کر شہر میں آئے کہتے ہیں کہ انھوں کے بدن سے اور اون کی نسل کی بدن سے جب عرق نکلتا مردے کی بو آتی اور پھر وہ سب اپنی اپنی میراث پر جا بیٹھے اور کبھی متابعت اور کبھی مخالفت حزقیلؑ کی کرتے اور دین موسیٰؑ چھوڑ کے رفتہ رفتہ بت پرستی شروع کی اور حزقیل یہاں سے ہجرت کر کے دیار شام زمین بابل میں جا رہے اور وہاں انتقال فرمایا اور درمیان دجلہ اور کوفے کے مدفون ہوئے

ذکر الیاس بن یاسین بن محاص بن امام عزار بن ہارون کا اور وہ نبی مرسل تھے

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ ترجمہ اور تحقیق الیاس ہے رسولوں سے مروی ہے کہ بعد حزقیل کے ایک مدت تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی مبعوث نہ ہوا کہ وعظ و نصیحت امر و نہی اُنکو سناوے ہدایت کرے ہر قوم منتفرق ہو کر شام اور مصر اور ملکوں میں جا رہی اگرچہ بعضے علما حضرت موسیٰؑ کے دین پر اون کو تحریص و ترغیب دیتے تھے اور وہ راہ نیک بتاتے تھے مگر اون کو پذیرا نہ ہوتی رفتہ رفتہ بت پرستی اور زناکاری اور فعل شنیع اختیار کئے اور تھوڑی قوم موسیٰؑ کے دین پر رہ گئی بعد اوس کے حق تعالیٰ نے حضرت الیاس کو اون پر مبعوث کیا اون کے زمانے میں ایک بادشاہ تھا شام میں اوس نے ایک بت تراش کر اوس کا نام بعل رکھا اوس کو پوجتے تھے اور لوگوں کو بھی پوجنے کو کہتے تھے اور الیاسؑ اوس کے پوجنے سے خلق کو منع فرماتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ۝ ترجمہ جب کہا الیاسؑ نے اپنی قوم کو کیا تم کو ڈر نہیں کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے بہتر بنانے والے کو جو اللہ ہے رب تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا اے لوگو ایسے جبار خالق و مالک کو چھوڑ کر بت پرستی کرنا یہ کام بنی آدم کا نہیں پھر بت پرستوں نے حضرت الیاس کی بات نہ مانی اور تکذیب

کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَکَذَّبُوہُ فَاِنَّھُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ترجمہ پس جھٹلایا اوس کو پس تحقیق البتہ وہ حاضر کئے جاویں گے قیامت کے دن مروی ہے کہ الیاس علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کے اولاد مین تھے اللہ نے اونکو شہر بعلبک مین بھیجا کہ وہان کے لوگوں کو بعل کے پوجنے سے منع کریں اور بعضوں نے کہا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی نام اوس کا بعل تھا اوس کی ایسی صورت تھی کہ بتان آزر نزدیک اوسکے رخسارۂ ماہ فریب کے محض سنگ تھے اوسی کو لوگ پوجتے تھے اور حضرت الیاسؑ وہان کے لوگون کو منع فرماتے تھے اور اللہ کی طرف ہدایت کرتے پس وہ بادشاہ ایمان لایا اور حضرت الیاسؑ کو وزیر اپنا بنایا اور قدر و منزلت ان کی کرتا پھر بعد چند روز کے راہ ضلالت پکڑی قوم کے ساتھ ملکر بت پرستی شروع کی تب حضرت الیاس نے اوس سے خفا ہو کر اون پر قحط کی دعا کی تب اونکی دعا سے تین برس تک پانی نہین برسا ملک مین قحط نازل ہوا کھائے بغیر بیل بکری دُنبے گھوڑے اونٹ ہاتھی سب مرنے لگے لوگون نے کہا یہ قحط نازل ہوا الیاس کی بددعا سے اوسکو جہان پاؤ مار ڈالو اور الیاسؑ ایک بڑھیا کے مکان پر گئے اس لئے کہ حضرت کی وہ معتقدہ تھی اوس کا ایک بیٹا تھا نام اوس کا الیسع اوس کو حضرت کی خدمت مین دیا اور حضرت اوس کو لے کر دربدر شہر بشہر پھرتے رہے بعد تین برس کے اوس بادشاہ طیفور سے آکے کہا آج تین برس سے تم پر قحط اور تکلیف گذرتی ہے لازم ہے کہ تم جسے پوجتے ہو اسی سے مانگو کہ پانی دے اور اس بلائے قحط سے نجات بخشے اور اگر اس سے نہ ہو تو تم خالق ارض و سما کو پوجو اور ایمان لاؤ تو نصرت دیگا تمکو اس بلا سے نجات دیگا پس الیاسؑ کے کہنے سے انھوں نے اسیوقت اپنے بت معبود سے جا کے نجات مانگی اوس سے کچھ جواب ملا پس انھوں نے الیاسؑ کے آگے عرض کیا کہ آپ ہمارے واسطے دعا کریں کہ اس بلا سے خلاصی پاویں تب آپ پر ایمان لاویں گے۔ تب الیاس نے خدا کی درگاہ میں اون کے لئے دعا مانگی اوسی شب کو پانی برسا تر کاری گھاس غلہ زمین سے اُگنے لگا قحط جاتا رہا پھر بھی اونھوں نے جھٹلایا اور ایمان نہ لائے گمراہی مین بعل کو پوجتے رہے حضرت الیاس نے اون کے لئے نجات کی دعا اس لئے کی تھی کہ خدا کیطرف سے وحی نازل ہوئی اے الیاس تیری دعا سے میرے بندے اس قحط مین بہت مارے گئے تب اونھون نے پھر جناب باری مین عرض کی الٰہی تو نے میری دعا سے اُن پر قحط نازل کیا اب میری دعا سے پھر سب کی بھلائی کر غرض الیاس نے جب دیکھا کہ کافرون نے آخر بت پرستی نہ چھوڑی تب الیسعؑ کو اپنا قائم مقام اور خلیفہ کرکے اوس قوم مین سے نکل گئے اور اون کو اللہ تعالیٰ نے زندگی دم صور تک دی اور بحر و بر مین اون کو رہنے کا حکم کیا پھر اللہ نے اوس قوم پر الیسعؑ کو نبی کیا آپ نے سب کو دعوت کی خدا کی راہ بتائی پھر اون کو بھی نہ مانا اور جھٹلایا آخر سب مردود رہے پھر چند روز کے بعد الیسع علیہ السلام نے بھی انتقال فرمایا مروی ہے کہ بعد الیسعؑ علیہ السلام کے سات سو برس تک

کوئی نبی ان پر مبعوث نہ ہوا صرف علما و فضلا تھے وہ خدا راہ انکو بتاتے مگر کوئی نہیں سنتے بعد اوس کے حنظلہ علیہ السلام کو اللہ نے اُن پر بھیجا

قِصّہ حنظلہ عَلَیہِ السَّلام کا

حق تعالیٰ نے حنظلہ علیہ السلام کو حکم کیا کہ بنی اسرائیل کو کہدے کہ اپنے خالق ارض و سما کو پوجیں بت پرستی چھوڑیں تب حنظلہؑ خدا کے فرمانے سے ہر روز شہر کے چارون دروازون پر جاکے بنی اسرائیل کو پکار کر کہتے اے لوگو خدا کو واحد جانو اوسکو پوجو اور مانو بت پرستی چھوڑ دو یہ شیطان ہی نے تمکو گمراہ کیا اللہ سے ڈرو جو تمھارا رب ہے اون گمراہون نے کہا اے حنظلہؑ ہمارا یہی رب ہے جو ہم پوجتے ہیں حضرت نے اون سے کہا اے قوم تمھارے باپ دادے بتون کو نہیں پوجتے تھے تم کیوں پوجتے ہو کیا تم کو شرم نہیں آتی خدا سے نہیں ڈرتے ہو تم پر عذاب نازل ہوگا جیسا کہ تمھارے آگے نافرمان لوگوں پر بلائیں نازل ہوئی تھیں اور تم سب عذاب خدا برداشت نہیں کرسکو گے ہر چند کہ حضرت نے اونکو خوف دلایا ہرگز ایمان نہ لائے اور تکذیب کی اور اون کے مار ڈالنے کو مستعد ہوئے اوس شہر کا بادشاہ کہ نام اوس کا طیفور بن طیغیانوس کہ بارہ ہزار غلام اور گنج بیحد اور لشکر بیشمار اوس کا تھا اوس مردود نے حکم کیا کہ حنظلہ کو پکڑ کے مار ڈالو اور حضرت رات دن قصر بام پر چڑھ کے پکارتے اللہ کی طرف دعوت کرتے راہ بتاتے اور بنی اسرائیل اون کے راتدن کے پکارنے سے آرام نہین کرسکتے نہ سوتے ایک شب آپ نے کہا اے قوم بت پرستی چھوڑ دو نہین تو فرداً خدا تعالیٰ تم پر بلا نازل کریگا مرگ مفاجات آویگی پس چونکہ وے موت سے بے خبر تھے موت کیسی ہے نہین جانتے تھے کیونکہ سات سو برس تک کوئی اون مین سے نہیں مرا تھا اس لئے حنظلہ کی بات کو باور نہیں کرتے جب غضب الٰہی ہوا دوپہر کے بیچ میں ہزارون آدمی واصل جہنم ہوئے باقی لوگ اوس بادشاہ طیفور کے پاس جاکر سوختہ دل ہوکے کہنے لگے اے جہان پناہ آج مرگ مفاجات سے بہت سے آدمی ہماری قوم میں مرگئے طیفور عقل کے بھورنے اُن سے کہا کہ یہ مرگ مفاجات نہین یہ حنظلہ کے شور وغل سے رات دن تم سوتے نہیں پاتے ہو کثرت بیداری سے گرمی نے غلبہ کیا یہ موت بیہوشی کا عالم ہے وہ سب نہیں مرے اگر تم آزمانا چاہتے ہو تو سیخ چبھوکے اون کو دیکھو آپ سے اوٹھ بیٹھین گے پس طیفور مردود کے کہنے سے اون گمراہون نے ویسا ہی کیا پر کچھ حس و حرکت اون میں نہ ملی پھر طیفور سے جاکے کہا آپ نے جو فرمایا تھا سو ہم نے کر دیکھا کچھ حس و حرکت نہ ملی طیفور بے شعور نے اون سے کہا کہ سچ ہے وے مُردے

ہون گے پس اوس بادشاہ طیفور مردود نے ایسا ایک بلند خانہ بنایا کہ بارہ ہزار برج اوس میں تھے حکم کیا کہ ہر برج میں ایک غلام زرہ پوش ننگی تلوار ہاتھ میں لے کے متعین رہے کیونکہ موت اس قصر پر آنے نہ پاوے اگر آوے تو مارے تلوارون کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو اور دروازے گنبدون کے بند کر دو اور درمیان اون گنبدون کے ایک کوٹھری لوہے کی بنوائی اوس میں سنگ مرمر لگایا اور تخت اور نعمتیں اقسام طرح کی اوس میں رکھ دین اور شمعین روشن کیں تب وہ مردود اوس تخت پر جا بیٹھا اور کہنے لگا اب مجکو موت کیا کر سکتی ہے اس لوہے کی کوٹھری کے اندر کس طرح آوے گی اب تو راہ بند ہے اس گھمنڈ میں تھا کہ اچانک ایک مرد بڑا ہیبت والا درمیان اوس گنبد کے کہ جہاں وہ مردود تخت پر بیٹھا تھا کھڑا ہوا دیکھا مارے ڈر کے چونک اوٹھا ایسا کہ جان نکلنے پر تھی اوس سے پوچھا کہ تم کون ہو یہاں کس طرح آئے اوس نے کہا میں عزرائیل ہوں طیفور نے کہا تم یہاں کیوں آئے وہ بولے میں تیری جان قبض کرنے کو آیا ہوں طیفور بولا آج مجکو ذرا مہلت دو کل جو چاہو سو کیجیو تب ملک الموت چلے گئے چونکہ زندگی طیفور کی ایک دن اور بھی باقی تھی پس ملک الموت کے جاتے ہی بعد وہ مردود وہان سے نکل کر اون غلامون کو جو گرداگرد اوس کے برجون میں چوکیدار تھے مارنے لگا کہ کیون تم نے عزرائیل کو یہان آنے دیا کیون نہیں مار ڈالا اونھون نے کہا اے جہان پناہ ہم نے اوس کو نہیں دیکھا کہ کس طرح یہان آیا بعد اس کے طیفور اوس گنبد میں جا کے دیکھتا ہے کہ ایک سوراخ ہے سمجھا کہ اوس کے اندر سے عزرائیل آیا پھر اوس سوراخ کو بند کر کے بے پروا ہوا پھر اوس تخت پر جا بیٹھا کوئی نہیں معلوم کر سکتا کہ اوس کا دروازہ کدھر ہے پھر جب نظر کی عزرائیل کو اوسی جگہ گنبد کے اندر دیکھا جہاں کل دیکھا تھا پوچھا تم کس راہ سے یہان آئے اونھون نے کچھ جواب نہ دیا فوراً جگر میں ہاتھ ڈال کے جان اوس مردود کی اور اون بارہ ہزار غلامون کی جو اوس کی حفاظت میں گرد بگرد چوکیدار تھے ایک پل میں قبض کر لی پھر نہ وہ قصر رہا اور نہ گنبد نہ حشم نہ صغیر نہ کبیر رہا سب کے سب جہنم رسید ہوئے اور پانی دریا اور چشمہ کا سب سوکھا دیا نبی اسرائیل یہ حال دیکھ کے متعجب ہوئے حیرت میں آگئے نہ ملک رہا نہ حشم نہ پانی سب ویران ہوا پس حنظلہ نے اونھوں سے کہا کہ اگر تم خدا پر ایمان لاؤ گے اور میری رسالت کا اقرار کرو گے تب تم اس عذاب سے نجات پاؤ گے اونھون نے کہا یہ سب بلا اور مصیبتیں تمہاری بدخواہی سے ہم پر نازل ہوئیں اگر تم ہمارے بیچ میں نہ ہوتے تو کچھ ہم پر مصیبتیں نہ ہوتیں یہ کہہ کر دست درازی کرنا چاہتے تھے کہ حنظلہ اون کے بیچ میں سے نکل گئے بعد اوس کے خدا تعالیٰ نے ایک سانپ لیا اون کے واسطے بھیجا کہ اوس شہر کا طول و عرض چھتیس ۳۶ کوس کا تھا اوس سانپ نے ایکبارگی چاروں طرف اوس کے احاطہ کر لیا اور شہر کو دبانا شروع کیا تاکہ مقامات اون پر تنگ ہو جائیں اور

چشموں سے دھواں نکلکر اکثر لوگوں کو ہلاک کر ڈالا بعد چندروز کے حنظلہؑ نے جہان فانی سے رحلت فرمائی اور جو
جو نعمتیں بنی اسرائیل نے شام کے عمالقہ سے پائی تھیں سب اپنے تصرف میں لائے اور عمالقہ یہاں سے
ہزیمت پاکر زمین مغرب میں جا رہے پھر ایک مدت کے بعد قصد کیا اور بولے کہ بنی اسرائیل سے جا کے اپنی
مملکت اور نعمتیں چھین لیں کب تک ہم اس ملک میں رہینگے اور دُکھ اٹھاویں گے چلو شام میں اپنے باپ دادا کی
میراث پر پھر قبضہ دخل کریں اور اونھوں سے لڑ بھڑ کے مرجائیں یہ بہتر ہے پس قوم عمالقہ اس تدبیر میں تھی اور بنی اسرائیل
اس سے غافل تھے تمام دن فسق و فجور میں مستغرق رہتے اس بدبختی کے مارے اللہ تعالے نے اون میں
سے پیغمبری اور بادشاہت چھین لی تب ذلیل و خوار ہو گئے عمالقہ آ کے اون سے لڑائی کر کے اوس تابوت
سکینہ اور مال و دولت کو اون سے چھین کے زمین مغرب میں لے گئے اور وہی تابوت سکینہ سبب تھا اون
کے اقبال کا اب اون میں نہ بادشاہی رہی کہ آرام سے کھاویں اور نہ کوئی پیغمبر رہا کہ اوس کی دعا سے دشمن مقہور
ہووے سب غریب و عاجز ہو گئے اور اون کے بیچ میں کوئی عالم و فاضل بھی نہ رہا کہ اون کو ہدایت کرے اور شریعت
سکھاوے سب گمراہ ہو گئے اور وہ تابوت سکینہ جو عمالقہ نے اون سے چھین لیا تھا وہ آہنی تھا اوس میں قفل مضبوط
لگے تھے کہتے ہیں کہ اوس تابوت کا سر مثل بلّی کے سر کے تھا جس کسی کے تئیں حاجت ہوتی تو اوس تابوت
سکینہ کے چاروں طرف پھر کے دعا مانگتا تو خدا تعالیٰ حاجت اوس کی پوری کرتا اور جب دشمنوں سے لڑائی پڑتی
تو اوس تابوت کو سامنے رکھتے اُس سے ایک آواز نکلتی مثل آواز بلّی کے اور اوسی آواز سے دشمنوں کے دل میں
ہیبت آجاتی تب بھاگ جاتے اور مومن سب اوس کی برکت سے فتح پاتے آسایش و آرام ملتا مگر اوس
تابوت کے اندر کیا چیز تھی کوئی نہیں کہہ سکتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ
التَّابُوتُ الخ ترجمہ اور کہا اون کو اون کے نبی نے نشان اوس کی سلطنت کا یہ ہے کہ تم ایک صندوق
جس میں دل جمعی ہے تمہارے رب کی طرف سے اور باقی اُس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہیں موسیٰؑ اور ہارونؑ کی
اولاد اٹھا لاویں گے اوس کو فرشتے اُس میں نشانی پوری ہے اگر تم یقین رکھتے ہو خبر ہے کہ اوس تابوت کے اندر
موسیٰؑ کا عصا اور ہارون کا ایک عمامہ تھا اور ترنجبین جو آسمان سے اون کی قوم کے لئے میدان تیہ میں اوتری تھی
اوس کا مذکور اوپر ہو چکا اور تختیاں توریت کی شکستہ جو موسیٰؑ نے زمین پر مار کر توڑی تھیں اس تابوت کے اندر
تھیں یہ قصص الانبیاء اور توریت میں لکھا ہے اور تفسیر میں بھی مرقوم ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک صندوق چلا آتا
تھا اوس میں تبرکات تھے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو جب جنگ پیش آتی اوس کو سردار کے آگے لے چلتے اور
دشمن پر حملہ کرتے تو اوس وقت اوس کو آگے دھر لیتے پھر اللہ اوس کی برکت سے فتح دیتا جب بنی اسرائیل

بدنیت ہو گئے وہ صندوق اون سے چھین گیا غنیم کے ہاتھ لگا اب جو طالوت بادشاہ ہوا وہ صندوق خود بخود رات کے وقت اوس کے گھر کے سامنے آموجود ہوا سبب اس کا یہ تھا کہ غنیم کے شہر مین جہان اوس کو رکھا تھا اون پر بلائیں نازل ہوئیں شہر ویران ہوا مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص غریب مسکین تھا اوس کی دو جورویں تھیں ایک نے لڑکا جنا اور دوسری نے نہین جنا لڑکے والی نے اوس سے کہا کہ تم نے ایک لڑکا بھی نہین جنا اوس نے کہا اے بی بی اللہ تعالیٰ کسی کو بے چاہے فرزند دیتا ہے اور کسی کو چاہنے سے بھی نہین دیتا اور مین تو اوس کی درگاہ سے امیدوار ہون کہ تم کو بے چاہے اوس نے لڑکا دیا مجکو بھی دے گا پس دلگیر ہو کر اوس نے تمام شب خدا کی عبادت کی او سجدے مین رکھ کر دعا مانگی حق تعالیٰ نے دعا اوس کی قبول کی ایک فرزند صالح اوس سے ہوا نام اُس کا شموئیلؑ رکھا جب بڑے ہوئے چالیس برس کی عمر مین نبی ہوئے

قصۂ شموئیل نبی علیہ السلام کا

شموئیل نبی نے جب خدا کے طرف سے لوگوں کو دعوت کی بنی اسرائیل اُن پر ایمان لائے اور کہا کہ جو تابوت سکینہ ہم سے عمالقہ چھین لے گئے سو اون سے جا کے لڑ کے لے آویں سبھون نے یہ عہد کیا اور کافرون نے تابوت کو لے جا کے آگ پر دھر دیا خدا کے فضل سے نہ جلا اور توڑنا چاہا نہ ٹوٹا تب کہنے لگے یہ تابوت بنی اسرائیل کے خدا کا ہے اس واسطے نہین ٹوٹتا ہے نہ آگ میں جلتا ہے تب ناپاک جگہ میں لے جا کر ڈال رکھا کہ لوگ اوس پر غائط و بول کریں پس جو مردود اوس پر غایط و بول کرتا دنا سور ہوا ایسے کے مرض مین مبتلا ہو کر مر جاتا پھر بتخانہ میں لیجا کے بتون کے نیچے ڈال رکھا بتون نے اوسکو دیکھ کے تعظیم و تکریم سے سر زمین پر جھکا دیا بہر صورت وہ سب مردود جب اس سے ناچار ہوئے تب اوس تابوت کو دو بیلون پر لاد کر ہانک دیا اور فرشتون نے اوس کو بیلون سمیت طالوت کے گھر پہونچا دیا

قصہ طالوت کے پادشاہ ہونے کا

ایک دن بنی اسرائیل نے شموئیلؑ نبی سے کہا کہ اے حضرت ہمارے لئے آپ دعا کرین کہ ہم کو اللہ تعالےٰ پھر سلطنت دیوے کہ خدا کے دشمنون کو مار کر زیر کرین اور ایک سردار ہم پر مقرر کر دیوے کہ ہم جہاد کریں اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ترجمہ تو نے دیکھی ایک جماعت بنی اسرائیل مین موسےٰ کے بعد جب کہا اونھون نے اپنے نبی کو کھڑا کر دیوے ہمارے واسطے ایک بادشاہ کو ہم لڑائی

کریں اللہ کی راہ میں وہ بولا یہ بھی توقع ہے تم سے کہ اگر حکم ہو تم کو لڑائی کا تب تم نہ لڑو وے بولے ہم کو کیا ہوا کہ ہم نہ لڑیں اللہ کی راہ میں اور ہم کو نکال دیا ہے ہمارے گھر سے اور اپنے بیٹوں سے پھر جب حکم ہوا اون کو لڑائی کا پھر گئے مگر تھوڑے اون میں سے اور اللہ کو معلوم ہے جو ظالم ہیں تفسیر میں لکھا ہے کہ بعد حضرت موسیٰ کے ایک مدت تک بنی اسرائیل کا کام بنا رہا پھر جب اون کی نیت بُری ہوگئی اون پر غنیم مسلط ہوا جالوت بادشاہ کافر نے اون کے اطراف کے شہر چھین لئے اور لوٹا اور بندی کر کے اونکو لے گیا باقی وہان سے بھاگ کے لوگ شہر بیت المقدس میں جمع ہوئے اور حضرت شموئیل پیغمبر سے یہ کہا کہ کوئی بادشاہ با اقبال مقرر کردو کہ بغیر سردار با اقبال کے ہم لڑ نہیں سکتے طالوت ایک شخص تھا بنی اسرائیل میں کسی کے چوپائے چراتا تھا ایک دن ایک چوپایہ اوس سے گم ہوا مالک چوپایہ نے اوس سے اسکی قیمت مانگی اوسکو یہ مقدور نہ تھا کہ قیمت اوس کی دے ڈالے آخر ناچار ہو کر شموئیل نبی کے پاس گیا کہ مالک چوپائے سے اوس کے لئے سفارش کریں کہ قیمت اوس کی معاف کرے شموئیل نبی نے اوس سے پوچھا تمھارا کیا نام ہے اوس نے کہا میرا طالوت نام ہے تب شموئیل نے اوسکو بغور دیکھا کہتے ہیں کہ جبرئیل نے ایک شاخ درخت بہشت سے لاکر شموئیل کو دی اور کہا کہ جس کا قد اس عصا کے برابر ہوگا وہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوگا اور نام اوس کا طالوت ہے جب شموئیل نے طالوت کا قد اس عصا سے ناپا موافق اوس کے ہوا تب آپ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا تعالیٰ طالوت کو تم میں بادشاہ کرے گا قولہ تعالیٰ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا الخ ترجمہ اور کہا اون لوگون کو اون کے نبی نے کہ اللہ نے کھڑا کر دیا تمھارے لئے طالوت بادشاہ کو اور انھوں نے شموئیل نبی سے کہا کہ کیونکر ہوگی اُسکو سلطنت ہمارے اوپر اور اوس سے ہمارا حق زیادہ ہے سلطنت میں اور اوسکو ملی نہیں کشائش مال کی اور ایک چوپایہ اوس سے گم ہوا تھا اوس کی قیمت دے نہ سکا وہ کیونکر ہمارا بادشاہ ہوگا حضرت شموئیل نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ الخ ترجمہ تحقیق اللہ نے اوس کو پسند کیا تم سے اور زیادہ کشائش دی علم میں اور بدن میں اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے ملک اپنا جسکو چاہے اور اللہ کشائش والا ہے سب جانتا ہے اور بنی اسرائیل نے طالوت کو حقیر جان کے اوس پر التفات نہ کیا اور کہنے لگے اے نبی اللہ نشانی اوس کی بادشاہی کی کیا چیز ہے تب ہم مانیں گے اور اُس کے مطیع فرمان ہوں گے حضرت شموئیل نے کہا کہ نشانی اوس کی بادشاہی کی یہ ہے کہ وہ تنہا جاکے تابوت سکینہ دیار عمالقہ سے تم کو لادے گا قولہ تعالیٰ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ الخ ترجمہ اور کہا اون کو اون کے نبی نے نشانی اوس کی سلطنت کی یہ ہے کہ آوے تمھارے پاس ایک صندوق جس میں دل جمعی ہے تمھارے رب کی طرف سے اور باقی وہ چیزیں جو چھوڑ گئے موسیٰ اور ہارون کی اولاد اوٹھا لاویں گے اوس کو فرشتے اوس میں نشانی ہے پوری تم کو اگر

یقین رکھتے ہو پس شموئیل نے طالوت کو اقبالمند دیکھ کے کہا کہ تم بنی اسرائیل میں بادشاہ ہو گے میدان کی طرف جاؤ تابوت سکینہ وہان پاؤ گے بنی اسرائیل کو لا دو پس اون کے کہنے سے وہ میدان کی طرف جا کے کیا دیکھتے ہیں کہ تابوت سکینہ کو ایک رتھ پر دو بیلون کی گردن پر ہانکے فرشتے لئے آتے ہیں طالوت جا کر اوس پر بیٹھے اور ہانکتے ہانکتے بنی اسرائیل کے گروہ مین لے آئے اور بعضے کہتے ہیں کہ شب کو فرشتے خدا کے حکم سے اوس تابوت کو طالوت کے گھر پہونچا گئے بہر حال تابوت سکینہ بنی اسرائیل کو طالوت نے جب پہونچا دیا وے دیکھ کے متعجب ہوئے اور اون کو بادشاہ اپنا بنایا اور مطیع فرمان ہوئے بعد اس کے طالوت نے شکر خدا بجا لا کر بنی اسرائیل سے کہا کہ چلو ہمارے ساتھ جہاد کو تب اونھون نے قبول کیا اور شموئیل نے ایک زرہ آہنی طالوت بادشاہ کو عنایت فرمائی اور کہا کہ یہ زرہ جس کے بدن پر راست آوے گی اوس کے ہاتھ سے جالوت بادشاہ مارا جائے گا

بیان لڑائی طالوت بادشاہ کی جالوت کے ساتھ اور مارا جانا جالوت کا داؤد پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ سے

جب طالوت حضرت شموئیل سے رخصت ہو کر معہ غازیون کے روانہ ہوئے روایت مین آیا ہے کہ اسی ہزار آدمی تھے جالوت کے ساتھ لڑنے کو گئے مخبرون نے جا کے اوس کو خبر پہونچائی یہ سنتے ہی وہ ناہنجار کمر ہمت باندھ کر اور لشکر جرار نابکار جو اوس کا تھا لے کر مستعد بجنگ ہوا اور بنی اسرائیل ہمراہ طالوت کے کوچ کرتے ہوئے چلے جاتے تھے طالوت نے اون سے راہ مین کہا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ الخ ترجمہ پس جب جدا ہوا طالوت فوجین لے کر کہا اللہ تم کو آزمانے والا ہے ایک نہر سے پس جس نے پانی پیا اوس کا وہ میرا نہیں اور جس نے اوس کو نہ چکھا وہ ہے میرا مگر جو کوئی بھر لے ایک چلو پانی اپنے ہاتھ سے پھر پی گئے اوس کا پانی مگر تھوڑے اون مین سے یہ کہہ کر چلے بعد قطع منازل بیان درمیان فلسطین کے وہ نہر ملی پانی اوس کا نہایت صفا مثل آب حیات کے تھا لشکریون نے مارے پیاس کے باوجود ممانعت طالوت بادشاہ کے اوس نہر سے پانی پی لیا مگر تھوڑے لوگون نے نہیں پیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ترجمہ پس پی گئی قوم پانی اوس کا مگر تھوڑے سے لوگ پس جنہون نے اون کی ممانعت نہ سنی انھون نے زیادہ پانی پی کر اور پیاس بڑھائی جتنا پیتے اوتنا ہی پیاس غالب ہوتی تب طالوت نے اونکو ناچار رخصت کر دیا اور

بعضون نے روایت کی ہے کہ پانی پیتے پیتے زبان اون کی نکل پڑی تھی پیٹ پھول کر مر گئے اور جنھون نے موافق حکم طالوت کے ایک قطرہ پانی نہ پیا وہ آرام سے رہے ترجمہ کلام اللہ مین لکھا ہے کہ کل آدمی طالوت کے ساتھ اسّی ہزار تھے اوس مین سے تین سو تیرہ آدمی جالوت کی لڑائی میں رہے اور اوس مین داؤد علی نبینا وعلیہ السلام اور اون کے باپ اور چھ بھائی تھے راہ مین لشکر کے ساتھ آتے وقت تین پتھر ملے وہ پتھر بولے کہ ہم کو اوٹھالے جا جالوت کو ہم مارین گے تب داؤد علیہ السلام نے اون پتھرون کو ساتھ رکھا لشکریون نے طالوت سے کہا کہ ہم تھوڑے ہین جالوت کا لشکر بہت ہم اون سے مقابلہ نہیں کر سکین گے اور اون مین بعضون نے کہا اگرچہ ہم تھوڑے ہیں مگر ہمارا خدا مددگار ہے قولہ تعالیٰ کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ترجمہ بہت جگہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی جماعت کثیر پر اللہ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والون کے ساتھ ہے جب سب جالوت کے مقابلہ میں آئے کہنے لگے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ترجمہ اور جب سامنے ہوئے جالوت کے اور اوس کی فوجون کے بولے یعنے طالوت کے لشکری اے رب ہمارے ڈالدے ہم میں جنبش مضبوطی ہے اور ٹھیرا ہمارے پاؤن اور مدد کر ہماری اس کافر قوم پر جالوت نے جب طالوت کے لشکر کی طرف دیکھا اون کی دلیری پر متعجب ہوا اور اوس کو شرم آئی اس بات سے کہ ہم لاکھ آدمی جری ہیں وہ تین سو تیرہ آدمی ضعیف کے ساتھ ہم کو لڑنا کچھ مردی نہین تب طالوت کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ جو سپاہ تو لڑنے کو لایا یہ قابل میرے لڑنے کے نہیں بہتر یہ ہے کہ خیال باطل چھوڑدے میری اطاعت قبول کر نہین تو میرا سامنا کر میدان میں آ تب طالوت نے حکم کیا اپنے لشکر میں کہ تم مین کوئی ایسا ہے کہ جالوت مردود کا سر کاٹ کے جلدی لے آوے اور جالوت مردود کو کہلا بھیجا کہ ہم اللہ کی راہ مین لڑنے آئے ہین تو مت گمان کر کہ سپاہ میری قلیل اور لشکر تیرا بہت ہے خدا میرا بزرگ ہے وہ مجھکو غالب کردے گا تجھ پر بہت ایسا ہوا ہے اللہ کے فضل سے کہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی جماعت کثیر پر اور اللہ صابرون کے ساتھ ہے پس ناگاہ ایک لحظہ کے بعد ایک جوان مہیب شکل با حشمت تمام سلاح پوش گھوڑے پر سوار چوب نیزہ تلوار ہاتھ مین لے کر مخالف کے لشکرگاہ سے برصف کارزار آ کھڑا ہوا ایک نعرہ مثال خر کے مارا اور کہا کہ مین ہوں جالوت تم سب کو مین کافی ہوں میرے سامنے آنے جاؤ اس بات کو سُن کے طالوت نے فرمایا اپنے لشکر کو کہ تم مین کوئی ہے کہ اس مردود کا سر کاٹ کے لے آوے تو اوس کو آدھی سلطنت اور اپنی بیٹی سے بیاہ دون گا آخر کسی نے جواب نہ دیا تب طالوت سست ہوا اور کہا کہ جالوت لعین اب ہم پر حملہ کرے گا بنی اسرائیل کوئی اوس کے مقابلے مین آگے بڑھتے نہین یہ کہہ کر خود چاہا کہ اُس مردود سے جا کے لڑے اوس وقت ایک جوان قوی نے سر پر خود رکھکے

لباس حریر پہن کے ایک چوب ہاتھ میں لے کر طالوت کو آکے سلام کیا اور کہا کہ تم کچھ اندیشہ مت کرو خاطر جمع رکھو اللہ کے حکم سے مین جالوت سے لڑون گا اور اوس کو مار ڈالون گا طالوت بولا تم کس قوم سے ہو اور تمھارا نام کیا ہے وہ بولے میں اسرائیلی ہون اور میرا نام داؤد ہے اور میرے چھ بھائی ہیں آپ کے لشکر میں اوس نے کہا کہ تم نے کبھی اوّل بھی لڑائی کی ہے وہ بولے میں اکثر سباع اور درندون سے لڑا ہون اور دو برادر اون کے طالوت کے پاس حاضر تھے اونھون نے طالوت سے کہا کہ حضرت داؤد ہو کبھی کسی سے لڑا نہین وہ جو کہتا ہے حضور مین محض غلط ہے اوس نے کبھی لڑائی نہیں دیکھی اور وہ جالوت پلید بڑا لڑنے والا ہے جنگ آزمودہ ہے اُس سے یہ کیونکر لڑ سکے گا پس طالوت نے ایک زرہ داؤد کو پہننے کے لیئے دی جو زرہ کہ حضرت شموئیل نے اون کو دی تھی کہ یہ زرہ جس کے بدن میں آوے گی وہ لڑائی فتح کریگا اور بادشاہ ہوگا اور ایک روایت ہے کہ طالوت نے خواب دیکھا تھا کہ جس کے بدن میں یہ زرہ موافق آویگی اوس ہاتھ سے جالوت مارا جائے گا بہرصورت وہ زرہ ہر ایک کو پہنا کے دیکھا کسی کے بدن میں موافق نہ آئی جب داؤد نے یہ پہنی اون کے بدن میں ٹھیک آئی تب طالوت نے اون کو کہا کہ تم جاؤ جنگ گاہ میں جالوت پلید تمھارے ہاتھ سے مارا جائے گا پس اُن سے عہد مؤکد کر کے وہ زرہ پہن کر اور وہ تین پتھر لشکر کے ساتھ آتے وقت جو راہ میں ملے تھے اور اُنھون نے کہا تھا کہ ہم کو اُٹھا کے لے جاؤ ہم تمھارے کام آوینگے ہم اون پتھرون سے ہین کہ جن پتھرون کے برسانے سے اللہ تعالےٰ نے قوم لوط کو ہلاک کیا تھا اون پتھرون کو لے کر داؤد معرکہ جنگ مین جالوت کے سامنے گئے جالوت نے اون سے کہا کہ تو میرے ساتھ کون سے ہتھیار سے لڑے گا وہ بولے مین اون پتھرون سے تیرا سر توڑ کے مار ڈالون گا جالوت نے کہا کہ بادشاہون کے ساتھ پتھر سے لڑنا نہیں چاہیئے داؤد نے فرمایا کہ تو کُتا ہے کُتے کو پتھر سے مارنا چاہیئے جالوت نے کہا تو چلا جا ناحق مارا جائے گا مین تجھے دیکھتا ہون کہ تو نہایت غریب اور ضعیف ایک پتھر ہاتھ مین لے کر مجھ سے لڑنے کو آیا ہے داؤد علیہ السلام نے کہا مین خدا کے حکم سے لڑنے کو آیا ہون اوس نے مجکو قوت دی ہے تجکو اس پتھر سے مار ڈالون گا یہ کہہ کر پتھر اوٹھا کر اوس مردود پر پھینک مارا فوراً وہ جہنم واصل ہوا اور دوسری روایت مین یہ تقریر سے لکھا ہے کہ اوس پتھر کو فلاخن مین رکھ کے مارا جالوت کے سینے پر جا پڑا وہان اوس کو جہنم رسید کر کے وہیں پتھر دو ٹکڑے ہو کر ایک ٹکڑا لشکر کے داہنی طرف جا گرا اور سب کو ہلاک کیا اور ایک ٹکڑا لشکر کے بیچ مین گرا وہ سب درہم برہم ہو کر کوئی بھاگا اور کوئی جہنم رسید ہوا قولہ تعالےٰ فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ ترجمہ پس شکست دی بنی اسرائیل نے قوم جالوت کو اللہ کے حکم سے اور مار ڈالا داؤد نے جالوت کو اور طالوت نے داؤد کو کہا کہ ماشاء اللہ تمھاری بڑی قوت ہے تم نے اکیلے جالوت کو اوس کے لشکر سمیت مار ڈالا

مجکو کیا طاقت تھی کہ مین اوس کو مار ڈالتا تفسیر مین لکھا ہے کہ شموئیل نبی نے داؤد کے باپ کو بلا کے کہا کہ اپنے بیٹون کو مجھے دکھلا اوس نے چھ بیٹون کو دکھایا جو قد آور تھے اور داؤد کو نہ دکھایا وہ قد آور نہ تھے اور بکریان چراتے تھے پھر شموئیل نے اون کو بلایا اور پوچھا کہ تو جالوت کو مارے گا اونھون نے کہا کہ مارون گا تب جالوت کے سامنے وہ گئے اور تین پتھر فلاخن مین رکھکر مارے جالوت کا سر کھلا تھا اور تمام بدن لوہے کی زرہ مین غرق تھا سر مین لگے اور پیچھے سے نکل گئے اور بعد فتح لڑائی کے طالوت نے اپنی بیٹی کو داؤد علیہ السلام سے بیاہ دیا اور داؤد بادشاہ ہوے

بیان عداوت طالوت کی داؤد علیہ السلام کے ساتھ

روایت میں آیا ہے کہ جب طالوت کی لڑائی پر فتح پائی بنی اسرائیل نے اون سے کہا کہ تم نے جو وعدہ کیا تھا کہ جالوت کو اوسکو آدھی سلطنت اور اپنی بیٹی سے بیاہ دون گا اب وعدہ اپنا پورا کرو داؤد کو آدھی سلطنت اور بیٹی سے بیاہ دو طالوت نے کہا بیٹی میری خوبصورت اور داؤد زرد رنگ اور کبود چشم ہے اوسے نہیں دون گا اور حضرت داؤد نے بھی انکار کیا کہ اگر وہ ایسا کہتا ہے تو مین بھی بیاہ نہ کرون گا مروی ہے کہ آخر طالوت نے اپنی بیٹی کو اون سے بیاہ دیا اور نصف سلطنت دی بعد اوس کے جب طالوت نے دیکھا کہ لشکری داؤد سے موافقت رکھتے ہیں دل مین خوف کیا ایسا نہو کہ سلطنت میری وہ سب چھین لین تب داؤد کو مار ڈالنے کا قصد کیا اور داؤد پہاڑ کے کنارے جا کے ایک مسجد بنا کر عبادت مین مشغول ہوے اور عابد اور عالم ستر آدمی اونکے ساتھ تھے عبادت مین بنی اسرائیل نے طالوت سے کہا کہ داؤد کے ساتھ بہت سے عابد جمع ہوے ہین اگر وے دعا کرین تو ہم سب برباد ہو جائیں گے اور سلطنت چھینی جائیگی طالوت نے جب یہ سُنا بہت لشکر ساتھ لے کر داؤد کے مارنے کو اوس پہاڑ کے نزدیک جہان اون کی عبادت گاہ تھی رات کے وقت اون کو جا گھیرا اور ننگی تلوار ہاتھوین لے کر چاہا کہ مسجد کے اندر گھسکر مع عابد داؤد کو مار ڈالے خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ خواب نے اون پر غلبہ کیا آخر طالوت مع لشکر سب سو گئے حضرت داؤد مسجد سے نکلکر کیا دیکھتے ہین کہ طالوت مع لشکر سو گیا ہے تب ننگی تلوار اوس کے ہاتھ سے لے کر پتھر پر ماری پتھر کو دو ٹکڑے کر کے اوس کے پیٹ پر تلوار اور پتھر اور ایک پُرزہ کاغذ کا لکھ کے رکھدیا اور چراغ بجھا دیا اوس پُرزے پر یہ لکھا تھا اے طالوت یہ تیری تلوار مین نے پتھر پر مار کر دو ٹکڑے کر دیا اگر تیرے پیٹ پر مارتا تو دو ٹکڑے کر ڈالتا اور تجکو خبر نہ ہوتی کون تیری فریاد کو پہنچتا بہتر یہ ہے کہ تو یہان سے اوٹھ کے چلا جا عابدون کو مارنے کا قصد مت

کر دینا اور آخرت مین گنہگار ہونگا جب روز روشن ہوا طالوت نیند سے جاگ کے دیکھتا ہے کہ اپنی تلوار اور ایک
پرزہ کاغذ کا اور دو ٹکڑے پتھر کے پیٹ پر ہیں ڈر کے اوٹھ کھڑا ہوا اور پشیمان ہو کر بیت المقدس میں چلا گیا
اور داؤد اپنی عبادت مین مشغول ہوئے پھر طالوت نے پیچھے چند آدمی سپاہی بھیجے کہ تم جا کے داؤد کو معہ
جماعت اوس کی شبخون کر کے مار آؤ تب وے مردود حضرت داؤد اور عابدون کو مارنے کے لیے گئے
اتفاقاً اوس شب کو حضرت داؤد علیہ السلام اپنی عبادت گاہ سے باہر نکلے تھے عابدون کو مسجد کے اندر
جا کے مار ڈالا طالوت کو خبر ہوئی کہ سب عابد مارے گئے اور داؤد نہین مارے گئے مطلب اس کا داؤد سے
عابدون کے مارے جانے سے پشیمان ہوا اور ڈرا داؤد کو بلا بھیجا تا کہ اون سے اپنی بیٹی بیاہ دے اور عذر
خواہی اپنی تقصیر کی کرے تب قاصدون نے داؤد سے جا کے کہا کہ آپ کو طالوت بادشاہ بلاتا ہے آپ
چلئے وہ آپ سے اپنی تقصیر کی معافی چاہتا ہے داؤد نے اس بات کو سُن کے اُن سے کہا کہ طالوت
نے گناہ کبیرہ کیا ہے بے گناہ مسلمان عابدون کو مار ڈالا ہے اور میرے بھی مارنے کا قصد کیا تھا جب تک
کہ وہ کسی لڑائی مین نہ جائے گا اور بعوض خون ہر عابد کے ایک ایک کافر کو جب تک نہ مارے گا تب تک مین
اوس پاس نہ جاؤن گا یہ قاصدون نے یہ باتین طالوت سے جا کے کہہ دین طالوت یہ سُن کے اپنے کردار
زشت سے پشیمان ہوا اور داؤد کا فرمان بجا لایا لڑائی مین جب معرکے مین جا کے کھڑا ہوا اچانک ایک تیر
دشمن کی طرف سے آ کے اوس کے سینے پر لگا ایسا کہ پشت سے نکل گیا وہیں اوس کی جان نکل گئی اور لشکر
اُس کا ہزیمت پا کر پھر آیا اور داؤد علیہ السلام نے یہ خبر پا کر طالوت کے گھر پر آ کے اوس کی بیٹی سے بیاہ کیا اور سلطنت
کے مالک ہوئے تخت پر بیٹھے اور یہ بسبب صبر کے بادشاہی اور پیغمبری انکو ملی اللہ تعالے فرماتا ہے وَآتٰىهُ
اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ ترجمہ اور دی اللہ تعالے نے داؤد علیہ السلام کو سلطنت اور حکمت یعنی پیغمبری

خبر نبوّت داؤد علیہ السلام کی

خبر مین آیا ہے کہ داؤد یہودا ابن یعقوب کی اولاد مین تھے جب تخت سلطنت پر بیٹھے اوس کے چالیس
برس کے بعد اونکو پیغمبری ملی اور قوت اون کو اللہ نے اسقدر دی تھی کہ کوئی بادشاہ اون کے ساتھ مقابلہ نہیں
کر سکتا تھا چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ترجمہ اور یاد کر ہمارے بندے
داؤد صاحب قوت کو تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا بخدا یعنی ذکر کرنیوالا اور دوسری جگہ اللہ نے فرمایا وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ
ترجمہ اور زور دیا ہم نے اوس کی سلطنت کو اور دی ہم نے اوس کو حکمت اور فیصلہ کرنے والی بات اور اللہ نے

اون کو خلیفہ فرمایا یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ الخ ترجمہ اے داؤدؑ تحقیق ہم نے کیا ہے تجھکو خلیفہ زمین مین پس علم کر درمیان لوگون کے ساتھ حق کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کر دیگی تجکو خدا کی راہ سے اور اللہ تعالیٰ نے اون کو ایسا خوش آواز کیا تھا جب وہ زبور پڑھتے اون کی خوش الحانی سے بہتا پانی تھم جاتا کہتے ہیں کہ بہتر طرح کے الحان سے پڑھتے تھے وحوش وطیور پرند وچرند جمیع جانور ہوا پر اور زمین پر کھڑے ہوکر سنتے اور بیہوش ہوجاتے اور پتیان درختون کی زرد ہو جاتین اور پتھر موم ہوجاتا اور پہاڑ جنبش مین آجاتے اون کے ساتھ سب کوئی تسبیح پڑھا کرتے چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے یَا جِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ ترجمہ اے پہاڑو اور اے جانورو رجوع سے پڑھو اور تسبیح کرو اوس کے ساتھ کتاب زبور کو اللہ تعالےٰ نے اون پر الہام سے فرمایا تھا ویسا الہام نہ جبرئیل پر تھا نہ میکائیل پر قصص الانبیا میں لکھا ہے اور مترجم نے بھی دیکھا کہ توریت اور زبور مین امر ونہی وعدہ وعید سوا طریق عبادت کے نہیں اور زبور پڑھتے وقت داؤد کی آواز چالیس فرسنگ تک جا پہنچتی اوس آواز سے کافر لوگ بیہوش ومُردہ ہوجاتے یہ ایک معجزہ اون کی نبوت کا تھا اور دوسرا معجزہ یہ تھا کہ خدا نے اُن کی اُنگلیون مین ایسی تاب وگرمی دی تھی کہ اون کے چھوتے ہی لوہا پگھل کر نرم ہوجاتا جیسا کہ حق سُبحانہٗ وتعالےٰ نے فرمایا وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ ۔ ترجمہ اور نرم کیا ہم نے داؤد کے واسطے لوہا یعنے لوہا اون کے ہاتھ میں آتے ہی مثل موم کے نرم ہوجاتا اور بے آلہ اور بے آتش کے ہاتھ سے کڑیان موڑ کر زرہ بناتے اور لوگ بناتے ہین آگ سے کہتے ہیں کہ لوہے کی زرہ پہلے اوُنھین سے ایجاد ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَعَلَّمْنٰہُ صَنْعَۃَ لَبُوْسٍ لَّکُمْ الخ ترجمہ اور سکھائی ہم نے کاریگری بنانا ایک پہناوا تمہارا تو کہ بچاوے تم کو تمہاری لڑائی سے اور زرہ بنا کے چار سو درم کو بیچتے دو سو درم درویش محتاجون کو دیتے اور ایک سو درم اقارب کو اور ایک سو اپنی عبادت کے لئے غذا مین صرف کرتے اور اپنے اوقات کو تین طرح تقسیم کیا تھا چند روز عبادت میں رہتے اور چند روز لوگون کا انصاف کرتے اور چند روز اپنے کام مین مصروف رہتے

بیان مبتلا ہونا حضرت داؤد علیہ السلام کا

مروی ہے اون کے مبتلا ہونے کا یہ سبب تھا کہ ایک روز کتاب صحیفۂ پیشین پڑھتے تھے اوس مین حضرت ابراہیمؑ اور اسحٰق اور یعقوب علیہم السّلام کی بزرگی کا بیان لکھا پایا دل مین کہا کہ اُنھون نے خدا کے کیا کام کئے تھے جو یہ مرتبے اور بزرگیان پائین اوس وقت درگاہ باری سے خطاب آیا اے داؤدؑ اون پر مین نے بلا نازل کی تھی اونھون نے صبر کیا تب یہ مرتبہ اور بزرگی اون کو ملی پس داؤدؑ نے عرض کی الٰہی تو مجکو بھی بلا

بین مبتلا کرین بھی صبر کرون گا تا مجکو بھی یہ بزرگی ملے بعضے کہتے ہین کہ طالوت کی سلطنت جب اون کو ملی اور بنی اسرائیل پر بادشاہ ہوئے مارے خوشی کے کہا اللہ کی قسم مین اچھی طرح سے اُن کی عدالت کرون گا لفظ انشاءاللہ نہ کہا اور بعضے کہتے ہین کہ طالوت کے اعتماد پر دعا کی اے پروردگار تو گنہگارون پر رحم کر اور اپنے کو گناہ سے پاک جانا اور اوس مین اختلاف بہت ہے حاصل کلام جبرئیل نے ایک روز کہا اے داؤد خدا نے تم کو صحت و عافیت سے رکھا تم اپنی خواہش سے دُکھ مانگتے ہو خبردار فلانے روز تم پر بلا نازل ہوگی منقول ہے کہ ایک دن داؤد اپنے گھر مین بیٹھے تھے روز موعود کو دوشنبے کے دن سترھوین ماہ رجب کی اچانک ایک پرندہ خوبصورت کبوتر کے مانند بدن اوس کا سونے کا رنگ اور ہر پر اوس کا رنگ برنگ مثل جواہر کے تھا اور ناخن اور چونچ مانند یاقوت کے سُرخ اور زمرد کی اور پاؤن فیروزے کے تھے عبادت گاہ مین حضرت کے سامنے گھر کے کنارے طاق پر آ بیٹھا حضرت نے اوس کا حسن و لطافت دیکھ کے بخواہش اپنے لڑکون کے چاہا کہ پکڑین پس وہ مرغ وہان سے اوڑ کے ایک بالاخانے پر جا بیٹھا حضرت نے اوس کا تعاقب کیا پھر وہان سے ایک باغ مین جا بیٹھا وہان بھی گئے اور لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کس کا باغ ہے وہ بولے یہ باغ بطشا نام عورت ہے اوس کا ہے تب حضرت ایک بالاخانے پر چڑھ کر چارون طرف دیکھتے رہے اور اوسی باغ مین بطشا عفیفہ ننگی حوض مین اپنے نہاتی تھی نظر اوس پر جا پڑی کہتے ہین کہ داؤد نے اسکو دیکھ کے بہت خواہش کی واللہ اعلم اور بطشا نے اوس کو دریافت کیا کہ یہ شخص مجھ پر خواہش رکھتا ہے پس بالون سے اپنا تمام بدن ڈھانک لیا اور دل مین اون کے نہال محبت بویا اور داؤد نے اوس بالاخانے پر سے اوتر کر باغ کے پاس جا کے پوچھا یہ مرغ کس کا ہے بولے بطشا کا حضرت نے کہا اوس کا شوہر ہے بولے چند روز ہوئے اوریا نام ایک شخص ہے اوس سے بیاہ ہوا ابتک ہم بستر نہیں ہوئی یہ سُن کے داؤد نے اوریا کو بلا کے بہت پیار کر کے محبت سے کہا تم جہاد مین جاؤ اور بہت روپیہ پیسہ دے کے اوسکو خوش کیا روم کی طرف بھیجا جہان کہ جائے دشوار تھی وہان جو جاتا پھر نہین آتا پس اوریا نے وہان جا کے بہت لڑائی ماری اور فتح کی پھر وہان سے دوسری جگہ کہ نام اوس کا ناطفہ تھا وہان جا کے بہت لڑائی کی اور درجۂ شہادت پایا اور پیچھے اوس کے لشکر نے اوس ملک کو فتح کر کے بہت مال غنیمت لا کے حضرت داؤد کو دیا اور حضرت نے اوریا کی شہادت کی خبر سن کے ایک برس تک تعزیت کی بعد اوس کے بطشا بی بی کو اپنے نکاح مین لائے اوس کے آگے ننانوے بی بیان اون کی تھین بطشا کو لے کے سو بی بیان ہوئین کہتے ہین کہ سلیمانؑ بطشا کے بطن سے پیدا ہوئے ایک دن داؤد محراب مین

بیٹھ کے مناجات کرتے تھے محراب کی دیوار توڑ کے دو شخص اجنبی اُس کے اندر سے نکل آئے حضرت دیکھ کے چونک اوٹھے اونھون نے کہا کہ مت ڈر چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ الخ ترجمہ کیا پہنچی ہے تجکو خبر دعوے والونکی جب دیوار توڑ کے آئے عبادت خانہ مین جب داخل ہوگئے داؤد کے پاس تو وہ گھبرایا اون سے وہ بولے مت گھبرا ہم دو جھگڑنے والے ہیں زیادتی کی ہے ایک نے دوسرے پر سو فیصلہ کردے ہم مین انصاف کا اور دور نہ ڈال بات کو اور بتادے ہم کو سیدھی راہ تب داؤد علیہ السلام نے اُن سے کہا کہ اپنا احوال کہو پس کہا فریادی نے قولہ تعالیٰ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً الخ ترجمہ یہ جو ہے میرا بھائی ہے اس کے پاس ہیں ننانوے دُنبیان اور میرے پاس ایک دُنبی ہے پھر کہتا ہے مجھ سے حوالے کر مجکو دُنبی اپنی اور زبردستی کرتا ہے مجھ سے بات میں تب داؤد علیہ السلام نے اوس کے مخالف سے کہا کیون جی یہ جو بولتا ہے سچ ہے یا نہیں وہ بولا سچ ہے قولہ تعالیٰ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ترجمہ بولا داؤد وہ بے انصافی کرتا ہے تجھ پر کہ مانگتا ہے تیری دُنبی ملانے کو اپنی دُنبیون مین پس داؤدؑ سے وہ دونون فرشتہ متخاصمین یہ سُن کر ہنس کے کہنے لگے اے داؤد باوجود تیری ننانوے عورتوں کے ہوتے پھر اوریا کی جورو کو حرص سے تم نے بیاہ کیا ایک سو عورت تم نکاح مین لائے یہ وہ مقدمہ ہے جو ہم آئے ہیں تمھارے پاس دنبی کا معاملہ کر یہ تم نے اپنے نفس پر ظلم کیا یہ کہہ کر دونون فرشتے غائب ہوگئے یہ جامع التواریخ مین ہے اور قصص الانبیا میں لکھا ہے کہ داؤد کے وقت مین اوریا نام ایک شخص تھا ایک عورت سے اوس کے نکاح کا پیغام تھا قریب تھا کہ اوس کا نکاح ہوجاوے اوس عورت کے وارثون کو اوریا سے کچھ خلش ہوئی اس واسطے اوس عورت کو اوس کے نکاح مین نہ دیا تب داؤد نے اوس عورت کے نکاح کا پیغام دیا اور اون کی ننانوے بی بیان موجود تھیں اگرچہ اس مین کچھ خلاف شرع او سوقت نہ ہوا از روئے توریت اور زبور کے مگر اتنا بھی پیغمبرون کی شان سے خلاف ہے کہ شاید کوئی شبہ کرے کہ یہ درست نہیں یہ جانچ ہوئی وہ دونون فرشتے اور داؤدؑ علیہ السلام کے بیچ مین پس داؤدؑ اسبات سے بہت نادم ہوئے معلوم کیا وہ دونون فرشتے اپنی دُنبی کا معاملہ لے کر ہم کو نصیحت کرنے آئے تھے تب اپنی خطا سے معترف ہوکر بہت روئے اور توبہ کی اور سجدے مین چالیس رات دن پڑے رہے نہ کھاتے نہ پیتے شب و روز رویا کرتے یہانتک روئے کہ آب چشم سے اون کے چارون طرف گھانس پیدا ہوئی سر سے اونچی تب جناب باری سے ندا آئی اے داؤد سر اپنا سجدے سے اوٹھا تیری خطائیں نے معاف کی تب آپ نے سر سجدے سے اوٹھایا اور ایک آہ ایسی

ماری کہ آہ سے سب گھانس اون کے چارون طرف جو تھی جل گئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَظَنَّ دَاوُدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ الخ ترجمہ اور خیال کیا داؤدؑ نے کہ ہم نے اوسکو جانچا پھر گناہ بخشوانے لگا اپنے رب سے اور گرا جھک کر سجدے مین اور رجوع ہوا طرف اللہ کے پس ہم نے معاف کر دیا اوس کو وہ کام جبرئیلؑ نے آکے فرمایا اے داؤدؑ تو اوریا کی قبر پر جاکر اوس سے اپنی تقصیر کی معافی مانگ تاکہ فردائے قیامت مین تم سے مواخذہ نہ کرے داؤدؑ نے جبرئیلؑ سے اسبات کو سن کر اوس کی قبر پر جاکر پکارا اے اوریا اے اوریا تیسری دفعہ اوس نے جواب لبیک دیا بولا تم کون ہو جو مجکو پکارتے ہو اور نیند سے جگا دیا حضرت نے کہا مین داؤدؑ ہون بولا یا خلیفہ خدا آپ یہان کیون آئے حضرت نے فرمایا مین تم سے معافی چاہتا ہون اوس نے کہا کہ اے حضرت آپ نے مجکو جہاد مین بھیجا تھا مین شہید ہوا اوس کے بدلے اللہ نے مجکو بہشت مین جگہ دی اب مین آرام سے ہون اور جو کچھ کیا ہوگا آپ نے میرے ساتھ سو مین نے معاف کیا پس حضرت داؤدؑ اُس سے خوش ہوکر اپنے گھر چلے گئے پھر جبرئیلؑ نے اون سے کہا اے داؤدؑ خدا نے تم کو سلام کہا ہے اور فرمایا پھر تم اوریا کے پاس جاکے یہ بات کہو کہ تجکو مین نے جہاد کو بھیجا تھا اپنے نفس کی خواہش سے تو وہان شہید ہوا مین نے بطشا سے نکاح کیا یہ تقصیر مجھ سے ہوئی تو مجکو معاف کر پس بموجب ارشاد جناب باری کے داؤدؑ نے اوریا کی قبر پر جاکے پکارا اوس نے جواب دیا اے حضرت پھر کیون مجکو آپ پکارتے ہین تب احوال اپنا کھولدیا اوس کی عورت کی حقیقت سب بیان کی اپنی خطا کی معافی چاہی اوریا نے اوس کا جواب کچھ نہ دیا داؤدؑ بہت گرویدہ ہوئے اور رو رو کے کہا اے اوریا میری تقصیر معاف کر مین نے اپنے نفس پر ظلم کیا تب اوس نے کہا اے داؤدؑ مت رو اس بارہ مین تم کو معاف نہ کرونگا جو تم نے کیا ہے پھر حضرت نے رو رو کے معافی مانگی پھر بھی اوس نے معافی نہ کیا تب درگاہ الٰہی سے یہ ندا آئی اے داؤدؑ مت رو مین نے تجکو معاف کیا حضرت نے عرض کی الٰہی اوریا مجکو معاف نہیں کرتا ہے تب حکم ہوا اے داؤدؑ حشر کے دن اوس کے لئے ایک قصر یاقوت سُرخ سے بناؤنگا اور اُس مین حورین بہشت کی رہین گی اوریا کو اون پر عاشق و فریفتہ کرونگا تب اوس کے بدلے وہ تمکو معاف کر دے گا منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے اوسیوقت بہشت مین ایک مکان پرتکلف جواہرات سے بناکے اوریا کو دکھایا اور اُس سے فرمایا کہ داؤدؑ کو معاف کر تو یہ قصر بہشت تجکو دونگا پس اوسوقت وہ یہ قصر اور حورون کو دیکھ کے عاشق ہوا اور خوش ہوکر داؤدؑ علیہ السلام کو پکارا اے داؤدؑ مین نے تمھاری خطا معاف کی بعد اس کے داؤدؑ خوش ہوکر اپنے گھر پر آئے ایک دن بنی اسرائیل جمع ہوکر کہنے لگے اے نبی اللہ آپ کو کیا ہوا ہم آپکو چالیس دن سے دیکھتے ہین کہ کھانا پینا چھوڑ کر

غم دیدہ ہوکر پھرتے ہو حضرت نے فرمایا اے صاحبو خدا نے جب مجکو خلیفہ کیا اور تم پر نبی کر کے بھیجا مجکو منع فرمایا تھا
کہ نفس امارہ کے پیچھے مت پڑیو کہ خراب ہو گے پس اس بات کو مین نے بھولکر نفس کی پیروی کی تھی ایک شخص
اوریا نام مین نے اوسکو مغالطہ دے کے جہاد مین بھیجا تھا کہ اوس کی عورت سے نکاح کرون وہان وہ شہید
ہوگیا اور اوس کی جورو سے مین نے نکاح کیا اس لئے خدا نے مجکو چند روز بلا مین مبتلا کیا تھا اب اللہ نے مجکو اوس
سے نجات بخشی اور وہب ابن منبہؓ سے روایت ہے کہ داؤد اپنی خطا سے تین برس تک رویا کیے
کہ اون کی آنکھ کے آنسو سے سات تہ کپڑے گزی کے اون کے سجدے کے نیچے تر ہو جاتے تھے کہتے ہیں کہ
چار ہزار عابد اون کے ساتھ رویا کرتے سلیمانؑ اپنے باپ کے آنسو پونچھ لیتے اور حسن بصریؒ سے روایت ہے
کہ داؤد بعد عفو گناہ اپنے کے خشک روٹی پر بجائے نمک کے خاک چھڑک کر کھاتے اور آنسو بہلاتے اور کہتے تھے کہ
یہی خوراک ہے صاحب تفسیر کی کہتے ہیں کہ ستر برس تک اون کا یہ حال رہا ایک دن بیت المقدس مین جاکر
سر زمین پر رکھکر روتے رہے جبرئیل جناب باری سے یہ مژدہ لائے اور کہا قولہ تعالیٰ فَغَفَرْنَا لَهُ ذٰلِكَ ط وَ
اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ترجمہ پس ہم نے معاف کردیا اسکو وہ کام اور اوس کو ہمارے پاس
مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانا داؤد علیہ السلام نے ایک دن بیت المقدس کے منبر پر چڑھ کے شکر خدا بجا کر زبور پڑھ
کے عرض کی الٰہی توبہ میری تونے قبول کی آواز آئی قبول ہوئی پھر عرض کی یارب مین ڈرتا ہون کہ خطا اپنی بھول
جاؤن تو میرے بدن پر ایک نشان خطا کا رکھدے تاکہ اس گناہ سے اپنے تئین نہ بھولون نشان دیکھنے سے
یاد رہے تب بسبب عرض اللہ نے اون کی داہنی ہتھیلی پر ایک نشان اوس گناہ کا جو بالا مذکور ہے لکھدیا تب داؤد اوس پر
ہمیشہ نگاہ کرتے تھے اپنی خطائے ماضی کو نہ بھولتے اور توبہ استغفار کرتے اور منبر پر خطبہ پڑھتے وقت وہ دست
مبارک کہ جس پر نشان گناہ کا تھا سب کو دکھلاتے اور سے دیکھ کے سب ترس کرتے اور روتے جب توبہ
داؤد کی خدا کے یہان قبول ہوئی تب عدل و انصاف کے تخت پر بیٹھے کہتے ہین کہ ایک دن دو دہقانی
متخاصمین دادخواہ ان کے پاس آئے اون مین سے ایک نے کہا کہ اس کی بکریون نے میرا کھیت کھایا ہے
آپ اس کا انصاف کر دیجیے حضرت نے منصفون کو فرمایا کہ قیمت بکریون کی اور کھیت کی ٹھیراؤ جب قیمت
زراعت بکریون سے زیادہ ٹھیری حضرت نے بکریون کو زراعت والے کے حوالے کیا اور صاحب بکری داؤد علیہ السلام
کے پاس سے روتا ہوا نکل آیا تب حضرت سلیمانؑ کی عمر اوس وقت سات برس کی تھی وہ دروازے پر بیٹھے
تھے اس کو روتے ہوئے دیکھا حضرت نے اوس سے پوچھا تم کیون روتے ہو اوس نے کہا کہ داؤد نے
انصاف کر کے میری بکریان کھیت والے کو دیدین حضرت سلیمانؑ نے اوس سے کہا کہ تم خلیفہ خدا سے جاکے

کہو اے خلیفۂ خدا اگر آپ ہمارے اس مقدمہ کو غور کر کے انصاف فرماوین تو اس غریب کے حق مین بہتر ہوگا
اوس نے بموجب ارشاد سلیمانؑ کے حضرت داؤد سے جا کے کہا داؤد نے کہا تم کو یہ بات کس نے بتائی وہ بولا سلیمانؑ
نے تب حضرت داؤدؑ نے سلیمان کو بلایا اور اون سے پوچھا کہ تم نے اوسکو میرے پاس پھر کیون بھیجا حضرت سلیمانؑ
نے کہا اے بابا جان اگر حضور اس مقدمہ کو اچھی طرح غور کر کے انصاف فرمادین تو اس غریب کے حق مین بہتری
ہوتی ہے تب داؤدؑ نے حضرت سلیمان سے پوچھا کہ کہو تم اس کا فیصلہ کس طرح ہوگا تب دونون حضرات نے اس
مقدمہ کو چکا دیا چنانچہ حق تعالے فرمایا وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ ترجمہ داؤدؑ اور سلیمان کو
دی ہدایت ہم نے جس وقت کہ حکم کرتے تھے دونون بیچ کھیتی والون نے جسوقت چُگ گیئن بیچ اوس کے
بکریان ایک قوم کی اور روبرو تھا ہمارے اون کا فیصلہ پس سمجھا دیا ہم نے وہ فیصلہ سلیمانؑ کو اور دونون کو حکم اور علم
دیا تھا تفسیر مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بکریان دلوادین کھیتی والون کو بدلا اون کے نقصان
کا اون کے دین مین یون تھا کہ چور کو غلام کر لیتے تھے اوس موافق یہ حکم کیا اور سلیمانؑ اُسوقت لڑکے تھے اونھون نے
بھی یہ جھگڑا اپنے پاس منگوایا اور کہا کھیتی والون کو کہ بکریان رکھو اور ان کا دودھ پیو اور کھیتی کو پانی دیا کرین بکری والے
جب کھیتی جیسی تھی ویسی ہو جاوے تب بکریان پھیر دیجیو اور کھیتی لے لیجیو جس مین دونون کا نقصان نہو سلیمان
نے یہ انصاف کیا اور پھر داؤد بے مشورت سلیمانؑ کے کچھ داد و ستد کا حکم لوگون پر نہین کرتے ایک دن یون ہوا کہ
ایک بڑھیا سلیمانؑ کے غائبانہ حضرت داؤد کے پاس دادخواہ آئی بولی اے خلیفۂ خدا مین بڑھیا ضعیفہ عیالدار ہون
مین اپنے عیال و اطفال کے لئے دکھ محنت کر کے سر پر آٹا لاتی تھی ہوا میرے سر پر سے سب اوڑا لے گئی
میرے لڑکے بالے بھوکے مرتے ہین آپ اس کا انصاف کیجئے ہوا سے میرا آٹا دلوا دیجئے حضرت داؤدؑ نے فرمایا
اے بڑھیا ہوا پر میرا حکم چلتا نہیں ہے کیونکر تجکو آٹا دلوا دون اپنی طرف سے اس کے بدلے آٹا دیتا ہون تو لے جا
تب بڑھیا آٹا لے کر دعا کرتی ہوئی چلی دروازے پر سلیمانؑ بیٹھے تھے بڑھیا کو دیکھ کے پوچھا اے بڑھیا تو کیون آئی تھی
داؤد نے یہ انصاف کیا کہ اپنی طرف سے مجھے آٹا دلوا دیا حضرت سلیمانؑ نے کہا وہ کیا معاملہ ہے تب اوس نے
بیان کیا سلیمانؑ نے اوس کو کہا کہ تم جاؤ خلیفۂ خدا سے کہو یا نبی اللہ مین ہوا سے قصاص چاہتی ہون آٹا نہین
مانگتی ہوں تب بڑھیا نے جا کے حضرت داؤد سے قصاص مانگا حضرت نے فرمایا اے بڑھیا تو دس من آٹا
مجھ سے لے جا پر ہوا سے انتقام مت چاہ میری حکومت اوس پر نہیں چلتی کہ اوس کو پکڑ منگواؤں اور سیاست کرون
پھر بڑھیا ناچار ہو کر دس من آٹا لے کر خوش ہو کر حضرت داؤدؑ کے سامنے سے دروازے پر جب نکل آئی پھر سلیمانؑ
نے اوس سے کہا اے بڑھیا تو کیون بغیر فیصلے کے جاتی ہے پھر جا کے تو خلیفۂ خدا سے کہہ کہ مین آٹا نہیں چاہتی ہون

آپ پھیر لیجئے میری تجویز کر دیجئے پھر بڑھیا نے جاکے یہ بات کہی حضرت داؤدؑ نے اوس سے پوچھا تجھے کس نے یہ بات بتادی ہے وہ بولی سلیمانؑ نے تب داؤدؑ نے سلیمانؑ کو بلایا اور کہا اے بیٹے ہوا کی تجویز مین کس طرح کرون گا وہ پکڑی جاتی نہین ہان اگر وہ صورت مجسم ہوتی تو البتہ اوس کو پکڑ منگواتا حضرت سلیمانؑ نے کہا اے بابا جان اسکو پکڑکے حاصل کرنا سہل بات ہے آپ کی دعا کافی ہے آپ دعا کرین خدا کے حکم سے ہوا صورت مشخص بن کر خود حضور میں حاضر ہووے گی مین ڈرتا ہون کہ آپ کو قیامت کے دن خدا کے پاس مواخذہ ہو وہ بڑھیا اگر آپکا شکوہ کرے اور انصاف چاہے تو آپ اوس وقت کیا جواب دین گے یہ سُن کے داؤد نے خدا کی جناب مین دعا مانگی اور سلیمان نے اون کے ساتھ آمین کہا اُس وقت خدا کے حکم سے ہوا صورت مشخص ہو کر حضرت داؤدؑ کے پاس حاضر ہوئی تب اوس بڑھیا نے ہوا سے اپنے آٹے کا دعویٰ کیا ہوا نے اوس کا یہ جواب دیا کہ یا نبی اللہ مین نے جو کیا تھا خدا کے حکم سے کیا تھا حضرت داؤدؑ نے فرمایا وہ کیا ہے سو بیان کر ہوا نے کہا یا نبی اللہ دریا مین ایک قوم کی کشتی تھی اوس مین ایک سوراخ ہو گیا تھا قریب ڈوبنے کے تھی آب کے گرداب مین پڑی تھی اوس قوم نے اللہ کی نذر کی کہ اگر کشتی کو اس گرداب ہائل سے خدا بچادے تو اس کشتی کا سب مال خدا کی راہ پر فقیرون اور محتاجون کو دیدین گے تب خدا نے مجکو بھیجا اس بڑھیا کا آٹا لے کر اوس کشتی کے سوراخ کو بند کر دیا وہ کشتی غرق سے بچی حاصل کلام چند روز کے بعد وہ کشتی کنارے لگی حضرت داؤد کو خبر ہوئی کہ ایک کشتی نذر کی دریا کے کنارے پہونچی ہے حضرت نے سب مال نذر کا کشتی سے منگوا کے آدھا فقیرون اور محتاجون کو دیا اور آدھا مال بڑھیا عورت کو دیا کہ جس کے آٹے سے اوس کشتی کا سوراخ ہوا نے بند کیا تھا ایک روز داؤد نے اوس بڑھیا عورت سے پوچھا کہ تم نے خدا کی کیا طاعت و بندگی کی تھی جو تمکو اتنا مال ملا وہ بولی کہ مین نے خدا کی کچھ بندگی نہیں کی مگر ایک دن فقیر محتاج بھوکا پیاسا میرے پاس آیا کھانے کا سوال کیا اوس وقت بندی کے پاس ایک روٹی موجود تھی مین نے وہ روٹی اوس کے حوالے کی تب اوسکو کھا کے پھر مجھ سے اس نے کہا کہ مین بہت بھوکا ہون اوس روٹی سے مجھے سیری نہ ہوئی اور دیجئے مین نے اوس کو کہا کہ تم ذرا ٹھہرو مین گیہون پیس کے روٹی پکا دیتی ہون یہ کہہ کر مین آٹا پیسکر سر پر رکھ کر لاتی تھی راہ مین ہوا سے سب اوڑ گیا مین یہ جانتی ہون مجھ پر تکلیف گذری اوس بھوکے فقیر کے سبب سے متفکر غمناک ہو کر تمھارے پاس دادخواہ آئی تھی اتنا مال خدا کی مہر سے تمھارے ہاتھ سے مجکو ملا کہتے ہیں کہ اوس وقت خدا کے حکم سے جبرئیل نے داؤدؑ سے آکے یہ بات کہی کہ اوس بڑھیا کو کہہ دے اتنا مال جو تو نے پایا بدلا اوس آٹے کا ہے جو ہوا سے اوڑ گیا تھا اور اوس روٹی کے بدلے جو تو نے اوس فقیر کو دی تھی آخرت مین ستر روٹیان ملین گی منقول ہے کہ ایک دن بنی اسرائیل نے داؤد علیہ السلام سے کہا کہ ہم احوال قیامت و دادوستد کا دنیا مین

دیکھا چاہتے ہین تاکہ ہم کو یقین ہو کہ قیامت کے دن اسی طرح ماجرا گذرے گا تب حضرت نے اون سے
کہا کہ کل عید کے دن تم کو دکھلاؤن گا مروی ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص سردار رئیس القوم مالدار تھا
اوس کی ایک گائے تھی زرد رنگ خوشنما پاؤن اوس کے یاقوت سے اور سینگ اوس کے جواہرات سے
اور زری کپڑے سے سجا کے میدان مین وہ چھوڑ دیا کرتے اور بنی اسرائیل مین ایک عابدہ تھی اوس کا ایک
بیٹا صالح تھا دونون صحرا مین جا کے ایک عبادتگاہ بنا کے خدا کی عبادت مین مصروف تھے اون کے ساتھ
کھانے پینے کا کچھ اسباب نہ تھا مگر ایک چشمہ اوس کے کنارے جاری تھا اور ایک انار کا درخت تھا خدا
کی مہر سے ہر روز اوس مین دو انار لگتے اوس کو مان اور بیٹا کھاتے اور اوسی پر قناعت کرتے ستر برس تک
یہی حال رہا ایک روز اوس کے بیٹے نے کہا اے امان جان شہر کے اندر بازار مین بہت چیزین بکتی ہیں
جی چاہتا ہے کچھ لا کے بازار سے کھاؤن اوس کی مان نے کہا اے بیٹا یہ دو انار اللہ تعالےٰ ہم کو بے رنج
و محنت ہر روز عنایت کرتا ہے یہ کھا کر شکر کرو دوسری چیز کی لالچ مت کر لالچ بری چیز ہے یہ کہہ کر جب
درخت کی طرف نظر کی وہ دو انار جو روزینہ لگتے تھے غائب ہو گئے اوس کی مان نے کہا اے بیٹا وہ دو انار جو اللہ
نے ہم کو روزی دی تھی بسبب بے صبری اور ناشکری کے غائب ہوئے پس ایک رات ایک دن دونون
مان بیٹے بھوکے رہے اتنے مین اجنبی ایک گائے جو اوپر مذکور ہے دونون مان بیٹے کے پاس آ کے بولی کہ مجکو
ذبح کر کے کھاؤ مین تمھاری حلال روزی سے ہون اوس کی مان نے کہا اے بیٹا یہ گائے چاہتی ہے کہ ہم
کو گناہ مین گرفتار کرے تب اوسکو ہانک دیا پھر آ کے موجود ہوئی ہاتھ پاؤن چھوڑ کر زمین پر سو گئی اور حلق سامنے
لا کے بولی اے میان مجکو ذبح کر کے کھاؤ مین تمھارا رزق حلال ہون تسپر بھی اونھون نے نہ مانا اور ہانک دیا
پھر آ کے موجود ہوئی تب ناچار تیسرے دن مان بیٹے نے اوسکو ذبح کیا اور کباب بنا کے کھا گئے جب وہ گائے
تیسرے دن اپنے آقا کے گھر نہ گئی آقا نے اوس کی بہت تلاش کی لوگون کو بھیجا جنگل و میدان مین نہ ملی آخر ایک
عورت دلالہ قوم بنی اسرائیل سے تھی ہر گھر مین واسطے خرید و فروخت کے جاتی تھی اتفاقاً اون دونون مان بیٹے
کے گھر گئی دیکھتی کیا ہے کہ ایک گائے ذبح کر کے وہ دونون مان بیٹے کباب بنا کر کھا رہے ہین اسکو دیکھ کر دونون
مان بیٹے گھبرا گئے اور اپنے بیٹے سے کہا کہ آج کتنے برس سے ہم یہان اپنے خالق کی عبادت مین مشغول ہین
اور رزق حلال سے کھاتے ہین آخر میری بات تو نے نہ مانی بیگانی گائے ذبح کر کے کھا گئے کیا جانے خدا
ہم کو کس عذاب مین ڈالے اور رسوا کرے ملک میں بس اوس عورت دلالہ نے جا کے صاحب بقر کو خبر دی اور
نشان اوس کا بتا دیا تب صاحب گائے نے جا کے داؤد سے نالش کی کہ فلانے شخص نے میری گائے ذبح

کرکے کھائی ہے اوسی وقت داؤد نے حکم کیا کہ اسکو میرے دربار مین حاضر کرو تب پیادے سب دوڑے اور
اون مان بیٹے کو حضور مین لاکر حاضر کیا حضرت نے اون سے پوچھا تم کیون بیگانی گائے ذبح کرکے کھا گئے
اونھون نے کہا کہ اے خلیفہ خدا وہ گائے تین دن تک ہمارے دروازے پر آکر پڑی رہی ہانکنے سے بھی نہ گئی
اور بولتی تھی کہ مین تمہاری حلال روزی ہون مجکو ذبح کرکے کھاؤ اور ہم تو تین دن کے بھوکے تھے ذبح کرکے
کھاگئے یہ سن کے اوس رئیس صاحب بقر نے اون سے کہا کہ تم جھوٹھ کیون بولتے ہو گائے بیل نے بھی کسی سے بات
کی ہے حضرت نے اوس کا جواب دیا البتہ خدا کے حکم سے بات کرسکتی ہے القصہ صاحب گائے نے دونون مان
بیٹے سے قصاص طلب کیا حضرت نے فرمایا کہ تم اِن کو معاف کرو ہزار اشرفی ہم سے لےلو وہ بولا مین ہرگز
ان کو معاف نہین کرون گا مین اپنی گائے کا قصاص لون گا پھر حضرت داؤد نے اوس سے کہا کہ اُس گائے کا
چمڑا بھر کے اشرفی مجھ سے لو اون کو اس خطا سے معاف کر اُس جاہل نے حضرت کا کہنا نہ مانا اتنے مین حضرت
جبرئیل نازل ہوئے اور کہا اے داؤد اللہ نے تم کو سلام کہا اور فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل احوال قیامت تم سے دنیا
مین دیکھا چاہتے ہین. تم اون سے کہدو کہ کل عید کے دن میدان مین جاکے سب حاضر ہوو ین احوال قیامت
کا وہان دیکھین گے تب حضرت نے اونھون سے کہا پیادے سب چھوٹے بڑے زن و مرد قوم کے اوس میدان
مین عید کے روز جاکے حاضر ہوئے اور داؤد منبر پر چڑھ کے زبور پڑھنے لگے تمام لوگ خوش الحانی سے اون
کی غش مین آگئے اوس وقت جبرئیل نے حضرت داؤد سے کہا کہ اوس رئیس قوم صاحب گائے سے پوچھو
کہ اوس دن کو وہ یاد کرے کہ جس دن شام کی راہ سے فلانے سوداگر کے ساتھ تو نوکر ہو کے جاتا تھا اوس کے
ساتھ پانسو اونٹ بکری اور مال و اسباب تھا تو نے اوسکو مار کر سب چھین لیا اور مصر مین جاکے بہت نفع
اوٹھایا تھا اور پھر ملک شام مین چلا آیا تھا اتنا مال و متاع تو نے جو جمع کیا یہانتک کہ تو بنی اسرائیل
کا سرغنہ ہوا سو وہ سوداگر جسکو تو نے مارا تھا اوس کی یہ جورو اور لڑکا ہے جو تیری گائے کو ذبح کرکے کھا گئے
اور جتنا مال تیرے پاس ہے سب اون کا ہے داؤد نے یہ حقیقت جبرئیل سے سن کر صاحب گائے سے
پوچھا اوس نے انکار کیا اور کہا کہ مین نے ہرگز کسی کو نہین مارا اور مال کسی کا چھینا لوٹا نہین یہ بات کس
نے کہی جھوٹھ ہے جو آپ نے سنی ہے اوس وقت خدا کے حکم سے زبان اوس کی گنگ ہوئی اور ہاتھ پاؤن
نے اوس کے گواہی دی اوس کے ہاتھ نے کہا سچ ہے مین نے چھری سے اوس سوداگر کو ذبح کیا تھا اور
اوس کا شتر و مال سب لے گیا تھا اور اسی طرح تمام اعضا نے اوس کے گواہی دی بنی اسرائیل یہ حقیقت
سن کے متعجب ہوئے اور داؤد نے کہا اے بھائی مومنو یہی حقیقت ہوگی حشر کے دن جس نے جو نیک و بد دنیا

مین کیا ہوگا قیامت مین اللہ تعالی کے سامنے ظاہر ہوگا ہاتھ پاؤن اون کے گواہی دین گے جیسا صاحب بقر کے
ہاتھ پاؤن نے گواہی دی ہے اور منہ سے اوس دن بول نہ سکیگا چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی
اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ الخ آج مُہر کردین گے اون کے مُنہ پر اور بولین گے ہم سے اون کے ہاتھ
اور بتاوین گے پاؤن جو کچھ کہ وے کھاتے تھے دنیا مین آخر داؤدؑ نے اون دونون مان بیٹون کو کہا کہ یہ رئیس قوم
جو صاحب گائے ہے تمھارے باپ کو مار کے تمام مال و دولت لوٹ لے گیا تھا اب خدا کے حکم سے اوسے
مار کے تم اپنے باپ کا قصاص لو اور مال و اسباب سب لے لو اوس لڑکے نے اس بات کو سُن کے اوسیوقت
صاحب گائے کا سر کاٹ لیا اور جو مال و اسباب تھا اپنے باپ کا لے لیا اور شکر نعمت منعم حقیقی کا بجا لایا خبر ہے
کہ جب داؤدؑ کی عمر آخر ہوئی موت قریب آئی جبرئیلؑ نے ایک صندوق اون کو لا دیا اور کہا اے داؤد اپنے بیٹون
سے کہو کہ اس کے اندر کیا چیز ہے جو کہہ سکے گا خلافت و سلطنت اوسکو ملے گی تب اونھون نے تمام بنی اسرائیل
اور پندرہ بیٹون کو اپنے بلا کے ایک جگہ جمع کر کے اپنے بیٹون سے پوچھا کہو تو اس صندوق کے اندر کیا چیز ہے جو
کہہ سکے گا اوس کو اپنا ولی عہد کرونگا وہ نبی ہوگا بنی اسرائیل کا اور سارے جہان کا بادشاہ ہوگا کسی سے
اوس کا جواب نہ ہوا سلیمانؑ سب بھائیون سے چھوٹے تھے وہ خدمت باپ کی بجا لائے اور کہا کہ اے باباجان
اگر حکم ہو تو فدوی عرض کرے اس کے اندر کیا ہے انھون نے کہا اے بیٹا کہو تب سلیمان نے کہا اس کے اندر
ایک انگشتری اور ایک چابک اور ایک خط یہ تین چیزین ہین اور کچھ نہین جب صندوق کھول کے دیکھا
تو وہی تین چیزین پائین جبرئیلؑ نے کہا یہ تینون چیزین معجزے ہین یہ خاتم جو ہے بہشت کی ہے اللہ نے بھیجی جو
شخص اس کو ہاتھ مین رکھے گا جو چاہے گا اوسے حاصل ہوگا اور جب اوس پر نگاہ کرے گا جو کچھ دنیا کے بیچ
مین ہے مشرق سے مغرب تک بھلا بُرا مخلوق کا ہویدا ہوگا اور وحوش و طیور پرند و چرند و مور و مار و ہوام جتنے ہین
سب اوس کے تابع فرمان ہون گے اور یہ چابک جو ہے دوزخ کا ہے جو شخص صاحب چابک سے بغی ہوگا
اطاعت نہ کرے گا جب صاحب چابک اوس پر اشارہ کرے گا وہ چابک خود بخود جا کے اوس کو معذب
کرے گا خبر ہے کہ وہ چابک نہ تھا دورباش تھا جو بغی ہوتا اللہ تعالے سے چابک اوس کو معذب کر کے
لاتا کہتے ہین کہ کوئی اس چابک کو ڈر کے مارے نہ چھوتا سوا مالک کے کیونکہ بغیر استعانت غیر کے لوگون
پر عذاب کرتا اور کہا جبرئیلؑ نے پوچھو اس خط کے اندر کیا لکھا ہے داؤدؑ نے اپنے بیٹون سے پوچھا کوئی اس
کا حال دریافت نہ کر سکا سلیمانؑ نے کہا اوس کے اندر پانچ مسئلے ہین وہ یہ ہین۔ ایمان اور محبت اور عقل
اور شرم اور طاقت پھر پوچھا ہر ہر کام کا مقام و قرار بدن مین کون جگہ ہے وہ بولے مقام ایمان اور

محبت کا دل ہے اور مقام عقل سر اور مقام شرم آنکھ اور مقام قوت ہڈی جب سلیمان نے یہ باتین کہین
تب داؤدؑ نے اُن کو اپنا خلیفہ کیا اور وہ خاتم سلطنت کی اون کی اونگلی مین پہنائی اور وہ چابک اون کے
ہاتھ مین دیا اور تخت پر بٹھایا اور خود گوشہ اختیار کر کے عبادت خانے مین جا بیٹھے اوسوقت عمر اون کی سو برس کی
تھی اور بعضے کہتے ہین کہ ایک سو بیس برس کی ہوئی تھی یہ جامع التواریخ سے لکھا ہے ایک دن ملک الموت
آئے حضرت داؤدؑ نے اون سے پوچھا تم کون ہو وہ بولے ملک الموت ہون کہا آپ کیون یہان آئے عزرائیلؑ
نے کہا کہ تمھاری روح قبض کرنے کو آیا ہون حضرت نے کہا کہ مجکو دو رکعت نماز پڑھنے کی فرصت دو ملک الموت
نے کہا حکم خدا نہین ابھی تم کو جانا ہے یہ کہہ کر جان اون کی قبض کی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ
لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ہ بعد فوت اُن کے سلیمان علیہ السلام نے تعزیت کی اور دفن کیا

بیان مسخ ہونا بعضے بنی اسرائیل کا داؤد علیہ السلام کے عہد مین

خبر مین آیا ہے کہ ایک قبیلے نے بنی اسرائیل مین سے نکل کر لب دریا پر مکان بنائے جب داؤد بلا مین مبتلا
ہوئے ان سبھون نے اکثر احکام توریت کے چھوڑ کر خلاف شرع اختیار کئے چنانچہ ہفتہ کے دن شکار کرنا اور خرید
و فروخت کاروبار دنیا کا کرنا یہ توریت مین حرام ہے وہ سب اختیار کئے جب اوس قوم نے نافرمانی شروع کی حق
تعالیٰ نے اون کی آزمائش کے لئے دریا کی مچھلیون کو حکم کیا کہ ہفتہ کے دن دریا سے نکل کر کنارے پر آ کر کے
کھیلا کودا کرین اور دنون دریا مین جا رہین پس خدا کے حکم سے مچھلیان ہفتہ کے دن دریا سے نکل کر کنارے
پر آ کے پھرتی تھین اور دن کو دریا مین جا رہتین آخر یہودیون نے اون کو دیکھ کے لالچ کے مارے ایک
حیلہ کیا کہ دریا کے کنارے پر نہر کھود کے جال ڈالے کیونکہ ہفتہ کے دن مچھلیان دریا سے آ کے کھیل کود کے
شام کے وقت دریا مین چلی جاتی تھین آخر وہ سب ہفتہ کے دن نہر مین جال ڈال کے رکھتے فجر کو اُٹھ کے یکشنبہ
کو حسب آرزو اپنے پکڑ کھاتے چنانچہ قولہ تعالیٰ وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِیْ ترجمہ اور پوچھ اون سے احوال اوس بستی
کا کہ تھے کنارے دریا کے جب حد سے بڑھنے لگے ہفتے کے حکم مین جب آنے لگیں اُن پاس مچھلیان ہفتے کے
دن پانی کے اوپر اور جس دن ہفتہ نہ ہو نہ آوین یون ہم آزمانے لگے اس واسطے کہ بے حکم تھے اور جب بولا
ایک فرقہ اُن مین سے کیون نصیحت کرتے ہو ایک لوگوں کو کہ اللہ چاہتا ہے اون کو ہلاک کرے یا اون کو
عذاب کرے سخت بولے الزام اُتارنے کو تمھارے رب کے آگے اور شاید کہ وے بچین پھر جب بھول گئے جو
اون کو سمجھایا گیا تھا بچا لیا ہم نے اون کو جو منع کرتے تھے بُرے کام سے اور پکڑا ہم نے گنہگارون کو بڑے

عذاب مین بدلا اون کی بے حکمی کا پھر جب بڑھنے لگے جس کام سے منع ہوا تھا ہم نے حکم کیا کہ ہو جاؤ بندر ذلیل سورۂ اعراف کے ترجمہ کے فائدہ میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد کے عہد میں یہود پر ہفتے کے دن شکار کرنا منع تھا اللہ نے اوس شہر والوں کو بے حکم دیکھا لگا آزمانے ہفتے کے دن مچھلیاں دریا سے اوپر پھرین اور دنون میں غائب رہین ادنھون کا جی نہ رہ سکا آخر ہفتہ کے دن شکار کیا اپنی دانست میں حیلہ کیا کہ کنارے دریا کے پانی کاٹ لائے کہ مچھلیاں وہان بند ہورہین تو بھی مچھلیاں نہ ہاتھ آئین ہفتہ کی شام کو نکل جاتین آخر ہفتہ کے دن راہ بھاگنے کی بند کی اتوار کو پکڑ لیا پھر وے لوگ بندر ہو گئے اُن مین تین فرقے ہو گئے ایک شکار کرتے ایک منع کئے جاتے ایک تھک کر منع کرنا چھوڑ بیٹھے لیکن وہی بہتر تھے جو منع کرتے رہے اور منع کرنے والوں نے شکار کرنے والون سے ملنا چھوڑ دیا اور بیچ مین دیوار اوٹھائی ایک دن صبح کو اوٹھے دوسرون کی آواز نہ سُنی دیوار پر سے دیکھا ہر گھر مین بندر ہین وہ آدمیون کو پہچان کر اپنے قرابت والون کے پاؤں پر سر رکھنے اور رونے لگے آخر بُرے حال سے تین دن میں مر گئے توریت مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ جب حکم توریت کا چھوڑ دو گے تو تم پر اور بندے مسلط ہون گے پھر قیامت تک ذلیل رہو گے اب دیکھو یہود کو کہین حکومت نہیں غیر کی رعیت ہیں پس اے مومنون بسبب نافرمانی کے بنی اسرائیل مسخ ہو کر بندر کی صورت ہو گئے اور ہم خاتم النبیینؐ کی امت مین ہیں اس لئے اس زمانہ مین گناہ کرنے سے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مسخ نہین ہوتے ہیں مگر قیامت کے دن جزا اوس کی ذلت مسخ سے کم نہ ہو گی یا اللہ توفیق دے ہم کو اوپر خیر کے اور ثابت رکھ اوپر ایمان کے آمین یا رب العالمین

قصہ لقمان حکیم بن باعور کا اور وصیت کرنا اُن کا اپنے بیٹے کو

منقول ہے کہ داؤدؑ کی نبوت کے تین برس کے بعد اللہ تعالےٰ نے لقمان حکیم کو علم حکمت سے بہرہ مند کیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ ترجمہ ہر آئینہ ہم نے دی ہے لقمان کو حکمت کہتے ہیں کہ اون کی حکمت سے داؤدؑ کو بھی فائدے پہنچے تھے ایک دن دونوں باہم متفق بیٹھے تھے حضرت داؤدؑ اپنے ہاتھ سے لوہے کی کڑیاں موڑ کے زرہ بناتے تھے بغیر آگ کے یہ لقمان نے دیکھ کے نہ پوچھا کہ کس طرح بناتے ہین جامع التواریخ مین لکھا ہے لقمان حکیم سیہ فام قوم حبشی سے یا عرب کے یا بنی اسرائیل کے غلام تھے اور اُن کے آقا کا دوسرا ایک غلام تھا وہ کوئی چیز منیب کی چرا کر کھا

گیا تھا منیب نے دونون پر شبہ کیا لقمان نے کہا اے میرے خواجہ ہم کو گرم پانی سے قے دلوا کے دیکھو اگر ہم نے
آپ کی چیز کھائی ہوگی تو سب نکل آوے گی تب خواجہ نے دونوں کو گرم پانی سے قے دلوائی دوسرا غلام
جو تھا اوس کے منہ سے جو چیز کھائی تھی نکل پڑی خواجہ نے لقمان حکیم کی حکمت پر آفرین کی اور اون
کو آزاد کیا کہتے ہین کہ پہلی حکمت لقمان کی یہی تھی جامع التواریخ مین لکھا ہے کہ بعد آزاد ہونے کے
اون کو علم حکمت اور تہذیب اخلاق حاصل ہوا اون کے قیلولہ کے وقت ایک دن فرشتے نے آ کے
کہا اے لقمان حق تعالیٰ فرماتا ہے اہل زمین پر تم کو خلیفہ کرون گا لقمان نے کہا مجھ سے خلافت نہ ہو سکیگی
کیونکہ اگر حق بہ مستحق نہ پہونچے تو بموجب ندامت و خجالت ہے اللہ کے پاس اور اگر پہنچے تو مطعون ہے
عند الناس ملائکہ یہ حسن تقریر اون کی سن کر چلے گئے تب اللہ نے علم حکمت اور نبوت ان دونون مین
اون کو اختیار دیا اونھون نے حکمت قبول کی جس مین مواخذہ نہ ہو پس ایک رات عنایت ایزدی سے
ابواب حکمت بے مشقت اون کے دل پر مفتوح ہوئے روایت کی گئی ہے کہ لقمان کا ایک بیٹا تھا
سب سے چھوٹا اوس نے اپنے باپ سے کہا اے بابا جان مین تجارت کرنے کو سفر جایا چاہتا ہون آپ
کیا فرماتے ہین اونھون نے کہا اے بیٹا میں تجھے ایک نصیحت کرتا ہون اوسکو یاد رکھنا چنانچہ قولہ تعالیٰ
وَاِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ الخ ترجمہ اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے
کو جب اُس کو سمجھانے لگا اے چھوٹے بیٹے میرے شریک نہ ٹھیرائیو اللہ کا بیشک شریک بنانا بڑی بے
انصافی ہے پھر لقمان نے کہا قولہ تعالیٰ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ ترجمہ اے چھوٹے بیٹے میرے
قایم کر نماز کو اور امر کر ساتھ بھلائی کے اور منع کر برائی سے اور صبر کر اوپر اوس چیز کے کہ پہنچے تجکو تحقیق
یہ بڑے کامون سے ہے اور مت موڑ گال اپنے لوگون کی طرف یعنے غرور سے نہ دیکھ اور مت چل زمین
کے اوپر تکبری سے تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا ہے تکبر کرنے والے شیخی کرنے والے کو اور راہ متوسط لے
اور نرم کر اپنی آواز کو تحقیق ناپسندیدہ آواز آواز گدھے کی ہے پس بیٹے کو یہ وصیت کر کے کہا جب اسباب
سفر تیار ہو میرے پاس سے ہوتے جائیو تب بموجب ارشاد کے باپ کے پاس آیا لقمان نے کہا اے بیٹا
جب جاؤ گے راہ مین ایک میدان پاؤ گے اوس میدان مین ایک چشمہ ہے اوس کے کنارے ایک درخت ہے
خبردار خبردار تم اوس کے سایہ کے تلے مت بیٹھیو اللہ تم کو اس مہلکہ سے محفوظ رکھے اور ایک بوڑھا ضعیف
تم کو ملے گا عمر مین زیادہ اوس درخت کے تلے جو رہتا ہے تم اوس کی بات مانیو اور دوسری بات یہ ہے جب
فلانے گاؤن مین جاؤ گے وہ لوگ میرے دوست ہیں تم کو تعظیم و تکریم سے لے جائین گے اپنے گھر مین اور اوس

قوم مین ایک عورت خوبصورت مالدار ہے تم سے اوس کو بیاہ دینا چاہین گے تم ہرگز قبول نہ کیجیو خدا اوس سے پناہ مین رکھے اور تیسری یہ ہے کہ ایک شخص فلانے موضع مین رہتا ہے نام اوس کا فلانا مدت ہوئی مجھ سے وہ اتنا اتنا روپیہ قرض لے گیا ہے تم اوس سے جاکے وصول کیجیو اور شب کو وہان نہ رہیو یہ نصیحتین یاد رکھیو اب جاؤ مین نے تم کو خدا پر سونپا پس وہ اپنے باپ کی باتون کو تسلیم کر کے سفر کو روانہ ہوا جب اوس بیابان مذکور مین جا پہونچا جو اوس کے والد نے کہا تھا اوس کے کنارے ایک چشمہ پانی کا آب اوس کا نہایت شیرین وشفاف اور اوس چشمہ کے کنارے ایک درخت پایا سایہ دار اوس کے نیچے ایک شخص بزرگ کامل بیٹھا ہوا دیکھا مارے تشنگی کے چاہتا تھا کہ اوس چشمہ سے پانی پیئے اور اوس درخت کے تلے ذرا دم لے کر آرام کرے اوس وقت باپ کی وصیت جب یاد پڑی وہان سے قدم آگے بڑھانے لگا تب اوس بزرگ نے جو اوس درخت کے نیچے بیٹھے تھے پکارا اے لڑکے کہان جاؤ گے ایسی دھوپ مین سخت گرمی پڑتی ہے ذرا دم لو چھاؤن کے تلے بیٹھو وہ بولا میرے باپ کی مناہی ہے یہان نہ بیٹھون گا وہ درویش بولا قسم ہے تیرے رب کی ایسی دھوپ مین مت جا میرا کہنا مان یہ بات سنتے ہی باپ کی بات یاد پڑی باپ نے کہا تھا کہ وہ ضعیف اگر تمھین کچھ کہے اوس کی بات مانیو تب لڑکے نے اوس بزرگ کا کہنا مانا خلاف اوس کا نہ کیا سلام کر کے بیٹھا اور چشمہ سے پانی پی کر اوس درخت کے نیچے سو گیا بعد اوس کے ایک سانپ اوس درخت کے نیچے اوس کو کاٹنے آیا وہ نیند مین تھا اور وہ بزرگ جاگتے تھے سانپ کو مار کے سر کاٹ لیا اوس لڑکے نے نیند سے اوٹھ کے دیکھا کہ ایک سانپ مردہ پڑا ہے بغیر سر کے پس اوس بزرگ سے یہ حقیقت پوچھ کر متعجب ہوا اور سلام علیک کہہ کے اون سے رخصت ہوا بستر اوٹھا کے چلا اوس بزرگ نے کہا آپ کا عزم سفر کہان کا ہے وہ بولا مین فلانے گاؤن مین فلانے کے پاس جاؤن گا اوس بزرگ درویش نے کہا اگر کہو تو مین بھی تمھارے ساتھ چلون وہ بولا بہت اچھا آپ کی مہربانی ہے تب دونون آدمی اوس گاؤن مین گئے جہان اوس کے باپ کا دوست تھا وہان کے لوگ پوچھنے لگے تم کہان سے آئے کون ہو وہ بولا مین لقمان حکیم کا بیٹا ہون یہان تجارت کو آیا ہون تب وے تعظیم وتکریم سے اوس کو اپنے گھر لے گئے اور کھانا کھلایا۔

اور ہر روز مہمانداری کرنے لگے ایک دن اوس سے کہنے لگے اے لڑکے ہماری قوم مین ایک عورت بہت خوبصورت نیک بخت مالدار حسب ونسب مین درست ہے ہم چاہتے ہیں کہ تم سے اوس کا نکاح کر دین یہ بات تمھارے واسطے اچھی ہوگی دولت ہاتھ لگے گی اوس نے کہا میرے باپ نے منع کیا ہے سفر مین کسی امر کے پابند نہین ہونا تکلیف اوٹھاؤ گے پس اوس بزرگ پیر نے جو اوس کے ہمراہ تھے اوس سے کہا کہ

یہان کے سب رئیس آرزومند ہیں چاہتے ہیں تمھارا نکاح ہوجاوے اور سنتے ہین کہ وہ عورت حسین مالدار ہے
تم بے تکلف اوس سے نکاح کرو کچھ اندیشہ نہیں تب اوس کو اپنے والد کی بات یاد آئی کہ جو تمھارے ساتھ لیے
گا اوس کی بات مانیو جو کہے تب اوس نے اپنے یار مصاحب کے کہنے سے اوس عورت مالدار سے نکاح
کیا اوس قوم مین سے ایک شخص نے کہا کہ اے دوست کیون تم نے یہان نکاح کیا وہ عورت بہت بد
ہے اُس نے قبل تمھارے نوشوہر کو پہلے ہی خلوت مین مار ڈالا ہے تم کو بھی مار ڈالے گی تب پسر لقمان اس
بات کو سُن کے بہت پچھتانے لگے اور مغموم ہوا اوس پیر مرد نے اوس سے کہا تم کیون اندیشہ کرتے ہو کیا
سبب ہے وہ بولا مین نے سُنا ہے میری بی بی نے جو مین نے یہان نکاح کیا ہے میرے آگے نوشوہر کو
پہلی خلوت شب زفاف مین مار ڈالا ہے مین ڈرتا ہوں شاید کہ مجکو بھی مار ڈالے تب اوس پیر مرد نے اوس
سے کہا کہ تم کچھ اندیشہ نہ کرو خاطر جمع سے رہو مین تم کو ایک حکمت بتلادونگا اوس کو لیجیو وہ یہ ہے جب تمھارے
پاس بی بی شب کو خلوت مین آوے اوس وقت تم میرے پاس کسی بہانے سے وہان چھوڑ کے آئیو تب
ہم اوسکی تدبیر اور علاج کرین گے غرض جب اون کی جورو اون کے پاس شب کو خلوت مین آئی تب اُس نے اپنی
جورو نامبارک نوشوہر کُشندہ کو کہا کہ تم ذرا بیٹھو اس وقت مجکو باہر کچھ درکار ہے مین ہو آؤن یہ کہہ کر اوس کے
پاس سے نکل کر اوس بزرگ کے پاس آیا اوس بزرگ نے کہا تم ایک آتش دان انگارون سے بھر کے
میرے پاس لاؤ تب وہ لایا اور اوس بزرگ نے جو سر مار درخت کے نیچے سے کاٹ کے لایا تھا اوس کو آتش
دان مین رکھ دیا اور کہا کہ جاؤ تم اپنی جورو سے جا کے کہو کہ ننگی ہو کر اس آتش دان مین اندام نہانی کو سینکے بعد
اوس کے یہ آتشدان میرے پاس لے آئیو تب پسر لقمان نے اپنی جورو کو لے جا کے وہ آتشدان دیا اور
اوس نے سینک لیا بعد اوس کے پھر پسر لقمان وہ انگیٹھی لے کر اوس بزرگ کے پاس گیا اوس نے انگیٹھی مین
دیکھا کہ دو سانپ اوس مین جل رہے ہین تب اوس نے کہا کہ اب تم جاؤ اپنی بی بی سے فراغت سے بےخطر
جماع کرو جس کا ڈر تھا سو دو سانپ اوس کی شرمگاہ سے نکل پڑے ہین اگلے شوہر اسی کے سبب سے
مارے جاتے تھے پس پسر لقمان تمام شب اپنی جورو سے ہمبستر رہا فجر کو باسلامت خلوت سرا سے باہر آیا
اور یہ ماجرا سب اہل قریہ سن کے بہت خوش ہوے پس لقمان نے یہان سے عزم کیا کہ باپ کے مدیون
کے پاس جا کے روپیہ باپ کا وصول کر لاوے تب اوس بزرگ سے کہا کہ مین دریا کے کنارے ایک شخص
کے پاس جایا چاہتا ہون کہ اوس کے پاس میرے باپ کا روپیہ ہے اوس سے جا کے وصول کر لاؤن
اوس پیر بزرگ نے کہا کہ مین بھی تمھارے ساتھ چلون گا تب دونون آدمی اوس مدیون کے پاس گئے

اور وہان کے لوگون نے اون سے کہا کہ یہ مدیون مرد مفسد اور دغا باز ہے تم کیون اس کے یہان آئے ناحق مارے جاؤگے تم یہان سے چلے جاؤ وہ مفسد کسی کا روپیہ لے کے دیتا نہین آخر اوس کی بات نہ مانی اس مفسد مدیون کے پاس جاکے کہا کہ مین لقمان حکیم کا بیٹا ہون میرے باپ نے کچھ روپیہ تم کو دیا ہے مجھکو بھیجا ہے روپیہ کے واسطے مین آیا ہون وہ مفسد اس بات کو سُن کے کہنے لگا بہت اچھا آپ ہمارے بزرگ زادے ہین آج شب کو یہان تشریف رکھئے کل جو میرے پاس ہوگا حساب کتاب کرکے دونگا اوس نے کہا کہ میرے باپ کا حکم نہین یہان شب کو رہنے کا اور اُس بزرگ نے کہا جو اوس کے ہمراہ تھے اے لڑکے کچھ پروا نہین چلو آج شب کو یہان رہ جائین خدا نے جو قسمت مین لکھا ہے سو ہوگا پس اوس پیر بزرگ کے کہنے سے اور اوس کی کرامت سے بھی آگاہ تھے اور اس کے باپ نے بھی کہا تھا کہ اپنے ساتھ والے کی بات مانیو تب شب کو دونون آدمی اوس دغا باز مدیون کے مکان پر رہ گئے جب کھانا کھاچکے اوس دغا باز نے ایک مکان لب دریا اس حکمت سے بنایا تھا کہ جو اوس مکان مین شب کو سوجاتا جوار کا پانی آکے اوس کو ڈبا مارتا ان دونون کو اوسی مکان پر لے گیا سونے کو جگہ کردی لقمان کا بیٹا سو رہا وہ بزرگ جاگتے تھے رات دو پہر کے وقت جوار آئی اوس مکان پر پانی چڑھ گیا قریب ڈوبنے کے تھے اوس بزرگ نے اُس کو نیند سے جگایا اور دونون نیچے کے طبقے سے اوپر بالاخانے کے جاکے جس جگہ پر اوس دغا باز کے بیٹے سب تخت پر سو رہے تھے وہان سے اون کو تخت سمیت اوٹھا لاکے نیچے کے طبقے مین اپنی جگہ پر لب دریا سُلا دیا اور دونون آدمی اوپر جاکے اون کے بیٹون کی جگہ پر سو رہے فجر کو وہ دغا باز آکے کیا دیکھتا ہے کہ اپنے بیٹون کی جگہ پر بالاخانے مین وہ دونون مسافر سو رہے ہین اور اپنے بیٹے سب نیچے مکان مین اون دونون کی جگہ پر پانی مین مردہ پڑے ہین تب پکار کے کہنے لگا اے افسوس صد افسوس مین نے تمھارے واسطے یہ فریب کیا تھا کہ تم کو مار ڈالون یہ مین اپنے فریب مین آپ ہلاک ہوا میرے بیٹے سب مارے گئے تب اون دونون مسافرون نے کہا کہ جو جس کے لئے بدی کرتا ہے سو اپنے لئے کرتا ہے چنانچہ اس آیت کریمہ سے ثابت ہے وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ترجمہ یعنے نہین گھیرتا ہے مکر مکر کرنیوالون کو غرض لقمان کے بیٹے نے اپنے باپ کا روپیہ اوس دغا باز سے وصول کرکے اور اپنی جورو کو کہ جس سے وہان نکاح کیا تھا لے کر معہ اسباب اور وہ درویش اپنے وطن کی طرف عزم کیا جب پسر لقمان اپنے مکان کے قریب آیا تب اوس بزرگ نے یہ بات کہی اے بھائی پسر لقمان تمھارے ساتھ مین اتنے روز رہا تم نے مجھکو کیا دیکھا مین نیک ہون یا بد وہ بولا آپ نیک مرد ہین آپ کے طفیل سے مین نے ایسی ایسی مصیبت سے رہائی پائی خدا آپ کو سلامت رکھے اور اتنا مال و اسباب

اور عورت نیک بخت مین نے جو پائی ہے صرف آپ کے طفیل اور برکت سے پائی اوس درویش نے کہا کہ
اگر میرے سبب سے تم نے یہ مال واسباب پایا ہے تو اس سے مجکو حصہ دو اوس نے کہا بہت اچھا
آپ آدھا لے جائیے مین بہت خوش ہون درویش بولا تمام حصہ کرکے دو وہ بولا نہین آپ اپنا حصہ تقسیم کرکے
لے جائیے مجکو قبول ہے تب اوس پیر مرد نے تھوڑا سا مال اوس کی بی بی کے پاس ایک طرف رکھ
دیا اور باقی مال ایک طرف رکھ کے اوس سے کہا کہ ان دونون مین سے جو تمھاری طبیعت چاہے لے لو
تب اوس نے اپنی بی بی کے پاس جو حصہ تھا اوٹھا لیا اور باقی مال اوس بزرگ کو دیکر اپنے گھر کی
طرف چلا جب تھوڑی دور گیا پیچھے پھر کے جو دیکھا تو وہ درویش چلے آتے ہین اور سوال کیا اے لڑکے
مجکو جو آدھا حصہ مال کا دیئے جاتا ہے اس کا کیا سبب ہے شاید ڈر کے مجھ سے تم دیئے جاتے ہو
وہ بولا آپ میرے رفیق شفیق خیر خواہ تھے جناب کی برکت وصحبت سے مین نے جورو اور اتنا مال واسباب
حاصل کیا آپ میرے ناصح اور رہنما تھے کتنی مصیبتون سے آپ نے مجکو بچایا اتنا مال مین نے خوشی
سے آپ کو دیا وہ بولا مین تم سے بہت خوش ہوا جو تم نے مجکو دیا سب تم پھیر لو مین نے تم کو دیا اللہ تم کو مبارک
کرے تمھارا مال نہ چاہیئے مجکو دنیا کے مال وزر سے کچھ حاجت نہین بنی آدم نہیں ہون تب پسر لقمان
نے اوس سے پوچھا برائے خدا کہو تم کون ہو اوس نے کہا مین اللہ کا امین ہون مین تمھارا نگہبان ہون اور
سب کے واسطے ہون اللہ نے مجکو دنیا مین یہی کام دیا کہ سب کی بہتری کرون اور تمھارے ساتھ رہا اللہ کے
کام مین کہ تمھارے باپ کا مال دلا دیا خدا کے حکم سے تم کو راہ بتلائی اور تمھارے باپ کے پاس پہونچایا
پس اب اپنے باپ کے گھر سلامت جائیے اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون سلام علیک پس پسر لقمان
اپنی جورو اور مال واسباب سب لیکر سلامت گھر پہونچا اور اپنے باپ کے قدمبوس ہوکر جو جو حال سفر
مین گذرا تھا سب بیان کیا اور بعضے تواریخون مین لقمان کی حکمت کا حال بہت سا لکھا ہے یہان مین
نے مختصر بیان کیا طول نہ دیا

قصہ سلیمان نبی علیہ السلام کا

سلیمان نبی داودؑ کے بیٹے اور لبطشا بنت حنا کے بطن سے تھے جو لبطشا کہ اوریا کی بی بی تھی بعد شہید ہونے
اوریا کے اوسکو داود اپنے نکاح مین لائے تھے. کہتے ہیں کہ اوسی کے بطن سے سلیمان ہیں یہ جامع التواریخ
اور قصص الانبیا سے لکھا ہے سلیمان جب تخت سلطنت پر اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھے انگشتری سلطنت

کی اونگلی مین رکھی لوگون سے کہا چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا الخ ترجمہ اور وارث ہوا سلیمانؑ داؤدؑ کا یعنے نبی اور بادشاہ ہوا باپ کی جگہ اور کہا سلیمان نے اے لوگو سکھلائے گئے ہیں ہم بولی ہر جانور کی اور دیئے گئے ہیں ہم ہر چیز سے جو چیز دنیا مین درکار ہے اللہ نے مجکو عنایت فرمائین تحقیق یہ البتہ دی ہے بزرگی ظاہر جب سلیمان کا تخت نکلتا تھا ہوا پر چلتا تمام پرندہوا کے جھنڈ کے جھنڈ اون کے تخت پر آکے پرون کا سایہ کرتے اور فوج آدمی داہنی طرف اور فوج پریان بائیں طرف اور سب دیو پیچھے کھڑے ہوتے اور وحوش وطیور تمام چپ و راست پیش و پس گرد بگرد حلقہ باندھ کے اون کے ساتھ چلتے چنانچہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ترجمہ اور اکھٹے کئے گئے واسطے سلیمانؑ کے لشکر جنون سے اور انسانون سے اور جانورون سے پس وہ مثل مثل کھڑے کئے جاتے ہین تفسیر مین لکھا ہے کہ سلیمان کا تخت تھا جس پر سب لشکر چلتا باد اوس کو لے چلتی شام سے یمن اور یمن سے شام ایک مہینے کی راہ آدھے دن میں پہنچاتی اور لے آتی چنانچہ حق سبحانہ تعالےٰ نے فرمایا وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ترجمہ اور مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان کے باد کو صبح کی سیر اسکی ایک مہینا تھی اور شام کی سیر اس کی مہینا تھی اور بہایا ہم نے واسطے اوس کے چشمہ پگھلے ہوئے تانبے کا اور جنون مین سے ایک لوگ تھے کہ خدمت کرتے تھے آگے اوس کے پروردگار کے حکم سے ترجمہ قرآن شریف مین لکھا ہے کہ پگھلے تانبے کا چشمہ اللہ نے نکال دیا یمن کیطرف اوس کو سانچون مین ڈھال کر باسن برتن دیگین بڑی بناتے لشکر کے موافق کھانا پکتا اور بٹتا اور فرمایا اللہ نے فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ترجمہ پھر ہم نے تابع کی اوس کے باد چلتی اوس کے حکم سے نرم نرم جہان پہنچنا چاہتا کہتے ہین کہ جس جگہ مال دفینہ رہتا زمین وہاں کی آواز دیتی اے سلیمان علیہ السلام جو کچھ مال مجھ مین ہے اوٹھا لیجا اپنے کام میں لگا سلیمانؑ نے دیوؤں کو حکم کیا گنج زمین سے اور موتی اور جواہرات دریا اور خشکی سے لا کے جمع کئے جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ الخ ترجمہ اور تابع کئے سلیمانؑ کے شیطان ہر ایک عمارت بنانے والے اور غوطہ لگانے والے کہتے ہین کہ ساری دنیا مین جہان معلوم کرتے کہ کوئی جن ستاتا ہے آدمیون کو تو سلیمانؑ اسکو قید کر لیتے یا بند کر کے دریا مین ڈال دیتے یا زمین مین گاڑ دیتے بلکہ بعضے دیو ابتک قید مین ہین خبر مین آیا ہے کہ سلیمانؑ نے ایک مکان عالیشان پرتکلف ایسا بنوایا تھا کہ طول وعرض اوس کا چھتیس ۳۶ کوس کا تھا اینٹین اوس کی

سونے چاندی کی تھین اور یاقوت و زمرد جڑے تھے اوس مین سات سو کوشک سات سو حرمون کے
واسطے اور تین سو کوشک تین سو بیبیون کے واسطے بنوائے تھے مفسرون نے لکھا ہے کہ سلیمان
ہر شب کو اپنی بیبیون اور حرمون کے پاس جا کے سب سے جماع کرتے اور ایک جانب ایک
مکان عالیشان کے ایک کوشک بنوایا تھا ایسا کہ درازی اوس کی بارہ کوس تک تھی ایک کوشک
پر آپ کے تخت کا جلوس تھا طول اوس کا تین کوس سب ہاتھی دانت کا لعل اور فیروزہ اور زمرد اور مروارید
سے مرصع کیا تھا اور گرداگرد اوس کے سونے کی اینٹین لگائیں تھین اور چار کونے پر اوس کے درخت
چاندی کے اور ڈالیان اوس کی سونے کی اور پتے اوس کے زمرد سبز کے لگائے تھے اور ہر ڈالیون
پر طوطے اور طاؤس بنا کے اوس کے پیٹ کے اندر مشک اور عنبر بھرا تھا اور خوشے انگور کے لعل و یاقوت
کے لگے تھے اور نیچے تخت کے دہنے بائین ہزار کرسی سونے چاندی کی لگی تھین اوس پر بڑے بڑے
آدمی اور پری سب بیٹھتے تھے اور پس پشت اون کے دیو پری غلام سب کھڑے رہتے اور ہر دو جانب
تخت کے دو شیر زمرد کے بنائے تھے اور دو ستون یاقوت کے اوس پر دو کبوتر سونے کے رکھے تھے
کہتے ہیں کہ تخت اور جانورون کو دیوون نے طلسم سے بنایا تھا سلیمان ع تاج شاہی سر پر رکھ کے
جب تخت پر پاؤن رکھتے تھے اون کی ہیبت سے تخت اوس وقت حرکت مین آجاتا طاؤس
اور طوطے اپنے پر پھیلا دیتے اور اوس سے بوئے مشک اور عنبر کی نکلتی اور وہ دو شیر سلیمان ع کے سامنے
سرنگون رہتے اور کبوتر اس ستون سے اوس ستون پر اوڑتے اور بیٹھتے حضرت سلیمان ع اوس تخت
پر بیٹھ کے توریت پڑھتے اور مخلوقات پر حکمرانی کرتے سب کی بولی سمجھتے تاج شاہی جب سر پر رکھتے
تمام پرند ہوا کے تخت کے اوپر معلق ہوا پر اون کے سر پر چھاؤن کرتے اور دیون کو فرماتے کہ بساط فرش زربفت
کا بچھا دین اور اوس کے کنارے نہرین جاری تھیں اور ہزار محراب اوس مکان تخت گاہ مین تھین عابد سب
اوس مین عبادت کرتے اور ابر کو حکم کرتے دیگین بھر بھر کے پانی دے جاتا اور اون کے باورچی خانہ مین ہر
روز ستر ڈھیر یان نمک کی خرچ ہوتین اور سات سو بوجھے پر مرغ باورچیخانہ سے نکال کر پھینکدیتے باوجود اس
کے حضرت سلیمان ع اپنے نعمت خانہ سے کچھ نہین کھاتے خدا کے حکم سے زنبیل سیتے اوس کو بیچ کے اپنے ہاتھ سے
آٹا جو کا پیس کے روٹی پکا کے ہر شام کو بیت المقدس مین جا کر مسلمان روزہ دار درویش غریب کو ساتھ لے کر
کھاتے اور شکر نعمت خدا کا بجالاتے مناجات کرتے اور کہتے تھے الہٰی مین درویشون کے شامل درویش ہون
اور بادشاہون کے ساتھ بادشاہ ہون اور پیغمبرون مین ایک پیغمبر ہون یہ تیری نعمت کا شکر کہان تک بیان

کرون بیت اگر ہر موی من باشد زبانم | کجا تا شکر این نعمت گذارم | الٰہی مین گنہگار ہون تو رحم کر

ضیافت کرنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا تمام مخلوقات کی

وہب بن منبہ رضہ سے روایت ہے کہ جب سلیمان کو مشرق اور مغرب سارے جہان کی سلطنت ملی جناب باری مین عرض کی الٰہی مجکو آرزو ہے ایک دن سارے عالم کی مخلوقات جو کہ تیری آفریدہ ہے جل تھل مین دریا خشکی پہاڑ مین انس دیو پری وحوش طیور مور و ملخ چیونٹی مکھی ہوام کیڑے مکوڑے جتنے ذیروح ہیں سب کی ضیافت کرون ندا آئی اے سلیمان مین سب کی روزی پہنچاتا ہون میری موجودات مخلوقات بے انتہا ہین سب کو تم نہین کھلا سکو گے حضرت سلیمان بولے خداوندا تو نے مجکو بہت نعمت دی ہے تیری عنایت سے سب کچھ ہے اگر تیرا حکم ہو تو مین سب کا طعام تیار کرون جناب باری سے حکم ہوا دریا کنارے ایک میدان بڑا وسیع تھا دیو نکو حضرت نے حکم کیا اونھون نے اوس میدان مین جھاڑو دے کر صاف کر کے بچھونا کیا اوس مین آٹھ مہینے لگے تھے مشرق اور مغرب سارے جہان سے اوس میدان مین کھانے پینے کا اسباب مہیا کیا اور سات لاکھ دیگ ہر ایک ستر گز لمبی چوڑی اور ایک ایک لگن مثل تالاب کے دیوؤن نے تیار کی تھی یہ قصص الانبیاء سے لکھا ہے اور جامع التواریخ مین لکھا ہے کہ دو ہزار سات سو دیگ مسافت میان دو کنارہ ہر ایک کی ہزار گز اور ایک لگن مثل تالاب کے دیوؤن نے بنائی تھی چنانچہ حق تعالےٰ نے اس آیت مین فرمایا یَعۡمَلُوۡنَ لَہٗ مَا یَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِیۡبَ وَ تَمَاثِیۡلَ وَجِفَانٍ کَالۡجَوَابِ وَقُدُوۡرٍ رّٰسِیٰتٍ ترجمہ بناتے تھے سلیمانؑ کے واسطے جو کچھ چاہتا قلعون سے اور ہتھیارون سے اور تصویرین اور لگن مانند تالابون کے اور دیگین ایک جگہ دھری رہنے والی کہتے ہیں کہ اس دعوت مین بائیس ہزار گائے ذبح ہوئی تھین اور باقی اشیا ضیافت اسی پر قیاس کیا چاہیے یہ جامع التواریخ سے لکھا جب کھانا تیار رہوا جن و انس و حیوانات سب کو اوس میدان وسیع مین بٹھایا اور باد کو حکم کیا کہ بساط تخت سلیمان کا دریا کے اوپر معلق ہوا پر رکھو تا کہ لوگ اوسپر نظر کرین دیکھین فی الجملہ اوس وقت ایک مچھلی نے دریا سے نکل کر حضرت سلیمان سے آ کے عرض کی اے حضرت خدا نے مجکو بھیجا ہے آج تم نے تمام مخلوقات کا کھانا تیار کیا مین بہت بھوکی ہون اوّل مجکو کھلا دیجیے حضرت نے کہا ذرا صبر کر سب کو آنے دے اونھون کے ساتھ جتنا کھا سکے گی کھائیو آسودہ ہو کر جائیو وہ بولی اتنی دیر مین نہین ٹھہر سکون گی کہ سب کی انتظاری کرون تب

حضرت نے اوس سے کہا نہین ٹھہر سکے گی تو کھالے اس مین سے جو چاہے پس جو کچھ کھانا اوس میدان
مین موجود تھا اوس مچھلی نے ایک ہی لقمے مین سب کھا کے اور مانگا کہ اے سلیمان مجکو کھانا چاہیئے سلیمانؑ
اوس کے حال سے متعجب ہوئے اور اوس سے کہا کہ اے مچھلی مین نے تمام مخلوقات کے واسطے یہ کھانا
تیار کیا تھا تو سب کھا گئی اس سے کچھ نہ ہوا اور مانگتی ہے مچھلی نے کہا اے حضرت روز مجکو تین لقمے
کھانا چاہیئے یہ جو تم نے تیار کیا تھا یہ تو میرا ایک لقمہ ہوا اور دو لقمے طعام مجکو چاہیئے تب میرا پیٹ بھریگا
مین آج تمھاری میزبانی مین بھوکی رہی اگر تم کھانا دے نہین سکو گے تو لوگوں کو ناحق بلوایا تکلیف دی
حضرت سلیمانؑ نے مچھلی کی بات سن کے حیرت مین آگئے اور بیہوش ہوئے بعد ایک ساعت کے
ہوش مین آئے اور سر سجدے مین رکھ کے درگاہ الہی مین مناجات کی اور رو کر کہنے لگے الہی مین نے
قصور کیا نادانی کی تیری درگاہ مین توبہ کی مین نے اس بات سے پس روزی دینے والا مجکو اور سارے
جہان کا تو ہی ہے مین نادان مسکین ہون دانا اور توانا تو ہی ہے کہتے ہین کہ سب خلائق اوس دن جو
اون کی مدعو تھی بھوکی رہی منقول ہے کہ یہ وہ مچھلی تھی کہ ہفت طبق زمین جس کی پشت پر اللہ نے
رکھے ہین اور اوس دن حق تعالے نے زمین کو ہوا پر معلق رکھا تھا اور بعضون نے روایت کی ہے کہ دریا کی
مچھلیان آکے اوس دن سب کھانا کھا گیئن تھین اور اکثر علما کا قول ہے کہ حق تعالے نے ایک دریائی
جانور بھیجا تھا اوس نے ایک لقمہ مین وہ سب کھانا کھا لیا تھا تا کہ قدرت الہی اور عجز و ناتوانی سلیمان
کی خلائق کو اللہ دکھاوے واللہ اعلم بالصواب۔

ملاقات ہونا چیونٹیون کے بادشاہ کے ساتھ سلیمان علیہ السلام کی

ایک دن سلیمان نبی تخت پر بیٹھے ہوا پر جاتے تھے جو تخت دیؤن نے بنایا تھا اون کے واسطے اور ہزار
وزیر اون کی ملازمت مین کرسیون پر سامنے بیٹھے تھے ان مین ایک وزیر اعظم نام اوس کا آصف دیوا
وہ بھی ساتھ تھا اور سب دیو پری شیطان گرد بگرد تخت کے مؤدب کھڑے تھے اور پرند ہوا کے
اون کے سر کے اوپر اپنے پرون سے سایہ ڈالے ہوئے تھے اس مین فرشتون کی تسبیح کی آواز حضرت
سلیمان کے کان مین آئی یہ کہتے تھے اے رب تو نے سلیمان کو جیسا ملک و حشم دیا ایسا کسی کو جن و بشر
مین نہین دیا جناب باری نے فرمایا اے فرشتو مین نے سلیمان کو ہفت اقلیم کی بادشاہی دی اور نبوت

اون کو خدا کی خبر نہین اگر ہوتا تو مین اونکو ہوا پر سے زمین پر ڈال دیتا اور نیست و نابود کر ڈالتا پس سلیمان علیہ السلام یہ کلام الٰہی سُن کر خدا کی درگاہ مین سجدۂ شکر بجا لائے اور ہوا نے تخت کو اوس زمین مین لے جا کے رکھا جہان چیونٹیون کی بستی تھی جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ الخ ترجمہ یہان تک کہ جب پہنچے سلیمان چیونٹیون کے میدان پر کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیو گھس جاؤ اپنے گھرون مین نہ پیس ڈالے تمکو سلیمانؑ اور اوس کا لشکر اور اون کو خبر نہ ہو پس شاہ مور سے یہ بات سلیمان نے سن کر مسکرا کر کہا کہ یہ بھی رعیت پر شفقت اور مہربانی کرتی ہے اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا ترجمہ پس مسکرائے سلیمان علیہ السلام چیونٹی کی بات سے تب اوس شاہ مور کو پکڑ کر اپنی ہتھیلی مین رکھ کے پوچھا اے شاہ مور تم نے اپنے لشکر کو کیون کہا کہ سلیمان آتا ہے اپنے غارون مین گھس جاؤ تم نے مجھ سے کیا ظلم دیکھا تب چیونٹی نے کہا اے نبی اللہ ہم نے آپ سے اور آپ کے لشکرون سے کچھ ظلم نہین دیکھا مگر اس واسطے کہ سہواً آپ کے لشکرون کے گھوڑون کی ٹاپون کے تلے گر ین تو مر جاوین احتیاطاً مین نے یہ بات کہی تھی کہ اپنے اپنے گھرون مین گھس جاؤ حضرت نے فرمایا کہ تم ایسی شفقتین ان پر ہمیشہ کیا کرتے ہو وہ بولا اے حضرت ان کی خوشی سے مجکو خوشی ہے اور ان کی غمی سے مجکو غم اور انھون کی غمخواری مجھ پر واجب ہے اللہ نے مجکو اس واسطے بادشاہ کیا اگر کہین ایک چیونٹی زمین پر مر جاوے اوس کو وہان سے اوٹھا کے اوس کے مسکن پر پہنچاتا ہون حضرت نے پوچھا کہو تو ہر وقت تیرے ساتھ کتنی چیونٹیان رہتی ہین کہا کہ چالیس ہزار نقیب اور ہر نقیب کے ساتھ چالیس ہزار چوبدار ہین پھر حضرت نے پوچھا سلطنت تیری بہتر ہے یا میری چیونٹی نے کہا میری بادشاہی بہتر ہے تمھاری بادشاہی سے کیونکہ ہوا اوٹھاتی ہے تمھارے تخت اور بساط کو اور تخت اوٹھاتا ہے تم کو اوس پر بیٹھتے ہو یہ اتنا تکلف ہے تمھاری بادشاہی مین اس بات کو سُن کے سلیمانؑ ہنس کے چیونٹی سے کہنے لگے تم کس طرح جانتے ہو تمھیں کس نے یہ بات کہی شاہ مور نے کہا اے سلیمانؑ اللہ نے صرف عقل تم کو نہین دی ہے ہم ناتوانون کو بھی کچھ عنایت کی ہے اگر حکم ہو تو چند مسئلے آپ سے پوچھون حضرت نے فرمایا پوچھو گے تب شاہ مور نے کہا کہ تم نے خدا سے سوال کیا تھا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ترجمہ کہا اے پروردگار مغفرت کر میری اور بخش مجکو ایسا ملک کہ نہ لائق ہو کسی کو میرے پیچھے بیشک تو ہے سب سے زیادہ بخشنے والا تمھارے اس سوال سے بو حسد کی آتی ہے پیغمبرون کو یہ حسد نہ چاہیئے کیونکہ خدا مالک ہے سارے جہان کا وہ جسے چاہے بادشاہی دے اور جسے چاہے نہ دے

اور یہ نہ کہا چاہیے کہ اے پروردگار میرے سوا کسی کو بادشاہی نہ دیجیو یہ کہنا پیغمبرون کی شان سے بعید ہے
سلیمان چیونٹی کی بات سے کچھ خفا ہوئے چیونٹی بولی اے حضرت راست بات یہ ہے بیزار نہ ہوا چاہیئے
اور ایک بات آپ سے پوچھتی ہون آپ اوس کا جواب دیجیئے خدا نے جو انگشتری آپ کو دی ہے اوس
کا کیا بھید ہے حضرت نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون تم کہو کیا ہے اوس نے کہا خدا نے تم کو سلطنت دی
ہے قاف سے قاف تک وہ سب ایک نگینے کی قیمت ہے تاکہ تم کو علم ہو کہ دنیا کچھ حقیقت نہین رکھتی
اور ہوا کو اللہ نے تمہارے حکم کے تابع کیا ہے اس مین کیا بھید ہے آپ کو معلوم ہے حضرت نے کہا
نہین اوس نے کہا کہ تم کو آگاہ کیا ہے اس بات سے کہ بعد مرگ تمہین دنیا ہوا کی جیسی معلوم ہوگی پس
سلیمان ؑ اس بات کو سن کے بہت روئے اور فرمایا کہ تم نے سچ کہا کہ دنیا ہوا سی ہے پھر چیونٹی نے کہا
کہ سلیمان ؑ کے کیا معنے ہین جانتے ہو حضرت نے کہا نہین وہ بولی سلیمان ؑ کے یہ معنے ہین کہ دنیا کی
زندگی مین دل مت لگا بھروسا مت کر موت قریب ہے سلیمان نے چیونٹی سے کہا کہ تو بڑی دانا عقلمند
ہے مجکو کچھ نصیحت کر کار نیک بتا چیونٹی نے کہا کہ تم کو اللہ نے نبوت اور جہان کی بادشاہی دی ہے
لازم ہے کہ تم رعیتون کی نگہبانی کرو اور عدل و انصاف سے رعیت کو شاد رکھو اور ظالم سے مظلوم کی
داد لو اور مین بیچاری ضعیفہ مسکین ہون اپنی رعیتون کی ہر روز خبر لیتی ہون بار اوٹھاتی ہون تاکہ
کوئی کسی پر ظلم نہ کر سکے پس سلیمان ؑ نے بادشاہ مور سے یہ بات سُن کے وہان سے مراجعت کرنا
چاہا شاہ مور نے کہا اے حضرت بغیر کچھ کھائے ہوئے آپ کو یہان سے تشریف لے جانا بے مناسب
ہے جو کچھ روزی اللہ نے ہم کو دی ہے آپ کچھ تناول فرما کے جایئے حضرت نے کہا بہت اچھا تب
شاہ مور نے جا کے ایک ران ٹڈی کی سلیمان ؑ کے سامنے لا رکھی تب حضرت سلیمان دیکھ کر ہنس کر
بولے اے شاہ مور مجکو میرے لشکر سمیت ایک ران ٹڈی کی کیا ہوگی اوس نے کہا یا حضرت اس ٹڈی کی ران کو آپ
کم نہ جانیئے اللہ کی قدرت کو دیکھئے اس مین بہت برکت ہے خبر مین آیا ہے کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام معہ لشکر اوس ران کو کھا کر آسودہ ہوئے پھر بھی کچھ باقی رہی سلیمان علیہ السلام یہ حال
دیکھ کے متعجب ہوئے اور سجدے مین گرکے کہا اے پروردگار قدرت تیری بے انتہا ہے عظمت
اور بزرگی کے لائق تو ہے اندک را بسیار گردانی و بسیار را اندک[1]

---

[1] یعنے تھوڑے کو بہت کرتا ہے اور بہت کو تھوڑا ۱۲

خبر لانا ہُدہُد کا بلقیس کی شہر سبا سے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس

مروی ہے کہ ایک دن سلیمانؑ تخت پر بیٹھے ہوئے ہوا پر جاتے تھے سب دیو پری آدمی اون کے بساط پر حاضر تھے اور پرند سب اپنے پرون سے اون کے سر پر سایہ ڈالے ہوئے ہوا پر جاتے تھے اس مین حضرت سلیمانؑ کو گرمی آفتاب کی معلوم ہوئی جب اوپر کی طرف نظر کی سب پرندون کو دیکھا حاضر ہین مگر ہُدہُد کو نہ دیکھا تب فرمایا چنانچہ قولہ تعالیٰ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ترجمہ اور سلیمان نے خبر لی اُڑتے جانورون کی پس کہا کیا ہے مجکو کہ نہین دیکھتا ہون مین ہُدہُد کو یا ہو رہا وہ غائب البتہ عذاب کرونگا مین اوسکو عذاب سخت یا ذبح کرونگا مین اوس کو یا لادے کوئی میرے پاس دلیل ظاہر پس عقاب کو بھیجا ہُدہُد کی تلاش کو عقاب نے جا کے ہُدہُد لا حاضر کیا حضرت نے ہُدہُد سے پوچھا تو کہان گیا تھا ہُدہُد نے کہا مین ایک خوشخبری لایا ہون آپ کیواسطے شہر سبا سے قولہ تعالےٰ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ الآیۃ ترجمہ بولا ہُدہُد مین لے آیا خبر ایک چیز کی کہ تم کو اوس کی خبر نہ تھی اور آیا ہون مین تمھارے پاس سبا سے ایک خبر لے کے تحقیق تفسیر مین لکھا ہے سبا ایک قوم کا نام ہے اون کا وطن عرب مین تھا یمن کی طرف اور بعضے روایت مین آیا ہے کہ سبا ایک شہر کا نام ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہُدہُد سے کہا کہ تو وہان سے کیا خبر لایا اور کس طرح گیا وہان بیان کر مجھ سے تب ہُدہُد نے کہا یا نبی اللہ فلانے وقت جب حضور تخت پر سے نیچے اوترے تھے اوس وقت مین نے ہوا پر اوڑ کے دیکھا ایک ہُدہُد کو ہمجنس اپنا ایک دیوار باغ کے اوپر بیٹھا تھا مین اوس کے پاس گیا اوس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو مین نے کہا کہ ملک شام سے اپنے خاوند حضرت سلیمانؑ کے پاس سے آیا ہون وہ بولا کہ سلیمان کون ہے مین نے کہا کہ وہ بادشاہ ہے جن وانس وحوش وطیور مار و مور و ملخ جمیع مخلوقات کا اور مین نے اوس سے پوچھا تم کہان کے رہنے والے ہو وہ بولا اسی شہر کا ہون مین نے کہا اس شہر کا نام کیا ہے وہ بولا اس شہر کا نام سبا ہے اور مین نے کہا اس شہر کا بادشاہ کون ہے وہ بولا بلقیس نام ایک عورت ہے وہ اس ملک کی ملکہ ہے اوس کے تابع بارہ ہزار سردار قوم اور ہر ہر سردار کے تابع ایک ایک لاکھ سوار و پیادہ ہر وقت رہتے ہین چل میرے ساتھ تجکو دکھلادون تب اوس سے مین نے کہا کہ بہت دیر ہوئی حضرت سلیمانؑ کے پاس سے آیا ہون مبادا اگر بادشاہ اور لشکر کو پانی کی احتیاج ہو تو مجکو تلاش کرینگے اوسوقت مین حاضر نہ ہونگا تو مجکو سیاست کرینگے کیونکہ مین پانی کے واسطے مقرر ہون منقول ہے کہ سلیمانؑ کے ہُدہُد کو اللہ نے ایسی

بصارت دی تھی کہ جس زمین میں پانی ہوتا یا نہیں ہوتا وہ دور سے کہہ دیتا جہاں سلیمان علیہ السلام کا تخت
جاتا ہُدہُد کو ساتھ لے جاتے اور پانی کے واسطے بھیجتے جہاں وہ نشان بتا دیتا سلیمانؑ دیوؤں کو بھیج کے چاہ تالاب
کھدوا کے وہاں سے پانی منگوا لیتے غرض اوس ہُدہُد نے مجکو کہا کہ چلو میرے ساتھ ملکہ بلقیس دختر شراحیل
دیو کو دیکھو شان و شوکت اوس کی کیسی ہے اور اوس کے حسن و اخلاق دیکھنے سے خوش ہو گے تب اوس
کے کہنے سے میں گیا شہر سبا میں بلقیس کو دیکھا ایک تخت عظیم ہے کہ طول و عرض اوس کا تیس گز تمام
جواہرات مرصع اور چاروں پائے اوس کے یاقوت سرخ اور زبرجد اور زمرد اور لعل کے ہیں اوس پردہ
بیٹھی ہے اور بیدین ہے یعنے آفتاب پرست ہے اور کنواری ہے شوہر ندارد حضرت سلیمانؑ نے
کہا مجکو معلوم ہوا لیکن تو نے کیونکر جانا وہ بیدین ہے اوس نے کہا قولہ تعالیٰ اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَۃً تَمْلِکُھُمْ
وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ۔ ترجمہ سلیمانؑ سے ہُدہُد بولا میں نے پائی ایک عورت کہ بادشاہی کرتی ہے
اپنی قوم کی اور دی گئی ہے ہر چیز سے یعنی مال و اسباب حسن و جمال اور اوس کا ایک تخت ہے بڑا
دیکھا میں نے کہ وہ اور اوس کی قوم سجدہ کرتے ہیں سورج کو اللہ کے سوائے اے نبی اللہ مجکو خلعت دیجئے
کچھ نشان آپ کا رہے میرے فرزندوں میں سلیمانؑ ہُدہُد سے کہا قولہ تعالےٰ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ
کُنْتَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ۔ ترجمہ کہا ہم دیکھیں گے تو نے سچ کہا یا تو جھوٹا ہے ہُدہُد نے کہا اے نبی اللہ میں آپ
سے جھوٹھ نہیں کہتا ہوں کہتے ہیں کہ ہُدہُد کے سر پر جو تاج ہے حضرت سلیمانؑ کی دی ہوئی عنایت ہے اور
پھر ہُدہُد نے حضرت سلیمانؑ سے کہا اس سے بہتر میں خلعت چاہتا ہوں آپ سے کہ جس میں میری اولاد
کی بہتری ہو حضرت نے فرمایا کہ کار قصاص کا تجکو اور تیری اولاد کو میں نے دیا اور بلقیس کے پاس جا میرا خط
لے کر قولہ تعالیٰ اِذْھَبْ بِّکِتٰبِیْ ھٰذَا فَاَلْقِہْ اِلَیْھِمْ الخ ترجمہ کہا سلیمان نے لیجا خط میرا یہ اور ڈالدے
اون کی طرف پھر اون پاس سے ہٹ آ پھر دیکھ دے کیا جواب دیتے ہیں تب حضرت نے ایک خط لکھکے
سر بمہر سلیمانی ہُدہُد کے حوالے کیا وہ خط اپنی چونچ میں لے کر شہر سبا میں بلقیس کے در پر جا پہنچا کہتے
ہیں کہ سلیمانؑ کے مکان سے بلقیس کے مکان تک دس کوس کا فاصلہ تھا اور ہفت در قصر معلےٰ
بلقیس کے مسدود پائے اور کھڑکیاں اس کی کھلی تھیں اوس کے اندر جا کے خلوت گاہ میں بلقیس کو خفتہ
پایا اوس خط کو اوس کی چھاتی پر رکھ کے چپکے وہاں سے نکل آیا بلقیس نے نیند سے اوٹھ کے وہ مکتوب مختوم بمہر
سلیمانی اپنی چھاتی پر پایا اور اوس کے لانے والے کو معلوم نہ کیا دل میں کچھ خوف لائی اپنے کارپردازوں کو
بلا کے اون سے پوچھا چنانچہ حق تعالے نے فرمایا قَالَتْ یٰٓاَیُّھَا الْمَلَؤُا اِنِّیْٓ اُلْقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیْمٌ ۝ اِنَّہٗ

مِنْ سُلَیْمَانَ الخ ترجمہ کہنے لگی بلقیس اے درباروالو میرے پاس ڈال دیا گیا ہے ایک خط عزت کا وہ خط ہے سلیمانؑ کی طرف سے اور وہ ہے شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا کہ زور نہ کرو میرے مقابل اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہو کر بلقیس نے سلیمانؑ کا خط پاکے تعظیم وتکریم سے پڑھا خدا کی مہر سے وہ دولت اسلام سے مشرف ہوئی اور تقدیر الٰہی سے سلیمان کی زوجیت مین داخل ہوئی اور خط کا مضمون دریافت کر کے کہنے لگی اپنے ملازمون سے چنانچہ قولہ تعالیٰ قَالَتْ یَا اَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ الخ ترجمہ اے درباروالو جواب دو مجکو میرے کام مین مقرر مین نہیں کرتی کوئی کام جب تم حاضر نہ ہو اونھون نے جواب دیا قولہ تعالیٰ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ترجمہ کہا اونھون نے ہم صاحب قوت اور صاحب جنگ سخت ہین اور کام تیرے اختیار ہے سو تو دیکھ لے جو حکم کرے بلقیس نے اُن سے کہا کہ مجکو سلیمان اسلام کی دعوت کرتے ہین لکھا ہے کہ آفتاب پرستی چھوڑ دو اسلام مین داخل ہو اگر مین حکم اون کا نہ مانون تو ساری ولایت میری برباد کرین گے چنانچہ قولہ تعالیٰ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا الخ ترجمہ کہا بلقیس نے تحقیق پادشاہ جس وقت کہ داخل ہوتے ہین کسی بستی مین خراب کرتے ہین اوس کو اور کرڈالتے ہین وہان کے سردارون کو بعزت اور اسی طرح سے کرین گے یہ ملک خراب اور کہنے لگی بلقیس قولہ تعالیٰ وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ الخ ترجمہ تحقیق مین بھیجنے والی ہون طرف اون کے ہدیہ پس دیکھتی ہون ساتھ کس چیز کے پھر آتے ہین بھیجے ہوئے یعنے اگر سلیمان پیغمبر ہے تو اوس کے ساتھ لڑنا مناسب نہین دیکھون ہدیہ بھیج کے آزمایش کرون اگر پیغمبر ہوگا ہدیہ نہین لے گا اور بے اسلام کے وہ راضی نہیں ہوگا وزیرون نے کہا اے بلقیس تمھاری جو مرضی مین آوے سو کرو پس بلقیس نے قسم قسم کے ہدئے اور تحایف حضرت سلیمان کے پاس ایلچی کے ہاتھ بھیجے سلیمان تخت پر بیٹھے تھے اور ہزار وزیر سونے چاندی کی کرسیون پر اون کی ملازمت مین بیٹھے ہوئے تھے اور دیو پری شیاطین گرداگرد سلیمان علیہ السلام کے مؤدب کھڑے تھے اور ہزارون پرندہوا کے اون کے سر کے اوپر سایہ دے رہے تھے ہوا نے جلدی سے حضرت کو خبر پہنچائی کہ بلقیس نے بہت سے ہدیئے اور تحائف اور سات اینٹین سونے کی اور سات اینٹین چاندی کی اور سات پردے زربفت کے حضور کے پاس نذر بھیجی ہے اوس کی طرف سے رسول آتے ہین سلیمان نے یہ بات سُن کے اپنے ملازمون کو حکم کیا کہ بادشاہی دروازے کے سامنے سے میدان کی دیوار سے سونے چاندی کی اینٹون سے جو بنی ہے سات اینٹین سونے کی اور سات اینٹین چاندی کی اور سات پردے زربفت کے وہان سے اوٹھالے آؤ تب لائے پس بلقیس کے رسول شاہی دروازے کے میدان کی دیوار کے پاس جب آئے دیوار سب سونے چاندی کی اور یہ حشمت اور عظمت دیکھ کے بھچک رہ

گئے اور بولے کہ یہ ہم چند خشت سونے کی سلیمان کی نذر کیونکر گذرانینگے ہم دیکھتے ہین کہ سب درو دیوار اون کے
بارگاہ کی میدانون مین سونے چاندی کی ہین اور ہماری یہ چودہ اینٹین سلیمانؑ کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہین
اور جس دیوار سے چودہ اینٹین سونے چاندی اور سات پردے زربفت کے کھلوا کے حضرت سلیمانؑ نے
منگوالئے تھے جب بلقیس کے رسول وہان پہنچے وہ دیوار دیکھ کے کہا کہ شاید ہم کو چور پکڑنے کے لیئے یہان سے
اینٹین نکال کے فریب کیا ہے غرض بلقیس کے رسول نے سلیمان کے پاس آکے نذر گذرانی اور شرطین
خدمت کی بجالائے چنانچہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ الخ ترجمہ پس جب
آیا سلیمان کے پاس رسول بلقیس کا بولے سلیمانؑ کیا تم مدد دیتے ہو میرے تئین ساتھ مال کے پس جو کچھ کہ مجھ کو
دیا ہے خدا نے بہتر ہے اوس چیز سے کہ دیا ہے تم کو اور جاؤ تم اپنے تحفہ سے خوش رہو پھر جاؤ اون کے پاس اب
ہم بھیجتے ہین اون لشکرون کو جنکا سامنا نہو سکے اون سے اور نکال دین گے ہم اون کو بعزت کر کر اوس شہر
سے اور ذلیل ہون گے پس رسولون نے سلیمانؑ سے یہ باتین سن کے بلقیس کو جا کے کہا اور حشمت وعظمت
نبوت کی اون کی بیان کی وہ بولے سلیمانؑ نبی ہون گے تو معجزہ دکھاوین کیونکہ دلیل پیغمبری کی معجزہ ہے
سو ہم کو دکھاوین تب ایمان لاوین گے اون پر تب بلقیس نے سو لونڈی اور غلام سب کو ایک ہی صورت کے
لباس پہنا کر اور ٹکڑا یاقوت ناسفتہ ڈبیا مین رکھ کر اور چند مادیان اسپ ساتھ کرہ کے ملا کے اور ایک شیشہ خالی
واسطے امتحان اور امتیاز کے سلیمان کے پاس رسولون کے ہاتھ بھیجا اور کہا تم جاؤ یہ سب سلیمان کے پاس
پہنچاؤ اور اون سے کہو کہ یہ سب غلام اور لونڈیون مین امتیاز کردین اور اوس یاقوت ناسفتہ کو سفتہ کردین بغیر
آہن اور الماس کے اور اسپ مادیان کرہ سے جدا کردین اور یہ شیشہ پانی سے بھردین نہ وہ پانی کہ آسمان سے برسا
ہو نہ زمین سے نکلا ہو پھر جلد چلے آؤ میرے پاس اس کی خبر لے کر پس رسولون نے وہ سب لے کر سلیمان کے
پاس پہونچایا اور وہ شرطین جو بلقیس نے کہی تھین سلیمان سے بیان کین حضرت نے حکم کیا سیلاچی آفتابہ لے کر
پہلے لونڈی اور غلامون کے ہاتھ دھلائے لونڈیون نے اپنا کف دست دھویا وہ لونڈیان تھین اور جنھون نے سر انگشت
دھویا وہ سب غلام تھے اور عورت و مرد مین یہی عادت ہے اور دوسرا اعجاز یہ کہ یاقوت چھیدنے کو کیڑے کو حکم کیا
کیڑے نے چھیدا اور تیسرا اعجاز یہ کہ اسپ مادیان اور کرہ کو پس و پیش بندھوا کے سامنے دانا گھانس دیا اون
مین سے بعضون نے دانے پر جلدی سر بڑھایا اور بعضون نے پیچھے پس اسی سے حضرت نے دریافت کیا اور فرمایا کہ
جس گھوڑے نے جلدی سے سر بڑھایا دانے پر سو مادیان کند ہین تس پیچھے حکم کیا گھوڑون کو خوب دوڑاؤ اور اون کے
پسینے سے شیشہ بھرا غرض سلیمان نے بلقیس کے سوالات ناشائستہ بطریق شائستہ حل کر کے اور اوس کے رسولون

کو خلعت دیکر رخصت کیا پس رسولون نے بلقیس سے جاکر یہ سب معجزے اور کرامت شرح وار بیان کئے
بلقیس نے یہ سن کر اپنے ارکان دولت سے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ مین سلیمانؑ کے پاس جاؤن اور اطاعت
اون کی قبول کرون تب اسباب سفر کا اوس نے تیار کیا سو لونڈی اور لشکر بہت ساتھ لیا تخت اور دولت
ہفتم خانہ مین رکھکر ہفت دربند کرکے کنجیان اپنے ساتھ لین اور بعضے روایت مین آیا ہے کہ ایک معتمد
علیہ کے سپرد کین اور اوس سے کہا کہ تخت جڑاؤ اور دولت یہ مدار سلطنت ہے اچھی طرح حفاظت سے
رکھیو یہ کہہ کر سلیمانؑ کی خدمت مین جانے کو عزم کیا ہوا نے جلدی سے جاکے حضرت سلیمانؑ کو خبر دی کہ بلقیس
ملکہ شہر سبا سے از خود حضور کی خدمت مین حاضر ہوتی ہے اور ہوا کے آگے دیوون نے حضرت سلیمانؑ سے
قبح بلقیس کی بیان کی تھی اور اوس کی ساق پا پر بال بہت ہین اور وہ کم عقل ہے کیونکہ مان اوس کی پریزاد
سے ہے اور پری کی عقل کم ہوتی ہے پس دیو یہ بات سلیمان سے کہہ کے پیچھے ڈرے کہ اگر ہماری بات جھوٹ ہو
تو ہم پر عذاب کرین گے اور سلیمان نے ان باتون کو آزمایش کرنے کے لئے بلقیس کی آمد کی راہ پر اپنے تخت
گاہ کے سامنے حوض بنواکے اوس پر ایک پل شیشے کا تیار کیا اور مچھلی اور مرغابی حکمت سے بنواکے اوس مین
چھوڑے ایسا کہ پانی پل کے اوپر بظاہر معلوم ہو جب بلقیس اوس پر سے آوے گی تو یقین ہے پانی ہی کے دھوکے
سے پنڈلیون کے کپڑے اوٹھائے گی پیر کے بال ظاہر ہون گے یہی حکمت راہ مین کی اور کہا قولہ تعالے قَالَ
یَآاَیُّھَا الْمَلَؤُا اَیُّکُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِہَا ترجمہ کہا سلیمانؑ نے اے دربار والو تم مین کوئی ہے کہ لے آوے میرے
پاس تخت بلقیس کا پہلے اوس سے کہ آوے وہ میرے پاس مسلمان ہوکر کہا ایک دیو نے جنون مین سے
مین لے آون گا تمہارے پاس اوس کا تخت پہلے اوس سے کہ تم اوٹھو اپنی جگہ سے اور تحقیق مین البتہ اوس
پر زور آور ہون باامانت اسواسطے کہا کہ اوس کے تخت مین جواہر لگے تھے بیش قیمت اور حضرت
سلیمان کے وزیر آصف بن برخیا نے کہا کہ اس سے مین جلدی لاؤن گا تخت بلقیس کا ایک پلک مین چنانچہ حق تعالے
نے فرمایا قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ ترجمہ کہا اوس شخص نے کہ نزدیک اوس کے علم تھا علم کتاب
یعنے اسم اعظم اللہ کا وہ جانتا تھا بولا مین لے آون گا تیرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اوس سے کہ پھر آوے
طرف تیرے نظر تیری یعنے کسی طرف دیکھنے سے پھر اپنی طرف دیکھے اوس کے قبل پھر آصف نے اسم اعظم
پڑھتے ہی ایک پل مین تخت بلقیس کا سلیمان کے پاس لا موجود کیا بعد اوس کے سلیمان نے فرمایا قولہ
تعالے قَالَ نَکِّرُوْا لَہَا عَرْشَہَا نَنْظُرْ اَتَہْتَدِیْٓ اَمْ تَکُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَہْتَدُوْنَ ترجمہ کہا سلیمان نے
روپ بدل دکھاؤ اوس عورت کے آگے اوسکے تخت کا ہم دیکھین سوجھ پاتی ہے اون لوگون مین ہوتی ہے

جنکو سوجھ نہیں روپ بدلنا یعنے بلقیس کا تخت جڑاؤ کا تھا وہ جڑاؤ کاڑھ کر اور قرینے سے جڑا کیونکہ بلقیس کی عقل
آزمانی منظور تھی اور اپنا معجزہ دکھانا اور کارپردازون نے ویسا ہی کیا غرض بلقیس جب اوس حوض مذکور
کے کنارے آئی وہ پُل شیشے کا جو طلسم کا بنایا تھا اوس پر نظر پڑی اوس کو یقین ہوا شاید یہان پانی ہے
تب پنڈلیان اپنی کھولدین اوس سے حضرت سلیمان نے معلوم کیا کہ اوس کی ساق پر کچھ بال نہیں ہین جانا
کہ دیوؤن نے جھوٹ بات کہی تھی کہ اوس کی ساق پر بال ہین اور جب بلقیس سلیمان کے پاس آئی
اپنا تخت دیکھا پہچانا جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہے فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ
ترجمہ پس جب بلقیس سلیمانؑ کے پاس آئی کسی نے اوس کو کہا کیا ایسا ہے تخت تیرا تب اوس نے تخت
کے پاس جا کے دیکھا بولی گویا یہ وہی ہے تخت اور ہم کو معلوم ہو چکا آگے سے اور ہم ہو چکے مسلمان اور
اس مین بھی معلوم ہوا بلقیس عاقلہ ہے اور کسی نے کہا اوس عورت کو اندر چل محل مین پھر جب گئی
دیکھا وہان محل مین پانی ہے اور کھولین اپنی پنڈلیان کہا یہ تو ایک محل ہے جڑے ہوئے اوس مین
شیشے تب متحیر ہو کے بولی قولہ تعالی قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
ترجمہ کہا بلقیس نے اے پروردگار میرے تحقیق مین نے ظلم کیا جان اپنی کو اور مطیع ہوئی ساتھ سلیمان کے
واسطے خدا کے جو پروردگار عالمون کا ہے تفسیر مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ دیوان خانے مین بیٹھے تھے
اوس مین پتھرون کی جگہ شیشے کا فرش تھا دور سے پانی دکھائی دیتا بلقیس نے وہان پنڈلیان اپنی
کھول دین پانی مین بیٹھنے کو تب حضرت سلیمانؑ نے اوس کو پکارا کہ یہ شیشون کا فرش ہے پانی نہیں
پس اوس کی عقل کا قصور اور عقل کا کمال سلیمانؑ کو معلوم ہوا اور حضرت سلیمان نے دیوؤن کی زبانی سنا
تھا کہ اوس کی پنڈلی پر بال ہین بکریون کی طرح اب معلوم ہوا کہ سچ ہے تب اوس کی دوا تجویز کی جس کو
نورہ کہتے ہین وہ پری کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی یہ اثر اوسی کا تھا آخر سلیمانؑ بلقیس کو اپنے نکاح مین
لائے ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سلیمانؑ کی تین سو بی بی اور سات سو حرم تھین سب پر اوس کو شرف
دیا اور ایک مکان عالیشان پرتکلف بنا کے اوس مین رکھا ایک دن بلقیس نے کہا اے نبی اللہ ہر روز آپ
تخت پر بیٹھ کر ہوا پر سیر کرتے ہو گرد عالم کے پھرتے ہو مجکو بھی ایک دن اپنے ساتھ لے چلیے کہ فلانے
جزیرون مین جا کے عجیب وغریب تماشا دیکھون تب سلیمان نے ہوا کو حکم کیا کہ تخت کو اس جزیرے
مین جو سات دریا کے بیچ مین ہے پہونچا تب ہوا نے وہان پہنچایا بلقیس وہان کا سبزہ اور آب روان
دیکھ کے بہت خوش ہوئی اور وہان کے دریائی گھوڑون کے بازؤن مین پر دیکھے وہ سب سلیمانؑ کا تخت

دیکھ کر مثال پرندون کے اوڑ گئے حضرت نے حکم کیا دیوٗن کو کہ ان گھوڑون کو پکڑ لاؤ انھون نے عرض کی اے
نبی اللہ ہم اُن گھوڑون کو نہین پکڑ سکین گے مگر سمندون ایک دیوٗ ہے وہ آپ سے باغی ہو کر قعر دریا مین
چھپ رہا ہے اگر حضور کا حکم ہو تو اوس کو پکڑ لاوین اور جا کے اوس سے کہین کہ سلیمانؑ مر گئے تم آؤ یہ سنتے
ہی وہ ہمارے پاس چلا آوے گا تب اوسکو پکڑ کے حضور مین لاوین گے یقین ہے کہ اوس کے ہاتھ سے
وہ گھوڑے پکڑے جا وین گے تب حضرت نے حکم کیا وہ دیوٗ سب تمام دریاؤن مین جا کے گرد عالم کے سمندون کو
پکارتے رہے اے سمندون سلیمانؑ مر گئے تم نکل آؤ اور وہ اس بات کو سُن کر قعر دریا سے خوش ہو کر نکل
آیا پس اونھون نے اوس سے کہا کہ اب سلیمانؑ کے عذاب سے ہم نے نجات پائی چاہیے کہ ہم سب وہان جا کے
اس کی سلطنت مین دخل کرین مزے سے رہین اور چین کرین یہ کہہ کر جب دونون مین ملاپ ہوا تب اُنھون
نے کمند ڈالکر اُس کے ہاتھ پاؤن باندھ کر سلیمانؑ کے پاس لا حاضر کیا جب سلیمانؑ نے نظر غضب سے
اوس کی طرف دیکھا سمندون نے مارے خوف کے کہا یا نبی اللہ مجکو امان دو میری جان بخشی کرو مین آپکا تابعدار
ہوا جو آپ فرماوین گے بسر وچشم بجا لاؤن گا تب حضرت نے فرمایا تو اگر جان بخشی چاہتا ہے تو فلانے جزیرے
سے دریائی پرند گھوڑے میرے واسطے پکڑ لا اوس نے کہا یا نبی اللہ بغیر کچھ حیلہ و حکمت کے وہ گھوڑے
میرے ساتھ نہیں آوینگے حضرت نے کہا تو کیا چاہتا ہے وہ بولا گھوڑے سب فلانے چشمے سے پانی
پیتے ہین چند دیوٗ میرے ساتھ کر دیجیے اوس چشمہ سے جا کے پانی نکال ڈالین اور بجائے پانی کے اوس کو
شراب سے بھرین تب وہ بمنزلہ پانی کے اوس پیوینگے اور اوس کے پینے سے اون کو نشہ ہوگا اسوقت
کمند ڈال کر پکڑ لین گے اور خدمت مین حاضر کرین گے پس حضرت نے دیوٗنکو سمندون کے ساتھ کر دیا
چالیس گھوڑے وہان سے جا کے پکڑ لائے اوسوقت عصر کا وقت تھا سلیمان گھوڑون کی لطافت اور
خوبیان دیکھنے لگے یہان تک کہ نماز عصر جانے پر ہوئی اوس وقت جبرئیل جناب باری سے عتاب لائے
اور کہا اے سلیمان تو دنیا کے مال کی محبت مین ایسا مشغول ہوا کہ نماز عصر کی جانے پر ہوئی سلیمانؑ یہ سن کر
اوس وقت سجدے مین گئے اور رونے لگے اور استغفار کرتے چنانچہ قولہ تعالےٰ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ
الْجِيَادُ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ الخ ترجمہ جس وقت کہ روبرو لائے گئے سلیمان علیہ السلام کے شام کو خاصے
گھوڑے پس سلیمان نے کہا تحقیق مین نے دوست رکھا محبت مال کو اپنے رب کی یاد سے یہان تک کہ
سورج چھپ گیا پردے مین پھر کہا لاؤ ان گھوڑون کو میرے پاس پس شروع کیا ہاتھ پھیرنا پاؤن اور گردن
اون گھوڑون پر مروی ہے کہ حق تعالےٰ نے فرشتے بھیجے آفتاب ٹھہر گیا ڈوبنے نہ دیا یہان تک کہ سلیمانؑ

نے وقت پر نماز عصر کی پڑھلی تب آفتاب غروب ہوا کہتے ہین کہ حضرت سلیمان نے اون گھوڑون کے پر کاٹ ڈالے
پھر ثانیاً پیدا نہ ہوئے اور اسپ تازی اُن ہی کی نسل سے ہین

جہاد کو جانا سلیمان علیہ السلام کا شہر صیدون مین اور مارا جانا بادشاہ صیدون کا

جب بلقیس کے قصے سے فارغ ہوئے سلیمانؑ نے اوس سمندون دیو سے پوچھا اے سمندون کوئی چیز عجیب وغریب تو نے کسی جزیرے مین دیکھی ہے وہ بولا اے حضرت مین نے دیکھی ہے دریائے مغرب مین ایک جزیرہ ہے اوس مین ایک شہر عظیم ایسا ہے کہ چارون طرف اوس کے دیوار سنگین ہے بلندی اوس کی سو گز اور اس کے اندر بارہ برج ہین اور ہر برج کے اوپر ایک طبل اور علم دھرا ہے اور اس حصار کے بیچ مین بڑا ایک میدان ہے اوس مین ایک مکان عالیشان ہے کہ سنگ مرمر سے بنا ہے اوس پر ایک منارہ بلند اور اوس منارے پر دو شیر سنگین اور ایک عقاب بزرگ مثل آدمی کی صورت سونے سے بنایا ہے اور ایسی بہت سی صورتین ہین مین نے اوس کوشک پر جاکے دیکھا چار ہزار حجرون مین لونڈیان صاحب جمال بیٹھی ہین اور اوس کے بیچ مین ایک تخت ہے اور اُس پر ایک پری ماہ لقا ساتھ ایک دختر برج اختر کے بیٹھی ہے بعد ایک ساعت کے دختر تخت پر سے اوٹھ کر کھڑی ہوئی اور وہ چار ہزار لونڈیان اپنے حجرون مین داخل ہوئین تب مین نے جاکے ایک لونڈی سے پوچھا اس شہر کا کیا نام ہے اور یہ پری اور وہ دختر کون ہے اور وہ تبیر و تبر اور علم برج کے اوپر اور وہ دو شیر اور عقاب منارے پر کس واسطے بنا رکھے ہین یہ سن کے مجھ سے وہ لونڈی بولی تم کس ملک کے ہو کہان سے آئے ہو مین نے کہا دوسرے عالم سے آیا ہون وہ بولی مین جانتی تھی سوا اس ملک کے اور دوسرا ملک نہین اور بولی کہ اس شہر کا نام صیدون ہے اور وہ پری ہمارے بادشاہ کی بی بی اور وہ دختر بادشاہزادی ہے اور یہ صورتین طلسم کی اس واسطے بنائی ہین کہ جب دشمن اور غنیم کو دیکھین گی آواز کرین گی تب ہمارے بادشاہ کو معلوم ہوگا کہ کوئی غنیم و دشمن آیا ہے ہمارے شہر مین تب اوسی وقت جاکے اون کو مار ڈالین گے اور وہ جو عقاب ہے یہ ہمارا داعی ہے جب وقت عبادت کا ہوتا ہے وہ بانگ دیتا ہے تب ہم سب جاکے بادشاہ کو پوجتے ہین عبادت کرتے ہین عیاذاً باللہ من ذٰلک اور دو شیر وہ حاکم منصف ہین جب آسامی اور فریادی دونون مین خصومت واقع ہو تو ان دونون شیرون کے پاس اون کو ہمارے بادشاہ بھیجتے ہین جو ناحق پر ہے اوس کو وہ دونون شیر پھاڑ ڈالتے ہین اور کوئی شخص بے راہ نہین چلتا ہے

اور جھوٹھ نہین بولتا ہے اوس کا یہ ماجرا ہے پس سمندون دیوُ سے شہر صیدون کی حقیقت وماجرا سُن کے
سلیمانؑ نے لشکرون کو فرمایا شہر صیدون مین جہاد کو جاؤن گا تب دیوُ پری لوگ بموجب حکم حضرت کے تخت
پر آ جمع ہوئے اور ہوا کو حکم کیا ہوا نے جلدی سے حضرت کے تخت کو صیدون شہر کے پاس پہنچایا جب
تخت سلیمانؑ کا دور سے نمایان ہوا وہ طبل وعلم سلیمان کا تخت بساط دیکھ کر اوس منارے اوپر جون پہ سے
پکار کے آواز دینے لگے تب اہل صیدون کو معلوم ہوا کہ کوئی غنیم آتا ہے تب سب اہل شہر وسپاہ اور لشکر بہ سلاح
آراستہ جنگ کے واسطے شہر سے نکلے کیا دیکھتے ہین کہ ایک جماعت فوج کی تخت پر بیٹھی ہوئی ہوا پر چلی آتی
ہے یہ دیکھ کر وہ اہل صیدون بولے کہ ہم نے آج تک کسی بادشاہ کو نہین دیکھا اور نہین سنا کہ سوا زمین کے ہوا
پر چلے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ بہت بزرگ ہے پس سب جنگ گاہ مین آ کھڑے ہوئے تب سلیمان نے دیونکو
فرمایا اول تم جا کر کافرون سے لڑو پس دیوُ سب اون سے لڑنے لگے مردم جزیرہ دیوُن پر غالب آئے تب حضرت نے
پریون کو حکم کیا یہ بھی اون سے مغلوب ہوئین بعد اوس کے آدمیون کو فرمایا تب دیوُ پری اور آدمی سب مل کر مردم
جزیرہ سے لڑے اونکو زیر کیا اس پیچھے اون کا بادشاہ نکل کے سلیمانؑ کے سامنے لڑنے کو آیا اور اوس پلید کا نام
عنکبو تھا حضرت نے ہوا کو حکم کیا ہوا نے ایک مشت خاک اوس پلید کی آنکھون مین ڈال دی وہ پلید اندھا ہو کر
گر پڑا شیر نے آ کر اوس ناپاک کا سر کاٹ کر کھا لیا اور بعضون نے کہا ہے کہ ٹڈی آ کے اوس پلید کی آنکھین کھا گئی
تھی وہ واصل جہنم ہوا اور باقی کافرون کو لشکر سلیمان نے مار کاٹ کے دریا مین بہا دیا اور عنکبو کی بیٹی کہ وہ صاحب
جمال تھی اوس کو اور اوس کی چار ہزار لونڈیون کو سلیمانؑ اپنے تخت پر اوٹھا لائے اور شہر کو ویران کر کے
چلے آئے واللہ اعلم بالصواب

مبتلا ہونا سلیمان علیہ السلام کا رنج وعذاب مین بسبب بعضے تقصیر کے کہ اون سے سہوا ہوئی تھی

جب سلیمان نے ملک صیدون سے مراجعت کی آنے کے وقت راہ مین عنکبو کی بیٹی سے کہنے لگے کہ اے
نیک بخت تو ایمان لا مسلمان ہو وہ بولی کہ مین تب مسلمان ہون گی کہ مجکو میرے باپ سے ملاقات کراؤ تب
حضرت سلیمانؑ نے فرمایا تمھارے باپ کو مین نے مار ڈالا ہے تم کیونکر دیکھو گی بہر کیف اوس دختر کے کہنے سے
سلیمان نے اوس کے باپ کا سر لا کے اوس کو دکھایا وہ بیہوش ہو کر گر پڑی بعد ایک ساعت کے ہوش مین آئی اور

گریہ وزاری کرنے لگی سلیمانؑ نے اوس کو بہت پیار کیا اور دلداری کی پر اوس کے خاطر جمع نہ ہوئی آخر الامر وہ
دین اسلام سے مشرف ہوئی تب حضرت اوسکو نکاح مین لائے اور بہت چاہتے تھے ایک دن ابلیس لعین نے صورت
آدمی کی بن کر اس دختر سے جا کر کہا اے لڑکی پریزاد کیون اپنے باپ کی صورت بنا کر نہین پوجتی ہے کہ تیرے
باپ کی روح تجھ سے خوش رہے جیسا کہ حیات مین تجھ سے خوش تھا او خبردار یہ بات سلیمان سے نہ کہیو چھپا رکھیو
تب وہ دختر شیطان کے سکھانے سے اپنے باپ کی صورت بنا کر گھر مین مخفی پوجتی تھی اور دل اپنا شاد رکھتی تھی
اسی طرح چالیس دن گذرے اور دوسری روایت مین یون آیا ہے جب سلیمان نے اوس دختر سے کہا کہ تو ایمان
لا مسلمان ہو مین تجھ سے نکاح کرونگا وہ بولی مین مسلمان ہونگی اور تمھاری زوجیت قبول کرونگی اس شرط پر
کہ آپ حکم دیوین مین اپنے باپ کی صورت بنا کے اپنے سامنے رکھون صورت پرستی سے اپنے باپ کی دل کو خوش
کرون غم مہجوری بھول جاؤن پس چونکہ اوس زمانہ مین صورت بنانا شرع مین ممنوع نہ تھا اور سلیمانؑ اپنی اور
بیبیون سے اوس کو زیادہ پیار کرتے تھے اس کو تصویر بنانے کی اجازت دی تب وہ اپنے باپ کی صورت
بنا کے اوس کو مخفی پوجتی تھی کہتے ہین کہ اسی سبب سے سلیمانؑ چند روز بلا مین مبتلا ہوئے تخت اور حکومت سے
معزول رہے اور بعضون نے یون بھی روایت کی ہے کہ دختر عنکبود نے کہا اے حضرت آج عید قربان ہے
کچھ قربانی کیا چاہیے ایک ٹڈی مجھکو لا دیجیے مین قربانی کرون ٹڈی قربانی کرنا ثواب ہے سلیمانؑ نے فرمایا
ٹڈی مین گوشت نہین ہوتا اوسکو ذبح کرنا کیا فائدہ اونٹ قربانی کرو اوس مین ثواب ہے وہ بولی نہین مین ٹڈی
ذبح کرونگی غرض اوس کی یہ تھی کہ جب سلیمانؑ صیدون مین جا کے اوس کے باپ سے لڑے ٹڈی آ کے
اوس کے باپ کی آنکھین کھا گئی تھی وہی بغض اوس کے دل مین تھا کہ اوس سے مکافات لے اور سلیمانؑ
کو یہ بات یاد نہ تھی سہواً فرمایا کہ اچھا ٹڈی منگوا کے ذبح کرو تب اوس نے ایک ٹڈی کو منگوا کے عداوتاً ذبح کیا
پس سلیمانؑ کی عورت نے یہ دو گناہ کئے تھے کہ اپنے باپ کی صورت بنا کے گھر مین پوجتی تھی یہ خبر سلیمانؑ
کو معلوم نہ تھی اور دوسرے یہ کہ ٹڈی کو بے گناہ ذبح کیا تھا اون دونون معصیت کے سبب سلیمانؑ چند روز
بلا مین مبتلا ہوئے پس اے مومنو یہ بات متحقق ہے کہ جس نیک مرد کے گھر مین بدعورت ہو اپنے شوہر سے
چھپا کے گناہ کے کام کرے خواہ علانیہ خواہ مخفی تو لازم اور واجب ہے کہ عورت کے گناہ کے باعث اوس کے
شوہر پر آفت نازل ہوگی اور خان ومان اوس کا ویران ہوگا چنانچہ استاد سعدیؒ نے بھی فرمایا ہے بیت

زن بد در سرائے مرد نکو ❊ ہمدرین عالم است دوزخ او ❊ اور اللہ تعالیٰ کلام مجید مین فرماتا ہے وَلَقَدْ فَتَنَّا
سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ؕ ترجمہ تحقیق آزمایا ہم نے سلیمانؑ کو اور ڈال دیا ہم نے اوپر کرسی کے

ایک دھڑ پھر رجوع کیا سلیمانؑ نے بحث پس معاملہ یون تھا کہ سلیمان جب استنجے کو جاتے خاتم اپنے ہاتھ سے
نکال کے ایک خادمۂ حرم کے حوالے کرجاتے کیونکہ اوس خاتم پر اسم اعظم اللہ کا تھا اس لیے استنجے کو جاتے
وقت ساتھ نہین رکھتے ایک دن مرضی الٰہی سے ایسا اتفاق ہوا کہ دیون مین سے ایک دیو نام اوس کا صخرہ
تھا اوس نے صورت وشکل سلیمان کی سی بنا کے اوس خادمہ امینہ سے جا کے انگوٹھی لے کر اپنی اونگلی مین
پہن کر سلیمان کے تخت پر جا بیٹھا اور دیو پری آدمی سب اپنے عہدے پر بدستور سابق جیسا کہ سلیمانؑ کی ملازمت
مین کھڑے رہتے تھے ویسے ہی اوس کے سامنے سلیمان جانکر سب آکے حاضر ہوئے اور پرندون نے آکے
تخت پر سایہ کیا اور صخرہ حکم احکام کرنے لگا تب سلیمانؑ نے بعد فراغت استنجے کے اوس خادمہ امینہ سے
اپنی انگوٹھی طلب کی وہ بولی خاتم سلیمانؑ لے گئے تم کون ہو حضرت بولے مین سلیمانؑ ہون تم نے کس کو
دی ہرچند کہا وہ نہ مانی تب سلیمانؑ اپنے تخت کے پاس جا کے دیکھتے ہین کہ وہ صخرہ دیو تخت پر بیٹھا
ہے اور انگوٹھی ہاتھ مین ہے سب دیو پری آدمی دربار عام مین کھڑے ہین سلیمانؑ نے اونھون سے کہا کہ مین
سلیمانؑ بن داؤدؑ ہون لوگون نے اون کی تکذیب کی اور دیوانہ جان کے چوبدارون نے وہان سے نکال
دیا اور بعضی روایت مین یون آیا ہے کہ حضرت سلیمان پر گردش آنے کا یہ سبب تھا کہ اون کی ہزار بیبیان
تھین ایک دن یون ارادہ کیا کہ آج کی شب سب بیبیون سے جا کے جماع کرونگا کہ ہر ہر بی بی ایک ایک بیٹا جنے
تو ہزار بیٹے ہون گے اور انھون کو لے کے ہم جہاد کرین گے یہ کہا اور انشاء اللہ نہ کہا اپنی بیبیون سے جا کے جماع
کیا خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ کسی کو حمل نہ رہا مگر ایک عورت کے پیٹ سے آدھا دھڑ پیدا ہوا تب انشاء اللہ
نہ کہنے کے سبب نادم ہوئے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ ایک آنکھ ایک کان ایک ہاتھ ایک پاؤں کا لڑکا پیدا ہوا القصہ سلیمان
کو جب دیو پری آدمیون نے نہ پہچانا تعظیم نہ کی تخت گاہ سے نکال دیا پس وہان سے نکل کے بیت المقدس
مین جا کے تین دن تک سجدے مین پڑے روتے رہے پھر بیطاقتی سے مارے بھوک کے مسجد سے نکل
کر کسی بنی اسرائیل کے گھر پر جا کر کھانے کو مانگا کسی نے اون پر التفات نہ کیا پھر وہان سے مایوس ہو کر
شہر مین آئے بامید روٹی کمانے کے اتفاقاً یہان بھی کسی نے اون کو نوکر نہ رکھا پھر یہان سے بھوکے پیاسے
نکل کر دریا پر گئے مچھلی والون کو مچھلیان شکار کرتے دیکھا اون سے کہا کہ مجھکو نوکر رکھو ہم تمھارا کام کرین تب ماہی
گیرون نے اون کو ہر روز مچھلیان دینی مقرر کین اور نوکر رکھا آخر تمام دن گذارات کے وقت دو مچھلیان
پکڑی گئین یہی دو مچھلیان مزدوری مین اونکو ملین ان مین سے ایک مچھلی بازار مین بیچ کے روٹی مول لی
اور ایک مچھلی تل کے روٹی کے ساتھ کھالی اور شکر خدا بجا لائے اسی طرح چالیس دن تک روزی اپنی

حاصل کرکے کچھ آپ کھاتے اور باقی محتاجون کو دیتے اور تمام رات عبادت مین رہتے اور توبہ استغفار کرتے
اور چالیس دن صخرہ دیو نے حضرت سلیمانؑ کے تخت پر بیٹھ کے بادشاہی کی مگر آدمی اور پری کو اوس کے طور و
طریق سے کچھ معلوم ہوا تھا کہ یہ دیو ہے تخت پر بیٹھ کے سلطنت کر رہا ہے یہ سلیمانؑ نہین مگر یہ راز دل کسی
سے ظاہر نہین کرتے اور آصف دیو سلیمانؑ کا وزیر اعظم بڑا عقلمند و ہوشیار تھا جس دن سے وہ تخت پر بیٹھ
کے حکم کرنے لگا اوسیدن سے آصف دیو اس بات کا متلاشی اور متردد ہوا کہ آج چالیس دن سے یہ شخص تخت
پر بیٹھ کے جو حکومت کرتا ہے یہ کون ہے یقین ہے کہ یہ سلیمانؑ نہین آخر آصف نے سلیمانؑ کی بیبیون سے
جا کے پوچھا آج سلیمان کہان ہین تمہارے پاس تشریف لاتے ہین یا نہین وہ یمینہ خادمہ کہ جس کے ہاتھ سے
سلیمان اکثر کام لیتے تھے وہ بولی کہ آج چالیس دن ہوئے ہین ہم حضرت کو نہین دیکھتے ہین ہمارے پاس
تشریف نہین لاتے ہین اور خاتم بھی مجکو نہین دیتے ہین شاید اور کہین تشریف لے گئے ہون گے یا نوع دیگر
ہوا ہوگا پس آصف نے یمینہ سے یہ سُن کر کہا کہ بہت اچھا مین ابھی معلوم کر لیتا ہون اوس وقت چالیس آدمی
توریت خوان کو بلا کے تخت گاہ مین لے جا کے توریت سب کے ہاتھ مین پڑھنے کے لئے دی جب توریت پڑھنے
لگے وہ صخرہ دیو جو تخت پر بیٹھا تھا یہ کلام الٰہی سن کے تخت پر ٹھہر نہ سکا آخر وہان سے الگ ہوکر اوس تخت پر
سے ایک کنارے پر جا بیٹھا پھر وہان بھی نہ ٹھہر سکا وہان سے بھی بھاگا اور وہ خاتم سلیمانؑ کی دریا مین ڈال کر
چلا گیا مرضی الٰہی سے ایک دن سلیمان اون مچھلی والون کی نوکری بجا لا کے تھکے ماندے دریا کے کنارے سوئے
تھے ایک سانپ آ کے ایک شاخ سبز مین لے کر اون پر ہوا کر رہا تھا ایک مچھوے کی بیٹی تھی وہ صاحب جمال تھی وہ ہر روز اپنے
باپ کا کھانا دریا کنارے لایا کرتی تھی اس حضرت سلیمانؑ کو دریا کے کنارے سوتا دیکھا اور ایک سانپ اون
پر ہوا کر رہا ہے وہ دختر بالغہ تھی یہ حال دیکھ کے اپنے باپ سے جا کے کہا اے بابا جان مجکو اوس شخص سے بیاہ
دو تو بہتر ہے سوا اس کے مین دوسرے سے بیاہ نہین کرون گی تب اوس کے باپ نے کہا وہ میرا نوکر ہے
نوکری کر کے کھاتا ہے تجھے اوس شخص سے کیونکر بیاہ دون لوگ کیا کہین گے وہ بولی اس سے میرا بیاہ
نہین ہو تو مین کسی سے بیاہ نہین کرون گی تب وہ ماہی گیر اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر سلیمانؑ کے پاس گیا
حضرت سوتے تھے اوسکے آنے کی آہٹ سُن کے جاگ اوٹھے اوس نے حضرت سے کہا کہ آپ کو مین اپنی
بیٹی سے بیاہ دون گا حضرت نے فرمایا مین آپ کا نوکر ہون نوکری کر کے کھاتا ہون روزمرہ دو مچھلیان اُجرت
کی حضور سے ملتی ہین اوسے کھاتا ہون خوراکی اور مہر آپ کی بیٹی کا کہان سے دون گا وہ بولا میری بیٹی
آپ سے مہر نہین چاہتی ہے اور کھانے کو مین دون گا میرا ذمہ ہے آخر سلیمانؑ نے قبول کیا اور اوس

کے ساتھ اوس کے مکان پر جاکے اوس کی بیٹی سے بیاہ کیا اور توبہ استغفار کر کے خدا کی عبادت مین مصروف
ہوئے فی الجملہ اوس صخرہ دیو نے جو انگشتری حضرت سلیمان کی دریا مین ڈال کے بھاگا تھا اوس انگشتری کو
ایک مچھلی نگل گئی تھی اور تمام مچھلیان دریا کی اوس خاتم کے سبب سے اوس مچھلی کی مطیع فرمان ہو رہی تھیں
دوسرے دن سب ماہی گیر حضرت سلیمانؑ کو لے کر اوس دریا مین جہان انگشتری صخرہ دیو نے ڈالی تھی
وہان مچھلی کے شکار کو گئے خدا کے حکم سے وہ مچھلی کہ جس نے انگشتری حضرت کی نگلی تھی وہ جال مین پکڑی
گئی پس مچھوون نے اوس مچھلی کو اور دو مچھلی لا کے حضرت سلیمانؑ کی اُجرت مین دی پس سلیمانؑ نے اون
تینون مچھلیون سے دو مچھلیون کو بیچ ڈالا اور ایک مچھلی اپنی بی بی کے حوالے کی صاف کرنے کو جب اوس نے
اوس کا پیٹ چیرا تب وہ خاتم حضرت سلیمانؑ کی اوس کے شکم سے نکل پڑی اوس کی روشنی سے سب گھر
اوجالا ہو گیا مچھوے کی بیٹی یہ اعجوبہ دیکھ کے بے اختیار پکار اوٹھی سلیمانؑ نے اوس وقت خاتم اپنی پہچان کر ہاتھ
مین اپنے پہن لی اور مرغان ہوا آ کے سر پر سایہ فگن ہوئے اور دیو پری آدمی جمیع خلق اون کی ملازمت مین بدستور
سابق آ کر حاضر ہوئے اور باد نے تخت لا کر موجود کیا تب سلیمان نے اپنی بی بی ماہی گیر کی بیٹی سے کہا کہ مین سلیمانؑ
بن داؤد ہون اور تمام احوال اپنا اول سے آخر تک بیان کیا اور اوس وقت ہوا کو حکم کیا تب ہوا نے حضرت کو
تخت سمیت اپنے مکان خاص پر پہنچا دیا اور ملازمان جتنے تھے سب نے آ کے حضرت کے سامنے دربار عام مین
حاضر ہو کے نذرین گذرانیں پس سلیمانؑ اپنے محل مین جا کے اوس صیدونیہ عنکبود کی بیٹی کو کہ جس کو ملک صیدون
سے لا کے اپنے نکاح مین لائے تھے وہ اپنے باپ کی صورت بنا کے گھر مین مخفی پوجتی تھی اس واسطے اوس کو اور اوس
کی چار ہزار لونڈیون کو کاٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلا دیا اور جادوگری کی کتابین جو روز ہزیمت عنکبود لعین کے
صخرہ دیو اوس شہر صیدون سے لوٹ لایا تھا اور اوس جادو کے سبب سے اوس نے سلیمانؑ کی خاتم اون کی
خادمہ یمینہ سے لے کر چالیس دن تک سلطنت کی تھی اور حضرت کو دُکھ مین ڈالا تھا اوس کتاب کو بھی پارہ پارہ
کر کے ڈال دیا کہتے ہین کہ اون ٹکڑون سے ایک ٹکڑا ہندوستان مین پہنچا تھا اوسی سے لوگ اب تک جادوگری
کرتے ہین بعد اوس کے سلیمانؑ نے صخرہ دیو کو طلب کیا نہ پایا دیون کو حکم کیا اُنھون نے عرض کی یا نبی اللہ صخرہ
دیو سمندر کے بیچ مین جا کے آپ کے خوف سے چھپ رہا ہے بغیر کچھ حیلہ کئے اوس کو وہان سے پکڑ نہین لا سکتے
ہین اگر حضور کا حکم ہو تو کچھ بات بنا کے اوس سے کہین تو البتہ وہان سے حضور مین لا سکین گے تب حضرت نے
فرمایا اچھا جاؤ تب دیو جا کے سمندر کے بیچ مین پکارتے تھے اے صخرہ تو کہان ہے نکل آ سلیمانؑ مر گئے
وہ یہ سن کر سمندر کے بیچ مین سے نکل آیا تب اوس کو دیوون نے گرفتار کر کے سلیمانؑ کے پاس حاضر کیا

چالیس دن تک حضرت نے اوس کو عذاب اور سیاست مین دکھا بعد اوس کے شکنجے مین پتھر کے ڈال رکھا کہتے ہین کہ اب تک وہ شکنجے مین پڑا ہے قیامت تک رہے گا پس سلیمانؑ نے کئی برس سلطنت کی اور بیت المقدس کو جو داؤد علیہ السلام نے بنا کیا تھا اوس کو اور بڑھا کے بنوایا دیؤن کو حکم کیا کہ دیوارین اوس کی سنگ سفید سے بناؤ تب بموجب ارشاد اون کے دیؤن نے ویسا ہی بنایا اور ستون اوس کے چالیس گز لنبے سنگ مرمر سے بنائے اور کواڑ دروازون کے آبنوس کے لگائے ایک دروازے کا نام باب داؤد اور دوسرے کا نام باب طوبیٰ اور تیسرے کا نام باب رحمت اور چوتھے کا نام باب نبی العربی آخر الزمان (صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) رکھا اور چھت ساج کی لکڑی سے بنوائی تھی اور دیوارین اوس کی سونے سے زر اندودہ کی تھین اور مسجد مین قندیلین چاندی کی لگائی تھین اور ہر قندیل مین تیل کی جگہ لعل شب چراغ تھا اوس کی روشنی سے سب روشن ہوتا تھا اور گندھک سرخ سے قندیلون کو ترکیب دیا تھا ایسا کہ تین کوس تک شعاع اوس کی روشنی کی جاتی تھی کہتے ہین کہ وہی گندھک سرخ کیمیا ہے وہ سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے عنایت کی تھی قصہ کوتاہ ایک دن سلیمان علیہ السلام گنبد کے دروازے پر جو شیشے سے بنایا تھا اپنا عصا ٹیکے کھڑے تھے خدا کے حکم سے اوس وقت ملک الموت آحاضر ہوئے سلیمانؑ نے اون سے پوچھا تم میری ملاقات کو آئے ہو یا روح قبض کرنے کو ملک الموت نے کہا مین تمہاری روح قبض کرنے کو آیا ہون حضرت نے فرمایا بہت اچھا مجکو ذرا پانی پینے کی مہلت دے ملک الموت نے کہا کہ مین اب دیر نہین کر سکتا ہون خدا کا حکم نہین پس جیسا کہ حضرت سلیمان عصا پر ٹیک کے کھڑے تھے اوسی ہیئت پر جان اون کی قبض کر لی خبر مین آیا ہے کہ اسی طرح ایک برس تک سلیمانؑ کی لاش بیجان عصا کے ٹیکے کھڑی تھی اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ دو مہینے تک اون کی موت کی خبر کسی کو نہ ہوئی دیو سب ایک برس تک بیت المقدس کا کام انجام کرتے رہے یہان تک کہ عصا اون کا گھن کھا گیا اور لاش زمین پر گر پڑی تب لوگون کو معلوم ہوا کہ سلیمان علیہ السلام اتنے روز بے جان کھڑے تھے بعد اُس کے تخت اون کا ہوا پر گیا آدمیون کی نظرون سے غائب ہوا اور جن سب تاسف کرتے ہوئے چلے گئے اس مین حکمت حکیم علی الاطلاق کی یہ تھی کہ جن غیب دانی سے فخر کرتے تھے کہ ہم کو غیب کی معلوم ہے اس لئے اللہ نے اون کو آزمایا کہ اگر وہ غیب کی بات جانتے تو سلیمانؑ کی موت کی خبر اونکو ہوتی اور ذلت مین نہ رہتے پس خدا کی مرضی یہی تھی کہ جنون کو سلیمانؑ کے مرنے کی خبر نہ ہو اور نہین تو وے سب چلے جاتے مسجد بیت المقدس کی تیار نہ ہوتی بے مرمت رہ جاتی حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖ الخ ترجمہ پس جب تقدیر کی ہم نے موت اوس پر نہ خبردار کیا اون کو مرنا اون کا کیڑا

گھن کھاتا رہا اوس کا عصا پس جب گر پڑا اب معلوم کیا جنون نے اگر وے خبر رکھتے غیب کی بات تو نہ رہتے ذلت کی تکلیف مین اور دوسری روایت مین ہے کہ سلیمانؑ جنون کے ہاتھ سے بیت المقدس بنواتے تھے جب معلوم کیا کہ موت آپہونچی تب جنون کو عمارت کا نقشہ بتاکر آپ شیشے کے مکان مین دروازے بند کرکے بندگی مین مشغول ہوئے بعد وفات کے برس دن تک جن مسجد بنانے رہے جب مسجد پوری بن چکی جس عصا پر سلیمانؑ ٹیک کر کھڑے تھے گھن کے کھانے سے گر پڑا اب سب کو وفات سلیمان علیہ السلام کی معلوم ہوئی اور جو جن آدمیون سے علم غیب کا دعویٰ کرتے تھے سب کے سب قائل ہوئے یہان تک تھا قصہ سلیمان علیہ السلام کا واللہ اعلم بالصواب

قصہ حضرت نبی عزیر علیہ السلام کا

خبر مین آیا ہے کہ بخت نصر ایک بڑا بادشاہ کافر تھا شرق سے غرب تک اوس کی بادشاہت تھی قوم بنی اسرائیل پر غالب ہوا شہر بیت المقدس کو خراب کیا اور توڑ ڈالا اور بنی اسرائیل کو ذلیل اور مقید کیا جب عزیر نبی علیہ السلام اون پر مبعوث ہوئے بعد مدت کے اوس شہر کے طرف گئے تو شہر کو خراب و ویران دیکھا بہت تعجب اور تاسف کیا اور کہا کہ یا اللہ شہر پھر کیونکر آباد ہوگا دل مین یہ کہہ رہے تھے اتنے مین خدا کے حکم سے وہین جان اون کی قبض ہوئی پھر سو برس کے بعد اللہ نے اون کو زندہ کیا اور اوس شہر کو آباد دیکھا چنانچہ حق تعالےٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ وَّھِیَ خَاوِیَۃٌ الآیہ ترجمہ یا مانند اوس شخص کے کہ گذرا ایک شہر پر اور وہ شہر گرا پڑا تھا اپنی چھتون پر وہ بولا کیونکر زندہ کرے گا اس کو اللہ مر گئے پیچھے پس مار رکھا اوس شخص کو اللہ نے سو برس پھر جلایا اوسکو اللہ نے کہا تو کتنی دیر رہا وہ بولا مین رہا ایک دن یا دن سے کچھ کم خدا بولا نہین بلکہ تو رہا سو برس اب دیکھ اپنا کھانا اور پینا کہ نہین سڑا اور دیکھ اپنے گدھے کو اور تجکو ہم نمونہ کیا چاہین لوگون کے واسطے اور دیکھ ہڈیان کس طرح جوڑتے ہین ہم اون کو پھر پہناتے ہین اون کو گوشت پھر جب اوس پر ظاہر ہوا بولا مین جانتا ہون کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے یہ قصص الانبیا سے لکھا اور تفسیر مین لکھا ہے کہ بخت نصر ایک بادشاہ تھا کافر بنی اسرائیل پر غالب ہوا شہر بیت المقدس کو خراب کیا تمام لوگ بندی مین پکڑے گئے تب حضرت عزیرؑ بنی اسرائیل پر مبعوث ہوئے اوس شہر پر گذرے دیکھا تعجب کیا کہ یہ شہر پھر کیونکر آباد ہوگا خدا کے حکم سے اوس جگہ اونکی روح قبض ہوئی پھر سو برس کے بعد وہ زندہ ہوئے اون کا کھانا اور پینا پاس دھرا تھا اوسی طرح اور سواری کا گدھا مر کر ہڈیان اوسی طرح دھری تھین پھر گدھا اون کے روبرو خدا کے حکم

سے زندہ ہوا اور اوسی سو برس مین بنی اسرائیل قید سے خلاص ہوئے اور شہر بیت المقدس پھر آباد ہو گیا اونھون نے زندہ ہو کر آبادہی دیکھا تب سجدے مین گرے اور استغفار کیا چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ترجمہ پھر جب اوس پر ظاہر ہوا بولا مین جانتا ہون کہ اللہ سب چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے

قصہ زکریا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

خبر مین آیا ہے کہ زکریا علیہ السلام داؤد پیغمبر کی اولاد مین سے تھے اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ ارمیا کی اولاد مین سے تھے اللہ نے اون کو بنی اسرائیل کی پیغمبرون مین برگزیدہ کیا تھا چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ۝ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ۝ ترجمہ یہ مذکور ہے تیرے رب کی مہر کا اپنے بندے زکریا پر جب پکارا اوس نے اپنے پروردگار کو پکارنا آہستہ یعنے دل مین دعا کی یا پکارا اکیلے مکان مین چھپے پکارا اسواسطے کہ بوڑھی عمر مین بیٹا مانگتے تھے اگر نہ ملے تو لوگ ہنسین جب بوڑھے ہوئے فرزند کے واسطے سر سجدے مین رکھ کے کہا قولہ تعالے قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا ترجمہ کہا زکریا نے اے پروردگار میرے تحقیق سست ہو گئی ہین ہڈیان میری اور شعلہ مارا سر نے بڑھاپے سے یعنے بال سفید ہو گئے سر کے اور تجھ سے مانگ کر اے رب مین بے نصیب نہ رہا اور تحقیق مین ڈرتا ہون بھائی بندون سے اپنے پیچھے اپنی موت کے کہ برگشتہ نہ ہون اور عورت میری بانجھ ہے پس بخش تو میرے واسطے اپنے نزدیک سے ایک والی کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو اولاد یعقوب کا اور کر اوسکو پسندیدہ اے پروردگار میرے پس زکریا کی دعا خدا نے قبول کی خدا تعالے فرماتا ہے قرآن مین يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ ترجمہ اے زکریا ہم خوشخبری دیتے ہین تیرے تئین ایک لڑکے کی کہ نام اوس کا یحییٰ ہے نہین کیا ہم نے پہلے اس نام کا کوئی زکریا بولے اے رب کہان سے ہوگا مجکو لڑکا اور عورت میری بانجھ ہے اور مین بوڑھا ہو گیا ہون یہان تک کہ اکڑ گیا کہا فرشتون نے یون ہی فرمایا ہے تیرے رب نے کہ وہ مجھ پر آسان ہے اور تجکو بنایا پہلے اس سے اور تو نہ تھا کچھ چیز کہا زکریاؑ نے اے رب میرے ٹھہرا دے مجکو کچھ نشانی کہا رب نے نشانی تیری یہ ہے کہ بات نہ کرے تو لوگون سے تین رات دن تک چنگا بھلا پس زکریا نے تین رات دن تک بات نہ کی اور بعد نو مہینے کے یحییٰ پیغمبر علیہ السلام پیدا ہوئے اور چار برس تک یحییٰؑ باہر نہین نکلے لڑکون کے ساتھ نہین کھیلے اور مان اون کی اون کو کہا کرتین اے بیٹا کیون نہین نکلے اور لڑکان

کے ساتھ نہین کھیلے اور ماں اون کی اون کو کہا کرتین اے بیٹا کیون نہین باہر لڑکون مین جا کے کھیلتے وہ
بولے اے میری ماں خدا نے مجکو کھیلنے کے لئے نہین پیدا کیا جس لئے پیدا کیا ہے وہی راہ لیا چاہئے یہ
کہتے تھے اور رات دن روتے تھے زکریا نے خدا سے عرض کی اے رب مین نے تجھ سے ایک والی چاہا
تھا تو نے عنایت کیا تا کہ مین خوش ہون اب رات دن کے رونے سے اُس کے مجکو چین نہین پڑتا اور
غم مجکو زیادہ ہوا جناب باری نے فرمایا اے زکریا مجھ سے تو نے ایک صالح بیٹا چاہا تھا مین نے تجکو ویسا
ہی دیا کہ وہ میری اطاعت کرے مین ایسے بندون کو پیار کرتا ہون کہ شب و روز میری محبت سے رویا
کرے اور میرے عذاب سے ڈرے اور سوا میرے کسی سے امید نہ رکھے یہ سُن کے زکریا شکر خدا بجالائے
اور بنی اسرائیل کو وعظ و نصیحت کرتے رہے ایک دن کہنے لگے کہ میرا بیٹا یحییٰ اگر یہ بات بہشت و دوزخ
کی سنے گا تو اور بھی زیادہ روئے گا اور وہان سب بنی اسرائیل حضرت کا وعظ سُن رہے تھے اور یحییٰ وہان
ایک گوشے مین بیٹھے ہوئے چپکے سنتے تھے اون سب کو معلوم نہ تھا اور زکریا بہشت و دوزخ کا وعظ کہہ
رہے تھے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ
جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ترجمہ اور دوزخ پر وعدہ ہے اون سب
کا اُس دوزخ کے سات دروازے کو اون مین ایک فرقہ بٹ رہا ہے (جیسے بہشت کے آٹھ دروازے
ہین نیک اعمال والون پر بانٹے ہوئے ہین ویسے دوزخ کے سات دروازے ہین بدعملون پر بانٹے ہوئے
ہین شاید بہشت کا ایک دروازہ زیادہ ہے کہ بعضے لوگ اللہ کے فضل سے جاوینگے بغیر عمل کے باقی
عمل مین دروازے برابر ہین) اور جو پرہیزگار ہین باغون مین ہین اور ندیون مین اللہ فرماوے گا جاؤ
اس مین سلامتی سے خاطر جمع سے رہو جب یہ وعظ و نصیحت خوف و رجا کا یحییٰ نبی نے گوشے مین بیٹھ کے
اپنے باپ سے سنا آہ مار کے اوٹھے اور وہان سے نکل کر پہاڑون کی طرف چلے گئے سات رات دن
پہاڑون پر روتے پھرتے رہے اور ماں اون کی پہاڑون مین جا کے سات دن تک اون کو ڈھونڈھتی رہین
کہین اون کو نہ ملے بعد سات دن کے ایک شبان نے خبر دی کہ تمھارا بیٹا تمام دن پہاڑون مین روتا
پھرتا ہے اور شب کو فلانے غار مین جا کے رہتا ہے یہ کیا باعث ہے اون کی ماں یہ بات سنتے ہی اُن
پہاڑون مین جا کے تمام دن اوس غار کے پاس بیٹھی رہین جب شام ہوئی یحییٰ علیہ السلام نے اوس غار
کے پاس اپنی ماں کو دیکھا چاہا کہ بھاگین ماں اون کی گرد کے کہنے لگین اے بیٹا ذرا ٹھیر جا مجھ سے
بات کر رونا موقوف کر کس واسطے روتا ہے مجھ سے کہہ وہ بولے اے ماں میری کیونکر خاموش رہون دوزخ

کی بات مجکو یاد پڑتی ہے مجکو یہ خوف آتا ہے کہ نجانون اللہ مجکو کہان لے جا کے رکھے مین بہت وحشت
مین پڑا ہون آخر کیا ہوگا بہر صورت اون کی مان اون کو سمجھا کے پہاڑ سے اون کو اپنے مکان پر
لائین اور عمر اون کی اوس وقت سات برس کی تھی مسجد مین جا کے گوشہ اختیار کیا عبادت مین
مصروف ہوئے اور قوم بنی اسرائیل نے ایک فساد برپا کیا بے شرع چلنے لگے ہرچند کہ زکریا اون کو
وعظ و نصیحت کرتے تھے چونکہ شقاوت ازلی تھی وہ مردود سب کچھ نہین سنتے تھے اور زکریا کو مارنے کا
قصد کیا حضرت نے ان ظالمون کے ہاتھ سے نکل کر ایک درخت کے پاس جا کر پناہ لی وہ درخت
بولا اے نبی اللہ آپ میرے پیٹ کے اندر گھس آ رہے یہ کہ کر درخت از خود پھٹ گیا زکریا اوس کے
اندر گھس گئے اور وہ مردود سب تعاقب کرتے ہوئے درخت کے پاس گئے بہت ڈھونڈھا نہ پایا حیرت مین آگئے
اور بولے یہان ابھی زکریا کو دیکھا تھا کہان غائب ہوا یہ کہہ رہے تھے اتنے مین شیطان مردود نے آ کے
اون کو بتا دیا اور کہا زکریا اس درخت کے اندر گھسا ہے دیکھو شگاف اس کا اب تک مٹا نہین تب
ان مردودون نے آرہ لا کر اوس درخت کو سر سے پاؤن تک چیر ڈالا جب حضرت کے سر مبارک
پر آرہ جا لگا حضرت اُف کرا وٹھے اور فوراً جبرئیل نازل ہوئے اور حضرت سے کہا اے زکریا خدا فرماتا ہے
اگر تو اُف کرے گا تو صابر پیغمبرون کے دفتر مین تجکو داخل نہ کرون گا کیونکہ تو نہین جانتا ہے کہ خدا سارے
عالم کا پناہ دہندہ ہے کیون تو نے اس درخت سے پناہ مانگی تھی اب درخت سے مدد اور پناہ مانگ
وگرنہ تو صبر کر اس بلا سے پس زکریا نے سر پہ آرہ لگنے سے اُف نہ کیا اور جان بحق تسلیم کی یہ خبر یحییٰ
کو پہنچی کہ کافرون نے زکریا کو اوس درخت کے اندر آرے سے چیر ڈالا یحییٰ علیہ السلام نے سن کے
کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

قِصّہ یحییٰ پیغمبر علیہ السّلام کا

کہتے ہین کہ یحییٰ پیغمبر علیہ السلام اپنے والد کی وفات کے بعد بھی بہت دن مسجد کے اندر عبادت مین مشغول
رہے اور بنی اسرائیل مین ملکہ نام ایک عورت تھی شوہر اول کی طرف سے ایک بیٹی اوس کی تھی وہ چاہتی
تھی کہ شوہر ثانی کا اپنی بیٹی سے نکاح کر دے اور سب بنی اسرائیل اوس کی بات پر متفق تھے اور یحییٰ
کو سبھون نے بلوایا کہ موافق شرع شریف کے اوس کے شوہر ثانی سے نکاح پڑھا دیوین یحییٰ نے کہا کہ
تمہاری بیٹی سے تمہارے شوہر کا نکاح درست نہین تب ملکہ غصہ ہو کر اپنے شوہر سے جا کر یہ بات کہی کہ

یحییٰ منع کرتے ہین دختر ربیبہ سے نکاح کرنا درست نہین ہے وہ اس شہر کا بادشاہ تھا حکم دیا کہ اس کو باندھ کے میرے پاس لاؤ تب اوس کے موجب حکم کا فردن نے یحییٰ کو اوسی طرح سے حاضر کیا وہین جبرئیل نازل ہوے فرمایا اے یحییٰ اگر تم کہو تو مین اس شہر کو غارت کردون حضرت نے کہا اے جبرئیل میری تقدیر مین یہی لکھا ہے کہ مین اس کے ہاتھ سے مارا جاؤن وہ بولے ہان تب یحییٰ نے کہا رَضِیتُ بِقَضَاءِ اللہِ تَعَالیٰ ترجمہ راضی ہون مین اللہ کی قضا سے آخر اوس بادشاہ مردود نے یحییٰ کو مار ڈالا جب سر مبارک کو تن سے جدا کیا پھر کہا اے بادشاہ اپنی جورو کی بیٹی سے نکاح درست نہین ہے فرشتون نے یہ حال دیکھ کر جناب باری مین عرض کی یا الٰہی یحییٰ نے کیا گناہ کیا تھا جو اس طرح مارے گئے حق جلشانہ نے فرمایا اے فرشتو وہ میرا دوست ہے مین نے اوس کو اپنے پاس بلا لیا اونھون نے عرض کی الٰہی اپنے دوست کو اسطرح مارتے ہین ندا آئی اے فرشتو میری خلق مین مشہور ہے کہ دشمن کو مارنا اور دوست کو بچا رکھنا چاہیے کیونکہ دشمن سے ضرر کسی کو نہ پہنچے اور دوست سے نفع ہو اور مین کہ خدا سارے جہان کا ہون دوست کو مارتا ہون اور دشمن کو پالتا ہون تا کہ میری مخلوق کو معلوم ہو کہ نہ دوست سے مجکو نفع ہے نہ دشمن سے مجکو ضرر جب یحییٰ نے جان بحق تسلیم کی تب اوس ملکہ کافرہ نے اپنی بیٹی کا اپنے شوہر سے نکاح کر دیا بعد اس کے اوس پر غضب الٰہی ہوا کسی کام کو چھت پر گئی ہوا نے اوس کو اوڑا کے میدان مین پھینک دیا وہان شیر صحرائی موجود تھا دفعتہ اوس کو پکڑ کر پھاڑ چیر کر پارہ پارہ کر کے کھا گیا داخل جہنم ہوئی بعد اوس کے اوس کا شوہر پلید معہ اپنی قوم کے غضب الٰہی سے جہنم رسید ہوا

قصہ جرجیس پیغمبر علیہ السلام کا

کہتے ہین کہ جرجیس پیغمبر علیہ السلام ملک شام مین فلسطین ایک جگہ ہے وہان اون کی سکونت تھی اور اوس ملک مین ایک بادشاہ بت پرست تھا نام اوس کا دادیانہ تھا اوس ملعون نے اون کو شہید کیا تفسیر مین لکھا ہے ہزار بار مارا ہزار بار زندہ ہوے سبب اوس کا یہ تھا کہ وہ دادیانہ پلید حضرت عیسےٰ کے کئی برس آگے تھا بت بنا کے زر و جواہر سے سجا کے اور مشک و عنبر سے معطر کر کے اوسکو سجدہ کرتا اور لوگون سے سجدہ کرواتا تھا جو شخص سجدہ نہ کرتے اونکو آگ مین ڈال دیتا خدائے تعالےٰ نے جرجیس پیغمبر کو شہر فلسطین مین بھیجا تھا اوس ملعون کو خدا کی طرف ہدایت کرین اور راہ بتاوین پس جرجیس نے جا کے اوس پلید کو خدا کی طرف دعوت کی کہا اے دادیانہ بت پرستی چھوڑ دے خدائے ارض و سما کی عبادت کر جو دانا و بینا خالق و رازق سا ہے

جہان کا ہے وہ ملعون بولا اے جرجیسؑ اگر تیرا خدا ہے تو کیون تجھکو تیرے خدانے دولت دنیا سے محروم رکھا
ہم کو تو ہمارے خدانے سلطنت دی ہے اور سب کچھ ہم کو حاصل ہے تو کیون غریب رہا پس آپ نے فرمایا
کہ دنیا دولت وزندگی کو بقا نہین جس کو ہمیشہ بقا و مدام ہے وہ دولت اچھی ہے اس کے امیدوار ہم ہین اس
پلید نے کہا کہ وہ کون چیز ہے حضرت نے فرمایا وہ نعمت بہشت ہے جس مین دکھ محنت نہین ہمیشہ سرداری ہے
اور بیزوال حضرت نے جب ایسی ایسی باتین اُسکو سنائین پلید نے کہا اسکو دار پر چڑھا کے اینٹ پتھر مارو
اور شانہ آہنی سے اُس کا گوشت پوست نکال کے ہڈیان آگ مین جلادو پس کافرون نے ویسا ہی کیا
کہ آگ مین ڈالدیا پھر حضرت نے اُس کے اندر سے پکار کے کہا لا الٰہ الا اللہ پھر اُس وقت اللہ نے اُن
کو آگ سے نجات دی پھر جرجیس نے کہا اے لوگو کہو لا الٰہ الا اللہ پھر اُس ملعون نے کہا کہ چھ میخین لوہے
کی گرم کر کے ایک سر مین مارو کہ مغز اُس کا نکل پڑے اور ایک سینے پر ادر باقی چارون ہاتھ پاؤن مین زمین
پر گرا کے مار رکھدو پس کافرون نے ویسا ہی کیا اور جان ان کی قبض ہوئی پھر خدا کے حکم سے فرشتے آئے
اور میخین اوٹھالین اور جی اوٹھے ایک سر مُو اُن کو صدمہ نہ پہونچا پھر کہا اے کافر لا الٰہ الا اللہ کہو بت پرستی
چھوڑدو اور خدا کو پوجو یہ سن کے پھر ملعون نے کہا گندھک اور گھی ملا کے جرجیس کو دیگ مین رکھ کے چولھے پر چڑھا
دیا جب روغن اور گندھک جوش مین آیا خدا کے فضل سے فوارہ چشمہ کا چولھے کے اندر سے پھوٹ نکلا دیگ
سرد ہو گئی خدا کے فضل سے ایک بال پر حضرت کے صدمہ نہ پہونچا سلامت دیگ سے نکل آئے یہ حال
دیکھ کر پھر پلید نے کہا اے جرجیسؑ تجھکو اتنے عذاب مین مین نے ڈالا کچھ تجھ پر اثر نہ ہوا حضرت نے کہا اے ملعون
جس نے آسمان کو بے ستون اور زمین کو پانی پر رکھا اُس سے اتنا نہین ہوسکتا ہے کہ تیرے عذاب سے
مجھکو بچاوے فضل وکرم سے اپنے نگاہ رکھے وہ رب العالمین ہے یہ سن کر وہ پلید ڈرا کہ مبادا خلق اُس پر
جمع ہو کر ملک میرا چھین لے پھر میخین اُن کے چارون ہاتھ پاؤن مین مار کر قید مین ڈال رکھا اور ایک پتھر
چالیس جوان نے لا کر حضرت کے پیٹ پر رکھدیا جب شب ہوئی خدا کے حکم سے فرشتے آئے پتھر اور میخین
اُٹھالین اور کھانا پانی اُن کو کھلا کے خدا کی طرف سے یہ پیغام وسلام کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ سات برس
تک تم بلا مین مبتلا رہوگے مصیبت اوٹھاؤ گے اُس پر تم کو صبر کرنا ہے اور شاکر رہنا بعد اس کے شہید
ہوگے پس صبح کو اُٹھ کے جرجیس اُس بادشاہ پلید کے پاس گئے اس نے پوچھا تم جرجیس ہو حضرت نے کہا ہان
مین جرجیس ہون اُس پلید نے کہا تجھکو کس نے اس بلا سے خلاص کیا حضرت نے فرمایا آسمان اور زمین کے
خالق نے مجھ پر رحم کیا پھر مردود نے اپنے پلیدون سے کہا کہ اسے لیجا کے آرے سے چیر ڈالو تب کافرون نے

حضرت کو آرے سے دو ٹکڑے کر کے شیروں کے سامنے ڈال دیا شیر اُن کو دیکھ کے سر جھکا کے آداب بجا لائے
اور گرد ان اون کے نگہبان ہو رہے رات کو پھر اللہ نے اُن کو زندہ کیا اور فرشتون کے ہاتھ کھانا پینا بھیجا اور
کہا جرجیس کو میری طرف سے جا کے سلام کہو کہ کافر کل کل عیدگاہ مین جاوینگے تم جا کے وہان سب کو اللہ
کی طرف دعوت کرو پس جرجیسؑ نے خدا کے فرمانے سے فجر کو اُن کے پاس جا کے خدا کی طرف دعوت کی
کافرون نے حضرت سے کہا کہ تم کو پارہ پارہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے کل میدان مین ڈالا تھا تعجب ہے تم وہان
سے کس طرح آئے حضرت نے کہا اسی طرح میرا رب عدم سے وجود کرتا ہے اور وجود سے عدم اور مجکو زندہ کیا
اور تمھارے پاس بھیجا تم کیون نہین ایمان لاتے ہو تم پر واجب ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ کافرون نے کہا
کہ ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ تیرا سارا جادو کا کھیل ہے تو ہماری آنکھین جادو سے بند کر دیتا ہے ہم نہین سمجھتے
تب اُس پلید نے سارے جادوگرون کو اکھٹا کر کے اُن سے کہا کہ تم اگر اپنے جادو سے یا کسی حکمت سے جرجیسؑ
کو مار سکوگے تو ہم تم کو بہت دولت دینگے خوش کرینگے انھون نے کہا اے جہان پناہ آپ خاطر جمع
سے رہیئے ہم ابھی اُس کو دفع کرتے ہین دادیانہ بولا تم کس طرح اُس کو مارو گے مجکو بتاؤ پس اُس مین سے
ایک سردار جادوگر نے کہا اے جہان پناہ آپ ہم کو ایک گائے منگا دیجئے ہم آپ کو دکھائے دیتے ہین تب
بادشاہ گمراہ نے ایک گائے ان کو منگا دی انھون نے گائے کے کان مین منتر پڑھ کے پھونکا فوراً وہ گائے
دو ٹکڑے ہو کر دو بیل بن گئے اور دونون سے زمین پر ہل جوتا اور گیہون ڈالے اور وہ گیہون اوگ کر پختہ ہوئے
تب کاٹ لیا اور آٹا پیس کے روٹی پکا کے کھائی پس دادیانہ لعین یہ دیکھ کے بہت خوش ہوا اور کہا کہ تم جرجیس
کو مار سکوگے تب ایک پیالہ پانی کا منگوا کر اُس پر جادو سے دم کیا اور جرجیسؑ کو پینے کو دیا آپ بسم اللہ پڑھ کے
ایک دم سے پی گئے تب جادوگرون نے حضرت سے پوچھا کہو صاحب کیا معلوم ہوا حضرت نے کہا مین بہت
پیاسا تھا تم نے ٹھنڈا پانی دیا مین پیکر ٹھنڈا ہوا جی بھر گیا خدا تمھارا بھلا کرے پس سردار جادوگرون نے کہا کہ جو
پانی تم کو پینے کو دیا یہ اور کوئی اگر پیتا تو اب تک اُس کا پتا نہ ملتا اب معلوم ہوا مجکو کہ تم بڑے ساحر ہو سحر سازی
مین تم سے ہم پہنچ نہین سکینگے پس اس مین اور شہرت ہو گئی جرجیسؑ کی کہ بنی اسرائیلون مین جرجیس بڑے
کامل ہین ایک دن ایک عورت نے اُن کے پاس آکے کہا کہ اے حضرت مین بڑھیا فقیرنی ہون ایک گائے
میری تھی اس کا دودھ بیچ کے مین زندگی کرتی تھی وہ مر گئی اب مجھ پر فاقے گذرتے ہین آپ خدا کے پاس
میرے لئے دعا کرین میری گائے جی اُٹھے تو مین اُس سے زندگی کرون تب حضرت نے اُس سے کہا
کہ اُس گائے کی ہڈیان ایک جا جمع کر کے یہ میرا عصا لیجا کر اس پر مار کر کہو کہ اے گائے خدا کے حکم سے اُٹھ

کھڑی ہوگی تب بڑھیا نے حضرت کے فرمانے سے ویسا ہی کیا اور خدا کے حکم سے وہ گائے جی اُٹھی ویسی ہی
ہوگئی پس یہ معجزہ اور کرامت لوگون مین مشہور ہوئی ایک دن ایک شخص کہ وہ بادشاہ کے مقربون مین
سے تھا قوم سے اپنی کہنے لگا اے لوگو جو کرامت عجیبہ جرجیسؑ سے تم نے دیکھی ہے اس سے کچھ تم کو معلوم ہوا وہ
کیسا ہے اور وہ کون ہے مجکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی برحق ہے قوم نے اس سے کہا کہ اے صاحب ہم کو معلوم
ہوتا ہے کہ آپ کو جرجیس کے جادو نے لے لیا راہ سے بھٹکایا اب تم گئے گذرے اُس نے کہا کہ نہین مجکو اللہ نے
راہ بتائی ہے اور مین طرف اُس کے ہوا یہ کہہ کر ایمان لایا اور چار ہزار آدمی اُس کے ساتھ مسلمان ہوئے اور
اُس ملعون دادیانہ بادشاہ نے ان سب مسلمانون کو مروا ڈالا اور سب شہید ہوئے اور پھر اُس مردود کے لشکر
مین سے ایک مردود نے کہا اے جرجیس تیری نبوت کی کیا دلیل ہے ہم کو دکھا تب ہم تجھ پر ایمان لاوین گے
اور تیرے خدا پر حضرت نے فرمایا تم کیا معجزہ دیکھا چاہتے ہو وہ بولا کہ ہم جس کرسی پر بیٹھے ہین اگر تو سچا نبی ہے
تو اپنے خدا سے کہہ کہ اس کرسی کی چار لکڑیون سے چار درخت مختلف الجنس پیدا ہووین اور ڈالی پتے
اُس مین لگین اور میوے پھلین ہم کھاوین تب جانین گے تو سچا نبی ہے حضرت نے کہا یہ تو میرے خدا کی
قدرتون سے ادنے بات ہے تب جرجیس نے حق تعالے سے دُعا مانگی اور ویسا ہی ہوا پھر اُن کافرون
نے انکار کیا نہ مانا اور کہا کہ تو بڑا جادوگر ہے ہم تیری بات نہین سنین گے بعد اُس کے بادشاہ ملعون نے ایک
صورت گائے کی عظیم البطن تانبے سے بنا کے اور اس کے اندر روغن نفط اور روغن عرعر اور گندھک بھر کے
اور جرجیس کو اُس کے اندر ڈال کے آگ مین ڈال دیا خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ اُس دن جیہری طوفان آندھی
آئی اور بجلی کڑکنے لگی کئی دن تک اندھیرا رہا لوگون کو تمیز رات دن کی نہ رہی لوگ گھبرا گئے اور میکائیل پر
حکم ہوا انھون نے آکے اس گائے کو زمین پر پٹک مارا اور جرجیس اُس کے پیٹ کے اندر سے سلامت نکل آئے
پھر کافرون سے جاکے کہا اے کافرو خدا سے ڈرو ایمان لاؤ کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جرجیسُ نَبِیُّ اللّٰہِ۔ کہو
کافرون نے کہا اے جرجیس ہماری قوم بہت مری ہے تم اگر اس کو جلا سکو گے تب ہم ایمان لاوین گے جرجیسؑ
نے کہا یہ تو ہمارے خدا کی قدرتون سے ادنیٰ بات ہے اُس نے ایک کُن مین سارے عالم کو پیدا کیا اُن
مُردون کو زندہ کرنے مین کتنی دیر ہے پس حضرت نے گورستان مین جاکے دعا کی اور ہڈیان مُردون کی مٹی
ہوگئی تھین خدا کے حکم سے اُن کی دعا سے اُس دن بارہ ہزار مُردے زندہ ہو کر قبرون سے اُٹھے اور انھون
کے بیچ مین ایک شخص نوفل نام اُس کا تھا حضرت نے اُس سے پوچھا اے شخص تم کو مرے ہوئے آج کتنے
برس ہوئے اور تمھارا امت و دین کونسا تھا وہ بولا مین بیدین بت پرست تھا اور میرے مرنے کو آج چار ہزار

برس ہوئے ہین اے حضرت ہر روز جان کندنی ہوتی ہے بہت عذاب مین گرفتار ہون پھر ایک بڑھیا عورت
آئی ایک لڑکا لے کے اور بولی اے حضرت یہ میرا بیٹا ہے اندھا اور لنگڑا اور گونگا اور بہرا آپ اس کے حق مین
دعا کرین یہ اچھا ہوجاوے تب حضرت نے آب دہن اپنا اس کی آنکھون مین لگادیا بینا ہوا اور کان مین دعا
پھونکی تب شنوا ہوا اور باقی دو علّتین رہین بڑھیا نے کہا اے حضرت اسکو بھی آپ اچھا کردیجئے حضرت نے
فرمایا زبان اور پاؤن دونون باقی رہے خدا چاہے تو تجھے اچھا کرون گا پس وہ بڑھیا کافرہ تھی ایمان لائی
مسلمان ہوئی اور بادشاہ دادیانہ کو خبر پہنچی وہ اس خبر کے سنتے ہی جرجیسؑ کو اس بڑھیا کے گھر مین قید
رکھا اور کھانا پینا بند کیا اس وقت وہ بڑھیا گھر سے باہر نکل کر کہین گئی تھی اور اس کے گھر مین ایک ستون
لکڑی کا تھا حضرت کی دعا سے وہ ستون تازہ درخت ہوا شاخین نکلین اور ہزار طرح کے میوے دنیا کے اس
مین پھلے اور بڑھیا گھر مین آکے دیکھتی ہے کہ وہ ستون خشک لکڑی کا تازہ ہوگیا اور اس مین طرح بطرح
کے میوے پھلے ہین یہ دیکھتے ہی بڑھیا متعجب ہوئی اور یقین کامل ہوا کہ جرجیسؑ نبی برحق ہے دادیانہ مردود
نے یہ سن کر اس بڑھیا کے گھر کو کھدوا ڈالا اور اس درخت کے طرف جب نظر کی فوراً وہ درخت میوہ دار ستون
خشک جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا اور حضرت جرجیسؑ کو زمین پر سلا کے میخین آہنین چارون ہاتھ پاؤن مین
مارین اور سر مبارک شکنجہ آہنی مین کھینچا وہ جان بحق تسلیم ہوئے اور لاش جلا کر خاک کرکے دریا کے درمیان
ڈال دی پیچھے ایک آواز غیب سے آئی چنانچہ ان کافرون نے بھی سنی اے دریا بحکم خدا تعالے جسم
مبارک کو تو اپنی حفاظت مین رکھ مسلم سوکھے پر ڈال دے اوسی وقت دریا نے مسلم وجود ان کا سوکھے پر ڈال
دیا کافرون نے یہ دیکھ کے تعجب کیا اور کہا کہ دیکھو جرجیس علیہ السلام کے خدا نے جرجیسؑ کو پھر زندہ کیا پھر جرجیسؑ اونھون
کے ساتھ دریا سے خدا کی مہر سے آئے اور کافرون نے ان سے کہا اے جرجیس تو ہمارے بت کو سجدہ کر اور اس
کے نام پر جانور چڑھا حضرت نے کہا مین ہرگز یہ فعل نہ کرون گا اور ان پلید کافرون نے یہ غلط سن کے اور لٹا
جانا کہ جرجیسؑ نے سجدہ بت قبول کیا اور دادیانہ نے بھی وہ دروغ سن کر حضرت جرجیسؑ کے سر و چشم کو بوسہ
دے کے کہا کہ آج ہمارے یہان رہو کچھ کھاؤ پیو اور آرام کرو تم کو مین نے بہت رنج دیا تم نے بہت تکلیف اوٹھائی
پس جرجیسؑ اس دن دادیانہ کے مکان پر جاکے عشا کی نماز پڑھ کے توریت باآواز خوش پڑھنے لگے اور اس
مردود دادیانہ کی جورو پر اللہ کی مہر ہوئی اور کلام ربانی سن کر رونے لگی اور جرجیس پر ایمان لائی اور مسلمان
ہوئی اور یہ بات شہر مین شہرت غلط پڑ گئی کہ جرجیسؑ نے بطمع دولت بت کو سجدہ کیا نعوذ باللہ من ذلک پس وہ
عورت بڑھیا جو اوپر مذکور ہے اپنے بیٹے کو لے کر پھر حضرت کے پاس آئی اور بولی اے حضرت یہ لڑکا میرا گونگا اور

لنگڑا ہے آپ اس کو اچھا کر دیجئے تب حضرت نے اُس لڑکے کو بلایا اور کہا کہ اے لڑکے اُس نے جواب دیا کہ لبیک یا نبی اللہ پس زبان اس کی کھل گئی پھر حضرت نے فرمایا اے لڑکے تم جاؤ بت خانے مین میری طرف سے بتون کو جا کے کہو کہ جرجیس نبی تمھین بلاتا ہے تب وہ لڑکا اُٹھا اور وہین پاؤن اس کے درست ہوئے اور بت خانے مین گیا اُس مین ستر بت تھے اُن مین سے بڑے کا نام ناقلون تھا اُس کو کہا کہ جرجیس نبی تمھین بلاتے ہین خدا کے حکم سے اُٹھو میرے ساتھ چلو بت یہ سُن کر سرنگون ہو کر بت خانے سے باہر نکل آئے اور حضرت کے سامنے سر اطاعت کا زمین پر رکھا تب حضرت نے اُن کے سرون پر ٹھوکرین مارین سب بتون کو زمین کے نیچے دھنسا دیا اور یہ سب حقیقت دیکھ کے وادیانہ پلید کی جورو اپنی قوم سے بولی اے لوگو جرجیسؑ کے خدا سے تم گناہ اپنا بخشواؤ اور پناہ مانگو ایمان لاؤ اگر ایمان نہ لاؤ گے تو بتون کی طرح خاک مین مل جاؤ گے وادیانہ پلید نے اُن سے کہا اے بی بی آج ستر برس سے وہ جرجیسؑ دلائل اور آیات اور معجزہ ہم کو دکھاتا ہے اُس پر ہم ایمان نہین لاتے ہین اور تم ایک دن کے معجزے سے اُس پر ایمان لائی ہو وہ بولی اے صاحب تم اپنی شقاوت ازلی سے اُن پر ایمان نہ لائے شقی رہے اور مجکو سعادت ازلی تھی مین اسلام سے مشرف ہوئی پس یہ سن کے وادیانہ نے اس کو دار پر کھینچا جس دار پر کہ جرجیسؑ کو کھینچا تھا پس وہ نیک بخت بہشتی ہوئی جان بحق تسلیم ہوئی بعد اس کے جرجیسؑ نے روئے مبارک اپنا بسوئے آسمان کر کے کہا یا رب تو دانا و بینا ہے آج سات برس سے مین تکلیف اٹھاتا ہون تو نے کہا تھا کہ سات برس تک کافرون سے رنج و محنت اٹھاؤ گے اور صبر کرو گے پس وعدہ پورا ہوا اب مین صبر نہین کر سکتا ہون کافرون کے ہاتھ سے بہت عاجز ہوا اب مجھ مین طاقت نہین مجکو شہادت نصیب کر شہیدون مین داخل کر اور اُن کافرون پر عذاب نازل کر اور جو تجھ پر ایمان لائے ہین اُن پر رحمت نازل کر پس جرجیس نے جب دعا سے فراغت حاصل کی ایک آتش غضبناک آسمان سے نازل ہوئی رعد بجلی کڑکی اُن کافرون پر گری یہ دیکھ کے حضرت پر اُنھون نے تلوار ماری کہ اُن کی دعا سے یہ عذاب نازل ہوا پس جرجیسؑ نے اپنے حسب دلخواہ درجہ شہادت پایا وہ دن سہ شنبہ کا تھا آسمان سے آتش نازل ہو کر شہر کے سارے کفارون کو جلا دیا سب جہنم مین جا جا بسے ان مین سے تیس ہزار آدمی جو ایمان لائے تھے وہ بچ گئے واللہ اعلم بالصواب

قصہ شمعون پیغمبر علیہ السلام کا

مروی ہے کہ شمعون بھی بڑے حق پرست اور شجاع تھے اور کہتے ہین کہ بال بدن مین بہت تھے مثال

بال سر کے اللہ نے ان کو بہت قوت دی تھی اور عموزیہ نام ایک شہر کا ہے بلب دریائے روم اُس شہر کے بادشاہ کا نام فوطہ تھا بڑا کافر تھا اُس نے ایک مکان عالیشان دریا کے کنارے تیار کیا تھا بڑے بڑے ستونوں سے اور اُس مین وہ جشن کرتا شمعونؑ برس مین چار مہینے اوس شہر مین جا کے کافرون سے لڑتے اور اس بادشاہ کا چھ ہزار لشکر تھا آکے اُن سے لڑتے اور شمعونؑ اکیلے ہزار جوان کو اُس کے مار آتے باقی سب زخمی و مجروح ہو جاتے بعد اوس کے اپنے گھر مین بیٹھ کے چار مہینے حق سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرتے اور چار مہینے خلق کی ضیافت کرتے اور خدا تعالیٰ ان کافرون پر ہمیشہ ان کو غالب رکھتا آخر کافر سب ان سے عاجز رہتے اور کہتے ہین شمعونؑ کی بی بی نیک بخت پارسا تھی کافرون نے صلاح کی کہ شمعونؑ کی عورت کو کچھ فریب دیا چاہئے تب بادشاہ عموزیہ نے فریب کر کے کسی شخص کو مخفی شمعون کی عورت کے پاس بھیجا اُس نے آکے کہا اے بی بی ہم دیکھتے ہین کہ شمعونؑ تمھاری طرف رغبت نہین کرتے ہین غیر کی طرف اُن کا خیال ہے تم اگر ایک کام کرو کہ اُن کو کسی طرح مار ڈالو تو ہمارا بادشاہ عموزیہ تم سے نکاح کرے گا تم آرام سے رہو گی اور تخت وسلطنت تم کو ملی گی بادشاہی کرو گی پس عورت ناقص العقل نے دنیا کی طمع سے کہا کہ جو تمھارا بادشاہ حکم کرے گا بسر وچشم بجالاؤنگی تب اُس نے ایک رسی اُس کو دی کہ جب شمعونؑ رات کو سووے گا تم اسی رسّی سے باندھ رکھیو اور ہم کو خبر دیجیو بادشاہ کے پاس لے جا کے مار ڈالین گے پس اُس مردود کے کہنے سے شمعون کی بی بی نے رسی چھپا کے رکھ دی جب رات ہو گئی شمعون سو گئے بی بی نے اُن کو نیند مین باندھا جب نیند سے چونک اُٹھے ہاتھ پاؤن اپنے بستہ دیکھ کے رسّی توڑ ڈالی جورو سے پوچھا کس نے مجھ کو باندھا تھا وہ بولی مین نے شمعونؑ نے کہا تم نے مجکو کیون باندھا تھا بولی مَین تمھارا زور آزماتی تھی کہ تم کو زور ہے یا نہین کوئی دشمن تم سے لڑ سکتا ہے یا نہین شمعونؑ نے کہا تم خاطر جمع رہو خدا کے فضل سے کوئی دشمن ہم سے زور مین بڑھ نہین سکے گا ہم کو چھوڑ دو تب چھوڑ دیا پھر چار مہینے کے بعد شمعونؑ اُس شہر مین جہاد کو گئے وہان سے لڑائی فتح کر کے آئے پھر بادشاہ عموزیہ نے شمعون کی بی بی کے پاس لوگون کو بھیجا وہ بولی مین نے ان کو باندھا تھا وہ بڑا زور دار ہے رسّی توڑ ڈالی بادشاہ سے جا کے کہو اونھون نے جا کے کہا پھر بادشاہ نے بہت سا روپیہ اور پیسہ دے کے اور ایک لوہے کی زنجیر بی بی کے پاس بھیجدی کہ اس سے باندھ رکھیو اور مجکو خبر دیجیو پس دوسرے دن شمعون کو اُن کی بی بی نے اُس لوہے کی زنجیر سے باندھا جب حضرت نیند سے اُٹھے ہاتھ پاؤن اُٹھاتے ہی زنجیر ٹوٹ گئی پھر اُس کی خبر بادشاہ کو پہنچی بادشاہ

عموزیہ بولا کہ لوہے کی زنجیر سے اور کوئی چیز مضبوط نہین ہین کیا بھیجون اب وہ جس طرح ہو سکے اس کو میرے پاس باندھ کے بھیجدیوے پھر اُنھون نے آکے اِن کی بی بی سے کہا وہ بولی بہت اچھا مین کچھ تدبیر کرکے کہلا بھیجونگی آپ سب خاطر جمع رہئے ایک دن شمعونؑ لڑائی سے آکے گھر مین اپنی بی بی سے ہر طرح کی باتین کرنے لگے بی بی نے کہا اے صاحب تم کو اللہ نے بہت زور دیا ایسی کوئی چیز ہے کہ تم کو اوس چیز سے بند کرکے رکھ سکے تم اس کو نہ توڑ سکو حضرت نے فرمایا تم کو اس سے کیا مطلب ہے کیون تم پوچھتی ہو وہ بولی مین پوچھتی ہون کہ تم سے اور کوئی زور آور ہے یا نہین شمعونؑ نے کہا مجکو ایک چیز سے باندھ رکھ سکتی ہے میرے سر کے بالون سے یا بدن کے بالون سے اُس کو مین نہین توڑ سکونگا تب اُن کی عورت یہ سن کے شب کو نیند مین ان کے سر اور بدن سے یا سر کے بال تراش کے رسّی بٹ کر دست و پا اُن کے مضبوط باندھے انھون نے نیند سے اٹھ کے بی بی سے پوچھا کیون جی یہ کس نے مجکو باندھا وہ بولی مین نے باندھا ہے تھاری قوت آزماتی ہون کہ کوئی دشمن تم سے زور مین بڑھ سکتا ہے یا نہین مین دیکھتی ہون حضرت نے فرمایا اللہ کے فضل سے کوئی دشمن مجکو باندھ کے رکھ نہین سکتا ہے مگر خدا کی مرضی مین نہین کہہ سکتا ہون آؤ بند میرا کھولو وہ بولی کئی دفعہ آپ کو مین نے باندھا تھا آپ نے اپنی قوت سے کھولا تھا اس دفعہ کیون بلاتے ہو حضرت نے کہا مین اگر ہون زور کرون تو تمام بدن کی ہڈیان میری درہم برہم ہوجاوینگی پس اُن کی عورت نے جب دریافت کیا کہ بال کے بند توڑنے کی اُن کو طاقت نہ رہی تب بادشاہ عموزیہ کو خبر دی یہ سنتے ہی اُس ملعون نے ہزار مرد جنگی سپاہ شتر سوار بھیجے کہ شمعونؑ کے ہاتھ پاؤن ناک کان کاٹ کے اور آنکھین اور زبان نکال کر شتر پر لاد کر میرے پاس لے آؤ پس کافرون نے جاکے ان کو اسی طرح لا کے حاضر کیا اور کافر سب بولے اب ہم شمعونؑ کے ہاتھ سے بچے جب اُن کو بے دست و پا اور زبان کٹی ہوئی اور آنکھین نکلی ہوئین صرف ایک دھڑ دیکھا بادشاہ عموزیہ کے سامنے لیجا کے رکھا کوئی شخص کہنے لگا کہ میرے باپ کو اس نے مار ڈالا ہے اور کسی نے کہا کہ میرے بھائی کو مارا ہے اور ہر شخص دعوے کرنے لگا پس جب دیکھا کہ دھڑ مین ہنوز رمق جان باقی ہے کہنے لگے اس کو کسی عذاب سے مار ڈالو تب کافرون نے دریا کے کنارے لیجا کے بالاخانہ پر سے اُن کو دریا مین گرا دیا خدا کے حکم سے جبرئیل نے شمعونؑ کو ہوا پر اُٹھا لیا اور تمام ہاتھ پاؤن آنکھ ناک کان غرض جو جو اعضا ان کے دھڑ سے کافرون نے جدا کئے تھے خدا کی قدرت سے سب اُن کے جا بجا مقامون مین لگ گئے جبرئیل نے کہا اے شمعون خدا نے تم کو بہت قوت دی ہے اُٹھ کھڑے ہو جاؤ اور اس ملعون کے مکان کے ستون

پکڑ کے تمام حصار اور مکانون کو کھود کے دریا مین ڈال دو تب شمعون نے اللہ کو یاد کر کے حصار اور مکان اور
تمام زمین شہر کی کھود کر مع کفار اُس کے اٹھا کر دریا مین ڈالدیا ایسا کہ متنفس اور شہر کا نام و نشان باقی
نہ رہا اور شکر خدا بجالائے اور اپنے گھر پر جا کر اپنی بی بی کو مار ڈالنے کا قصد کیا خدا کے حکم سے جبرئیل
نے آکے کہا کہ تم کو خدا فرماتا ہے کہ اپنی بی بی کو مت مارو اذیت مت دو کیونکہ اوس نے نادانی سے بادشاہ
عموذیہ کی صلاح سے تم کو باندھ کے اوس کے حوالے کیا تھا اور عورت ناقص العقل ہوتی ہے اوس کی تقصیر
معاف کرو اوسے پیار کرو خدا مالک ہے یہان تک قصص الانبیا مین قصہ شمعونؑ نبی کا ہے اور بعضے
کتابون مین جیسے کہ تفسیر مرادیہ اور جامع التواریخ اور سوا اس کے شمعون نبی کر کے نہین لکھا ہے بلکہ لکھا
ہے کہ بلاد عرب مین قوم بنی اسرائیل مین شمعون نام ایک زاہد عابد پارسا تھا اور اوسکو اللہ نے بہت زور
دیا تھا اور اس کی نیک کاری اور نیک نیتی کے سبب ثانیاً ہزار مہینے کی عمر اوس کو بخشی ہزار مہینے تک
دن کو روزہ رکھتے اور شب کو عبادت کرتے اور کافرون سے جہاد کرتے ایسے ایسے کام کرتے ثواب پاتے
ایک دن اون کی بی بی نے کافرون کی صلاح سے کافرون کے ہاتھ سے اون کو مروا ڈالا اس کا ذکر تفسیر مرادیہ
مین لکھا ہے چنانچہ سب کو معلوم ہے فقیر نے یہان مختصر کیا طول نہ دیا

بیان تولد ہونا بی بی مریمؑ کا

خبر مین آیا ہے کہ زکریا کے وقت مین بنی اسرائیل کی قوم مین سے حنہ نام کی ایک عورت تھی وہ بڑی زاہدہ
تھی اور اوس کے شوہر کا نام عمران بن لاثان حضرت سلیمانؑ کی اولاد مین تھے کہتے ہین کہ اس حنہ
سے پہلے ایک بیٹی تولد ہوئی تھی نام اوس کا اشیاع تھا وہ حضرت زکریا سے بیاہی تھی اور بعضے کہتے
ہین کہ حنہ کی بہن سے زکریا کا بیاہ کیا تھا غرض حنہ جب آخری عمر مین حاملہ ہوئی بیت المقدس مین جا کے
خدا کی بندگی مین مشغول ہوئی اور نذر کی یا رب میرے پیٹ سے جو لڑکا ہو گا مین نے تیری نذر کیا کہ اس
بیت المقدس کی خدمت کرے اور تیری یاد مین رہے اور دنیا کا کام نہ کرے حق تعالٰے فرماتا ہے
اِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا ترجمہ جب کہا عمران کی بی بی نے کہ نام
اوس کا حنہ تھا اے پروردگار میرے تحقیق مین نے نذر کی واسطے تیرے جو کچھ میرے پیٹ مین ہے آزاد
کیا ہوا خدمت سے سو قبول کر مجھ سے تحقیق تو ہی ہے سننے والا جاننے والا کہتے ہین کہ اوس امت مین
یون دستور تھا کہ بعضے لڑکون کو ماں باپ اپنے حق سے آزاد کرتے اور اللہ کی نذر کرتے پھر تمام عمر اون کو

دنیا کے کام مین نہ لگاتے اور وہ ہمیشہ مسجد مین عبادت کرتے پس عمران کی بی بی کو حمل تھا اوس نے نذر کی کہ حمل مین جو لڑکا ہوگا خدا کی نذر ہے بعد نو مہینے کے ایک لڑکی جنی نام اوس کا مریم ہے حنہ کا دل سست ہوا اوس کا مطلب تھا کہ بیٹا ہو پس بیٹی ہونے سے ناخوش ہوئی کہ میری نذر پوری نہ ہوئی کیونکہ لڑکی کے نذر کرنے کا دستور نہ تھا پس منہ طرف آسمان کے کرکے کہا قولہ تعالے فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ ترجمہ پس جب اوس کو جنی بولی اے رب مین نے یہ لڑکی جنی اور اللہ کو بہتر معلوم ہے جو کچھ جنی اور نہین ہے مرد مانند عورت کے اور تحقیق مین نے نام اوس کا مریم رکھا اور مین تیری پناہ مین دیتی ہون اُس کو اور اوس کی اولاد کو شیطان مردود سے پس ندا آئی اے حنہ مین نے قبول کیا مریم کو اگرچہ وہ مرد نہین اچھی طرح کا قبول کرنا اور بڑھایا اوکو اچھی طرح کا بڑھانا اور سپرد کیا اوکو زکریا کو جب بی بی مریم سات برس کی ہوئین تب اون کی مان نے اون کا ہاتھ پکڑ کے اور لوٹا اور جاروب لے کر بیت المقدس مین زکریا کے پاس گئین سلام کیا اور کہا اے نبی اللہ مین نے نذر کی تھی کہ اگر میرے پیٹ سے لڑکا ہوگا تو مین اس مسجد اقصیٰ کی خدمت مین دون گی جب لڑکی جنی مین نے مریم نام رکھا اور آپ کے پاس لائی ہون کہ اس مسجد مین رہے اور اوس کی خدمت کرے اور زکریا نے مسجد کے مصلیون سے پوچھا کہ اس کی پرورش اور خبرداری کون کرے گا تب وہان کا ہر شخص کہنے لگا کہ مین اس کی خبرداری کرون گا آخر سبھون مین نزاع ہوئی کسی نے کہا کہ میرے حوالے کرو اور کسی نے کہا مجھے دو تب بات اس پر ٹھیری کہ ہر شخص اپنا اپنا قلم آہنی کہ جس سے توریت لکھی جاتی ہے ایک لگن پانی بھر کے اوس مین ڈالدو جس کا قلم پانی کے اوپر رہے گا نہ ڈوبے گا وہ شخص کفیل مریمؑ کا ہوگا چنانچہ حق تعالے نے اپنے کلام مجید مین فرمایا ہے إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ترجمہ جب ڈالنے لگے قلم اپنے کہ کون پالے مریم کو خلاصہ یہ ہے مسجد کے بزرگون نے حضرت مریم کی مان کا خواب سنا تو سب لگے چاہنے کہ ہم پالین مریمؑ کو آخر فیصل اس پر ہوا کہ ہر ایک نے ایک طشت مین اپنا قلم پانی مین ڈالا سب کا قلم ڈوبا حضرت زکریاؑ کا قلم اولٹا اوپر کو بہا تب انھین کی طرف پالنا ٹھیرا چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ترجمہ یعنے کفیل ہوا مریمؑ کا زکریاؑ اور قلم نے زکریاؑ سے کہا اے نبی اللہ اس لڑکی کو خدا نے آپ ہی کا ذمہ کیا پالنے کو اون کی مان نے خواب مین دیکھا کہ اگرچہ یہ لڑکی ہے اللہ نے اوس کو نذر مین قبول کیا اسے مسجد مین لیجا کے رکھو پس مسجد کے بزرگون نے پہلے کہا تھا کہ لڑکی کو مسجد مین رکھنا درست نہین جب اُن کا خواب سنا تب قبول کیا اور کہتے ہین کہ حضرت زکریاؑ کی عورت بی بی مریمؑ کی خالہ تھی وہی پالنے لگی اون کے واسطے مسجد مین ایک حجرہ بنا دیا دن کو مریمؑ وہان عبادت کرتین اور رات کو حضرت زکریاؑ

اپنے ساتھ لے جانے ایک دن حضرت مریمؑ کو مسجد مین ایک حجرے کے اندر رکھ کے قفل کرکے گھر کو چلے گئے تین دن تک مریمؑ اوس مین بند رہین چوتھے روز حضرت زکریاؑ کو یاد ہوا کہ مریمؑ کو مسجد کے اندر حجرے مین بند کر آیا ہون آہ مار کے اوٹھے افسوس کرنے لگے کہ مین نے کیا کام کیا کہ لڑکی کو بے گناہ بھوکی پیاسی کوٹھری کے اندر بند کرکے آیا ہون شاید مر گئی ہوگی جلدی سے جاکے مسجد کے حجرے کا دروازہ کھول کے دیکھتے ہین کہ انواع و اقسام طرح بطرح کا کھانا اور میوے ان کے سامنے دھرے ہین اور مریم نماز پڑھتی ہین جب نماز سے فراغت کی زکریاؑ نے پوچھا اے مریم یہ کھانا اور میوے اس مقفل کوٹھری کے اندر کہان سے آئے کون لایا وہ بولین اللہ کے یہان سے آئے فرشتے لاتے ہین قولہ تعالےٰ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ الآیۃ ترجمہ جس وقت آتے زکریاؑ مریمؑ کے حجرے مین پاتے اوس پاس کچھ کھانا بولا اے مریمؑ کہان سے آیا تجکو یہ کھانا بولی اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہے بے حساب مریمؑ نے اس واسطے رزق بے حساب کہا کہ کھانا بہشت سے آیا تھا اور نعمت بہشت کی بیحساب ہے پس حق تعالےٰ نے مریمؑ کو تین رات دن بہشت کے کھانے سے پرورش کیا بعد اس کے فرشتون نے کہا قولہ تعالےٰ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ الآیۃ ترجمہ اور جس وقت کہا فرشتون نے اے مریمؑ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا تجکو سارے جہان کی عورتون سے اے مریمؑ بندگی کر اپنے رب کی اور سجدہ کیا کر اور رکوع کیا کر ساتھ رکوع کرنے والون کے یہی خطاب خاص مریم پر ہوا یہان تک تھا قصہ مریم کا واللہ اعلم بالصواب۔

بیان تولد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

مروی ہے کہ مریم کی عمر جب چودہ برس کی ہوئی اور غسل حیض کے واسطے نکل کر اوس چشمہ مین کہ جس کو عین السلویٰ کہتے ہین گیئن اُن کی بہن اشیاع زکریا کی بی بی تھین اون کے گھر مین غسل حیض کو گیین یہ پہلا حیض تھا جب غسل حیض سے فراغت کی ایک جوان خوب صورت اجنبی پیچھے کھڑا ہوا دیکھا وہ جبرئیل تھے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۵ ترجمہ پھر بھیجا ہم نے طرف مریمؑ کے روح اپنی کو پس صورت پکڑلی واسطے اوس کے تندرست آدمی کی جوان خوبصورت مریمؑ دیکھ کے ڈرین اور کہا قولہ تعالےٰ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ترجمہ کہنے لگی مریمؑ تحقیق مین پناہ پکڑتی ہون ساتھ رحمٰن کے تجھ سے اگر ہے تو پرہیزگار اور بعضون نے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص فاسق فاجر تھا معروف مشہور نام اوس کا یوسف تھا وہ سنار کا کام کرتا تھا مریم نے دریافت کیا شاید

یہ وہی ہے اس لئے ڈرین حالانکہ وہ جبرئیل تھے مریم سے کہا قولہ تعالےٰ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ الخ ترجمہ کہا جبرئیل نے مین تو بھیجا ہوا ہون تیرے رب کا دے جاؤن گا تجکو ایک لڑکا ستھرا مریمؑ بولی کہان سے ہوگا مجکو لڑکا اور چھوا نہین مجکو آدمی نے اور کبھی نہ تھی مین بدکار پھر جبرئیل نے کہا قولہ تعالےٰ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ الخ ترجمہ کہا جبرئیل نے اسی طرح فرمایا تیرے رب نے وہ مجھ پر آسان ہے اور ہم اوسکو کیا چاہین لوگون کے لئے نشانی کہ بن باپ کے لڑکا پیدا ہوگا اللہ کی قدرت سے اور مہر اللہ کی طرف سے اور یہ کام ٹھیر چکا ہے کہتے ہین کہ حضرت آدم کی چھینک جبرئیل نے خدا کے حکم سے مریمؑ کے گریبان مین ڈال دی اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ مریم کے پیٹ مین جبرئیل نے ہوا پھونکی تھی کہتے ہین کہ جب ہوا یا چھینک مریم کے پیٹ مین پھونکی اب وہ رحم مین نہ پہونچی تھی کہ آواز آئی کہ خدا واحد ہے اور مین اوس کا بندہ ہون بعد اوس کے مسجد اقصیٰ مین جا کے عبادت مین مشغول ہوئین اور یہ حقیقت اپنی کسی سے ظاہر نہ کی عبادت کرتین اور رات دن روتی تھین اور کہتی تھین یا رب جو حادثہ مجھ پر ہوا ہے ایسا کسی پر نہ ہو مین بے گناہ لوگون مین رسوا ہوتی ہون اور میرے ماں باپ بھی میرے واسطے خلق مین رسوا ہوئے پس بعد چند روز کے یہ راز بنی اسرائیل مین ظاہر ہوا کہ مریمؑ کنواری باکرہ حمل سے ہین تب یہودی بی بی مریم کو تہمت دینے لگے اور نصیحت و ملامت کرنے لگے کہ اے مریم یہ حمل تو کہان سے لائی تو نے بد کام کیا مریم اس کا کچھ جواب نہ دیتی تھین خاموش رہتی تھین جب حمل نو مہینے کا ہوا یہ قریب جننے کے ہوئین حسب الہام الٰہی بیت المقدس سے چپکے نکل کر ایک میدان کی طرف گئین ایک درخت خشک خرمے کا تھا اوس کے نیچے جا بیٹھین چنانچہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ترجمہ پس لے آیا اُس کو جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ مین مریم بولین مین کسی طرح مرچکتی اس سے پہلے اور ہوجاتی بھولی بسر آئی خلق کے دل سے تو یہ حال مجھ پر نہ گذرتا کہتے ہین کہ پہلے جو شخص بی بی مریمؑ کے حمل سے واقف ہوا وہ یوسف سنار تھا اور بی بی مریم کا خلیرا بھائی تھا اوس نے مریمؑ سے کہا اے مریمؑ تیری پارسائی اور زہد مین مجکو شبہ ہے یہ حمل تو کہان سے لائی تب حضرت مریمؑ صادقہ نے اوس سے ساری حقیقت اپنے حمل کی بیان کی اور جب وقت ولادت حضرت عیسیٰؑ کا قریب ہوا حسب الہام الٰہی مریمؑ نے یوسف مذکور کو لے کر بیت المقدس سے نکلکر وہان سے چھ کوس بیت اللحم ایک قریہ ہے وہان جاتے ہی درد زہ سے بیقرار ہوئین تب ایک درخت خشک کھجور کی جڑ مین پشت لگا کے بیٹھ گئین وہین عیسیٰؑ پیدا ہوئے اور وہ درخت خرما فوراً خدا کی مہر سے تازہ ہو کر اوس مین کھجورین لگین اور اوس

کے نیچے ایک چشمہ جاری ہوا اتنے مین فرشتے اور حورون نے بہشت سے آ کے رفع حاجت اون کی آب حوض کوثر سے لا کے سر و تن عیسیٰ کا دھلایا اور پیرہن بہشت کا پہنا کے اون کی گود مین دیا یہ جامع التواریخ سے لکھا ہے اور حق تعالیٰ فرماتا ہے فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ الخ ترجمہ پس آواز دی اوس کو اوس کے نیچے سے فرشتے نے کہ غم نہ کھا اے مریمؑ تحقیق کر دیا ہے تیرے رب نے ایک چشمہ زمین مین جب نگاہ کی مریمؑ نے ایک چشمہ دیکھا اور اون کے بیٹے عیسیٰ آہ مار کر رو دئے کہا اے مان میری کوئی نہین کہ تم کو مبارکبادی دے اے مان میری چشم مین تمھاری ٹھنڈک ہو جیو میرے آنے سے پس بی بی مریمؑ یہ مبارکبادی اپنے بیٹے سے سن کے بہت خوش ہوئین اور جب کھانے کی اون کو اشتہا ہوئی بھوک لگی تب غیب سے یہ آواز آئی قولہ تعالیٰ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ الخ ترجمہ اور ہلا اے مریم اپنی طرف کھجور کی جڑ کر اوس سے گرین تجھ پر پکی کھجورین اب کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ مسیحؑ سے پس مریمؑ نے جب درخت خرمے کی طرف نظر کی تازہ خرما دیکھا جناب باری مین عرض کی کہ اے رب جس وقت زکریا نے بھولے سے تین دن تک بیت المقدس مین کوٹھری کے اندر مجکو بند کر کے رکھا تھا اوس وقت تو نے بیرنج و محنت مجکو روزی پہونچائی اور اس وقت حکم ہوا درخت سے کھجور اوتار کے کھانے کو اے رب اُس وقت بھی اپنی عنایت سے بے رنج و محنت روزی دے تب جل وعلا سے یہ خطاب آیا اے مریمؑ اوس وقت تو سوائے میرے اور کسی کو دوست نہین رکھتی تھی اب تیرا دل تیرے فرزند کی طرف مائل ہوا اب تجکو لازم ہے کہ تو اپنی محنت اور کسب سے کھا اور پی اور اپنے فرزند سے آنکھ ٹھنڈی رکھ اور جا طرف بیت المقدس کی اپنی جگہ پر اور کسی سے مت بول جب تجھ سے کوئی آدمی پوچھے تو کہہ قولہ تعالیٰ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا الخ ترجمہ اے مریمؑ سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی تو کہیو مین نے مانا ہے رحمٰن کا روزہ سو بات نہ کرون گی آج کسی آدمی سے پس خدا کے فرمانے سے مریمؑ حضرت عیسےٰ کو گود مین لے کر آئین شہر بیت المقدس مین چنانچہ قولہ تعالیٰ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ الخ ترجمہ پس گود مین لے کر آئی مریمؑ اپنے لوگون کے پاس پس یہودیون نے کہا تحقیق تو لائی ہے ایک چیز عجب اے بہن ہارون کی نہ تھا تیرا باپ برا آدمی اور نہ تھی تیری مان بدکار اگرچہ بی بی مریمؑ ہارون کی بہن نہ تھین لیکن اس واسطے کہا کہ مریمؑ ہارون کی اولاد مین سے تھین پس مریم نے لوگون کو حضرت عیسےٰ کیطرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو مین روزہ دار ہون آج کسی سے نہ بولون گی قولہ تعالیٰ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ الخ ترجمہ پس ہاتھ سے بتایا مریمؑ نے اوس لڑکے کو وے بولے ہم کیونکر بات کرین اوس شخص سے کہ وہ گود مین ہے لڑکا

تب یہودیون نے لڑکے کے جھولے کے پاس جا کے پوچھا اے لڑکے کہہ تیرا باپ کون ہے اوس وقت حق تعالیٰ نے زبان تکلم حضرت عیسیٰؑ کو دی حضرت نے اون سے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ترجمہ عیسیٰؑ بولے مین بندہ ہون اللہ کا مجھکو اوس نے کتاب دی ہے اور مجکو نبی کیا اور بنایا مجکو برکت والا جس جگہ مین ہون اور تاکید کی مجھکو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک مین رہون جیتا اور سلوک والا اپنی مان سے اور نہین بنایا مجکو زبردست بدبخت اور خدا کا سلام ہے مجھ پر جس دن مین پیدا ہوا اور جس دن مرون اور جس روز اٹھ کھڑا ہون جی کر قبر سے جب یہودیون نے یہ کلام معجز النظام حضرت عیسےؑ سے سنا تعجب کیا کہ یہ نبی ہوگا اور لوگون نے جو تہمت دی تھی وہ سراسر کذب اور بہتان ہے بس مریمؑ حضرت عیسیٰؑ کی پرورش اور تعہد میں رہین جب تک وہ نابالغ تھے اور ہر روز حضرت عیسےؑ کے گہوارے کے پاس بنی اسرائیل آکے بیٹھتے اور حضرت عیسےؑ اون کو توریت پڑھ کے سناتے جب بالغ ہوئے خدا کی طرف سے اون پر وحی نازل ہوئی کہ اے عیسیٰؑ تو بنی اسرائیل کو اپنے خدا کی طرف دعوت کر پس حضرت نے سب کو بلایا اور راہ ہدایت کی دکھائی اونھون نے نہ مانا اور کہنے لگے کہ ہم اپنا دین موسیٰ کا چھوڑ کے ہم ایسے بے پدر کی بات کیون سنین پس حضرت عیسےؑ بیزار ہو کر شہر سے نکل کر گاؤن کی طرف گئے وہان دھوبیون کو کپڑے دھوتے ہوئے دیکھا کہ تم کپڑے کیون دھوتے ہو دل اپنا دھو کر پاک وصاف کرو کفر سے اونھون نے کہا کہ ہم کس چیز سے دل اپنا پاک کرین عیسیٰؑ نے فرمایا اس کلمہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ۔ پس دھوبیون نے عیسیٰؑ کا کلمہ پڑھ کے دل کو کفر سے پاک کیا اور جس کا کپڑا دھونے کو لائے تھے۔ اوسی کو پھیر دیا اور عیسیٰؑ کی امت مین داخل ہوئے اور انصار بنے پھر وہان سے دریا کے کنارے مچھوون کے پاس گئے وے دریا کے کنارے مچھلی پکڑتے تھے اونھون سے اپنی نبوت ظاہر کی وے کہنے لگے اے عیسےؑ جو جو پیغمبر آئے سبھون نے اپنے معجزے دکھائے اور تمھاری نبوت کی کیا دلیل ہے ہم کو دکھاؤ تب عیسےؑ نے فرمایا قولہ تعالیٰ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ الٓخ ترجمہ عیسیٰؑ نے کہا اون سے یہ کہ بنا دیتا ہون مین تم کو مٹی سے جانور کی صورت پھر اوس مین پھونک مارتا ہون تو وہ ہو جاتا ہے اڑتا جانور اللہ کے حکم سے اور چنگا کرتا ہون جو اندھا پیدا ہوا اور کوڑھی کو اور جلاتا ہون مردے کو اللہ کے حکم سے اور بتا دیتا ہون تم کو جو کھا کر آؤ اپنے گھر مین اور جو رکھ آؤ نشانی پوری ہے تم کو اگر یقین رکھتے ہو اور سچ بتاتا ہون توریت کو جو مجھ سے پہلے کی ہے اور آیا ہون اس واسطے کہ حلال کرون تم پر بعضی چیز جو حرام تھی تم پر اور آیا ہون تم پاس نشانی لے کر تمھارے رب کی سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہنا مانو بیشک اللہ ہے رب میرا اور رب تمھارا سو اوس کی بندگی کرو یہ سیدھی

راہ ہے پس کہا ماہی گیرون نے قولہ تعالیٰ اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الخ ترجمہ جب کہا حواریون
نے اے عیسیٰؑ مریمؑ کے بیٹے تیرے رب سے ہو سکے کہ اوتارے ہم پر خوان بھرا ہوا آسمان سے کہا عیسیٰ نے
ڈرو اللہ سے اگر تم کو یقین ہے کہا حواریون نے ہم چاہتے ہین کہ کھاوین ہم اوسی خوان سے طعام اور چین پاوین
ہمارے دل اور ہم جانین کہ تو نے ہم کو سچ بتایا اور رہین ہم تیری رسالت پر گواہ تب عیسیٰؑ نے میدان کی
طرف جا کے سر ننگے ہاتھ اوٹھا کے خدا سے دعا مانگی اے رب میرے تو دانا بینا ہے حواریون نے مجھ سے چاہا
اون کی قسمت مین اگر روز ازل سے تو نے مقدر کیا ہے تو اون کے واسطے ایک خوان نعمت اپنے فضل
سے بھیج قولہ تعالیٰ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا الخ ترجمہ
کہا عیسیٰؑ مریمؑ کے بیٹے نے اے اللہ رب ہمارے اوتار ہم پر ایک خوان بھرا ہوا آسمان سے کہ وہ دن
عید ہووے ہمارے پہلون اور پچھلون کو اور نشانی تیری طرف سے اور روزی دے ہم کو اور تو ہی ہے
بہتر روزی دینے والا اوس وقت جبرئیلؑ نے نازل ہو کے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مُنَزِّلُھَا عَلَیْکُمْ فَمَنْ یَّکْفُرْ الخ
ترجمہ کہا اللہ نے مین اوتارون گا تم پر وہ خوان پھر جو کوئی تم میں ناشکری کرے اوس سے پیچھے
تو مین اوس کو عذاب کرون گا وہ عذاب کہ نہ کرون گا کسی کو جہانون مین سے بعد اُس کے ایک خوان نعمت
گونا گون کا اون کے پاس اوترا جب سرپوش اوٹھا کے دیکھتے ہین تو اوس مین پانچ روٹیان اور ایک مچھلی
تلی ہوئی جس مین کانٹے نہ تھے نہ استخوان اور تھوڑی سی ترکاری اور ایک نمکدان مین نمک اور پانچ
انار اور تھوڑے خرمے اور زیتون اور بہت چیزین تمام بنی اسرائیل نے دیکھا اوس سے اونھون نے کچھ
نہ کھایا اور کہنے لگے اے عیسیٰؑ ہم دیکھین کہ اس تلی مچھلی کو تم اپنے معجزے سے زندہ کرو تب ہم تم پر ایمان
لاوین گے پس عیسیٰؑ نے اس تلی مچھلی پر کچھ پڑھ کے پھونکا خدا کے حکم سے وہ مچھلی جی اوٹھی سہمناک ہو کر کود
پڑی اون سب کے بیچ مین ستر آدمی اوس کے صدمے سے مرے پھر جب دعا کی ویسی ہی تلی ہو گئی یہ
معجزہ سب بنی اسرائیل نے دیکھا پس حضرت عیسیٰؑ اوس خوان نعمت پر کھانے کو بیٹھے اور بعضے غریب
مریض وہ بھی حضرت کے ساتھ بیٹھ گئے اور جو مغرور تھے اونھون نے نہ کھایا اور جو غریب نے کھایا وہ غنی ہوا
اور جو اندھے نے کھایا وہ بینا ہوا جو کوڑھی نے کھایا آرام پایا رات تک وہ خوان دھرا رہا بھر النعمت سے بعد اسکے آسمان پر چلا گیا۔
لوگون نے دیکھا جن لوگون نے نہ کھایا تھا پیچھے وہ پشیمان ہوئے کہ بہشت کی نعمتون سے ہم محروم رہے
بعدہ خدا کے حکم سے دوسرے دن پھر وہ خوان بہشت سے آیا پس توانگر اور درویش ستر ہزار آدمی
نے وہ ماہی تلی ہوئی اور ترکاری اور وہ پانچ روٹی اور انار غرض سب کچھ کھایا ذرا اُس سے کم نہوا خوان

بھرا رہا جس کو ذوق شیرینی سے تھا اوس کو وہی ملا اور جسے ترشی سے ذوق تھا اوس کو ترشی حاصل ہوئی
اور جس کو نمکین کا اوسے نمکین ملتا اسی طرح تین دن تک خوان نعمت آسمان سے آتا جاتا تھا لوگ
اوس شہر کے جتنے تھے سب آسودہ ہو کے کھاتے اور بعضی روایت مین یون آیا ہے کہ چالیس دن تک
خوان آسمان سے آتا رہا اور سب اہل شہر کھاتے رہے مگر خدا کے فضل سے کچھ کم نہ ہوا بنی اسرائیل یہ
معجزہ دیکھ کے بعضے ایمان لائے اور بعضے نہین اور جو ایمان نہ لایا شکل اوس کی سور اور ریچھ کی ہو گئی تھی
اور جو ایمان لائے تھے اون پر رحمت الٰہی نازل ہوئی خبر مین آیا ہے کہ سات سو آدمی اون مین سے مسخ
ہو گئے سور اور ریچھ کی صورت ہو گئے تھے اور سب مومنون نے نور اسلام سے سعادت دارین حاصل کی
مروی ہے کہ ایک روز عیسیٰؑ مومنون کو لے کر ایک میدان کی طرف سیر کو گئے ایک لومڑی کو دیکھا حضرت نے
پوچھا تو کہان سے آتی ہے اس نے کہا مین اپنے گھر سے آتی ہون دوسرے مکان پر جاؤن گی یہ سُن
کے حضرت عیسیٰؑ نے کہا لَیْسَ مَکَانٌ لِابْنِ مَرْیَمَ ۔ ترجمہ نہین مکان مریم کے بیٹے کے واسطے پس مومنون
نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ فرماوین تو آپ کے واسطے ہم ایک مکان تیار کر دین حضرت نے فرمایا میرے
پاس دولت نہین اُنھون نے کہا دولت ہم دین گے حضرت نے فرمایا اے یارو گھر بنانے کو مین جہان کہون
وہان بناؤ تب دوسرے دن مومنین عیسیٰؑ کے لئے بہت سے روپے لے کے آئے اور آپ نے فرمایا
آؤ میرے ساتھ بتلا دون تب دریا کے کنارے لیجا کے موج کی جگہ بتا دی کہ یہان پر میرے واسطے مکان بناؤ
انھون نے کہا اے حضرت یہ جائے خوف ہے یہان موج پر کیونکر مکان بنے گا اور ٹھیرے گا تب حضرت نے
کہا اے یارو جان لو دنیا بھی جائے خوف ہے موج مارتی ہے اس گرداب موج مین گھر بنا کے کوئی رہا ہین
اور نہ رہے گا اس جگہ مترجم نے اس شعر کو مناسب دیکھا مندرج کیا بیت در ین ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار ؛ دنیا مین عمارت بنانا کچھ فائدہ نہین بلکہ آخرت کی عمارت بنانا چاہیے جس کو ہمیشہ
بقا ہے منقول ہے کہ عیسیٰ کے وقت مین ایک عورت نیک بخت تھی ایک روٹی گرم کرنے کے لئے چولھے
مین آگ سلگا کے چاہتی تھی کہ روٹی گرم کرے اتنے مین نماز کا وقت ہوا نماز پڑھنے لگی جب نماز سے فراغت
کی دیکھتی ہے کہ اپنا لڑکا چولھے کے اندر آگ مین کھیل رہا ہے جلدی سے اٹھا لیا اور اپنے شوہر سے یہ
ماجرا کہا اس نے جا کے حضرت عیسیٰؑ سے بیان کیا حضرت نے کہا تم اپنی عورت کو یہان بلا لاؤ اس سے
حال پوچھ کے مین تم سے کہون گا تب وہ عورت آئی حضرت نے پوچھا تو نے خدا کا کیا کام کیا کہ یہ مرتبہ تجکو ملا کہ
تیرا لڑکا آگ سے بچا وہ بولی خدا عالم الغیب ہے مین کچھ نہین جانتی ہون مگر چار بات اوّل اُس کی نعمت پر شاکر

ہوں دوسری اُس کی بلا میں صابر ہوں تیسری اس کی رضا پر راضی ہوں چوتھی آخرت کا کام دنیا کے کام پر مقدم جانتی ہوں اگرچہ کار دنیا فوت ہو جاوے یہ سُن کے حضرت عیسےٰ نے کہا یہی باعث ہے محفوظیت کا یہ عورت اگر مرد ہوتی تو اس پر وحی نازل ہوتی مروی ہے کہ ایک دن عیسیٰؑ نے گورستان کیطرف جاکے دیکھا ایک شخص کی قبر سے نور چمکتا ہے حضرت نے دعا کی اوسیوقت قبر پھٹ گئی اور ایک شخص اُس سے نکل آیا نور کی چادر اوڑھ کر عیسےٰ نے اس سے کہا کہ تجکو یہ بزرگی کس عمل سے ملی اُسنے کہا کہ ایک لڑکا میرا دنیا میں صالح تھا اُس نے میرے حق میں دعا کی حق تعالےٰ نے اس کی دعا قبول کی اور جو گناہ میں نے دنیا میں کئے تھے سو خدا نے معاف کئے اور مجھ پر رحمت فرمائی عیسےٰ علیہ السلام نے کہا کہ سچ ہے دعا بیٹا بیٹی کی اپنے ماں باپ کے حق میں قبول ہوتی ہے، خبر میں ہے کہ مُردے سب اپنے فرزند صالح کا فخر اور ناز کرتے کہ ہماری اولاد ہمارے حق میں دعا کرے گی ہم نجات پائیں گے واللہ اعلم بالصّواب

بیان ملاقات حضرت عیسیٰؑ علیہ السّلام کا جمجاہ بادشاہ کے سرِ بوسیدہ سے اور گفتگو کرنا اُس سے

کعب الاحبار نے کہا ہے کہ ایک دن عیسیٰؑ علیہ السلام بیابان شام سے جاتے تھے راہ میں ایک سر بوسیدہ کی ہڈی ملی جناب باری میں عرض کی یاالٰہی یہ کس کا سر راہ میں پڑا ہے تو اُس کو زندہ کر کہ مجھ سے بات کرے یہ شخص کون تھا دنیا میں کیا کام کرتا تھا کس گناہ سے کھوپڑی اس کی راہ میں پڑی ہے جو بات میں اُس سے پوچھوں سو جواب دے ندا آئی اے عیسےٰ تو جو اس سے پوچھے گا تجکو جواب دے گا تب عیسےٰؑ نے سر بوسیدہ سے پوچھا اے کھوپڑی خدا کے حکم سے تو ہم سے بات کر تب کھوپڑی نے خدا کے حکم سے پہلے یہ کلمہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰهِ - پھر کھوپڑی نے کہا یا حضرت آپ کیا پوچھتے ہیں مجھ سے پوچھئے تب حضرت نے اُس سے پوچھا تو مرد تھا یا عورت سعید تھا یا شقی یہ مقبول تھا یا مردود تو انگر تھا یا غریب نیک تھا یا بد دراز قد تھا یا کوتاہ قد سخی تھا یا بخیل اور تیرا نام کیا تھا تب کھوپڑی نے کہا اے حضرت میں بادشاہ تھا اور نام میرا جمجاہ میں مرد سخی تھا اور سعید اور مقبول و نیک اور دراز قد تھا اور کئی بادشاہ زیر فرمان میرے تھے دولت اور دنیا سب مجھ کو حاصل تھی کسی بات کا غم نہ تھا ہمیشہ عیش و نشاط میں رہتا پانچہزار غلام میرے عصا بردار جوان خوبصورت سرخ

قباپوش اور پانچہزار غلام میرے عصابردار جوان خوبصورت سفید قباپوش باشمشیر ہندی داہنے بائین کھڑے رہتے اور پانسو غلام ماہر وبانائے ترانہ ساز اور پانچسو غلام باچنگ وچغانہ میری خدمت مین مدام حاضر رہتے اور ہزار لونڈیان ترکی خوش آواز گاتی تھین اور ہزار لونڈیان ہمجنس ہم قد ہمرنگ رقص کرتی تھین ایسا کہ مرغان ہوا اور چرندے اور درندے دیکھ کے کھڑے رہتے اور آدمی تکتے کے عالم مین رہ جاتے اے پیغمبر خدا اگر مین تمام اوصاف حشمت اپنے بیان کرون تو آپ تعجب کرین گے اور جب مین شکارگاہ مین برائے شکار جاتا تھا ہزار گھوڑے با زین زرین ساتھ میرے رہتے اور چار ہزار میر شکار سفید قباپوش وتاج مکلل بر سر باز وبہری وشاہین لے کے میرے ساتھ چلتے اور چار ہزار غلام باکمر زرین کلاہ گوشہ سرخ قباپوش میرے آگے اور چار ہزار میرے پیچھے اور چار ہزار غلام باسلاح داہنی طرف اور چار ہزار بائین طرف چلتے تھے اور دس ہزار کتے شکاری زرین قلادہ اور ہزار چیتے ساتھ رہتے۔ اے پیغمبر خدا اگر مَین صفت شکارگاہ کی مین بیان کرون تو آپ تعجب کرین گے اور مشرق سے مغرب تک میری بادشاہت تھی لشکر بیشمار تھا اس کے لکھنے سے وزیر ودبیر عاجز رہتے اور ہزار بادشاہ اور ملک میرے زیر فرمان تھے بزور شمشیر لئے تھے اور اگر صفت اُس زور اور لڑائی کی بیان کرون تو آپ سُن کے متعجب رہین گے کسی کو طاقت نہ تھی کہ مجھ سے مقابلہ کرے چار سو برس تک مین نے بادشاہی کی ایک دن بھی مجھکو کوئی رنج وغم نہ ہوا کسی بات کا اور مین جوان مرد وعالی ہمت تھا جمال وکمال وخوبی مین بینظیر تھا کوئی میرے برابر نہ تھا جو شخص میری طرف نگاہ کرتا متحیّر رہتا اور ہر روز فقیر محتاجون کو مین ہزار دینار دیتا اور بھوکون کو کھلاتا اور ہزار ننگون کو کپڑے دیتا مگر مین خدائے عزوجل کو نہین جانتا تھا بت پرستی کرتا تھا پس حضرت عیسیٰؑ نے سر بوسیدہ سے سُن کے پوچھا کہ تیرے مرنے کو آج کتنے دن ہوئے اور کس حال مین تو مرا اور ملک الموت کی شکل وصورت وہیئت کیسی تو نے دیکھی سو بیان کر تب اُس نے بیان کیا کہ اے پیغمبر خدا آج سَو برس ہوئے میرے مرنے کو یہ بات ہوئی کہ ایک دن مَین گرما مین بیٹھا تھا گرمی نے سر پر بشدت صعود کیا مین وہان سے اُٹھ کے گھر پر گیا اور تمام اعضا مین میرے اس قدر سستی آئی کہ طبیعت میری بدمزہ ہوگئی سو رہا حال میرا متغیر ہوا اور بستر شاہی پر وزیرون کو بلایا کہ میرا علاج کر و ہزار طبیب میرے نوکر تھے سب کو بُلا کے مین نے کہا کہ میرا علاج کرو تب چار دن تک طبیبون نے میری دوا اور مرض کی علاج نے مجکو فائدہ نہ کیا کوئی دوا مفید نہ پڑی اور پانچوین روز حال میرا ابتر ہوا زبان بند اور سیاہ ہوگئی اور بدن کانپنے لگا آنکھون مین سیاہی چھا گئی روشنی جاتی

رہی کچھ سوجھتا نہ تھا بیہوشی آگئی اور اُس حالت سکرات مین ایک آواز آئی مین نے سُنی کہ روح جمجاہ کی قبض کرکے دوزخ مین لے جاؤ پھر ایک لحظے کے بعد ملک الموت بہ ہیئت و شکل سہمناک ایسی کہ سر اُن کا آسمان اور پاؤن تحت الثریٰ مین میرے سامنے آکے کھڑے ہوئے اور کئی منہ اُن کے تھے مین نے دیکھا مارے ڈر کے اُن سے مین نے بہت الحاح وزاری کی نہ سُنی عیسےؑ نے کہا اے جمجاہ تم نے ملک الموت سے پوچھا تھا کہ اتنے منہ کیون ہین اس کا کیا سبب ہے جمجاہ نے کہا اے حضرت مین نے اُن سے پوچھا تھا کہا سامنے کے منہ سے جان مومنون کی قبض کرتا ہون اور داہنے طرف کے منہ سے باشندگان عالم سمٰوٰت کی ارواح قبض کرتا ہون اور جو منہ کہ بائین طرف اور پیچھے کی طرف ہین ان سے کافرون اور مشرکون کی جان قبض کرتا ہون پھر عیسےؑ نے پوچھا کہ سکرات الموت تجھ پر کیسی گذری تھی اور کس طرح جان تیری نکلی وہ بیان کر اُس نے کہا مین نے عزرائیل کو دیکھا کئی فرشتے اُن کے ساتھ ہین کسی کے ہاتھ مین آگ کے گرز اور کسی کے ہاتھ مین چھری اور تلوار کسی کے ہاتھ مین شعلۂ آتش لے کر آئے اور میرے بدن پر ڈال دیا مجکو ایسا معلوم ہوا کہ اُس سے زیادہ آتش تیز تر دوسری نہ ہوگی اگر ایک ذرہ اُس سے زمین پر گرے تو ساری زمین کو جلا کے خاک کرے پس میرے تمام بدن کا رگ و ریشہ پکڑ کے جان تن سے کھینچنے لگے مین نے اُن سے کہا اے فرشتو مجکو چھوڑ دو میری دولت جتنی ہے تم میری جان کے بدلے لے لو پس یہ بات سنتے ہی انھون نے میرے منہ پر ایک ایسا طمانچہ مارا کہ تمام بدن کے جوڑ الگ ہوگئے اور کہا اے بدبخت بے شرم بے حیا تو جانتا ہے کہ حق تعالےٰ بعوض گناہ کافرون سے مال لیتا ہے پھر مین نے کہا کہ مجکو چھوڑ دو مین اپنی آل و فرزند خدا کی راہ مین قربان کرون گا انھون نے کہا کہ خدا تعالےٰ رشوت نہین لیتا ہے اے پیغمبر خدا جان نکلنے مین ایسی تکلیف گذری کہ جیسے ہزار شمشیر مجھ پر ماری اور جان میری قبض کرکے لے گئے بعد اس کے مجکو لوگ کفن پہنا کے قبرستان مین لیجا کے مُردون کے ساتھ گور مین سُلا کے مٹی سے ڈھانک کے چلے آئے پھر گور مین جان میری آئی اور منکر نکیر اور موکلان فرشتے جو دُنیا مین ساتھ میرے تھے وہ آکے مجھ سے کہنے لگے کہ جو تم نے دنیا مین بھلا بُرا نیکی بدی کی تھی سو اب لکھو حرہ اُس کا لکھو پس ناچار مین نے کفن کا کاغذ بنا کے اعمال اپنے بدست خود لکھے کہ فلانے روز فلانی گھڑی فلانے وقت یہ کام مین نے کیا تھا اور جو جو کردار اپنا بھولا تھا سو اس وقت یاد آیا اور مین واحسرتا وا ندامتا وا مصیبتا وا ویلا پکارتا رہا منکر نکیر بصورت زشت میرے پاس آئے اُن کو دیکھتے ہی میرے عقل و ہوش جاتے رہے کیونکہ ایسا کبھی کسی کو مین نے نہین دیکھا تھا اور اُن

کے آنے مین زمین پھٹ جاتی تھی اس ہیبت اور ہیبت سے آکے مجھ بدبخت کو قبر کے اندر بٹھا کے پوچھنے
لگے مَنْ رَبُّكَ یعنے تیرا خدا کون ہے مین کہا کہ تم کون ہو یہ سنتے ہی گرز آہنی سے مجکو مارنے لگے اس کی
ہیبت اور دھمک سے تحت الثریٰ تک ہل گئی پھر مجکو پوچھا دین سے مَا دِيْنُكَ یعنے کونسا دین ہے تیرا
یہ سن کے اور عقل و ہوش میرے باختہ ہوگئے زبان بند ہوگئی پھر مجھ سے کہنے لگے اے دروغگو تیرا خدا کون
ہے مین نے کہا تم، پھر انھون نے ایک گرز آتشی مجھ پر مارا مین نے اُف آہ کر کے کہا دریغا واحسرتا اگر مین پیدا
نہ ہوتا تو اچھا تھا کہان جاؤن کس سے فریاد کرون کوئی سنتا نہ تھا مگر خدا رحمن و رحیم ہے مین کچھ جانتا نہ
تھا اور ہزار برس کی بادشاہی اور دنیا کی خوشی عذاب گور اور سوال و جواب سے مجھ پر تلخ تھی بعد اس کے
انھون نے یہ کہا کہ غضب اللہ کا اُس پر ہو کہ نعمت خدا کی کھاوے اور غیر خدا کو پوجے پھر بعد ایک لحظہ
کے مشرق اور مغرب کی زمین آکے مجکو قبر مین دبانے لگی ایسا کہ تمام بدن کی میری درہم برہم ہو کر ٹوٹنے
لگین پھر زمین نے کہا اے دشمن خدا تو اتنے روز میری پشت پر رہا کفر کرتا تھا مقصد میرا حاصل ہوا
تو میرے پیٹ کے اندر آیا قسم اللہ کی مین اب تجھ سے حق اللہ کا سمجھ لونگی پھر اُس کے بعد دو فرشتے آئے
سیاہ پوش خشمناک ایسا مین نے کسی کو نہین دیکھا تھا مجکو یہان سے پکڑ کے عرش کے نزدیک لے گئے
میرے تئین بھروسا ہوا کہ مین خدا کی رحمت کی جگہ آیا اتنے مین کنارے عرش سے ایک آواز آئی اس
شقی کو دوزخ مین لے جاؤ اور عرش کے پاس چار کرسی جواہر کی مین نے دیکھین ایک پر ابراہیم
خلیل اللہ اور دوسری پر موسیٰ کلیم اللہ اور تیسری پر محمد حبیب اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بیٹھے ہین
اور چوتھی کرسی پر ایک پیر مرد خشمناک بیٹھا ہے اور زبانہ آتش اُس کے پاس ایستادہ اور سلاسل اور
اغلال یعنے زنجیر و طوق سعیر آتشی اس پاس موجود ہین نام اُس کا مالک تھا مجکو اُس پاس لے گئے اور
اس نے دیکھتے ہی مجکو ایک جھڑکی دی ایسی کہ تمام بدن مین میرے لرزہ آگیا کانپنے لگا وہ بولا اس
بدبخت کو لوہے کی زنجیر سے باندھ کے رکھو بس مجکو قید شدید مین رکھا ستر گز غبار کے نیچے بیٹھا پھر میرے بدن
سے کھال نکال کر سانپ اور بچھوؤن کی پیچ مین اور ستر گز لمبی لوہے کی زنجیر سے باندھ کے دوزخ کے اندر
ڈال رکھا اے حضرت اگر اُس زنجیر کا ایک حلقہ زمین پر پڑ جاوے تو تمام خلائق روئے زمین کی ہلاک ہو جاوے
اور میری زبان پر مُہر کردی اس لئے کچھ بات نہین کر سکتا تھا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے جمجمہ
آتش دوزخ کیسی تھی وہ بیان کر اس نے کہا اے پیغمبر خدا دوزخ کے درجات سات ہین ہاویہ سعیر
سقر جحیم لظی حطمہ یہ سب کے نیچے ہے اے پیغمبر خدا اگر آپ اہل دوزخ کو دیکھتے تو کہتے کہ ان پر

خدا کا غضب ہے کہ اُن کے نیچے اوپر داہنے بائین آگے پیچھے دہکتی آگ ہے اس کے اندر بھوکے پیاسے
لوگ جل رہے ہین وہان کھانا پینا اور سایہ نہین ہمیشہ سوا غم کے خوشی اور راحت نہین اور منہ اُن کا
سیاہ مانند کوئلے کے اور ہمیشہ گریہ وزاری مین ہین اور توبہ وہان قبول نہین اور ان پر ہر لحظہ آواز آتی ہے
اے اہل دوزخ تمھارا طعام ہمیشہ آتش دوزخ ہے تم لکڑی دوزخ کی ہو ہمیشہ جلتے رہو پھر مجکو وہان
سے ایک درخت آتشی کے پاس اندر دوزخ کے لے گئے اُس درخت کا نام اللہ نے قرآن
شریف مین شجر زقوم فرمایا ہے اور ہندی مین اُسے سیج کہتے ہین پس مین نے وہان کچھ کھانے کو مانگا
وہ درخت سیج لا کے مجکو دیا جب مین نے اس سے کچھ کھایا حلق بند ہو گیا نہ وہ نیچے اُترتا ہے اور نہ
وہ اوپر آتا ہے مارے درد اور سوزش کے چلاّتا رہا کہ مجکو پانی دو تا لقمہ سیج حلق سے اترے تب قدح
بھر کے گرم پانی جہنّم سے لا دیا جب مین نے اُس کو پیا گوشت پوست ہڈی تک جل کے خاک ہو گئی تس پیچھے
ایک جھڑکی کی آواز آئی مجھ پر ایسی کہ جملہ گوشت پوست ہڈی رگین جیسی میری تھین ویسی ہو گئین جسم بن گیا اور
پھر پاؤن کے تلوے سے سر تک میرے آگ لگ گئی جلتا رہا اور مین فریاد کرتا رہا اے قوم مجکو کوئی چیز پہننے
کو دو کہ آتش دوزخ سے امان پاؤن تلوے میرے آگ سے جل رہے ہین پھر مجکو نعلین آتشی لا کے
پہنائین اور کہا اے بدبخت جزا عمل کی چکھ اب سوا عذاب کے اور کچھ نہین ملے گا کیونکہ تو نے دنیا مین بدعمل
کئے تھے اور خدا کو نہین مانا اور اس کے عذاب سے نہین ڈرا تھا اپنے خالق سے شرم اور اس کی عبادت
نہین کی تھی اور اُس کی نعمت کا شکر بجا نہین لایا تھا اور اپنے بھائی برادر مؤمن مسلمانون کا مال زبردستی
سے چھین لیتا تھا اور حرام خوری سے نہین ڈرتا اور مسلمانون کو ایذا دیتا بدی سے پرہیز نہین کرتا تھا اے
پیغمبر خدا ایسی ایسی باتین مجھ سے کہین اور نعلین آتشی مجھے پہننے کو دی پس اُس کی طپش سے مغز میرا
سر سے اور کان سے اور ناک سے نکل پڑا مین پژمردہ ہو گیا اے روح اللہ میرے کھانے کو سوا آگ اور سیج
کے اور کچھ نہ تھا پھر وہان سے مجکو ایک پہاڑ مین لے گئے اُس پہاڑ کا نام سکرات ہے لنبائی اس کی تین
ہزار برس کی راہ اور اندر اس کے شتر چاہ آتشی تھے اور جتنے عذاب مجھ پر گذرے اس مین موجود پائے اور
اس مین مار و کژدم بسیار تھے اور بچھو اور سانپ جب دانت اپنے بجاتے تو اُن کی کٹاکٹ کی آواز سو برس
کی راہ تک جاتی تھی اور جب کسی کو کاٹتے تو وہ خاک ہو جاتا اور اگر اُن کا زہر دانت کا ایک قطرہ روے
زمین پر پڑے تو ساری زمین جل کر راکھ ہو جاوے غرض مجھ پر ہر روز اس پہاڑ پر تین سو مرتبہ سکرات موت
ہوتی تھی پس سکرات کوہ اُسی کا نام ہے جس کو اُس کوہ پر لیجاتے ہین وہ تلخی سکرات چکھتا ہے پھر وہان سے

ایک مرتبہ

ایک چشمے مین لیجاکے ڈال دیا جہنم مین دوزخیون کے پاس جا پہنچا اور آواز اُس چشمہ کی سو برس کی راہ
تک جاتی ہے پھر حضرت عیسیٰؑ نے جمجمہ سے پوچھا اِس چشمہ کا کیا نام ہے کہا اس کو غضبنان کہتے ہین اس
واسطے کہ وہ ہمیشہ غضبناک رہتا ہے یا روح اللہ جو شخص خدا سے ڈرے گا اور گناہ سے باز رہے گا وہ چشمہ عذاب
کا اُس پر آسان ہووے گا جب عیسیٰؑ نے اُس چشمہ کی بات سنی ہوش اُن کے جاتے رہے اور بہت
روئے اور کہا اے جمجمہ اُس چشمہ کا جو تم پر عذاب گذرا سو بیان کرو اُس نے کہا اے نبی اللہ اُس چشمہ کے
عذاب کا بیان اگر آپ سنین گے تو تعجب کرین گے جب پاؤن مین نے اس چشمہ مین رکھا ہفتاد بار پوست
میرے جسم کا گرم پانی سے جل گیا اور مالک دوزخ نے جب مجکو ایک جھڑکی دی اس کی ہیبت سے اس چشمہ
مین گر پڑا اور غرق ہوا یا روح اللہ مین کیا اُس چشمہ کا بیان کرون کہ عذاب اس کا سب عذابون سے عذاب
اکبر ہے ایسا کہ ہڈیان میری جل کے خاک ہوگئین اور اوّل جو عذاب مجھپر گذرتا تھا سو عذاب اصغر تھا اے پیغمبر
خدا اگر سو برس اُس کی صفت کرون تو بھی تمام نہ ہوگی پھر مجکو اُس چشمہ سے نکال کر ایک چاہ مین لیجاکے ڈال
دیا ایسا کہ لنبائی اُس کی ہزار برس کی راہ اُس کو بیت الاحزان کہتے ہین اور اُس چاہ کے کنارے ایک تابوت
آتشی رکھا ہوا تھا اس کا تین سو کوس مجکو اُس تابوت کے اندر رکھا اور جن شیطانون نے مجکو خدا کی راہ سے بھٹکا کر
گمراہ کیا تھا اور غرور مین ڈالا تھا اُن کو مجھ پر موکل کیا آج چار سو برس سے اس تابوت آتشی کے اندر مین ہون
اس وقت ایک آواز عرش سے آئی کہ جمجمہ کو آج دنیا مین بر سر راہ عیسیٰؑ کے ڈالدو کیونکہ اس نے کچھ ثواب
کیا تھا دنیا مین بہت لونڈی اور غلام آزاد کئے تھے اور بھوکون کو کھلایا اور پیاسون کو پلایا تھا اور ننگے
کو کپڑا دیا اور غربا پر مہربانی کی تھی اور مسافرون کی خبر لی تھی روز ازل مین مین نے لکھا ہے کہ جمجمہ کو عذاب
آخرت سے ایک بار رہائی کرکے دنیا مین پھر بھیجدون گا یہ آواز مین نے سنی عیسیٰؑ نے پھر جمجمہ سے پوچھا
تم کس قوم سے ہو وہ بولا مین قوم سے الیاس نبی کی ہون تب عیسیٰؑ نے فرمایا تم مجھ سے کیا چاہتے ہو خدا
سے کیا مانگتے ہو جمجمہ نے کہا یا نبی اللہ الامان الامان آپ کو خدا کی قسم ہے کہ مجھ بیچارہ گنہگار کی حق مین آپ
دعا کرین کہ مجکو اس عذاب سے اللہ نجات بخشے اور زندہ کرکے پھر دنیا مین بھیجدے مین اس کی بندگی
کرون گا اور اُسی سے مدد چاہون گا تاکہ دنیا و آخرت مین آپ ہی کا حق مجھ پر ثابت ہو تب عیسیٰؑ نے اُس کے
حق مین اللہ سے دعا مانگی خدایا تو بے مثل و مانند سب بادشاہون کا بادشاہ ہے اور تو سب کا پیدا کنندہ اور
مارنے والا ہے اور سب کی فریاد سننے والا ہے اور میری دعا قبول کرکے اس بے چارے جمجمہ کو زندہ کر دنیا مین
تیری عبادت کرے اور حق عبودیت تیرا بجالاوے تب حق تعالے نے فرمایا اے عیسیٰؑ مین نے روز ازل مین

لکھا ہے کہ تیری دعا سے مین اس کو زندہ کر کے پھر دنیا مین بھیجون گا اس کی توبہ قبول کرون گا اور عذاب سے خلاصی دون گا کہ دنیا مین وہ سخی اور دودستدار فقیر و مسکین کا تھا پس عیسیٰ علیہ السلام یہ کلام الٰہی سن کے شکر خدا بجالائے اور خوش ہوکے جمجمہ کی ہڈیون پر کہا کہ اے ہڈیو گوشت پوست بال پراگندہ ہوئے خدا کے حکم سے ایک جا جمع ہو تب خدا کے حکم سے اُس وقت جتنی ہڈیان اور گوشت پوست بال جمجمہ کے تھے ہیئت اصلی پر جسم مرکب بن گیا اور زندہ ہوکر یہ کلمہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ عِیْسٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ترجمہ مین گواہی دیتا ہون خدا واحد ہے اور عیسےؑ رسول اللہ برحق ہے اور بہشت و دوزخ اور بعث و نشر سچ ہے پھر جمجمہ نے دنیا مین اسّی برس زندگی کی قیام لیل و صیام روز عبادتِ الٰہی مین مشغول رہتا کچھ دنیا کا کام نہین کرتا آخر سجادۂ مسلمانی پر رہ کے شربت موت کا پیا اور خداے کریم و رحیم نے اپنے فضل و کرم سے اوس کے گناہ عفو کرکے اوسکو جنت نصیب کی اِنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

بیان وفات حضرت مریمؑ کا اور آسمان پر جانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

خبر مین آیا ہے کہ حضرت عیسےؑ علیہ السلام اپنی مان کو لے کر بیت المقدس سے شام کو جاتے تھے راہ مین حضرت مریمؑ بیمار ہوئین چونکہ وے سوائے بیخ گیاہ کے اور کچھ استعمال نہین کرتی تھین حضرت عیسیٰؑ سے بولین اے بیٹے مجکو وہی لادے وہ اپنی مان کو اوس جگہ چھوڑکے اس جڑ کے لئے گئے بعد اس کے حضرت مریمؑ نے اوسی میدان مین وفات پائی اور خدا کے حکم سے اسی وقت بہشت کی حورون نے آکے اون کو غسل دیا اور بہشت کے کپڑے سے اون کو کفنایا اور اوسی جگہ دفن کرکے چلی گئین بعد اس کے عیسےؑ نے آکے اپنی والدہ کو اوس جگہ نہ پاکے دو دفعہ پکارا ہین سے جواب نہ ملا تیسری پکار مین جواب دیا لبیک اے فرزند میرے کیون بلاتے ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اے امی[1] تین دفعہ مین نے پکارا اب تک کہان تھین مریمؑ نے کہا اے بیٹے پہلی پکار مین مین فردوس اعلیٰ مین تھی اور دوسری پکار مین سدرۃ المنتہیٰ مین اور تیسری پکار مین آسمان اوّل پر آکے مین نے جواب دیا عیسےؑ علیہ السلام نے کہا اے مان کیا تھا اپنا حال بیان کرو مریمؑ بولین اے بیٹا جس کو اللہ تعالےٰ فردوس اعلےٰ نصیب کرے اور وہ اپنی مراد کو پہنچے اس سے بہتر اور کیا چیز ہے کیا پوچھتے ہو عیسیٰؑ اپنی مان سے یہ باتین سن کے دیدہ گریان و سینہ بریان بیت المقدس مین پھر آئے اور لوگون کو خدا کی دعوت کرتے رہے ایک دن منبر پر بیٹھ کے لوگون سے کہنے لگے اے لوگو اللہ تعالےٰ نے توریت مین فرمایا تھا موسیٰ کو ہفتہ کا دن مبارک ہے اُس

[1] یعنی اے میری مان

روز سوائے عبادت کے اور کچھ کام دنیا کا کرنا حرام ہے اب حق تعالیٰ نے اوس دن کو منسوخ کیا اور ہماری
کتاب انجیل مین فرمایا کہ اتوار کا دن بہت مبارک ہے اوس دن کو مانو نماز پڑھو اور کچھ کام دنیا کا اوس
دن نہ کرو مطابق انجیل کے چلو پس بنی اسرائیل حضرت عیسےٰؑ سے اس بات کو سن کے دل مین کینہ
لائے اور کہنے لگے کہ کتنے پیغمبر بنی اسرائیل مین بعد موسےٰ کے آئے کسی نے شریعت موسیٰ کی منسوخ
نہ کی اور یہ لڑکا بے پدر مجہول النسب آکے ہماری کتاب موسیٰؑ کو منسوخ کرتا ہے اس کو مار ڈالا چاہئے
کہ ہمارے موسیٰؑ کا دین جاری رہے پس مومن یہود یہ سن کے کہنے لگے اے قوم تم نے زکریا نبی کو مار کے کیا
عذاب اوٹھایا تھا تم پر غضب الٰہی نازل ہوا تھا سو تم بھول گئے اب عیسیٰؑ نبی مرسل کو مارنے کا قصد کرتے ہو
تم عذاب خدا سے ڈرو اوس سے پناہ مانگو اور توبہ کرو کیون جہنم کی راہ لینا چاہتے ہو اونپر اور اون کی کتاب پر
ایمان لاؤ آخر بہتیرا کہا مگر اون کافرون نے نہ مانا اور حضرت کے مارنے کی فکر مین رہے اور بولے کہ جب
اون کو تنہا پاوین گے مار ڈالین گے یہ سن کے مومن ہر دم سب عیسےٰؑ کے ساتھ رہتے تھے اور خبرداری
کرتے تھے کہین حضرت کو تنہا نہ جانے دیتے ساتھ رہتے ایک دن ایک عورت نے حضرت کے
اصحاب حواریون سے پوچھا کہ تم ہر دم ہر ساعت عیسےٰؑ کے ساتھ جو رہتے ہو تم نے اون سے کیا معجزہ دیکھا
حواریون نے اوس سے پوچھا حضرت عیسیٰ مسیح رسول خدا ہین مُردون کو زندہ کرتے ہین اور اندھے کو بینا
کرتے ہین اور کوڑھی لنگڑے کو اچھا کرتے ہین تب اوس عورت نے کہا مبارکی اوس شکم کو ہے جس
نے اون کو پیٹ مین رکھا اس بات کو سن کے حضرت عیسےٰؑ روح اللہ نے اوس سے کہا مبارکی اس نبی
کی امت کو ہے جو قرآن پڑھین گے پس عورت نے عیسےٰؑ سے پوچھا حضرت قرآن کیا چیز ہے ہم نے کبھی نہین
سنا حضرت نے فرمایا کہ قرآن وہ چیز ہے کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے اوپر نازل ہوگا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ
اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ
ترجمہ اور جب کہا عیسےٰ مریمؑ کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل مین بھیجا آیا ہون اللہ تمھاری طرف سچا کرتا ہون
اوسکو جو مجھ سے آگے کی توریت ہے اور خوشخبری سناتا ہون ایک رسول کی جو آوے گا مجھ سے پیچھے نام اوس کا احمدؐ ہے
خبر مین آیا ہے کہ ہمارے حضرت کا نام رکھا گیا دنیا مین محمدؐ اور فرشتون کے درمیان احمدؐ اور حضرت عیسیٰؑ
نے کہا کہ اون کی امت مین حافظ قرآن ہون گے اور دوسرے پیغمبرون کی امت قرآن حفظ نہین کر سکیگی
اور اپنی کتاب توریت اور انجیل کو بھی اون کے زمانہ مین حفظ نہین کر سکین گے عیسیٰ علیہ السلام نے

جب اونھون سے یہ مژدہ کہا کہ پیغمبر آخرالزمان آوین گے اور اون کی شریعت قیامت تک جاری رہے
گی تب یہودی سب نے مل کر عیسیٰؑ کے مار ڈالنے کی مشورت کی کہ عیسےٰؑ اگر رہے گا تو ہمارا دین موسیٰ
کا باطل و منسوخ کرے گا اور بادشاہ اوس زمانے کا کافر تھا اوس پلید نے اون مردودون کے ساتھ
اتفاق کیا اور اون کو حکم دیا تب چند ملعونون نے جمع ہو کر اون کی ہلاکی کا قصد کیا پس عیسیٰ کو شاگرد
حواریون نے اس بات کو معلوم کر کے حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا تم خاطر جمع رہو مت ڈرو دشمن
کیا کر سکتا ہے **مصرع** دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست پس تم اپنے دین اور احمد مصطفیٰ
نبی آخرالزمان (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم) کے دین پر ایمان لا کے قائم اور ثابت قدم رہو تب
نجات پاؤ گے حاصل کلام آپ اپنے حواریوں کو لیکر ایک مکان پر گئے جسکا نام عین السلوک ہے یہودیوں نے جا کر اس مکان کا محاصرہ کیا تب رب العلمین
نے جبرئیل کو بھیجا اوس مکان کی چھت شگاف کر کے حضرت عیسےٰؑ کو چوتھے آسمان پر اوٹھا لے گئے اور
فرشتون کی صحبت مین رکھا اور اون یہودیون کے سردار کا نام شیوع تھا وہ ملعون پہلے مارنے کو گھر مین عیسےٰؑ
کے گھسا تھا بہت ڈھونڈھا نہ پایا جب نکلنے مین اوس ملعون کے دیری ہوئی تب یہودی سب اوس
کے پیچھے گھسے پس اوس شیوع کو جو اوّل گھسا تھا وہ یہودیون کا سردار تھا اللہ تعالےٰ نے بصورت
عیسےٰؑ کے اوس کو کر دیا تھا یہودیون نے جا کے اوس کو عیسےٰ کی صورت دیکھ کے بضرب شمشیر پکڑ لیا
ہر چند کہ اوس نے فریاد کی کہ مین شیوع ہون مجکو چھوڑ دو ہرگز وے نہ مانے اور کہنے لگے اجی تم عیسیٰ
ہو تم نے اپنے تئین جادو سے شکل شیوع کی بنا رکھی ہے پھر وے غور کر کے کہنے لگے اچھا ہم نے مانا تو شیوع
ہے تو عیسیٰؑ کدھر گیا اور اگر تو عیسےٰؑ ہے تو شیوع کہان گیا آخر سب کوئی بہ شبہہ مین پڑ کے عیسیٰؑ جان
کے شیوع کو پکڑ لیا اور یہ نہین جانتے تھے کہ عیسیٰؑ کو حق تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے چوتھے آسمان
پر اوٹھا لیا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ الخ ترجمہ اور اوس کو نہ مارا
ہے نہ سولی چڑھایا ہے ولیکن وہی صورت بنگئی اون کے سامنے اور جو لوگ اسمین کئی باتین نکالتے ہین
وے اس جگہ شبہہ مین پڑے ہین اس کی خبر اون کو کچھ نہین مگر اٹکل پر چلنا اور اوس کو مارا نہین بلکہ بیشک
اوس کو اوٹھا لیا اپنی طرف اور ہے اللہ زبردست حکمت والا قرآن شریف مین لکھا ہے یہود کہتے ہین
کہ ہم نے مارا عیسےٰ کو اور رسول خدا کا اون کو کہتے نہین یہ اللہ نے اون کی خطا ذکر فرمائی اور فرمایا
کہ ہرگز اوس کو نہین مارا اوس کی ایک صورت اون کو بنا دی اوس صورت کو سولی پر چڑھایا نصارا
بھی اوّل سے یہی کہتے ہین کہ مسیح کو مارا نہین وہ زندہ ہے لیکن تحقیق نہین سمجھتے کئی باتین کہتے

ہین کہ بدن کو مارا اون کی روح اللہ کے پاس گئی اور بعضے کہتے ہین کہ مارا تھا پھر تین روز مین زندہ
ہوکر آسمان پر چڑھ گئے لیکن یہ بات ثابت نہین ہوتی ہے کہ اون کو مارا سو یہ خبر اللہ کو ہے اوس نے
بتایا کہ اوس کی اصلی صورت کو نہین مارا اور اُن کے پکڑتے وقت نصارا سرک گئے تھے اور یہود بھی نہ
پہونچے تھے اوس آن کی خبر نہ اِن کو نہ اون کو مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اوس شیوع کو پچاس برس
تک ناز و نعمت سے پالا تھا اسواسطے کہ جب عیسےٰؑ یہود کے ہاتھ مین گرفتار ہون گے شیوع تو اون کے
صدقے مین دے کے خلاص کرین گے اور فرعون کو اللہ نے چار سو برس تک ناز و نعمت سے پال
کے حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کے صدقے مین دریائے نیل مین ڈبا دیا اور حضرت موسیٰؑ کو اون کی قوم سمیت
اوس سے نجات دی اور چار ہزار برس دُنبہ ہابیل کا فردوس اعلیٰ مین پال کے حق تعالیٰ نے اوس کو فدای
اضحیہ حضرت اسمٰعیلؑ کا کیا اور ذبح سے اون کو نجات دی اور کافرون کو حق تعالیٰ ناز و نعمت سے اسواسطے
پالتا ہے کہ بعوض گناہ مومنون کے اون کو دوزخ مین ڈالدے گا اور مومن سب آتش دوزخ سے نجات
پاوین گے حدیث مین آیا ہے کہ قریب قیامت کے دجّال ملعون خروج کر کے ساری خلائق کو گمراہ کرے گا
اور حضرت امام مہدی آخر الزمانؑ مومنون کے ساتھ بیت المقدس مین رہین گے اور حضرت عیسےٰؑ آسمان
سے نازل ہوکر امام مہدیؑ کے سب کافرون کو مشرق سے مغرب تک اور دجّال کو مار ڈالین گے اور لوگون
کو دین محمدی مین لاوین گے اور عیسیٰؑ بھی دین محمدیؑ مین رہین گے جو شخص دین محمدیؑ قبول کریگا اوس
کو رکھین گے اور امان دین گے اور جو شخص دین محمدیؑ قبول نہ کرے گا اوس کو مار ڈالین گے مشرق سے مغرب
تک تمام عالم کو مسلمان کرین گے اور دین محمدی مین سب داخل ہون گے ایک متنفس کافر جہان مین
باقی نہ رہے گا اوس دن عدالت پوری ہوگی شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پئینگے اور ظالمون کو دور کرین
گے چالیس برس اوس کی بادشاہت رہے گی بعد اوس کے امام مہدیؑ انتقال فرماوین گے اور مومن سب
اون کو رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے حجرے کے پاس دفن کرین گے واللہ اعلم بالصواب

بیان نور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کا آمنہ رضی اللہ عنہا کے رحم مین آنیکا

اجماع اہل سنت و ائمہ اسلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
اپنی زبان فیض ترجمان و لسان معجز بیان سے خود فرماتے ہین حدیث شریف مین اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی
ترجمہ یعنے سب سے آگے جو چیز اللہ نے پیدا کی نور میرا تھا یہ باتفاق ثابت ہے کہ حقتعالیٰ نے پہلے اپنے نور

سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا نور پیدا کیا اور اون کے نور سے تمام فرشتے عرش وکرسی لوح وقلم
بہشت ودوزخ جن وانس اور ساری مخلوقات پیدا کی چنانچہ ذکر اوس کا اول کتاب بین ہوچکا اس
واسطے یہان مختصر بیان کیا روضۃ الاحباب وکتاب الاخبار مین لکھا ہے کہ جس وقت حق تعالیٰ نے
آدم صفی اللہ کو پیدا کیا نور محمد مصطفےٰ نے حضرت آدمؑ کی پیشانی پر ظہور کیا ایسا کہ اون کی پیشانی اوس
نور سے عرش تک چمکتی تھی پھر آدمؑ کی پیشانی سے شیثؑ کی اور شیثؑ سے ادریسؑ کی اور ادریسؑ سے
نوحؑ کی اور نوحؑ سے اسی طرح درجہ بدرجہ منتقل ہوکر ابراہیم خلیل اللہ تک پہونچا اور اُن سے حضرت
اسماعیلؑ ذبیح اللہ کو نصیب ہوا بعد اوس کے نسلاً بہ نسلاً عبد المناف تک پہونچا اور عبد مناف کے چار بیٹے
تھے ابو الشمس ابو الہاشم ابو المطلب ابو نوفل اور ہاشم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے دادا تھے
اس واسطے رسول خدا کو ہاشمی کہتے ہین اور ابو المطلب نام امام شافعی کے دادا کا تھا اور ابو الشمس
ابو جہل کے باپ کا نام اور ابو نوفل لاولد تھے وہی نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا عبد المناف
سے ہاشم کو ملا اور بعد فوت عبد مناف کے ہاشم کو مکہ کی ریاست اور کنجی خانۂ کعبہ کی ملی اتفاقاً اوسی ایام
مین مکے مین قحط ہوا تھا اکثر آدمیون کو رات دن فاقہ گذرتا تھا چنانچہ ہاشم کو اللہ تعالیٰ نے محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے نور کی برکت سے تونگر کیا تھا اوس نے تمام مکیون کی ضیافت کی اور
جب دسترخوان بچھاتے روٹیان توڑ توڑ کر پارہ پارہ کر کے دسترخوان پر رکھ دیتے کہ کھاتے وقت کوئی کسی
کو معلوم نہ کر سکے کہ کس نے کتنی کھائین بایین سبب نام اون کا ہاشم رہا اوّل نام اون کا عمر تھا اور
اون سے عبد المطلب پیدا ہوئے اور عبد المطلب سے کئی بیٹے پیدا ہوئے جب اونھون نے نذر کی
اللہ کی کہ اگر میرے دس لڑکے پیدا ہونگے تو اون مین سے ایک خدا کی راہ پر قربان کرونگا روایت
ہے کہ جب عبد المطلب کو مکہ معظمہ کی ریاست ملی خبر ہوئی کہ چاہ زمزم مین اسمٰعیل ذبیح اللہ نے گنج رکھا ہے
چاہا کہ اوس کے اندر سے نکالین تب چاہ کھودا گنج نہ پایا اور خدا کی مرضی سے پانی بھی اوس کا سوکھ گیا
تب اونھون نے نذر کی کہ اگر گنج مجکو ملے گا تو اوس چاہ کو سر نو سے آباد کرونگا اور ایک لڑکے کو قربانی کرونگا
تب پھر کھودا خدا کے حکم سے بہت گنج اوس سے پایا مروی ہے کہ اوس گنج سے دروازے خانۂ کعبہ کے
لوہے اور فولاد سے بنوائے اور چاہ زمزم کی بھی درستی کردی اور کاہنو کو بلوا کے حال اپنی نذر کا بیان کیا سبھون
نے باتفاق کہا کہ ایفائے نذر واجب ہے لازم ہے کہ ہر بیٹے کے نام پر قرعہ ڈالو جس کا نام نکلے گا اوسی
کو قربانی کرو پس عبد المطلب کے بارہ بیٹے تھے ہر بیٹے کے نام پر قرعہ ڈالا اس مین نام عبد اللہ پدر رسول

خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا نکلا اور عبداللہ کی پیشانی پر نور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا ظاہر ہوا اسی سبب سے اون کی صورت اپنے سب بھائیون سے زیادہ حسین تھی مان باپ اور اقربا اون کو بہت چاہتے تھے اور قربانی کی خبر جب سنی اون کی مان اور اقربا نے عبدالمطلب سے کہا کہ ہم عبداللہ کو قربانی مین نہ دین گے تم دوسری چیز قربانی کرو تب عبدالمطلب نے منجمون کو بلوا کے اون سے استفتا چاہا اونھون نے فتوے دیا کہ یہ ہوسکتا ہے تب اون کے عوض دس شتر قربانی کئے اور اوس زمانے مین خدا کا یہ حکم تھا بہ تقدیر قبولیت کے آتش آسمان سے آکے قربانی کو جلا کے چلی جاتی تھی علامت مقبولیت کی یہ تھی پس وہ دس شتر قبول نہ ہوے پھر دس اونٹ اور قربانی کئے یہ بھی منظور نہ ہوے آتش آسمان سے نہ آئی پھر اسی طرح پانسو تک عبدالمطلب نے ذبح کئے اور بعضی روایت مین ہے کہ ایک سو اونٹ ذبح کئے پھر وہ بھی مقبول نہ ہوے تب سب خویش واقربا نے مل کے خدا کی درگاہ مین تضرع اور مناجات کی اوسی وقت ایک آتش سفید مثل دود کے آسمان سے نازل ہوئی اور سب قربانیون کو جلا گئی تب مقبول ہوئی سب خوش ہوے اور شکر بجالاے اس واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْن ترجمہ یعنے مین بیٹا دو ذبح کئے گیون کا ہون یعنے ایک اسمٰعیل ذبیح اللہ اور دوسرے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے والد عبداللہ بن عبدالمطلب اور حضرت کی والدہ کا نام آمنہؓ بنت وہب بن عبدالمنان تھا روایت ہے کہ ایک دن عبداللہؓ کہین کسی کام کو جاتے تھے راہ مین خواہر رقیہ بنت نوفل سے ملاقات ہوئی اور وہ عورت کتب سماوی سے بہت واقف تھی اور بہت خوبصورت اور صاحب عصمت ناکتخدا اور مالدار مکے مین مشہور و معروف تھی جب نظر اوس کی عبداللہ پر پڑی جو جو حکایات اور علامات نور محمدی کے توریت اور انجیل مین دیکھے تھے وہ عبداللہ کے چہرے پر چمکتے دیکھے اور دیکھتے ہی عاشق و بیقرار خواہان وصال جسمانی عبداللہ کی ہوئی اور بولی تم کون ہو تمھارا نام کیا ہے وہ بولے میرا نام عبداللہ بن عبدالمطلب ہے بولی تم ہی کو تمھارے باپ نے نذر قربانی کی تھی کہا ہان وہ بولی مین دختر نوفل و خواہر رقیہ اور تاجرہ ہون اگر مجھ سے نکاح کرو گے تو سو شتر کے بوجھ اور مال دخترانہ تم کو دون گی اور یہ معلوم نہ تھا کہ عبداللہ نے بیاہ کیا یا نہین تب عبداللہ نے ایک بہانے سے اوس کو جواب دیا اور کہا کہ بہت اچھا اپنے باپ سے پوچھ کر اذن لے آؤن تب عبداللہ نے اپنے گھر مین جا کے اپنی بی بی آمنہ سے ہمبستر ہوے تب وہ نور عبداللہ سے منتقل ہو کر آمنہؓ کے رحم مین آیا اور آمنہؓ حضرت کی والدہ حاملہ ہوئین بعد اس کے صبح کو اوٹھ کے عبداللہ اوس

عورت کے پاس گئے کہ جس سے کل وعدہ کر آئے تھے جا کے اوس سے کہا کہ کل جو تم نے مجھ سے نکاح کی بات کہی تھی اب مین آیا ہون وہ تو عقلمند تھی عبد اللہ کے چہرے کی طرف جب نظر کی وہ نور متبرک نہ دیکھا تب عبد اللہ سے پوچھا شاید گھر مین تمھاری بی بی ہے اون سے مباشرت کر آئے ہو کیونکہ جو نشانی مین نے تمھاری پیشانی پر کل دیکھی تھی سو آج نہین دیکھتی ہون وہ بولے ہان جو تم نے تجویز کی سو سچ ہے تب وہ بولی کہ اب مجکو نکاح کی حاجت نہین کیونکہ جس لئے مین چاہتی تھی سو بات ہو گئی مروی ہے کہ جب صدف شکم آمنہ کا دریتیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے باردار ہوا عبد اللہ نے وفات پائی آمنہ بیوہ ہوئین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے پیدا ہونے کے آگے ایک مہینہ بائیس دن کے ابرہہ نام ایک بادشاہ تھا یمن مین وہ مردود خانہ کعبہ توڑنے کو بڑے بڑے ہاتھی اور بہت سا لشکر لے کر آیا تھا حق تعالیٰ نے ببرکت قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اسکے ہاتھ سے خانہ کعبہ کو محفوظ رکھا پس قصہ ابرہہ کا اس کتاب کے مؤلف نے یہان اختصار کیا کیونکہ اصحاب فیل کا قصہ سب صاحبون کے نزدیک سورہ فیل مین معلوم ہے اس واسطے فقیر نے یہان مختصر کیا واللہ اعلم بالصواب

قصہ بادشاہ ابرہہ کا

خبر مین آیا ہے کہ ابرہہ نام ایک حاکم ولایت یمن کا تھا اوس نے جب دیکھا کہ ہر سال اطراف و جوانب سے لوگ مکہ معظمہ کی زیارت کو جاتے ہین تب تخم حسد اوس ملعون نے اپنے مزرع دل مین بویا اور ایک مکان احداث کر کے نام اوس کا قلیس رکھا تھا چاہتا تھا کہ خلق اللہ کو بیت اللہ کے حج کرنے سے باز رکھے اور اپنے خانہ محدثہ مین لا کے سب سے حج کرا دے ہر چند کہ جہد بیفائدہ اور کوشش بیہودہ کی کہ خانہ کعبہ کو بیت اللہ قرار دیوے یہ صورت پذیرا نہ ہوئی تب بیت اللہ کو توڑنے کا قصد کیا اوس ایام مین ایک شخص قریشی جا کے اوس کے محدث خانے کا خادم ہوا اوس نے ایک شب فرصت پا کے اوسی گھر مین غائط و بول کر کے اور جو کچھ مال و اسباب پایا لے کر چلا آیا صبح کے وقت ابرہہ پلید وہ حرکت قریشی کی دیکھ کر طیش مین آیا اور بیت اللہ توڑنے کو ساتھ لشکر انبوہ اور فیل دمان کے قصد کیا اور بیت اللہ کی طرف روانہ ہوا اور جو قوم عرب بیت اللہ کے توڑنے کو مزاحم ہوتی اوس کو قتل کرتا اور جب متصل کعبہ معہ لشکر اور ہاتھی کے جا پہونچا یہ حشمت دیکھ کے تمام اہل قریش معہ قبائل اپنا اپنا گھر چھوڑ کر پہاڑون مین جا کے چھپ کے دیکھنے تھے ہر چند کہ فیلبانون نے چاہا کہ ہاتھیون سے کعبے کو مسمار کرین خوف الہٰی سے کوئی ہاتھی آگے نہ

بڑھا اور فیل محمود نام وہ خاص سواری ابرہہ بادشاہ کی تھی اوس نے اوس پلید کو اپنی پیٹھ پر سوار نہ کیا، تب اوس مردود نے دوسرے فیل پر سوار ہو کر کعبے پر تاخت کی اور چاہا کہ کعبے کو منہدم کرے اتنے مین ہزارون ابابیل بحکم رب الجلیل تین تین کنکریان مثل دانہ مسور کے ایک منہہ مین اور ایک ایک پنجون مین لے کر آئین اور سب اصحاب فیل اور فیل پر اور گھوڑے اور شتر پر مثل گولہ بندوق کے مارنے لگین ایک ایک کنکر ہر سوار کے سر سے گھس کر پیچھے سے نکل گیا اور سوار کی پشت سے گھس کے پیٹ سے باہر ہوا ایک پل مین حق تعالیٰ نے اون سب کو جہنم رسید کیا ابرہہ پلید یہ حال دیکھ کے بھاگا اپنے گھر مین جا کے لوگون سے یہ حال بیان کر رہا تھا کہ اتنے مین خدا کی مرضی سے ابابیل اوس مردود کے پاس گئی اوس نے لوگون کو دکھایا کہ اس قسم کے جانور تھے یہ کہتے ہی ابرہہ کے سر پر ایک کنکر مارا وہین اوس مردود کو داصل جہنم کیا کہتے ہین کہ ہر پتھر پر نام اوس شخص کا لکھا تھا کہ جس پتھر سے وہ مارا گیا تھا اور حق تعالیٰ نے سورۂ فیل مین اون کا بیان فرمایا اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝ الخ ترجمہ نہ دیکھا تو نے کیونکر کیا تیرے رب نے ہاتھی والون سے کیا نہ کر دیا اون کے مکر کو بیچ گمراہی کے اون پر جانور پرندے جماعت جماعت پھینکتے تھے پتھر کنکر سے پس کیا اون کو مانند بھس کھائے ہوئے کے واللہ اعلم بالصواب

جانا عبد المطلب کا واسطے تہنیت بادشاہ سیف ذی یزن ابن دوران ملکزادہ خمیر کے پاس بعد موت مسروق بیٹے ابرہہ کے

خبر مین آیا ہے کہ جب سیف ذی یزن تخت شاہی پر بیٹھا قبایل عرب کے واسطے تہنیت کے اُس کے پاس جاتے تھے سب پر نوازش کرتا تھا اور قوم قریش مین عبد المطلب چونکہ محافظ بیت اللہ کے تھے اور حق تعالیٰ نے ان کو عرب کے درمیان معزز تھا وہ سیف ذی یزن کی تہنیت کو گئے بعد حمد و ثنائے خداوند مطلق کے ادائے آداب بادشاہی کے کہا کہ مین آپ کی تہنیت کو آیا ہون اُس نے کہا کہ تم کون ہو کس قوم سے ہو تمھارا نام کیا ہے کہا میرا نام عبد المطلب بن ہاشم ہے قوم قریش سے ہون تب بادشاہ نے تعظیم و تکریم سے اُن کو جائے مکلف مین رکھا اور ایک مہینے تک اُن کی ضیافت کی ایک دن بادشاہ نے بلا کے کہا اے عبد المطلب ہم تم سے ایک بات کہین تم کسی سے مت کہو وہ یہ ہے کہ مین نے توریت اور انجیل اور صحیفون مین اگلے زمانے کے دیکھا ہے کہ تمھاری قوم قریش مین سے ایک شخص پیدا ہون گے کہ تم

مین قیامت تک بادشاہی رہے گی کہ عبدالمطلب نے کہا اے صاحب مجکو آپ نے بہت خوش کیا
وہ کون شخص ہے آپ اُس کی تشریح کر کے فرمایئن اُس نے کہا کہ دیار عرب مین حضرت اسمٰعیل کی نسل
سے ایک شخص پیدا ہونگے اُن کے دونون مونڈھون کے بیچ مین نشان مہر نبوت کا ہے وہ پیغمبر آخرالزمان
ہونگے قبل بلوغ اُن کے ماں باپ مرجایئن گے اور چچا دادا اُن کے اُن کو پرورش کرینگے اور نام پاک
اُن کا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہوگا اور بہت دشمن ان کے درپے ہلاکی کے رہینگے مگر خدا کے فضل
سے اُن کا کوئی کچھ نہ کر سکے گا حق تعالیٰ اُن کو اُن کے کید و مکر سے محفوظ رکھے گا اور اُن پر قرآن نازل
کرے گا اور اُن کے اصحاب اور اُمت سب اولیا اور بزرگ ہونگے اور اُن کے دشمن ذلیل و خوار
ہونگے اور خلق اُن کا دین قبول کریگی سب خدا پرست ہونگے اور شیطان سب دور ہونگے تمام
بتخانے توڑ ڈالے جایئن گے اور آتشکدہ فارس کا بجھ جاوے گا اور گفتار کردار حکمت سب صحیح درست ہوگی لوگ
امر الٰہی بجا لاویئن گے منکر سے باز رہین گے پس عبدالمطلب یہ سن کے سجدہ گذار درگاہ کبریا ہوئے اور بادشاہ
نے اُن کو سو شتر اور دس غلام اور دس لونڈی اور دس رطل سونا اور دس رطل چاندی اور مشک و عنبر
بہت چیزین دے کے اُن کو خوش کیا اور جو اُن کے ساتھ آئے تھے اُن کو بھی خلعت فاخرہ دے کے معزز
اور سرفراز کیا اور کہا اے عبدالمطلب جس وقت وہ لڑکا پیدا ہو مجکو خبر دیجیو مین جناب باری مین دعا کرونگا مین
اُن پر اعتقاد لایا حالانکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تولد ہو چکے تھے دو برس کا سن تھا عبدالمطلب کسی
سے یہ ظاہر نہین کرتے تھے اور اس بادشاہ سے بھی نہین کہا اس بات کو چھپا رکھا اور اپنے مکان پر مکے مین
آئے روایت ہے کہ عبدالمطلب کی کئی بیبیان تھین سب سے فرزند تولد ہوئے تھے آخری عمر مین خواب مین
دیکھا کہ فاطمہ بنت عمر کو نکاح مین لایئے تب ساٹھ اونٹ سرخ بال کے اور چند دینار زر سرخ اُس کے مہر
مین دے کے نکاح مین لائے اور اُس کے بطن سے ابوطالب حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کے والد پیدا ہوئے
سب ملا کر عبدالمطلب کے تیرہ بیٹے تھے حارث ابوطالب ابولہب غیداق امیر حمزہؓ عباسؓ ضرار زبیر
عبداللہ مقوم قثم عبدالکعبہ حجل اور چھ بیٹیان ام حلیمہ صفیہ برہ عاتکہ اروی امیمہ اور حارث کے تین بیٹے
تھے ابوسفیان اور مغیرہ اور نوفل اور ابوسفیان جس سال مین فتح مکہ ہوا اوسی سال مین مسلمان ہوئے اور
ابولہب کے دو بیٹے تھے عتبہ اور عتیبہ اور اُس کی بی بی حضرت معاویہؓ کی پھوپھی اور غیداق اور امیر حمزہ
اور ضرار اور زبیر یہ چارون لاولد تھے اور ابوطالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور حضرت
علی مرتضیٰ اور دو بیٹیاں اُمہانی اور جمانہ یہ سب فاطمہ بنت اسد کے بطن سے تھے اور عبداللہ سب بھائیون

سے صورت اور بزرگی مین زیادہ تھے اُن کے صلب سے سید کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم پیدا ہوئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے چھ بیٹے تھے عبد اللہ اور فضل اور عبید اللہ اور قثم اور سعید اور عبد الرحمن اور بیٹی کا صفیہ نام تھا اور حضرت عباسؓ نے اسّی برس کے سن مین حضرت عثمانؓ کی خلافت کے زمانے مین انتقال فرمایا یہ سب جامع التواریخ سے لکھا ہے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

ذکر احوال عبد اللہ والد جناب رسالتمآب کا اور بعضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اپنی مان کے شکم مین رہتے وقت جو وقوع مین آئی تھی

راویون نے روایت کی کہ توریت مین مذکور ہے اور اہل توریت کو معلوم تھا کہتے تھے کہ ہمارے پاس جو یحییٰ ابن زکریا کا سفید پشمی جبہ ہے جب عبد اللہ عبد المطلب کے گھر مین پیدا ہون گے تب اُس سفید جبے سے خون نکلے گا اور جب ایک مدت کے بعد اس سے خون نکلا تب اُن سب کو معلوم ہوا کہ عبد اللہ عبد المطلب کے گھر مین مکے مین پیدا ہوئے اور ان کے پشت سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نبی آخر الزمان پیدا ہون گے اور وہ ہمارے دین کو منسوخ کرین گے پس یہ معلوم کر کے چند یہودی متفق ہو کر عبد اللہ کے مار ڈالنے کو مکے مین آ کر ایک مدت رہے آخر اُن کا کچھ نہ کر سکے اور ہزیمت پا کر یہان سے شام مین جا رہے اور جب عبد اللہ بڑے ہوئے تب کبھی کبھی مکے سے نکل کر میدان کی طرف سیر کو جاتے تھے اس مین یہ دیکھتے تھے کہ اپنی پشت سے ایک نور چمکتا ہوا دو پارہ ہو کر ایک پارہ مشرق کو جاتا رہا اور ایک پارہ مغرب کو پھر ایک لحظے کے بعد پشت مین آ رہا تب عبد اللہ نے اپنے باپ سے جا کے یہ حال بیان کیا عبد المطلب نے کہا کہ مدت ہوتی ہے مین نے ایک خواب دیکھا تھا کہ سلسلۂ نور میری پشت سے نکل کر چار حصے ہو کر چار طرف گیا ایک حصہ طرف آسمان کے اور ایک حصہ طرف زمین کے اور ایک مشرق کو اور ایک مغرب کو پھر سب آ گئے ایک درخت سبز بن گیا اور ایک شخص کو دیکھا کہ نہایت پاکیزہ شکل اس درخت کے پاس کھڑے ہوئے ہین مین نے اُن سے پوچھا تم کون ہو وہ بولے مین پیغمبر آخر الزمان ہون یہ سن کے مین خواب سے بیدار ہوا اور صبح کو جا کے کاہنون سے اس کی تعبیر پوچھی انھون نے مجھ سے بیان کیا کہ تمھاری پشت سے ایک نبی آخر الزمان پیدا ہون گے جتنے بنی جان اور بنی آدم ہین سب ان پر ایمان لاوین گے اے بیٹا اس نور نے میری پشت سے تمھاری پشت مین نقل کیا ہو گا تم خوش رہو اللہ تم کو خوش رکھے جب یہ بات

لوگون مین منتشر ہوئی یہودیون کے دل مین حسد پیدا ہوا چند یہودیون نے متفق ہوکر قسم کھائی کہ جب تک ہم عبد اللہ کو نہ مار ڈالین گے تب تک اور کچھ کام نہین کرین گے یہ کہہ کر مکے مین جاکر مدتون تک رہے ایک دن عبد اللہ کو میدان کی طرف تنہا جاتے دیکھا تب سب دشمن فرصت پاکے عبد اللہ کے مارنے کو ننگی تلوار لے کے میدان کی طرف چلے اتفاقاً وہب بن عبد المناف جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے نانا تھے وہ اُن کے قریب تھے اُنھون نے دور سے دیکھا کہ عبد اللہ کو سب یہود مارنے آتے ہین تب پشت وپناہ اُن کے ہوئے اور آسمان کی طرف جب نظر کی دیکھا کہ ایک جماعت فوج کی فوج آسمان سے بصورت آدمی کے ہاتھ مین تلوارین لے کر ان یہودیون کو مارنے کی قصد سے آتی ہے پس ایک لحظہ وہان کھڑے ہوکر دیکھا انھون نے آکے ان یہودیون کو مار ڈالا اور وہب ابن عبد المناف نے یہ حال دیکھ کر اپنے گھر مین بی بی سے جاکے کہا تم عبد المطلب سے جاکے یہ بات کہو کہ میری آمنہؓ سے تم اپنے بیٹے عبد اللہ کا بیاہ کردو تب اُسی وقت اُن کی بی بی نے عبد المطلب سے جاکے یہ بات کہی کہ میری بیٹی آمنہؓ کا بیاہ اپنے بیٹے عبد اللہ سے کردو تب عبد المطلب نے قبول کیا عبد اللہ کا بیاہ آمنہ سے کردیا اور اپنے گھر مین رکھا اور قریش کی عورتین جو عبد اللہ سے نکاح کی تمنا رکھتی تھین وے حضرت عبد اللہ کے نکاح کی خبر سن کر غم مین اُس کے سب بیمار ہوگئین کہتے ہین کہ اس کے غم سے چالیس عورتین مرگئین اور جو زینب و زینت اور پارسائی و پرہیزگاری آمنہ رضی اللہ عنہا کو تھی وہ کسی عورت مین قریش کے نہ تھی وہ نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا عبد اللہ کی پیشانی پر چمکتا تھا پھر وہ نور بارھوین تاریخ جمادی الآخر کی شب جمعہ مین عبد اللہ کے صُلب سے آمنہ رضی اللہ عنہا کے رحم میں آیا اور اوسی شب کو رضوان پر حکم ہوا کہ دروازے بہشت کے کھولدے اور اوسی شب تمام بُت روئے زمین کے نگونسار ہوئے اور تخت ابلیس کا اُلٹ گیا پامال ہوا اور سب کا سردار شیطان لعین مشرق سے مغرب کو جاکے دامن کوہ مین چلا چلا کے رونے لگا اوس کی آواز سن کے تمام شیاطین وہان جمع ہوکے کہنے لگے اے سردار ہمارے تم کس لئے روتے ہو کیا مصیبت تم پر پڑی ہے وہ ملعون بولا کہ اس سے زیادہ اور کیا مصیبت ہوگی کہ محمدؐ آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا زمانہ اتنے روز نہ تھا اب ان کا ظہور قریب ہوا جب وہ پیدا ہون گے سارے جہان کی مخلوق اُن کے تابع ہوگی دین اُن کا قیامت تک جاری رہے گا اور لات وعزیٰ کو ہمارے باطل کرے گا تمام خلق مشرق سے مغرب تک مسلمان ہوگی اور اُن کے واسطے خدائے تعالیٰ نے ہم کو بہشت سے نکال دیا مردود کیا اب اگر سر پتھر پر یا پتھر سر پر ماردون گا تو بھی کچھ نہ ہوسکے گا تب دیؤن نے اُس سے کہا کہ تم خاطر جمع سے رہو جس طرح سے ہوسکے گا بنی آدم

کو گمراہ کرین گے اور لات و عزیٰ کی عبادت اُن سے کروا دین گے ہرگز خدا کی راہ چلنے نہ دین گے تب
اس سردار شیطان نے کہا کہ تم کس طرح اُن کو خدا کی راہ سے بھٹکاؤ گے ہم کو کہو وہ تو راہ نیک اختیار
کرین گے نہی منکر سے باز رہین گے خیرات زکوٰۃ صدقہ راہ للّٰہ دین گے حرام کاری نہین کرین گے تب
دیوون نے کہا کہ کچھ پروا نہین ہم اُن کے عالمون کو کسی کام مین مغالطہ دے کے فریفتہ کرین گے اور
جاہلون کو دولت اور گمراہی مین رکھین گے اور زاہدون کو زہد کی غروری مین ڈالین گے اور صاحب طاعت
کو ریاکاری مین خواہش دلاوین گے پھر سردار شیطان نے کہا جب علم و زہد مین مستغرق ہون گے تم کس طرح
اُن پر غالب ہوگے راہ راست سے بہکاؤ گے دیوؤن نے کہا ہم اون کو ہوا و حرص کی راہ مین شہوت
دلاوین گے اسی طرح ہماری متابعت وہ کرین گے جو ہم کہین گے اسی پر عمل کرین گے تب اس سردار
لعین نے کہا اب مجکو خاطر جمع ہوئی خبر ہے کہ اُس زمانے مین مکّے کے ملک مین قحط تھا لوگ مارے بھوک
کے عاجز تھے کھانے بغیر مرتے تھے جب آمنہ رضی اللہ عنہا حاملہ ہوئین تب خدا کی رحمت سے پانی برسا
زمین سیراب ہوئی تمام اشجار تازہ ہوئے میوے پھلے لوگ کھانے لگے تب تنگی قحط کی جاتی رہی راحت آئی
جتنے وحوش و طیور مور و ملخ اور خانۂ کعبہ جوانان دونون جہان کا ہے سب کوئی بشارت آنسرور کائنات
صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کی دینے لگے کہ ظہور پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کا قریب ہوا اور
کہتے ہین کہ چند روز کے بعد عبد اللہ نے انتقال کیا تب زمین و آسمان سے آواز آئی یا رب تیرا محبوب محمد صلعم
صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم یتیم ہوا جناب باری سے خطاب آیا کہ اے فرشتو زمین و آسمانون کے اُن کا نگہبان
اور معین اور پالنے والا مین ہون اس کے باپ سے کیا ہو سکتا ہے کہتے ہین کہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے
خواب مین دیکھا کہ ایک شخص آسمان سے نازل ہو کر کہتا ہے اے آمنہ تیرے پیٹ مین جو ہین وہ سرور
کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین جب وہ تولّد ہون گے نام اُن کا محمّد صلّے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم رکھیو اور
کہیو نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ ترجمہ پناہ چاہتے ہین ہم اللہ سے شر سے کل حاسدون کے پس یہ خواب
آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سُسرے عبد المطلب سے جا کے بیان کیا اُنھون نے تعبیر اس خواب
کی بیان کی اور کہا کسی سے یہ راز مت کہیو

تولّد نامۂ جناب سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلّم کا

مروی ہے کہ آن حضرت صلّی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم بارھوین تاریخ ربیع الاوّل شب دوشنبہ وقت صبح

صادق کے تولد ہوئے اور جو جو عجائبات غریبہ شب تولد مین آمنہ رضی اللہ عنہا نے دیکھے سو بیان کیے جاتے ہین کہتے ہین کہ جننے کے وقت آمنہ رضی اللہ عنہا اکیلی تھین کوئی اُن کے پاس نہ تھا اُس وقت ایک آواز دہشت ناک آسمان سے آئی وہ ڈر گئین اور متحیّر ہوئین اور بولین الہی یہ کیا ہوا اور ایک مرغ ہوا سے آکے آمنہ رضی اللہ عنہا کا سر ملنے لگا تب دہشت جاتی رہی اور آمنہؓ کہتی تھین کہ کچھ شیرینی لاکے مجکو دی مین کھا گئی اور ایک نور مین نے دیکھا کہ مجھ سے نکل کر آسمان پر گیا بعد اُس کے کئی عورتین دیکھین بہت خوبصورت مین نے دریافت کیا تھا کہ شاید عبد المناف کی بیٹیان ہین بہت خوش ہوئی کہ وہ میرے کام کو آئی ہین پیچھے معلوم ہوا وہ نہین اور کوئی اجنبی ہین میرے پاس آکے مجکو تسلی دینے لگین اس وقت معلوم ہوا کہ بی بی مریمؑ اور آسیہ خاتون رضی اللہ عنہا فرعون کی بی بی مؤمنہ تھین وے دونون خدا کے حکم سے بہشت سے حورون کو لے کے میری تہنیت کو آئین اور ایک آواز مین نے سنی کہ اس لڑکے کو آدمیون کی چشم سے پوشیدہ رکھیو اور دیکھا کئی آدمیون کو ہاتھون مین اپنے سیلابچی آفتابہ چاندی کا اور عطریات خوشبو مشک وعنبر لے کر آئے ہوا پر معلق کھڑے ہوئے ہیں اور مرغ سب ہوا کے کہان کہان سے میرے گھر پر آئے چونچیں اُن کی زمرد سبز کی اور پر اُن کے یاقوت سرخ کے تھے اُن کو دیکھتے ہی آنکھین میری روشن ہوگئین اور تین علم بادشاہی مین نے دیکھے ایک مغرب کو اور ایک مشرق کو اور ایک کعبے پر کھڑے ہوئے ہین اُس وقت درد جننے کا مجھ پر غالب ہوا اور یہ آواز آئی کہ نور سلطان آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم خلوت سے عالم صورت مین نقل فرمایا اور آفتاب سعادت برج اقبال سے طلوع ہوا اور سایہ چتر ہمایون نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اوپر خاکسارون کے پڑا اُسی وقت سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تولد ہوئے اور پیشانی روشن اپنی اوپر زمین کے رکھ کے سجدہ گذار پروردگار ہوئے بعد اس کے دونون ہاتھ اُٹھا کے آسمان کی طرف مناجات کی اور یہ کلمہ پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بعد اس کے ایک ابر سفید آکے میری گود سے اُن کو اُٹھا کے لے گیا اتفاقاً اس شب کو میرے گھر مین چراغ نہ تھا باوجود اُس تاریکی کے گھر ایسا روشن ومنوّر ہوا کہ اُس وقت کوئی چاہتا تو سوئی مین تاگا پرو سکتا اُس کی روشنی سے ملک شام نظر آیا پھر ایک آواز آئی کہ محمدؐ کو مشرق اور مغرب اور تمام جنگلون مین لے جا کے پھراؤ دکھاؤ تاکہ تمام خلائق مین نام اُن کا ظاہر ہو اور ایک ابر سفید نمودار ہوا اس سے آواز آئی کہ پیغمبر نور کو پیغمبرون کی ارواح مقدسہ پر جلوہ دو اور ایک دوسرے سفید ابر سے یہ آواز آئی کہ محمدؐ بادشاہ ہر دوجہان کے محمدؐ بادشاہ کون ومکان کے ہین اُن

کے حلقۂ اطاعت مین تمام خلق رہے گی آمنہ کہتی تھیں کہ یہ آواز سن کے مین متعجب ہوئی پھر تین شخص کو دیکھا چہرہ اُن کا مانند آفتاب کے روشن تھا اُن مین سے ایک کے ہاتھ مین آفتابہ چاندی کا اور دوسرے کے ہاتھ مین طشت سونے کا اور تیسرے کے ہاتھ مین ریشمی کپڑا سفید اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو لے کے آئے اور اس ریشمی کپڑے سے ایک انگوٹھی نکالی اور اُس آفتابے کے پانی سے سر و تن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دُھلا کے اُن کے دونون مونڈھون کے بیچ مین اُس خاتم سے مُہر نبوت کر دی پھر آپ کو اس کپڑے مین لپیٹ کے میری گودی مین دیا اور اُن مین سے ایک نے آپ کے کان مین بہت سا کچھ کہا اس کو مین کچھ دریافت نہ کر سکی کہ کیا کہا اور دوسرے شخص نے دو آنکھین اُن کی چوم کے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اللہ نے تم کو علم لدنی بخشا جمیع پیغمبروں سے علم اور حلم تم کو زیادہ دیا پھر ایک شخص اُن مین سے آ کے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ پر منہ رکھ کے جیسے کہ کبوتر دانہ کھلاتا ہے اپنے بچے کو ویسے ہی منہ پر منہ رکھ کے کہا یا رسول اللہ یا حبیب اللہ تم کو بشارت ہے کہ علم اور بردباری اللہ نے سب تم کو عنایت کیا پھر کسی شخص آ کے میری گود مین سے آپ کو اُٹھا لے گئے مین اکیلے گھر مین متفکر رہی یا اللہ یہ کیا ماجرا ہے پھر اُسی گھڑی آپ کو لائے چہرہ اُن کا مانند مہتاب چمکتا تھا پھر ایک آواز آئی اے آمنہؓ اس لڑکے کو حفاظت سے رکھیو کچھ اندیشہ مت کر ہم اُن کو آدم کے پاس لے گئے تھے خدا اُن کا حافظ و ناصر ہے پھر مین نے دیکھا کہ ایک شخص نے ان کے منہ مین بوسہ دے کے کہا بشارت ہے تم کو اے محمدؐ جو تم پر ایمان لاوے گا وہ حشر کے دن تمہاری امت مین داخل ہوگا اور عذاب دوزخ سے خلاصی پاوے گا یا اللہ ہم عاصی گنہگارون کو اُن کی اُمت مین ہمیشہ رکھ اور اُن کی شفاعت کا امیدوار کر آمین یا رب العالمین +

روایات عبد المطلب کی کہ رسول خدا کی شب تولد مین جو جو کرامات دیکھی تھین اسکا بیان ہے

روایت ہے کہ عبد المطلب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شب تولد مین کعبے مین تھے کہا عبد المطلب نے کہ آدھی رات کو مین نے شب تولد مین ایک آواز سنی جب آسمان کی طرف نظر کی دیکھا کہ فرشتے سب تکبیر کہہ رہے ہین اور بتون کو دیکھا زمین پر گر کے سب ٹوٹ گئے پھر دوسری ایک آواز آئی بشارت باد اے اہل زمین نبی آخر الزمان پیدا ہوئے اور آب رحمت اُن کے دھلانے کو لایا گیا اور خانہ کعبہ اُس وقت حرکت مین آیا سجدہ کیا مگر اس وقت مجکو شکر خواب تھا نیند سے اُٹھا اور دل مین کہا کہ دیکھا چاہیے

یہ کیا ماجرا ہے تب مین نے بنی شبیہ کے دروازے سے نکل کر کوہ صفا و مروہ کو دیکھا وہ لرزے
مین ہے اس کے دیکھتے ہی مجکو لرزہ آیا پھر چارون طرف سے یہ آواز آنے لگی اے قریش مت ڈرو
پس مین اس سے ہولناک ہوا اور چپکا ہو رہا اور یہ اندیشہ مجکو ہوا کہ آمنہؓ کے گھر پر کیونکر جاؤن بہرصورت
اُن کے مکان پر گیا جا کے کیا دیکھتا ہون کہ مرغ سب ہوا کے آمنہؓ کے مکان کے چارون طرف گھوم
رہے ہین اور ایک ٹکڑا ابر کا ان کے مکان کے اوپر سایہ دار ہوا یہ دیکھ کے مین بے اختیار ہو کر گر پڑا
اور جب ہوش مین آیا چاہا کہ آمنہؓ کے حجرہ مین جاؤن کیا ماجرا ہے سو دیکھ آؤن بہت کوشش کر کے
مین اُن کے دروازے پر گیا بوئے مشک و عنبر و عود کی پائی اور اُن کے حجرے کا دروازہ کھول کر
سنبھلا دو چشم کے درمیان پیشانی پر اُن کی نظر میری پڑی چونکہ وہ جائے نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی تھی وہ نور نہ دیکھا اس وقت مین چاہتا تھا کہ گریبان اپنا پارہ پارہ کردن آمنہؓ سے پوچھا
آمنہ سوتی ہو یا جاگتی ہو بولین جاگتی ہون مین نے کہا وہ نور جو تمہاری دو چشم کے درمیان پیشانی پر تھا
کیا ہوا بولین وہ نور محمدؐ مین جنی ہون پھر کہا اُس لڑکے کو میرے پاس لاؤ مین دیکھون بولین آج دکھا
نہین سکون گی مین نے کہا کیون بولین کہ جس وقت وہ لڑکا پیدا ہوا ایک شخص غیب سے آ کے مجکو کہنے لگا
کہ اے آمنہؓ اس لڑکے کو تین دن تک کسی کو مت دکھائیو یہ سنتے ہی مین نے شمشیر میان سے کھینچ
کے کہا کہ کس نے تم کو منع کیا اُس کو لاؤ و الا تم کو مار ڈالون گا اور لڑکے کو جلد دکھاؤ تب وہ بولین بہت
اچھا آپ مالک ہین حجرے مین آ کے آپ دیکھیے صوف اور پارچۂ حریر مین سلا رکھا ہے تب مین نے
ارادہ کیا کہ لڑکے کو دیکھون وہین حجرے سے ایک مرد مہیب شکل نکل آیا ایسا مین نے کبھی کسی کو نہین
دیکھا تھا وہ مجھ سے کہنے لگا تم کہان جاتے ہو مین نے کہا لڑکے کو دیکھنے کو وہ بولا اس وقت نہ جاؤ دیکھنے
نہین پاؤ گے جب تک کہ فرشتے اون کی ملازمت سے فراغت نہ پاوین گے اس وقت بنی آدم کو
فرشتون کی مجلس مین جانا منع ہے یہ بات سن کے میرا بدن کانپنے لگا اور شمشیر ہاتھ سے گر پڑی وہان
سے پھر اُدیکھنے نہ پایا اور چاہا کہ قریشون کو جا کے اس کی خبر دون زبان میری بند ہو گئی ایسی کہ سات دن
تک کسی سے بات نہ کر سکا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین نے ابن عباسؓ سے پوچھا تھا کہ وہ مرغ
سبز اور ابر سفید آمنہؓ کے گھر پر سایہ دار ہوئے تھے وہ کیا تھا اونھون نے کہا کہ اوس مین سر الٰہی تھا
عبد المطلب نے کہا کہ مین نے اوس وقت سنا کہ آسمان و زمین سے یہ آواز آئی یا معشر الخلائق محمد
صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم حبیب خدا اشرف انبیا ہے مبارک ہو اوس گھر کو کہ جس گھر مین وہ ہے

منقول ہے کہ جس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تولد ہوئے اوسوقت تمام بُت جہان کے شکستہ ہوگئے اور آتش کدۂ فارس ہزار برس کا بجھ گیا نوشیروان کے بالاخانہ پر بارہ برج تھے سب ٹوٹ پڑے اورلات وعزیٰ گرپڑے مصرع تزلزل درایوان کسریٰ فتاد ❊ معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ نوشیروان کی سلطنت کو رسولؐ خدا کے زمان تولدتک بیالیس برس سے اوپر گذرے تھے اور زمانۂ عیسیٰ کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چھ سو برس سے اوپر گذرا تھا اور زمانۂ اسکندر رومی کو آٹھ سو بہتر برس ہوئے تھے اور داؤدؑ کا زمانہ ایک ہزار آٹھ سو برس اور موسیٰؑ کا زمانہ دو ہزار آٹھ سو برس اور زمانۂ ابراہیم تین ہزار آٹھ سو برس اور بعضی روایات مین تین ہزار ستر برس گذرے تھے اور زمانہ نوحؑ کو چار ہزار ایک سو نو برس اور بعضی روایات مین آیا ہے کہ چار ہزار چار سو نو برس گذرے تھے اور زمانۂ آدم کو چھ ہزار ایک سو تر سٹھ برس گذرے تھے یہ لب السیر مین لکھا ہے اور بعضے روایت مین چھ ہزار سات سو پچاس سال گذرے تھے حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے رسول خدا خاتم النبیین رسول رب العالمین کے پیدا ہونے تک اور کرسی نامہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن قصیٰ ابن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہان تک نزدیک محدثون کے محقق ہے اور عدنان سے حضرت آدم تک روایت مین بہت اختلاف ہے اور بعضے روایات مین آیا ہے کہ عدنان بن ادبن ادو بن ہمیسع بن سلامان بن ثابت بن حمل بن قیدار بن حضرت اسمٰعیل بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ بن تارخ مشہور آزر بن ناخور بن شارغ بن ارغو بن فالغ بن غابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لامک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یارد بن حضرت مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن حضرت آدم علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ شریفہ کا نام آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن قصیٰ بن کلاب بن مرہ اور مرہ سے آدم علیہ السلام تک حضرت کی والدہ شریفہ کا نسب نامہ بھی پہنچتا ہے جیسا کہ مین اوپر لکھ چکا اسواسطے یہان پھر تکرار نہ کی واللہ اعلم بالصواب

خبر حلیمہ رضی اللہ عنہا کی کہ اُنھون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو دودھ پلایا تھا

حلیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس سال مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اوسی

سال عرب مین قحط تھا بلکہ ہمارے گھر مین سب کے سب بھوکے تھے مارے بھوک کے مین اپنے بھائی
کو ساتھ لے کر میدان مین جاکے گھانس لاکر اوسے بیچکر قوت حاصل کرتی اور شکر خدا بجالاتی اور اوس
وقت مین حمل سے تھی اور جب جنی لڑکے نام ہیبر رکھا اور اوس وقت مین لڑکے کے دودھ کے واسطے
حیران و پریشان رہتی تھی کچھ کھانے کو نہ پاتی یہان تک کہ دن رات سات دن مین بھوکی رہی فاقے
گذرے بیتاب ہوگئی کچھ ہوش نہ تھا ایک رات خواب مین دیکھا ایک چشمہ پانی اوس کا نہایت سفید دودھ
سے زیادہ اور خوشبو زیادہ مشک وعنبر سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ اس چشمہ سے جتنا چاہو پانی پیو تب
تمھارا دودھ زیادہ ہوگا اور جب مین نے اوس سے پانی پیا اوس نے کہا مجکو تم پہچانتی ہو مین نے کہا نہین
اوس نے کہا مین شکر ہون کہ تم نے حالت قحط مین تکلیف اوٹھائی بغیر کھائے اپنے خدا کا شکر
بجالائین حق تعالے نے مجکو بصورت آدمی تمھارے پاس بھیجا تاکہ تم کو خوش کردن تم مکے مین جاؤ
تمھاری کشادگی ہوگی یہ بات کسی سے مت کہیو حلیمہؓ کہتی ہین کہ اوس نے میری چھاتی پر ہاتھ پھیرا اور
کہا کہ خدا تمھاری روزی زیادہ کرے گا اور دودہ تمھارا زیادہ ہوگا تم مکے مین جاؤ اوسی وقت مین نیند سے
جاگ اوٹھی اور چھاتی میری دودہ سے بھری تھی مثال مشک کے ٹپکتی تھی بنی سعد کی عورتوں نے
جب یہ حال میرا دیکھا مجھ سے کہنے لگین کہ اس قحط مین ہم سب کی جان لبون پر آئی قریب الہلاک
ہوئے اور تم کو اوس کے خلاف دیکھتے ہین تم کیا کھاتی ہو کہو اس کا جواب مین نے کچھ نہ دیا کہ خواب مین
مجکو ممانعت تھی کہ بھید کسی سے نہ کہنا پھر دوسرے دن اپنی عادت پر گھانس چھیلنے کے لئے میدان
مین گئی اودہین مین ایک آواز غیب سے آئی یہ کہ ایک لڑکا قریش کی قوم مین پیدا ہوا ہے مبارکی اور
سعادت اوس شخص کی ہے کہ جو اوس کو گود مین لے کے دودھ اپنا پلادے قوم بنی سعد کی عورتین یہ سن
کے پہاڑ پر سے اوترآئین اور اپنے اپنے شوہر سے جاکے یہ احوال کہا تب سب متفق ہوکے مکے کو چلے
اور مین بھی اون کے ہمراہ پیچھے گدھے پر سوار ہوکر چلی اور میرا شوہر بھی میرے ساتھ تھا مین چلنے مین سستی
کرتی تھی اس واسطے کہ گدھا بہت لاغر تھا ساتھی سنگاتی میرے آگے سب نکل گئے مین آہستہ آہستہ
پیچھے پیچھے چلی جاتی تھی جس کوہ اور میدان مین جاتی تھی اے حلیمہؓ تم کو مبارک ہو اور اسی طرح تیسرے
مقام مین جا پہنچی وہان ایک شخص کو دیکھا قد وقامت مین بلند اور عصا ہاتھ مین نورانی چہرہ غار سے نکل
آیا اوسے دیکھتے ہی آنکھین میری بند ہوگئین وہ میرے پاس آکے میرے پیٹ پر ہاتھ رکھ کے کہنے لگا
اے حلیمہؓ سعادت دارین تم کو حاصل ہوئی اللہ تعالے نے رضاعت پسر قریش تم پر مبارک کی یہ سنکے

مین نے اپنے شوہر سے کہا کہ جو مین دیکھتی سنتی ہون غیب سے تم کو کچھ معلوم ہے وہ مجکو کہنے لگے کہ کیا ہوا ہے
تم کو خیر تو ہے کیا دیوانی تو نہین ہوئی اور مین اندیشہ کرتی ہوئی راہ مین چلی جاتی تھی کہ ہمارے ہمراہ کے لوگ ہم کو
ملین یا نہین جب مکے کے قریب جا پہنچی ایسا کہ مجھ سے چھ کوس باقی تھا اور سب عورتین قوم بنی سعد
کی اس عرصہ مین مکے مین جا کے داخل ہوئین اور اپنا مال و اسباب اور سواری کا گدھا وہان چھوڑ کے
صرف اپنے شوہر کو لے گئی شہر مکہ مین اور بنی سعد کی عورتون کو دیکھا وے مکے سے پھری آتی ہین اور مین
متردد اس بات کی ہوئی اور کہا کہ یا الہی مجکو وہ دولت نصیب ہوگی یا نہین جو تونے کہا تھا اس مین عبد المطلب
کو دیکھا کہ چلے آتے ہین دائی دودھ پلانیوالی تلاش کرتے ہوئے پکارے اے عورتین قوم بنی سعد کی
تم مین کوئی دودھ پلانے والی دائی ہے مین نے کہا کہ مین ہون عبد المطلب نے کہا تم کون ہو کس قوم
سے ہو مین نے کہا بنی سعد کی قوم سے ہون بولے تیرا نام کیا ہے مین نے کہا حلیمہؓ تب انھون نے
کہا اے حلیمہؓ یہ بہت نیک اور اچھی بات ہے ایک لڑکا محمدؐ نام یتیم تم اوس کو دودھ پلاؤگی اوس کی
اُجرت مین تم کو دونگا سب بنی سعد کی عورتون سے مین نے کہا کسی نے اُس کو قبول نہ کیا اور کہا کہ یتیم
لڑکے کو دودھ پلانے سے کیا فائدہ پس تم اوس کو دودھ پلاؤ اللہ تعالیٰ تم کو اس کا اجر دے گا شاید اوس کے
باعث تم عزیز و مکرم ہو جاؤ تب مین نے کہا بہت اچھا مین اپنے شوہر سے پوچھون تب دودھ پلاؤن گی
پس عبد المطلب نے مجکو قسم کھلا کے کہا تم ضرور آئیو مین نے کہا بہت اچھا مین آؤن گی۔ تب مین نے
شوہر سے اپنے پوچھا وہ بولا بہت خوب تم جاؤ اس کو دودھ پلاؤ نیک کام سے مت پھر و مین بہت خوش ہو
شاید مجکو اوس سے فیض پہنچے اور مین نے دیکھا جب بنی سعد کی قوم اوس سے باز آئی کہ یتیم لڑکے کو دودھ
پلانے سے کیا فائدہ ہوگا بس میرے بھی دل مین آگیا کہ دودھ پلانے جاؤن یا نہ جاؤن ایک بھانجا میرے
ساتھ تھا اوس نے مجکو کہا اے خالہ جان سب عورتین قوم بنی سعد کی بے نصیب گیئن تم مت جائیو اور مجکو
یہ بات پسند آئی کہ سب محروم گیئن مین نہین جاؤن گی اگر یہ لڑکا یتیم ہوا تو کیا ہوا مین گود مین پالون گی جو
مین نے خواب مین دیکھا ہے وہ ہرگز جھوٹھ نہ ہوگا مین یہ سن کر عبد المطلب کے پاس گئی اور وہ لڑکا طلب
کیا وہ خوش ہو کر میرے ہاتھ پکڑ کے آمنہؓ کے گھر مین لے گئے مین نے آمنہؓ کو دیکھا مانند ماہ کے گھر
مین بیٹھی ہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سفید حریر کے کپڑے مین لپیٹ کر سُلا رکھا ہے مین چاہتی تھی
کہ اُٹھا کے گود مین لون اون کے سینۂ مبارک پر جب مین نے ہاتھ اپنا رکھا اوسوقت آنحضرت صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم شکر خواب سے جاگ اوٹھے اور آنکھ کھولی لب مبارک خندان ہوئے اور ایک نور مین

نے دیکھا کہ چشم مبارک سے نکل کر طرف آسمان کے گیا مین نے اون کو اوٹھا کے گودی مین لیا اور داہنی
طرف کا دودھ اپنا دودھ کے اون کے دہن مبارک مین دیا تب اونھون نے دودہ پیا اور بائین چھاتی جب
اون کے مہنہ مین رکھی نہ پیا ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حلیمہؓ کی دوسری چھاتی اسواسطے نہ پی تھی کہ حق تعالےٰ نے اون پر الہام فرمایا تھا کہ حلیمہ کا لڑکا جو دودہ
پیئے گا تم اوس کو مت پیو ایک چھاتی حلیمہؓ کی تم پیو اور ایک اوس کا لڑکا پیئے گا دونون تم مت پیو
تاکہ درجہ متساوی نہو پس یہ عدل کی نظر سے دونون طرف کا دودھ حضرتؐ نے نہ پیا حلیمہ کہتی تھین کہ
جب تک رسول خدا اوّل دودہ نہ پیتے تب تک میرا بیٹا کبھی نہ پیتا اور دودہ پر منہ نہین رکھتا تھا
اوّل دے پیتے پیچھے میرا بیٹا پیتا اور داہنی چھاتی رسول خدا صلعم پیتے اور بائین میرا بیٹا پیتا
ایک وقت کاندھے پر آنحضرت کو لے کر اپنے شوہر کے پاس گئی اوس نے لڑکے کو دیکھ کے جناب
کبریا مین سجدہ کیا اور شکر کیا اور مجکو کہا کہ اے حلیمہؓ خوش باش کوئی آدمی عرب مین نصیب آور ہم
سے زیادہ نہین ہوگا حلیمہؓ کہتی تھین کہ جب رات ہوئی مکے کے پاس بطحیٰ ایک جگہ ہے وہان مین
چار شب رہی اور پانچوین شب کو خواب مین دیکھا ایک شخص نورانی چہرہ حضرت کے سرہانے آکے بیٹھا اور
حضرت کا منہ چوما یہ دیکھ کے مین نے اپنے شوہر سے کہا اوس نے کہا خاموش یہ کسی سے مت کہیو یہ علامت
اقبال ہے اور اوس کے بعد دوسرے دن جو جو عورتین قوم بنی سعد کی مکے مین آئی تھین سب کی سب
نے پھر اپنے گھر کی طرف مراجعت کی اور مین بھی آمنہ سے رخصت ہوکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
لے گدھے پر سوار ہوکر سب کے ساتھ چلی اور میرے گدھے نے تین مرتبہ کعبے کی طرف سجدہ کرکے رُو
بسوئے آسمان کیا اور مثال ہوائے چلا لوگ مجکو دیکھ کر متحیر ہوئے پوچھنے لگے اے حلیمہؓ یہ وہی گدھا ہے جو
تیرے ساتھ آیا تھا بولین ہان وہی ہے جو میرے ساتھ آیا تھا سب کے پیچھے چلتا تھا اور خدا کے حکم سے
اوس وقت گدھے نے کہا اے لوگو مین وہ گدھا ہون جو لاغر تھا اب مین تازہ ہوا ہون کسی بات سے اس
کی خبر تم کو نہین کہ میری پیٹھ پر سوار کون ہے یہ میری سعادت ہے خاتم الانبیاء کا مین باربردار ہون اس
لئے زور میرا زیادہ ہوا حلیمہؓ سے روایت ہے وہ کہتی تھین کہ گدھا میرا سب قافلے کے آگے نکل گیا تھا اور جہان
ہم منزل کرتے تھے حضرت کے طفیل سے وہان گھانس پیدا ہوتی تھی سب چوپایے کھاتے جب مین اپنے
گھر مین پہنچی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے بکریان جو میری دُبلی تھین سب موٹی تازی
ہوگیئن اور دوسرون کی بکریون سے ہماری بکریان بہت بچے دینے لگین بہت دودھ ہوا پھر ایسا

ہوا کہ لوگ ہماری بکریون کے ساتھ اپنی بکریان لا کے باندھ دیتے تب ان کی بکریان بھی بہت بچے اور بہت
دودھ دیتی تھین کہتے ہین کہ یہ سب حلیمہؓ کی برکت سے تھا اس واسطے کہ وہ سرور کائنات کی دائی تھین
اور حق تعالےٰ نے خلائق کے دل مین محبت ڈالی تھی جو شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا پیار و محبت
کرتا اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہوئے بات کرنے لگے اور یہ کلمہ کہا اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ
رب العالمین ۵ لوگ یہ سن کے متعجب ہوئے حلیمہؓ نے کہا اس سے بھی اور عجیب و غریب بات واقع ہوئی
جس وقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دودھ پیتے روز ایک بار پیشاب کرتے اپنی عادت معین پر اور مجھ کو
پیشاب پاک کرنے کی حاجت نہ ہوتی فوراً پیشاب خشک ہوجاتا اثر نجاست کا معلوم نہین ہوتا تھا اور جب پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہوئے میدان کی طرف تشریف لے جاتے اور کسی لڑکے کے ساتھ نہیں کھیلتے الگ
جا کے ایک کنارے بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے جب عمر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار برس کی ہوئی مجھ
سے کہنے لگے مین اپنے خویش واقربا کو نہین دیکھتا ہون کہان ہین حلیمہؓ نے کہا کہ وہ بکریان لے کے میدانون
مین رہتے ہین رات کو گھر مین آتے ہین یہ سن کے رونے لگے اور کہا کہ میں یہان اکیلا نہین رہون گا مجکو
میرے اقربا کے پاس بھیجدو مین نے کہا اے جان مادر کیا تم باہر پھرنا چاہتے ہو تب مین نے ان کے سر کے
بالون مین تیل دے کے شانہ کر کر اور آنکھون مین سرمہ لگا کر اور پیرہن پاکیزہ پہنا کر اور گلوبند یمانی گلے مین
باندھ دیا تاکہ اُن پر اثر زحمت نہ پہونچے تب ایک لکڑی ہاتھ مین لے کے میرے بیٹون کے ساتھ باہر گئے
اس طرح ہر روز میدان مین جاتے اور خوش رہتے ایک دن ایک لڑکا میرا میدان مین سے دوڑتا ہوا آنسو بہاتا
میرے پاس آیا اور کہا اے مان میری جلد چلو محمدؐ کو دیکھو کیا ہوا اب تک مر گئے ہون گے تب مین
گھبرا کے اٹھی اور بیٹے سے پوچھا کہ کیا ہوا بولا کہ اے مان میری ہم سب بھائی باہم سنگ فلاخن کھیل
رہے تھے اس مین اچانک ایک شخص نے آکے ہمارے سامنے سے ان کو پہاڑ پر لیجا کے لٹایا اور اُن
کا پیٹ چھاتی سے ناف تک چیر ڈالا مین دیکھ کے آیا ہون اب تک ہے یا نہین کہہ نہیں سکتا اور اکثرون نے
یون روایت کی ہے کہ دو جانور گدھ کی شکل کے تھے آکے کہنے لگے یہ وہی لڑکا ہے دوسرا بولا ہان تب
دونون جانور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک گئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو دیکھ کے
ڈرے اور رونے لگے تب ان جانورون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں مونڈھے مبارک
پکڑ کے زمین پر لٹایا اور منقارون سے اپنی شکم مبارک حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چاک کر کے دل بے
کینہ کے اندر سے جو خون مردہ سیاہ تھا نکال ڈالا اور کہا کہ یہ خون سیاہ بہرہ شیطان ہے کہ ہر شخص کے دل

کے اندر یہ خون سیاہ رہتا ہے اب وسوسہ شیطان مردود کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک
مین اثر نہین کرے گا نس پیچھے آب برف سے دل مبارک کو دھو کے شکم کے اندر رکھ کے تسی دیا اور سکینہ
ایک قسم کا مرہم ہے اوپر رکھدیا آرام و آسایش زیادہ ہوئی اور مہر نبوت سے مہر کرکے جیسا تھا ویسا کردیا اور
اس عرصہ مین حلیمہؓ کے بیٹے سب گھر مین کھانے کے واسطے گئے تھے آکے دیکھتے ہین یہ ماجرا ہے تب سراسیمہ
ہوکے دوڑتے ہوئے اپنی مان سے جاکے کہا پس حلیمہؓ کہتی تھین کہ مین اس بات کے سنتے ہی اوسی وقت
دوڑی جاکے دیکھتی ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑ کے اوپر بیٹھے ہوئے آسمان کی طرف منہ کرکے
ہنس رہے ہین مین نے جاکے اون کے سر و چشم کو چوم کے کہا اے جان میری مین تمھارے تصدق
جاؤن کہو تو تم پر کیا گذری بولے خبر ہے سب بھائی گھر مین کھانے کے واسطے گئے تھے مین اکیلا تھا
اچانک دو جانور آکے مجکو وہان سے یہان پر لائے اور مجکو معلوم ہوا کہ وہ دو فرشتے تھے ایک کے ہاتھ
مین آفتابہ پانی کا اور ایک کے ہاتھ مین طشت زرمرصع کا تھا مجکو لٹا کے میرا پیٹ سینے سے زیر ناف تک چیر ڈالا
اور اوس سے مجکو کچھ درد والم نہوا جو کچھ کہ میرے پیٹ کے اندر تھا نکال کر طشت مین رکھ کے دھوکے پھر
میرے پیٹ کے اندر رکھ دیا نس پیچھے دوسرے شخص نے آکے میرے پیٹ کے اندر ہاتھ ڈال کے
دل میرا نکال کے اوس کے اندر جو خون سیاہ تھا نکال ڈالا پھر دل میرا اندر شکم کے رکھ کے درست کردیا
اور یہان سے غائب ہوئے روایت ہے حلیمہؓ کہتی تھین کہ جب مین نے یہ ماجرا سنا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے تب اوسیوقت ساجد بدرگاہ باری ہوئی بعد اس کے یہ بات شہرت پائی تب خلائق
مجھ سے آکے کہنے لگی کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ آسیب ہوا یا کچھ مرض ہوا اون کو کاہنون کے پاس
لیجایا چاہیے کہ کچھ پڑھ کے پھونکین یا اوس کی دوا کرین تب لوگون کے کہنے سے مین اونکو کاہنون کے
پاس لے گئی اور اول سے آخر تک اس قصہ کو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کیا یہ سن کے کاہن
سب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گودی مین لے کے باہم کہنے لگے اے لوگو اس لڑکے کو زندہ مت
چھوڑو اگر یہ بڑا ہوگا تو ہمارے تمام بتون کو توڑ ڈالے گا ذلیل وخوار کرے گا سوا حق کے اور کسی کو نہ
مانے گا دین تمھارا باطل کرے گا اور خدا کی طرف سب کو بلاوے گا اور تم اپنے دین کو بھول جاؤ گے پس
اے صاحبو اپنا دین جس طرح سے قائم رہے وہی فکر کرو حلیمہؓ کہتی ہین کہ جب مین نے کاہن مردود دون
سے یہ بات سنی جلدی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اون سے چھین کے مین نے گود مین لیا اور
مین نے کاہنون سے کہا کہ تم دیوانے ہو جو یہ بات کہتے ہو مین ایسا جانتی تو تمھارے پاس لڑکے کو کبھی

نہ لاتی پس مین خاتم الانبیاءؑ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہان سے اپنے گھر مین لائی اور اون کے نور سے
تمام گھر میرا معطر خوشبودار اور منور ہوا لوگون نے مجھے کہا کہ اس لڑکے کو عبد المطلب کے حوالے کر دامانت سے
خلاص ہو تب مین اون کو لے کے گدھے پر سوار ہو کر مکے مین آتی تھی راہ مین غیب سے ایک آوازہ آئی کسی
نے مجکو کہا اے حلیمہؓ تم کو مبارک ہو پس یہان تک کہ مین آہستہ آہستہ مکے کے پاس پہنچی مین جب پہنچی
وہان ایک گروہ جماعت کی مین نے دیکھی اور وہان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بٹھا کے مین اپنی حاجت
کو گئی وہین ایک آوازہ مین نے سنی اور پیچھے کی طرف مین نے نظر کی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ
دیکھا تب اوس جماعت سے مین نے پوچھا اے صاحبو یہان جو ایک لڑکا بیٹھا تھا کہان گیا اونھون نے کہا
ہم نے نہین دیکھا وہ لڑکا کون تھا کیا نام اوس کا مین نے کہا اون کا نام محمدؐ بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے پس
مین چارون طرف دوڑی اور دیکھا آخر اون کو نہ پایا اور رو رو کے مین یہ کہہ رہی تھی کہ الٰہی اون کی
برکت سے تو نے مجکو فائز المرام کیا اور ہم کو فراغت ہوئی اپنا دودھ پلا کے اون کو بڑا کیا اور اب وہ جس کا
لڑکا ہے مین اوس کو دینے جاتی ہون کہ اپنے عہدے سے خلاص ہو جاؤن اب اُس لڑکے کو یہان سے
کون اوٹھا لے گیا قسم لات وعزیٰ کی اگر وہ مجکو نہ ملے گا تو مین اوس پہاڑ پر جا کر پتھرون سے سر پھوڑونگی
یہ سن کے وہ سب مجھ سے کہنے لگے کہ تم ہم سے ہنسی کرتی ہو جو ایسی بات کہتی ہو تمہارے ساتھ تو کوئی لڑکا سامنے دیکھا نہین کیون جھوٹ
بولتی ہو حلیمہؓ کہتی ہین کہ یہ بات سن کے مین ناامید ہوئی اور سر پر ہاتھ رکھ کے واویلا کرنے لگی اے محمد
تم کہان ہو یہ کہتی تھی اور روتی تھی میرا رونا سن کے اور لوگ بھی رو دیے تب ایک پیر مرد کو دیکھا
عصا ہاتھ مین وہ آ کے مجھ سے کہنے لگا اے دختر سعد تم کیون روتی پھرتی ہو مین نے کہا کہ لڑکا میرا یہان
سے کھو گیا ہے تب اوس نے کہا کہ جس بت نے تمہارا لڑکا لیا ہے مین اوس کو بتائے دیتا ہون تم فلانے
کے پاس جاؤ مت رو لڑکا اوس کے پاس ملے گا خاطر جمع سے رہو اوس سے جا کے لڑکا اپنا مانگو وہ
البتہ لا دے گا تب مین نے وہان جا کے ایک آواز دی اور کہا اے شیطان تجھ کو شرم نہین آتی ہے کہ
جس دن وہ لڑکا پیدا ہوا تھا وہ تجھ کو معلوم نہین کہ لات وعزیٰ پر کیا صدمہ گذرا تھا تب اوس شیطان
نے کہا کہ مین ہبل کے پاس جاتا ہون تمہارا لڑکا وہی دے گا تب اوس شیطان نے ہبل سے
جا کر کہا کہ اے سردار ہمارے آپ کی قوم قریش پر بہت ہے دختر سعد حلیمہؓ یہ کہتی ہے کہ ایک لڑکا
نام اوس کا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ کھو گیا ہے اگر اوس کو لا دو گے تو تمہاری بہت مہربانی قوم قریش
پر ہو گی حلیمہؓ کہتی ہین کہ مین نے دیکھا ہبل نے دوسرے بتون کو پکارا وہان سے یہ آواز آئی یا ہبل ہم

سب یہان سے نکلے جاتے ہین کیونکہ ہم اوس لڑکے کے ہاتھ سے مارے جاوینگے پھر ایک شخص نورانی
چہرہ کو دیکھا وہ مجھ سے آکے کہنے لگا اے حلیمہؓ وہ لڑکا خدا کا دوست ہے وہ اچھی طرح سے ہے تم کچھ اندیشہ
مت کرو اور مجکو اس بات کا ڈر ہوا اگر عبدالمطلب کو یہ خبر پہنچی کہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گم ہوئے ہین
تو جینا محال ہوگا مین یہ سمجھ کے اون کے پاس چلی تھی جب مین کتنی دور گئی راہ مین عبدالمطلب سے
ملاقات ہوگئی اونھون نے میرا حال دیکھ کے پوچھا اے حلیمہؓ کیون تم مضطرب ہو مین نے کہا کہ محمدؐ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو مین تمھارے پاس لاتی تھی مقام بطحیٰ مین مجھ سے وہ کھو گئے یہ سن کے عبدالمطلب نے دریافت
کیا شاید کسی نے اون کو مار ڈالا ہوگا تب تلوار ہاتھ مین لے کے آئے اور جب وہ غصے مین آتے تھے کوئی
شخص مارے ڈر کے اون کے سامنے نہ آتا تھا اوسی طرح ننگی تلوار ہاتھ مین لے کے ایک آواز دی اور
پکارے اے اہل قریش سب حاضر ہو اوسی وقت سب حاضر ہوئے اور کہنے لگے کیا بات ہے کہا عبد
المطلب نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پوتا میرا حلیمہؓ کے پاس سے میدان بطحیٰ مین کھو گیا ہے تب سبھون نے
قسم کھا کر کہا کہ جب تک محمدؐ نہ ملین گے تب تک سب کھانا پینا ہم پر حرام ہے تب سب اہل مکہ عبد
المطلب کے ہمراہ نکل آئے اور سو آدمی اہل قریش نے کہا کہ چلو ہم سب خانہ کعبہ مین جا کے خدا کے پاس التجا
کرین تب عبدالمطلب نے اون سب کو چھوڑ کے کعبے کے آستانے پر جا کے سر زمین پر رکھ کے کہا
یَا رَبِّ رَدِّ عَلَیَّ وَلَدِیْ مُحَمَّدًا جب بہت فریاد کی غیب سے آواز آئی اے عبدالمطلب کچھ اندیشہ
مت کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے آرام سے رکھا ہے کچھ ڈر نہین تب عبدالمطلب نے کہا کہ محمدؐ
کہان ہین آواز آئی کہ وادی تہامہ مین ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہین تب عبدالمطلب کعبے سے
نکل آئے اور باشمشیر برہنہ وادی تہامہ کی طرف گئے اور آگے ورقہ اور نوفل اور مسعود اور نفی جاتے تھے جب
وہ مقام بطحیٰ مین جا پہنچے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہان دیکھا ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے ہین مسعود
نے پوچھا اے لڑکے تم کون ہو فرمایا مین اخ مسعود ہون یہ سن کے مسعود متعجب ہوا اور پھر پوچھا کہ تم کون ہو
تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین سید یتیم غریب ہون نام میرا محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب
بن ہاشم بن عبدالمناف ہے یہ سن کے مسعود نے جا کے عبدالمطلب کو خوشخبری دی عبدالمطلب جب سرور
کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے پوچھا اے لڑکے تم کون ہو فرمایا کہ میرا نام محمدؐ ہے مین آپ کی
نسل سے ہون کہا تم اپنا نسب نامہ بتاؤ کس کے فرزند ہو تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین محمدؐ
بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف ہون یہ سنتے ہی عبدالمطلب سید کونین صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو گودی مین لے کے وہان سے چلے آے اور کعبے مین آ کے طواف کیا اور یہ کہا نَعُوْذُ بِوَاحِدٍ مِّنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ اور مکّے شہر مین جتنے قریش تھے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کے آنے سے سب خوش ہوے اور عبد المطلب نے بہت روپئے پیسے دیکے حلیمہؓ کو خوش کرکے اون کے وطن کو رخصت کیا

جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اپنے مامون کے گھر مین اپنی والدہ آمنہؓ کیساتھ اور فوت ہونا آمنہؓ کا راہ مین اور عبد المطلب کا فوت کرنا اور جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ابو طالب کے ساتھ سفر مین تجارت کو اور ملاقات ہونا ایک راہب سے راہ مین

کہتے ہین کہ جب حلیمہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عبد المطلب کے حوالے کیا اور آمنہؓ آنحضرت کو لے کر اپنے بھائی کے گھر جا کر دو برس رہین پھر مکے مین آتے وقت اثنائے راہ مین قضائے الٰہی سے فوت ہوئین اور اس وقت آنحضرت کی عمر شریف سات برس کی تھی اور بعد اس کے حضرت نے اپنے دادا عبد المطلب کے پاس پرورش پائی اور سن شریف آنحضرت کا جب آٹھ برس دو مہینے کا ہوا عبد المطلب بیمار ہوے امید زندگانی منقطع ہوئی تب اپنے بیٹے ابو طالب کو بلا کے یہ وصیت کی کہ پرورش محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تمھارے ذمہ ہے مین اس بات کی تم کو وصیت کرتا ہون اس کو یاد رکھنا ابو طالب نے کہا اے بابا جان وہ میرا بھتیجا ہے مین اوس کو اپنے فرزند کی برابر جانتا ہون بعد اس کے عبد المطلب نے انتقال کیا اور آنحضرت کی ابو طالب نے پرورش کی اوس ایام مین سب نوکر خدیجۃ الکبریٰؓ کے تھے اور قریش سب شام کی طرف تجارت کو جایا کرتے تھے اور اسی وقت ابو طالب نے بھی اون کے ساتھ شام کا عزم کیا اور آنحضرت مہار شتر کی کھینچتے تھے چونکہ سن آپ کا صغیر تھا ابو طالب چاہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو گھر بھیجین حضرت نے کہا اے چچا جان مجکو آپ اکیلا گھر مین نہ بھیجئے مین کس کے پاس رہونگا آپ اپنے ساتھ رکھئے یہ سن کے ابو طالب کے دل مین رحم آیا اور آنسو بہا کے کہا اے جانِ عم کچھ ڈر مت اندیشہ نہ کر و سلامت رہو مین تم کو مکان پر نہین بھیجونگا تب حضرت کا ہاتھ

پکڑ کر شتر پر بٹھایا اور دونون چچا بھتیجے کاروان کے ساتھ چلے جب سب کاروان وادی شام مین پہنچے وہان
ایک راہب کی عبادت گاہ تھی اور اوس بستی مین ایک درخت سایہ دار تھا جو قافلہ سوداگرون کا اوس راہ
مین جاتا اوس کے نیچے اوترتا اور اُس راہب سرخویش نے توریت مین دیکھا تھا کہ فلانے روز فلانے وقت
ایک پیغمبر مکے سے سوداگرون کے ساتھ یہان آکے اوترین گے اون کی پشت پر مہر نبوت ہے اون سے
فیض لیا چاہیے اس امید پر وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آنے کا منتظر رہا جو قافلہ مکے سے
آتا سب کی خاطر کرتا اور سب کو دیکھتا پس ابوطالب اسی راہ سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو
لے کر سوداگرون کے ساتھ اُس وادی مین پہنچے اور وہ سرخویش راہب اوس دن بالاے بام جا کے دیکھ
رہا تھا کہ ایک قافلہ سوداگرون کا مکے سے آتا ہے اور ایک ٹکڑا ابر کا اُن کے سر پر سایہ کئے چلا آتا ہے پھر سب
اوس درخت کے نیچے آکر اوترے درخت نے تعظیماً اُس قافلے کے بیچ مین سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو سجدہ کیا اور اوس سرخویش راہب نے یہ حال دیکھ کر اون سوداگرون کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ کیون
سے حُب ہم بہت رکھتے ہین جو سوداگر مکے سے یہان آکے اوترتے ہین ہم اون کی خاطر کرتے ہین آج ہم
نے تم سب کی دعوت کی ہے ہمارے مکان پر آؤ ابوطالب نے دعوت اوس کی قبول کی تب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ایک نوکر کے ساتھ اسباب کے پاس چھوڑ کے اُس درخت کے نیچے بٹھا کے
سب کے سب راہب کے گھر مین چلے گئے اور راہب نے اپنی عبادت گاہ سے نکل کر سب کو دیکھا اور
بٹھایا پھر معبد خانے کے اوپر جا کے دیکھنے لگا کہ اور کوئی تو باقی نہین رہا اور دیکھا کہ وہ ٹکڑا ابر کا جہان تھا
وہین موجود ہے تب سب سے کہا کہ تمھارے دو آدمی باقی ہین درخت کے نیچے چھوڑ کے آئے ہو وے
بولے ہان ایک نوکر اور ایک لڑکے کو مال کے پاس بٹھا کے آئے ہین تب راہب بولا کہ اُن دونون
کو بھی جا کے لے آؤ پھر راہب بام پر جا کے دیکھتا تھا اتنے مین کوئی جا کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم کو لے آیا اور وہ ابر بھی حضرت کے سر مبارک پر سایہ ڈالے ہوئے ساتھ آیا راہب نے یہ حال دیکھ کے
کہا واللہ یہ ابر کا سایہ سوا پیغمبرون کے اور کسی پر نہین ہوتا ہے یہ کہہ کر رسول خدا کو اپنی جگہ پر بیجا کے بہت
سی تعظیم وتکریم کی اور طعام وتحائف سب کے لئے حاضر کئے جب سب نے کھانے سے فراغت کی تب راہب
نے سب سے کہا کہ یہ لڑکا کس کا ہے سبھون نے ابوطالب کی طرف اشارت کی راہب بولا کہ مجکو معلوم
ہوتا ہے کہ یہ لڑکا یتیم ہے مان باپ اس کے مر گئے ہین تب ابوطالب نے کہا سچ ہے یہ میرا بھتیجا ہے
میری گودی مین پرورش ہوا راہب بولا اے شخص یہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہوگا درمیان دونون مونڈھے

کے ان کے مہر نبوت ہوگی خبردار تم ان کی حفاظت میں رہیو اور روم و شام کی طرف ان کو مت لے جائیو وہاں ان کے دشمن بہت ہیں یہودی اور گبر ان کے مار ڈالنے کو مستعد ہیں نام و نشان لے کے ڈھونڈتے ہیں ان کو وہاں پاویں گے مار ڈالیں گے یہ کہا راہب نے اور دست مبارک حضرت کا پکڑ کے کہا کہ یہ سید کونین ہے اور بہتر تمام خلائق زمین و آسمان سے ہے یہ سن کے سوداگروں نے کہا کہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ پیغمبر ہوں گے اس نے کہا کہ صفت ان کی میں نے توریت میں دیکھی ہے جو علامت نبوت کی ہے سو آپ میں پائی جاتی ہے انھوں نے کہا وہ کیا علامت ہے کہا کہ تم ان کو چھوڑ کے میرے یہاں آئے میں نے دیکھا تمام اشجار اور جمادات نے ان کو سجدہ کیا اور جتنے نباتات اور حیوانات اور حجر اور درخت ہیں سجدہ کسی کو نہیں کرتے مگر پیغمبروں کو اور تم یقین جانو کہ یہ پیغمبر برحق ہے سب اس گفتگو میں تھے کہ اس میں سات آدمی اجنبی ناگاہ راہب کے معبد خانے کے دروازے آکھڑے ہوئے اون سے پوچھا تم سب کون ہو کہاں سے آئے ہو کہاں جاؤ گے بولے ہم سب روم سے آتے ہیں بادشاہ روم نے ہم کو بھیجا ہے کہتے ہیں پیغمبر آخرالزمان کا مکے میں خروج ہوا ہے ہم اون کو پکڑ کے بادشاہ کے پاس لے جائیں گے اور مار ڈالیں گے اون کے دریافت کو ہم آئے ہیں راہب نے کہا کہ بیہودہ رنج اٹھاتے ہو تم اون کو نہیں مار سکو گے خدا اون کا حافظ و ناصر ہے پس راہب نے یہ بات کہہ کے اون کو مکے کی طرف بھیجا اور کہا کہ تم چلے جاؤ کیوں ناحق آئے ہو اور ابوطالب کو کہا کہ تم اس لڑکے کو روم و شام کی طرف مت لے جاؤ تم اپنے گھر چلے جاؤ کیونکہ یہودی سب تم کو وہاں زحمت دیں گے یہ بات سن کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو پھر کے میں لے گئے

خبر دوسری دفعہ چاک کرنا سینۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور نکاح کرنا خدیجۃ الکبریٰ سے اور اقوال اور افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے قبل نکاح کے جو وقوع میں آئے تھے

روایت ہے کہ جب سن شریف آنحضرت کا دس برس کا ہوا ایک دن بطور گلگشت جبد ان کی طرف تشریف لے گئے اس وقت دو فرشتے بصورت آدمی کے حضرت کے سامنے آئے آنحضرت فرماتے

ہین کہ چہرہ اون کا نورانی تھا ایسی شکل مین نے کبھی نہین دیکھی تھی اور جو خوشبو ان کے بدن سے آتی تھی
ایسی مشک وعنبر اور عطریات مین بھی نہ تھی اور اون کے کپڑے مین جو صفائی تھی جہان کی کسی چیز مین نہ تھی
اور وہی دو فرشتے جبرئیل اور میکائیل تھے ان دونون نے دونون مونڈھے میرے پکڑ کے مجھے زمین پر لٹایا
اور میرا پیٹ چیر ڈالا کچھ خون میرے بدن سے نہین نکلا اون مین سے ایک فرشتہ طشت مین پانی بھر کے لایا
اور دوسرے نے میرے پیٹ کے اندر ہاتھ ڈال کے سب دھو ڈالا اور کہا کہ سینہ ان کا چاک کر کے دل کے
اندر سے جو خون سیاہ اور حسد اور بغض بشریت کا ہے نکال کے بجائے اوس کے رحم اور شفقت رکھدو واسطے
رحمت عالمیان کے پس ویسا ہی کیا اور پھاڑنے چیرنے سے مجکو کچھ درد والم نہ ہوا اور ایک چیز مثال چاندی
کے میرے دل کے اندر رکھدی اور دوائے خشک مثال سفوف کے اوس پر رکھی اور انگلیان ہاتھ کی
میری پکڑ کے کہا اب جاؤ سلامت رہو اور آنحضرت نے فرمایا کہ اوسی دن سے میرے دل مین مہر اور
شفقت خلق اللہ پر زیادہ ہوئی کہتے ہین کہ اس مرتبہ قریب بلوغ کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ
وسلم کا سینہ مبارک چیرا کیونکہ وقت شباب کے خواہش بشریت اور غصہ دل مین زیادہ ہوتا ہے
اسی لئے دوسری دفعہ دل حضرت کا چاک کر کے پاک وصاف کیا اور اوس سے محفوظ رکھا
بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے مکان مین جا کے اپنے چچا ابو طالب سے یہ حقیقت بیان
کی اور ابو طالب نے اس بات کو مخفی رکھا کسی سے نہ کہا اور قدم حضرتؐ کا متبرک جانکر خدمت گزاری اور
پرورش مین ان کی رہے ایک دن ابو طالب حضرت سے کہنے لگے اے جان عم مین کچھ کہا چاہتا ہون مگر
مجکو شرم آتی ہے حضرت فرمایا اے چچا جان جو آپ کے دل مین آوے سو فرماویں مین آپ کا برخوردار ہون
ابو طالب نے کہا تمھارے مان باپ مر گئے کوئی چیز بھی چھوڑ نہین گئے اور میرے پاس بھی دولت نہین کہ تم
کو بیاہ دون صلاح یہ ہے مین چاہتا ہون کہ خدیجہؓ بنت خویلد وہ بہت مال دار ہے اور نوکر چاکر بہت رکھتی ہے
مناسب سمجھ کے اجرت دیتی ہے اگر اوس پاس تم نوکری کروگے تو اوس کے روپے سے اللہ چاہے تو تم
کو بیاہ دون گا اور چشم اپنی روشن کرون گا اس امر مین تم کیا کہتے ہو آنحضرت نے فرمایا مین آپ کا برخوردار
ہون آپ کی بات بسر وچشم ہے کیون نہ مانون گا جو آپ میرے حق مین کرین گے سو بہتر ہے تب ابو طالب
حضرت کو لے کر خدیجہؓ کے در پر گئے اندر سے ایک غلام نے آ کر پوچھا تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو ابو طالب
نے کہا کہ خدیجہؓ سے جا کے کہو کہ ابو طالب تمھارے در پر کھڑا ہے آپ سے کچھ عرض کیا چاہتا ہے تب غلام
نے جا کے خدیجہؓ کو خبر دی وہ بولین اون کو یہان لے آؤ تب ابو طالب حضرت کو لے گئے خدیجہؓ اُس وقت

تخت پر بیٹھی تھین اور ستر کنیزک کمربستہ اون کی خدمت مین کھڑی تھین خدیجہؓ نے ابوطالب سے کہا کہ آپ نے کیون یہان آنے کی تکلیف کی آپ کا کیا مقصد ہے اونھون نے کہا کہ یہ میرا برادرزادہ ہے نام ان کا محمد بن عبداللہ ہے اگر آپ ان کو اپنی سرکار مین نوکر رکھیے تو فیض عام سے آپ کے یہ بھی بہرہ مند ہون اور دعا کرین تب خدیجہؓ نے کہا کہ اس سے اور کیا بہتر ہے بہت اچھا مین نے آج سے ان کو نوکر رکھا روایت ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ خدیجہؓ رسول خدا کے خویشون مین سے تھین شوہر مر گیا تھا وہ بیوہ تھین بڑی دولت مند اور تاجرہ ہر سال لوگون کو مال و اسباب دے کے شام اور بصرہ کی طرف تجارت کو بھیجتی تھین اور ایک غلام اون کا میسرہ نامی تھا اوس کو آزاد کیا تجارت کے لئے اوس کو بھیجتی تھین اور جتنے نوکر خدمت گار غلام تھے سب اوس کے تابع حکم کے تھے ایک دن خدیجہؓ نے بالاخانے سے دیکھا کہ حضرت کے سر پر ایک ابر سایہ دار ہوا اور حضرت چلے جاتے تھے تب حضرت کو نزدیک اپنے بلا کے بکریون کی پاسبانی مین مقرر کیا تھوڑے دن مین حضرت کے قدم کی برکت سے خدیجہؓ کی بکریان آگے سے زیادہ ہونے لگین اور بہت دودھ دینے لگین پس خدیجہؓ کی نگاہ ہمیشہ رسول خدا پر تھی ہر روز دیکھتی تھین کہ ایک ابر آ کے آنحضرت کے سر مبارک پر سایہ دار ہوتا ہے اور جب آنحضرت چلتے ہر درخت اور جمادات سلام علیک یا رسول اللہ کہتے تھے سوا اس کے اور بھی کرامات اور علامات توریت مین دیکھ کے کہتی تھین کہ یہ جوان قریش مین بزرگ ہوگا اور چونکہ دیانت داری و راست گفتاری مین مشہور و معروف تھے اس لئے اُن کو محمدؐ امین کہتے تھے اور جب سن شریف آپ کا تیس برس کا ہوا خدیجہؓ نے حضرت سے پوچھا کہ تم اس برس میرے غلام میسرہ کے ساتھ شام کی تجارت مین جا سکو گے حضرت نے کہا بہت اچھا مین جاؤن گا کہتے ہین کہ حضرتؐ کی کچھ اجرت مقرر کر کے تجارت کو بھیجا اور بعضے نے کہا مالک اپنا میسرہ کو کیا اور اکثر کا قول یہ ہے کہ خدیجہؓ نے حضرت کو اپنا مالک و مختار کر کے اور اپنے شوہر کی پوشاک پہنا کر شام کی طرف بھیجا اور غلام میسرہ کو کہا کہ جو احوال راہ مین گذرے سو یاد رکھیو اور بلافرق سرمو کے مجھ سے آ کے بیان کیجیو اور جو کام محمدؐ امین کرنا چاہین اس مین تم مانع اور مزاحم مت ہوجیو غرض جو جو سوداگر نوکر چاکر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے تھے رسول خدا کے ساتھ سب گئے اور جب مکے سے باہر نکلے ابوسفیان کے قافلے کے ساتھ مل گئے ابوسفیان حضرتؐ کو دیکھ کر ہنس کے کہنے لگے کہ خدیجہؓ بہت نادان ہے کیون کہ جس شخص نے کبھی اپنی عمر مین تجارت نہین کی اور راہ و رسم خرید و فروخت کی نجانے اُس کو مختار کر کے تجارت مین بھیجا یہ محض نادانی ہے حاصل کلام رسول خدا کا قافلہ سب سے آگے نکل گیا اور

راہ مین کرامات ظاہر ہوتی رہین جب آفتاب گرم ہوتا تھا حضرت کے سر مبارک پر ابر آکے سایہ کرتا
تھا میسرہ دیکھتا تھا کہ حیوانات اور اشجار اور جمادات حضرت کو سجدہ کرتے تھے تعظیماً اُسی طرح
چلے جاتے تھے جب شام کے متصل نزدیک معبد خانہ راہب کے پہونچے اوس کا نام بحیرا راہب تھا
اوس نے حضرت کو دیکھا درخت کے سایہ کے نیچے سویا ہوا جب آفتاب طلوع ہوا دھوپ نکلی اُس
وقت درخت نے جھک کر حضرت پر سایہ کیا بحیرا راہب نے جب یہ دیکھا اپنے عبادت خانہ سے نکل
کر سوداگرون سے جاکے پوچھا کہ یہ جوان جو درخت کے نیچے سوتا ہے کون ہے میسرہ نے کہا کہ مختار
انبار میرا ہے راہب نے اس سے کہا کہ خبردار تم ان کو بطور سوداگرون کے اور مختار انبار کے نہ جانو
یہ پیغمبر خدا آخر الزمان اور بہتر تمام موجودات کا ہے تب راہب اور میسرہ دونون رسول خدا کے پاس
گئے راہب نے حضرت کا قدم چوم کے کہا کہ مجکو نشان پیغمبری کا معلوم ہے اور بندہ امیدوار جناب مین
رکھتا ہے کہ حضور کا کتف مبارک دیکھے کہ آپ کی علامت نبوت مین نے توریت اور انجیل مین دیکھی
ہے کہ آپ کے دونون مونڈھے مبارک کے درمیان مہر نبوت ہے تب رسول خدا نے اُس کو
اپنے دونون مونڈھے دکھائے جب چشم راہب کی اس سے روشن ہوئی اس وقت کہا اَشْھَدُ اَنْ
لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اور کہا کہ آپ وہ شخص ہین کہ عیسیٰ مسیح نے
آپ کے آنے کی بشارت دی ہے اور میسرہ سے کہا کہ اے میسرہ محمد آخر الزمان کو جہودیون سے بچائیو
اور ابوسفیان کو تاکید کی ابوسفیان نے کہا وہ میرا بھائی ہے اون کی نگہبانی اور خبرداری مجھ پر واجب
ہے القصہ بحیرا راہب نے اقسام طرح کی نعمتین اور تحفہ جات حضرت کے پاس لاکر حاضر کئے
اور سب کو دعوت کر کے کھلایا بعد اس کے سوداگرون نے وہان سے کوچ کیا دو راہ کے بیچ
مین جا پڑے ایک راہ خوف کی تھی اور دوسری راہ بیخوف رسول خدا نے قریب کی راہ جس مین خوف
تھا اختیار کی اور ابوسفیان نے دوسری راہ اختیار کی جس مین خطرہ نہ تھا اور ابوسفیان رسول خدا پر
ہنسنے لگے اور کہا کہ تم خدیجہ کا مال تمام برباد کرو گے اور اپنے کو بھی ہلاک کرو گے اس راہ مین مت
جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میرا خدا حافظ و ناصر ہے یہ کہہ کر تشریف فرما ہوئے
جب حضرت نے ایک منزل کی راہ طے کی جس مقام مین پانی نہ تھا وہان منزل کی میسرہ نے
حضرت سے عرض کی اے حضرت قافلہ ہمارا بغیر پانی کے ہلاک ہے حضرت یہ سن کر خیمہ سے نکل
کر متحیر ہوئے اور ایک درخت سبز کے نیچے کھڑے ہوکے مناجات کی یا اللہ مجھ بندہ یتیم پر رحم کر فریاد

میسری سُن آب شیریں ہم کو عنایت کر تب اوس درخت نے خدا کے حکم سے کہا کہ اے حضرت محمد علیہ السلام کہی قدم آگے بڑھو انہیں قدم پر ایک چاہ کھود و وہاں پانی ملے گا تب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نے وہان ایک چاہ کھودا خدا کے فضل سے پانی شیریں وہان نکلا سب قافلے نے آسودہ ہوکے پیا دوسرے دن پھر وہان سے راہی ہوئے ایک مقام پر جا کر دیکھتے ہین کہ کئی بیمار مجروح اونٹ بدن مین کیڑے پڑے ہوئے ہین اُنھون نے حضرت کو دیکھ کے فریاد کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم حق تعالے نے آپ کو ہماری عیادت کے لئے بھیجا ہے ہم پر آپ مہربانی کیجیے تب حضرت اُن کی فریاد سن کر اور اپنی یتیمی کو یاد کرکے بہت سا روئے اور اپنے شتر پر سے اتر کر اُن شترون کی جراحت پر دست مبارک پھیرا خدا کے فضل سے سب اونٹ اچھے ہوگئے بیماری جاتی رہی پھر وہان سے کوچ کیا بعد مدت قلیل شام مین جا پہنچے وہان جا کے مال سب بیچڈالا منافع بہت پایا پھر وہان سے مال خرید کرکے مکے کی طرف مراجعت کی اوس کے بیس دن کے بعد ابوسفیان شام مین آپہنچے اور حضرت کے حال پر متعجب ہوئے اور حضرت کے پاس کہلا بھیجا کہ چند روز یہان اور ٹھہر جائیے کہ مین بھی آپ کے ساتھ چلون گا حضرت نے دیر نہ کی مکے کو تشریف فرما ہوئے جب مکے کے قریب جا پہنچے میسرہ نے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم سے کہا اے محمدؐ امین آج کئی برس ہوئے ہم خدیجہؓ کے مال سے تجارت کرتے ہین اب کی دفعہ جیسا منافع ہوا ایسا کسی برس نہیں ہوا تم جاؤ سلامتی اور نفع کی خبر خدیجہ کو دو تاکہ ہم سب کو سرکار سے خلعت ملے حضرت نے قبول کیا تب میسرہ نے حضرت کو اچھی طرح سے زیبائش کرکے شتر پہ سوار کرکے مکے مین خدیجہ کے پاس بھیجا خدیجہ منتظر تھین راہ کے طرف دیکھ رہی تھین اس مین ایک شتر سوار دیکھا دور سے آتا ہے اور ایک ٹکڑا ابر کا اور مرغ سب ہوا کے اون پر سایہ ڈالے ہوئے ہین ہیبت اور شکوہ اُن کے چہرے پر ہویدا ہے خدیجہؓ نے کہا اَللّٰھُمَّ اٰتِہٖ اِلیٰ دَارِیْ اور جب شتربان خدیجہؓ کے دروازے پر آیا خبر ہوئی اون کو کہ محمدؐ امین سفر سے آئے ہین خدیجہ نے کہا لوگون سے جا کے دیکھو وہی سوار ہے جو ہم نے دور سے دیکھا ہے بولے ہان وہی شخص ہے پس رسولؐ خدا نے خدیجہؓ کے پاس جا کے منافع تجارت اور سلامتی راہ اور قافلے کی خوشخبری دی خدیجہؓ نے حضرت سے کہا جاؤ میسرہ کو لے آؤ اُس کو خوب معلوم ہے حقیقت اس کی جب مکے کے سوداگرون کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم تشریف لے گئے سفر مین خدیجہ اوس وقت دیکھ رہی تھین اور جب میسرہ

اور سوداگرون کے ساتھ تشریف سفر سے لائے تب بھی دیکھا رسول اللہ کی وہی صورت و سیرت
پائی اور سب دوسرے لوگ اس حال سے غافل تھے اور جب سفر سے سب آئے تب خدیجہؓ
نے میسرہ سے سب احوال راہ کا اور منافع خرید و فروخت کا پوچھا اُس نے کہا اے سیدہ ہم نے
کبھی ایسی آسایش و راحت سفر مین دیکھی نہین جو حضرت محمد امین کے ساتھ پائی ہے مین اون کی
کیا صفت بیان کرون وہ ایک صاحب مرد کامل ہے مین نے دیکھا تمام اشجار و جمادات نے اون کو
بہ تعظیم سجدہ کیا غرض دریافت کرنا راہب کا اور سایہ دینا ابر کا حضرت کے سر پر اور پانی نکالنا چاہ
کھود کر اور اچھا کرنا شتران مجروح کا اور نفع تجارت کا ایک ایک میسرہ نے خدیجہؓ سے سب بیان کیا
پس سن کے ایک دل سے ہزار دل ہو کر رسول خدا سے پیش آئین اور قدر و منزلت کی اور جس قدر
کہ مشاہرہ سرکار سے مقرر تھا اس سے دو گنا زیادہ کیا اور اپنے نوکر چاکر تابعدارون کو کہہ دیا کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کی خدمت مین مدام حاضر رہین خدمت اون کی دل و جان سے
کرین کسی وجہ سے اون کی خدمت کرنے مین سستی نہ کرین پس اسیطرح جب چند روز گذرے ایک
دن خدیجہ نے حضرت سے پوچھا اے حضرت آپ نے بیاہ کیا یا نہین حضرت نے فرمایا نہین تب
بولین اگر مجھ عاجزہ سے نکاح کرین اور اپنی خدمت مین لاوین تو باقی عمر آپ کی خدمت مین صرف
کرون سعادت دارین حاصل کرون حضرت نے فرمایا یہ کام بدون اجازت چچا ابوطالب کے ہم
نہین کر سکین گے اگر تم چاہو تو اس بات کا پیغام چچا ابوطالب کے پاس کرو مجکو کچھ اختیار نہین تب خدیجہؓ
نے بہت ہدایا اور تحائف ابوطالب کے پاس بھیجے اور خواستگاری اپنے کام کی کی اور کئی دفعہ جداگانہ
اچھی اچھی پوشاکین نفیسہ اور اجناس لطیفہ ابوطالب کی بی بی کے پاس واسطے اس کام کے بھیجین اور
ابوطالب نے خدیجہ کو یہ جواب دیا کہ سن شریف حضرت کا تمھارے سن سے بہت کم ہے یہ کیونکر
ہوگا خدیجہؓ نے جب یہ بات سُنی پھر ابوطالب کے پاس بہت مال و اسباب بطور ہدیہ کے بھیجا آخر
ابوطالب نے حضرت رسول کریمؐ کو بلا کے خدیجہؓ کے ساتھ نکاح کا اذن دیا تب حضرت نے خدیجہؓ سے
کہا کہ میری کئی شرطین ہین اگر تم اون کو قبول کروگی تو ہم تم سے نکاح کرین گے خدیجہ نے کہا وہ کیا
شرطین ہین بیان کرو تب حضرت نے فرمایا اوّل یہ ہے کہ جتنی مال و دولت تمھاری ہے خدا کے
راہ پر مسکین محتاجون کو دیدینا اور دوسری شرط یہ ہے کہ جتنے غلام لونڈی باندی ہین سب کو آزاد کردینا
اور تیسری شرط یہ ہے کہ کھانا پینا بطریق فقیری اختیار کرنا پس خدیجہؓ نے یہ شرطین قبول کین جتنا مال

و اسباب و دولت تھی خدا کی راہ پر سب لٹا دیا اور تھوڑا مال اسی سے ابوطالب کو دیا اور غلام باندی سب
کو آزاد کیا اور درویشی اختیار کی اور بعضی روایت مین یون آیا ہے کہ خدیجہ نے دو آدمی قریش معتبر کو بلوا کے
گواہ کیا اور ان کے سامنے مال و اسباب نقود و ظروف باقی جتنا تھا سب رسول کریم کو دیا اور مالک و مختار
اپنا کیا اور کہا کہ ان چیزون پر مجکو کچھ دعوے نہین تم اس بات کے گواہ رہو چاہے رسول مقبول صلی
اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم اس کو قبول کرین یا کسی راہ للہ دے ڈالین اس کا کچھ دعوے مجکو نہین کہتے
ہین کہ ابوطالب خدیجہ کے کہنے سے ورقہ بن نوفل جو چچیرا بھائی خدیجہ کا تھا حضرت کو لے کر اُس
پاس گئے اور وہ چند آدمی کے ساتھ اس وقت عیش و نشاط مین تھا سلام علیک کیا سبھون نے
جواب دیا اور ابوطالب کو تعظیم کر کے بٹھایا ورقہ بن نوفل رسول خدا کو دیکھ کے اس وقت بولا اے محمدؐ
مین تم سے بہت خوش ہون تم کو دوست رکھتا ہون کوئی حاجت مجھ سے مانگو تب ابوطالب نے
کہا کہ مین تمھارے پاس اپنے کچھ مطلب کے واسطے آیا ہون اُس نے کہا کیا مطلب ہے کہو تب
ابوطالب نے کہا مین اس واسطے تمھارے پاس آیا ہون کہ تم اپنی بہن خدیجہ کے ساتھ میرے
بھتیجے محمدؐ کو بیاہ دو پس اُس وہ نشے مین تھا حاضران مجلس کو کہا کہ اے قریشیو تم سب گواہ اس
بات کے رہیو مین نے خدیجہؓ کو محمد مصطفےٰ کے ساتھ بیاہ دیا اور حضرت نے فرمایا مین نے قبول کیا
خبر مین آیا ہے کہ آنحضرت چار مثقال سونے کے مہر کے عوض مین دے کے خدیجہ کو نکاح مین لائے
اس وقت عمر شریف آنحضرت کی پچیس برس کی تھی اور خدیجہؓ کی عمر چھیالیس برس کی پھر دوسرے
دن ورقہ بن نوفل فجر کے وقت خواب مستی سے اوٹھ کے خدیجہ کو گالیان دینے پر مستعد ہوا خدیجہؓ
نے کہا اے بھائی تم نے محمد علیہ السلام مین کیا عیب دیکھا اُن کے برابر عرب مین حسب و نسب
مین اور شرافت مین کوئی نہین اگر ان پاس دولت نہین الحمد للہ کہ ان کے برابر امین اور نیک
نیت اور صلاح و تقوی مین کوئی نہین اور ہم کو اللہ نے دولت دی ہے اور کسی بات کی آرزو نہین
تب ورقہ نے کہا کہ محمدؐ سے تم راضی ہو بولین ہان راضی ہون تب ورقہ نے کہا اچھا مین بھی راضی
ہون پس خدیجہ رسول کریم کی خدمت مین مصروف رہین جب پیغمبر خدا نے نیک کاری مین کمر
باندھی افضال باری سے اس سال پانی بہت برسا ایسا کہ دیوار کعبہ پر نقصان آگئی تب
قریشیون نے ارادہ کیا کہ کعبے کی چار دیواری توڑ کے از سر نو پھر بنا دین مگر عذاب خدا سے ڈرتے تھے
اور اس مین متردد رہتے ایک دن ایک عورت نے چاہا کہ کعبے کے اندر عود جلا دے خدا کی مرضی سے

اس مین آگ غیب سے آگری بعض جگہ جو کعبے کے اندر کی تھی وہ سب جل گئی اہل قریش نے پھر
اتفاق کیا کہ کعبے کی دیوار توڑ کے سر نو سے تعمیر کرین لیکن عذاب الٰہی سے ڈرتے تھے اور ولید
بن مغیرہ سردار قوم تھا بولا نیت ہماری خدا کو معلوم ہے ہم کعبے کو توڑ کے بناوین گے بلکہ یہ موجب
آبادی ہے نہ خرابی اس مین قبائل عرب چار فرقے ہوئے اس بات پر کہ ہر فرقہ ایک ایک رکن
کعبہ کا توڑ کے تعمیر کرے پس چارون نے متواتر رستے ڈرتے ہو کر دیوار کعبے کو دیکھا کہ کس طرح سے
توڑین اور تعمیر کرین اس مین کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ اوس پر دست انداز ہو اور توڑے پانچوین
دن ولید بن مغیرہ تبر ہاتھ مین لے کر دیوار کعبے کے پاس گیا اور اوس کے ساتھ بنی مخزوم بھی تھے
ولید بن مغیرہ نے اون سے کہا کہ خدا تعالے ہماری نیت کو خوب جانتا ہے یہ کہہ کر کعبے کی دیوار پر
تبر مار کر گرا دیا جب اورون نے دیکھا کہ ولید ابن مغیرہ نے دیوار توڑی تب سب قبیلے متفق ہو کر
کہنے لگے کہ ہم سب آج دیوار پر تبر نہین لگاوین گے دیکھین آج کی شب ولید ابن مغیرہ پر آفت نازل
ہوتی ہے یا نہین تب ہم سب مل کے کل تینون دیوارون کو توڑ ڈالین گے جب اونھون نے
ولید ابن مغیرہ کو سلامت دیکھا تب ہر قبیلے نے اپنے اپنے حصے کی دیوار جو مقرر تھی توڑ ڈالی اور
باندازقد آدم زمین کھود کر نیچے سے پتھر لگا کے دیوارین کعبے کی اٹھائین تاکہ صدمہ سیل سے محفوظ رہے
اور حجر الاسود کو دیوار پر اُٹھاتے وقت سب قبیلون مین تنازع ہوا بنی ہاشم اور بنی امیہ اور بنی زہرہ
اور بنی مخزوم ہر کوئی کہتا تھا کہ حجر الاسود کو دیوار پر ہم اُٹھاوینگے کیونکہ ہم کو فضیلت زیادہ ہے
اون سے اور کوئی کہتا تھا ان مین سے کہ ہم کو فضیلت زیادہ ہے اُن سے یہان تک سخن درازی
ہوئی کہ ایک مدت تک یہ گفتگو رہی آخر یہ نوبت پہنچی کہ ایک دوسرے پر پتھر پھینک کر مارنے لگے
آخر سخن اس پر مقرر ہوا کہ ایک روز وعدہ لڑائی کا کیا کہ فلانے روز جنگ وجدل ہوگی دانشمندون
نے منع کیا کہ اس سے باز آؤ آپس مین لڑنا اچھا نہین ہم ایک تدبیر تمھین بتائے دیتے ہین کہ جس
مین جھگڑا مٹ جاوے اوس پر عمل کرو وہ یہ ہے کہ اول جو شخص کعبے کے حرم کے دروازے پر
آوے تم اُس کو منصف کرو وہ جو کہے سو سنو اس کو عمل مین لاؤ تب سب نے راضی ہو کے کہا کہ
بہت اچھا وہ جو کہے گا سو ہم مانینگے یہ کہا اور اُسی وقت محمد علیہ السّلام سب کے آگے حرم شریف مین تشریف
لائے سب کوئی کہنے لگے کہ محمد امین آئے وہ جو حکم کرین گے ہم اس پر عمل کرین گے تب خواجہ عالم نے
یہ حکمت کی کہ چادر زمین پر بچھا کے حجر الاسود چادر پر رکھ کے چار آدمیون کو اون چارون قبیلون

مین سے کہا کہ تم چار آدمی چار کونے پکڑ کے جیسے کہ دیوار کے پاس لے جاؤ تب تم چارون قبیلے اوس
پتھر کے اوٹھانے سے مساوی ہو گئے تب سب نے اسی طرح چادر پکڑ کے حجر الاسود کو اوٹھا کر اوس
رکن کے پاس کہ جہان اب ہے لے گئے اور کہنے لگے کہ اب ایک آدمی متبرک بزرگ چاہیے کہ وہ
تنہا حجر الاسود کو اوٹھا کے دیوار کعبے پر رکھ دیوے اور چونکہ سید عالم سے سب کے سب راضی تھے کہنے
لگے کہ اگر کوئی حجر الاسود کو تنہا اُٹھا کے دیوار کعبے پر رکھے تو یہ سب سے بہتر ہے تب رسول خدا سے
سبھون نے کہا رسول خدا نے تنہا حجر الاسود کو اُٹھا کے دیوار کعبے پر رکھ دیا جب دیوار کعبے کی تعمیر سے
فراغت ہوئی چھت اور دروازے باقی رہے اسواسطے کہ مکے مین لکڑی میسر نہ تھی اور نجار بھی نہ تھا اس
ایام مین نجاشی بادشاہ حبش نے ارادہ کیا کہ ایک معبد خانہ بنا کے عبادت کرے تب لکڑی اور ہتھیار
اور نجار اُستاد اور کاریگر کشتی کر کے ملک شام مین بھیجے خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ دریا مین کشتی آتے وقت
راہ مین ڈوب گئی آدمی جتنے کشتی پر تھے سب کوئی لکڑیوں پر بیٹھے ہوئے بہتے بہتے موج دریا نے ان سب
کو لکڑی سمیت کنارے پر لگایا قوم نے سنکر ابو طالب کو لکڑی خریدنے کو بھیجا جب ابو طالب گئے لکڑی والون
نے اُن سے کہا کہ جب تک ہم اپنے بادشاہ کو اِس بات کی اطلاع نہ کرین تب تک ہم کو اختیار نہین کہ ہم
لکڑی بیچین تب اُنھون نے ایک نامہ بادشاہ کے پاس بھیجا اور اوس کا جواب بادشاہ نے یہ لکھا کہ مال خزانہ
جتنا تمھارے پاس ہے سب لیجا کے کعبے مین خرچ کرو تب وہ سب بادشاہ کے حکم پانے سے سب لکڑیان لیکے
کعبے کی چھت اور دروازون مین لگائین تب کعبہ درست ہوا واللہ اعلم بالصواب۔

بیان اسما و اشکال اور ذکر بعضے خصائل حمیدہ آنحضرت کا

حدیث مین آیا ہے کہ قد مبارک آنحضرت کا میانہ اور گندم رنگ تھا اور کشادہ پیشانی اور دونون بھوین
حضرت کی تپلی باریک تھین آمیختہ نہ تھین بیچ مین تھوڑا سا فاصلہ تھا اور درمیان دونون بھؤون کے
ایک رگ تھی جب آنحضرت کبھی غصے مین آتے تو وہ پھول جاتی اور ناک مبارک آپ کی دراز اور اونچی
تھی اور پر اس کے ایک نور چمکتا تھا اور چہرہ مبارک آپ کا برابر اور ملائم تھا اور دہن کشادہ تھا اور دانت آپ
کے صاف اور روشن تھے اور اوپر کے دونون دانت کے بیچ مین تھوڑا سا شگاف تھا ریش اور مبارک
مین بیس بال سفید تھے اور بال آپ کے پیچیدہ تھے سیدھے نہ تھے اور شکن بالون کی میانہ تھی اور چہرہ
مبارک آپ کا مانند ماہ چہاردہم کے چمکتا تھا اور درمیان دونون مونڈھون کے پارۂ گوشت مانند بیضۂ کبوتر

کے تھا اور اُس مین نقش رنگ برنگ کے تھے کہتے ہین کہ وہی مہر نبوت تھی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ اوس پر لکھا ہوا تھا اور بعد وفات آنحضرت کے وہ مہر نبوّت اللہ نے اُٹھالی اور سینہ بے کینہ آنحضرتؐ کا کشادہ تھا اور چھاتی سے ناف تک ایک خط باریک بال سا تھا اور بازو اور مونڈھے اور چھاتی پر بال تھے اور ہڈی مونڈھے کی اور گھٹنے کی اور زانو کی موٹی تھی اور ہر دو بند دست دراز اور ہر دو کف دست و پا پُر گوشت اور نرم تھے اور جسم مبارک نورانی پاکیزہ اور لطیف اور معتدل تھا اور جب خاموش بیٹھے رہتے ایک ہیبت اور شکوہ بشرے پر ظاہر ہوتا اور جس وقت بات کرتے نزاکت اور لطافت معلوم ہوتی اور جو شخص دور سے حضرت کو دیکھتا وہ جمال اور تازگی پاتا اور جو نزدیک آکے مشاہدہ کرتا ملاحت اور شیرینی حاصل ہوتی اور آنحضرت کبھی بھوک پیاس مین شکوہ پرداز نہ ہوئے بلکہ جب کبھی بھوکے پیاسے بہت ہوتے آب زمزم کے پانی سے قناعت کرتے اور جو چیز آپ کے پیچھے پردے مین ہوتی وہ چیز مثل سامنے کے نظر آتی اور شب تاریک مین مانند روز روشن کے دیکھتے اور آنحضرت کے لعاب دہن سے آب شور شیرین ہوجاتا اگر کوئی طفل اُس لعاب کو چاٹ جاتا تو تمام دن اوس کو دودھ پینے کی حاجت نہ ہوتی اور بغل مبارک مین آپ کے بال نہ تھے اور سایہ جسم مبارک کا زمین پر نہ پڑتا اور آواز آنحضرتؐ کی دوسرون کی آواز سے دور جاتی تھی اور دور سے بات سنتے تھے اور جب سوتے آنکھ ظاہر مین آپ کی غنودہ اور چشم باطن کشودہ انتظار وحی کی رہتی اور جسم مبارک سے بوے مشک اور عنبر کی ظاہر ہوتی یہان تک کہ اگر کوچہ و بازار مین تشریف لے جاتے تو لوگ معلوم کرتے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان تشریف لائے تھے اور جب جا ضرور جاتے نشان غایط و بول کا کوئی نہین دیکھتا کیونکہ زمین اوس کو فرو کر لیتی اور بوے عطر و عود اُس سے نکلتی اور آنحضرتؐ جب تولد ہوئے نجاست سے بدن آپ کا پاک تھا اور مختونؐ پیدا ہوئے تھے اور گہوارے مین بات کرتے تھے اگر چاند کی طرف اشارہ کرتے تو چاند بھی متوجہ ہوکے حضرت سے بات کرتا اور ابر ہمیشہ سر مبارک پر مانند چھتری کے سایہ دار ہوتا اور اگر کسی درخت کے نزدیک ہوجاتے تو درخت خود کج ہوکے سر مبارک پر سایہ ڈالتا اور آنحضرتؐ کے کپڑون مین جوئین نہین پڑتین اور مکھی نہین بیٹھتی اور جب گدھے پر یا گھوڑے پر یا شتر پر سوار ہوتے تو وہ غایط و بول نہین کرتا اور حق تعالے نے عالم ارواح مین قبل مخلوق کے حضرتؐ کو پیدا کرکے فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ترجمہ آیا نہین ہون مین پروردگار تمھارا اے محمد حضرت نے کہا بَلٰی یعنے تو پروردگار میرا ہے اور شب معراج مین براق پر سوار ہوکر آسمان پر جانا قاب قوسین کے نزدیک اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا یہ مخصوص ہمارے

رسول خدا کو تھا کسی نبی کو یہ قرب و منزلت نہ تھی غصہ اور خوشنودی آنحضرتؐ کی مطابق احکام قرآن مجید کے تھی اور چہرہ مبارک آپ کا ہمیشہ بشاش و خرم رہتا اور جس امر مین رضائے الٰہی نہ ہوتی اس میں غفلت کرتے اور شجاعت اور سخاوت مین سب سے بہتر تھے ایسا کہ کوئی سائل آپ کے دروازے سے محروم نہ جاتا اور اگر کچھ موجود نہ ہوتا تو عذرخواہی کرکے اس کا دل خوش کرتے اور بات جلدی نہ فرماتے بلکہ تامل سے بیان فرماتے اور کوئی غریب یا جاہل مسائل دینی پوچھنے مین سخن درشت یا سخت بات سے پوچھتا یا الحاح وزاری کرتا تو سن کے دل مین صبر فرماتے اوس کو ناخوش نہ کرتے حضرت کو خلق عظیم تھا جو کوئی صحبت گرامی مین بیٹھتا تو ہر گز دہان سے برخاستہ خاطر نہ ہوتا اور راست گوئی اور ایفائے وعدہ اور بردباری آپ مین تھی اور شفقت خلایق پر کرتے تھے سوا جہاد کے کبھی کسی کو اپنے دست مبارک سے آپ نے آزار نہیں دیا اور دعوت غنی خواہ آزاد خواہ غلام سب کی قبول کرتے اور ہدیہ لوگون کا قبول فرماتے اور بعوض اوس چیز کے مثل اُس چیز کے یا اُس سے بہتر اُسے بھیجدیتے اور اپنے اصحاب سے بہت دوستی رکھتے دلداری فرماتے اور ہمیشہ خیر و عافیت پوچھتے اور اگر کوئی سفر کو جاتا یا بیمار ہوتا تو اُس کی عیادت کرتے اور دعائے خیر فرماتے اور کوئی مسلمان مرجاتا تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ پڑھتے اور نماز جنازہ پڑھ کے دعائے خیر اوس کے حق مین کرتے اور لوگون کی تعزیت و تہنیت فرماتے اور ہر حال مین خبر گیر ہمسایہ کے ہوتے اور جب مسلمان مومن سے ملاقات ہوتی تو پہلے آپ سلام علیک کرتے اور عذر لوگون کا سنتے اور مہمان کو دوست رکھتے اور کھلاتے اور جس وقت سوار ہوتے تو پیادہ کو ہمراہ نہ لے جاتے اور اگر سواری ہوتی تو لیجاتے اور اگر نہ ہوتی تو اپنی طرف سے دیتے بر تقدیر اگر سواری نہ ملتی تو لوگون کو آگے سے روانہ کردیتے اور جو شخص حضرتؐ کی خدمت کرتا حضرت بھی اُس کی خدمت کرتے عیب نہ جانتے خواہ لونڈی ہو خواہ غلام اور آنحضرت جو کھاتے پیتے لوگون کو بھی کھلاتے اور پلاتے اور اصحاب کبار کے ساتھ اکثر کامون مین شریک ہوتے اور جس مجلس اور جماعت مین تشریف لیجاتے جائے خالی مین بیٹھتے تمنا صدر اور مسند کی نہین کرتے اور اُٹھتے بیٹھتے ذکر خدا کرتے اور جو لوگ بدی کرتے اُن کے ساتھ نیکی کرتے اور غریب مسکینون پر مہربانی فرماتے اُن کو بچشم حقارت نہین دیکھتے اور دست مبارک سے اپنے کفش اور پارچہ سیتے اور اکثر اوقات کعبے کی طرف منہ کرکے بیٹھتے اور نماز بسیار اور خطبہ اندک پڑھتے اور سینہ مبارک سے حالت نماز مین آواز مثل جوش دیگ کے آتی اور قیام نماز مین بہت دیر کرتے ایسا کہ پاؤن مبارک پھول جاتے اور نماز عشا کی اوّل شب کو پڑھ کے سوتے اور نصف شب کو یا زیادہ اُٹھ

کے نماز تہجد چھ سلام سے یا کم زیادہ سے ادا کرتے اور صبح کے وقت دو رکعت نماز قرأت قصر سے ادا
کرکے باقی نماز فرض ساتھ جماعت کے ادا کرتے اور ہر مہینے میں روز دوشنبے اور پنجشنبے اور جمعے کو اور عاشورے
میں اور شعبان میں روزہ رکھتے تھے اور حیا اور شرم زیادہ دوشیزگان سے تھی اور کبھی خوش طبعی بھی
فرماتے تھے مگر سوائے سخن راست کے نہیں فرماتے تھے چنانچہ ایک دن ایک شخص نے آنحضرت سے آکے
کہا کہ یا رسول اللہ ہم کو کسی جانور پر سوار کروایئے حضرت نے فرمایا تجکو بچہ ناقہ پر سوار کرواؤں گا اُس نے
کہا یا حضرت بچہ ناقہ کیونکر ہم کو سواری دے گا آپ نے فرمایا کہ شتر کو بھی بچہ ناقہ کہتے ہیں اور ایک دن
ایک عورت نے آکے رسول خدا صلعم سے کہا یا حضرتؐ شوہر میرا بیمار ہے آپ کو دیکھنا چاہتا ہے آپ نے
فرمایا شوہر تیرا وہ ہے کہ اُس کی آنکھ میں سفیدی ہے اور سفیدی سے حضرت کو کنارۂ چشم مراد تھی اس
عورت نے جانا کہ جو سفیدی روشنی چشم کو دور کرتی ہے وہی ہوگی تب گھر میں اپنے شوہر سے جاکے یہ بات
حضرتؐ کی بیان کی اس نے یہ سن کے کہا کہ سفیدی سارے جہان کی آنکھ میں ہے اور ایک دن ایک
بڑھیا نے جناب رسالتمآبؐ سے آکے عرض کی اے حضرت میرے حق میں دعائے خیر فرمایئے کہ اللہ تعالےٰ
مجکو بہشت نصیب کرے آپ نے فرمایا کہ بڑھیا عورتیں بہشت میں نہیں جائیں گی پس بڑھیا حضرت
کی یہ بات سن کے آب دیدہ ہوکے حضرتؐ کے سامنے سے چلی آئی تب آنحضرتؐ نے حاضران مجلس
کو کہا کہ اس بڑھیا سے کہو کہ کوئی شخص حالت پیری میں بہشت میں نہیں جائے گا بلکہ نوجوان ہوکے
بہشت میں داخل ہوں گے اور آنحضرتؐ اکثر اوقات پیراہن سبز پہنتے اور جمعے کے دن چادر سرخ اور
نمازیں ہر روز دستار سات ہاتھ کی باندھتے اور عیدین میں چودہ ہاتھ کی دستار سر مبارک پر رکھتے اور آنحضرت
نے فرمایا کہ ایک رکعت نماز بادستار ادا کرنا فضیلت رکھتی ہے ستر رکعت نماز پر جو بے دستار پڑھی جاتی ہے اور آنحضرت کرتے
اور چادر سے نماز پڑھتے تھے اور کبھی ایک کپڑے سے بھی نماز ادا کی ہے اور ہر شب سرمہ داہنے آنکھ میں تین بار
اور بائیں آنکھ میں دو بار دیتے تھے اور کبھی حالت روزے میں بھی سرمہ آنکھ میں دیتے تھے اور تیل بھی سر
میں اور داڑھی میں کبھی مالش کرتے تھے عطریات سے بہت خوش ہوتے اور بدبو سے ناخوش ہوتے
اور اکثر اوقات نعلین وموزے پہنتے اور پہلے جو کام کرتے داہنی طرف سے شروع کرتے حتیٰ کہ وضو اور مسواک
اور دخول مسجد اور نعلین پہننا بسم اللہ پڑھ کے داہنی طرف سے شروع کرتے اور انگوٹھی چاندی کی کبھی داہنے
ہاتھ کبھی بائیں ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی میں پہنتے نگینے پر اللہ اور محمد اور رسول یہ تین لفظ لکھے ہوئے تھے
اور جہاد میں اکثر اوقات زرہ پہنتے اور شمشیر حمائل کرتے اور بچھونا آپ کا کھجور کے پتے کا اور چمڑے کا تھا اور

کھانے میں کچھ تکلیف اور تکلف نہ فرماتے اور شدت گرسنگی میں پتھر شکم پر باندھتے اور کلید خزائن زمین حق تعالےٰ نے آپ کو دی تھی آپ نے قبول نہ فرمائی آخرت کو اختیار کیا اور اگر اتفاقاً دینار یا درہم بسبب نہ آنے کسی سائل کے گھر میں رہتا تو اس شب کو گھر میں تشریف فرما نہ ہوتے اور روٹی مرغ کے گوشت کے ساتھ یا سرکے کے ساتھ اکثر تناول فرماتے اور دوست رکھتے ادر بکری کا گوشت خربزے کے ساتھ اور مسکہ کھجور کے ساتھ کھاتے اور صرف خرما بھی تناول فرماتے اور شہد اور شیرینی سے آپ کو بہت ذوق تھا ✦

اسامی ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

روایت ہے کہ پہلے خدیجۃ الکبریٰؓ سے حضرت نے نکاح کیا تھا وہ ہجرت کے پانچ برس آگے فوت ہوئیں اور جنت المعلےٰ میں مدفون ہوئیں بعد اس کے حضرت نے سودہ بنت زمعہ سے نکاح کیا اور جب وہ ضعیفہ ہوئیں حضرت نے چاہا کہ انکو طلاق دیویں اُنھوں نے اس بات کو سن کے نوبت اپنی عائشہؓ کو بخشی اور حضرت سے بولیں یا رسول اللہ میرے دل میں کسی چیز کی آرزو نہ رہی مگر ایک بات کی کہ حشر کے دن آپ کی ازواج مطہرات کے شامل ہوں اونھوں نے چون۵۴ ہجری میں وفات پائی اور تیسری عائشہؓ صدیقہ بنت ابوبکر صدیقؓ سے چھ برس کے سن میں قبل ہجرت کے تین برس شہر شوال میں نکاح کیا تھا اور نو برس کی عمر میں اُن سے ہمبستر ہوئے اور جب رسولؐ خدا نے وفات کی اوس وقت عائشہ صدیقہؓ کی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور رمضان شریف کی سترھویں تاریخ سن اٹھاون۵۸ ہجری مدینہ منورہ میں انھوں نے انتقال کیا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں اور چوتھی حفصہؓ بنت عمر فاروق سے آنحضرت نے نکاح کیا اور آنحضرت نے اونکو ایک دفعہ طلاق رجعی دی تھی لیکن بحکم الٰہی یا حضرت عمرؓ کی شفقت سے یا بہت روزہ رکھتی تھیں اور نماز پڑھتی تھیں اس لئے اُن سے حضرتؐ نے پھر رجوع کیا ماہ شعبان سن پینتالیس۴۵ ہجری میں وفات کیں اور پانچویں۵ زینبؓ بنت خزیمہ سے نکاح کیا وہ بھی دو مہینے یا تین مہینے کے بعد حضرتؐ کے سامنے سن چار ہجری میں وفات پاگئیں چھٹی۶ ام سلمہؓ بنت سہیل سے آنحضرت نے نکاح کیا تھا وہ حضرت کی پھوپی کی بیٹی تھیں بنت عاتکہ بنت عبد المطلب اور وفات پائی انھوں نے سن اُنسٹھ ہجری میں اور ساتویں زینبؓ بنت جحش سے حضرت نے نکاح کیا تھا وہ بھی پھوپیری بہن رسول خدا کی تھیں وہ امیمہ کی بیٹی اور امیمہ عبد المطلب کی بیٹی پہلے اُن سے زید بن حارث نے نکاح کیا تھا بعد طلاق اُس کے حضرت کے نکاح میں آئیں اور سن بیس ہجری

ہین وہ فوت ہوئین آٹھوین ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان سے آنحضرت نے نکاح کیا تھا چار سو دینار کے عوض مہر ہین اور نجاشی بادشاہ حبش نے اپنی طرف سے مہر مرقومہ کو بطور ہدیے کے ادا کیا اور وہ فوت ہوئین سن چوالیس ہجری مین اور نوین جویریہ بنت حارث سے حضرتؐ نے نکاح کیا تھا وہ چھپن ہجری مین فوت ہوئین دسوین حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب یہ ہارون کی اولاد مین سے تھین جنگ خیبر مین گرفتار ہو کر آئی تھین حضرت صلعم اون کو بعوض آزاد کے مہر مثل مقرر کر کے اپنے نکاح مین لائے تھے اور وہ سن باون ہجری مین فوت ہوئین اور گیارہوین حضرت میمونہ بنت حارث عامریہ سے حضرتؐ نے قریہ سرف مین نکاح کیا تھا اور قریہ سرف ایک گاؤن کا نام ہے نواحی مکہ مین اور اُن کی اکاون ہجری مین وفات ہوئی اور آنحضرت کی پانچ جاریہ تھین پہلی ماریہ قبطیہؓ بنت شمعون جو حاکم اسکندریہ کا تھا اُس نے حضرت کی خدمت مین بھیجا تھا ان کے بطن سے ابراہیم بن رسول اللہ پیدا ہوئے تھے اور ماریہ قبطیہ سن سولہ ہجری مین فوت ہوئین اور ریحانہ بنت زید کہ داخل جاریہ بنی نضیر یا قریضہ کی تھین وہ دسوین سال ہجری مین فوت ہوئین اور تیسری ام ایمن اور چوتھی سلمیٰ اور پانچوین رضوی یہ جامع التواریخ سے لکھا اور سب ازواج مطہرات آنحضرت کی مہر بی بی کا پانسو درم تھا مگر ام حبیبہؓ اور صفیہؓ کا مہر چار سو درم تھا اور سب ازواج مطہرات آنحضرت کی ثیبہ تھین مگر حضرت عائشہ صدیقہ دوشیزہ باکرہ تھیں اور سب ازواج آنحضرت کی بقید حیات تھین مگر خدیجۃ الکبریٰؓ اور حضرت زینبؓ یہ دونون حضرت کے روبرو فوت ہوئین اور آنحضرت نے اکثرون کو نکاح مین لا کے قبل دخول کے طلاق دیئے تھے اور کسی کو بعد دخول کے اور کسی کو صرف نامہ و پیغام کے بعد قبول نہین فرمایا اور چونکہ اس کتاب کے مترجم نے نام اُن کا کتب تواریخ مین نہ پایا اس لئے مندرج نہ کیا

بیان اولاد امجاد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

بروایت جمہور مورخین رسول اللہ کے دو بیٹے تھے قاسم اور عبد اللہ اور لقب اُن کے طیب اور طاہر ہین اور چار بیٹیان تھین زینبؓ اور رقیہؓ اور ام کلثوم اور فاطمۃ الزہراؓ یہ چھ اولاد ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے ہین اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ رسول خدا کے اور بھی بیٹے تھے کہ نام اُن کا ابراہیم تھا ماریہ قبطیہ کے بطن سے مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے تھے بعد تولد سولہ مہینہ کے

فوت ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ دو مہینے کے بعد فوت ہوئے اور قاسم اور عبد اللہ قبل زمانہٴ اسلام کے
فوت ہوئے غرض جمیع اولاد امجاد آنحضرتؐ کے روبرو وفات پائی مگر فاطمۃ الزہرا حضرتؐ کے انتقال کے
چھ مہینے کے بعد فوت ہوئین کہتے ہین کہ حضرت زینب کا بیاہ ابو العاص بن ربیع سے ہوا تھا وہ خدیجۃ
الکبریٰ کا بھانجا تھا اور رقیہؓ کا عتبہ بن ابی لہب سے نکاح کیا تھا اُس نے غصے کے وقت کم فہمی
کے باعث رقیہؓ کو طلاق دیدیا اور بعد اوس کے حضرت عثمان غنیؓ نے ان سے نکاح کیا اور حضرت
اُم کلثوم کا بیاہ بھی عتیبہ بن ابی لہب سے ہوا تھا بعد فوت اُسکے حضرت عثمان غنیؓ نے حضرت اُم
کلثوم سے بعد وفات حضرت رقیہ کے نکاح کیا اسواسطے حضرت عثمان کا لقب ذی النورین ہے یہ
دونون صاحبزادیان عثمان کے روبرو فوت ہوئین اور کہتے ہین کہ پندرہ برس پانچ مہینے یا ساڑھے چھ مہینے
کی عمر مین حضرت فاطمۃ الزہرا کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کہ وہ اکیس برس پانچ مہینے کے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم الٰہی نکاح کردیا واللہ اعلم بالصواب

چیرنا سینہٴ مبارک کا تیسری مرتبہ اور وحی لانا جبرئیل کا حضرت کے پاس

مروی ہے کہ جب وقت نبوت کا اور وحی نازل ہونے کا قریب پہونچا تنقیہ اور تقویت کے واسطے سینہٴ
مبارک آنحضرتؐ کا تیسری مرتبہ چاک کیا گیا شرح اوس کی یہ ہے کہ ایک بار آنحضرتؐ نے ایک
مہینے کے اعتکاف کی نیت کی تھی اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ بھی اس اعتکاف مین ساتھ تھین اور وہ مہینا
رمضان شریف کا تھا تب آنحضرت اور خدیجۃ الکبریٰ غار حرا مین اعتکاف کرکے بیٹھے تھے رمضان
المبارک کی کسی رات کو آنحضرت غار سے باہر نکل کر ستارون کے دیکھنے کو کھڑے ہوئے تھے کہ کس
قدر رات باقی ہے اس مین آواز آئی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ آنحضرتؐ فرماتے ہین کہ مین نے گمان کیا کہ جنون
کا گذر اس مقام پر ہوا ہے اُس وقت ڈرتے ہوئے غار کے اندر پہونچے اور خدیجہؓ نے کہا یہ خوشخبری ہے
کیونکہ السلام علیکم نشانی امن و امان کی اور دوستی کی ہے آپ خوف نہ کیجئے پھر ایک مرتبہ اُس غار سے باہر
نکل کر دیکھا کہ جبرئیل تخت پر مانند آفتاب کے بیٹھے ہین ایک پر اون کا مشرق مین اور دوسرا پر مغرب
مین پہونچا ہوا ہے مین یہ حال دیکھ کر ڈرتا ہوا غار کی طرف متوجہ ہوا جبرئیل علیہ السلام نے مجکو فرصت نہ
دی اور جلدی سے آکے درمیان میرے اور درمیان اوس غار کے حائل ہوئے یہانتک کہ اون
کو دیکھنے اور اُن کے کلام سننے سے مجکو محبت اور دوستی پیدا ہوئی اور جبرئیل میرے ساتھ وعدہ مقرر کرکے

گئے کہ فلانے وقت میں تم کو چاہئے کہ تنہا حاضر ہو تب میں اُس وقت تنہا حاضر ہو کے کھڑا رہا جب دیر ہوئی تب میں نے چاہا کہ گھر اپنے کو پھر جاؤں اس عرصے میں دیکھتا ہوں کہ جبرئیل اور میکائیل دونوں فرشتے آسمان کے درمیاں سے زمین پر تمام عظمت اور بزرگی کے ساتھ آئے اور میرے تئیں زمین پر لٹا دیا اور سینہ میرا چاک اور دل میرا آب زمزم سے طشت زرّین میں دھو کر کوئی چیز اُس سے نکالی مجکو مطلق کچھ معلوم نہ ہوا پھر دل کو مکان پر اپنے رکھ کر سینے کو درست کیا اور میرے ہاتھ پاؤں پکڑ کر الٹا دیا جس طرح برتن سے کوئی چیز گرانے کو الٹتے ہیں بعد اس کے ایک مہر میری پشت پر ماری یہاں تک کہ اثر ضرب اُس کا مجھ پر پہونچا اور جب عمر شریف آنحضرت کی چالیس برس پر ایک دن کی ہوئی تب اون کو نبوت ملی اور وحی نازل ہوئی غار حرا میں اور معمول آنحضرت کا یوں تھا کہ ہر سال ایک مرتبہ غار حرا میں تشریف لے جاتے اور عبادت الٰہی میں مشغول رہتے بعد ایک مہینے کے مکہ معظمہ میں تشریف لاکے پہلے سات مرتبہ طواف بیت اللہ کا کرکے مکان میں تشریف لاتے اور آنحضرت فرماتے ہیں کہ ایک دن میں غار میں عبادت الٰہی میں مشغول تھا ایک شخص نورانی چہرہ خوبصورت مجھ پر ظاہر ہوا اور کہا خوشخبری ہے تجکو اے محمدؐ میں جبرئیل ہوں اللہ تعالےٰ نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہے کہ تجکو اللہ تعالےٰ نے نبی آخر الزماں اس امت کا کیا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جب میں میدان میں جاتا تھا ایک آواز سنتا تھا کہ اے محمد اور ایک شخص نورانی کو دیکھتا تھا کہ سونے کے تخت پر آسمان وزمین کے درمیان معلق کھڑا ہے میں اُس آواز اور صورت سے ڈر کر بھاگتا تھا جب کئی دفعہ ایسا معاملہ ہوا تب ورقہ بن نوفل جو چچیرا بھائی خدیجۃ الکبریٰؓ کا تھا وہ انجیل اور توریت کے علم سے خوب واقف تھا اُس سے میں نے یہ بات کہی اُس نے کہا کہ جب وہ آواز سنو تو مت بھاگو اور کان دھر کر سنو کہ کیا کہتا ہے اور ویسا ہی میں نے کیا پھر جب آواز آئی یا محمدؐ تب میں نے کہا لبیک اُس نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں اور تم اس اُمت کے نبی ہو اور یہ کلمہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر پڑھی الحمد للہ تا آخر سورہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ پہلے جو مجھپر نازل ہوا قرآن میں سے سورہ فاتحہ ہے یہ مناجات کی تعلیم کیواسطے اور ہر نماز کے پہلے پڑھنے کے واسطے ہے اور اسی طرح جو حاجت جس وقت ہوتی آنحضرت کو اُس وقت وحی نازل ہوتی تھی اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ محض تعلیم اور طاقت قراءت کے واسطے نازل ہوئی ہے اور کیفیت نزول اُسکی یہ

یہ ہے کہ آنحضرت کو پہلے وہ چیز کہ علامت وحی کی نازل ہوئی سو سچے خواب دیکھنے لگے اور جو کچھ کہ خواب رات کو دیکھتے تھے اوسی طرح دن کو مثل صبح صادق کے ظاہر ہو جاتا بعد اوس کے آنحضرت غار حرا مین کہ متصل مکہ معظمہ کے ہے تشریف فرما کے ہوتے تھے اور چند روز کے کھانے پینے کا اسباب ہمراہ لے کر تنہا اُس مکان مین تسبیح اور تہلیل حق تعالیٰ کرتے تھے اور جب کہ اسباب کھانے پینے کا تمام ہو جاتا تب پھر دولتخانے میں تشریف لاتے اور دو ایک روز دولتخانے میں تشریف رکھتے پھر اُس غار میں تشریف لے جاتے اسی طرح دس پندرہ بیس دن تشریف رکھتے غرض ایک مہینے سے کم رہتے اور کبھی ایک مہینا بھی رہتے ایک دن خلوت کے ایام میں اس غار سے باہر تشریف لائے طہارت کے واسطے پانی کے کنارے کھڑے تھے یکایک جبرئیل نے ندا کی یا محمد آنحضرت نے اوپر کی طرف نگاہ کی کسی کو نہ دیکھا پھر اسی طرح سے آواز دو تین بار آئی تب آنحضرت متحیر ہو کر داہنے بائیں طرف نگاہ کرنے لگے دیکھتے کیا ہیں کہ ایک شخص نورانی چہرہ مانند آفتاب کے روشن تاج نور کا سر پر رکھا ہوا اور لباس سبز پہنے ہوئے شکل آدمی کی سی نزدیک آنحضرت کے پہونچا اور کہا پڑھ اور بعضی روایت میں لکھا ہے کہ اس شخص کے ہاتھ میں ایک ٹکڑا حریر سبز کا تھا کہ اُس میں کچھ لکھا ہوا تھا آنحضرت کو دکھلایا اور کہا پڑھ آنحضرت نے فرمایا میں حرف کی صورت نہیں پہچانتا ہوں اور پڑھنے والا نہیں ہوں پھر جبرئیل نے کہا پڑھ اور آنحضرت کو پکڑا اور زور سے دبایا یہاں تک کہ دبانے سے آنحضرت کو سخت تکلیف ہوئی اور پسینہ بدن مبارک میں آگیا اور اسی طرح تین مرتبہ کیا اور کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ پانچ آیت تک اور اُن آیتوں کو یاد کر لیا اور بعضی روایت میں ہے کہ بعد تعلیم ان آیتوں کے جبرئیل نے پاؤں اپنا زمین پر مارا اُس سے ایک چشمہ پانی کا جاری ہوا اور آنحضرت کو طریق طہارت اور وضو استنجا کا سکھلایا اور رکعت نماز کی تعلیم کی اور سورہ فاتحہ سکھلائی کہ ہر نماز کے پہلے اُس کو پڑھا کرو اور بعد اس واقعہ کے آنحضرت ترسان و لرزان اپنے گھر پر آئے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو فرمایا کہ جلدی میرے بدن کے اوپر لحاف ڈال دو تاکہ لرزہ میرے بدن سے دفع ہو بعد موقوف ہونے لرزے کے حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے کیفیت پوچھی حضرت نے تمام ماجرا اُن کے آگے بیان کیا خدیجہؓ نے فرمایا کہ آپ ہرگز خوف نہ کیجیے اس واسطے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے صفات رحمت کی آپ پر ظاہر کی ہیں کیونکہ آپ مسافروں کے ساتھ سلوک اور مہمانوں کی ضیافت اور محتاجوں کے کام میں یاری اور ضعیفوں پر رحم اور اپنے اقرباؤں پر احسان کرتے ہیں اور راست گفتار اور امانتدار ہیں اور جب کوئی اس مرتبے میں خلق اللہ پر رحم کرے وہ مستحق رحمت الٰہی کا ہوتا ہے نہ لائق غضب کے

اور جو چیز خواب و بیداری مین آپ دیکھین مجھ سے بیان کیجیے اور ایک دن خدیجۃ الکبریٰؓ کے گھر مین رسول
خدا بیٹھے ہوے تھے اس مین جبرئیل آئے تب حضرت نے خدیجہ سے کہا کہ دیکھو جو شخص ہمارے پاس آئے
تھے وہ یہ ہین تب خدیجہؓ خود آنحضرت کی بغل مین آ بیٹھین اور کہا کہ آپ کو صورت اُن کی معلوم ہوتی ہے
حضرتؐ نے فرمایا ہان اب تک موجود ہین اور مین دیکھتا ہون تب خدیجہؓ نے سر اپنا برہنہ کیا اور حضرتؐ سے
کہا کہ اب آپ دیکھتے ہین آنحضرتؐ نے فرمایا نہین تب خدیجہؓ نے فرمایا کہ وہ فرشتہ ہے آپ کو خوشخبری دینے
آیا ہے اگر دیو ہوتا تو سر برہنہ سے شرم نہ کرتا غائب نہ ہوتا پس خدیجہؓ نے اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل
سے جو کہ دین حضرت عیسیٰؑ کا رکھتا تھا توریت اور انجیل سے خوب واقف تھا اور عبرانی زبان سے اُن کتابون
کا ترجمہ عربی زبان مین کرتا تھا پوچھا اے بھائی تم نے کسی کتاب مین نام جبرئیل کا پایا ہے اُس نے کہا
کہ تم کو اُس سے کیا کام ہے تب خدیجہؓ تمام احوال رسول خدا کا اُس سے بیان کیا اس نے کہا جبرئیل نام
ایک فرشتہ بڑا ہے وہ اللہ کی طرف سے پیغمبرون کے پاس وحی لاتے ہین ایسا کہ موسےؑ کے پاس بھی آتے
تھے اگر تم یہ سچ کہتی ہو تو وہ محمد عربی نبی ہے اُن کی صفت مین نے دیکھی ہے کتابون ہین وہ عرب نکلین گے
بھلا کہو تو جبرئیلؑ نے اون کو دعوت اسلام کے لئے فرمایا ہے یا نہین خدیجہ نے کہا کہ اُس نے حضرت کو
اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ سکھلایا ہے ورقہ بن نوفل نے کہا کہ اُن پر حکم دعوت اسلام کا ہوتا تو مین اوّل اسلام مین
داخل ہوتا پس ورقہ بن نوفل نے حضرت سے کہا کہ تم مت ڈرو دل مین اندیشہ مت کرو لیکن تمھاری قوم کے
لوگ مرتبہ اس نعمت کا نہین پہچانین گے اور تم کو ایذا پہونچائین گے یہان تک کہ تم کو اس شہر سے نکالینگے
خوب ہوتا کہ مین بھی اُس وقت زندہ رہتا تو تمھاری مدد دل وجان سے کرتا اور سعادت دارین حاصل کرتا پس
اُس کے چند روز بعد ورقہ بن نوفل نے رحلت کی اور آنحضرت نے اسکو خواب مین دیکھا کہ وہ جامۂ سفید
پہنے ہوئے ہے اور آنحضرت تعبیر اُس خواب کی لوگون سے بیان کی کہ یہ علامت بہشتی کی ہے اور بعد
اوس کے یہ سورہ نازل ہوا کہ یَآ اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ ترجمہ یعنی اے لحاف اوڑھنے والے کھڑے
ہو واسطے اداکرنے مراسم نبوّت کے اور ڈرا خلق اللہ کو عذاب الٰہی سے پس خواجۂ عالم نے لحاف اپنے بدن
سے نکال ڈالا اور اپنے بستر سے اُٹھے خدیجہ نے کہا اے حضرت کیون آپ سوتے نہین حضرت نے
فرمایا اے خدیجۃ الکبریٰؓ سونا میرا اب نہین ہوگا کیونکہ جبرئیل دوسری بار میرے پاس آئے اور وحی لائے
اور مجکو کہا کہ خلق اللہ کو خدا کی طرف بلا تا بت پرستی چھوڑین اور خدا کی عبادت کرین اب مین کس کو
کہون کون میرا کہنا مانے گا اور باور کرے گا خدیجہؓ نے کہا کہ پہلے مجکو ایمان کی راہ بتلاؤ مین ایمان لاؤن

تب حضرت نے خدیجہؓ کو تلقین کیا وہ اول ایمان لائین اور مسلمان ہوئین اور اُس وقت حضرت علے ابن ابی طالبؓ کی عمر سات برس کی تھی تمام دن رسول خدا کے پاس رہتے تھے جب دیکھا رسول خدا اور خدیجہؓ کو نماز پڑھتے کہنے لگے کہ آپ سب یہ کام کیا کرتے ہین کس کو پوجتے ہین پیغمبر خدا نے کہا کہ خدائے عز وجل کو ہم پوجتے ہین حضرت علیؓ نے کہا کونسا خدا ہے تمھارا حضرت نے فرمایا خدا میرا وہ ہے کہ جس کے دست قدرت مین تمام زمین و آسمان اور سارا جہان ہے اور اُس نے مجکو جملہ خلائق پر پیغمبر کیا تاکہ لوگون کو ایمان کی راہ بتلاؤن اور ہدایت کرون تم بھی اُس راہ پر آؤ باپ دادا کی راہ چھوڑ دو اُنھون نے کہا مین بے اجازت اپنے باپ کے کوئی کام آپ سے نہین کرتا ہون مین اپنے باپ سے پوچھون تب حضرت نے اُن کو کہا کہ خبردار یہ بات سوا چچا ابو طالب کے اور کوئی سننے نہ پائے تب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ خدیجہؓ کے گھر سے نکل آئے اور اپنے دل مین سوچا کہ جسکو حق تعالیٰ ایمان بخشے اور راہ نجات کی دیوے وہ کیون راہ دین اسلام سے پھرے اور اپنے باپ سے صلاح پوچھے پس یہ سمجھ کر دین سے پھرے اور رسول خدا کے پاس آکے ایمان لائے اور نماز پڑھی پس جب خدیجہؓ اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ دین اسلام سے مشرف ہوئے تو رسول خدا تمام رات آرام نہین فرماتے کہ یہ راز اور کسی پر ظاہر نہ ہوا ایک دن خاطر مبارک مین یون گذرا کہ ابو بکرؓ مرد معتمد اور بزرگ اور عقلمند ہین اور مجھ سے دوستی رکھتے ہین اُن سے جا کے یہ راز کہون اور صلاح کرون دیکھون وہ کیا بولتے ہین تب فجر کو ان کے پاس جانے کا قصد کیا ابو بکر صدیق بھی مرضی الٰہی سے اُسی شب کماس مین متردد ہو رہے تھے کہ بُت پرستی جو ہم اور ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہین اس مین کچھ فائدہ مقصود نہین دیکھتے ہین کیونکہ بتون سے نہ کچھ خیر ہے نہ کچھ شر کاش کے اگر کوئی ہوتا اور راہ ہدایت کی بتاتا تو اچھا ہوتا کہ مین اس آفت سے بچتا اور دل مین یون گذرا کہ محمدؐ امین برادر زادہ ابو طالب وہ مرد عاقل و دانا ہین ہم سے اُن سے جانی محبت ہے وہ بت پرستی نہین کرتے ہین صبح کو اُن کے پاس جایا چاہیئے کہ ہم کو راہ خدا بتا دین اور ہدایت کرین تب صبح کو نیند سے اُٹھ کے عزم کیا کہ پیغمبر خدا کے پاس جاوین اور رسول خدا نے بھی عزم کیا کہ ابو بکر صدیقؓ کے پاس جاوین اور اپنا راز بیان کرین اتفاقاً راہ مین دونون حضرات کی بایکدیگر ملاقات ہوئی اور خواجہ عالمؐ نے ابو بکر صدیق سے فرمایا مین آپ کے پاس آتا تھا کہ کچھ مشورت آپ سے کرون اور ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا حضرت سے کہ مین بھی آپ کے پاس آتا تھا کہ آپ کی خدمت سے مشرف ہون کچھ راہ دین کی آپ سے پوچھون تب رسولؐ خدا نے

فرمایا کہ کہو کیا بات ہے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ آپ فرماوین اوّل کیا بات ہے تب پیغمبر خدا نے
کیفیت نزول جبرئیل کی اور وحی لانا اُن کا خدا کے پاس سے اور حقیقت خواب کی سب ابوبکر صدیقؓ
سے بیان کی ابوبکر صدیقؓ نے حضرت سے عرض کیا کہ اللہ تعالےٰ نے ہم پر رحم کیا کہ آپ کو پیغمبر کرکے
ہمارے بیچ مین بھیجا ہے اے پیغمبر خدا مجکو ایمان کی راہ بتائیے تب پیغمبر خدا نے حضرت ابوبکر صدیقؓ
کو راہ بتائی ایمان سے وہ مشرف ہوئے وضو کیا اور نماز پڑھی حدیث مین آیا ہے رسول خدا نے
فرمایا کہ جس کو مین ایمان کی بات کہتا تھا وہ انکار کرتا تھا اِلّا ابوبکر صدیقؓ اور مروی ہے کہ پہلے
عورتون مین سے خدیجۃ الکبریٰؓ ایمان لائی تھین اور لڑکون مین سے حضرت علیؑ بن ابی طالب
ایمان لائے تھے اور غلامون مین سے پہلے حضرت بلال حبشیؓ ایمان لائے تھے اور آزاد کئے ہوئے
غلامون سے زیدؓ بن حارث ایمان لائے تھے اور یہ بہت بڑا مرتبہ سعادتمندی کا ہے کیونکہ یہ مرتبہ
اور کسی اصحابون کو میسر نہ ہوا اور بعد اوس کے حضرت عثمان غنیؓ اور حضرات طلحہؓ اور زبیرؓ اور عبدالرحمٰنؓ
بن عوف اور سعدؓ ابن ابی وقاص اور ابی عبیدہؓ بن الجراح اور عبد اللہ بن مسعود اور سعید بن زید
رضی اللہ عنہم اجمعین ایمان لائے ایسا کہ انتالیس آدمی ایمان لائے تھے لیکن دین اپنا
پوشیدہ رکھتے اور نماز مسجد مین پڑھتے تھے اور ایک دن کوہ حرا مین حضرت نے ابوطالب کی
دعوت کی اُنھون نے کہا کہ مین اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑون گا لیکن تم کو جو خدا نے فرمایا ہے
اس مین تم قائم رہو مین تمہارا پشت پناہ ہون کوئی تم کو ایذا نہ دے سکیگا اور ابوجہل کو جب خبر اسلام
کی پہونچی وہ مردود کہنے لگا کہ مین اگر ایسا جانتا کہ لوگ محمد پر ایمان لاوین گے تو مین اُس کا
سر پتھر سے کچلتا اور اگر محمدؐ مسجد مین سوا ہبل کے اور کسی کو سجدہ کرے گا تو سر اوس کا پتھر سے
مین ایسا کچلون گا کہ مغز اوس کا نکل پڑے گا خبر مین آیا ہے کہ کعبے کے بیچ مین کافرون نے تین
سو ساٹھ بُت رکھے تھے سب سے بڑا بت ہُبل تھا اور لات و منات دوسری جگہ مین تھے اور اہل
مکہ نے جب اسلام کی بات سُنی بہت ظلم اور بے ادبی آنحضرت سے کی اور اصحابون کو بہت ستایا
اور حضرت رسالتمآب کو بہت ایذا دی یہانتک کہ آنحضرت کو مع اہلبیت درمیان شعب کے
محاصرہ کیا اور محاصرے مین تین برس رہے پھر محاصرہ کفار سے باہر تشریف لائے اور ایک دن
آنحضرت سجدے مین مشغول تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے حضرت کے گلوے مبارک پر کپڑا باندھا
اور کھینچنے لگا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آکر چھڑایا اور ایک دن پیغمبر خدا بیٹھے تھے کہ ابوجہل لعین نے

آکے مٹی کی ٹوکری سر مبارک پر ڈال دی اور حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ مین نے ایک روز
رسول خدا سے پوچھا یا رسول اللہ کوئی دن جنگ احد سے تکلیف زیادہ ہوئی ہے کہ آپ کے دشمنون
نے دندان مبارک آپ کا شہید کیا تھا آنحضرت نے فرمایا کہ ایک دن مین جماعت کافرون کو
ہدایت کرتا تھا میری تصدیق نہ کرکے مجکو کئی انواع کی ایذادی اور ظلم کیا یہان تک کہ پانون کے
تلوے تک میرے خون سے تر ہوئے اس حالت مین مین نے درگاہ باری مین عرض کی جناب
باری سے ایک فرشتہ جو پہاڑون پر موکل ہے اوس نے مجکو آکر سلام کیا کہ آزردگی تمھاری موجب
ملال سب ملائکہ کا ہے آپ اگر مجکو حکم دیوین تو مین دونون پہاڑون کو جو گرد مکے کے ہین ملادون اور
تمام زمین مکے کی اُٹھالے جاؤن کہ نام ونشان اس کا نہ رہے سوا اس کے اور جو حکم ہو بجالاؤن تب
مین نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے رحمت واسطے عالمیان کے بھیجا ہے نہ واسطے ہلاک کرنے قوم
کے چنانچہ حقتعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ترجمہ نہین بھیجا ہم نے تم
کو اے محمدؐ مگر رحمت واسطے عالمیان کے مروی ہے کہ جب ترقی اسلام کی مکے کے کافرون نے
دیکھی عتبہ بن ربیعہ کو رسول خدا کے پاس بھیجا عتبہ نے حضرتؐ سے آکے عرض کی اے میرے
بھتیجے محمدؐ تو حسب ونسب مین سب سے عالی درجہ رکھتا ہے باوجود اس کے تو نے ایسا کام اختیار
کیا ہے کہ اس سے اپنے مان باپ کا کفر لازم آتا ہے اور آباؤ اجداد پر طعنہ ہوتا ہے اور لوگ
کہتے ہین کہ ایک کاہن قریش مین ظاہر ہوتا ہے اور ہم کو لوگ طعن کرتے ہین اگر بسبب شہوت کے
آپ یہ باتین کہتے ہین تو جس عورت کی آپ کو قریش مین سے خواہش ہو اس کے ساتھ نکاح کردون
اور اگر آپ کو مال لینا غرض ہے تو اتنا مال دون آپ کو کہ آپ تونگر ہوجائین اور آپ کو حاجت مال
کی نہ ہو اور اگر حاکمی چاہتے ہو تو ملک دون اور اگر خلل دماغ ہو تو طبیب حاذق مقرر کردون تب
آنحضرت نے فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ
اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ اتاری ہوئی بخشنے والے مہربان کی طرف سے کتاب
کہ جُداجُدا کی گئین آیتین اس کی قرآن عربی ہے واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین پھر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی قولہ تعالےٰ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ
صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ ترجمہ پس اگر وے مُنہ پھیرین پس کہہ تو مین نے خبر سُنادی تم کو عذاب آسمان
سے مانند عذاب عاد کے اور ثمود کے تب عتبہ نے کہا کہ آپ کو سوا اس کے اور کچھ یاد نہین آتا ہے ناچار

ہو کر عتبہ نے اپنی قوم سے کہا کہ مین نے ایک ایسا بڑا کلام محمد سے سُنا ہے کہ کبھی کسی سے نہین سنا اب صلاح یہ ہے کہ تم ان کو ایذا دینے مین کوشش نہ کرو اُن کو اپنے حال پر چھوڑ دو اگر اُن سے لڑنا چاہتے ہو تو بیفائدہ ہے کیونکہ اگر تم اُن پر غالب ہوگے تو کوئی چیز تمھارے ہاتھ نہ آوے گی اور اگر وہ تم پر غالب ہوا تو جو ملک تمھارا ہے سو اُس کا ہوگا پس عتبہ سے یہ سن کر مشرکون نے کہا شاید تجکو اُس نے جادو کیا ہے کہ تو اُس کی طرفداری کرتا ہے عتبہ نے کہا کہ جو میری عقل مین آیا سو مین نے تم کو سنا دیا آگے تم مختار ہو عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قریش کے حق مین کبھی رسول خدا نے بددعا نہین کی مگر ایک دن قریب مکہ معظمہ کے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ابوجہل لعین نے نجاست کی ٹوکری عتبہ بن ابی معیطہ کے ہاتھ سے حضرت رسول خدا کے مونڈھے مبارک پر حالت سجدے مین ڈلوا دی بعد فراغت نماز کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان ملعون کے حق مین دعائے بد فرمائی ابن مسعود قسم کھا کے کہتے ہین کہ مین نے اُن کفارون کو دیکھا بدر کی لڑائی مین بدحالت مین موئے لوگ اُن کو زمین سے کھینچ کر کوئین مین ڈالتے تھے روایت مین آیا ہے کہ جس وقت اُنتیس صحابہ مشرف بہ اسلام ہوئے تب حضرت ابوبکر صدیق نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے التماس کیا کہ یارسول اللہ کیون ہم اب اسلام کو چھپاوین بہتر ہے کہ باعلان عبادت اور دعوت اسلام کی کرین تب رسالتمآب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کہنے سے مسجد الحرام مین جا بیٹھے اور ابوبکر صدیقؓ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا تب عتبہ وغیرہ مشرکون نے حضرت ابوبکر کے بازوے مبارک پر سخت ضرب پہونچائی کہ اُس سے بیہوش ہوگئے اور بنی تیم آکر وہان سے اُٹھا کر گھر مین لائے اور ساری رات وہ بیقرار رہے جب تھوڑا سا ہوش ہوا تب رسول خدا کے پاس تشریف لائے رسول خدا نے پوچھا اے ابوبکرؓ تم نے بہت رنج و محنت اُٹھائی انھون نے عرض کی یارسول اللہ جو رضائے خدا اور رسول مقبول مجھپر گذرے مین اُس سے ناراض نہین ہون بلکہ راضی و صابر ہون اور راحت عقبیٰ جانتا ہون مگر عتبہ سے مجکو درد و رنج بہت پہونچا تمام اعضا مین میرے درد آگیا سب دشمن دین کے ہنستے ہین تب آنحضرت نے دست مبارک اپنا حضرت ابوبکرؓ کے تمام اعضا پر پھیرا اُسی وقت درد اور صدمے سے صحت پائی جناب رسالتمآب کی نبوت کے پانچوین برس عمر فاروقؓ بن خطاب ایمان لائے اور اُن کے سبب اسلام مین تقویت اور عزت زیادہ ہوئی حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ قوت اور شجاعت مین اور جوانمردی اور حشمت مین عرب کے درمیان مشہور و معروف تھے اور تمام عرب اون سے ڈرتے تھے جب حضرت امیر حمزہؓ ایمان لائے تب ابوجہل نے ولید بن مغیرہ اور ابوسفیان اور ابولہب

اور حضرت عمرؓ کے باپ وغیرہ سرداران قریش کو بلا کر کہا کہ اے قریش کے سردار و امیر حمزہؓ محمد پر ایمان لاکے کیا کیا بیہودہ باتین مزخرفات کرتا ہے ایسی کبھی کسی نے نہین کین اور نہ کسی نے سنی تب ابولہب نے کہا اے ابوالحکم میری بات سنو اوّل محمدؐ کا سر کاٹ لو بعدہٗ اُن کے یار دن کا تدارک ہوگا ابوجہل نے یہ بات سن کے کہا کہ قسم ہے مجکو لات اور عزیٰ کی جو کوئی محمد کا سر کاٹ لادے گا مین اوس کو ایک شتر کا بوجھ سونے اور چاندی کا اور دس غلام اور لونڈی اوس کو دونگا عمر بن خطاب نے کہا کہ یہ کام میرا ہے ولید بن مغیرہ نے کہا محمدؐ کی تائید مین سب بنی ہاشم ہین کیونکر یہ کام ہوگا تب عمر بن خطاب نے لات و عزیٰ کی قسم کھا کر کہا اگر بنی ہاشم اُن کی تائید مین آوین تو اُنکو جیتا نہ چھوڑونگا یہ کہکر تیغ حمائل کر کے چلے اتفاقًا اثنا ے راہ مین ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا اے عمرؓ کہان جاتے ہو کہا محمدؐ کا سر کاٹ لانے کو جاتا ہون اعرابی نے کہا اے عمرؓ حمزہؓ کے ہاتھ سے تو کیونکر خلاصی پاویگا وہ محمدؐ کے ساتھ ہے عمرؓ بولے اگر وہ محمدؐ کی تائید مین ہے تو اس کا بھی سر کاٹونگا پھر اعرابی بولا اے عمرؓ کل کی خبر تو رکھتا ہے بولا نہین کہا کہ تیری بہن فاطمہ اپنے خاوند زید کے ساتھ محمدؐ پر ایمان لائی ہے اور تیرا داماد سعید وہ بھی ایمان لایا ہے حضرت عمرؓ نے کہا اسلامیت ان کی کیونکر معلوم ہوگی کہا اگر کھانے کے وقت اپنے ساتھ بلاؤگے تو نہ آوینگے اسمین معلوم ہوجاے گا کہ ایمان لائے ہین پس حضرت عمرؓ یہ بات سن کے اپنی بہن کی طرف چلے راہ مین پھر ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اس نے کہا اے عمر تو کہان جاتا ہے بولے محمدؐ کا سر لانے کو اعرابی بولا بھلا ایک بات تو سن کہ یہ جو تیرے سامنے بکری ہے تو اس کو پکڑ تب معلوم ہوگی تیری شجاعت پس حضرت عمرؓ بکری کے پیچھے اس قدر دوڑے کہ تمام بدن مین پسینہ آگیا عاجز ہوگئے بکری نہ پکڑ سکے بہت شرمندہ ہوئے تب اعرابی نے کہا اے عمرؓ بکری کو تو نہ پکڑ سکا اور وہ محمدؐ شیر خدا ہے اُنکو تو پکڑے گا پس عمر وہان سے خجالت پاکے غصہ ہوکر اپنی بہن کی طرف چلے اور وہان جاکر یہ کہا کہ اے بہن مجکو بہت بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو لاؤ تب اون کی بہن نے جلدی سے کھانا تیار کر کے اُن کو لادیا اور عمرؓ نے کھانے کے وقت اپنی بہن کو دسترخوان پر بلایا اُس نے اُن کے ساتھ کھانے مین انکار کیا تب عمرؓ نے جانا کہ یہ مسلمان ہوئی پس اُس وقت غصے مین آکر بال اپنے بہن کے پکڑ کر چاہا کہ سر تن سے جدا کرین تب زیدؓ نے جو اُن کے شوہر تھے عمرؓ کے ہاتھ سے چھڑایا اور کچھ حیلہ کر کے غصہ اُن کا فرو کیا اور کھانا کھلادیا یہان تک کہ جب رات ہوئی حضرت عمرؓ سو گئے اور اُن کی بہن سورہ طٰہٰ پڑھنے لگین جب اس آیت پر پہونچین قولہ تعالےٰ

لَهُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ؕ ترجمہ اللہ کے واسطے ہے جو کچھ بیچ آسمانون اور زمین کے ہے اور جو دونون کے بیچ مین اور جو تحت الثریٰ مین ہے جب اس آیت کا مطلب عمرؓ کے کان مین پہونچا دل عمرؓ کا اسلام کی طرف مائل ہوا تب بچھونے سے اُٹھکر اپنی بہن فاطمہ کے پاس گئے اور کہا کہ کیا پڑھتی ہے بولی کلام اللہ جو محمدؐ پر نازل ہوا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ عمرؓ کے ڈر کے مارے اُس کاغذ کو جس پر کلام اللہ لکھا تھا تنور کے اندر ڈالدیا مگر خدا کے فضل سے نہ جلا عمرؓ نے کہا لاؤ اُس کاغذ کو مین بھی پڑھون تب فاطمہؓ نے کہا قولہ تعالےٰ اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ ترجمہ جو کوئی مشرک ہے وہ نجس ہے اور ناپاک اگر کلام اللہ تو پڑھا چاہتا ہے تو پاک صاف ہو کر باطہارت پڑھ کیونکہ اسکو چھونا بغیر پاکی کے درست نہین تب عمرؓ اُس وقت پاک صاف ہو کر باطہارت ہاتھ مین اس سورہ کو لیکر پڑھنے لگے اور اوس کے معانی دریافت کرکے رونے لگے اور اسلام کی طرف خواہش ہوئی پھر سور ہے جب فجر ہوئی ابوجہل وغیرہ مشرکون کی بات یاد پڑی تب تلوار حمائل کرکے بارادہ کار موعود کے روانہ ہوئے پھر اثنائے راہ مین ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اعرابی بولا اے عمرؓ تو کہان جاتا ہے کہا محمدؐ کا سر لانے کو بولا محمدؐ کہان ہے تو جانتا ہے وہ امیر حمزہ کے پاس ہے پھر وہان سے امیر حمزہؓ کی گھر کی طرف متوجہ ہوئے اُس وقت اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو رسولؐ خدا کے پاس بھیجا اور فرمایا اے جبرئیل رسول مقبول کو جاکے کہو عمرؓ تمھاری طرف آتا ہے تم اُس سے مت ڈرو اُس کو اسلام کی دعوت کرو جب وہ تمھارے پاس آوے نبوت کی قوت سے اُس کا پنجہ سخت پکڑو جب تک کہ ایمان نہ لاوے اور رسولؐ خدا کے پاس اُس وقت اُنتالیس۳۹ آدمی تھے عمرؓ امیر حمزہؓ کے دروازے پر آئے اور دستک دی رسولؐ خدا نے پوچھا تم کون ہو کہا مین عمر بیٹا خطاب کا ہون بمجرد استماع رسول خدا نے آکے دروازہ کھولدیا جب عمر نے سر اپنا دروازے کے بھیتر رکھا حسب تعلیم جبرئیل کے رسولؐ خدا نے نبوت قوت سے اُس وقت حضرت عمرؓ کا پنجہ پکڑکے ہلایا تکبیر پڑھ کے دعوت اسلام کی کی عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت ایمان لائے اور کہا یا رسول اللہ لعنت خدا کی اُس پر ہے جو در پے ایذا آپ کے رہے پس رسولؐ خدا نے کلمۂ شہادت عمرؓ کو تلقین کیا عمرؓ دین اسلام سے مشرف ہوئے اُس وقت رب جلیل کی جناب سے جبرئیل یہ آیت لائے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ترجمہ کہا حق تعالیٰ نے اے محمدؐ کفایت ہے تجھ کو اللہ اور اُن کو جتنے تجھ پر ایمان لائے کہتے ہین کہ

جب عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے اوس وقت عالم سفلی سے عالم ملکوت تک خوشی حاصل ہوئی اور
نبی صلعم کریم نے فرمایا اے عمرؓ تو جس جگہ کی خواہش کرے گا غالب ہوگا عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ
دعوت اسلام کی سب پر کیا چاہیے اور اصحابون کو فرمایئے کہ کوچہ و بازار مین جا کے دعوت اسلام
کی کرین اگر اس مین کوئی بات ناشایستہ کہے اُس کو پکڑ لاوین اور مین سب قریشون کو دعوت اسلام
کی کرتا ہون یہ سب کو کہہ کر خود نے ابوجہل کو کہا اے معشر قریش مین اسلام مین داخل ہوا حلقہ
محمدی مین پہونچا اب اگر کوئی ایذا دینے مین محمد کے کھڑا ہوگا تو اوس کو مین زندہ نہ چھوڑونگا اے ابو
جہل دین محمدی حق ہے اور دین تم سب کا باطل بت پرستی جھوٹھ ہے تب خطاب نے کہا اے
بیٹا تو دیوانہ ہوا ہے کہ محمدؐ کے جادو نے تجھ پر اثر کیا کہ ہمارے معبودون کی تکذیب کرتا ہے اب تجکو
مار ڈالونگا عمرؓ نے کہا اے باپ کفر کا کلام چھوڑ خدا و رسول پر ایمان لاؤ مسلمان ہو خطاب نے
ان باتون سے طیش مین آکر کہا کہ اے عمرؓ تو بیہودہ باتین جو کرتا ہے آج تیری شامت آئی ہے
موت قریب ہے کہ ایسی باتین کرتا ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شمشیر میان سے نکالی
یہ دیکھ کر ابوجہل بھاگا اور خطاب چاہتا تھا کہ بھاگے حضرت عمرؓ نے وہین کام اُس کا ایک وار
مین تمام کیا اپنے باپ کا سر کاٹ لیا جب یہ خبر لوگون مین پہونچی تب حضرت عمرؓ کے رعب سے
مکے کے گرد و نواح مین اور ملکون مین اور جابجا کفارون مین زلزلہ پڑگیا اور مسلمان سب مانند بہشتیون
کے خوشحال رہے جس دن یہ واقعہ ہوا اُس روز طائف اور مکے مین کوئی باقی نہ رہا کہ دعوت
اس تک نہ پہونچی ہو نماز اور اذان جابجا آشکارا ہوئی جماعت ہونے لگی اور حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ بھی ایمان لائے مسلمان ہوئے روایت مین آیا ہے بعد نبوت آنحضرت نے دس برس
دعوت اسلام کی اپنی قوم مین کی جب دیکھا وہ اسلام قبول نہین کرتے تب آنحضرت ناامید ہوکر واسطے
ہدایت قوم غیر کے مشغول ہوئے اور طائف کی طرف تشریف لے گئے وہان جا کے راہ خدا کی
ہدایت کرنے لگے وہان کے سردار تین آدمی تھے کوئی ایمان نہ لائے اور حضرت رسالت پناہ کے
ساتھ بدسلوکی کی اپنے شہر سے نکالدیا پس آنحضرتؐ بازار عکاظہ مین تشریف لائے اور اثنائے
راہ مین مقام نخلہ مین منزل کی جب رات ہوئی اپنے یارون کو لے کے نماز مین مشغول ہوئے قرارت
جہر سے پڑھنے لگے اس عرصے مین نو شخص قوم جن جو شہر نصیبین سے کہ وہ فرقہ بنو شیصان سے کہ
عمدہ ترین قبائل جنون مین سے ہین رسول خدا کے پاس اُس جگہ مین گذر کیا اور سیر کرتا ان جنون

کا اس واسطے تھا کہ جب رسالتمآب دنیا مین آئے تب جنون کا آسمان پر جانا موقوف ہوا جب اوپر
جانے کا قصد کرتے آسمان سے شعلۂ آتش اُن پر گرنا شروع ہوتا اس واسطے سب جنون نے اکھٹے
ہوکر یہ صلاح کی کہ دیکھو تلاش کرو مشرق سے مغرب تک دنیا مین کون شخص پیدا ہوا ہے کہ اس کے
سبب سے ہم سب کا آسمان پر جانا موقوف ہوا تا کہ اُس کا تدارک ہم بخوبی کرین اس واسطے جنات
سب تہامہ کی طرف چلے اثنائے راہ مین مقام نخلہ مین پہونچ کے قرآن شریف کا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی زبان مبارک سے پڑھنا سُن کے یقین کامل ہوا کہ کلام الٰہی یہی ہے اور یہی
سبب ہے ہم سب کے آسمان پر نہ جانے کا تا کہ کوئی اس کلام کو چرا کر نہ لیجاوے اور بے محل نہ
پہونچاوے بعد اوس کے قراءت تمام قرآن کی سُن کے جنات حضرت پر اور قرآن مجید پر ایمان لائے
تب حضرت نے حکم کیا تم سب اپنی قوم کو جا کے اس کی خبر کرو تب اُنھون نے اپنی قوم جنات کو
جا کے اُس کی خبر کی تب جنون مین سے وہ جن کہ نام اُن کا زوبعہ اور عمودہ جو اُن کے سردار تھے
اور ساتھ اُن کے نوئے جنات شہر نصیبین سے اور شہر نینوان سے گروہ گروہ روانہ ہوئے رسول
خدا کے دیکھنے کو اور قرآن شریف سننے کے لئے اس مین رسول خدا سے سابق جنون نے آکے عرض
کیا کہ جناب آپ کو دیکھنے کے لئے کلام الٰہی سننے کے لئے سب منتظر فرمان واجب الاذعان ہین
جس وقت اور جس مکان مین حکم ہو تو وے سب حاضر ہون تب جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ شہر
کے باہر شب کے وقت شعب الحجون کی نواحی مین کہ متصل مکہ معظمہ کے ہے جمع ہون تا کہ اہل شہر
کو ڈر اور ہیبت نہ ہو تب رسول خدا بعد نماز عشا کے عبد اللہ بن مسعودؓ کو ہمراہ لے کر وہان جا کر دیکھتے
ہین کہ تمام جنات نے مارے شوق کے حضرت کے دیکھنے کو ہجوم کیا ہے پس عبد اللہ بن مسعود کو
باہر شعب الحجون کے کھڑے ہونے کو فرمایا اور ایک دائرہ ہر طرف عبد اللہ بن مسعود کے کھینچ کے آنحضرت
نے فرمایا خبردار اس دائرے سے باہر مت جائیو شاید جنات تم کو تکلیف دیوین پس عبد اللہ بن مسعود
اس دائرے کے اندر رہے اور دیکھتے تھے کہ تمام جنات کی شکل مثل وحوش کے مختلف ہے ان مین کسی
کی شکل مثل گدھ کے اور کسی کی شکل مثل گروہ جٹ کے جو متصل بصرہ کے ہین اور کسی کا سر اور
پاؤن ننگا ستر عورت ایک کپڑے سفید سے چھپا اور بدن کا رنگ سیاہ اور بعضے اون کے اور دوسری
شکل پر ہین وے سب رسول خدا پر ہجوم لا کر صبح تک حاضر رہے اور نبیؐ صاحب تمام رات اُن کی
تعلیم و تلقین روزہ نماز طہارت وغیرہ احکام مین مشغول رہے اور جنون نے حضرت سے عرض کی کہ

یا حضرت ہم سب کو بطور تبرک کے کچھ توشہ عنایت ہو حضرت نے فرمایا کہ توشہ تم سبھون کو ہم نے ایسا دیا کہ نسل بعد نسل کے ہمیشہ کام آوے گا اونھون نے کہا اے حضرت وہ کیا چیز ہے فرمایا کہ جس جگہ ہڈی یا مینگنی اونٹ یا بکری کی یا گوبر گائے بھینس کا گرا ہوا پاؤ گے وہی تمھارا توشہ ہے اور اب جو چیز تم سب کھاتے ہو اُس سے بہتر شیرینی اور لذت اس مین ملے گی اور یہ لذت میری دعا سے ہے اور بعضی روایت مین کوئلہ بھی آیا ہے پھر جنّات نے عرض کی یا رسول اللہ تمام آدمی اون چیزون پر نجاست گراتے ہین اور اوس کو خراب کرتے ہین حضرت نے فرمایا مین لوگوں کو منع کرونگا کہ ان چیزون پر نجاست نہ ڈالین اور خراب نہ کرین اور بھی سنئے استنجا کرنا ہڈی اور خشک گوبر سے اور مینگنی سے اور کوئلے سے حضرتؐ نے منع فرمایا اور اُسی ایام مین جنون نے آپس مین ایک دوسرے کا خون کر ڈالا آنحضرت نے مطابق حکم الٰہی کے انصاف کیا اور اُس مین سب راضی ہو کر اپنے وطن کو چلے گئے پھر اسی طرح جنّات دوسری مرتبہ کوہ حرا مین جمع ہوئے سب جزائر مین سے آئے تھے اور اوس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا تشریف فرما ہوئے اور تمام رات وہان رہے صبح کے وقت صحابہ رضؓ نے آگ کی نشانی اور دوسرے اسباب جو جن چھوڑ گئے تھے پائے اور یہ سب صحیح مسلم سے فقیر نے لکھا ہے

بیانِ معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

روایت مین آیا ہے کہ رسول خدا کی عمر جب پچاس برس اور تین مہینے کو پہونچی تب آن حضرتؐ کو معراج ہوئی اور شب معراج مین چوتھی مرتبہ آنحضرت کا سینہ مبارک چاک کیا تاکہ دل مبارک مین قوت آجاوے واسطے سیر کرنے عالم ملکوت اور دیکھنے تجلیات الٰہی کے اور ستائیسوین تاریخ رجب مین درگاہ الٰہی سے جبرئیل کو حکم ہوا کہ رضوان کو کہو کہ بہشت کی آرایش و حورون اور غلمانون کو کہو کہ وے اپنے تئین زیب و زینت سے آراستہ کرین اور ملائکہ کو کہو قبرون مین عذاب کرنے والے ہین آج کی شب عذاب قبر سے ہاتھ اُٹھاوین اور مالک کو کہو کہ دوزخ کی آگ بجھادے پس جبرئیل نے حکم پروردگار کا رضوان کو اور غلمانون اور حورون کو اور ملائکہ عذاب کو اور مالک کو پہونچایا اور رسولؐ خدا نے فرمایا کہ مین درمیان حطیم کے سو رہا تھا کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام نے آکے مجکو اُٹھایا اور سینے سے ناف تک چیر کر دل میرا نکالا اور ایک سونے کے طشت مین آب زمزم سے اُس کو دھو کے

ایمان اور حکمت سے بھرا پھر اسکو اسی مقام پر رکھ دیا اور روایت ہے کہ جبرئیل کو جناب باری سے حکم ہوا
کہ اے جبرئیل مرغزار بہشت سے براق اور ستر ہزار فرشتے لے کر مکہ مین جاؤ اور میرے حبیب قریشی کو میری
درگاہ معالی مین پہونچاؤ جبرئیل بموجب ارشاد جناب باری کے براق اور ستر ہزار فرشتے لے کر حضرت
اُم ہانیؓ کے گھر مین خواہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نخبین پہونچے رسول خدا فرماتے ہین کہ اس شب کو
اُم ہانیؓ کے گھر مین بعد نماز عشا کے سو رہا تھا کہ جبرئیل نے آکے مجکو نیند سے اٹھایا مین نے دیکھا کہ
جبرئیل اور میکائیل دونون میرے سرہانے بیٹھے ہین اور مجکو کہا کہ اے حبیب مقبول اُٹھو آج کی
شب آپ کی معراج ہے تب مین اُٹھا تو آب زمزم کے کوئین کے پاس لے جاکے مجکو آب زمزم سے
وضو کروایا اور دو رکعت نماز پڑھوا کر مسجد کے دروازے پر لائے تو وہان ایک براق کھڑا ہوا مین نے دیکھا
ایسا کہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا اور منہ اُس کا مانند آدمی کے تھا اور چوتڑ اس کے مانند گھوڑے کے اور
پانؤن اُس کے مانند شتر کے اور سینہ اُس کا مانند شیر کے اور دونون پر اُس کے مانند پرندون کے اور
زین اور لگام اس کی یاقوت اور مروارید سے مرصع جڑاؤ تھی پس سوار ہونے مین مین نے ذرا تامل کیا اُسی
وقت حکم الہٰی پہونچا اے جبرئیل میرے حبیب سے پوچھو کہ توقف کرنے کا کیا سبب ہے تب رسول خدا نے
فرمایا اے جبرئیل آج مجکو حق تعالیٰ نے سرفراز کیا اور میری سواری کو براق بھیجا لیکن مین اس اندیشے
مین ہون کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ ننگے بھوکے پیاسے گناہون کے بوجھ گردن پر رکھے
ہوئے قبرون سے باہر نکلین گے اور پچاس ہزار برس کی راہ قیامت کی آگے رکھی ہے اور تیس ہزار
برس کی راہ پل صراط کی دوزخ پر کھینچی ہے کیونکر طے کر کے منزل مقصود مین پہونچین گے جناب باری
سے حکم آیا حبیبؐ میرے کچھ غم نہ کیجیے جس طرح مین نے آج تمھارے لئے براق بھیجا ہے اسی طرح تمھاری
امت کے واسطے بھیجون گا سب کو براق پر سوار کر کے پل صراط سے پار اتارون گا اور تیس ہزار برس
کی راہ ایک پل مین طے کروا کے پہونچاؤن گا جب یہ حکم ہوا تب رسولؐ خدا براق پر سوار ہونے لگے اور
براق کودنے پھاندنے لگا جبرئیل نے براق کو کہا کہ اے براق تو نہین جانتا ہے کہ یہ پیغمبر آخر الزمان
ہین براق نے کہا سچ ہے مین جانتا ہون لیکن میری ایک التماس ہے بشرطیکہ قبول ہو فرمایا بیان
کر تب براق نے عرض کی حق تعالے نے بہت سے براق میرے سوا اور بھی پیدا کئے ہین اور وے
سب داغ محمدیؐ رکھتے ہین غرض میری یہ ہے کہ قیامت کے دن بھی آن حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم میری پشت پر سوار ہووین تاکہ سب براقون پر مجکو فخر ہوئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے وعدہ فرمایا تب براق نے فخر سے اپنی پیٹھ رسول خدا کے سامنے حاضر کی تب آنحضرت براق پر سوار ہوئے اور داہنے بائیں جبرئیل اور میکائیل مع ستر ہزار فرشتے رکاب میں حاضر تھے مکہ معظمہ اور آب زمزم اور مقام ابراہیم کے پاس جا کے ایک لحظے میں بیت المقدس میں پہونچے کہتے ہیں کہ اثنائے راہ میں ایک آواز داہنے اور بائیں طرف سے سنی کہ اے محمدؐ کھڑے ہو تم سے کچھ سوال کروں گا میں نے اُس آواز کا کچھ خیال نہ کیا وہاں سے آگے بڑھا پھر دیکھا ایک بڑھیا کو کہ اپنے تئیں زیورات اور لباس سے آراستہ کر کر خوب صورت بن کے سامنے میرے آ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی اے محمدؐ میری طرف دیکھو سو میں نے نہیں دیکھا اور آگے بڑھا اور جبرئیلؑ سے میں نے پوچھا وہ آواز داہنی اور بائیں طرف سے کیسی آئی تھی اور بڑھیا سنگار کئے کون کھڑی تھی جبرئیل نے کہا کہ آواز داہنی طرف یہود یوں کی تھی اگر آپ جواب دیتے تو اُمت آپ کی یہود ہو جاتی اور بائیں طرف کی آواز نصرانیوں کی تھی اگر آپ جواب دیتے تو سب اُمت آپ کی نصرانی ہوتی اور وہ بڑھیا سنگار والی دنیا تھی اگر آپ اُس کی طرف دیکھتے تو تمام اُمت آپ کی غلبۂ دنیا میں ہلاک ہو جاتی بعد اُس کے تین پیالے ایک شہد اور دوسرا شراب اور تیسرا دودھ سے بھرا ہوا تھا میرے سامنے لائے میں دودھ سب پی گیا جبرئیل نے فرمایا خوب کیا جو آپ نے دودھ پیا کیونکہ اُس دودھ سے مراد دین اسلام ہے اور وہاں سے جب دوسرے مقام میں گئے جبرئیلؑ نے کہا اس جگہ آپ دو رکعت نماز پڑھئے کیونکہ یہ جگہ طور سینا ہے کہ حق تعالےٰ نے اس جگہ میں موسیٰ کے ساتھ باتیں کی تھیں تب میں نے وہاں اُتر کے دوگانہ نماز پڑھ لی پھر وہاں سے براق پر سوار ہو کر آگے چلا تو ایک جگہ اور نظر آئی پھر جبرئیلؑ نے کہا کہ یہاں بھی دو رکعت نماز پڑھئے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس جگہ میں پیدا ہوئے ہیں پھر وہاں سے میں بیت المقدس میں گیا اور تمامی ملائکہ نے آسمان سے نیچے اُتر کر کہا السلام علیکم یا نبی الاول والآخر اور کہا قولہ تعالےٰ سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِيْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ ترجمہ بہت پاک ہے وہ جو لے گیا اپنے بندے کو ایک رات مسجد الحرام سے طرف مسجد اقصےٰ کے وہ جو برکت دی ہم نے گرد اس کے اور بعد اس کے جب مسجد اقصےٰ کے اندر گئے تمام انبیاء آ کر وہاں جمع ہوئے اور کہا السلام علیکم یا نبی الاول والآخر پھر تمام نبیوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی اور ان کی امامت کی اور سب انبیاء مقتدی ہوئے کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ سے بیت المقدس تین مہینے کی راہ ہے رسولؐ خدا دو قدم میں پہونچے اور جب آنحضرتؐ

مسجد سے نکلے ایک پتھر سامنے بیت المقدس کے تھا اُس پر حضرت کا قدم مبارک پڑا اُس پتھر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو
اس جگہ میں ستر ہزار برس ہوئے کسی کا قدم مجھ پر نہیں پڑا لیکن اسوقت آپ کا قدم مبارک پڑا میں چاہتا ہوں کہ
بار دیگر کسی کا قدم مجھ پر نہ پڑے آپ میرے حق میں دعا کیجئے کہ میں ہوا پر معلق رہوں قیامت تک تب آنحضرت نے
جناب باری میں دعا کی وہ دعا مستجاب ہوئی اب تک وہ پتھر ہوا پر معلق ہے اس جگہ پر پھر وہاں سے عجائب وغرائب
دیکھتے ہوئے براق پر سوار ہو کر اول آسمان کے در پر جا پہنچے جبرئیل نے دروازے پر دستک دی فرشتوں نے
پوچھا تم کون ہو بولے میں جبرئیلؑ ہوں اور یہ محمدؐ پیغمبر آخر الزمان ہیں تب فرشتوں نے کہا مرحبا یا رسول اللہ
اور دروازہ کھولا اور درمیان آسمان کے داخل ہوئے اور اسمعیلؑ وہاں کے فرشتوں کا سردار تھا سب
ملائکہ کو لے کے ہم سے آکے معانقہ کیا پھر جب وہاں سے آگے بڑھے آدمؑ باغ رضوان سے میرے
استقبال کو آئے اور کہا کہ مرحبا یا بنی ابن الصالح پھر وہاں سے آگے بڑھے دیکھا کہ ایک مرغ سفید
عظیم الشان ہے جسم اس کا سواے حق تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا ہے اور ایک پاؤں اس کا عرش تک
اور دوسرا پاؤں تحت الثریٰ تک ہے اور ایک بازو اس کا مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے
اور سر اس کا یاقوت سے بنا اور پر اُس کے نور سے اور غذا اُس کی خدا کی حمد وثنا ہے جبرئیل سے
میں نے پوچھا یہ کون مرغ ہے کہا یہ مرغ نہیں ایک فرشتہ بصورت مرغ کے ہے جب رات آخر ہوتی ہے
تب اُس وقت یہ اپنے پروں کو جھاڑتا ہے اور تسبیح اُس کی یہ ہے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ
الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ اور اُس کی تسبیح کی آواز سے دنیا کے مرغ بیدار ہوتے
ہیں اپنے پروں کو جھاڑتے ہیں آواز دیتے ہیں پھر وہاں سے آگے بڑھے دیکھا ایک فرشتہ آدھا جسم
اُس کا آگ سے اور آدھا برف کا ہے نہ آگ برف کو جلاوے نہ برف آگ کو بجھا دے اور وہ تسبیح پڑھتا
ہے اور داہنے بائیں اُس کے بہت فرشتے کھڑے ہیں میں نے پوچھا جبرئیل سے کہ یہ کون فرشتہ ہے
وہ بولے حضر رعد ہے یہ دنیا میں پانی اور برف برساتا ہے یہی اس کا کام ہے پھر وہاں سے گذر کر لب
دریا گیا اور وہاں سے پھر آگے بڑھ کے دیکھا لوگ کچھ زراعت کرتے ہیں اُسی وقت بوتے ہیں اور اُسی
وقت زراعت تیار ہوتی ہے اور اُسی وقت کاٹتے ہیں اور ایک دانے کے بدلے سات سو دانے
اُٹھاتے ہیں پھر جبرئیل سے میں نے پوچھا کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے کوشش اور محنت خدا
کی راہ میں کی ہے اور لوگوں کی خدمت محض خدا کے واسطے کرتے تھے حاجت محتاجوں کی بر لاتے
تھے دل اور زبان سے ہاتھ اور مال سے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اُن کی روزی میں برکت دی

ہے بعد اس کے دیکھا کہ چند فرشتے آدمیون کا سر پتھرون سے کوٹتے ہین پھر وہ درست ہوجاتا ہے پھر کوٹتے ہین دم بدم اسی طرح ہوتا ہے مین نے پوچھا جبرئیل یہ کون لوگ ہین کہا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ وے تارک جماعت اور پنجگانہ نماز پڑھنے سُستی کرتے تھے اور نماز وقت پر ادا نہین کرتے تھے بعد اس کے ایک گروہ دیکھا کہ فرشتے سب مانند چارپایون کے اُن کو ہانکتے ہوے دوزخ کے اندر لے جاتے ہین نہایت گرسنگی اور تشنگی ہین کانٹے ضریع کے اور سنگ ان کو کھلاتے ہین مین نے پوچھا یہ کون ہین کہا جبرئیل نے کہ یہ وہ لوگ ہین کہ ان سبھون نے زکوٰت مال اور صدقہ فطر اور قربانی ادا نہین کی تھی اور حق دار فقیر محتاجون کو نہین دیا اور اُن پر رحم نہین کیا پھر آگے بڑھ کے دیکھا کہ مرد اور عورتین ہین کہ اُن کے آگے نعمتین طرح طرح کی رکھی ہوئی ہین اور دوسری طرف گوشت مُردار اور نجس ہے اور وے سب نعمتین چھوڑکر گوشت مُردار اور نجس کھاتے ہین اور نعمت پاکیزہ کی طرف نہین دیکھتے ہین اُنھین دیکھ کے متحیر ہوا جبرئیل سے پوچھا کہا کہ یہ سب جورو اور خصم ہین مرد اپنی جورو کو چھوڑکر اور عورتین اپنے شوہر کو چھوڑکر حرامکاری اور بیحیائی کا کام کرتے تھے اور کسب حلال سے نہین کھاتے تھے چوری اور دغابازی اور فریب سے کھاتے تھے اور ایک گروہ کو دیکھا اُن کو آگ کی سولی پر چڑھایا ہے وہ سب چلا رہے ہین جبرئیل سے پوچھا بولے یہ حال ان سبھون کا ہے کہ بر سر بازار راہ مین بیٹھکر لوگون پر ہنستے تھے اور لباس اور شکل پر طعن اور تشنیع کرتے تھے اور لوگون کے ہنسانے کے واسطے نام خراب نے کر پکارتے تھے اور ایک گروہ کو دیکھا اُن کی گردن پر اس قدر بوجھ رکھا ہے کہ گردن پھر نہین سکتی اور اس پر بوجھ زیادہ کیا جاتا ہے جبرئیل نے کہا کہ ان لوگون نے امانت مین خیانت کی تھی اور حق لوگون کا ان کی گردن پر ہے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ اُن کو انھین کے بدن کا گوشت کاٹ کاٹ کے کھلاتے ہین جبرئیل نے کہا یہ حال مسلمان بھائی کی غیبت اور شکوہ اور عیب کرنے والون کا ہے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ آگ کی مقراض سے ہونٹ اور زبان اُن کی کاٹتے ہین کہا جبرئیل نے یہ سب بسبب طمع دنیا کے بادشاہون اور امیرون اور دولت مندون کی خوشامد کے واسطے جھوٹی بات کہا کرتے تھے اور یہ سب واعظ تھے دوسرون کو حق بات کی نصیحت کرتے تھے اور آپ عمل نہین کرتے تھے بدعمل کرنے کے مرتکب ہوتے تھے پھر چند آدمیون کو دیکھا کہ منہ اُن کے سیاہ اور چشم ان کی نیلی اور نیچے کا ہونٹ پاؤن پر اور اوپر کا ہونٹ سر پر اور لہو اور پیپ اور نجاست اُن کے منہ سے بہتی ہے اور گدھون کی طرح چلاتے ہین جبرئیلؑ نے کہا یہ حال نشہ پینے والون کا ہے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ زبان اُن کی نیچے کی طرف بہت کھینچ

گرنکالی ہے اور شکل اُن کی مانند سور کے ہے عذاب آگ مین گرفتار ہین جبرئیلؑ نے کہا یہ حال جھوٹی گواہی دینے والون کا ہے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ پیٹ ان کا پھولا ہوا مانند گنبد کے اور رنگ ان کا زرد اور ہاتھ پاؤن مین آتشی زنجیرین اور گردنون مین طوق آتشی ہے اور سانپ بچھو پیٹ کے اندر سے نظر آتے ہین جب اُٹھنے کا ارادہ کرتے ہین پیٹ کے بوجھ سے گرپڑتے ہین اور آتش کے اندر جلتے ہین جبرئیل نے کہا کہ یہ حال سوّد اور رشوت خوردن کا ہے اور ایک گروہ عورتون کا دیکھا اُن کے رُو سیاہ اور آنکھین نیلی اور آتشی کپڑے پہنے ہوئے ہین فرشتے اُن کو آگ کے گرزون سے مارتے ہین اور وہ مانند کتیون کے چلاتی ہین جبرئیلؑ نے کہا کہ وہ عورتین ہین کہ جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی تھیں اور اپنے خاوند کو ناخوش رکھتی تھین اور بے حکم اپنے شوہر کے اِدھر اُدھر پھرتی تھیں اور اللہ تعالےٰ اور رسول کے حکم مطابق کام نہین کرتی تھین اور ایک گروہ کو دیکھا کہ اُلٹے ہوا مین لٹکے ہوئے ہین اور فرشتے بدشکل آگ کے گرزون سے اُن کو مارتے ہین جبرئیل نے کہا یہ حال منافقون کا ہے اور ایک فرقے کو دیکھا کہ آگ کے جنگل مین قید ہے اور آگ ان کو سخت جلاتی ہے تمام بدن مین ان کے زخم مانند جذام کے ہین جبرئیل نے کہا کہ اِن سبھون نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی ہے اور کھانے پینے اور رہنے کے مکان کے واسطے ان کو تکلیف دی اور ماں باپ سے بے ادبی کرتے تھے ناشایستہ گفتگو کرتے تھے اور پھر وہان سے آگے بڑھ کے ایک میدان بہت بڑا دیکھا کہ اس سے مشک وعنبر کی خوشبو اور ساتھ اُس کے ایک آواز آتی تھی اس مضمون کی یاالٰہی جو وعدہ تو نے مجھ سے کیا ہے پورا کر جبرئیل سے مین نے پوچھا کہ یہ بوئے خوش اور آواز کہان سے آتی ہے فرمایا یہ خوشبو اور آواز بہشت کی ہے نعمتیں اور میوے رنگ برنگ کے اور مکان سونے چاندی اور یاقوت اور مروارید وغیرہ سے اللہ تیار کر رکھے ہین اور اس کی آواز کے جواب مین حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص خدا اور رسُول پر ایمان لاوے گا اور قرآن و حدیث کے موافق چلے گا اور شرک و بدعت سے دور رہے اس شخص کو تجھ مین داخل کرون گا اور بہشت کہتی ہے یاالٰہی مین راضی ہون بعد اس کے ایک میدان مین گھسے اس مین سے بدبو اور آواز کریہ کی آئی جبرئیل سے پوچھا انھون نے کہا یہ بدبو دوزخ کی ہے اور وہ آواز زنجیر اور طوق اور سانپ اور بچھو وغیرہ کی ہے اور دوزخ فریاد کرتی ہے یاالٰہی وعدہ میرا پورا کر جناب باری سے حکم ہوتا ہے کہ جو شخص شرک اور کفر اور بدعت کرے گا اور میری پرستش نہ کرے گا اور میرے رسولؐ کی تکذیب کرے گا اس کو تیرے حوالے کرون گا اور دوزخ کہتی ہے یاالٰہی مین راضی ہون پھر وہان سے

دوسرے آسمان کے دروازے پر گئے اور دروازے پر دستک دی ملائکہ نے پوچھا تم کون ہو کہا کہ مین جبریل ہون اور یہ محمد حبیب اللہ ہین اس وقت فرشتون نے دروازہ کھولا اور تعظیم وتکریم سے مجھ کو لے گئے اور فرشتون کا سردار مہتر قابیل ہے اس نے سلام علیکم کہا اور مجھ سے آکے معانقہ کیا اور سب فرشتون نے سلام علیکم کہا معانقہ کیا اور کہا کہ مرحبا یا رسول اللہ آپ سے آسمان روشن ہوا پھر وہان سے آگے بڑھے تو یحییٰ پیغمبر اور عیسیٰؑ روح اللہ آکر بہ تعظیم تمام کہنے لگے مرحبا یا اخ الصالح ونبی الصالح پھر وہان سے آگے بڑھ کے دیکھا تو ایک فرشتہ مہیب شکل ہے اور اُس کے ستر ہزار سر ہین اور ہر سر مین ستر ہزار منہ اور ہر منہ مین ستر ہزار زبان یہ دیکھ کے مین نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون ہے کہا کہ یہ مہتر قاسم ہے کہ اُس کے ہاتھ مین تمام مخلوقات کی روزی حق تعالیٰ نے سپرد کی ہے ہر روز ہر وقت جسقدر اللہ تعالےٰ نے اندازہ کیا ہے اُسی قدر لوگون کو پہونچاتا ہے پھر وہان سے تیسرے آسمان کے دروازے پر پہونچے وہان مہتر مایئل سب فرشتون کے سردار ہین انھون آکر السلام علیکم مرحبا یا رسول اللہ کہہ کر معانقہ کیا پھر وہان سے آگے بڑھے یوسفؑ نے آکے مجھ سے ملاقات کی اور کہا مرحبا یا نبی الصالح پھر وہان سے چوتھے آسمان پر پہنچے سردار فرشتون کے اس دروازے مین مہتر معطائیل ہین اُنھون نے آکے مجھ سے معانقہ کیا پھر وہان سے آگے بڑھے ادریس سے ملاقات ہوئی اور انھون نے کہا مرحبا یا نبی الصالح پھر جب وہان سے آگے بڑھے دیکھا کہ ایک فرشتہ ہیبت ناک ہے اور ہر طرف اس کے فرشتے سب کھڑے ہین اور چار منہ اُن کے تھے اور داہنا ہاتھ اُن کا مغرب مین اور بایان ہاتھ ان کا مشرق مین ہے اور آسمان و زمین اُن کے دونون پانون کے ٹخنون پر ہین اور سامنے ان کے لیے ایک تخت عظیم ہے جبریل علیہ السلام سے مین نے پوچھا یہ شخص کون ہے کہا یا رسول اللہ یہ مہتر عزرائیل ہین تب مین اُن کے سامنے گیا اور کہا السلام علیکم یا ملک الموت جواب سلام کا میرے نہ دیا اسوقت حکم ہوا اے عزرائیل جواب سلام کا میرے حبیب کو دے اور جو کچھ تجھ سے پوچھے جواب اُس کا بخوبی دے اُسوقت عزرائیل نے سر اُٹھا کے کہا وعلیک السلام یا حبیب اللہ اور معانقہ کیا اور تعظیم وتکریم سے نزدیک اپنے بٹھایا اور کہا یا رسول اللہ جب سے مجھے اللہ نے پیدا کیا ہے تب سے بہت کام خلق اللہ کے مجھے سپرد کیے ہین ایک لحظے کی فرصت مجکو نہین کہ کسی سے بات کرون آج مجھ پر حکم اللہ کا ہوا اس واسطے آپ سے بات کرتا ہون مین نے کہا اے عزرائیل روحون کو کس طرح قبض کرتے ہو اُنھون نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے یہ جو درخت ہے

اُس کے پتّون کے شمار کے موافق خلائق ہین اور ہر ایک خلق اللہ کا نام اُس پتّے پر لکھا ہوا ہے جب
موت قریب ہوتی ہے چالیس روز آگے رنگ اُس پتّے کا زرد ہوجاتا ہے اور موت کے روز پتا گرتا
ہے اور اُسی پتّے پر نگاہ رکھتا ہون اگر وہ بندہ اہل رحمت مین سے ہے تو داہنی طرف کے
ملائکۂ رحمت کو بھیجتا ہوں اور اگر وہ بندہ لعنتی مین سے ہے تو بائین طرف کے ملائکۂ عذاب کو بھیجتا
ہون پھر مین نے پوچھا اے عزرائیل حقیقت روح کی بیان کر وہ کیا چیز ہے اُنھون نے کہا یا
رسول اللہ مین نہین جانتا ہون کہ روح کیا چیز ہے لیکن وقت قبض کے ایک بوجھ سا میری
ہتھیلی پر معلوم ہوتا ہے پھر پوچھا مین نے کہ تمھارے چار منہ ہونے کی کیا وجہ ہے کہا یا رسول اللہ
سامنے کا منہ جو نور سے ہے اس سے مومنون کی ارواح قبض کرتا ہون اور داہنی طرف کا منہ جو غصّے
سے ہے اس سے جان گنہگارون کی قبض کرتا ہون اور بائین طرف کا منہ جو قہر سے ہے اُس
سے منافقوں کی روح قبض کرتا ہون اور پیچھے کا منہ جو دوزخ کی آگ سے ہے اُس سے جان
مشرکون کی اور کافرون کی لیتا ہون پھر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو خوشخبری
دیتا ہون کہ جس دن سے اللہ نے مجکو پیدا کیا ہے اُس دن سے فرمان حق کا مجھ پر یون ہوا ہے
کہ جان امّت محمّد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کی اس آسانی سے نکالو جیسے لڑکا سوتا ہوا دودھ
مان کی پستان سے کھینچکر پیتا ہے اور مان کو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے یہ بات سُن کر مین سجدہ شکر
کا بجالایا پھر پوچھا اے عزرائیل کبھی تم کو اس کرسی سے اُٹھنے کی نوبت پہونچی ہے یا نہین کہا یا
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ اُٹھنے کی نوبت پہنچی ہے پہلی مرتبہ حضرت آدم علیہ السّلام
کے جسم بنانے کے لئے مٹی لانے کو اور دوسری مرتبہ حضرت آدم علیہ السّلام کی روح قبض کرنے کو اور تیسری
مرتبہ موسیٰ کی روح قبض کرنے کو پھر پوچھا مین نے عزرائیل سے کہ روح قبض کرتے وقت کبھی کسی پر
رحم کیا تھا یا نہین کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دو شخص کے واسطے مین نے بہت غم کیا تھا
پہلے ایک عورت کے واسطے کہ وہ دریا مین کشتی پر بچہ جنی تھی بعد اُس کے اُس کی جان قبض کرنیکا
حکم ہوا اور دوسری مرتبہ شدّاد ملعون کی جان قبض کرنے پر کہ جب اُس نے چار سو برس کی مدت مین
باغ ارم بنایا اور اُس کے دیکھنے کیواسطے ایک پاؤن اُس کا چوکھٹ کے باہر اور دوسرا پاؤن چوکھٹ
کے اندر تھا اُس وقت جان اوس کی قبض ہوئی پس وہ شدّاد بادشاہ بیس لاکھ فوج کے ساتھ وہین ہلاک
ہوا اور اپنی بنائی ہوئی بہشت دیکھنے نہ پایا پھر وہان سے آنحضرت صلےّ اللہ علیہ وسلم پانچوین آسمان کیطرف روانہ

پر گئے اوس دروازے پر مہتر آنابیلؑ سب ملائکہ کے سردار ہین اونھون نے آکے مرحبا کہکے مجھ سے معانقہ کیا پھر وہان سے مین آگے بڑھا ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انھون نے کہا مرحبا یا اخ الصالح پھر وہان سے چھٹے آسمان کے دروازے پر تشریف لے گئے وہان مہتر رابیلؑ سب فرشتون کے سردار تھے اُنھون نے بھی آکے مرحبا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہا اور معانقہ کیا پھر وہان سے آگے بڑھے موسیٰؑ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور کہا مرحبا یا نبی الصالح پھر حضرت موسیٰؑ نے کہا یا رسول اللہ جو حق تعالی کی طرف سے آپکی امتون پر فرض کیا جاوے آپ سمجھ کے قبول کیجئے گا کس واسطے کہ آپکی امتیوں کی عمر تھوڑی ہے اور بہت ضعیف اور ناتوان ہین۔ پھر آنحضرتؐ وہاں سے آگے بڑھے۔ ایک فرشتہ ہیبت ناک دیکھا کہ جس کے بمجرد دیکھنے کے عقل اور ہوش گم ہو جاوے اور ایسا کہ اوس کے داہنے مونڈھے سے بائین مونڈھے تک برس دن کی راہ ہے اور بہت فرشتے بدصورت گرداگرد اُس کے حاضر ہین آنحضرتؐ نے پوچھا یا اخی جبرئیلؑ یہ کون فرشتہ ہے کہا یا رسول اللہؐ اس کا نام مالک ہے یہ اُنیس فرشتون کا سردار ہے اور دوزخ کا داروغہ ہے جس طرح حکم الٰہی ہوتا ہے اسی طرح بجالاتا ہے تب آنحضرتؐ اُس کے پاس گئے اور سلام علیکم کہا جواب سلام کا اُس نے ندیا حکم الٰہی ہوا اے مالک یہ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیا میرے حبیب ہین اُن کو جواب سلام کا ندیا اور تعظیم کیون نہ کی تب مالک آنحضرتؐ کا نام سن کے اٹھا اور تعظیم وتکریم سے بٹھلایا اور کہا مرحبا یا رسول اللہ حق تعالی نے تمام انبیاؤن پر آپ کو افضل کیا ہے اور تمام پیغمبرون کی امت تمھاری امت کی پیروی کریگی پھر آنحضرتؐ نے پوچھا اے مالک ماہیت دوزخ کی بیان کر کہ خبردار ہون کہا یا رسول اللہ آپ کو دیکھنے اور سننے کی طاقت نہ ہوگی اتنے مین درگاہ الٰہی سے حکم آیا اے مالک جو کچھ میرا حبیبؐ تجھ سے پوچھے اُس کو تو اچھی طرح بیان کر تب مالک نے کہا یا رسول اللہ دوزخ سات اللہ تعالےٰ نے اپنے غضب سے پیدا کی ہین اور طول و عرض ہر ایک کا مانند زمین وآسمان کے ہے اور اُس مین آتش گوناگون اللہ تعالےٰ نے پیدا کی ہے اور درمیان ایک دوزخ کے ستر ہزار میدان آگ کے ہین ہر میدان کے بیچ مین ستر ہزار پہاڑ آگ کے ہین اور ہر پہاڑ کے ستر ہزار دروازے آگ کے ہین اور ہر دروازے مین ستر ہزار شہر آگ کے ہین اور ہر شہر مین ستر ہزار محل آگ کے ہین اور ہر محل مین ستر ہزار مکان آگ کے ہین اور ہر مکان مین ستر ہزار کوٹھریان آگ کی ہین اور ہر کوٹھری مین ستر ہزار صندوق آگ کے ہین اور ہر صندوق مین ستر ہزار سانپ اور بچھو آگ کے ہین اور وہ آگ ہے کہ اگر ایک ذرہ اُس سے روئے زمین پر پہونچے تو تمام آدمی

اور پہاڑ اور درخت وغیرہ کو بھسم کر ڈالے معاذ اللہ منہا پھر کہا یا رسول اللہ جیسے مکانات اور میدان اور پہاڑ وغیرہ مین نے ذکر کئے ویسے ہی ہر ایک دوزخ کے اندر ہین اور ایک دوزخ برف سے پیدا کی ہے یا رسول اللہ ہر سال دو مرتبہ دوزخ اپنی سانس چھوڑتی ہے اس واسطے چھ مہینے سردی اور چھ مہینے گرمی دنیا مین ہوتی ہے اور اسی طرح گوناگون عذاب ذلت کا بیان کیا پس رسول خدا یہ سُن کے بہت غمگین ہوکے ساتوین آسمان کے دروازے پر گئے دیکھا وہان بہت فرشتے عبادت مین مشغول ہین یہ مشاہدہ کر کے بہت خوش ہوئے اور وہان سے آگے بڑھے کہ حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی انھون نے کہا مرحبا یا نبی الصالح اور پھر وہان سے جب آگے بڑھے دیکھا ایک فرشتہ نیک صورت خوش خلق عظیم الشان کرسی پر بیٹھا ہے اور ہر چہار طرف اُس کے نور چمکتا ہے اور چپ و راست اُس کے بہت فرشتے نیک صورت جمع ہین جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس فرشتے کا نام رضوان اور یہ داروغہ بہشت کا ہے تب حضرت سامنے اُس کے تشریف لے گئے اور کہا السلام علیکم یا رضوان الجنۃ اُس نے جلد جواب سلام کہہ کر معانقہ کیا اور کہا مرحبا یا حبیب اللہ اتنے مین امر الٰہی ہوا اے رضوان میرے حبیب کو مالک نے دوزخ کی باتین سُنا کے غمگین کیا ہے تو اُن کو بہشت کی باتین سنا کر خوش کر تب رضوان نے کہا یا رسول اللہ ثنا اور صفت آپ کی حق تعالیٰ نے قرآن مجید مین فرمائی ہے اور اُمت آپ کی اور پیغمبرون کی امت کے پہلے بہشت مین داخل ہوگی یہ کہہ کر حضرت کا دست مبارک پکڑ کر جنت الفردوس مین واسطے سیر کرنے باغون کے لے گئے تب حضرت اقسام اقسام طرح طرح کی نعمتون سے آگاہ ہوئے تب ایک آواز غیب سے آئی اے حبیب میرے تیری امت کے واسطے یہی سب نعمتیں بہشت کی ہم نے تیار رکھی ہین اُمت تیری ابد الآباد تک بہشت مین خوش و محفوظ و معزز و مکرم رہے گی تب آن سرور کائنات شکر قاضی الحاجات کا بجا لاکر آگے بڑھے اور بیت الاقصیٰ مین پہونچے اللہ تعالےٰ نے بیت الاقصیٰ کو یاقوت اور موتی اور زمرد سبز سے بنایا ہے اس مین تیرہ ستون یاقوت سُرخ کے ہین اور صحن اسکا موتی کا ہے اور اس جگہ دو رکعت نماز حضرت نے فرشتون کے ساتھ پڑھی اپنے مین تین پیالے بھرے ہوئے شراب اور شیر اور شہد سے حق تعالیٰ کے حضور سے پہونچے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ چوتھا پیالہ پانی کا بھی تھا تب جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مین سے جو آپ کی خواہش ہے قبول کیجیے تب آنحضرتؐ نے پیالہ دودھ کا پیا تب سب فرشتون نے آفرین کی اور کہنے لگے یا حبیب اللہ اگر آپ پیالہ پانی کا اختیار کرتے تو سب امت آپکی پانی مین غرق ہوتی اور اگر شراب کا پیالہ اختیار فرماتے تو سب اُمت

سہ یہ روایت [illegible] صفحہ ۳۴۹ چوتھی سطر مین مترجم صاحب نے بیان کی ہے ۱۲

آپ کی نشئے مین مشغول ہونی اور اگر پیالہ شہد کا اختیار کرتے تو سب امت آپ کی دنیا کی لذت مین مستغرق ہونی لیکن آپ نے پیالہ دودھ کا قبول فرمایا آپ کی امت آفت و بلا سے دنیا کی نجات پاوے گی لیکن تھوڑا سا دودھ جو آپ نے پیالے مین چھوڑا ہے اس سبب سے تھوڑا گناہ آپ کی اُمت مین باقی رہا تب آنحضرتؐ نے چاہا کہ جو دودھ باقی رہا اوس کو بھی پی جاہین جبرئیل نے عرض کیا اگر آپ سو دفعہ پیین گے تو کچھ مفید نہوگا اب جو کچھ ہوا سو ہوا حکم الٰہی رد نہین ہوسکتا ہے پس آنحضرت غمگین ہوکر وہان سے سدرۃ المنتہیٰ کو جو جبرئیل کے رہنے کی جگہ ہے پہونچے پیغمبر خدا براق سے اُترے اور جبرئیل وہان سے رخصت ہوے اور کہا کہ میرا مقام یہان تک تھا آپ آگے تشریف لیجایئے اور مجکو ایک سر مو آگے جانیکا حکم نہیں بیت: اگر یک سر موی برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم ؛ حضرتؐ نے فرمایا اے اخی جبرئیلؑ مجکو یہان تنہا چھوڑ کے جاؤگے کہا یا حبیب اللہ اور دوسرے فرشتے آکے آپ کو یہان سے لے جاوینگے آپ رنجیدہ خاطر نہوجیے اور میری ایک التماس ہے آپ جناب باری مین عرض کیجیے اور میرے حسب خواہش جواب لیجیے حضرتؐ نے فرمایا کہو کیا ہے تب جبرئیلؑ نے کہا یا رسول اللہ مجکو آرزو ہے کہ قیامت کے دن اپنے پرون کو پلصراط پر بچھاؤن اور آپ کی اُمت کو سلامت پار اُتارون اتنے مین اسرافیلؑ تخت نورانی لے کر حکم الٰہی سے آئے جسکو رفرف کہتے ہین اُس کو نور سے اللہ نے پیدا کیا اور ستر ہزار پردے جواہرات کے تھے مسافت ایک ایک پردے کی پانسو برس کی راہ تھی آخر وہ راہ طے کر کے مقام رفرف مین جو اسرافیل کی جگہ ہے پہونچے اور عرش نے جلدی وہان سے اُٹھالیا بیت چو رفرف شد مشرف از وجودش ؛ گرفت از دست رفرف عرش زودش ؛ خطاب آیا جناب باری سے اے حبیب آگے آؤ حضرت نے چاہا کہ نعلین پاؤن سے اُتارین تب عرش مجید جنبش مین آیا حکم ہوا اے حبیب نعلین مت اُتارو مع نعلین عرش پر آؤ تو عرش قرار پکڑے آنحضرتؐ نے عرض کی کہ یا الٰہی موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ چالیسؐ روز روزہ رکھو اور نعلین پاؤن سے اُتار دو اور طور سینین پر آؤ اور یہ مقام ہزار درجہ بہتر ہے کیونکر مین نعلین سمیت آؤن حکم ہوا اے میرے حبیب موسیٰ کو اس واسطے نعلین اُتارنے کا حکم ہوا تھا کہ خاک طور سینین کی اُن کے پیر مین لگے جس مین اون کو بزرگی حاصل ہو اور تیری خاک نعلین سے عرش کو بزرگی دونگا آن حضرتؐ نعلین سمیت عرش مجید پر تشریف لے گئے دیکھا کہ داہنی طرف عرش کے تین سو بارہ منبر ہین اور بائین طرف ایک منبر عظیم الشان جڑاؤ قسم بہ قسم جواہرون سے نظر آیا آنحضرتؐ نے احوال منبرون کا پوچھا خطاب آیا کہ داہنی طرف کے سب منبر اور پیغمبرون کیواسطے بنائے ہیں اور بائین طرف کا منبر تمھارے واسطے ہے کیونکہ عرش کے داہنی طرف بہشت بائین طرف

دوزخ ہے جس وقت کہ تو بائیں طرف کے منبر پر بیٹھے گا تو ضرور ہے کہ دوزخیون کا گذر اسی طرف سے ہوگا اُس وقت اگر کوئی تیری امت مین سے دوزخیون کے شامل ہوجائیگا اور تو اُس کی شفاعت کریگا تو مین اُسکو بخشون گا غرض کوئی گنہگار تیری اُمت مین سے ہمیشہ عذاب دوزخ مین گرفتار نہ رہے گا پھر رفرف نے آکے مجکو اُٹھالیا اور حجاب کبریائی تک پہونچا کر غائب ہوا اور مین اس جگہ تنہا رہا جب مجکو خوف کبریائی ہوا تب ناگاہ مانند آواز ابوبکرؓ کے یہ آواز مین نے سنی اے محمد توقف کر بیشک پروردگار تیرا صلوٰۃ مین مشغول ہے اُسدم مین نے اس آواز سے متعجب ہوکر اپنے جی مین کہا یا الٰہی اس جگہ آواز ابوبکرؓ کی کہان سے آئی لیکن اس آواز سے میری وحشت جاتی رہی اور مین نے عرض کی جناب باری مین یا الٰہی تو نماز پڑھنے سے پاک ہے اور آواز ابوبکرؓ کی کہاں سے آئی حکم ہوا اے حبیبؐ میری صلوٰۃ میری رحمت ہے تجھ پر اور تیری امت پر اور آواز ابوبکرؓ کی اسواسطے تھی کہ وہ تیرا یار غار اور انیس وفادار ہے بس ایسے یار مونس کی آواز سننے سے وحشت تیری اس مقام مین دفع ہوگی اس واسطے مین نے ایک فرشتہ بصورت ابوبکرؓ کے پیدا کیا اور آواز اس کی مثل آواز ابوبکرؓ کے ہے اسی نے آواز دی تب تیری وحشت جاتی رہی اور بعضوں نے یوں روایت کی ہے کہ جب حضرتؐ کو خوف ہوا اس وقت ایک قطرہ پانی کا کہ شیرین زیادہ شہد سے اور ٹھنڈا زیادہ برف سے تھا حضرتؐ کو نظر آیا اور علم اس سے اوّل اور آخر کا معلوم ہوا تب دہشت دل سے جاتی رہی پھر ستر ہزار پردہ نور سے گذر کر قاب قوسین مین پہنچے اور وہان نور احدیت کا ظہور ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نور احدیت کا دیکھا تب سر مبارک سجدہ مین رکھا پھر ایک آواز آئی کہ اے میرے دوست میرے لئے کیا تحفہ لایا حضرتؐ نے فرمایا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ یعنی بندگی جو منہ سے کیگئی ہے اللہ کیواسطے ہے اور بندگی بدن کی اور بندگی مال کی بھی اُسی کے لئے ہے حق تعالےٰ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنے سلام ہے تجھ پر اے نبیؐ اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی پھر آنحضرتؐ نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ یعنے سلام ہے ہم پر اور سارے نیک بندون پر پھر اس مقام مین فرشتون نے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ نہین ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ بندے اس کے اور رسولؐ اُس کے ہین اور وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ اس مقام پر اسواسطے نہ کہا کہ وہان کوئی مشرک نہ تھا اور حق تعالےٰ نے فرمایا اے میرے حبیبؐ جو کچھ مین نے اور تو نے اور فرشتون نے اس وقت کہا ہے اسکو ہر نماز کے قعدے مین پڑھیو پھر فرمایا اے حبیبؐ میرے عرش و کرسی لوح و قلم زمین و آسمان نباتات و جمادات بلکہ جزو کل مخلوقات چھ ہزار عالم خشکی کے اور بارہ ہزار عالم تری اور آفتاب

اور مہتاب اور ستارے اور برج اور بہشت اور دوزخ تیری محبت کے سبب مین نے بنائے ہین اور اسوقت
تیرے واسطے اجازت ہے جو چاہے سو مانگ مین دونگا تب آنحضرتؐ نے سر مبارک سجدے مین رکھکے فرمایا
خداوندا اُمت گنہگار رکھتا ہون اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہون تو میری اُمت کے گناہ بخش اور دوزخ کی
آگ سے پناہ دے تب حق تعالےٰ نے فرمایا کہ تہائی گناہ تیری اُمت کے بخشے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سجدہ کرکے عرض کی یا الٰہی تمام گناہ میری اُمت کے اپنے کرم سے بخشدے حکم ہوا آدھے بخشے پھر
بھی عرض کی حکم ہوا کہ جو صدق دل سے کلمہ طیب ایک بار پڑھیگا اور اوس کے مضمون پر اعتقاد کامل
کریگا اُس کو بخشونگا اگرچہ گنہگار ہوگا اور اگر شرک اور کفر تک پہونچا ہوگا تو اوس کو ہرگز نہ بخشونگا جہنم کے عذاب
سے نجات نہ دونگا پھر حکم باری ہوا کہ اے دوست تو نے دنیا کے درمیان فقیری اور غریبی اختیار
کی اگرچہ دنیا فانی ہے مگر تو دنیا چاہے تو تمام جمادات اور نباتات وغیرہ کو سونا چاندی بنادون اور دنیا
کو دارالقرار کردون اور یاقوت اور زمرد اور لولو اور مرجان جابجا پیدا کردون تا کہ اپنی اُمتون کو لیکر ابدالآباد
بے موت کے گذران کرو اور سب نعمتین بہشت کی وہین موجود کردون تب آن سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم نے سر مبارک سجدے مین رکھکر مناجات کی خداوندا دنیا مردار نجس ہے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ
وَطَالِبُھَا کِلَابٌ یعنے دنیا مردار ہے اور طالب اوس کے کتے ہین مجھ کو دنیا سے آخرت بہتر ہے اور حق
تعالیٰ نے یاد دلایا اے حبیب سوال جبرئیلؑ کا تو بھول گیا تب رسالتمآبؐ نے عرض کی یا الٰہی تو دانا بینا ہے
اور سوال اُس کا تو خوب جانتا ہے حکم ہوا اے دوست سوال جبرئیلؑ کا تیرے دوستون اور اصحابون کے
واسطے مین نے منظور کیا وہ سوال یہ ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہؐ مجھے تمنا ہے کہ قیامت
کے دن اپنے بازوٴن کو پلصراط پر بچھاوٴن اور آپ کی اُمت کو سلامت پار اُتاردون بعد اوس کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی امت کی مغفرت کیواسطے درگاہ غفور رحیم مین دعا کی جناب کبریا نے
اُسے قبول فرمایا اور بہشت کی سیر کے واسطے حکم کیا تب آنحضرتؐ نے تمام نعمتیں بہشت کی دیکھین اور جو جو
مکانات اہلبیت اور اصحاب کبار کے واسطے تیار ہوئے ہین جدا جدا دیکھ کے حمد و ثنا خالق کون و مکان کی
بجالائے اور جناب باری سے حکم آیا اے دوست تو مقام اپنی امت کا دیکھ کے مجھ سے خوش اور راضی
ہو تب حضرت نے عرض کی خداوندا بندے کو کیا طاقت ہے کہ اپنے خدا کی نعمت سے ناراض ہو تب حکم
ہوا کہ یہ سب نعمتین بہشت کی مین نے تیرے دشمنون پر حرام کی ہین بعد اوس کے آنحضرتؐ طبقات
دوزخ کے دیکھنے کے لئے متوجہ ہوئے اور طبقات دوزخ ملاحظہ کرتے رہے پہلے طبقے مین کہ بہ نسبت

طبقات دوسرے کے رنج وعذاب کم تھا دیکھا کہ اس کے اندر ستر ہزار دریاے آتشی ناپیدا کنار ایسے جوش وخروش سے بہتے تھے کہ اگر تھوڑا سا بھی شور اس کا دنیا مین پہنچے تو کوئی خلق زمین کی زندہ نہ رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مالک سے جو دوزخ کا داروغہ ہے پوچھا کہ یہ طبقہ کس خلقت کے واسطے اللہ نے بنایا ہے اُس نے یہ سن کے سر جھکا لیا کچھ جواب اس کا نہ دیا جبرئیل نے فرمایا کہ یہ شرم سے عرض نہین کرسکتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا بیان کر شاید آج کچھ اوس کا تدارک ہو سکے تب مالک نے رو کے کہا یہ طبقہ آپ کی اُمت کے گنہگارون کے واسطے تیار ہوا ہے آپ اپنی امت کو نصیحت فرمایئے اور سمجھایئے کہ گناہ سے باز رہے دالاقیامت کے دن مجھے مجال تخفیف عذاب ورنج کی مطلق نہوگی تب آنحضرتؐ یہ بات سن کر عمامہ سر مبارک سے اُتار کر آبدیدہ مناجات کرنے لگے کہ خداوندا مجھے اُس کے دیکھنے سے ایسا خوف آیا کہ تاب وطاقت دیکھنے کی نہ رہی اور اُمت میری بہت ضعیف وناتوان ہے کیونکر اس عذاب کی برداشت کرے گی خداوندا تو غفور رحیم ہے اور مجکو تو نے اُمت کا پیشوا کیا ہے اور عزت اور آبرو میری تیری قدرت کے قبضے مین ہے پس حکم حق تعالیٰ کا ہوا اے حبیبؐ میرے کچھ غم نہ کر قیامت کے دن تمھاری شفاعت سے اتنے لوگ بخشونگا کہ تم راضی ہو گے تب آنحضرتؐ نے قسم کھا کر فرمایا کہ قسم ہے تیری پاک ذات کی مین ہرگز راضی نہون گا جب تک کہ ایک شخص کو میری اُمت مین سے بہشت مین تو نہ لیجائے گا اسی طرح آنحضرتؐ کے ساتھ خدا سے نوّے ہزار کلمات راز ونیاز اور امر ونہی کے ارشاد ہوے اور یہ جناب باری سے حکم آیا کہ ہر روز پچاس وقت کی نماز اور چھ مہینے کے روزے ہر برس مین تم پر اور تمھاری اُمت پر مین نے فرض کیئے پھر آنحضرتؐ نے سر مبارک سجدے مین رکھکر الحاح وزاری کی اور کہا یا الٰہی امت میری ضعیف وناتوان ہے اور عمر تھوڑی اسقدر بار گران نہ اُٹھا سکے گی حکم ہوا کہ ہر روز پچیس وقت کی نماز اور تین مہینے کے روزے فرض کیئے پھر آنحضرتؐ نے سر مبارک سجدے مین رکھا اور اپنے دل مین ارادہ کیا کہ اگر رات دن مین پانچ وقت کی نماز اور برس مین ایک مہینے کے روزے فرض ہوویں تو بخوبی ادا ہو سکے تب حکم ارحم الرّاحمین کا ہوا کہ اے حبیبؐ میرے جو دل مین تو نے ارادہ کیا ہے سو مین نے قبول کیا اور پچاس وقت کی نماز اور چھ مہینے کے روزے کا ثواب ملے گا مین نے تجکو یہ بخشا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے درگاہ الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی اُمت میری مجھ سے پوچھے گی حق تعالےٰ کے حضور سے کیا ہدیہ وتحفہ ہمارے واسطے لائے ہو مین اون کو کیا خوشخبری دون گا حکم ہوا کہ اول نماز پانچ وقت کی اور روزے ایک مہینے رمضان کے اور تیس ہزار کلمات دینی ودنیوی ان کو دیجیو اور تیس ہزار

کلمات جو بھید کے ہین یہ کسی سے نہ کہنا اور باقی تیس ہزار کلمات جو ہین ادس کو چاہو کہو چاہو نہ کہو تب آنحضرتؐ نے قبول کیا اور سجدے مین سر رکھ کر عرض کی کہ یا الٰہی جو کچھ مین نے دیکھا اور سنا ہے یہ مین کس کو کہون کون میری اس بات کا اعتبار کرے گا حکم ہوا کہ پہلے ابوبکرؓ تمھاری بات کو سچ جانے گا پیچھے اُس کے ہر ایک مانے گا آنحضرتؐ سجدہ شکر کا بجا لا کر بارگاہ باری سے رخصت ہوے اور رفرف پر سوار ہو کر سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے اور وہان جبرئیل منتظر تھے براق لیکر آگے آے پھر آنحضرتؐ براق پر سوار ہو کر بیت الاقصیٰ مین پہنچے اور نبی و مرسل وہان انتظار کر رہے تھے اُن سبھون نے آنحضرت کو دیکھ کر مبارک بادی دی اور معانقہ اور مصافحہ کیا پھر جبرئیل نے اذان دی اور حضرتؐ نے امامت کی اور جملہ انبیاؤن اور اروا حون نے مقتدی ہو کر نماز پڑھی بعد اس کے وہان سے رخصت ہوے اور آسمانون سے پار ہو کر بی بی ام ہانیؓ کے گھر مین تشریف لاے اور جبرئیل آنحضرت کو مکان پر پہونچا کے براق لیکر گئے جب آنحضرتؐ اپنے بستر پر تشریف لاے بستر گرم پایا اور جس جگہ پر وضو کیا تھا وہان سے پانی بہتے اور حجرے کی زنجیر کو ہلتے دیکھا

بیان کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حقیقت معراج کی اور مسلمان ہونا یہودی وغیرہ کا

مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعد نماز فجر کے حکایات معراج شریف کی ابوبکر صدیقؓ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیان فرماتے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ بات صداقت آیات سنتے ہی کہا صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اس سبب سے ان کا لقب صدیقؓ ہوا اور ابوجہل وغیرہ نے یہ سن کے کہا کذبت اسواسطے ان کافرون کو خطاب کذاب و زندیق و ملعون کا دیا گیا اور جو کوئی حضرت ابوبکرؓ کے موافق رسول اللہ کی معراج پر تصدیق کریگا وہ بیشک ابوبکرؓ صدیق کے صدیقون کے مرتبے مین ہے اور جو کوئی منکر معراج ہوگا یقیناً مطابق ابوجہل کے لعین ہے اور اس محفل مین ایک یہودی گنوار نے احوال معراج شریف کا سن کر آن حضرت کو جھوٹا کہا اور حضرت کے پاس سے اُٹھ کے بازار مین آکے ایک بڑی مچھلی جیتی مول لیکر اپنی بی بی کو حوالہ کر دی اور کہا جلدی اس مچھلی کے کباب بنا مین بھوک سے بیتاب و بیقرار ہون اتنا دن آیا اب تک نہار منہ رہا اب مین دریا سے نہا کے آؤن گا تو کھانا کھاؤن گا وہ یہودی یہ کہہ کر لب دریا گیا اور کپڑے کنارے پر رکھ کے پانی مین غسل کرنے کو اترا اور غوطہ لگایا جب سر اٹھایا اپنے تئین ایک عورت جوان کی

صورت پایا اور جو کپڑے کنارے پر رکھے تھے وہ بھی نہ ملے یہ ماجرا عجیب وغریب دیکھ کر بہت گھبرایا اور گرداب
تحیر مین غوطہ کھایا کنارے کے پاس آکے پاس آبرو کے سبب آنکھون سے اپنی آبرو پر رو رو کے آنسو بہایا
بار بار ہاتھ پر ہاتھ مارتا اور مُنہ سے ہیہات ہیہات پکارتا ننگا بدن دیکھ کر ننگ وشرم آئی تو درخت کے پتون
سے شرمگاہ چھپائی اتنے مین ایک گنوار کہ گھوڑے پر سوار تھا اس طرف سے گذرا دیکھا کہ ایک عورت حسین خوبصورت
ننگی بیٹھی ہے وہ والہ وشیدا ہوکے ہاتھ اوس کا پکڑا اور گھوڑے پر چڑھا گھر مین لے گیا اور اپنے نکاح مین لایا
غرض کہ سات برس اوس کو اُس جوان کی خانہ داری مین گذرے اور تین فرزند اُس سے تولّد ہوئے
ایک دن وہ عورت ہمسایہ کی عورتوں کے ساتھ دریا مین نہانے کو گئی اور جس جائے پہلے بار کپڑے رکھے تھے
اُسی جائے ابکے بھی اُتار کے رکھے اور وہ واردات بھول کر نہانے مین مشغول ہوئی جب غوطہ مار کے سر اُٹھایا
تو اپنے تئیں صورت اصلی پر دیکھا اور کنارے پر جو مردانے کپڑے پہلے رکھے تھے وہان وہی پائے جب کپڑے
پہنکر گھر مین آیا تو دیکھا کہ وہ مچھلی جو بازار سے لاکے اپنی جورو کو دی تھی سو اب تک جیتی تڑپ رہی ہے اور اوسکی
عورت کے ہاتھ مین جو کام تھا وہی کام وہ کرتی ہے اور بعضی روایت مین یون ہے کہ اوس کی جورو
سوت کات رہی تھی ہنوز وہ پونی اُس کے ہاتھ سے تمام نہ ہوئی تھی تب اوس نے جاکے اپنی عورت سے کہا
کہ اب تک مچھلی نہ پکائی اتنی دیر تو نے کیوں کی اسکی عورت بولی میان کیا خیر تو ہے کچھ پی کے آئے ہو ابھی
مچھلی لائے ہو ایک لحظے مین کہین مچھلی پکتی ہے پھر اُس نے سب واردات بیتی ہوئی بیان کی وہ بولی اجی
ابھی بہت دور ہو نشے مین چور ہو اُس نے یہ بات سن کے اپنے دلمین جانا کہ مین نے حال معراج کا
سچ نہ جانا تھا اور رسول خدا کو جھوٹا بنایا اسی سبب سے یہ حال مجھ پر گذرا اس مین کچھ شک نہین پس
مین نے یقین کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہین اور دین اسلام برحق ہے حاصل کلام اُس یہودی کو اسلام
کی خواہش ہوئی اُسی وقت جناب رسالت مآب کے پاس آیا دیکھا کہ آپ معراج شریف کا احوال بیان
فرماتے ہین تب اُس نے عرض کی یارسول اللہ معراج کو مین جھوٹھ جانتا تھا سو اوس کی تعزیر پائی صحابہؓ
نے پوچھا تو نے کیا تعزیر پائی تب اوس یہودی نے حقیقت سب مچھلی کی اور غسل اور صورت بدلنے اور نکاح
اور اولاد اور سات برس گذرنے اور پھر اصلی صورت پر آنے کی کیفیت بیان کی یہ بات سُن کے تمام صحابہؓ
سجدۂ شکر جناب رب العالمین کا بجا لائے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ معجزہ خاص آپ کے
واسطے ہے کسیکو ایسا عنایت نہیں ہوا آخر وہ یہودی ایمان لایا اور ابوجہل کو کچھ اثر نہ ہوا اور کہا کہ یہ سب فریب
بازی اور افترا سازی ہے تب آنحضرت نے فرمایا قولہ تعالیٰ مَن یَّھدِ اللہُ فَلا مُضِلَّ لَہُ وَمَن یُّضلِلہُ

فلا

فَلَا هَادِيَ لَهٗ ترجمہ یعنے جسکو اللہ راہ دے پھر نہین کوئی بہکانیوالا اس کا اور جس کو اللہ بہکا دے پھر کوئی نہین اُسے راہ دینے والا اور جب خبر معراج شریف کی مکہ معظمہ مین مشہور ہوئی تب اکثر اہل مکہ متفق ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر آپ تمام احوال بیت المقدس کا ہم سے بیان کریں تو ہم آپ کے معراج کے حال پر ایمان لاوین اور بصدق دل سے مسلمان ہووین کیونکہ ہم سب علامات بیت المقدس کی خوب جانتے ہین اگر آپ آسمان پر گئے ہون گے تو وہان کا حال بھی آپ کو معلوم ہوگا اگر تم سچے ہو تو نشان بیت المقدس کا بیان کرو تب آنحضرت کو بیت المقدس کے نشان بتانے میں تھوڑا سا تامل ہوا اسواسطے کہ احوال مسجد بیت المقدس کا بیان کرنا اُسوقت کچھ ضرور نہ تھا اتنے مین جبرئیل علیہ السلام خدا کے حکم سے بیت المقدس کو اپنے پرون پر اٹھالائے اور آنحضرت کے سامنے لارکھا اُسوقت جو کچھ لوگ پوچھتے تھے پیغمبر خدا اُس کو بیان کرتے تھے جو آدمی نیک بخت اصلی اور سعید ازلی تھے ایمان لائے اور صَدَّقْتَ یارسول اللہ کہا اور جو لوگ بدبخت ذاتی تھے اونھون نے جسم خاک کا آسمان پر جانا خلاف قیاس جانا اور حق تعالےٰ کی قدرت کاملہ سے غافل ہوکے اُس کا انکار کیا پس اے نیک طالع مہربانو ہیئت اس دقیقے کی بدرجہ احسن جانو کہ عالمان ہیئت ونجوم نے رصد اور ہندسہ کی دلیل سے ثابت کیا ہے کہ ماہتاب اگرچہ ستارون مین چھوٹا ہے مگر جرم اُس کا زمین سے بہت بڑا ہے اور بسبب گردش فلک کے ہزارون برس کی راہ ایک لحظے مین طے کرتا ہے اور اپنی حرکت سے مغرب سے طرف مشرق کے سیکڑون برس کی راہ ایک گھڑی مین جاتا ہے جب یہ سیر بسرعت ماہتاب کی عندالعقل محال نہیں تو آفتاب نبوت کا کہ جس کے نور سے سب کچھ پیدا ہوا ہے اگر تھوڑی سی رات مین عرش کے اوپر جاوے اور آوے کیا عجب ہے اور شیطان کہ بدترین خلق اللہ سے ہے وہ ایک لحظہ مین مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک جاتا ہے اور جو شخص کہ بہترین مخلوقات ہو اگر تھوڑی رات مین آسمانون پر جاوے اور آوے کیا محال ہے اے نیک بختو ذرا غور کرو کہ فرشتے جبرئیل وغیرہ ہزارون بار آسمان سے زمین پر آتے ہین اور جاتے ہین اگر ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سب فرشتون سے بہتر اور افضل ہین زمین سے آسمان پر تشریف فرما ہوئے تو کیا بعید ہے اے ہوشیارو دیندارو سمجھو کہ نورالبصر انسان کا بمجرد آنکھ کھولنے کے نوین آسمان کے ستارون تک پہونچتا ہے اور جس کا جسم شریف کہ کروڑون درجہ نوربصر سے پاکیزہ ہو وہ اگر ایک رات مین قدرت الٰہی سے آسمانون پر پہونچے تو کیا عجب ہے اسی طرح ہزارون دلیلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثبوت معراج کی موجود ہین پر اس جگہ

طوالت کلام گو نہ دیا اہل ایمان کے نزدیک اسقدر بس ہے

بیان معجزات اور بزرگی اور خصائل حمیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ابوبکرؓ صدیق بن قحافہ سے روایت ہے کہ ایک دن آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظلم اور ستم سے قریشیون کے گھر چھوڑ کر ایک میدان مین جا کے درخت کے نیچے سو رہے اور تلوار اپنی اوسکی شاخ پر لٹکادی اس مین ایک یہودی اعرابی نے وہ تلوار لیکر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنے کے واسطے اُٹھائی فوراً درخت نے اپنی شاخ سے اس یہودی کو ایسا مارا کہ مغز اُسکا منہ سے نکل آیا اور عذاب ابدی مین گرفتار ہوا اور عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہین کہ ایک اعرابی رکانہ بن غیثن نام اسفندیار دار مثل تہمتن بکریان چراتا تھا ایکدن آن حضرت کو دیکھ کے بولا اے محمدؐ تو ہمارے معبودون کو باطل کہتا ہے حضرت نے فرمایا ہان تب اُس نے کہا کہ ہم تم دونون امتحان کرین تو اپنے خدا کو پکار اور مین اپنے معبودون کو پکارون اگر تو مجھ سے جیتا تو مین تجھ پر اور تیرے خدا پر ایمان لاؤن گا اور جو مین جیتا تو سب میرے معبود بزرگ ہین یہ بات کہہ کر رسول خدا کو پکڑ کر ایسا زور کیا کہ اگر پہاڑ ہوتا تو جگہ سے اُکھاڑ کر پھینک دیتا مگر آن حضرتؐ کے ایک موئے مبارک کو بھی جنبش نہ دے سکا پھر آنحضرتؐ نے زور نبوت سے اُس کو اُٹھا کے ایسا پٹکا جیسے کہ دھوبی کپڑا پاٹ پر مارتا ہے تب اُس نے جانا کہ محمدؐ صادق ہین اور اُن پر جو نازل ہوا ہے سو سچ ہے اور ہمارے معبود جھوٹے ہین آخر ایمان لایا اور مسلمان ہوا اور جابرؓ فرماتے ہین کہ ایک مٹکا گھی کا حضرت نے مالک بن انس کی مان کو عنایت کیا تھا کہتے ہین کہ پینتالیس برس گھی مٹکے کا خرچ کیا کبھی خالی نہ ہوا مگر ایک مرتبہ دھکا پہونچنے سے ٹوٹا اور حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجکو چند خرمے بخشے تھے اور مین نے اُن کو ایک ہانڈی مین قریب بیس برس کے کھاتا مین بھی اس مین سے کھاتا اور لوگون کو بھی خدا کی راہ مین دیتا وہ کم نہ ہوتے مگر حضرت عثمانؓ ذی النورین کی شہادت کے دن وہ برکت جاتی رہی اور وہ جس دن مکہ معظمہ فتح ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام مین داخل ہوئے آپ کے دست مبارک مین ایک چابک تھا اوس چابک سے بتون کی طرف جو کعبے کے اندر تھے اشارہ کیا اور یہ آیت پڑھی وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ ترجمہ یعنے حق آیا اور جھوٹھ نکل بھاگا اُسی وقت بت سرنگون ہو کے زمین پر گر پڑے اور ایک شخص بائین ہاتھ سے کھانا کھاتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کھانا کھایا کرو اوس نے مکر و بہانے سے عذر بیان کیا کہ اے حضرت مین داہنے ہاتھ سے کھانا نہین کھا سکتا

معجزہ
ہون تب آنحضرتؐ نے فرمایا تو نہ کھا سکے گا پھر ہرگز وہ شخص داہنے ہاتھ سے نہ کھا سکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے وقت بعض پتھر بھی کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ اور جب کسی سنگریزے کو ہاتھ
معجزہ
مین اُٹھا لیتے تو وہ تسبیح پڑھتا اور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ستون پر ٹیک لگا کے خطبہ پڑھتے تھے بعد چند روز کے جب منبر تیار ہوا اوس پر کھڑے ہو کے خطبہ پڑھا اوس ستون سے آواز فریاد وزاری کی نکلی اس واسطے کہ حضرت کی پشت مبارک کی برکت سے وہ محروم ہوا یہان تک کہ جب آنحضرتؐ
معجزہ
نے اُس سے معانقہ کیا تب اوسکو قرار آیا اور ایک دن ایک ہزار چار سو آدمی کا لشکر آن حضرت کیساتھ تھا لیکن پانی نہ تھا تمام کار ضروریات کے واسطے سب کے سب عاجز تھے آن حضرتؐ نے اُنگلی شہادت کی زمین پر ٹیک دی اوسی سے پانی جاری ہوا تمام لشکر وضو اور غسل اور کار ضروریات سے آسودہ
معجزہ
ہوا اور ایک دفعہ خندق کی لڑائی کے دن چار سیر جَو کی روٹی سے ہزار آدمی کو آنحضرتؐ نے شکم سیر کیا اور وہ
معجزہ
روٹی پھر اسیقدر موجود رہی اور ایک دن جنگ تبوک مین تیس ہزار آدمیوں کے لشکر مین فقط ایک آدمی کے لائق پانی تھا آنحضرتؐ نے ایک تیر اُس پانی مین کھڑا کیا فوراً اوس جوش وخروش سے پانی نکلا کہ
معجزہ
سارا لشکر آسودہ ہوا اور ایکمرتبہ کئی شخص انصار مین سے آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اونٹ شوخی کرتے ہین اور بوجھ پیٹھ پر سے ڈال دیتے ہین آنحضرتؐ اُن اونٹون کے پاس تشریف لے گئے اُسی وقت اونٹون نے اُٹھ کر آپ کو سجدہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون اونٹون کی پیشانی کے بال پکڑ کچھ فرمایا اُسی تاریخ سے اونٹون نے پھر کبھی سرکشی نہ کی اور صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ حیوان سب آپ کو سجدہ کرتے ہین ہم بھی آپ کو سجدہ کرین آنحضرتؐ نے فرمایا نہین اگر سجدہ کرنا آدمیون کا روا ہوتا تو مین حکم کرتا کہ عورتیں اپنے شوہرون کو سجدہ کریں اور ایک اونٹ نے حضرت
معجزہ
کے پاس آکے اپنے مالک کا شکوہ کیا کہ مجھ سے بہت محنت لیتا ہے اور پیٹ بھر کے کھانے کو نہین دیتا ہے آپ رحمۃ للعالمین ہین مجکو آپ اُس سے خرید کر لیجیے یا میری سفارش کیجیے آنحضرتؐ نے اونٹ کے مالک سے کہا کہ تو اس اونٹ کو بقیمت واجبی بیچ نہین تو
معجزہ
اوس کے کھانے کی خبر لے اور ایک دن ایک اونٹ نے حضرتؐ کے حضور مین آکے عرض کی مین جن لوگون
معجزہ
مین ہون وے لوگ نماز عشا کی نہین پڑھتے ہین قبل نماز عشا کے سوجاتے ہین تب حضرت نے اُن لوگون کو طلب فرمایا اور نماز کی تقلید کی اور ایک دن ایک اعرابی کو آنحضرتؐ نے اسلام کی دعوت کی اُس نے کہا کہ آپ کی پیغمبری کی کیا دلیل ہے حضرت نے فرمایا یہ درخت جو میرے سامنے ہے یہ گواہ ہے تب آنحضرتؐ

نے اس درخت کو بلایا وہ درخت خدا کے حکم سے حضرت کے سامنے آ کھڑا ہوا اور تین مرتبہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تب وہ اعرابی یہ حال دیکھ کر ایمان لایا اور ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عباس اور اُن کے لڑکون کے حق مین دعا فرماتے تھے تب اس مکان کے در و دیوار اور پتھرون نے زبان فصیح سے کہا آمین آمین آمین اور ایک لڑکا کہ اسی دن تولد ہوا تھا اُس کو حضرت کے سامنے لائے حضرت نے اس سے پوچھا اے لڑکے مین کون ہون اُس نے کہا آپ محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہین آنحضرت نے فرمایا تو سچا ہے اور برکت دے تجھ کو اللہ تعالے اور ایک شخص گونگا مادرزاد تھا حضرت نے اس سے پوچھا مین کون ہون اُسنے بے تامل کہا آپ رسول خدا ہین اور ایک عورت اپنے لڑکے کو حضرت کے پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اس لڑکے کو جنون ہے حضرت نے اپنا دست مبارک اس کے سینے پر پھیرا فی الفور جنون اس کا جاتا رہا اور ایک شخص اپنے لڑکے کو حضرت کے پاس لایا اور کہا اے حضرت یہ لڑکا مثل گونگے کے چپ رہتا ہے بات نہین کرتا آنحضرت نے تھوڑا سا پانی اپنی کُلّی کا پلایا فی الحال باتین کرنے لگا اور ایسا بڑا عالم اور عقلمند ہوا کہ اکثر لوگ اُس سے تعلیم پاتے تھے اور ایک شخص کو استسقا کی بیماری تھی بلکہ وہ قریب الہلاک تھا حضرت سے آ کے دعائے شفا چاہی آنحضرت نے آب دہن اپنا تھوڑا سا خاک مین ملا کر اسکو دیا اُس نے وہ خاک زبان پر رکھی فی الفور وہ چنگا ہو گیا اور غزوہ خیبر مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھون مین شدت سے درد تھا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور تھوڑا سا آب دہن مبارک کا آنکھون مین لگا دیا فوراً عین راحت پائی اور ایک شخص کی آنکھین سفید ہو گئی تھین اُس کو کچھ نظر نہ آتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آنکھون مین کچھ پڑھ کے پھونکا بعینہ اصلی حال پر آئین اور دیکھنے لگا اور ایک شخص کا پاؤن ٹوٹ گیا تھا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک اپنا اُس کے ٹوٹے پاؤن پر پھیرا فوراً جوڑ مل گیا اور شفا پائی اور ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے کو اگر آپ زندہ کردین تو مین آپ پر ایمان لاؤن گا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور آواز دی اے لڑکے خدا کے حکم سے اُٹھ لڑکے نے جواب دیا لبیک یا رسول اللہ آنحضرت نے پوچھا اے لڑکے تیری خواہش ہے دنیا مین آنے کی کہا نہین اور کہا یا رسول اللہ دنیا سے آخرت کو بہتر پایا آنحضرت نے فرمایا تیرے ماں باپ ایمان لاتے ہین اگر تیری دنیا مین آنے کی خواہش ہو تو اپنے ماں باپ کے ساتھ رہ اس نے کہا کہ ماں باپ سے مین نے خدا کو زیادہ مہربان پایا اور ایک دن حضرت جابر نے جناب رسولخدا کی دعوت کی اور ایک بکری ذبح کی تب حضرت جابر کے بیٹے نے کھیل سمجھ کر اپنے ایک چھوٹے بھائی کو ذبح کر ڈالا اس کی ماں یہ حال دیکھ کر ڈری اور لڑکا مارے

ذر کے بھاگ کر چھت پر چڑھ گیا اور جب وہ لڑکا ماں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ڈر ا تب چھت سے گر کر مر گیا اس عرصے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جابر کے گھر تشریف لے گئے اور پوچھا تمھارے لڑکے کہاں ہیں حضرت جابرؓ نے یہ خیال کیا اگر مرنا دونوں لڑکوں کا میں بیان کروں گا تو حضرت کھانا نہ کھائیں گے اور بہت ناخوش ہوں گے یہ سوچ کر عرض کی یا رسول اللہ لڑکے میرے باہر کی طرف کھیل میں مشغول ہوں گے آنحضرت نے فرمایا کہ اُن کو تلاش کر کے لا دو اور ہم مل کر کھانا کھاویں گے تب ناچار ہو کے لڑکوں کی ماں نے احوال مرنے کا اُن کے بیان کیا یہ بات سن کے رسول خدا بیقرار ہو کر دونوں لڑکوں کی لاش پر جا کھڑے ہوئے اور دعا کی فی الفور دونوں لڑکوں نے زندہ ہو کر حضرت کے ساتھ کھانا کھایا اور فرمایا آن حضرت نے کہ گوشت اُس بکری کا کھاؤ لیکن ہڈی اسکی نہ توڑو بعد اُس کے ہڈیوں کو جمع کیا اور ہاتھ مبارک اپنا اُس پر رکھ کر کچھ کلام الہی اُس پر دم کیا فوراً وہ بکری زندہ ہوئی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس کے حق میں جو دعا فرماتے تھے اُس کے تین پشت تک اثر دعا کا اُسی طرح سے باقی رہتا تھا اور ایک دن حضرت انس بن مالک نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے واسطے کچھ دعا دنیا کی کیجیے تب آنحضرت نے دعا کی یا الہی مال اور اولاد میں انسؓ کی برکت دے انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت کی دعا سے اسقدر میں دولتمند ہوا کہ دولت میری کبھی کم نہ ہوئی اور جو عیش اور خوشی میں نے کی ہے سو کسی نے نہیں کی اور اولاد میری سو آدمی سے زیادہ ہوئی اور ایک بار آنحضرتؐ نے عبدالرحمن بن عوف کے واسطے دعا برکت کی کی سو اُن کے واسطے دروازہ روزی کا ایسا کشادہ ہوا کہ اگر وہ پتھر اُٹھاتے تو نیچے اُس کے سونا اور چاندی پاتے پہلے وہ فقیر تھے آنحضرت کی دعا سے ایسے امیر ہوئے کہ بعد اُن کی موت کے پچاس ہزار دینار سونے کے بموجب وصیت کے محتاجوں کو دیئے گئے اور چار لاکھ دینار چاروں بیبیوں کے حصے میں پہونچے حالانکہ زندگی میں اپنی بہت خیرات کر چکے تھے اس سبب سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو بہشت کی بشارت دی تھی اور ایک دن آنحضرت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر ہاتھ اپنا رکھ کے دعا کی حضرت عمرؓ کی عمر اسّی برس کی تھی تب بھی جوان تھے اور ایک دن ایک شخص کے چہرے پر دست مبارک پھیرا ایسی صفائی اور لطافت اس کے چہرے پر نمود ہوئی کہ دوسرے کا منہ اُس کے منہ میں مثال آئینے کی نظر آتا تھا اور ایک دن تھوڑا سا پانی حضرت زینبؓ کے مُنہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈالدیا تب وہ بی بی ایسی حسینہ و خوبصورت ہوئیں کہ حسن و جمال میں مثل اُن کے کسی کو نہ پایا اور ایک مرتبہ آنحضرت نے عتبہ

معجزہ ۲۵

معجزہ ۲۶

معجزہ ۲۷

معجزہ ۲۸

معجزہ ۲۹

معجزہ ۳۰

معجزہ ۳۱

معجزہ ۳۲

معجزہ ۳۳

کے بدن پر واسطے دفع مرض کے ہاتھ مبارک پھیرا اُس کے بدن سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ بوئے مشک وعنبر پر وہ غالب تھی ہر چند کہ عورتین اُسکی اقسام طرح کی خوشبو ملتی تھین لیکن وہ خوشبو سب پر غالب تھی اور ۳۳ حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت حضرت فاطمہؓ کے گھر مین تشریف لے گئے حضرت فاطمہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَین نے تین دن سے کچھ کھانا نہین کھایا ہے تب آنحضرتؐ نے اُنکو تسلی کے واسطے اپنے شکم مبارک کو کھول کر دکھلایا کہ چار پتھر باندھے ہوئے ہین یعنی چار دن سے تناول طعام نہین کیا تھا بعد اُس کے صاحبزادی کی بھوک سے غمگین ہو کے صحرا کی طرف تشریف لے گئے وہان ایک اعرابی اونٹون کو پانی پلواتا تھا حضرت نے کہا اے اعرابی کوئی مزدوری تیا اُس نے کہا کہ کنوئین سے پانی نکالو ڈول پیچھے تین خرمے مزدوری کے دونگا آنحضرت نے قبول کیا تب پہلے ڈول کی اُجرت جو تین خرمے ملے خود تناول فرما کے پانی کھینچنے مین مشغول ہوئے جب آٹھ ڈول حضرتؐ نے اور کھینچے قضائے الٰہی سے رسّی ٹوٹ کے ڈول کنوئین مین گر پڑا اعرابی نے غصہ ہو کر ایک طمانچہ رسول خدا کے چہرۂ مبارک پر مارا غرض حضرت نے ڈول اُسکا کنوئین سے نکالدیا اور چوبیس ۲۴ خرمے اپنی اجرت کے لیکر حضرت فاطمہؓ کے گھر مین تشریف لائے اعرابی نے جب حضرتؐ کا صبر وتحمّل دیکھا اپنی حرکت نامعقول سے نادم وپشمان ہو کے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا اور نہایت درد سے اُس کے بیہوش ہو گیا جب تھوڑا سا ہوش آیا تب حضرت فاطمہؓ کے گھر کے دروازے پر آ کے شور وغوغا کرنے لگا آنحضرتؐ اعرابی کی خبر سن کر باہر تشریف لائے اعرابی نے بہت سا عذر کیا آنحضرتؐ نے اُس سے پوچھا ہاتھ اپنا تو نے کیا کیا اُس نے عرض کی یا رسول اللہ تقصیر میری معاف کیجیے مَین نے نادانستہ گستاخی کی اُس کے خوف سے مین نے ہاتھ اپنا کاٹ ڈالا اب عفو تقصیر کا خواہان ہون آپ رحمۃ للعالمین ہین میرے حال پر رحم کیجیے اور میرے کٹے ہاتھ کو درست کیجیے تب آنحضرتؐ نے اس کے کٹے ہاتھ کو ملا کے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کے پھونکدیا ہاتھ اُس کا بدستور سابق درست ہو گیا اور وہ اعرابی اس معجزے کو دیکھکر فی الفور ایمان لایا اور ۳۴ روایت ہے کہ ایک دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ لکڑیان واسطے تعمیر مسجد مدینۂ منورہ کے درکار ہین کہان ملینگی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا یا رسول اللہ مکے مین میرا مکان ہے اُس مکان مین لکڑیان بہت عمدہ ہین اگر وہ کسی طرح سے آسکین تو مسجد تعمیر ہو جاوے آنحضرتؐ نے جناب مسبب الاسباب مین عرض کی وہ لکڑیان اڑکر مدینۂ منورہ مین آئین اور مسجد نبوی مین خرچ ہوئین اور ۳۵ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت

معجزہ

معجزہ

معجزہ

ہے کہ وقت شہرت پانے نبوت آنحضرت کے اور ظلم و ستم قریشیون کے ایک یہودی بڑا عقلمند مدینہ منورہ مین رہتا تھا ہمیشہ توریت کی تلاوت کرتا تھا ایک دن توریت مین صفت اور نام مبارک آنحضرت کا لکھا دیکھا مارے غصے کے اپنی جورو سے قینچی منگوا کے صفت اور نام مبارک حضرت کا کاٹ دیا پھر دوسرے دن اپنے معمول پر توریت کو پڑھنا شروع کیا دیکھا تو پھر اُس مقام مین نام مبارک موجود ہے پھر کاٹ ڈالا تیسرے روز حسب معمول آپ کا نام نامی پھر اُسی جگہ موجود دیکھا اور نہایت غصے سے کاٹنے پر مستعد ہوا کہ آواز غیب سے آئی اے ملعون اگر ہزار بار صفت اور نام مبارک آنحضرت کا مٹا دیگا پھر وہین پاوے گا ہرگز اور ہر آئینہ تو نہ مٹا سکے گا تب یہودی ڈرا اور جانا کہ محمدؐ سچے رسول خدا ہین اُسوقت مدینہ منورہ سے مکے مین جا کر رسول خدا کے پاس ایمان لایا

معجزہ

اور حضرت ابوبکر صدیقؓ روایت کرتے ہین کہ ایک دن آنحضرت اپنے یارون کے ساتھ بیٹھے تھے ایک یہودی بکری کے کباب بناکے گوشت مین زہر ہلاہل ملا کے جناب رسالتمآب کے حضور مین لایا اور کہا اے محمدؐ یہ کباب آپ کے واسطے لایا ہون آپ تناول کیجیے جب رسول خدا نے ارادہ کھانے کا کیا تب وہ گوشت بولا یا رسول اللہ آپ نہ کھاوین کیونکہ زہر قاتل ملا ہے تب آنحضرتؐ نے کہا اے یہودی اس گوشت مین زہر ملا ہے یہودی نے کہا سچ ہے لیکن آپ کو کس نے خبر دی فرمایا اسی گوشت نے تب یہودی نے کہا اگر آپ نبی برحق ہین تو اس گوشت کو کھایئے اور زہر آپ کو اثر نہ کرے تو ہم جانین آپ نبی سچے ہین حضرت نے بسم اللہ پڑھکر ایک ٹکڑا اُس مین سے کھایا اور باقی یارون کو تقسیم کردیا سب بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر کھا گئے کسی کو زہر نے اثر نہ کیا پس اکثر یہودیون نے اس معجزے سے دین اسلام قبول کیا

معجزہ

اور ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ بارہ ہزار آدمی اہل یمن کے واسطے حج کرنے کے مکہ معظمہ مین آئے تھے اور اُن کے ساتھ ایک بت کہ نام اُس کا ہُبل تھا جڑاؤ جواہر سے بنا تھا اور پارچہ حریری مین پیچیدہ وہ لوگ اُس کی پوجا کرتے تھے اور رسول خدا نے اُنکو اسلام کی دعوت کی تب ان لوگون نے کہا تمھاری پیغمبری کی کیا دلیل ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ ہُبل میری پیغمبری کی گواہی دیوے تو تم سب مجھ پر ایمان لاؤ گے کہا اگر ایسا ہووے تو ضرور ہم سب ایمان لاوین گے تب آنحضرت نے اُس ہبل کو بلایا اُس نے لبیک یا رسول اللہ کہا اور چلا آیا اور رسول خدا کے سامنے ادب سے کھڑا ہوا پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی اُسکو ماری اور فرمایا کہ تو کہہ مین کون ہون بولا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ترجمہ یعنی آپ رسول خدا کے ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود لایق بندگی کے مگر اللہ اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ بندے اللہ کے اور بھیجے ہوئے اللہ کے ہین پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تو کون ہے کہا مین پتھر ہون ان لوگون نے

مجھے معبودی مین پکڑا ہے اور یہ محض غلط ہے جب اُن لوگون نے یہ حال دیکھا تو ایکبارگی بارہ ہزار آدمی سجدے
مین آئے اور توبہ استغفار کر کے مسلمان ہوئے اور[۳۸] روایت ہے کہ آنحضرتؐ جب مدینہ منورہ مین داخل ہو کے
گھر مین ابو ایوبؓ انصاری کے اترے اور اونکی ایک ٹکڑا زمین تھی اس مین غلہ وغیرہ پیدا نہین ہوتا تھا
تب آن حضرتؐ نے ایک مٹھی گیہون اُس مین چھپٹ دیئے اُسی وقت اُگے اور پک کے تیار ہوئے اور
کھیت کو کاٹا اور پکا کے کھایا اور کاٹنے کے بعد اُسکی جڑ سے بیگن کا درخت پیدا ہوا مروی[۳۹] ہے کہ حضرت فاطمہؓ
کے نکاح کے روز حضرت عایشہ صدیقہؓ کھانا پکاتی تھیں آنحضرتؐ نے ہاتھ مبارک اپنا اس چولھے مین کہ تیز
آگ جلتی تھی داخل کیا اور دیر تک اس کے اندر رکھے رہے لیکن کچھ ضرر دست مبارک کو نہ ہوا اور[۴۰] روایت
ہے کہ ایک دن ایک شخص انصار مین سے آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ جو رُو دین میری
چار ہین فرزند ایک سے بھی نہ ہوا یہان تک کہ سب بڑھیا ہو گئین حضرتؐ نے اُس کی جورُون کے حق مین
دعا کی اس کی جورُون کو حمل رہا اور[۴۱] روایت ہے کہ آن حضرت تبوک کی راہ مین یارون کے ساتھ ایک مقام
مین اترے وہان یارون نے شکایت کی یا رسول اللہ کھانا پکانے کیواسطے لکڑیان نہین ہین آنحضرتؐ
نے بجائے لکڑیون کے پتھر رکھ دیئے وہ پتھر مانند لکڑیون کے جلتے رہے[۱] اور[۴۲] روایت ہے کہ جب آنحضرت حضرت
ابو بکر صدیقؓ کو لیکر غار ثور مین تشریف فرما ہوئے آپ کے پاس اُس وقت درندے اور چرندے چلے آتے
تھے اور باتین کرتے تھے اور[۴۳] مروی ہے کہ ایک بار اہل طائف نے رسولؐ خدا سے یہ معجزہ طلب کیا اگر
اس پتھر سے ایک درخت میوہ دار پیدا ہووے تو ہم سب آپ پر ایمان لاوین آنحضرتؐ نے قدم مبارک
اُس پتھر پر رکھدیا قدرت الٰہی سے ایک درخت میوہ دار اس پتھر سے پیدا ہوا تب اکثر اہل طائف اس
معجزے سے ایمان لائے اور[۴۴] خبر ہے کہ حدیبیہ کی لڑائی کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام
حسن رضی اللہ عنہ کو پکارا اور آنحضرتؐ کئی دن کی راہ مین تھے اُنھون نے جواب دیا لبیک یا رسول اللہ اور
اس آواز کو سن کر حضرت فاطمہؓ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ اے بابا جان مین بہت بھوکی ہون اور[۴۶] روایت
ہے کہ خندق کی لڑائی کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی مبارک سے مانند آفتاب کے روشنی ظاہر
ہوئی اور اُس روشنی کی شعاع سے بہت لوگ غش مین آگئے اور[۴۷] روایت ہے کہ ایک نصاری قوم خزرج
مین مقتول ہوا تھا اور اونکو قاتل کا دریافت کرنا مشکل تھا تب آنحضرتؐ کی جناب مین عرض کی حضرتؐ
نے اس مقتول پر کسی درخت کی شاخ رکھی تب اُس مقتول نے حکم الٰہی سے زندہ ہو کر نام قاتل کا تبلا دیا
اور[۴۸] روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام تبوک مین آئے ایک قوم کو دیکھا کہ اُن کے ساتھ

تک بعد وفات آپ کے وہ خوشبو موقوف ہوئی اور بسبب اس معجزے کے اکثر قریش ہجرت کر کے مشرف باسلام ہوئے ۱۲

ایک بُت سونے کا ہے آنحضرتؐ نے پوچھا کہ کیا یہ بُت لکڑی کا ہے اور اپنا دست مبارک اُس بُت پر رکھدیا وہ بُت کاٹھ کا ہوگیا اور اس معجزے سے اکثر بُت پرست ایمان لائے اور بُت پرستی چھوڑ دی مَروی ہے کہ جب سعد بن معاذ کے حکم سے بنی قریظہ قتل ہوئے خون سے اُن کے زمین بھرگئی اور اسکی بدبو سے لوگ حیران رہے آنحضرتؐ نے دعا کی تب مینھ برسا زمین پاک صاف ہوگئی اور وہ بدبو جاتی رہی اور روایت ہے کہ ایک دن شہر جدّے سے رسُول خدا طائف کی طرف تشریف فرما ہوئے وہ کئی دن کی راہ تھی تب حقتعالےٰ نے مابین طائف اور جدّے کے زمین تہ بتہ قدم مبارک مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا دی مانند تھان کپڑے کے تب آنحضرتؐ ایک ساعت مین وہان پہونچ گئے اور رسول خدا نے ابن یزید النخعی کو اسلام کی طرف دعوت کی وہ بولا کہ ہمارے پتھر کے معبودون کو اگر سونا بنا دو تو ہم مسلمان ہونگے اور ایمان لادینگے تب آنحضرتؐ نے جناب باری مین دعا کی وہ سب سونا ہوگئے اور وے سب ایمان لائے اور مَروی ہے کہ ایک دن حضرت فاطمہؓ نے شکایت کی یا رسوُل اللہ حسنینؓ بھوکے ہین اور کچھ کھانے کی قسم سے موجود نہین تب آنحضرتؐ نے دعا کی حق تعالیٰ نے ایک خوان کہ مچھلی تلی ہوئی اور طرح طرح کی نعمتیں اُس مین تھین حضرت فاطمہؓ کے گھر مین بھیجا سبھون نے آسودہ ہوکے کھایا اور پھر کھانا اُسی قدر موجود رہا اور ایک بار لوگون نے حضرتؐ سے یہ معجزہ طلب کیا کہ اگر روٹی اور سالن معلق ہوا پر پکا دو تو ہم تم پر ایمان لائینگے تب رسولخدا نے خدا کے حکم سے ویسا ہی کیا اور لوگون نے کھایا اور مَروی ہے آنحضرتؐ کی دعائے خیر سے نو انصاری کو کہ بیماری برص اور جذام کی تھی آرام ملا اور روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم عیسوی کو دعوت اسلام کی کی اُن لوگون نے کہا کہ ہمارے پیغمبر عیسٰےؑ مٹی کی چڑیا بنا کر پھونک مارتے تو خدا کے حکم سے زندہ ہوکر اڑجاتی تھی اگر آپ ایسا معجزہ ہم کو دکھا سکین تو ہم آپ پر ایمان لائین تب آنحضرتؐ نے تھوڑی سی خاک اُٹھا کے چڑیا کی صورت بنا کر بسم اللہ پڑھ کر پھونک دی خدا کے حکم سے وہ زندہ ہوکر اُڑ گئی اور روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یارون کے ساتھ بیٹھے تھے ایک مرد قریش نے آکے کہا یا رسول اللہ ابوجہل پر دس ہزار دینار میرے پانے ہین سو وہ دیتا نہین ہر روز لیت ولعل مین رکھتا ہے مجھے حیران کرتا ہے کیونکہ وہ زبردست ہے اور مین کمزور اگر آپ اُس کے پاس جا کر دلا دین تو مجھ پر بہت احسان ہو یہ سُنکر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو ہمراہ لے کر ابوجہل کے پاس تشریف فرما ہوئے اور وہ اسوقت چند قریشیون کے ساتھ بیٹھا تھا بہت تعظیم وتکریم آنحضرتؐ کی بجا لایا اور پوچھا کہ کس ارادے سے آپ تشریف لائے ہین فرمایا اے ابوجہل دس ہزار دینار اس غریب

معجزہ
معجزہ
معجزہ
معجزہ
معجزہ
معجزہ
معجزہ
معجزہ

کے کیون نہین دیتا فوراً ابوجہل نے دس ہزار دینار نکال کر اُسکو دیئے تب وہ مرد قریش خوش ہوکر ایمان لایا اور آنحضرتؐ جب وہان سے تشریف لائے تب ابوجہل کی جورو ابوجہل سے لڑنے لگی کہ کیون تو نے دشمن کی خاطر کی اور مال ہاتھ سے کھویا کہا کہ جب محمدؐ آئے تو اُن کے دونون بازؤن پر دو اژدہے تھے مین نے دیکھے کہ منہ پھیلا کر مجھے نگل جانے کا قصد کرتے ہین اس ڈر سے جلد مین نے مال اوس کا دے کر رخصت کیا اور روایت ہے کہ ابوجہل بارہا قریشیون کی مجلس مین کہا کرتا تھا کہ بمجرد دیکھتے ہی محمدؐ کے ڈر اور لرزہ میرے وجود پر ہوتا تھا سو اوس کا سبب یہ ہے کہ بہت نیزے بردار اور شیر اور سانپ گرداگرد اُن کے مجھے نظر آتے اور یہ کہتے تھے کہ اگر محمدؐ کے ساتھ کوئی شخص بے ادبی اور نامعقول گفتگو کرے گا تو اسکو ہم سب مار ڈالین گے اسی طرح کا جادو محمدؐ کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے سچ ہے خدا جسکو گمراہ کرے اسکو کون راہ پر لاوے وہ لعین یہ سب صریح معجزے دیکھ کر جادو شمار کرتا تھا اور روایت ہے کہ جب نبوت کی خبر پیغمبرؐ کی اطراف عرب مین مشہور ہوئی اکثر لوگ ہر چہار طرف کے آنے لگے ایک مرتبہ بہت لوگ اعرابی بقصد ایمان کے مکے کی راہ سے آتے تھے قریش اور ابوجہل نے پوچھا کہ تم محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاتے ہو مگر بے معجزے کے اون پر ایمان نہ لائیو اُن سب نے کہا کیا معجزہ ان سے طلب کرین تو اُن سب نے کہا کہ چلو ہم سب بھی تمھارے ساتھ ملکر معجزہ طلب کرین تب وے سب مل کر آئے اور کہا اے محمدؐ اہل قریش اور اعرابی سب جمع ہوئے ہین اگر ایک معجزہ دکھلاؤ تو ہم سب تم پر ایمان لاوین آنحضرتؐ نے فرمایا کیا معجزہ چاہتے ہو کہا کہ ایک پتھر سفید اس میدان مین پڑا ہوا ہے اس پتھر کا رنگ مثل گل سُرخ کے ہوجاوے اور اوس سے ایک سونے کا درخت چھ شاخ کا پیدا ہوئے اور ہر شاخ مین سو سو پتے اور وہ شاخین پھولون سے بھری ہون اور ہر پتے مین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے اور اوس کی ہر شاخ مین چھ قسم کے میوے اور ہر میوے مین چھ قسم کا مزہ مانند کھجور اور انگور اور امرود اور سیب اور انار اور بہی کے ہو اور ہر شاخ مین ایک چڑیا سفید پیدا ہوئے کہ منقار اوسکی سونے کی اور پانون اُسکے مانند لعل کے ہون اور وہ زبان فصیح سے تمھاری پیغمبری پر گواہی دیوے تو ہم سب آپ پر ایمان لاوین گے یہ سب باتین رسول خدا نے ان سبھون سے سن کر فرمایا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ ھٰذِہِ الْمُعْجِزَۃَ ترجمہ یعنی خدایا مجکو یہ معجزہ بخشدے اتنے مین جبرئیل امین ربّ العالمین کی حضور سے آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ نے درخواست کی جناب باری مین وہ مقبول ہوئی جو آپکو طلب ہو اوس پتھر سے طلب کیجے خدا کے فضل سے وہ سب ظہور مین آوے گا تب آنحضرتؐ نے اس پتھر کے پاس

معجزہ

جا کے شہادت کی انگلی سے اُس پتھر کی طرف اشارہ کیا مجرد اشارہ کرنے کے درخت وچڑیا وغیرہ جیسا کہ اُنھوں نے کہا تھا ویسا ہی موجود ہوا یہ معبود کی قدرت کا تماشا دیکھ کے سب اعرابی ایمان لائے اور اہل قریش ایمان نہ لائے اور کہا یہ سب جادو ہے تب حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو یہ جادو نہیں یہ قدرت الٰہی ہے اور روایت ہے کہ ابوجہل لعین نے ایک دن کہا کہ میرے گھر میں ایک پتھر ہے اوس پتھر میں سے ایک طاؤس عجیب نکالو تو میں ایمان لاؤں گا تب حضرت نے دعا کی پتھر پھٹکر اس میں سے ایک طاؤس نکلا سینہ اوس کا سونے کا اور سر اوس کا زمرد کا اور بازو اس کے موتی کے اس لعین نے یہ امر عجیب دیکھا تو بھی اپنے عہد سے منہ موڑا اور ایک دن ابوجہل ایک یہودی کو ہمراہ لے کر وقت شب رسول خدا کے پاس آیا اور کہا اے محمدؐ اس وقت کوئی معجزہ ہم کو دکھاؤ نہیں تو تیغ بیدریغ سے سر تمہارا جدا کرونگا آپ نے فرمایا تو کیا معجزہ دیکھنا چاہتا ہے وہ یہودی ابوجہل سے بولا کہ محمدؐ سخت جادوگر ہے اور جادو آسمان پر نہیں چلتا اُسکو کہو کہ چاند کو آسمان پر دو ٹکڑے کرے تب معلوم ہوگا کہ جادو ہے یا معجزہ پس ابوجہل کے کہنے سے حضرت نے شہادت کی اُنگلی اُٹھا کے چاند کی طرف اشارہ کیا کہ شق ہوا اے چاند خدا کے حکم سے اُسی دم دو ٹکڑے ہو کر آدھا اپنی جگہ پر رہا اور آدھا دوسری جگہ پر گیا یہ دیکھ کے ابوجہل نے کہا کہ کہو پھر دونوں ٹکڑے مل جاویں آنحضرتؐ نے اشارہ فرمایا پھر وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے وہ یہودی ایمان لایا اور ابوجہل نے کہا کہ محمدؐ نے ہماری آنکھیں جادو سے باندھ کے چاند کے دو ٹکڑے دکھائے اب مسافروں سے پوچھنا چاہیئے کہ فلاں تاریخ چاند کو دو ٹکڑے ہوتے کسی نے دیکھا یا نہیں غرض مسافروں سے پوچھا اُنھوں نے کہا کہ ہاں فلانی رات کو چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ہم نے دیکھا تھا پس لوگوں نے یہ گواہی دی تب بھی ابوجہل ایمان نہ لایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نویں سال ہجری میں ایک دن رسول خدا نے مدینے کی مسجد میں فرمایا کہ اے یارو نجاشی بادشاہ حبش نے وفات کی اور اسکی نماز جنازہ اسوقت ہوتی ہے نماز پڑھا چاہیے تب سب صحابہ کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کی بعد نماز کے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ میت غائب پر نماز درست ہے فرمایا نہیں مگر مجھکو جبرئیل نے اسکی وفات کی خبر دی اور اس کی لاش میں نے دیکھی اسواسطے نماز جنازہ ادا کی اور تمھاری بھی نماز میری اقتدا سے درست ہوئی الغرض جیسے معجزات آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہیں ایسے اور کسی نبی مرسل یا غیر مرسل سے نہیں ہوئے اور جو جو کرامتیں اُس امت کے اولیاؤں سے ظاہر ہوئی ہیں در حقیقت وہ بھی معجزات سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہیں یہ قیامت تک ظاہر ہو دیں گی۔

معجزہ
معجزہ
معجزہ

بیان ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

روایت کی گئی ہے کہ جب خبر معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملک عرب مین ہر طرف مشہور ہوئی تب اکثر اہل عرب وغیرہ ایمان لائے اور بعضے مشرک ایذا اور تکلیف دینے پر رسول خدا کے مستعد ہوئے اس لئے جناب باری سے جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے رسول مقبول بعد سلام اور درود کے حق تعالے نے فرمایا ہے کہ تم اپنے یارون کو مدینہ منورہ مین بھیجو سوا ابوبکرؓ کے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یارون کو بلایا مصعبؓ اور ابن ام مکتومؓ اور ابن مسعودؓ اور عمارؓ اور بلالؓ اور سعدؓ وغیرہ چھبیس صحابہ کو حضرت امیر حمزہؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مدینہ منورہ مین روانہ کیا اور آپ منتظر وحی کے رہے اور ابوجہل لعین حضرت کے مارڈالنے کی کافرون سے مشورت کر رہا تھا اس مین ابلیس خبیث علیہ اللعنۃ ایک پیر مرد کی صورت بن کے اون کافرون کے پاس آیا اور کہا کہ اے صاحبو مین بڈھا رہنے والا نجد کا تمھاری مدد کو آیا ہون مال اور آدمی بہت رکھتا ہون تب ان سبھوں نے ابلیس کو جگہ دی اور اپنی مشورت مین شریک کیا ابوجہل نے کہا اے بڈھے کہو کہ محمدؐ کے حق مین کیا تدبیر کرین اس لعین نے کہا اے ابوالحکم محمدؐ نے اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑا کیا اور اپنے جھوٹے دین کو جادو سے جاری کیا چاہتے ہین تم حاکم کہ ہو قوم تمھاری بیشمار ہے اور لشکر بسیار اور محمدؐ اس وقت تنہا ہین کیونکہ اُن کے یار سب مدینے کی طرف گئے ہین جس وقت کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر سوتے ہون ایک شخص جا کے سر اون کا کاٹ لا دے تا کہ کسی کو خبر نہ ہو اور فساد برپا نہ ہووے سبھون نے یہ صلاح پسند کی آپس مین جب یہ بات مقرر ہوئی تب ابوجہل لعین نے کہا اے یارو آجکی رات سر کاٹنا محمد کا ضرور ہے غرض اس کام کے واسطے بیس آدمی جری کار آزمودہ کو قوم قریش مین سے مقرر کیا اور جبرئیلؑ نے آکے حضرت کو خبر دی کہ آج قریش کی محفل مین یہ بات مقرر ہوئی ہے کہ آجکی رات سر تمھارا تن سے جُدا کرین اور حکم جناب باری کا یون ہوا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سُلا کے ابوبکر صدیق کو ہمراہ لے کر مکے سے ہجرت کر کے مدینہ کیطرف جاؤ کہ تمام کام اسلام کا وہین سے انجام پاوے گا تب آنحضرتؐ نے حقیقت وحی کی حضرت ابوبکر صدیق سے بیان کی جب رات ہوئی مرتضی علی کو اپنے بستر پر سُلا کے ابوبکر صدیق کو ہمراہ لے کر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ مین غرۂ ماہ ربیع الاول شب شب دوشنبہ کو نبوت کے تیرھوین سال اور شب معراج کے آٹھ مہینے کے بعد کہ اُسوقت عمر شریف آپ کی ترپن ۵۳ برس کی تھی ہجرت کی اور اُسی شب اُن بیس آدمیون نے جو ابوجہل لعین نے

متعین کئے تھے رسولؐ خدا کے گھر پر جا کر محاصرہ کیا مگر اللہ نے وہین اُن پر ایک خواب ایسا مسلط کیا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس محاصرہ سے نکل گئے اُنکو اصلا معلوم نہ ہوا پیچھے ایک ساعت کے ابلیس
نے نیند سے اُٹھا کے کہا اے یارو محمدؐ بھاگا ہے تب وہ بیس آدمی تلوار لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے بستر پر آئے دیکھا کہ علی کرم اللہ وجہہ رسولؐ خدا کے بستر پر سو رہے ہین پوچھا محمد کہان ہین مرتضے
علیؑ نے فرمایا مجھے معلوم نہین پھر سبھون نے بہت سی تلاش کی نہ پایا آخر ابوجہل کو خبر کی تب شیطان نے
کہا کہ اے ابوجہل مین جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کو ہمراہ لے کر مدینے کی طرف بھاگے ہین
جلدی پیچھا کرو تو ملین گے وہ غار الجل جبل ثور مین چھپ رہین گے وہان اُنکو پاؤ گے پس تمام قریش نے
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خانہ تلاشی کی نہ پایا تب مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں جبرئیل علیہ
السلام نے رسول مقبول کو خبر دی کہ تمام قریش آپ کے پیچھے آتے ہین آپ کے ایذا دینے کو آپ اس
غار طحل مین چھپ رہیے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کے ساتھ اُس غار مین چھپ گئے اور خدا کے
حکم سے ایک مکڑی نے اس غار کے دروازے پر جالا بنایا اور دو کبوترون نے اسمین بیضے دیئے اور جبرئیل نے آکے خاک کوڑا
اوس پر جھاڑ دیا تھا کہ پرانا معلوم ہو اور کفار نہ پہچان سکین جب وے کوہ طحل پر پہنچ کے ہر طرف تلاش کرنے لگے ابلیس
کو معلوم تھا اس نے چاہا کہ آدمی کی صورت بن کر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھلا دے اسوقت جبرئیل علیہ
السلام نے اپنا پر شیطان کو مار کر دریائے محیط مین ڈالدیا اور وے بدخواہ اس غار کے دروازے مین آکر تلاش
کرنے لگے کوئی کہتا تھا اس غار کے اندر گھسے ہین کسی نے کہا نہیں اس کے اندر کیونکر جائین گے منہ
اس کا بہت چھوٹا ہے اور کسی نے کہا کہ پھر یہان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہاں گئے اسی طرح کفار
آپس مین کہہ رہے تھے کہ دو کبوتر اس غار کے منہ سے اُڑ گئے جب کبوتر کے انڈے اور مکڑی کا جالا اور
خاک اور کوڑا اس پر پڑا ہوا قریش نے دیکھا تب وہاں سے پھر آئے اور آنحضرتؐ تین دن اُس غار کے
اندر جا کے سجدے مین رہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو دیکھا کہ اُس غار کے اندر چارون طرف بچھو اور سانپ
کے سوراخ بہت ہین تو اپنے بدن کے کپڑے اور دستار پھاڑ کر سوراخون کو بند کیا صرف زیر جامہ ثابت
رہا اور کپڑا نہ ہونے کے سبب ایک سوراخ باقی رہا وہ بند نہ ہو سکا حکم الٰہی سے ایک مار زہردار نے چاہا
کہ اُس سوراخ سے نکل کر رسول اللہ کا قدمبوس ہو اُسمین حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نظر اس پر پڑی
اسوقت اپنے پاؤن کو اُس سوراخ کے منہ پر رکھ دیا اور اوس کے آنے کی راہ بند کی تب اس غار کے
اندر سے سانپ نے ابوبکر صدیقؓ کے پاؤن مین کاٹا اور زہر نے غلبہ کیا تمام بدن مین لرزا پڑا مگر

پاؤن اپنا غار کے منہ سے نہ ہٹایا مثل ستون کے قائم رکھا آنحضرتؐ جب نماز سے فارغ ہوئے
تو یہ حال دیکھ کے فرمایا اے ابوبکر کیا حال ہے تمہارا انھون نے عرض کی یارسول اللہ مین نے
دیکھا کہ ایک بڑا سانپ اس غار سے نکلتا تھا اسواسطے مین نے اپنے پاؤن سے بند کیا اور اُس
سانپ نے میرے پاؤن مین کاٹا اور زہر نے اُس کے مجھ پر غلبہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ پاؤن اپنا کھینچ لو تب ابوبکر صدیقؓ نے پاؤن اپنا کھینچ لیا یکایک سانپ سوراخ سے نکل آیا اور عرض
کی یارسول اللہ جب مین نے دیکھا کہ ابوبکر صدیقؓ آپ کے قدم چومنے سے مجکو محروم کرتے ہین اس
واسطے مین نے اُن کو کاٹا یہ کہہ کر ایمان لایا اور قدمبوس ہو کر اپنے گڑھے کے اندر گھس گیا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زخم کو تین بار چوس کر تھوکا حق تعالیٰ نے شفائے کامل بخشی اور چوتھے روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ اُس غار سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس مین
ابوجہل نے سراقہ بن جعشم کو یہ خط لکھا کہ محمدؐ بن عبداللہ یہاں سے بھاگ کر مدینے مین جاتا ہے
مناسب ہے تم کو کہ اسکو جہان ملے پکڑ کے میرے پاس بھیجدو تب سراقہ بن جعشم نے آنحضرتؐ
کو راہ مین آ گھیرا اور نیزہ دا اپنے ہاتھ مین پھیرا اور گھوڑا کدا کر ارادہ کیا کہ رسول خدا کے سامنے آوے
اور پکڑے خدا کے حکم سے اوسوقت زمین اوس کے گھوڑے کو پیٹ تک نگل گئی سراقہ نے اُسدم
جانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہین اور عذرخواہی کرنے لگا اور اقرار کیا کہ مجکو چھڑوا دیجیے کہ مین چلا
جاؤن اور جو بدخواہ آپ کے پیچھے آتے ہونگے اونکو پھیر دون گا اور کہون گا کہ مین نے اس طرف بہت
تلاش کی محمدؐ کو نہ پایا تب آنحضرتؐ نے زمین کو فرمایا یا اَرْضُ خَلِّیْہِ ترجمہ اے زمین چھوڑ دے اس
کو تب زمین نے گھوڑے کے پاؤن کو چھوڑا اور سراقہ خلاص ہو کر پھر گیا اور جو بدخواہون سے
ملاقات ہوئی سراقہ نے وہی باتین کہین جو حضرت سے وعدہ کیا تھا اور جب آنحضرتؐ وہان سے کراع
الغنیم مین پہونچے وہاں کا سردار قوم بریدہ اسلمی نام رسول خدا کی خبر سنکر سات سو آدمی ہمراہ لے کر پیغمبر خدا کے
استقبال کو آیا اور سب کے سب مسلمان ہوئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان سے روانہ
ہوئے ربیع الاول کی سولھوین تاریخ دوشنبہ کے روز قبا مین پہونچے اور قبا ایک گانون کا نام مدینے کے
پاس ہے وہان کے لوگون کو اسلام کی دعوت کی بہت لوگ ایمان لائے اور وہان چار روز پیغمبر خدا رہے جب
اہل مدینہ نے آنحضرتؐ کی خبر پائی تمام سردار وہان کے مع صحابہ حضرت عمرؓ اور حمزہؓ وغیرہما رضی اللہ
عنہم حضرتؐ کے استقبال کو آئے غرض ربیع الاول کی بیسوین تاریخ جمعہ کے دن مدینہ منورہ مین داخل

ہوئے اور ابو ایوب کے گھر مین اترے ہجرت کا بیان تمام ہوا

بیان لڑائی بدر الکبرے کا

روایت مین آیا ہے کہ بعد ہجرت کے ایک برس تک جہاد کا اتفاق نہ ہوا دوسرے سال جنگ بدر الکبرے کی واقع ہوئی اور پانچوین سال مین بدر الصغریٰ کی اور اسی طرح دس برس کے اندر کہ پیغمبر خدا مدینہ منورہ مین رہے پچیس ۲۵ لڑائیان کفارون سے کین اور بعضی روایت مین کہ ستائیس ۲۷ بعد نزول اس آیت کے قولہ تعالیٰ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ ترجمہ یعنی قتل کرو تم مشرکون کو جہان پاؤ اون مین سے سات لڑائی مین یعنی جنگ بدر اور جنگ احد اور غزوہ خندق اور بنی قریظہ اور اور بنی مصطلق اور خیبر اور طائف مین آپ تشریف لیگئے تھے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وادی القریٰ اور خابہ اور بنی نضیر مین بھی گئے تھے ایسے ہی اور پچاس لڑائیان ہوئین اوس مین صرف لشکر کو بھیجا خود تشریف فرما نہ ہوئے اور اس مدت کے اندر آنحضرتؐ کو سوائے دعوت اسلام اور تعلیم احکام دین اور کافرون سے جہاد کرنے اور بنائے مسجد کے اور کچھ کام نہ تھا یہانتک کہ دین کو کمالیت کو پہونچایا اور لڑائی بدر الکبریٰ کے ہونے کا یہ سبب تھا کہ ایک دن آنحضرتؐ اپنے یارون کے ساتھ بیٹھے تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ مکے کے مشرک سوداگر ابو سفیان اور عمرو ابن العاص کی طرف سے آتے ہین اپنے یارون کو بھیجو تا اُن سب کو مارین اور غنیمت لین اور اون سے خوف نہ کرین خدا کے فضل سے تم کو فتح و نصرت ہوگی حضرت نے اپنے یارون کو فرمایا اور سو مرد مسلمان جمع ہوئے اس مین تیرہ آدمی گھوڑے کے سوار اور اسی آدمی شتر سوار اور باقی پاپیادہ تھے اور کسی کے پاس ہتھیار لڑائی کا نہ تھا مگر ہر ایک کے ہاتھ مین لاٹھی تھی کافرون سے لڑنے کے لئے جب چاہ بدر کے نزدیک پہونچے تو اون سے داگرون کو یہ احوال کسی طرح معلوم ہوگیا آخر مکے مین یہ خبر پہونچائی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جماعت کثیر کے ساتھ راہ ہماری بندکی ہے اور ارادہ تاخت و تاراج کا رکھتے ہیں پس ابو جہل نے یہ بات سن کے منادی کی تمام اہل مکہ ایک ہزار ایک سو سوار ہمراہ رکھتے تھے پس ابو جہل اُن سوارون کو لے کر مع خود لڑنے کو آیا اور جبرئیل یہ خبر رسول خدا کے پاس لائے کہ ابو جہل اتنا لشکر لیکر لڑنے کو آتا ہے اور اللہ کے فضل سے تمہاری نصرت اُن پر ہوگی مومن یہ بات سن کے بہت خوش ہوئے اور دوسرے دن لشکر دونون طرف آکے جمع ہوئے اور ابو جہل لعین کی آنکھ مین لشکر نصرت اثر تھوڑا معلوم ہوا اور اپنا

لشکر بہت اسواسطے خوش ہو کے کہنے لگا کہ میرے ساتھ اتنا لشکر ہے محمدؐ کے خدا سے البتہ لڑ سکیں گے بلکہ اس
کے واسطے ہمارا تھوڑا سا کافی ہے جب یہ بات رسولؐ خدا کے گوش مبارک میں پہونچی سجدے میں آکر کہا خداوندا
تونے مجھ سے وعدہ کیا ہے سو پورا کر اُن پر ہم کو فتح دے پس اوّل لشکر سے ابوجہل کے عتبہ اور شیبا اور ولید
بن مغیرہ جنگ گاہ مین آکر کھڑے ہوئے اور لشکر نصرت اثر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے عبداللہ
بن رواحہؓ اور عوفؓ بن حارث اور مسعودؓ بن حارث لڑائی مین آئے تب لشکر ابوجہل کے لوگ حقارت
سے کہنے لگے کہ اول نام اپنا بتا دیجیے ہم سے لڑو۔ اُن تینوں مومنون نے اپنا نام بتلایا پھر مشرکین نے کہا کہ
تم ہماری لڑائی کے قابل نہین تم جاؤ بعد اوس کے ایک نعرہ مارا کہ اے محمد ہمارے مقابل میں ہمسر ہمارا
بھیج پس خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہمزہؓ اور حضرت علی مرتضیٰؓ اور عبیدہ بن حارث کو بھیجا تب
دونون طرف کے لشکرون مین لڑائی ہوئی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کے لشکر سے شیبہ کا سر کاٹا
اور علی مرتضیٰ نے ولید بن مغیرہ کو مارا اور عتبہ نے حضرت عبیدہؓ کا پانون توڑا تھا تو بھی حضرت عبیدہؓ نے
عتبہ مردود کو قتل کیا بعد اس کے رسول خدا کے حضور مین آئے اور آپ نے اُنکو بہشت کی بشارت دی اور
پیچھے سے مشرکون نے تیر مار کر چار پانچ مومنون کو شہید کیا تب پیغمبر علیہ السّلام نے سجدے مین آکے دعا
نصرت کی تب خدائے عزّوجل نے ہزار فرشتے بھیجے اُنھون نے آکر مشرکون کو جہنم مین داخل کیا اور
عبداللہ ابن مسعودؓ نے ابوجہل کا جنگ گاہ مین سر کاٹا سجدہ شکر کا بجا لائے اور اُس دن بہت کافر مارے
گئے اور بعضے اسیر ہوکے آئے اور کتنے ہزیمت پاکے بھاگ گئے اور صحابہؓ سے روایت ہے کہ جس دن
کافرون نے حضرت کے لشکر کو مارنے کا قصد کیا خدا کے حکم سے اُس دن خود بخود ان کافرون کے سر کٹ کے
زمین پر گر پڑے اُن کافرون کی لاشون کو خندق مین ڈالدیا پیغمبر علیہ السّلام نے اُس کے کنارے کھڑے
ہوکے کہا اے بدبختو اقارب ہمارے یقین تھے صحابہؓ نے متعجب ہوکر پوچھا یا رسول اللہ آپ مقتول سے
گفتگو کرتے ہین فرمایا کہ مُردے بات سنتے ہین لیکن بول نہین سکتے ہین پھر پیغمبر خداؐ اپنے یاران فتح
شعار کو لے کر مدینہ منورہ مین تشریف لائے لیکن تیرہؓ آدمی مسلمان شہید ہوئے تھے اور حضرت نے اسیرون
کو اپنے پاس بلایا عتبہ کو دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور اوس کی تکلیفین دی ہوئی یاد آئین پھر حضرت
علی مرتضیٰؓ کو فرمایا کہ عتبہ کو قتل کرو اوسوقت علیؓ مرتضیٰ نے گردن عتبہ کی ماری اور وہ داخل جہنم ہوا اور پیغمبرؐ
خدا کی ایک زوجہ نے کہ نام اُن کا سودہؓ تھا قیدیون کو قتل کے وقت کہا کہ اگر تم لڑائی مین مارے گئے
ہوتے تو اوسوقت اس خرابی سے کیون مارے جاتے یہ بات سُن کے پیغمبر خدا سودہؓ پر غصہ ہوئے اور اون کو

طلاق دیا سودہؓ نے غمگین ہو کر حضرت عائشہ صدیقہؓ کو بہت منتون سے سفارش اور عفو تقصیر پر راضی کیا چنانچہ سید عالم نے ان کی سفارش منظور کی اور سودہؓ کو پھر نکاح مین لائے اور بعد اس کے بعد پیغمبر خدا نے حضرت عباس سے جو کہ اسیر ہو کر آئے تھے کہا کہ تم مسلمان ہو تو تم کو آزاد کرونگا اسوقت عباس مسلمان ہوئے اور دولت ایمان ہاتھ لگی اور بہشت نصیب ہوئی یہان تک تھا قصہ بدر الکبرےٰ کا واللہ اعلم۔

احوال جنگ اُحد کا

خبر مین آیا ہے کہ مشرکون نے بعد ہزیمت جنگ بدر کے سامان لڑائی کا پھر تیار کیا اسوقت سردار قریش کا ابو سفیان تھا وہ کافر مع جم غفیر و لشکر کثیر طرف مدینے کے بارادۂ تاخت آئے اور جبرئیل امین نے یہ خبر رسول خدا کو پہونچائی حضرت نے اپنے یارون سے مشورت کی جب فوج کفار کی مدینے کے متصل آپہونچی تب لشکر اسلام مسلح ہو کر ہمرکاب رسالت مآب کے جبل اُحد پر کہ مدینے سے دو کوس ہے آیا آنحضرت نے عبد اللہ بن زبیر کو ساتھ ستر تن تیر اندازون کے اوسی کوہ پر لشکر وغیرہ کی حفاظت کے واسطے متعین کیا اتنے مین لشکر دونون طرف سے صف کشیدہ ہوئے اوّل تیرون کا مینھ برسا پھر شمشیر و خنجر بجلی کی طرح چمکے اور دریا خون کا بہا القصہ فوج اسلام نے پروردگار کے فضل سے لشکر کفار پر فتح و نصرت پائی اور مشرکون نے ہزیمت و شکست کھائی وہ ستر نگہبان کوہ اُحد کے باوجود ممانعت عبد اللہ بن زبیر کے یہ ہزیمت دیکھ کر غنیمت لوٹنے کو دوڑے فوج کفار کی فرصت پا کر اس پہاڑ پر پہونچی اور لشکر اسلام مغلوب ہوا ستر آدمی مسلمانون سے بعضے زخمی بعضے شہید ہوئے اور آنحضرتؐ کے دندان شریف نے اسی جائے ایک پتھر کی ضرب سے شہادت پائی دہن مبارک سے جو دُرج دُر بے بہا تھا خون بہا اور ڈبہ مرجان و لعل کا بنا ایک اصحابی اپنی پگڑی سے لہو لب مبارک سے پونچھتے تھے ابلیس لعین نے یہ حال دیکھ کے پہاڑ پر چڑھ کے پکارا کہ اے لوگو محمدؐ مقتول ہوئے یہ آواز سن کر کافرون نے خوش ہو کر لشکر اسلام پر حملہ کیا اوس وقت بہت مسلمان مجروح ہوئے اور کتنے شہید اور چند لوگ غازی بنے اور بعضے بھاگے اصحاب کبار وغیرہ آن حضرت کی خبر گیری کو آئے دیکھا کہ دندان مبارک شہید ہوا اس عرصے مین حضرت حمزہؓ اور دو صحابی نے شہادت پائی اور کافرون نے یہ ظلم و ستم سے اُن کو مثلہ کیا یعنی ناک کان ہاتھ پانون کاٹے تب اصحاب کبار وغیرہ رضی اللہ عنہم کی آتش خشم نے جوش کیا اور پھر کے فوج اعدا مین کہ دل بادل برق کی طرح در آئے رعد وار نعرے مار مار کر کفارون کو مارنا شروع

کیا حضرت شیر خداؑ نے حمزہؓ کی لاش دیکھ کر کہا اے چچا خدا کے حکم سے ستر کافرون کو تمھارے عوض مثلہ کرونگا یہ کہہ کر دُلدل کو چمکایا اور ذوالفقار لے کر نعرۂ حیدری ماہ سے ماہی تک پہونچایا اور آنحضرتؐ کے گھوڑے کی باگ عباسؓ پکڑے کھڑے تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ فرشتے آپ کی مدد کو آئے اور سر کافرون کا تن سے جدا کرتے ہین غرض لشکر اسلام نے فتح پائی پھر جناب رسالت مآب نے سجدۂ شکر بجا لا کے مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ کو مدینۂ منورہ مین خوشخبری دینے کے لئے بھیجا تمام اہل مدینہ اور اہل بیت آوازہ بد سے گھبراتے تھے خبر ظفر کی سن کر شاد ہوئے پھر آنحضرتؐ نے بہت لاشین مسلمانون کی بعد نماز جنازے کے دفنا ئین اور باقی لاشون کو مدینے مین لوگ لے آئے کہتے ہین کہ ایک بڑھیا اپنے بیٹے اور بھائی کی لاش دیکھ کر بولی کہ ہزار بیٹے اور بھائی ہوتے تو حضرتؐ پر سے تصدق کرتی اور رسول مقبول اپنے یارون کے ساتھ مدینۂ منورہ کی طرف تشریف فرما ہوئے دیکھا کہ ہر ایک اپنے مردون کی تعزیت کرتا ہے حضرت نے یہ سُن کر فرمایا کہ اگر حمزہؓ کا کوئی ہوتا تو اون کی بھی تعزیت کرتا یہ سُن کر سب زن و مرد نے اپنے مُردون کو چھوڑ کر حمزہؓ کی تعزیت کی بلکہ اب تک عرب مین یہ رسم ہے کہ کوئی کسی مردے کی تعزیت کو آوے اول حمزہؓ کی تعزیت کرے گا

بیان احوال جنگ بدر الصغریٰ وغیرہ کا

کہتے ہین کہ اُحد کی لڑائی سے اگلے سال مکۂ معظمہ مین بڑا قحط پڑا سب لوگ وہان کے خراب و تباہ ہوئے پھر کافرون نے آنحضرتؐ کے قصد حرب سے ڈر کر آپس مین تدبیر و مصلحت ٹھہرا کے ایک نواصد مسعود نام کو مدینے مین بھیجا اُس نے جا کے مکر و فریب سے حضرتؐ کو ڈرایا کہ یا رسول اللہ گذشتہ سال باوجود کم جمعیتی کفار کے آپ کی فوج بہت ماری گئی اور امسال اُن کو زور جمعیت خوب ہے ہرگز آپ اس طرف کا قصد نہ فرماوین آپ نے اس بات پر عمل نہ کیا اور لشکر اسلام کو ہمراہ لے کر مکے کو جا کے محاصرہ مین لائے مگر کفارون سے کوئی شخص لڑنے کو نہ آیا بلکہ کتنے آدمی خفیہ آکر مسلمان ہوئے پھر فخر دو عالم نے مدینۂ منورہ کو مراجعت فرمائی سال آیندہ مین آنحضرتؐ یارون کے ساتھ بقصد حج شتر و دُنبے قربانی کے لئے ہمراہ لے کر روانہ ہوئے اہل مکہ نے جمع ہو کر جنگ کا قصد کیا سب مسلمان کہ احرام مین تھے گھبرائے قضائے الٰہی سے کفارون کو لشکر اسلام دیکھ کر

ایسا رعب غالب ہوا کہ خود بھاگ گئے پھر اُن کافرون نے دو قاصد ایک ابومسعود ثقفی دوسرے اسمعیل بن عمرو کو بھیج کر احوال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارادہ حج تشریف لائے ہین قصد حرب کا نہین تب خوش ہو کر حرف صلح درمیان لائے اور آ کر عرض کی یا رسول اللہ اس سال ہم قحط کے مارے ہوئے ہین آپ کی خدمت و مہمانی نہ ہوسکے گی اس واسطے یہ آرزو ہے کہ ابھی آپ مدینے کو پھر جاوین اور ایک تمنا صلح کی ہے رسول کریم کو اُن پر رحم آگیا التماس اُن کی قبول کی عہد و پیمان آشتی و صلح کا لکھا گیا پھر پیغمبر علیہ السلام نے بیت الحرام کو ہدیہ و تحفہ بھجوایا مساکینون کو خیرات دی اور یارون کو ہمراہ لے کر مدینے کی طرف تشریف فرما ہوئے۔

بیان احوال جنگ خیبر کا

مروی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے ساتوین سنہ ہجری مین حج سے فارغ ہو کر جعفر طیار سے مژدہ مسلمان ہونے نجاشی کا سنا پھر خبر صلح پارس کی پہونچی بعد اوس کے آپ نے خیبر کی طرف بارادہ جہاد کوچ فرمایا اور مع لشکر وہان پہونچے اور خیبر کے یہود بھی فوج لے کر مقابلے کو آئے جب لشکر دونون طرف کا صف کشیدہ ہوا تب ایک مرد مسلمان نے سات تن یہودی کو جہنم رسید کر کے شہادت پائی پھر سردار عالم نے علی کرم اللہ وجہہ کو بلوا کر حکم جنگ کا دیا اُن کی آنکھون مین درد شدید تھا آنحضرت نے دعا کی فوراً شفا پا کر دلدل پر سوار ہو کر ذوالفقار ہاتھ مین لے کر میدان جنگ مین آ کے نعرہ مارا یہودیون نے آپ پر حملہ کیا شیر خدا نے ایک ہی حملہ مین بہت کافرون کو فی النار والسقر کیا اس عرصے مین ایک یہود پہلوان رستم زمان لاف مارتا ہوا آیا اور شیر خدا پر حملہ کیا حضرت علی مرتضیٰ نے اُس کو ایک ہاتھ ایسا مارا کہ گھوڑے سمیت دو ٹکڑے ہوا کافرون نے یہ حال دیکھ کر ہزیمت کھائی اور قلعہ مین پناہ لی پس امیر المومنین نے در خیبر پکڑ کر زور کرامت کیا تمام قلعے مین لرزہ زلزلے کا سا پڑا اور خدا کے حکم سے دروازہ اُکھڑ کر حصار کے پیچھے گرا پھر تو لشکر اسلام قلعے مین در آیا اور مال و دولت لوٹ کے آسودہ ہوا بہت کافر قتل ہوئے اور کتنے زن و مرد اسیر ہو کر آئے اُس مین سے ایک عورت حسینہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نکاح میں لائے اُن بی بی نے ایک خط مہری رسول مقبول سے موقوفی خراج مین لکھوا کر اپنی قوم کو دیا چنانچہ اب تک وہ خط اُون کے پاس موجود ہے واللہ اعلم بالصواب

بیان وفات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا

مروی ہے کہ آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کو خاتم النبیین نے اپنے یارون کے ساتھ عرفات مین دو رکعت نماز ادا کی اتنے مین جبرئیل علیہ السلام یہ آخری آیت لائے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ترجمہ یعنی آج کے دن کامل کیا مین نے دین تمھارا اور تمام کی تم پر نعمت اپنی اور راضی ہوا مین بھیجکر واسطے تمھارے دین اسلام کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا کہ سفر آخرت کا قریب آیا بعد ادائے حج کے مکانات آباد اجداد کے دیکھ کے مدینے کی طرف روانہ ہو کے فرمایا کہ شاید دوسرے سال مکہ معظمہ مین آنا میرا نہ ہوگا تمام صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم یہ سن کر گریہ وزاری مین آئے حضرت کو اُسی مقام میں درد پہلو پیدا ہوا چنانچہ تیرہ نمازین آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتدا سے پڑھین پھر مدینے مین تشریف لائے الغرض آخر ماہ صفر کو بدھ کے دن میمونہ خاتون کے گھر مین کہ زوجہ آنحضرتؐ کی تھین دردسر اور بخار شروع ہوا شدت مرض مین سب ازواج مطہرات بیمارداری کو وہان آئین پھر آنحضرتؐ اہل بیت سے کسی کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کے عائشہ خاتونؓ کے حجرے مین تشریف لائے اور سر مبارک اون کے زانو پر رکھ کے آرام کیا عائشہ صدیقہؓ نے کہا یا رسول اللہ بدن مبارک آپ کا بہت گرم ہے فرمایا اے عائشہ مفارقت کا دن نزدیک آیا بی بی نے آہ سرد دل پُردرد سے بھری حضرت نے فرمایا صبر کرو کیونکہ شربت موت کا ہر ایک کو چکھنا ہے دوسرے دن کہ جمعہ تھا بلال رضی اللہ عنہ سے صلوٰۃ اور اذان سن کے سید کونینؐ نے چار دن صحابہؓ کو بلوایا اور اُن کے مونڈھون پر ہاتھ رکھ کے مسجد مین بہزار سختی پہونچکر فرمایا کہ مجھ مین ضعف سے طاقت نہیں چاہیے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کرین یہ سن کر سب اصحابؓ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے آخر حضرتؐ نے بہزار دشواری نماز ادا کر کے وصیت شروع کی کہ بھائیو مین نے موافق وحی کے سب نیک و بد سے تم کو آگاہ کیا اب وقت میرا آخر پہونچا کاروبار اپنے چاہیے کہ بعد میرے ہوشیاری سے کرو تمام صحابہؓ مین گریہ و بکا اور صدائے واویلا نے وقوع پایا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دست بستہ ہو کر عرض کی یا رسول اللہ آج کی رات ایک خواب مین نے دیکھا ہے فرمایا بیان کرو کہا یہ دیکھا ہے کہ چادر عائشہؓ کے سر سے اُتر گئی آنحضرتؐ نے فرمایا تعبیر اوس کی اُن کے بیوہ ہونے پر ظاہر ہے اُس کے پیچھے حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ

مین نے آج یہ خواب دیکھا کہ عدل میرا ٹوٹ گیا ہے حضرتؐ نے فرمایا وہ عدل مین ہون پھر حضرت عثمان نے کہا یارسول اللہ مین نے یہ خواب دیکھا کہ ایک ورق قرآن شریف سے ہوا پر اُڑ گیا فرمایا اے عثمانؓ ورق قرآن کا عبارت میری روح سے ہے کہ تن سے ہوا ہوگی پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا مین نے یہ خواب دیکھا کہ ڈھال میری ٹوٹ گئی فرمایا سپر تیری مین تھا اور ٹوٹنا اوس کا میرا اس دار فانی سے جانا ہے پھر حسینؓ نے کہا یا جدی ہم نے یہ خواب دیکھا کہ ایک درخت بزرگ گر پڑا فرمایا اے فرزند وہ درخت مین ہون کہ اس جہان سے جاؤن گا بعد اُس کے عائشہ صدیقہ نے کہا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے یہ خواب دیکھا کہ میرے گھر کا ستون گر پڑا فرمایا اے عائشہؓ جو عورت یہ خواب دیکھے اُس کا شوہر مرتا ہے اُسوقت سب یار اور تمام بیبیان اور سارے اہل بیت زار زار روئے اور بیقراری سے کپڑے پھاڑے اور سر پر خاک اڑائی پھر رسول خدا نے فرمایا اے یارو شدت بیماری بہت ہے بلالؓ سے کہو مدینے مین آواز دے کہ دو روز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زندگی کے باقی ہین جس آدمی کو دعوے کسی نوع کا مجھپر ہو آکر ظاہر کرے حق اپنا قیامت پر نہ رکھے القصہ عکاشہ نام ایک مرد نے دعوی تازیانہ کا کیا اور کہا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنگ اُحد مین آپ کے ہاتھ سے میری پیٹھ پر کوڑا لگا ہے مین چاہتا ہون کہ عوض اس کا ملے سید عالم نے گھر مین سے وہ کوڑا کہ سات سر کا تھا منگوایا اور اندر دیا ہر عکاشہ کے بدلا لینے کی خبر ظاہر ہوئی ہر ایک اصحاب کبار وغیرہ اُس سے کہتے تھے اے عکاشہ حضرت کے بدلے ہمارے تن پر دس دس بیس بیس چالیس چالیس کوڑے مار لے اور رسول رب العالمین کو جو شدت بیماری مین ہین بخشدے وہ راضی نہ ہوا تب حضرتؐ نے فرمایا اے عکاشہ کوڑا ہاتھ مین لے اور جتنا چاہے مار عکاشہ رضی اللہ عنہ نے دُرہ لیا اور کہا اے خواجہ عالم مین نے ننگی پیٹھ پر کوڑا کھایا تھا اور آپ کپڑے پہنے ہین پیغمبر خدا نے پیراہن اتارا اس وقت حاضرین مجلس روتے تھے اور کہتے تھے **بیت** عکاشہ تو نے آخر بات ہم سب کی نہین مانی ✤ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ✤ عکاشہ پشت مبارک کے نزدیک آکھڑا اور مہر نبوت کی زیارت کی جھٹ بوسہ دیا آنکھون سے لگایا پھر کوڑا ہاتھ سے پھینک کر قدم مبارک پر گرا اور کہا اے سید المرسلین مجھ کمینے کی کیا طاقت ہے کہ آپ کے غلامون کی پشت تک کوڑا لیجا سکون مین کمینہ نالائق آپ کی درگاہ کا ہون میری پیٹھ پر جس روز تازیانہ لگا تھا مین نے اُسی روز بخشدیا تھا اب غرض میری یہی تھی کہ اس حیلے سے مہر نبوت کی زیارت کردن اور آتش دوزخ سے بے فکر رہون رسول خدا نے فرمایا اے عکاشہ زہے نصیب تیرے کہ آگ دوزخ

کی تجھ پر حرام ہوئی پھر ربیع الاوّل کی دوسری تاریخ پیر کے روز حق تعالےٰ نے عزرائیل کو فرمایا کہ
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین جا کے ادب سے کھڑا ہو اور بے اجازت
جان اُن کی قبض نہ کرنا ملک الموت نے اعرابی کی صورت بن کے آنحضرتؐ کے دروازے پر آواز دی کہ مین
حکم اندر آنے کا چاہتا ہون اگرچہ ادب سے آواز آہستہ دی تھی تو بھی تمام مکانات گونج گئے حضرت فاطمہ رضی
اللہ عنہا نے کہا اے اعرابی اس وقت جا کہ حضرتؐ کو عالم بیہوشی ہے اور تکلیف آزار سے بیچین ہین اُس
نے نہ سنا اور بار بار پکارتا تھا جب گوش مبارک مین حضرت کے وہ آواز پہونچی آنکھین کھول دین اور پوچھا اے
فاطمہؓ کیا ہے عرض کی یا رسول اللہ ایک اعرابی ذوالفقار ہاتھ مین لئے دروازے پر چلاتا ہے اور گھر مین آنے
کی اجازت چاہتا ہے ہرچند کہتی ہون جا مگر وہ نہین جاتا رسول خدا نے فرمایا اے فاطمہؓ وہ اعرابی نہین کہ
جاوے بلکہ یہ وہ شخص ہے کہ عورتون کو بیوہ اور بچون کو یتیم بنا دے اس کو گھر مین بلا لو پھر ملک الموت نے
آکر سلام کیا اور ادب سے کھڑے ہوئے آن حضرت نے فرمایا اے برادر عزرائیل میری زیارت کو آئے
ہو یا جان قبض کرنے کو کہا یا رسول اللہ جان قبض کرنے کو آیا ہون مگر آپ کے حکم سے حضرتؐ نے
فرمایا ٹھہر و کہ جبرئیل آوے جب جبرئیل علیہ السّلام آئے رسول خدا صلےٰ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخی جبرئیلؑ
فرمان الٰہی تھا کہ عمر میری نوّے برس کی ہوگی ابھی تو ترسٹھ برس گذرے ہین جبرئیل علیہ السّلام نے کہا
کہ ستائیس برس آپ کے معراج میں گذرے اور کہا حکم الٰہی یون بھی ہے کہ اگر دنیا مین رہنا منظور
ہو تو جتنی عمر چاہو عنایت کردون حضرتؐ نے پوچھا مرضی الٰہی کس مین ہے کہا مرضی الٰہی بہشت
مین بلانے کی ہے کیونکہ دوزخ کی آگ سرد کی گئی ہے اور جنت کو آراستہ کیا ہے اور حور و غلمان آپ
کے منتظر ہین بناؤ سنگار کرکے مستعد خدمت کے ہین رسول خدا نے فرمایا مین راضی برضائے مولا
ہون پھر فرمایا کہ یا اخی جبرئیل بعد میرے دنیا مین تم آؤ گے یا نہیں جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ
صلےٰ اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد دس بار دنیا مین آؤن گا کہ ہر ایک بار ایک چیز دنیا سے لے جاؤنگا
حضرت نے پوچھا کیا کیا چیزین کہا یا رسول اللہ صلےٰ اللہ علیہ وسلم اوّل بار آکے گوہر صبر دنیا سے لیجاؤنگا
دوسری بار گوہر شرم تیسری بار گوہر محبت چوتھی بار گوہر عدل پانچوین بار گوہر برکت چھٹی بار گوہر
سخاوت ساتوین بار گوہر صداقت آٹھوین بار گوہر حلال نوین بار گوہر علم دسوین بار برکت قرآن مجید
کی یہ دسون چیزین لے جاؤنگا پھر آثار قیامت ظاہر ہون گے اور اسرافیلؑ صور پھونکین گے
پھر حضرت نے پوچھا اے اخی جبرئیل حال میری امت کا بعد میرے کیونکر ہوگا کہا حق تعالےٰ

نے فرمایا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہو کہ امت اپنی مجھ کو سونپے تو قیامت کے دن
دن صحیح وسلامت اُس کو دوں حضرتؐ نے خوش ہو کر فرمایا الحمد للہ پھر پوچھا اے اخی جبرئیل غسل
میت مجکو کون دلاوے اور کفن کون پہناوے اور نماز جنازہ کون پڑھے اور کہاں دفنایا جاؤں جبرئیل
ابین درگاہ الٰہی مین جاکر آئے اور کہا یون فرمان ہوا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کرے
اور علیؓ غسل دے اور کفن پہناوے اور عائشہ کے حجرے مین دفن ہو کر آپ آرام فرماوین پھر
حضرتؐ نے وصیت کی اے یار حلال وحرام مین فرق جاننا اور مال کی زکوٰۃ دینا اور فقیرون کو محروم
نہ چھوڑنا اور زن وفرزند یتیم وہمسایہ پر شفقت کرنا اور تکلیف نہ دینا اس وقت سب حاضرین مجلس کا
غم سے عجب عالم تھا کہ نقش دیوار ہو گئے تھے خصوصاً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرتؐ نے فرمایا
اے جگر گوشہ میری رنج نہ کھاؤ کہ بعد چھ مہینے کے تم بھی میرے پاس آؤگی اُس دم خاتون جنت
کو تسکین ہوئی پھر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عزرائیل اب اپنے کام مین مشغول
ہو ملک الموت نے تب ہاتھ سینۂ مبارک پر رکھا پھر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آہ بھری
اور فرمایا اے ملک الموت مجھکو ایسی ایذا پہونچی کہ مین نے جانا کہ ایک پہاڑ میری چھاتی پر پڑا اور فرمایا
کہ میری اُمت کو بھی ایسی تکلیف ہوگی عزرائیل نے کہا یا رسول اللہ مین تو آپ کی روح مبارک
بہت آسانی سے قبض کر رہا ہوں حضرت نے فرمایا اے عزرائیل جتنی سختی اور تکلیف جان کندنی کی ہے
اُمت کے عوض مجھکو دے لیکن میری اُمت کو جان قبض کرنے کے وقت ذرہ ایذا نہ دینا کیونکہ وہ
بہت ضعیف اور کمزور ہے تب ملک الموت نے عہد کیا کہ جو کوئی آپ کی اُمت مین سے بعد نماز فریضہ کے
آیت الکرسی پڑھے گا اُسکی جان ایسی آسانی سے قبض کرونگا جیسے سوتے ہوئے بچے کے منہ سے
ماں اُس کی چھاتی نکال لے اور اُسکو خبر نہ ہو پھر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
اجمعین نے آخری وصیت یہ کی کہ اے یارو بدی نہ کرنا اور آئینۂ سینہ کو زنگ کینے سے پاک رکھنا
بعد اُس کے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کب آوے گی آں حضرت نے کچھ جواب نہ فرمایا مگر
اشارے کے شہادت کی انگلی کو اُٹھایا کسی نے جانا کہ بعد ایک برس کے کوئی سمجھا بعد ہزار
برس کے اور کتنون نے کہا کہ حال اُس کا وہی معبود برحق جانتا ہے اور کوئی نہین بس اتنے مین حضرتؐ
نے جان مبارک اپنی بحق تسلیم کی اور تمامی حاضرین نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اُس دم
یاروں اصحابؓ اور اہل بیت وغیرہ کے ماتم وغم سے جو کچھ حالت تھی کیا ممکن ہے کہ شمہ اس کا بیان ہو سکے

بیت

یار و اصحابؓ نے ڈالی نہ فقط سر پر خاک | اُن کے ماتم مین سیہ ہوگئے سارے افلاک

اور کئی روز تک صحابہؓ پر عالم بیہوشی رہا بہرسورت اُسی حال مین حضرت ابوبکرؓ کے فرمانے سے حضرت علیؓ نے غسل دیا اور جنازہ رسول مقبول کا تیار ہوا ملک ملک کے آدمیون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نماز جنازہ ادا کی اور زمین وآسمانون کے تمام فرشتون نے بھی پڑھی پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے مین دفن کیا۔

بیت

اس غم سے دل عالم کا نہ بس چاک چاک ہے | جانا ضرور سب کے تئین زیر خاک ہے

سب نے سب واہل بیت نے سوائے صبر کے کچھ چارہ نہ دیکھا

نظم

دفن جسدم کہ زمین مین شہ لولاک ہوا | رتبہ روئے زمین غیرت افلاک ہوا
غم ہوا سب کو یہان خلد مین آئی شادی | حور و غلمان نے دی مل کے مبارک بادی

اور موافق وصیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امامت اور خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہونچی

نظم

بس اَب غلامِ نبیؐ دل سے ہو غلام نبیؐ | بر آدین کام ترے سب طفیل نام نبیؐ
زبان خامہ کر اب بند دے نہ تہ | خدا کے فضل و کرم سے ہوئی کتاب تمام

تمت الکتاب بعون اللہ الملک الوھّاب

صاحبان علوم و تواریخ دانان منثور و منظوم پر مخفی و محتجب نہ رہے کہ مناقب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے عجائب القصص میں ہمنے عجائب القصص پائے برائے ملاحظہ شائقین نیک آئین اکے رقم کیا